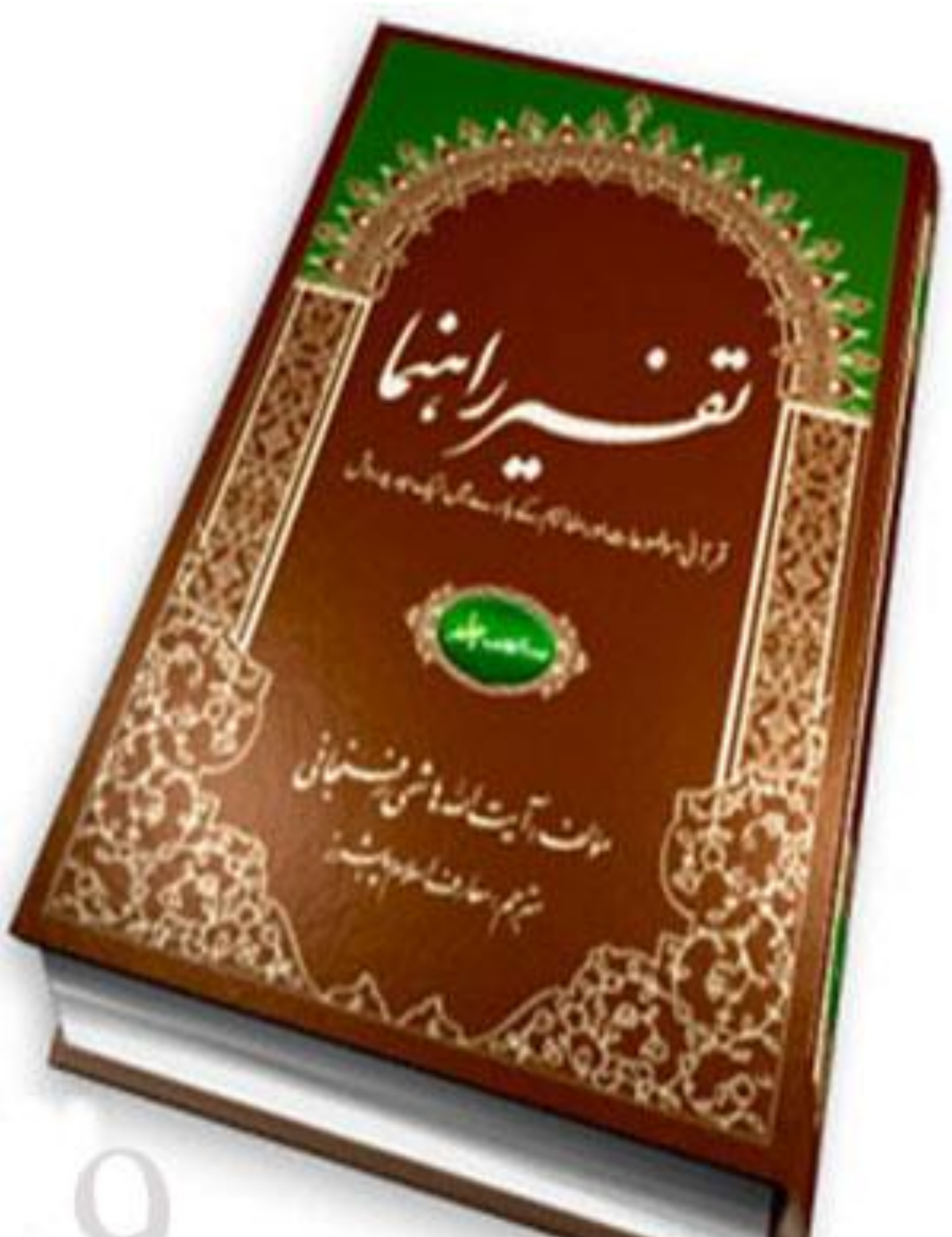
تفسیر راہنما
مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی
9

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسیر راہنما (جلد نہم)

قرآنی موضوعات اور مفاہیم کے بارے میں ایک جدید روش

مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجاني اور

مرکز فرہنگ و معارف قرآن کے محققین کی ایک جماعت

۱۴-سورہ ابراہیم

آیت ۱

﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾

﴿الَر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾

بنام خدائے رحمان و رحیم

الر یہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو حکم خدا سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں اور خدائے عزیز و حمید کے راستے پر لگادیں_

۱_"الر" قرانی رموز میں سے ہے_الر کتب انزلنه اليك

۲_قران، خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب ہے_کتب انزلنه اليك

۳_قران کریم کو خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوتے ہی "کتاب" کہا جانے لگا_کتب انزلنه اليك

۴_قران کریم انتہائي باعظمت اور رفیع مقام سے نازل ہونے والی کتاب ہے_کتب انزلنه اليك

لغت میں نزول، بلند مقام سے اترنے کو کہتے ہیں_یہاں موضوع کی مناسبت سے مقام رفیع سے نزول ہوا ہے نہ بلند مکان سے_

۵_نزول قران کا مقصد، لوگوں کو ظلمتوں (گمراہیوں) سے نکالنا اور نور (ہدایت) کی جانب ان کی راہنمائي کرنا ہے_

کتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور

۶_پیغمبر اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے کہ اپ ﷺ قران کریم کے ذریعے لوگوں کو نور کی طرف ہدایت کریں اور انہیں ظلمتوں سے نکالیں_انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور

۷_قران ایک عالمگیر کتاب ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں_

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

کلمہ " الناس " تمام لوگوں پر دلالت کرتا ہے اور کلام میں کسی قسم کی قید و محدودیت نہیں ہے تاکہ اس کے ذریعے " الناس " کو کسی خاص گروہ سے مختص کیا جائے_

۸_انسان، دین کی تعلیمات اور قرانی ہدایات کے بغیر انواع و اقسام کی گمراہیوں کی ظلمتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں_
لتخرج الناس من الظلمت الی النور

خدا وند متعال اپنی کتاب کے نزول کا مقصد، لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا قرار دیتا ہے اور تاریکیوں کے لئے کسی قسم کی قید و محدودیت کاذکر نہیں کیا جس سے معلوم ہو سکے کہ اس سے (ظلمت) مراد کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تعلیمات دین کے بغیر، انسانی زندگی، تاریکی و ظلمت میں ہے_

۹_کفر تاریکی جبکہ راہ خدا، نور ہے_لتخرج الناس من الظلمت الی النور

بعد والی ایات کے قرینے سے کہ جو کفار اور راہ خدا سے روکنے والوں کے بارے میں ہیں، "ظلمات" سے مراد کفر اور نور سے مراد، راہ خدا ہے_

۱۰_خدا کا راستہ ایک اور کفر و گمراہی کے راستے متعدد اور گوناگوں ہیں_لتخرج الناس من الظلمت الی النور

مندرجہ بالا مفہوم "ظلمات " کے جمع اور "نور" کے مفرد صورت میں ہونے کی وجہ سے اخذ کیا گیا ہے_

۱۱_لوگوں کے درمیان دینی تعلیمات کے رواج پانے اوران کے حقیقی شکل اختیار کرنے کے لئے ایک ماہر منتظم اور با صلاحیت رہبر کی ضرورت ہے_کتب انزلنه الیك لتخرج الناس من الظلمت الی النور

چونکہ خدا وند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو مخاطب کرکے نزول قران کے مقصد کو فعل متعدی کے ساتھ انحضرت ﷺ کے سپرد کیا ہے اور یہ کام لوگوں کے اوپر نہیں چھوڑا، لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

۱۲_بعثت پیغمبر ﷺ کے زمانے میں لوگ انواع و اقسام کی ظلمتوں (گمراہیوں) میں زندگی گذار رہے تھے_
لتخرج الناس من الظلمت الی النور

۱۳_لوگوں کو ظلمتوں سے نجات دلانے اور نور کی طرف لے جانے میں سنت رسول ﷺ کا قران کے ہم قدم اور ہم پلہ ہونا_*

لتخرج الناس من الظلمت الی النور

پیغمبر اکرم ﷺ کے لئے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے پر مبنی حکم الہی ، ایک دائمی حکم ہے جبکہ پیغمبر اکرم ﷺ بھی دوسرے انسانوں کی طرح اس دنیا سے رحلت کرنے والے ہیں_ لہذا مذکورہ دائمی حکم اور ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے سنت پیغمبر ﷺ ہی ہمیشہ یہ اہم کردار ادا کر سکتی ہے_

۱۴_ لوگوں کو کفر و گمراہی کی تاریکی سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جانا خواہ پیغمبر اکرم ﷺ ہی کی طرف سے انجام پائے ، خداوند کی مشیت اور اجازت پر موقوف ہے_ لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربّھم

۱۵_ ربوبیت الہی کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کفر کی گمراہی سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جائے_

لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربّھم

۱۶_ لوگوں کی ہدایت کے لئے خداوند عالم کی مشیت اپنے طبیعی طریقے (شریعت) کے ذریعے ہی انجام پاتی ہے_

کتب انزلنه الیك لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربّھم

باوجود اس کے کہ خداوند لوگوں کو ظلمت سے نکالنے کے لئے اپنی طاقت و قدرت سے استفادہ کر سکتا ہے اور ان کی تکویناً بھی ہدایت کر سکتا ہے لیکن وہ کتاب و سنت سے استفادہ کرتا ہے جو کہ طبیعی اور تشریعی ہدایت کا ایک راستہ ہے_

۱۷_ پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ ہے کہ اپ ﷺ لوگوں کو ، تعلیمات قران کریم کے مطابق ، خداوند عزیز و حمید کے راستے کی طرف ہدایت کریں_ کتب انزلنه الیك لتخرج الناس من الظلمت الی النور ____ الی صراط العزیزالحمید

۱۸_ خدا کا راستہ ، روشن اور واضح ہے اور اس کا انجام بھی بغیر کسی پریشانی کے معین و روشن ہے _

لتخرج الناس من الظلمت الی النور ____ الی صراط العزیزالحمید

" الی صراط العزیز" ، " الی النور" کا بدل ہے ، خدا کے راستے کو "نور" اور غیر خدا کے راستے کو "ظلمات" کا نام دینے سے پتہ چلتا ہے کہ راہ خدا روشن اور معیّن ہے جبکہ غیر خدا کے راستوں کا انجام پریشان کرتے والا اور برا ہوتا ہے _

۱۹_ خداوند ، عزیز (ناقابل شکست) اور حمید (قابل ستائش) ہے_ العزیزالحمید

۲۰_ عزت ، غلبہ اور کمال ، راہ خدا پر چلنے اور تعلیمات

قران کی پیروی کرنے کا نتیجہ ہے۔کتب ـــــ الی صراط العزیزالحمید

"صراط" کا "العزیز الحمید" کی طرف مضاف ہونا، اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس راستے کا راہی عزت و کمال کی راہ کو طے کرتا ہے کیونکہ حمد ستائش کمال کے مقابلہ میں ہے۔

اسمانی کتابیں:۲

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی رسالت کا عالمی ہونا ۷;انحضرت ﷺ کی کتاب ۲; انحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۶،۱۷ ; انحضرت ﷺ کی طرف وحی ۲

اسما و صفات : حمید ۱۹;عزیز ۱۹

اطاعت :خدا کی اطاعت ۲۰;قران کی اطاعت ۲۰; اطاعت کے اثرات ۲۰

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۱۵;اللہ تعالی کی مشیت کے مقامات ۱۶;اللہ تعالی کی اجازت کا کردار ۱۴; اللہ تعالی کی مشیت کا کردار ۱۴

انسان :انسانوں کی ہدایت ۱۷

تکامل :تکامل کے عوامل ۲۰

حروف مقطعہ :۱

دین :دین کا کردار ۸;دین کے اجرا کی بنیاد ۱۱;دین اور اس کے قانون کا عملی ہونا ۱۱

دینی قائدین :دینی قائدین کا کردار ۱۱

سبیل اللہ: سبیل اللہ کا نیک انجام ہونا ۱۸; سبیل اللہ کا واحد ہونا ۱۰; سبیل اللہ کا واضح ہونا ۱۸; سبیل اللہ کی نورانیت ۹

سنت :سنت کا ہدایت کرنا ۱۳

ظلمت : ظلمت سے نجات ۵،۶;ظلمت کی مختلف انواع ۸، ۱۲;ظلمت کے موارد ۹;ظلمت کی بنیاد ۸

عزت:عزت کے عوامل ۲۰

فتح :فتح کے عوامل ۲۰

قران کریم :

قران کریم کے نزول کا فلسفہ ۵;قران کریم کے رموز ۱;قران کریم کا عالمی ہونا ۷;قران کریم کا سر چشمہ ۴;قران کریم کا کردار ۱۷،۸،۶;قران کریم کی عظمت ۴;قران کریم کے نام ۳;قران کریم کا وحی ہونا ۲;قران کریم کی خصوصیات ۷;قران کریم کا ہدایت ہونا ۱۳،۶،۵

کتاب :۳

کفر:کفر سے نجات کے اسباب ۱۵;سے نجات کی شرائط ۱۴;کفر کا مختلف انواع میں ہونا ۱۰

گمراہی :گمراہی سے نجات ۶،۵;گمراہی سے نجات کیشرائط ۱۴;گمراہی سے نجات کی بنیاد ۱۵;گمراہی کی بنیاد ۸;گمراہی کے موارد ۹;گمراہی کے راستوں کا متعدد ہونا ۱۲،۱۰

لوگ:لوگوں کی ہدایت کی اہمیت ۶;بعثت کے دوران لوگوں کی گمراہی ۱۲

نور:نور کے موارد ۹

ہدایت :ہدایت کا طریقہ ۱۶;ہدایت کاپیش خیمہ ۱۵;ہدایت کے ابزار و وسائل ۱۷،۶;ہدایت کی شرائط ۱۴;ہدایت تشریعی ۱۶

آیت ۲

﴿اللهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ﴾

وہ اللہ وہ ہے جس کے لئے زمین وآسمان کی ہرشے ہے اور کافروں کے لئے تو سخت ترین اور افسوس ناک عذاب ہے _

۱_نزول قران کا مقصد، لوگوں کی کائنات کے مالک خدا وندکی طرف ہدایت کرنا ہے_

کتب ا نزلنه اليك لتخرج ...الى صراط العزيز الحميد_ الله الذى له ما فى السموت وما فى الا رض

۲_اسمانوں اور زمین کے تمام موجودات کا مالک ، فقط

خداوند ہے_الله الذی له ما فی السموت وما فی الا رض

۳_جہان خلقت میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا_له ما فی السموت

۴_پوری کائنات پر خداوند عالم کی مطلق مالکیت اس کے ناقابل شکست اور قابل ستائش ہونے کی دلیل ہے_
العزیز الحمید_ الله الذی له ما فی السموت وما فی الا رض

۵_بلا شک و تردید، کفار کا انجام برا ہو گا اور وہ شدید و طاقت فرسا عذاب میں گرفتار ہوں گے_و ویل للکفرین من عذاب شدید

٦_جہنم کا عذاب ،شدت و ضعف کے لحاظ سے کئي مراتب کا حامل ہے_عذاب شدید

۷_قران سے کفر اختیار کرنے والے اور وہ کفار کہ جنہوں نے ظلمتوں میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا ہے، ان کا انجام انتہائي برا ہو گا اور وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے_و ویل للکفرین من عذاب شدید

مندرجہ بالا مفہوم، اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ ایت کے قرینے سے، اس ایت میں کفار سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کی کتاب کو قبول نہیں کیا اور وہ تاریکیوں سے باہر نہیں نکلے_

اسمان :اسمانوں کا متعدد ہونا ۳;اسمان کے موجودات کا مالک ۲

خلقت:خلقت کا مالک ۴

جہنم :جہنم کے عذاب ٦

حمد :خدا کی حمد کے دلائل۴

الله تعالی :الله تعالی کے مختصات ۲;الله تعالی کی عزت کے دلائل ۴;الله تعالی کی مالکیت ۲،۴

زمین :زمین کی موجودات کا مالک ۲

عذاب :اہل عذاب ۷،۵;شدید عذاب ۷،٦،۵;عذاب کے مراتب ۷،٦،۵

قران کریم :

قران کریم سے کفر کرنے والوں کا عذاب ۷، قران کریم سے کفر کرنے والوں کا انجام ۷; قران کریم کے نزول کا فلسفہ ۱

کفار: کفار کے عذاب کا حتمی ہونا ۵; کفار کے برے انجام کا حتمی ہونا ۵; کفار کا برا انجام ۷، کفار کیگمراہی ۷

کفر: کفر پر اصرار کے اثرات ۷

ہدایت: ہدایت کی اہمیت ۱

آیت ۳

﴿الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً أُوْلَئِكَ فِي ضَلاَلٍ بَعِيدٍ﴾

وہ لوگ جو زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ گمراہی میں بہت دور تک چلے گئے ہیں ـ

۱ـ کفار دنیوی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور اخروی زندگی پر اسے ترجیح دیتے ہیں ـ

ویل للکفرین من عذاب شدید ــ الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا علی الا خرۃ

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب " الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا "، "للکفرین" کے لئے جملہ وصفی ہو ـ

۲ـ کفار ہمیشہ راہ خدا سے روکنے کی سعی کرتے ہیں اور تعلیمات الہی کی اشاعت کے مانع بنتے ہیں ـ

للکفرین ...الذین ...ویصدّون عن سبیل اللہ

۳ـ کفار ہمیشہ راہ خدا اور تعلیمات الہی کو کج اور بے راہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں ـ

للکفرین ...الذین ...ویصدّون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجًا

۴ـ کفار ہمیشہ تعلیمات الہی میں نقص و عیب تلاش

کرنے اور انہیں غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں_للکفرین ...ویبغونھا عوجًا

ہو سکتا ہے عبارت " یبغونھا عوجًا "(راہ خدا میں کجی ڈھونڈتے ہیں)کا معنی یہ ہو کہ کفار اس بات کے پیچھے لگے رہتے ہیں کہ اسمانی تعلیمات میں کجی و نقص تلاش کر کے اسے بر ملا کریں_

۵_کفار، انتہائي گمراہی میں ہیں_للکفرین ... ا ولئك فی ضلل بعید

٦_اخرت پر دنیا کو ترجیح دینے اور راہ خدا سے روکنے اور اسے کج و ٹیڑھا دکھانے والے لوگ انتہائي گمراہی میں ہیں_

الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا علی الا خرۃ ویصدّون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجًا ا ولئك فی ضلل بعید

٧_انسان کا اپنے عمل اور کردار میں مختار اور ازاد ہے_الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا علی الا خرۃ ... ا ولئك فی ضلل بعید

"اختیار" کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ تصمیم اور ارادے پر قدرت و توان کو اختیار کہتے ہیں_یہ جو ایت میں ایا ہے کہ جو اخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کا ارادہ کرلیتے ہیں وہی گمراہی و ضلالت میں ہیں، انسان کے اختیار پر دلالت کرتا ہے_

٨_دنیا سے محبت اور اسے اخرت پر ترجیح دینا، قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہے_

الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا علی الا خرۃ ... ا ولئك فی ضلل بعید

٩_دنیا سے محبت اور اسے اخرت پر ترجیح دینا ہی دین کی تباہی اور کفر کا پیش خیمہ ہے_

الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا علی الا خرۃ ویصدّون عن سبیل اللہ

احتمال ہے کہ جملہ " ویصدّون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجًا" پر" یستحبّون الحیاۃ الدنیا "کا مقدم ہونا ہی مذکورہ مفہوم کو بیان کر رہا ہے_

١٠_ہمیشہ دنیا کو اخرت پر ترجیح دینا اور راہ خدا و تعلیمات الہی کو ٹیڑھا دکھانا، کفر کی علامتوں میں سے ہے_

ویل للکفرین ...الذین یستحبّون الحیاۃ الدنیا علی الا خرۃ ویصدّون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجًا

١١_گمراہی کے مراتب اور درجات ہیں_اولئك فی ضلل بعید

اخرت فروشي:اخرت فروشی کے اثرات ۱۰;اخرت فروشی کا ناپسندیدہ ہونا ۸
انسان :انسان کا اختیار۷
جبر واختیار:۷
دنیا:دنیا کو اخرت پر ترجیح دینا ،۱۰،۹،۸،۶،۱
دنیا پرست لوگ :دنیا پرستوں کی گمراہي۶
دین :افات دین کی شناخت ۹،۳،۲;دین کے غلط تعارف کرانے کے اثرات ۱۰;دین کا غلط تعارف کرانا ۳;دین کی تنقیص ۴;دین کے دشمن ۳،۲ ،۴;
دین سے مقابلہ کاپیش خیمہ ۶
راہ خدا:راہ خدا سے ممانعت کے اثرات ۱۰;راہ خدا کا غلط تعارف کرانا ۳; راہ خدا سے روکنے والوں کی گمراہی ; راہ خدا سے روکنے والے ۲
کفار :کفار کی اخرت فروشی ۱;کفار کی فکر۱;کفار کی دشمنی ۴،۳،۲;کفار کی دنیاپرستی ۱;کفار کی گمراہی ۵; کفار کی خصوصیات ۳،۲
کفر :کفر کی اسباب ۹;کفر کی علامتیں ۱۰
گمراہ لوگ :۶،۵
گمراہی :گمراہی کے درجات ۱۱،۶،۵

آیت ۴

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

اور ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ لوگوں پر باتوں کو واضح کر سکے اس کے بعد خدا جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑدیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی_

۱_خداوند متعال نے تمام انبیاء کو بغیر کسی استثناء کے ان کے اپنے علاقے کے لوگوں کی زبان میں رسالت پر مبعوث کیا ہے_وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه

۲_لوگوں کی زبان میں انبیاء کو مبعوث کرنے کا فلسفہ یہ تھاکہ ان لوگوں کے لئے معارف الہی کو دقیق انداز میں تبیین اور تفہیم کیا جائے_وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه ليبيّن لهم

۳_انبیاء ے الہی کی تعلیمات (سب) لوگوں کے لئے قابل فہم ہیں_وما ا رسلنا من رسول ... ليبيّن لهم

۴_لوگوں کے لئے معارف الہی کو دقیق انداز میں بیان کرنا، انبیاء ے کرام کے فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ہے_ وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه ليبيّن لهم

۵_الہی معارف ، انبیاء ے کرام کی طرف سے وضاحت

وتبیین کے محتاج ہوتے ہیں_وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه (من) لیبیّن لهم

۶_مبلغین کو دین کی تبلیغ کرتے وقت لوگوں کی زبان میں گفتگو کرنی چاہیے_وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه لیبیّن لهم

۷_الٰہی معارف کو لوگوں کی فکری سطح کے مطابق بیان کرنا، تمام انبیاء ے کرام علیہم السلام کا فریضہ تھا_

وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه لیبیّن لهم

" لسان قوم " سے مراد لوگوں کی مروّجہ زبان ہے خصوصاً لوگوں کی فکری سطح میں فرق ہونے کی وجہ سے انبیاء کو طبیعی طور پر تبلیغ کے وقت تمام لوگوں کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا_

۸_دینی تعلیمات کے نزول کے زمانے کے لوگوں کا فہم، ان تعلیمات کو دقیق انداز میں سمجھنے کے لئے ایک منبع اور مرجع کی حیثیت رکھتا ہے_وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومه لیبیّن لهم

یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء اپنی قوم کی زبان میں مبعوث کیے گئے ہیں، اس سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات آسمانی کے نزول کے زمانے میں موجود لوگوں کی زبان اور ادبیات، ان تعلیمات کے پیغام کو سمجھنے میں موثر کردار ادا کر سکتی ہے_

۹_لوگوں کی ہدایت اور گمراہی خداوند متعال کی مشیت کی بنیاد پر ہوتی ہے_فیضلّ الله من یشاء ویهدی من یشاء

۱۰_انبیاء ے کرام علیہم السلام کی ذمہ داری فقط لوگوں کے لئے الٰہی تعلیمات بیان کرنا اور پہنچانا ہے لیکن لوگوں کی ہدایت و گمراہی خدا کے اختیار میں ہے_وما ا رسلنا من رسول ...لیبیّن لهم فیضلّ الله من یشاء ویهدی من یشاء

۱۱_خداوند متعال، عزیز (ناقابل شکست) اور حکیم (دانا) ہے_وهوالعزیزالحکیم

۱۲_لوگوں کی ہدایت و گمراہی میں خداوند متعال کی مشیت، اس کی حکمت پر مبنی ہے_

فیضلّ الله من یشاء ویهدی من یشاء وهوالعزیزالحکیم

۱۳_لوگوں کی ہدایت و گمراہی میں خدا کی مشیت حتمی ہے_فیضلّ الله من یشاء ویهدی من یشاء وهوالعزیز

" عزیز" کا معنی ناقابل شکست، غلبہ حاصل کرنے والا ہے اور یہاں آیت کے صدر اور ذیل

کی مناسبت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی مشیت قطعی ہے_

۱۴_ لوگوں کی زبان میں اور ان کی علمی سطح کے مطابق الہی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث کرنا، خداوند عالم کی عزت و حکمت کا تقاضا_وما ا رسلنا من رسول الاّ بلسان قومه ليبيّن ... وهوالعزيزالحكيم

اسماء و صفات: حکیم ۱۱;عزیز۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی مشیت کے اثرات ۹;اللہ تعالی کی مشیت حتمی ہونا ۱۳;ہدایت میں اللہ تعالی کی حکمت ۱۲;اللہ تعالی کی مشیت میں حکمت ۱۲; گمراہی میں اللہ تعالی کی مشیت ۱۲،۱۳;ہدایت میں اللہ تعالی کی مشیت ۱۳;اللہ تعالی کی حکمت کا اثرات ۱۲،۱۴;اللہ تعالی کی عزت کا اثرات ۱۴

انبیاء عليه‌السلام : انبیاء اور دین کی تبیین ۱۰;انبیاء اور لوگوں کی علمی سطح ۷،۱۴;انبیاء عليه‌السلام اور ہدایت ۱۰;انبیاء عليه‌السلام کے ہم زبان ہونے کا فلسفہ ۲;تعلیمات انبیاء عليه‌السلام کا فہم ۳; انبیاء عليه‌السلام کی رسالت کی حدود ۱۰;انبیاء عليه‌السلام کا عوامی ہونا ۱; انبیاء عليه‌السلام کی کے فرائض۷،۴;انبیاء عليه‌السلام کی بعثت کا سرچشمہ ۱۴;انبیاء عليه‌السلام کا کردار ۵;تعلیمات انبیاء عليه‌السلام کی خصوصیات ۳;انبیاء عليه‌السلام کا لوگوں کے ہم زبان ہونا ۱

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ۷،۶;تبلیغ میں لوگوں کی علمی سطح ۶،۷

دین: تبیین دین کی اہمیت ۲،۵; فہم دین کی اہمیت ۲;دین کی تبیین ۴; فہم دین کا معیار ۸

ضروریات: انبیاء کی ضرورت ۵

گمراہی: گمراہی کا سرچشمہ ۹،۱۰

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۶; مبلغین کا لوگوں کے ہم زبان ہونا ۶

ہدایت: ہدایت کا سرچشمہ ۹،۱۰

آیت ۵

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکال کر لائیں اور انہیں خدائي دنوں کی یاد دلائیں کہ بیشک اس میں تمام صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے افراد کے لئے بہت سی نشانیاں پائي جاتی ہیں ۔

۱۔ حضرت موسی علیہ السلام اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے خداوند متعال کی طرف سے بہت معجزات اور نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے ۔ولقد ا رسلنا موسى بأيآتناان اخرج قومك

۲۔ حضرت موسی علیہ السلام کے معجزات (در حقیقت) خداوند متعال کا فعل تھا کہ جو حضرت موسی علیہ السلام کے ذریعے انجام پایا ۔ ولقد ا رسلنا موسى بأيآتنا

مذکورہ مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب "ایاتنا" سے مراد وہ معجزات ہوں کہ جو حضرت موسی علیہ السلام کے ذریعے انجام پائے ہیں ۔

۳۔ حضرت موسی علیہ السلام کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کو الہی نشانیوں اور معجزات کے ذریعے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں ۔ولقد ا رسلنا موسى بأيآتنا ا ن ا خرج قومك من الظلمت الى النور

۴۔حضرت موسی علیہ السلام کی قوم انواع واقسام کی تاریکیوں میں گرفتار تھي ۔ا ن ا خرج قومك من الظلمت الى النور

۵۔کفر ،تاریکی و ظلمت اور راہ خدا ، نور ہے ۔ا ن اخرج قومك من الظلمت الى النور

کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام منجملہ حضرت موسی علیہ السلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت کرنا تھا اس لئے احتمال ہے کہ لوگوں کو ظلمت و تاریکی سے نکالنے کا مطلب ان کو کفر سے نجات دلانا اور انھیں نور کی طرف لے جانے سے مراد ان کی ہدایت کرنا ہو ۔

۶۔ حضرت موسی علیہ السلام کی خداوند متعال کی طرف سے ذمہ داری تھی کہ وہ ہدایت کرنے میں اپنی قوم کو اولویت دیں ۔ ولقد ا رسلنا موسى بأيآتناان اخرج قومك من الظلمت الى النور

خداوند متعال نے پیغمبر اسلام ﷺ کو یہ حکم دیا تھا: "لتخرج النّاس من الظمت الى النور" جبکہ حضرت موسی علیه السلام کو یہ حکم دیا تھا: "ا خرج قومك من الظلمت" اس میں کوئي شک نہیں کہ حضرت موسی علیه السلام کی رسالت ، قوم بنی اسرائیل تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ اس سے بڑھ کر تھی لہذا "قومک" کی قید کا مطلب ہوسکتا ہے بنی اسرائیل کو ترجیح و اولویت دینا ہو_

٧_ حضرت موسی علیه السلام کی رسالت، عالمی نہیں تھي_ا ن ا خرج قومك من الظلمت الى النور

پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت "لتخرج الناس " اور حضرت موسی علیه السلام کی رسالت "ا خرج قومك" کے درمیان موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ شاید "قومک" کی قید حضرت موسی علیه السلام کی رسالت کو اپنی قوم تک محدود کرنے کے لئے ہو_

٨_ حضرت موسی علیه السلام لوگوں کو تاریکی سے نجات دلانے اور انھیں نور کی طرف لے جانے میں پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ مشترکہ مقصد رکھتے تھے_

كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت ـــــــ ولقد ا رسلنا موسى بأيآتناا ن ا خرج قومك من الظلمت الى النور

٩_ توریت لوگوں کو تاریکیوں سے نجات دلانے اور انھیں نور کی طرف لے جانے والی تعلیمات پر مشتمل تھي_

ولقد ا رسلنا موسى بأيآتناا ن ا خرج قومك من الظلمت الى النور

ایت میں مذکور "ایاتنا" کا واضح ترین مصداق توریت ہے کہ جو حضرت موسی علیه السلام کی اسمانی کتاب تھی خداوند متعال نے حضرت موسی علیه السلام کو توریت عطا کرکے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے پر ما مور کیا تھا اسی سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ توریت اس قسم کی تعلیمات پر مشتمل تھي_

١٠_ دینی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ماہر اور لائق قیادت کا ضروری ہونا_ا ن ا خرج قومك من الظلمت الى النور

خداوند متعال کا موسی علیه السلام کو ایات (توریت) عطا کرنے کے بعد لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے کی ذمہ داری سونپنا ظاہر کرتا ہے کہ اسمانی تعلیمات کو نافذ کرنے کے لئے موسی علیہ السلام جیسی ماہر شخصیت کی ضرورت ہے_

١١_ اپنے لوگوں کو "ایام اللہ" کی یاد دلانا ، حضرت موسی علیہ السلام کا فریضہ تھا_

ولقد ا رسلنا موسى ـــــــ ذكّرهم با يّم الله

١٢_ "ایام اللہ " اہمیت کے حامل اور ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ایام میں سے ہونا_ وذكّرهم با يّم الله

١٣_ بعض دن، دوسرے دنوں کے مقابلے میں اہمیت اور خاص مقام و منزلت کے حامل ہوتے ہیں_ وذكّرهم با يّم الله

۱۴_ ایام اللہ اوران کے حوادث و واقعات کا صابر اور شکرگذار لوگوں کے لئے الہی ایات اورنشانیوں پر مشتمل ہونا_
ان فی ذلك لأیآت لکلّ صبّار شکور

"ذلک"کا مشارالیہ"ذکر" ہے اور ذکر کا متعلق "ایام اللہ "ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ایام اللہ "الہی ایات اورخدائی نشانیوں پر مشتمل ہوتے ہیں_

۱۵_ مصائب اورمشکلات کے مقابلے میں صبر کرنا اورنعمات الہی پر شکرگذار رہنا، انسان کی معرفت میں اضافے اورالہی ایات اورنشانیوں کو بہتر طور پر سمجھنے کا باعث بنتا ہے_ان فی ذلك لأیآت لکلّ صبّار شکور

۱۶_ صبر اور شکر کا بلند مقام ومنزلت کا حامل ہونا اور صبر کرنے والوں اور شکرگذار بندوں کا خواص اور بلند مرتبہ لوگوں میں سے ہونا_ان فی ذلك لأیآت لکلّ صبّار شکور

۱۷_ الہی ایات اورنشانیوں کو سمجھنے کے لئے استعداد ولیاقت اورضروری شرائط کا لازمی ہونا_
ان فی ذلك لأیآت لکلّ صبّار شکور

الہی ایات سب لوگوں کے لئے ہیں اس کے باوجود انھیں صابر اور شکرگذار لوگوں سے مخصوص کرنا ظاہر کرتا ہے کہ الہی ایات کا ادراک لیاقت واستعداد اورخاص شرائط کا متقاضی ہوتا ہے_

۱۸_ ایام اللہ وہ دن ہیں کہ جن میں جلوہ خداوندی ، بندوں پر مصائب اور سختیوں اور نعمتوں کے عطا ہونے کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے_وذکّرھم با یّام اللہ ان فی ذلك لأیآت لکلّ صبّار شکور

خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ ایام اللہ کی یاد دلانے میں ہر صبر کرنے والے اور شکرگذار بندے کے لئے نشانیاں ہیں چونکہ صبر ہمیشہ سختیوں اور مصیبتوں کے مقابلے میں ہوتا ہے اور شکر، ہمیشہ نعمتوں کے عطا ہونے پر ادا کیا جاتا ہے لہذا ہوسکتا ہے کہ ان دونوں (صابرین و شاکرین) کا ایک ساتھ ذکر اس بات کا قرینہ ہو کہ "ایام اللہ " سے مراد وہ دن ہیں جن میں خداوند متعال ، فراواں نعمتیں عطا کرکے اور مصیبتوں و سختیوں میں مبتلا کرکے اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتا ہے_

۱۹_"عن مثنّی الحنّاط قال: سمعت ا با جعفر علیه‌السلام یقول: ا یام اللہ عزّوجلّ ثلاثة : یوم یقوم لقائم علیه‌السلام ویوم الکرّة ویوم القیامة[1] مثنّی حناط سے منقول ہے کہ میں نے امام باقر علیه‌السلام سے سنا

---

۱)خصال صدوق، ج۱، ص۱۰۸،ح۷۵_نور الثقلین، ج۲، ص۵۲۶،ح۷_

ہے کہ ایام اللہ سے تین دن مراد ہیں :قائم ال محمد ﷺ کے ظہور کا دن، رجعت کا دن اور قیامت کا دن_

۲۰_"قال رسول اللہ ﷺ فی قولہ تعالی : "وذکّرھم با یام اللہ ..."؛ا یام اللہ نعماو ھ وبلاو ھ ومثلاتہ ...[1]رسول خدا ﷺ نے خداوند متعال کے اس قول:"وذکّرھم با یام اللہ ..."کے بارے میں فرمایاہے: خدا کے دنوں سے مراد خدا کی نعمتیں، مصیبتیں اور عذاب ہیں_"

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کے مقاصد،۸;انحضرت ﷺ کا ہدایت کرنا،۸

ایات خدا:ایات خدا کے ادراک کا پیش خیمہ،۱۵; ایات خدا کے ادراک کی شرائط،۱۷; آیات خدا کا اثر ۳

استعداد:استعداد کا کردار،۱۷

امام مھدی علیہ السلام :امام مھدی علیہ السلام کے ظہور کا دن،۱۹

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال،۲; اللہ تعالی کی تجلي،۱۸; اللہ تعالی کے عذاب،۲۰; اللہ تعالی کی نعمتیں ،۲۰

انبیاء:انبیاء کاہدایت کرنا،۸; انبیاء کا باہمی توافق،۸

ایام اللہ :ایام اللہ کی اہمیت ۱۲، ۱۳، ۱۴; ایام اللہ اورایات خدا ،۱۴; ایام اللہ سے مراد،۱۹، ۲۰; ایام اللہ کا کردار،۱۸

بنی اسرائیل:بنی اسرائیل کی ہدایت کی اہمیت،۶;بنی اسرائیل کی گمراہي،۴;بنی اسرائیل کی ہدایت،۳

تکامل:تکامل کے اسباب،۱۵

توریت:توریت کی تعلیمات،۹; توریت کاہدایت کرنا،۹

خدا کے برگزیدہ افراد: ۱۶

دین:دین اور عینیت، ۱۰; نفاذ دین کا سبب، ۲۰

دینی راہنما:دینی راہنماو ں کا کردار، ۱۰

ذکر:

---

۱) امالی شیخ طوسي، ج۲، ص۱۰۵، مجلس ۱۷_ بحارالانوار، ج۶۷، ص ۲۰، ح۱۷_

ایام اللہ کا ذکر،۱۲

رجعت: رجعت کا دن،۱۹

روایت:۱۹، ۲۰

زمان: زمانوں میں فرق،۱۳

سبیل اللہ: سبیل اللہ کا نورانی ہونا،۵

شاکرین: شاکرین کا برگزیدہ ہونا،۱٦؛ شاکرین اور ایام اللہ،۱۴؛ شاکرین کے فضائل،۱٦

شکر: شکر نعمت کے اثرات،۱۵؛ شکر کی قدروقیمت،۱٦

صبر: صبر کے اثرات،۱۵؛ صبر کی قدرومنزلت،۱٦؛ سختی کے مقابلے میں صبر،۱۵

صابرین: صابرین کا برگذیدہ ہونا،۱٦؛ صابرین اور ایام اللہ،۱۴؛ صابرین کے فضائل،۱٦

عوام: عوام کی ہدایت کی اہمیت،۳

قیامت: قیامت کا دن،۱۹

کفر: کفر کی تاریکي،۵

گمراہي: گمراہی سے نجات،۳،۸،۹

معجزہ: معجزے کی حقیقت،۲؛ معجزے کا سرچشمہ،۲؛ معجزے کا کردار،۳

موسی علیہ السلام: حضرت موسی علیہ السلام کے مقاصد،۸؛ معجزات حضرت موسی علیہ السلام کا متعدد ہونا،۱؛ حضرت موسی علیہ السلام کا قصہ،۱؛ رسالت موسی علیہ السلام کا محدود ہونا،۷؛ موسی علیہ السلام کی ذمہ داري،۳، ۱۱؛موسی علیہ السلام کا معجزہ،۲؛ موسی علیہ السلام کے مقامات و درجات،۷؛ حضرت موسی علیہ السلام کی اہم ترین ذمہ داري،٦؛ نبوت حضرت موسی علیہ السلام،۱؛ حضرت موسی علیہ السلام کا کردار،۲

حضرت موسی علیہ السلام کا ہدایت کرنا،۳،۸

ہدایت: ہدایت کے وسائل،۳

یاددھاني: ایام اللہ کی یاددہاني،۱۱

آیت ۵

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمھیں فرعون والوں سے نجات دلائي جب کہ وہ بدترین عذاب میں مبتلا کررہے تھے کہ تمھارے لڑکوں کو ذبح کررہے تھے اور تمھاری لڑکیوں کو(کنیزي) کے لئے زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے بڑا سخت امتحان تھا_

۱_موسی عليه‌السلام اوران کی قوم کے واقعات کی یاداوری کرانا اوراسے ذہن نشین کرنا پیغمبراکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی ذمہ داری تھي_

واذ قال موسی لقومه

مذکورہ مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ "اذ" سے پہلے فعل "اذکر" مقدر ہو اس بناء پر ایت پیغمبراکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے مخاطب ہوکر انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی ذمہ داری بیان کررہی ہے_

۲_موسی عليه‌السلام اوران کی قوم کے واقعات کا سبق اموز اوریاد رکھنے کے قابل ہونا_واذ قال موسی لقومه

خداوند متعال نے پیغمبراکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کو حضرت موسی عليه‌السلام کے قصے کو یاد کرنے کا حکم دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ بہت ہی اہمیت اورفوائد کا حامل ہے اور انسانوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ اسے یادرکھیں_

۳_حضرت موسی عليه‌السلام کا اپنی قوم سے ان نعمتوں کو یادرکھنے کا تقاضا کرنا کہ جو خداوند متعال نے انھیں عطا کی ہیں_

واذ قال موسی لقومه اذکروانعمة الله علیکم

۴_بنی اسرائیل، عظیم نعمت سے بہرہ مند تھے_واذ قال موسی لقومه اذکروانعمة الله علیکم

یاداوری کا حکم دینا ،اس بات کا قرینہ ہے کہ "نعمة اللہ" سے مراد ایک خاص اوراہم نعمت ہے_

۵_حضرت موسی عليه‌السلام کا اپنی قوم سے ہمیشہ اس بات کو ذہن نشین کرنے کی تاکید کرنا کہ ال فرعون کی قتل و غارت اوراذیت سے ان کی نجات کا سب سے بڑا سبب خداوند متعال ہے_

واذ قال موسی لقومه اذکروانعمة الله علیکم اذ ا نجکم من آل فرعون

٦_ال فرعون کے قتل وغارت اوراذیت سے بنی اسرائیل کا نجات پانا، خداوند متعال کی طرف سے ان پر ایک واضح نعمت تھی کہ جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے_واذ قال موسی لقومه اذکروانعمة الله علیکم اذ ا نجکم من آل فرعون

٧_ظالمانہ اجتماعی نظام سے نجات حاصل کرنا ، ایک ایسی الہی نعمت ہے کہ جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے_
اذکروانعمة الله علیکم اذ ا نجکم من آل فرعون یسومونکم

٨_ال فرعون کے ظالمانہ نظام سے بنی اسرائیل کی نجات کادن "ایام اللہ " میں سے ہے_
و ذکّرهم با یّام الله ...واذ قال موسی لقومه اذکروانعمة الله علیکم اذ ا نجکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب

اس ایت میں" اذکروا "کا کلمہ ہو سکتا ہے "ایام اللہ "کی یاد دہانی کرانے کے مصادیق میں سے ہو کہ جسے بیان کرنے کا حضرت موسی عليه‌السلام کو حکم دیا گیا تھا_

٩_فرعون کا خاندان اور اسکے ساتھی سب کے سب ظالم اور اذیت وازار پہنچانے والے لوگ تھے_
اذ ا نجکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب

١٠_لوگوں کو ظلم و ستم سے نجات دلانے اور انسانی تاریخ کے انقلاب میں خداوند متعال کا اہم ترین کردار_
اذ ا نجکم من آل فرعون

١١_حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم (بنی اسرائیل) پر بدترین اذیت وازار مسلط کرنا، ال فرعون کا ہمیشہ کا وتیرہ تھا_
یسومونکم سوء عذابکم

"یسومون "، " سوم " سے ہے جس کا معنی اذیت اور عذاب مسلط کرنا ہے اسے فعل مضارع کے ساتھ لانا اسکے دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے_

١٢_ال فرعون،قوم موسی عليه‌السلام (بنی اسرائیل) کے بیٹوں کا تو وسیع پیمانے پر قتل عام کرتے تھے لیکن ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑدیتے تھے_ویذبّحون ا بناء کم ویستحیون نساء کم
باب تفعیل سے " یذبّحون" کا استعمال کہ جس کا معنی تکثیر بھی ہے شاید مذکورہ بالا مطلب کو بیان کررہا ہو_

۱۳_بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنا اوران کی عورتوں کو زندہ رکھنا ان پر ال فرعون کی طرف سے اذیت وازار کو مسلط کرنے کی بدترین مثال ہے_یسومونکم سوء العذاب ویذبّحون ا بناء کم ویستحیون نساء کم

" یسومونکم "کے بعد"یذبّحون ا بناء کم ویستحیون نساء کم"کو لانا ہوسکتا ہے اس کے لئے تفسیری جملہ ہو اس صورت میں یہی دو مورد ال فرعون کی ظالمانہ اذیتوں کی تفسیر اورتوضیح ہیں_

۱۴_معاشرے میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد میں اضافے اورابادی کے غیرمعتدل ہوجانے کی وجہ سے عورتوں کے لئے تکلیف دہ اجتماعی مشکلات کاپیدا ہوجانا_یستحیون نساء کم

خداوندمتعال نے ال فرعون کی طرف سے اذیت وازار کی وضاحت کے لئے لڑکوں کو قتل کرنے اورعورتوں کو زندہ رکھنے کی مثال دی ہے ممکن ہے یہ مثال اس لئے دی گئي ہو کہ اس طرح کے کام ابادی کو غیرمعتدل بنا دیتے ہیں جس کےنتیجے میں عورتوں کی ابادی بڑھ جاتی ہے جو لوگوں کے لئے اذیت و ازار کا باعث بنتی ہے_

۱۵_فرعون کے استبدادی نظام جیسا اجتماعی ظالمانہ نظام تاریکیوں میں سے ایک تاریکی شمار ہوتا ہے_

ا خرج قومك من الظلمت الی النور ...اذ ا نجکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب

۱٦_ال فرعون کی طرف سے لڑکوں کو قتل کرنے اورعورتوں کو زندہ رکھنے جیسے بدترین اذیت وازار کا مسلط کیا جانا، بنی اسرائیل کے لئے خداوند متعال کی جانب سے ایک بڑا امتحان تھا_

یسومونکم سوء العذاب ... وفی ذلکم بلاء من ربّکم عظیم

مذکورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب"ذلکم "کا مشارٌ الیہ ال فرعون کی طرف سے دیئے جانے والا اذیت وازار ہو_

۱۷_بنی اسرائیل کا ال فرعون کے اذیت وازار اورقتل سے نجات حاصل کرنا، ان کے لئے خداوند متعال کا عظیم امتحان تھا_اذ ا نجکم من آل فرعون ...وفی ذلکم بلاء من ربّکم عظیم

مذکورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب

"ذلکم "کا مشارالیہ بنی اسرائیل کا خداوند متعال کے ذریعے ال فرعون کے ظالمانہ رویئے سے نجات پانا ہو_

۱۸_بندوں کی ازمائش، ان پر ربوبیت الہی کا جلوہ ہے_وفی ذلکم بلاء من ربّکم عظیم

۱۹_ظالمانہ اجتماعی نظاموں سے نجات کی نعمت کا الہی ازمائش کے وسیلوں میں سے ہونا_

اذکروانعمة الله علیکم اذ ا نجکم من آل فرعون ...وفی ذلکم بلاء من ربّکم عظیم

۲۰_خداوندکی طرف سے بندوں کی ازمائش کا مراتب و درجات کے مطابق ہونا_وفی ذلکم بلاء من ربّکم عظیم

ال فرعون:ال فرعون کی تکالیف اوراذیتیں ،۹;ال فرعون کے ظلم،۹

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ اوربنی اسرائیل کی تاریخ،۱; انحضرت ﷺ اورحضرت موسی علیه‌السلام کا قصہ،۱; انحضرت ﷺ کی ذمہ داري،۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے امتحانات ۲۰،۱۹،۱٦;اللہ تعالی کا نجات دینا ۱۰;اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں ۱۸;اللہ تعالی کی نعمتیں ۷،٦;اللہ تعالی کا کردار۱۰

امتحان -:امتحان کے وسائل ۱۹;اذیت کے ذریعے امتحان ۱٦ ; قتل کے ذریعے امتحان ۱٦;نجات کے ذریعے امتحان۱۹،۱۷; عظیم امتحانات۱۷،۱٦ ; امتحان کے مراتب ۲۰

انسان :انسانوں کا امتحان ۱۸

ایام اللہ :۸

بنی اسرائیل :بنی اسرائیل کا امتحان ۱٦;بنی اسرائیل کی اذیت ۱۱ ;بنی اسرائیل کی عورتوں کا زندہ رہنا۱۲، ۱۳، ۱٦ ;بنی اسرائیل کا امتحان۱۷، بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۲، ۱۳، ۱٦، ۱۷;بنی اسرائیل کا اذیت و ازار۱۳،۱۱;بنی اسرائیل کی نجات کے اسباب ۵;بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل۱۲، ۱۳، ۱٦;بنی اسرائیل کی نجات٦،۸، ۱۷;بنی اسرائیل کی نعمتیں ۳، ۴، ٦

تاریخ:تاریخی تحولات کا سرچشمہ ۱۰

حکومت:ظالمانہ حکومت۱۵، ۱۹

ذکر:ذکر نعمت کے اثرات۱۵; ذکر نعمت کی اہمیت ۳; بنی اسرائیل کی تاریخ کا ذکر۲، ۱; حضرت موسی علیہ السلام کے قصے کا ذکر ۱، ۲; بنی اسرائیل کی نجات کا ذکر۵; نعمت کا ذکر۶، ۷

ظالمین:۹ ظلم: ظلم سے نجات کا سبب ۱۰

عورت: عورتوں کے زیادہ ہونے کے اثرات ۱۴; عورتوں کی اذیت کا پیش خیمہ ۱۴

فرعون: فرعون کی استبدادی حکومت ۱۵; فرعون کا ظلم ۱۵; فرعون کا سیاسی نظام۱۵

فرعونی گروہ: فرعونی گروہ کی اذیتیں ۱۱; فرعونی گروہ کا بدترین ظلم و ستم ۱۳; فرعونی گروہ کا اذیت وازار دینا ۹; فرعونی گروہ کے اذیت و ازار ۱۱، ۱۳، ۱۶;فرعونی گروہ کا ظلم ۹، ۱۱; فرعونی گروہ کے قتل ۱۲، ۱۳; فرعونی گروہ کے اذیت وازار سے نجات ۸، ۱۷; فرعونی گروہ کی خصوصیات ۱۱

گمراہي: گمراہی کے موارد ۱۵

مشکلات: اجتماعی مشکلات کا پیش خیمہ ۱۴

موسی علیہ السلام : حضرت موسی علیہ السلام کے تقاضے ۵،۳; قصہ موسی علیہ السلام سے عبرت ۲; حضرت موسی علیہ السلام اوربنی اسرائیل ۵

نعمت: ظالموں سے نجات کی نعمت ۷، ۱۹

یاددہاني: تاریخ بنی اسرائیل کی یاددہانی ۱; قصہ موسی علیہ السلام کی یاددہانی ۱

آیت ۷

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾

اور جب تمھارے پروردگار نے اعلان کیا کہ اگر تم ہمارا شکریہ ادا کروگے تو ہم نعمتوں میں اضافہ کردیں گے اور اگر کفران نعمت کروگے تو ہمارا عذاب بھی بہت سخت ہے_

۱_ پیغمبر اکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لوگوں کو اس بات کی یاددہانی کرانے کے پابند تھے کہ جو بھی شخص شکرگذار ہوگا یقینا اس کی نعمت میں اضافہ ہوگا اورجو بھی کفران نعمت کرے گا وہ شدید عذاب سے دوچار ہوگا_

و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

"و اذ تا ذّن "، "اذ قال" پر عطف ہے کہ جس میں " اذکر" مقدر ہے جس کے مخاطب پیغمبر اکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہیں_

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کو خداوند متعال کے فرمان اورہدایات کو یاد رکھنے کی تاکید کی کہ جو بھی شکرگذار رہے گا خداوند عالم اس کی نعمتوں میں اضافہ فرمائے گا اورجو بھی کفران نعمت کرے گا وہ شدید عذاب میں گرفتار ہوجائے گا_

اذکروانعمة الله علیکم ...و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

یہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب" اذتا ذّن"قول موسی عليه‌السلام ہو اور" اذکروا نعمة الله "پر" عطف ہو_

۳_ ربوبیت الہی کا تقاضا یہ ہے کہ شکر کرنے کی صورت میں نعمت میں اضافہ کیا جائے اورکفران نعمت کی صورت میں عذاب سے ڈرایا جائے_و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

۴_ خداوند متعال کی نعمتوں کا شکر بجالانا ایک ضروری امر اورخاص اہمیت و منزلت کا حامل ہے_

و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم

شکر بجالانے کے بارے میں خداوند متعال نے خاص فرمان صادر کیا ہے جس سے شکر کی اہمیت اورمنزلت کا پتہ چلتا ہے_

۵_ ظالمانہ نظام سے نجات پانے کی نعمت پر شکر بجالانا اس نعمت میں اضافے اوراس کے دوام کا باعث بنتا ہے اوراس کا کفران اس نعمت کے زائل ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے_

اذ ا نجکم من آل فرعون ...و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

٦_ نعمت میں اضافہ کرنا، خداوند متعال کا کام ہے_لئن شکرتم لا زیدنّکم

٧_ فرعونی گروہ کے ظلم و ستم سے بنی اسرائیل کا نجات پانا ان کے لئے ایک بڑی نعمت تھی جس پر انھیں شکر بجالانا چاہیئے تھا_اذ ا نجکم من آل فرعون ...و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم

"اذ تا ذّن ربّکم "کاجملہ کلام موسی علیہ السلام کا دوام ہے کہ جس کے ذریعے وہ بنی اسرائیل کو فرعونی گروہ کے چنگل سے نجات پانے کی یاددہانی کرا رہے ہیں حضرت موسی علیہ السلام نے اس کلام کے ذریعے اشارتاً بنی اسرائیل کو یاددہانی کرائي ہے کہ ان کا نجات پانا، نعمت خداوندی ہے جس پر انھیں شکر بجالانا چاہیئے_

٨_ قران کے تربیتی طریقوں میں سے ایک نیک اورپسندیدہ عمل پراجرو ثواب عطا کرنے کی بشارت دینا اوربرے اعمال پر سزا وعذاب سے ڈرانا ہے_لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

٩_ نعمتوں کے کم یا زیادہ ہونے میں انسان خود بنیادی کردار ادا کرتے ہیں_
لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

١٠_ خداوند متعال کا عذاب بہت ہی شدید ہے_ان عذابی لشدید

١١_"قال ا بو عبداللہ علیہ السلام :ا یّما عبد ا نعم اللہ علیہ بنعمۃ فعرفھا بقلبہ وحمداللہ علیھا بلسانہ لم تنفد حتی یا مراللہ لہ بالزیادۃ وھوقولہ:" لئن شکرتم لا زیدنّکم";[1] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس بندے کو بھی خداوندعالم کوئي نعمت عطا کرے تو اگر وہ اسے اپنے دل سے پہچانے اوراس نعمت پر خدا کی زبان سے ستائش کرے تو ابھی اس کی حمدو ستائش ختم بھی نہیں ہوگی کہ خداوند اس کی نعمت میں اضافہ کرنے کا حکم فرمائے گا اوریہ قول خداوند ہے کہ:" لئن شکرتم لا زیدنّکم"_

---

١) تفسیر قمی، ج١، ص٣٦٨_ نورالثقلین، ج٢، ص٥٢٦، ح١٢، ١٥_

۱۲_"عن ا بی عبدالله علیه السلام قال:فیماا وحی الله عزّوجلّ الی موسی علیه السلام یا موسی اشکرنی حق شکری فقال: یاربّ وکیف ا شکرك حق شکرك ولیس من شکر: ا شکرك به الّا وا نت ا نعمت به عليّ؟ قال:یا موسی الان شکرتنی حین علمت ا ن ذلك منّي;[1]حضرت امام جعفرصادق علیه السلام سے منقول ہے کہ خداوند متعال نے حضرت موسی علیه السلام کو وحی کی کہ اے موسی علیه السلام جس طرح شکر ادا کرنے کا حق ہے اس طرح میرا شکر بجا لاو_ حضرت موسی علیه السلام نے عرض کي:میں تیرا شکر کس طرح بجا لاوں کہ حق شکر ادا ہوجائے اورکوئي بھی ایسا شکر نہیں کہ جس کے ساتھ میں تیرا شکر کروں سوائے اس کے کہ وہ شکر خود ایک نعمت ہے جو تونے مجھے عطا فرمائي ہے_ خداوند متعال نے فرمایا:اب جبکہ تم نے جان لیا ہے کہ (شکرگذاری کي) یہ نعمت میری طرف سے ہے تو پھر میرا شکر بجا لاو_

۱۳_" عن ا بی عبدالله علیه السلام قال:شکرالنعمة اجتناب المحارم وتمام الشکر قول الرجل الحمدلله ربّ العالمین;[2]امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا:گناہوں سے پرہیز کرنا نعمت کا شکر ہے اور شکر کامل انسان کا "الحمدللہ ربّ العالمین"کہنا ہے_

۱۴_"عن الصادق علیه السلام : ...ان الکبائر ... کفران النعمة "ولئن کفرتم ان عذابی لشدید"...;[3]حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے منقول ہے کہ اپ علیه السلام نے گناہان کبیرہ کے بارے میں فرمایا...بتحقیق کفران نعمت گناہان کبیرہ میں سے ہے(جیسا کہ خداوند کا فرمان ہے):"ولئن کفرتم ان عذابی لشدید"_

انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم :انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم کی ذمہ داری ۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا کردار ٦; اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۳; اللہ تعالی کے عذاب کی خصوصیات ۱۰

انذار:انذار سزا کی ایم قسم ہے۸

انسان:انسان کا کردار ۹

بشارت:

---

۱)کافي،ج۲،ص۹۸،ح۲۷_بحارالانوار،ج۶۸،ص۳۶،ح ۲۲_

۲)اصول کافي،ج۲،ص۹۵،ح۱۰_نورالثقلین،ج ۲،ص ۵۲۹،ح۲۴_

۳)مناقب ابن شہراشوب،ج۴،ص۲۵۱، بحارالانوارج۴۷،ص ۲۱۷،ح۴_

بشارت کا اجر وثواب ہونا ۸
بنی اسرائیل:بنی اسرائیل کو نصیحت ۲; بنی اسرائیل کی نجات ۷; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۷
تربیت:تربیت کا طریقہ ۸
حکومت:ظالمانہ حکومت ۵
حمد:حمد خدا کے اثرات ۱۱
ذکر:خدا کی نصیحتوں کا ذکر ۲
روایت: ۱۲،۱۱، ۱۳، ۱۴
شاکرین:شاکرین کی نعمت کا زیادہ ہونا ۲۱
شکر:شکر نعمت کے اثرات ۵،۳،۲،۱; شکر نعمت کی اہمیت ۴; شکر کی حقیقت ۱۲; نعمت کا شکر ۱۲; شکر نعمت کی ضرورت ۴; شکر نعمت کا مطلب ۱۳
عذاب:اهل عذاب ۲،۱; شدید عذاب ۲،۱، ۱۰; عذاب کے مراتب ۱، ۲، ۱۰; عذاب کے اسباب ۳،۲،۱
عمل:پسندیدہ عمل کا اجر ۸; ناپسندیدہ عمل کی سزا ۸
فرعونی گروہ:فرعونی گروہ سے نجات ۷
کفران:کفران نعمت کے اثرات ۳،۲،۱، ۵; کفران نعمت کے موارد ۱۴
گناهان کبیرہ:گناہان کبیرہ کے اثرات ۱۴
موسی علیه السلام :حضرت موسی علیه السلام کی ارزوئیں ۲
نعمت: نعمت کے زیادہ ہونے کے اسباب ۱، ۲، ۵، ۹، ۱۱; سلب نعمت کے اسباب ۵; نعمت کے کم ہونے کے اسباب ۹; مراتب نعمت ۷; نعمت کا شکر بجا لانا ۱۲;
ظالموں سے نجات کی نعمت ۵; عظیم نعمتیں

آیت ۸

﴿وَقَالَ مُوسَى إِن تَكْفُرُواْ أَنتُمْ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعاً فَإِنَّ اللّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾

اور موسی علیہ السلام نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام بسنے والے بھی کافر ہوجائیں تو ہمارا اللہ سب سے بے نیاز ہے اور وہ قابل حمدو ستایش ہے ـ

۱ـ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی رسالت کافریضہ ادا کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے کہا کہ ان کا اورپوری زمین پر بسنے والے انسانوں کا کفر خداوند متعال کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا ـ

وقال موسی ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان اللہ لغنی حمید

" ان تکفروا" میں " ان"شرطیہ ہے اوراس کا جواب"لم یتضررھو"ہے کہ جو محذوف ہے اورجملہ" فانَّ اللہ یَغَني" محذوف جزائے شرط کی علت بیان کررہا ہے ـ

۲ـ بنی اسرائیل کا خیال تھا کہ خداوند متعال کو ان کے ایمان لانے یا کفر اختیار کرنے سے فائدہ یاضرر حاصل ہوتا ہے ـ

وقال موسی ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان اللہ لغنی حمید

۳ـ خداوند متعال کی نعمتوں کا کفران، اس کی ذات کو کسی قسم کا ضرر ونقصان نہیں پہنچاتا ـ

ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعا

"ولئن کفرتم"کہ جس کا مطلب کفران (نعمت) تھا ،کے قرینے سے "ان تکفروا" سے مراد نعمات خدا کے مقابلے میں ناشکری ہوسکتی ہے ـ

۴ـ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو نعمات الہی کے کفران سے منع کیا ـ

واذ قال موسی لقومه اذکروانعمة اللہ علیکم ...وقال موسی ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعا

۵ـ نعمت کے شکر بجالانے کا فائدہ اوراس کے کفران کا نقصان ،خود انسان کو پہنچتا ہے ـ

لئن شکرتم لا زیدنّکم و ...ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان اللّٰہ لغنی حمید

٦_خداوندعالم غني(بے نیاز)اورحمید(قابل ستائش) ہے_فان اللّٰہ لغنی حمید

٧_خداوندمتعال کا بے نیاز اورقابل ستائش ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں کے کفر اختیار کرنے سے اس کا کوئي نقصان اورضرر نہیں ہوتا_ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان اللّٰہ لغنی حمید

"فان اللہ لغنی حمید "محذوف جزائے شرط کی تعلیل ہے اس صورت میں اس کا معنی یہ ہوجاتا ہے: خداوند عالم کے بے نیاز ہونے کی وجہ سے تمہارا کفر اسے کوئي نقصان نہیں پہنچا سکتا_

اسماء وصفات: حمید ٦; غنی ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی بے نیازی کے اثرات ٧; اللہ تعالی اورانسانوں کا ایمان ٢; اللہ تعالی اورانسانوں کا کفر ٧،٢; اللہ تعالی کونقصان نہ پہنچنے کے دلائل ٧;اللہ تعالی ضرر سے محفوظ ہونا ١، ٣

بنی اسرائیل:بنی اسرائیل کی غلط سوچ ٢;بنی اسرائیل کا کفر ١;بنی اسرائیل کونہی ۴

حمد: اللہ تعالی کی حمد ٧

خود:خود کو ضرر پہنچانا ٥

شکر:شکر نعمت کے فوائد ٥

عمل: عمل کے اثرات ٥

کفر:کفر کے اثرات ١

کفران:کفران نعمت کے اثرات ٣; کفران نعمت کا نقصان ٥;کفران نعمت سے نہی ۴

موسی عليه‌السلام :حضرت موسی عليه‌السلام کی رسالت ١; حضرت موسی عليه‌السلام کے نواہی ۴

آیت ۹

﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لاَ يَعْلَمُهُمْ إِلاَّ اللّهُ جَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّواْ أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُواْ إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ﴾

کیا تمھارے پاس اپنے سے پہلے والوں قوم نوح اور قوم عاد و ثمود اور جو ان کے بعد گذرے ہیں اور جنھیں خدا کے علاوہ کوئي نہیں جانتاہے کی خبر نہیں آئي ہے کہ ان کے پاس اللہ کے رسول معجزات لے کر آئے اور انھوں نے ان کے ہاتھوں کو انھیں کے منھ کی طرف پلٹادیا اور صاف کہہ دیا کہ ہم تمھارے لائے ہوئے پیغام کے منکر ہیں اور ہمیں اس بات کے بارے میں واضح شک ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو_

۱_ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نوح علیہ السلام ،عاد اور ثمود کی قوموں اور ان کے بعد انے والی اقوام کے واقعات سے اگاہ کیا_ الم یا تکم نبو ا الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم

مذکورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب" الم یا تکم"کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا دوام ہو جس میں خداوند متعال نے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:"ا نزلناه اليك ...واذ قال موسى "

٢_زمانہ بعثت کے لوگوں کاحضرت نوح عليه‌السلام ، عاد اور ثمود کی قوم اوران کے بعد انے والی اقوام کی سرگذشت سے اگاہ ہونا_ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

"ا لم يا تكم "ميں استفھام ،استفھام تقریری ہے بنابرایں اس جملے "کیا ان لوگوں کی خبر اپ تک نہیں پہنچي"کا معنی یہ ہوگا:یقینا ان کی خبر اپ تک پہنچی ہے_

٣_نوح عليه‌السلام ،عاد اور ثمود کی قوم کے بارے میں خبر ایک انتہائي اہم اور سبق اموز خبر تھي_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

"نبا "لغت ميں قابل اعتنا، مفید اوراہم خبر کو کہا جاتا ہے مذکورہ بالا مطلب اس لئے اخذ کیا گیا ہے چونکہ گذشتہ اقوام کے عمومی ذکر" الذين من قبلكم" کے بعد مذکورہ(تین)اقوام کو ذکر (یاددہاني) سے مختص کیا گیا ہے اوران کے بارے ميں کلمہ" نبا "کی تعبیر اختیار کی گئي ہے_

٤_حضرت موسی نے اپنی قوم کو حضرت نوح عليه‌السلام ، عاد و ثمود کی قوم اوران کے بعد والی اقوام کی سرگذشت کی طرف متوجہ کیا_ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پرہے کہ جب "ا لم یا تکم ..."اس کلام موسی عليه‌السلام کے بعد ہوکہ جس ميں انھوں نے فرمایا تھا:" وقال موسى ان تكفروا ..."

٥_بنی اسرائیل قوم نوح عليه‌السلام ،عاد وثمود کے واقعات سے اگاہ تھے_ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

٦_حضرت موسی عليه‌السلام نے گذشتہ اقوام کی سرگذشت سے عبرت حاصل نہ کرنے پر اپنی قوم کی سرزنش کي_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود

٧_اہم تاریخی واقعات سے استفادہ کرنا، لوگوں کی تربیت کرنے کا ایک طریقہ اورانھیں تاریکیوں سے نجات دلانے کا ایک وسیلہ شمار ہوتا ہے_ا خرج قومك من الظلمت الى النور ...ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود

٨_گذشتہ اقوام کی تاریخی جزئيات سے مکمل اگاہی رکھنا فقط خداوند متعال ہی کا کام ہے_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم ...لا يعلمهم الّا الله

٩_سابقہ اقوام اورملل کی تاریخ کا کچھ حصہ ابہام کا شکار ہوچکا ہے جس تک رسائي فقط وحی کے ذریعے ہی ممکن ہے_

والذين من بعدھم لا یعلمھم الّا اللہ

۱۰_حضرت نوح علیہ السلام ،عاد اور ثمود کی قوموں کے بعد کچھ ایسی اور ملتیں بھی موجود تھیں کہ جن کے بارے میں کسی قسم کی اطلاعات نہیں ملتیں_قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم لا یعلمھم الّا اللہ

۱۱_انبیاءے الہی مختلف قوموں منجملہ قوم نوح وعاد وثمود کے درمیان روشن اورواضح دلائل وبراھین لے کر مبعوث ہوئے تھے_جاء تھم رسلھم بالبیّنات

۱۲_قوم حضرت نوح علیہ السلام ،عاد اور ثمود اوران کے بعد انے والی اقوام کے لئے اپنے مخصوص نبی تھے_
ا لم یا تکم نبو ا الذین من قبلکم قوم نوح ...جاء تھم رسلھم

۱۳_کافر اقوام ،انبیاءے کرام کی طرف سے روشن دلائل دیکھنے کے بعد ان کا استہزا اوران کے سامنے واضح طورپراپنے کفر کا اظہار کرتی تھیں_جاء تھم رسلھم بالبیّنات فردّوا ا یدیھم فی ا فوھھم وقالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ

" ایدیھم فی افوھھم"میں موجودضمیر کا مرجع ایت میں مذکورہ"اقوام "ہے اوریہ عبارت کنایہ کے طورپر اس مطلب کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ کافرقومیں اپنے منہ پرہاتھ رکھ کریا سیٹیاں بجاکر اپنے انبیاء کا استہزا کرتی تھیں_

۱۴_کافرقومیں جب انبیاءے کرام کی طرف سے روشن دلائل دیکھتیں تو شدت سے غضبناک اورناراض ہوکر اپنے کفرامیز موقف کا اظہار کرنے لگتیں_جاء تھم رسلھم بالبیّنات فردّوا ا یدیھم فی ا فوھھم وقالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ

" ردّوا ایدیھم فی افوھھم" سے مراد،ان کے غضب وخشم کی طرف اشارہ ہے کہ جس کا دوسری ایات میں بھی ذکرکیا گیا ہے:(عضّوا علیکم الا نامل من الغیظ)_

۱۵_کافرقوموں نے انبیاءے کرام علیہم السلام کے روشن دلائل دیکھنے کے بعد انھیں خاموش رکھنے اوران کی تبلیغ کو روکنے کے لئے وسیع پیمانے پر کوششیں شروع کردیں_جاء تھم رسلھم بالبیّنات فردّوا ا یدیھم فی ا فوھھم وقالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ

یہ مفہوم اس احتمال پر مبنی ہے کہ "ردّوا "کا فاعل مذکورہ اقوام ہوں اور" ایدیھم " کا مرجع ضمیر انبیاء یا اقوام ہوں اور"ا فوھھم "کی ضمیر کا مرجع انبیاء علیہم السلام ہوں اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان اقوام نے انبیاء کے ہاتھوں یا اپنے ہاتھوں کو انبیاءے کرام علیہم السلام کے منہ پر رکھ دیا_

۱۶_کافرقوموں نے نہ فقط انبیاءے کرام علیہم السلام کی دعوت کا مثبت جواب نہیں دیا اوراس پر خاموش نہیں رہے بلکہ ان کے پیغام کے بارے میں واضح طورپر اپنے کفر کا اعلان بھی کردیا_جاء تھم رسلھم بالبیّنات فردّوا ا یدیھم

فی ا فوھھم وقالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ

روح المعاني(ج۱۳،ص۱۹۴) میں منقول ابوعبیدہ اوراخفش کے قول کے مطابق "فردّوا ایدیھم فی افوھھم "کی عبارت ان لوگوں کے لئے ضرب المثل کے طورپر استعمال ہوتی ہے جوکسی تقاضاکامثبت جواب نہیں دیتے اورخاموشی اختیار کرلیتے ہیں_

۱۷_حضرت نوح عليه‌السلام ،عاد وثمودکی قوموں اوران کے بعد انے والی اقوام نے اپنے اپنے انبیاء عليه‌السلام کی دعوت کے جواب میں اعلان کیاکہ وہ ان کی تعلیمات کے بارے میں شک وتردید رکھتی ہیں_قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم ...جاء تھم رسلھم بالبیّنات ...وقالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ و انا لفی شکّ ممّا تدعوننااليه مریب

۱۸_قوم حضرت نوح عليه‌السلام ، عاد اورثمودکی اپنے انبیاءکی دعوت کے بارے میں تردید، بدبینی پر مبنی تھي_
انا لفی شکّ ممّا تدعوننااليه مریب

" شک" کے بعد " مریب" کا ذکر کرنا اگرچہ تاکید کے لئے ہے لیکن ان دونوں کے درمیان ایک قسم کا فرق بھی موجود ہے وہ یہ کہ "ریب" میں شک بدبینی پر مشتمل ہوتا ہے_

۱۹_انبیاءے کرام عليه‌السلام کی تعلیمات کے بارے میں کفرپیشہ اقوام کے شک وتردید کاسرچشمہ ان کا کفر(ہي) تھا_
قالوا انا کفرنا بما ا رسلتم بہ و انا لفی شکّ ممّا تدعوننااليه مریب

۲۰_حضرت نوح عليه‌السلام ، عاد اورثمود کے زمانے کی کافر اقوام کے پاس اپنے انبیاء عليه‌السلام کے روشن دلائل کے مقابلے میں کوئي بھی دلیل اوربرھان موجودنہیں تھي_قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم ...جاء تھم رسلھم بالبیّنات ...وقالوا انا کفرنا ...انا لفی شکّ ممّا تدعوننااليه مریب

۲۱_لوگوں کو ظلمت وتاریکی سے نورکی طرف لے جانے کے لئے قرانی تربیت وہدایت ایک طریقہ گذشتہ انبیاء عليه‌السلام اوران کی قوموں کی سرگذشت وتاریخ بیان کرناہے_اخرج قومك من الظلمت الی النور ...ا لم یا تکم نبو ا الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمودوالذین من بعدھم ...جاء تھم رسلھم

انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی یاددہانیاں ۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی اورتاریخ ۸;اللہ تعالی کے اختصاصات ۸; اللہ تعالی کا علم ۸

الله تعالی کے رسول: ۱۲

انبیاء : انبیاء کی تعلیمات کے بارے میں بدبینی کے برے اثرات ۱۹; تعلیمات انبیاء کے بارے میں شک کے اثرات ۱۹; انبیاء کا استہزاء ۱۳; تاریخ انبیاء کی اہمیت ۲۱; انبیاء کی بعثت ۱۱; انبیاء کی روشن دلیلیں ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۲۰; انبیاء کی تاریخ ۱۱; انبیاء کے دشمن ۱۵; انبیاء کی دعوتیں ۱۶; تعلیمات انبیاء کے بارے میں بدبینی ۱۸; تعلیمات انبیاء میں شک ۱۷، ۱۸; انبیاء سے کفر اختیار کرنے والے ۱۳، ۱۴، ۱۶; انبیاء کی تبلیغ کو روکنا ۱۵

بنی اسرائیل: تاریخ بنی اسرائیل سے اشنائي ۵; بنی اسرائیل اورقوم ثمود کی تاریخ ۵; بنی اسرائیل اورقوم عاد ۵; بنی اسرائیل اورقوم نوح ۵; بنی اسرائیل کو یاددہانی ۴; بنی اسرائیل کی سرزنش ۶; بنی اسرائیل کا عبرت قبول نہ کرنا ۶

تاریخ: تاریخ کے فوائد ۷; تاریخ کے نامعلوم ادوار ۹، ۱۰

تربیت: تربیت کا طریقہ ۲۱، ۷

دین: دینی افات سے اگاہی ۱۹

صالح عليه‌السلام : حضرت صالح عليه‌السلام کی روشن دلیلیں ۱۱

عبرت: عبرت کے عوامل ۳

قران: قران کا ہدایت کرنا ۲۱

قوم ثمود: قوم ثمود کا بے منطق ہونا ۲۰; قوم ثمود کا پیغمبر ۱۲; قوم ثمود کی بدبینی ۱۸; قوم ثمود کا شک ۱۷، ۱۸; قوم ثمود کی تاریخ سے عبرت ۳; قوم ثمود کا کفر ۲۰

قوم عاد: قوم عاد کی بے منطقی ۲۰; قوم عاد کا نبی ۱۲; قوم عاد کی بدبینی ۱۸; قوم عاد کا شک ۱۷، ۱۸; قوم عاد کی تاریخ سے عبرت ۳; قوم عاد کا کفر ۲۰

قوم نوح: قوم نوح کی بے منطقي ۲۰; قوم نوح کا نبی ۱۲; قوم نوح کا بدبین ہونا ۱۸; قوم نوح کا شک ۱۸، ۱۷; قوم نوح کی تاریخ سے عبرت ۳; قوم نوح کا کفر ۲۰

کفر:کفر پر اصرار ۱٦
گذشتہ اقوام:گذشتہ اقوام کی بدبینی ۱۹;گذشتہ اقوام کے اثرات ۱۹; گذشتہ اقوام کا استہزاء کرنا ۱۳; گذشتہ اقوام کی تاریخ کی اہمیت ۳، ۲۱; گذشتہ اقوام کی تاریخ ۱۰; گذشتہ اقوام کی سازش ۱۰; گذشتہ اقوام کی دشمنی ۱۵; گذشتہ اقوام کو دعوت ۱٦; گذشتہ اقوام کا شک ۱۷; گذشتہ اقوام کا غضب ۱۴; گذشتہ اقوام کا کفر ۱۳; گذشتہ اقوام کی ہٹ دھرمی ۱۳، ۱۴، ۱٦; گذشتہ اقوام کے کفر کا سرچشمہ ۱۹
گمراہي:گمراہی سے نجات کا طریقہ ۲۱; گمراہی سے نجات کا پیش خیمہ ۷
لوگ:زمانہ بعثت کے لوگوں کا تاریخ سے اگاہ ہونا ۲; زمانہ بعثت کے لوگوں کا گذشتہ اقوام کی تاریخ سے اگاہ ہونا ۲; زمانہ بعثت کے لوگوں کا قوم ثمود کی تاریخ سے اگاہ ہونا۲;زمانہ بعثت کے لوگوں
کا قوم عاد کی تاریخ سے اگاہ ہونا ۲; زمانہ بعثت کے لوگوں کا قوم نوح کی تاریخ سے اگاہ ہونا ۲
موسی عليه‌السلام :موسی عليه‌السلام کی یاددہانیاں ۴; موسی عليه‌السلام کی سرزنشیں ٦
نوح عليه‌السلام :نوح عليه‌السلام کی واضح دلیلیں ۱۱
وحی :وحی کا کردار ۹
ہدایت:ہدایت کا طریقہ ۲۱
ھود عليه‌السلام :ھود عليه‌السلام کی واضح دلیلیں ۱۱
یاددہاني:گذشتہ اقوام کی تاریخ کی یاددہانی ۴، ۱; قوم ثمود کی تاریخ کی یاد دہانی ۴، ۱; قوم عاد کی تاریخ کی یاد دہانی ۴، ۱; قوم نوح کی تاریخ کی یاد دہانی ۴، ۱

آیت ۱۰

﴿قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَـمًّى قَالُواْ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾

تو رسولوں نے کہا کہ کیا تمھیں اللہ کے بارے میں بھی شک ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور تمھیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمھارے گناہوں کو معاف کردے اور ایک معینّہ مدّت تک زمین میں چین سے رہنے دے تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ تم سب بھی ہمارے ہی جیسے بشر ہو اور چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روک دو جنکی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے تو اب کوئی کھلی ہوئی دلیل لے آئو_

۱_جب انبیاءے الہی کو اپنی دعوت کے بارے میں اپنی قوموں کی طرف سے شک وتردید کا سامنا کرنا پڑا تو وہ انھیں ایک ناقابل تردید برھان سے قانع کرنے لگے_انا لّفی شـــكّ ممّا تدعونناالیه مریب _قالت رســلهم ا فی الله شـــكّ فاطرالسموت والا رض

۲_گذ_شتہ اقوام کے انبیاء عليه‌السلام نے، خداوند متعال کے بارے میں اپنی اقوام کے شک وتردید کا جواب دینے کے لئے ایک منفرد طریقہ اپنایا_انا لفی شكّ ممّا تدعوننا ...قالت رسلهم ا فی الله شكّ فاطرالسموت والا رض

۳_روش سؤال قرآن کریم کے تعلیمی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_ا فی الله شكّ فاطرالسموت والا رض

۴_موجودات کائنات کے مخلوق ہونے کی طرف توجہ کرنے سے ، وجود خداوند کے بارے میں کسی قوم کا شک وشبہ باقی نہیں رہتا_ا فی الله شكّ فاطرالسموت والا رض

ایت میں استفہام، انکار کے لئے ہے لہذا ایت کا معنی اس طرح ہوگا:"خداوند عالم کے اسمانوں اورزمین کے خالق ہونے کے بارے میں کسی قسم کا شک نہیں چونکہ یہ مخلوق ہیں لہذا کسی خالق کے محتاج ہیں پس عقلی طور پر خداوند متعال کے وجود کے بارے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا_

۵_ مخلوقات کا اپنی علت اور خالق کا محتاج ہونا ایک بدیہی اورناقابل تردید چیز ہے_ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض
خداوند متعال کا آسمان و زمین کے موجودات کی نسبت اپنی خالقیت سے ہر قسم کے شک کی نفی کرنا ایک (منطقي) قضيے پر مشتمل ہے کہ جس کے کبری کو واضح اوربدیہی ہونے کی وجہ سے (یہاں) ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ یہ کہ ہر مخلوق (معلول) کو خالق (علت) کی ضرورت ہوتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں کوئی بھی عاقل خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، شک وتردید نہیں کرسکتا_

٦_ مخلوقات (معلول) کے ذریعے خالق (علت) کا پتہ چلانا (برہان انّ) انبیاء ے الہی عليهم السلام کے ان براہین میں سے ایک ہے کہ جس سے وہ خداوند متعال کے وجود کو ثابت کرتے تھے_ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض
اسمانوں اورزمین کی نسبت خداوند کی خالقیت میں شک وتردید کی نفی در حقیقت اس لئے کی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو اسمانوں اورزمین کے مخلوق ہونے کی طرف متوجہ کیا جائے اوراس طرح وہ خالق کی طرف اپنے محتاج ہونے سے اگاہ ہوجائیں گے اوریہی " برہان انّ" سے استفادہ ہے_

۷_ خداوند متعال اسمانوں اور زمین (کائنات) کا خالق ہے_ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

۸_ زمین کا پھٹنا اوراس میں سے زمینی موجودات کا نکلنا اوراسمان کا پھٹنا اوراس میں سے اسمانی موجودات کا ظاہر ہونا، ایات خداوندی میں شمار ہوتا ہے_ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض
لغت میں "فاطر" کا معنی پھاڑنے والے کے ہیں لہذا احتمال ہے کہ "فاطرالسموت والارض" سے مراد اس کا لغوی معنی ہو یعنی اسمان وزمین کا پھاڑنا اور ان میں سے اسمانی وزمینی موجودات کو ظاہر کرنا ہے_

۹_ کائنات میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا_فاطرالسموت

۱۰_ خداوند متعال کا لوگوں کے بعض گناہوں کو بخشنے

اوران کی اجل (موت) کو ایک معین مدت تک ٹالنے کی خاطر انھیں ایمان کی طرف دعوت دینا_
يدعوكم ليغفرلكم من ذنوبكم ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

۱۱_ ایمان کا فائدہ خود انسان کو ہوتا ہے_يدعوكم ليغفرلكم من ذنوبكم ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

۱۲_ انبیاءے الہی کی دعوت، خداوند عالم ہی کی دعوت ہے_ممّا تدعوننااليه ... يدعوكم ليغفرلكم

۱۳_ خداوند عالم پر ایمان، بعض گناہوں کی مغفرت اور طبیعی موت تک زندگی کے جاری رہنے کا سبب بنتا ہے_
يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

۱۴_ انسانوں کی دنیوی زندگی کے دوام میں معنویات کا موثر کردار ادا کرنا_يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

"يدعوكم" سے مراد ایمان کی طرف دعوت بھی ہوسکتی ہے کہ جو معنویات میں سے ہے اور اس کے نتائج میں سے ایک ا جل (موت) کا اجل مسمّیٰ تک ٹلنا ہے اس سے دنیوی زندگی پر معنویت کے موثر ہونے کا پتہ چلتا ہے_

۱۵_ انسان کی طبیعی موت سے پہلے اس کی موت کے واقع ہونے کا امکان_يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ وہ تمہیں دعوت دیتا ہے تاکہ تمہاری زندگی " اجل مسمّیٰ "تک باقی رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ طبیعی موت سے پہلے بھی موت اسکتی ہے_

۱۶_ ھدایت کرنے کے سلسلے میں انبیاءے الہی کے طریقوں میں سے ایک مادی و معنوی اجر کے وعدے کے ذریعے لوگوں کی تشویق کرنا تھا_يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

طولانی عمر سے مادی اور مغفرت سے معنوی اجر مراد ہے_

۱۷_ گذشتہ اقوام کے کفار اپنے انبیاء عليهم‌السلام کی منطقی دعوت کا مثبت جواب دینے کی بجائے ان کے بشر ہونے کے بہانے ،ان کی دعوت کو ردّ کردیتی تھیں_قالت رسلهم ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض ...قالو ان ا نتم الّا بشر مثلنا

۱۸_کفار کا اعتقاد تھا کہ انسان مقام رسالت پر فائز نہیں ہوسکتا ہے_قالو ان ا نتم الّا بشر مثلنا

کفار، انبیاء کی طرف سے ایمان کی دعوت کے جواب میں کہتے تھے:''ان ا نتم الّا بشر مثلنا" اس جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اعتقاد کے مطابق بشر، نبی نہیں ہوسکتا_

۱۹_ انبیاء ؑ کے مخالفین ، ان کے منطقی استدلال کا جواب دینے کے بجائے ان کی شخصیت پر حملہ آور ہوتے تھے_
قالت رسلهم ا فی الله شكّ فاطرالسموت والا رض ...قالو ان ا نتم الّا بشر مثلنا

۲۰_ گذشتہ دور کی کافر قومیں انبیاء کرام ؑ کو پیروی کے قابل خصوصیات سے عاری جانتی تھیں_
قالو ان ا نتم الّا بشر مثلنا

کفار انبیاء کے جواب میں انھیں اپنے جیسا قرار دیتے ہوئے اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے کہ انبیاء ؑ ان سے برتر و افضل نہیں ہیں لہذا ان میں نبوت کے عہدے پر فائز ہونے کی ضروری خصوصیات موجود نہیں ہیں_

۲۱_ حضرت نوح ؑ ، عاد اور ثمود کی قومیں اور ان کے بعد انے والی قومیں اپنے اباو اجداد کے خداوں کی پرستش کرتی تھیں_تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباو نا

۲۲_ گذشتہ اقوام، خداپرستی کی طرف انبیاء ؑ کی دعوت کو اپنے معبودوں کو منظر عام سے ہٹانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے اس (دعوت) کی مخالفت پر اتر اتیں_تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباو نا

۲۳_ گذشتہ دور کی کافر قومیں متعصب تھیں اور اپنے اباو اجداد کی اندھی تقلید کرتی تھیں_
تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباو نا

۲۴_ ثقافتی اور اجتماعی حالات ائندہ نسلوں کے عقائد اور نظریات پر واضح طور پر اثر انداز ہوتے ہیں_
تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباو نا

کفار اپنے اباو اجداد کے مذہب کو عقل و منطق کی بنیاد پر قبول کرنے یا اس کے درست ہونے کا دعوی کرنے کے بغیر اس کے بارے میں تعصب امیز گفتگو کرتے تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ دور کی اقوام کے رسم و رواج ائندہ نسلوں پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں_

۲۵_ غیر خدا کی عبادت کرنے میں اباو اجداد کی تقلید کرنا ، ایک غلط کام ہے جس کے خلاف انبیاء ے الہی نے آواز بلند کي_
تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباو نا

۲۶_ چند نسلوں کے درمیان کسی عقیدے کا متداول اور جاری رہنا گذشتہ زمانے کے کافروں کے لئے ایک قابل قبول دلیل تھي_تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباونا

۲۷_ کافراقوام کے معبود ہر قسم کے شعور و ادراک سے عاری تھے_عمّا کان یعبد ء اباونا

ہوسکتا ہے کفار کے معبودوں کا تعارف کرانے کے لئے " مائے موصولہ"کا استعمال کہ جو اکثر اوقات شعور سے عاری چیزوں کے لئے لایا جاتا ہے، مذکورہ نکتے کو بیان کرنے کے لئے ہو_

۲۸_ گذشتہ زمانے کی کافر قومیں، انبیاء ے کرام ؑ کی واضح دعوت کے مقابلے میں شبہات پیدا کرکے ان سے روشن اورقاطع دلیل (معجزہ) طلب کرتی تھیں_ان ا نتم الّا بشر مثلنا ... فا تونا بسلطان مبین

اسمان:اسمانوں کا متعدد ہونا ۹; اسمانوں کا خالق ۷; اسمانوں کا پھٹنا ۸

ایات خدا:افاقی ایات ۸

اجر:مادی اجر کا وعدہ ۱۶ ; معنوی اجر کا وعدہ ۱۶

اجل:اجل مسمی کا پیش خیمہ ۱۳; اجل کے موخر ہونے کا پیش خیمہ ۱۰

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت ۷; اللہ تعالی کی دعوتیں ۱۰، ۱۲; اللہ تعالی کی معرفت کے دلائل ۶; اللہ تعالی کی معرفت کا طریقہ ۴; اللہ تعالی کے بارے میں شبہات ۲

انبیاء :انبیاء کا حجت لانا ۶; انبیاء اور برھان ۱; انبیاء اور تقلید ۲۵ ; انبیاء کا بشر ہونا ۱۷ ; انبیاء کی تاریخ ۱۷; انبیاء کی خداشناسی ۶ ; انبیاء کی دعوتیں ۱۲، ۲۲; انبیاء کی دعوتوں کا ردّ۱۷ ; انبیاء کی طرف سے حجت لانے کا طریقہ ۱، ۲; مخالفین انبیاء کے ساتھ مقابلے کا طریقہ ۱۹ ; انبیاء کا شرک سے بر سرپیکار ہونا۲۵ ; انبیاء کا ہدایت کرنا ۱۶; انبیاء کے طریقے کا ہم اہنگ ہونا ۲

ایمان:ایمان کے اثرات ۱۰، ۱۳; اہمیت ایمان ۱۰; ایمان کی دعوت ۱۰; ایمان کے فوائد ۱۱

برھان:برہان (انّ) ۶

باطل معبود:باطل معبودوں کا بے شعور ہونا ۲۷

تعلیم: تعلیم کا طریقہ ۳

تقلید:اباو اجداد کی تقلید ۲۳،۲۱، ۲۵; اندھی تقلید ۲۳; ناپسندیدہ تقلید۲۵

ثقافت:ثقافت اور عقیدہ ۲۴;ثقافت کے اثرات ۲۴

خداپرستي:خداپرستی کی طرف دعوت ۴

ذکر: خلقت موجودات کے ذکر کے اثرات ۴

زمین:زمین کا خالق ۷; زمین کا پھٹنا ۸; زمینی موجودات ۸

عبادت: غیرخدا کی عبادت ۲۵

عقیدہ: عقیدے میں موثر عوامل ۲۴; صحت عقیدہ کا معیار ۲۶

عمر: عمر کے طولانی ہونے کا پیش خیمہ ۱۳، ۱۴

قوم ثمود: قوم ثمود کا شرک ۲۱

قوم عاد: قوم عاد کا شرک ۲۱

قوم نوح: قوم نوح کا شرک ۲۱

کفار: کفار کا عقیدہ ۱۸

گذشتہ اقوام: گذشتہ اقوام اورانبیاء ۲۰; گذشتہ اقوام اور خداپرستی ۲۲; گذشتہ اقوام اورانبیاء کی دعوتیں ۲۴; گذشتہ اقوام کی بہانہ جوئي ۱۷;گذشتہ اقوام کا نظریہ ۲۰،۲۲،۲۶;گذشتہ اقوام کا تعصب ۲۳;گذشتہ اقوام کی تقلید ۲۳; گذشتہ اقوام کے تقاضے ۲۸; گذشتہ اقوام کے شبہات ایجاد کرنا۲۸; گذشتہ اقوام کا شرک ۲۱; گذشتہ اقوام کا شک ۱، ۲;گذشتہ اقوام کی مخالفت کا فلسفہ ۲۲

مخلوق: مخلوق کا خالق ۷

مخلوقات: مخلوقات کے محتاج ہونے کا بدیہی ہونا ۵

معاشرہ: معاشرے کا کردار ۲۳

معجزہ: معجزہ ۲۸

معنویات: معنویات کا کردار ۱۴

موت:

موت میں تعجیل کا امکان ۱۵

نبوت:بشر کی نبوت ۱۸

نظام علیت:۵

ہدایت:ہدایت میں تشویق ۱٦;ہدایت کا طریقہ ۱٦

آیت ۱۱

﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَـكِنَّ اللهَ يَمُنُّ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللهِ وَعلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

ان سے رسولوں نے کہا کہ یقینا ہم تمھارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن خدا جس بندے پر چاہتا ہے مخصوص احسان بھی کرتاہے اور ہمارے اختیار میں یہ بھی نہیں ہے کہ ہم بلا اذن خدا کوئي دلیل یا معجزہ لے آئیں اور صاحبان ایمان تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں _

۱_انبیاءے کرام ان کے کفار کے مقابلے میں کہ جوبشریت کو مقام نبوت کے منافی جانتے تھے، اپنے بشر ہونے کی تاکیداوراس کے مقام نبوت کے ساتھ منافی نہ ہونے کا اعلان کرتے_

قالوا ان ا نتم الّا بشر مثلنا ...قالت لهم رسلهم ان نحن الّا بشر مثلكم ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده

۲_اپنے مخالفین کے مقابلے میں انبیاءے الہی ایک ہی قسم کا رویہ اورموقف رکھتے تھے_

قالت لهم رسلهم ان نحن الّا بشر مثلكم

۳_حق بات کا اعتراف ایک پسندیدہ اور مطلوب فعل ہے خواہ وہ کسی دشمن کی زبان سے ہی نکلی ہو_

قالوا ان ا نتم الّا بشر مثلنا ...قالت ... ان نحن الّا بشر مثلكم

انبیاءے الہی مخالفین کو جواب دیتے وقت ، اپنے بشر ہونے کے بارے میں ان کے قول کی تائید

کرتے تھے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعیت کا اعتراف کرنا ایک پسندیدہ فعل ہے_

۴_ خداوند متعال جسے بھی چاہتا ہے، عظیم نعمت دے دیتا ہے_ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

لغت میں "منت" عظیم اوربڑی نعمت کوکہتے ہیں_

۵_ انبیاءے الہی، خداوند متعال کی طرف سے اپنے لیے مقام نبوت کے انتخاب کو اس کی عظیم نعمت جانتے تھے_

ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

٦_ مقام نبوت پرفائز ہونا، مشیت الہی پر موقوف ہے_ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

۷_ مقام نبوت ورسالت، خداوندمتعال کی جانب سے خاص بندوں کے لئے ایک بڑی نعمت اورعطیہ ہے_

ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

۸_ عظیم الہی نعمت اور بخشش سے اپنی بہرہ مندی کا اعلان کرنے میں انبیاءے الہی ایک خاص تواضع اورادب کالحاظ کرتے تھے_ان نحن الاّ بشر مثلکم ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

یہ کہ انبیاءے الہی نعمت خداوند سے اپنے بہرہ مند ہونے کو ان کلمات کے ساتھ کہ " ہم اس قسم کے مقام و منزلت اور نعمت سے بہرہ مندہیں "بیان کرنے کے بجائے یہ کہتے تھے:"خداوند متعال نے(ہم پر)اس طرح فضل وکرم کیا ہے" اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۹_ خداوند متعال کی عظیم نعمات سے بہرہ مند ہونے میں انسانوں کے مختلف درجات اورر تبے ہیں_

ان نحن الاّ بشر مثلکم ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

انبیاءے کرام بشر ہونے کے لحاظ سے لوگوں کے ساتھ اپنے مساوی ہونے کا اعتراف کرتے تھے اوراس بات کے ساتھ ساتھ اس چیزکی یاددہانی بھی کراتے تھے کہ ان میں اوردوسرے انسانوں میں خداوند متعال کی خاص نعمت اور بخشش سے بہرہ مند ہونے میں فرق ہے اس سے انسانوں کے درجات اورر تبے کے فرق کا پتہ چلتا ہے_

١٠_ نعمات الہی سے بہرہ مند افراد کے لئے بہتر ہے کہ وہ فروتنی اورتواضع اختیار کریں اوراپنی اس بہرہ مندی کو خداوند کافضل وکرم جانیں_ولکنّ اللہ یمنّ علی من یشاء من عبادہ

١١_کفار کی جانب سے معجزہ طلب کئے جانے پر انبیاءے کرام اپنے اپ کو اذن خدا کے بغیر معجزہ دکھانے کی طاقت سے عاری قرار دیتے تھے_وماکان لنا ا ن نا تیکم بسلطان الاّ باذن اللہ

۱۲_ انبیاءے الہی نے اپنی اقوام پرواضح کردیا تھاکہ مومنین کو فقط خداوند متعال کو ہی سہارا بنانا اوراسی پر توکل کرنا چاہیئے_وعلى الله فليتوكّل المو منون

۱۳_ کفار کی جنگ و ستیز کے مقابلے میں مومنین کے محاذ کی تقویت کے لئے انبیاءے کرام انھیں خداوند متعال پر توکل اوربھروسہ کرنے کی تلقین کرتے تھے_وعلى الله فليتوكّل المو منون

یہ کہ انبیاءے الہی مخالفین کو جواب دینے کے بعد اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ مومنین کو خداوند متعال پر بھروسہ کرنا چاہئے ، یہ درحقیقت ان کی جانب سے اس بات کی طرف راہنمائي ہے کہ مخالفین اوردشمنوں کے مقابلے میں (ہمیں) خداوندپر تکیہ کرنا چاہیے_

۱۴_ خداوندمتعال پر ایمان کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اس پر توکل کیا جائے_وعلى الله فليتوكّل المو منون

"وعلى الله فلتتوكل"کی بجائے جملہ " و على الله فليتوكل المؤمنون" میں اسم فاعل وصفی (مؤمنون) کا ذکر کرنا اور صیغہ متکلم کی جگہ غائب کا استعمال اسی مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_

۱۵_ انبیاءے الہی اپنے اپ کو مومنین میں سے جانتے تھے_قالت لهم رسلهم ...وعلى الله فليتوكّل المو منون

بعد والی ایت میں عبارت " ومالنا ا لّا نتوكّل على الله "کے قرینے سے " فليتوكّل المو منون" میں یقینا خود انبیاءے کرام بھی شامل ہیں خداوندپر توکل کی ضرورت کو بیان کرنے کے لئے فعل غائب اورفاعل جمع سے استفادہ کا مطلب، حکم کو مو منین کے لئے عمومیت دینا ہے_

۱٦_ اپنے مخالفین اورکفار کے اعتراضات وشبہات کا بغیر کسی ابہام کے منطقی جواب دینے پر انبیاء کا خصوصی توجہ دینا_

قالوا انا كفرنا ...انا لفى شك مما تدعوننا ...قالت رسلهم ا فى الله شك ...قالوا ان ا نتم الّا بشر ...قالت لهم رسلهم ان نحن الّا بشر ...وما اكان لنا ان نا تيكم بسلطان

۱۷_ دینی شبہات کا منطقی جواب دینا ضروری ہے_قالت لهم رسلهم ...وعلى الله فليتوكّل المو منون

یہ کہ خدوانداند متعال ، ان ایات میں مخالفین کے ساتھ انبیاءے کرام کے منطقی روش کو بیان کررہا ہے لہذا ہوسکتا ہے دینی شبہات کے مقابلے میں عقلی اور منطقی رویہ اختیار کرنے کے بارے میں ایک عملی نمونہ پیش کرنا مقصود ہو_

اقرار:حق بات کا اقرار ۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے اذن کی اہمیت ۱۱ ; اللہ تعالی کی بخششیں ۴، ۷ ; اللہ تعالی کا فضل ۱۰; اللہ تعالی کی مشیت ۴، ٦ ; اللہ تعالی کی نعمتیں ۵، ۷، ۸

انبیاء:انبیاء کا ادب ۸; انبیاء اورسابقہ قومیں ۱; انبیاء اور منطقی جواب ١٦; انبیاء اورکفار کے شبہات ١٦; انبیاء اوراقتراحی معجزہ ۱۱; انبیاء کا ایمان ۱۵ ; انبیاء کا منتخب ہونا ۵;انبیاء کا بشر ہونا ۱ ; انبیاء کی بصیرت ۵، ۱۱; انبیاء کی تعلیمات ۱۲، ۱۳; انبیاء کی تواضع ۸; انبیاء کی طرف سے حجت لانے کا طریقہ ١٦; انبیاء کا رویہ ۲; انبیاء کے فضائل ۸; انبیاء کے اختیارات کی حدود ۱۱; انبیاء کا باہمی توافق ۲

انسان : انسانوں میں فرق ۹

ایمان:ایمان کے اثار ۱۴

توکل:توکل کا پیش خیمہ ۱۴;توکل کی اہمیت ۱۲، ۱۳; توکل کی دعوت ۱۲

شبہات:دینی شبہات کا جواب دینے کی اہمیت ۱۷

عمل:پسندیدہ عمل ۳

کفار:کفار کے ساتھ مقابلے کا طریقہ ۱۳

گذشتہ اقوام:گذشتہ اقوام کی بصیرت ۱; گذشتہ اقوام کے مطالبات ۱۱

مومنین: ۱۵مومنین کو دعوت ۱۲; مومنین کی تقویت کے اسباب ۱۳

معجزہ:اقتراحی ۱۱ ; معجزے کا سرچشمہ ۱۱

نبوت:مقام نبوت ۵; نبوت کا سرچشمہ ٦; بشر کی نبوت ۱

نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افرادنعمت:

نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افرادمیں فرق ۹; نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افرادکی تواضع ۱۰; نعمت کے مراتب ۹،۸،۷،۵،۴ ; نعمت سے بہرہ مند ہونے والے افراد۸،۷،۵ ; عظیم نعمت ۴،۹،۷،۵; نعمت نبوت ۷، ۵

آیت ۱۲

﴿وَمَا لَنَا أَلاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ﴾

اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جب کہ اسی نے ہمیں ہمارے راستوں کی ہدایت دی ہے اور ہم یقینا تمھاری اذیتوں پر صبر کریں گے اور پھر بھروسہ کرنے والے تو اللہ ہی بھروسہ کرتے ہیں_

۱_خداوند متعال کی جانب سے ہدایت پانے کے بعد انبیاءے کرام علیہ السلام خدا پر بھروسہ نہ کرنے کی کسی بھی توجیہ کو جائز نہیں سمجھتے تھے_ومالنا ا لاّ نتوکّل علی اللہ وقد ھدنا سبلنا

۲_انبیاءے کرام، مقام توکل پر فائز تھے_ومالنا ا لاّ نتوکّل علی اللہ

۳_تمام انبیاء علیہ السلام اپنے اپ کو خداوند عالم کی خاص ہدایت کا مرہون منت قرار دیتے تھے_وقد ھدانا سبلنا

۴_ہدایت الہی سے بہرہ مندی کا تقاضا ہے کہ اس پر توکل کیا جائے_ومالنا ا لاّ نتوکّل علی اللہ وقد ھدنا سبلنا

جملہ "وقد ھدنا" میں "واو" حالیہ ہے_

۵_اسمانی شریعتیں متعدد اور متنوع تھیں_ھدنا سبلنا

ہوسکتاہے کلمہ جمع "سبل" کا "نا" کی طرف اضافہ انبیاءے کرام علیہ السلام میں سے ہر ایک کے راستے کی طرف اشارہ ہو اور "راستوں" سے مراد "صاحب المیزان" کے بقول وہ شریعتیں ہیں کہ جو انبیاءے کرام علیہ السلام کو عطا کی گئي تھیں_

۶_انبیاءے کرام علیہ السلام میں سے ہر نبی خداوند متعال کی جانب مخصوص راستے کا حامل تھا_*وقد ھدنا سبلنا

احتمال ہے کہ ضمیر متکلم کی طرف "سبل "کے اضافے سے مراد یہ ہو کہ انبیاء ے کرام عليه‌السلام میں سے ہر نبی کو اپنے ایک خاص راستے کی ہدایت کی گئي ہو جو خدا نے اس کے لئے معین فرمایا ہے_

٧_کافر قومیں ، انبیاء ے کرام عليه‌السلام کو اذیت و ازار پہنچاتی تھیں_ولنصبرنّ علی ما ء اذیتمون

٨_سابقہ قوموں میں مبعوث ہونے والے انبیاء نے صراحت کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ وہ ان کی ہر قسم کی اذیت اورازار کے مقابلے میں صبر واستقامت اختیار کریں گے_ولنصبرنّ علی ما ء اذیتمون

٩_رسالت الہی کی انجام دہی کے لئے صبر اور خدا پر توکل دوضروری ہتھیار ہیں_

ومالنا ا لّا نتوكّل علی الله ... ولنصبرنّ علی ما ء اذیتمون

١٠_جو لوگ سہارے اورتکیہ کی تلاش میں ہیں انھیں فقط خداوند متعال کو ہی اپنا سہارا بنانا اوراسی پر توکل کرنا چاہیئے_

وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون

١١_انبیاء ے کرام عليه‌السلام اپنی دعوت اور عمل کے ذریعے لوگوں کو خداوندپر توکل کی تعلیم دیتے تھے_

وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون_ومالنا ا لّا نتوكّل علی الله ...وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون

١٢_انبیاء ے کرام عليه‌السلام کی نظر میں فقط خداوند متعال ہی کی ہستی توکل اور بھروسے کے قابل ہے_*

وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون

١٣_خداوند متعال کا ہرلحاظ سے صاحب استقلال اورذاتی طورپر کامل ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ توکل کیلئے صرف ذات خداوندی ہی سزاوار ہے_ومالنا ا لّا نتوكّل علی الله وقد هدنا سبلنا ...وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون

١۴_"سئل ا بو عبدالله عليه‌السلام عن قول الله : "وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون" قال: الزارعون;حضرت امام جعفر صادق عليه‌السلام سے خداوند کے قول "وعلی الله فلیتوكّل المتوكّلون" کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا: متوکلین سے مراد کاشت کارہیں_

ادیان :ادیان کا متعدد ہونا ۵;ادیان کی انواع ۵

---

١)من لایحضرہ الفقیہ ،ج ٣،ص١٦،ح١۴،نور الثقلین ،ج٢،ص٥٣٠،ح٣١، ٣٠_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی بے نیازی ۱۳; اللہ تعالی کا کمال ۱۳; اللہ تعالی کی خاص ہدایات ۳

انبیاء علیہم‌السلام : انبیاء علیہم‌السلام کو اذیت ۷; انبیاء علیہم‌السلام کا توکل کو اہمیت دینا ۱; انبیاء علیہم‌السلام کی بصیرت ۳; انبیاء علیہم‌السلام کی تعلیمات ۱۱; انبیاء علیہم‌السلام کی توحید ۱۲; انبیاء علیہم‌السلام کا توکل ۱۱، ۱۲، ۲; انبیاء علیہم‌السلام کی دعوت ۱۱; انبیاء علیہم‌السلام کا راستہ ۶; انبیاء علیہم‌السلام کا صبر ۸; انبیاء علیہم‌السلام کے فضائل ۲; انبیاء علیہم‌السلام کی ہدایت ۳، ۱

توکل: توکل کی اہمیت ۱۰، ۹; خدا پر توکل ۱۳; توکل کی دعوت ۱۱; توکل کا پیش خیمہ ۴

دین: تبلیغ دین کے ذرائع ۹

روایت: ۱۴

گذشتہ اقوام: گذشتہ اقوام کی اذیت و ازار ۸، ۷

صبر: صبر کی اہمیت ۹ // کاشتکار: کاشتکاروں کا توکل ۱۴

متوکلین: متوکلین سے مراد ۱۴

ہدایت: ہدایت کے اثرات ۴

آیت ۱۳

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ﴾

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کردیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آئو گے تو پروردگار نے ان کی طرف وحی کی کہ خبردار گھبرائو نہیں ہم یقینا ظالمین کو تباہ و برباد کردیں گے _

۱_ گذشتہ کافر قومیں انبیاء علیہم‌السلام کی جانب سے روشن براہین اور منطقی دلائل دیکھنے کے بعد بھی اپنے موقف پر ڈٹی رہتی تھیں اور انھیں جلاوطنی یا طاقت کے ذریعے کفر (ارتداد) کی جانب لوٹانے کی دھمکی دیتی تھیں _

وما لنا ا لّا نتوكّل____ لنصبرنّ على ماء اذيتمونا_____ وقال الذين كفروا لرسلهم لنخرجنّكم من ا رضنا ا و لتعودنّ فى ملّتن

۲_ انبیاء علیہم‌السلام کے منطقی براہین کا جواب دینے سے عاجز ہونے کی صورت میں کفار دھمکی اور طاقت کے استعمال کو وسیلہ بناتے تھے _جائتهم رسلهم بالبيّنت _____قالوا انا كفرنا_____ولنصبرنّ_____وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون_وقال الذين كفروا لرسلهم لنخرجنّكم من ا رضنا ا و لتعودنّ فى ملّتن

۳_کافر قومیں نہ فقط انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات کو قبول نہیں کرتی تھیں بلکہ خود ان کی دینداری کو بھی برداشت نہیں کر پاتی تھیں
_وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم من ا رضنا ا و لتعودنّ فی ملّتن

۴_گذشتہ کافر قومیں انبیاء علیہ السلام کے مقابلے میں اپنے اپ کو طاقتور جانتی اور دعوی کرتی تھیں کہ جس زمین پر وہ اور انبیاء علیہ السلام رہتے ہیں وہ انکی ملکیت ہے_لنخرجنّکم من ا رضن

چونکہ وہ اقوام انبیاء علیہ السلام کو نکالنے کی دھمکی دیتی تھیں، اس سے قدرت مند ہونے کا احساس ظاہر ہوتا ہے اور انھوں نے "ارض"(سرزمین) کو اپنی طرف نسبت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس پر مالکیت اور حاکمیت کی دعویدار(بھي) تھیں_

۵_کافر قومیں اپنے عقائد اور شریعت کو پیروی کے لائق جانتی تھیں_ا و لتعودنّ فی ملّتن

٦_کافر قومیں انبیائے کرام علیہ السلام کے معاشرے میں باقی رہنے کی صورت میں (لوگوں پر) انکی تعلیمات کی تاثیر اور انکے پھیلنے سے خوفزدہ تھیں_لنخرجنّکم من ا رضنا ا و لتعودنّ فی ملّتن

۷_کفار کی جانب سے انبیاء علیہ السلام کو دھمکی دیئے جانے کے بعد خداوند تعالی نے انبیاء ے کرام علیہ السلام کو وحی کی کہ وہ ظالموں کو ہلاک کردے گا_قالوا____ لنخرجنّکم ____ فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین

۸_انبیاء علیہ السلام کے ظالم مخالفین کو ہلاک کرکے ان کی حمایت کرنا، ربوبیت خداوند کا تقاضا ہے_
فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین

۹_انبیاء ے کرام علیہ السلام خداوند متعال کی خصوصی عنایت اور تربیت سے بہرہ مند تھے_فا وحی الیھم ربّھم

۱۰_تعلیمات انبیاء علیہ السلام کی مخالفت کرنے والی (تمام)کافر قومیں، ظالم تھیں_وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم ____ فا وحی الیھم ____ لنھلکنّ الظلمین

۱۱_تعلیمات انبیاء علیہ السلام سے کفر اور ان کے ساتھ جنگ و جدال، ظلم ہے_
وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم ____فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین

۱۲_ کفار کی طرف سے اذیت و آزار کے مقابلے میں خداوند متعال پر توکل اور صبر کرنا، حمایت الہی سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ بنتا ہے_وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون____ ولنصبرنّ على ماء اذيتمونا____ فا وحى اليهم ربّهم لنهلكنّ الظلمين

۱۳_ نافرمان لوگوں کو وعظ و نصیحت اور اتمام حجت کے بعد سزا دینی چاہیے_
جائتهم رسلهم بالبيّنت ____ وقال الذين كفروا لرسلهم لنخرجنّكم من ا رضنا____ فا وحى اليهم ربّهم لنهلكنّ الظلمين

۱۴ ظالموں کی ہلاکت اور تباہی، سنن الہی میں سے ہے_لنهلكنّ الظلمين
"لنهلكنّ الظلمين" کو لام ونون جیسی تاکیدی قیود اور فعل مضارع کہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے، کے ساتھ لانا ہو سکتا ہے مذکورہ سنت کے بیان کے لئے ہو_
ارتداد: ارتداد کی دھمکی ۱
اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات۸; اللہ تعالی کی حمایتیں ۸،۷; اللہ تعالی کی ربوبیت ۹; اللہ تعالی کی حمایتوں کا پیش خیمہ ۱۲; اللہ تعالی کی سنن ۱۴; اللہ تعالی کا خاص لطف ۹
انبیاء عليهم‌السلام: انبیاء کی دھمکی کے اثرات ۷; انبیاء واضع دلائل ۱; انبیاء کو دھمکی ۱; انبیاء کے حامی ۸; انبیاء کے دشمن ۳; انبیاء کے دشمنوں کا ظلم ۱۰; انبیاء کے ساتھ مقابلہ ۱۱; انبیاء کی پرورش کرنے والے ۹; انبیاء کو وحی ۷; انبیاء کے دشمنوں کی ہلاکت ۸،۷
توکل: توکل کے اثرات ۱۲
جلاوطني: جلاوطنی کی دھمکی ۱
خوف: تعلیمات انبیاء عليهم‌السلام سے خوف ٦
دین: دین کے دشمن ۳; دین کے دشمنوں کا ظلم ۱۰
سرزمین:

گذشتہ اقوام کی سرزمین کی مالکیت ۴؛انبیاء عليهم‌السلام کی سرزمین کی مالکیت ۴

صبر:صبر کے اثرات ۱۲

ظالمین :ظالمین کی حتمی ہلاکت ۷؛ظالمین کی ہلاکت ۱۴،۸

کفار:کفار کے ساتھ ٹمٹنے کا طریقہ ۲،۱؛کفار کی منہ زوري ۲؛کفار کی اذیتوں پر صبر ۱۲

کفر:انبیاء عليهم‌السلام سے کفر ۱۱

گزشتہ اقوام :گزشتہ اقوام کا دعوی ۴; گزشتہ اقوام کی فکر۵; گزشتہ اقوام کے عقیدے کی پیروي ۵;گزشتہ اقوام کا خوف۶;گزشتہ اقوام کی دھمکیاں ۱;گزشتہ اقوام کی دشمنی ۳،۱;گزشتہ اقوام کی قدرت طلبي ۴;گزشتہ اقوام کی پریشاني ۶

نافرمان لوگ:نافرمان لوگوں پر اتمام حجت ۱۳;نافرمان لوگوں کے سزا کی شرائط ۱۳;نافرمان لوگوں کی ہدایت ۱۳

آیت ۱۴

﴿وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ﴾

اور تمھیں ان کے بعد زمین میں آباد کردیں گے اور یہ سب ان لوگوں کے لئے جو ہمارے مقام اور مرتبہ سے ڈرتے ہیں اور ہمارے عذاب کا خوف رکھتے ہیں _

۱_کفار کی جانب سے انبیاء عليهم‌السلام کو نکالے جانے کی دھمکی کے بعد خداوند متعال کا انہیں اپنی سرزمین میں بسانے کا وعدہ دینا_وقال الذین کفروا لرسلهم لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیهم ... ولنسکننّکم الا رض من بعدهم

۲_خداوند متعال ، حق سے برسرپیکار ظالمین کی سرکشی کے مقابلے میں حق طلب مظلوموں کے گروہ کا دفاع اور حمایت کرتا ہے_

وقال الذین کفروا ... لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیهم ربّهم لنهلکنّ الظلمین_ولنسکننّکم الا رض من بعدهم

۳_ظالم کفار کی جانب سے انبیاء الہی کو انکے ابائي وطن سے نکالے جانے کی دھمکی کے بعد خدا وند متعال کا ظالم کفار کو موت کی تہدید کرنا_

وقال الذین کفروا ... لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیهم ربّهم لنهلکنّ الظلمین_ولنسکننّکم الا رض من بعدهم

۴_کافر اقوام کی جانب سے انبیاء الہی علیہ السلام کی دعوت رد ّہو جانے، ان کی جانب سے انبیاء علیہ السلام کو ازار واذیت دینے اور دھمکی ملنے کے بعد خداوند متعال کا انبیاء علیہ السلام کو تسلی دینا_ولنصبرنّ علی ماء اذیتمونا ... وقال الذین کفروا لرسلهم لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیهم ربّهم لنهلکنّ الظلمین_ولنسکننّکم الا رض من بعدهم

۵_ ظالموں کی ہلاکت کے ذریعے انکے چنگل سے نجات پا کر انکی جگہ حاصل کرنا ،فقط انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جوخداوند کے مقام وعید سے ڈرتے ہوں_لنهلکنّ الظلمین ولنسکننّکم الا رض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامی وخاف وعید

٦_وہی لوگ خداوندعالم کی خصوصی امداد سے بہرہ مند ہوتے ہیں جو اس کے مقام وعید اور حساب وکتاب سے ڈرتے ہوں_ولنسکننّکم الا رض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامی وخاف وعید

"مقام" اسم مکان ہے اور اس کے بعد انے والے خوف اور وعید کے قرینے سے ہوسکتاہے کہ حساب وکتاب کے لیے جو مکان بنایا گیا ہو وہ مراد ہو_

۷_خداوندعالم کی جانب سے حساب وکتاب لیئے جانے اور اس کی وعید کا خوف ،خداوند متعال کی جانب سے ایک قابل تشویق اور قدرو منزلت کی حامل چیز ہے_ذلك لمن خاف مقامی وخاف وعید

۸_امورکی مضبوطی اور استحکام خداوندتعالی کے ہاتھ میں ہے_ذلك لمن خاف مقامی وخاف وعید

"مقام" ہوسکتا ہے مصدر میمی اور امور کے خداوندعالم کے ساتھ قائم ہونے کے معنی میں ہو

۹_ انسانوں کی زندگی اورتاریخی تحولات پر معنوی اور باطنی احوال کااثر انداز ہونا_
لنهلکنّ الظلمین ولنسکننّکم الا رض ...ذلك لمن خاف مقامی وخاف وعید

"ذلک" ظالم اقوام کی ہلاکت کے بعد انبیاء علیہ السلام کے ان کی جگہ اباد ہونے کی علت بیان کر رہا ہے چونکہ اس اہم تبدیلی اور تحول کے دوران خداوند عالم کے حساب وکتاب اور وعید سے ڈرنے کا اہم کردار بیان کیا گیا ہے کہ جو ایک معنوی چیز ہے_

۱۰_الہی امداد سے بہرہ مند ہونے کے لئے حتی انبیاء

کرام علیہم السلام میں بھی خاص شرائط اور خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے_
ولنسكننّكم الا رض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد

۱۱_انبیاء ے کرام علیہم السلام خداوند متعال کے مقام و منزلت سے ڈرنے کی وجہ سے الہی حمایت سے بہرہ مند ہوئے ہیں_
فا وحى اليهم ربّهم لنهلكنّ الظلمين_ ولنسكننّكم الا رض ...ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
۱۲_(وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من اذى جاره طمعاً فى مسكنه ورثه الله داره وهو قوله: "وقال الذين كفروا____ فا وحى اليهم ربّهم لنهلكنّ الظلمين_ولنسكننّكم الا رض من بعدهم)[1]رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بھی اپنے ہمسائے کا گھر ہتھیانے کی لالچ میں اذیت و ازار پہنچائے تو خداوند عالم اپنا گھر ہمسائے کو دے دے گا اوریہی قول خدا ہے :"وقال الذين كفروا ... فا وحى اليهم ربّهم ..."
۱۳_(عن ابن مسعود قال:لما نزلت ...(يا ا يهاالذين امنوا قوا ا نفسكم وا هليكم ناراً وقودها الناس والحجارة)تلا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على ا صحابه فخرّ فتى مغشياً عليه ...فبشّره النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالجنة فقال: ...ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد[2] ابن مسعود کہتے ہیں :جب آیت مجیدہ"يا ا يهاالذين امنوا قوا ا نفسكم ..."نازل ہوئي تورسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے اپنے اصحاب کے سامنے اس ایت کی تلاوت کی تو اس وقت ایک جوان زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا_پس رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے اسے جنت کی بشارت دی اور فرمایا:" ... ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد"
اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال۸;اللہ تعالی کا ترغیب دلانا۷ ; اللہ تعالی کی دھمکیاں ۳;اللہ تعالی کی حمایتیں ۲; اللہ تعالی کی امداد کے شرائط ۱۰;اللہ تعالی کے وعدے ۱
اللہ تعالی سے ڈرنے والے لوگ:ان کا مقام و مرتبہ۱۳
الہی امداد:الہی امداد جن کے شامل حال ہے٦

---

۱)تفسیر قمی ،ج۱،ص۳۶۸;نور الثقلین ،ج۲،ص ۵۳۰ ، ح ۳۳_

۲)نور الثقلین ،ج۲،ص۵۳۰،ح۳۵_

امور:امور کے استحکام کا سرچشمہ۸

انبیاء علیہ السلام :انبیاء کو اذیت۴;انبیاء اپنی سر زمین میں ۱;انبیاء اورالہی امداد،۱۰،۱۱;انبیاء کی دھمکي۳،۱;انبیاء کے حامي۱۱;انبیاء کا خوف خدا کو تسلی ۴;انبیاء کے فضائل۱۱;انبیاء کو ان کے وطن میں آباد کرنے کا وعدہ۱;انبیاء کو وعدہ۱

تاریخ:تاریخی تحولات میں موثر عوامل۹

خوف:خوف خدا کے اثرات۱۱،۶،۵;خدا کے حساب و کتاب سے خوف کی قدروقیمت۷;خدا کی وعید سے خوف کی قدروقیمت۷;خدا کے حساب و کتاب سے خوف۶;خدا کی وعید سے خوف ۶،۵ ;خدا کے حساب وکتاب سے خوف کی ترغیب۷ ; خدا کی وعیدسے خوف کی ترغیب۷

روایت:۱۳،۱۲

زندگي:زندگی پر اثر انداز ہونے والے عوامل۹

ظالمین:ظالمین کی نافرماني۲;ظالمین سے نجات۵ ; ظالمین کی ہلاکت۵

کفار:ظالم کفار کی دھمکي۳;کفار کی دھمکیاں ۳;کفار کی ہلاکت ۳

گذشتہ اقوام:گذشتہ اقوام کی اذیتیں ۴;گذشتہ اقوام کی دھمکیاں ۱

مظلوم:مظلوم کے حامي۲

معنویات:معنویات کے اثرات۹

ہمسایہ:ہمسائے کی اذیت کی مذمت۱۲

آیت ۱۵

﴿وَاسْتَفْتَحُواْ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ﴾

اور پیغمبروں نے ہم سے فتح کا مطالبہ کیا اور ان سے عناد رکھنے والے سرکش افراد ذلیل اور رسوا ہوگئے_

۱_ کافر اقوام کی جانب سے دھمکی ملنے کے بعد انبیاء علیہم السلام کا خداوند متعال سے فتح کی دعا اور درخواست کرنا_

وقال الذین کفروا لرسلهم لنخرجنّکم ...و استفتحو "استفتحوا" میں ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے "رسل" ہو اور ہو سکتا ہے "رسل" اور "الذین کفروا" ہو_ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

۲_ انبیاء علیہم السلام کافر قوموں کے ہدایت پانے سے مایوس ہوکر ان پر لعنت کرتے تھے_ قالت لهم رسلهم ...و استفتحو

انبیاءے کرام علیہم السلام روشن دلیلیں (بینات) پیش کرنے اور کفار سے چند بار گفتگو کرنے، ان کی جانب سے دھمکی سننے اور خداوندعالم کی جانب سے (کفار کے لئے) تھدید انے کے بعد خداوند تعالی سے فتح کی درخواست کرتے تھے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم کی ہدایت کے بارے میں کوئی امید نہیں رکھتے تھے_

۳_ انبیاء علیہم السلام اور انکے مخالف کفار میں سے ہر ایک، دوسرے پر فتح مند ہونا چاہتے تھے_ و استفتحو

یہ اس بناء پر کہ جب " استفتحوا" کی ضمیر کا مرجع انبیاء علیہم السلام اور کفار ہر دو ہوں_ "وخاب کلّ جبّار عنید" کا قرینہ بتاتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے گروہ پر فتح پانا چاہتا تھا لیکن کفار کو فتح سے محروم ہونا پڑا_

۴_ ایک دوسرے پر غلبہ پانے کے سلسلے میں کفار اور انبیاء علیہم السلام کا دعا کرنا، کفار کے لئے نہ فقط نتیجہ بخش ثابت نہ ہوا بلکہ اس کی وجہ سے انہیں دنیوی ہلاکت سے بھی دوچار ہونا پڑا_ و استفتحوا وخاب کلّ جبّار عنید

لغت میں "خاب" کا معنی "هلک" ایا ہے لهذا "استفتحوا" کے قرینے سے ہو سکتا ہے "خیبة" کا مطلب ہلاکت ہو_

۵_ ہر گمراہ جبار انسان دنیوی خسارے سے دوچار ہوتا ہے_ وخاب کلّ جبّار عنید

لغت میں "خاب" کا معنی "خسر" اور "عنید" کا معنی "نیکی سے عدول کرنے والا" ہے_

۶_ جھوٹ اور غلط طریقے سے شخصیت بنانا ہی خسارہ ہے_ خاب کلّ جبّار عنید

راغب لکھتا ہے: انسان میں صفت "جبار" کا استعمال ایسے شخص کے بارے میں ہوتا ہے کہ جس میں کوئی خامی ہو اور وہ غلط دعوی کے ذریعے ایسا مقام و منزلت حاصل کرلے کہ جس کا وہ اہل نہیں_ اور انسان کے بارے میں یہ صفت فقط مذمت کے لئے استعمال ہوتی ہے_

۷_اپنی قوم کے کفار پر غلبے کے بارے میں انبیاء علیہم السلام کی دعا کا قبول ہونا اور ان کا ہلاک ونابود ہو جانا_

و استفتحوا وخاب کلّ جبّار عنید

ہو سکتا ہے " وخاب کلّ جبّار عنید"کی عبارت انبیاء علیہم السلام کی دعا کے قبول ہونے کو بیان کر رہی ہو_

۸_ انبیائے کرام علیہم السلام کی واضح اور روشن دلیلوں کے مقابلے میں ہٹ دھرمی دکھانے اور ان کا مقابلہ کرنے والے کفار ،جبار اور گمراہ لوگ تھے_وقال الذین کفرواالرسلهم لنخرجنکم ...وخاب کل جبّارعنید

۹_ اپنے اپ کو بنانے سنوارنے اوراپنے باطل عقائداور ثقافت کو بڑا جاننے (عجب)کے ذریعے اپنی شخصیت کی خامیوں کا ازالہ کرنا ناپسندیدہ فعل ہے_

قالوا ان ا نتم الّا بشر مثلنا تریدون ا ن تصدّونا عمّا کان یعبد ء اباو نا ...قال الذین کفروا لرسلهم ... وخاب کلّ جبّار عنید

"عید"کسی شخص کے اپنے پاس موجود چیز کو خوشگوار جاننے (المعجب بما عنده)کے معنی میں ہے اورعبارت میں موجود قرائن کے مطابق ہو سکتا ہے کفار کے عقائد مراد ہوں کیونکہ یہاں افکار و عقائد کی بحث ہو رہی ہے_

۱۰_ استبداد اور من مانی سری کا نتیجہ شکست ہے_وخاب کلّ جبّار عنید

۱۱_"عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:کلّ جبّار عنید من ا بی ا ن یقول:لا اله الّا الله "[۱]

رسول خدا سے منقول ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"جبار عنید" سے مرادہر وہ شخص ہے کہ جو "لا الہ الاّ اللہ" کہنے کو پسند نہ کرتا ہو_

۱۲_"عن ا بی جعفر علیہ السلام قال: (العنید)

---

۱)توحید صدوق ،ص۲۱،ح۹،ب۱،نور الثقلین ،ج۲،ص۵۳۲ ، ح ۳۷_

المعرض عن الحق;[1]امام باقر عليه السلام سے منقول ہے كہ اپ عليه السلام نے فرمايا:"عنيد" سے مراد حق سے منہ موڑنے والا شخص ہے_

استبداد:استبداد كى شكست ١٠;ستبداد كا انجام ١٠

انبياء عليهم السلام :انبياء عليهم السلام كى دعا كى قبوليت ٧;انبياء عليهم السلام كى روشن دليلوں سے منہ موڑنا ٨;انبياء عليهم السلام كى فتح ٧،١;انبياء عليهم السلام كے تقاضے ٣،٤;انبياء كے دشمنوں كے تقاضے ٣; انبياء كے دشمن٨;انبياء كى دعا ١;انبياء كى لعنت ٢;انبياء كى مايوسى ٢

توحيد:توحيد سے منہ موڑنے والوں كا ظلم ١١;توحيد سے منہ موڑنے والوں كى ہٹ دھرمي ١١

حق:حق سے منہ موڑنے والوں كى ہٹ دھرمي ١٢

خسارہ اٹھانے والے لوگ:٥

روايت:١٢،١١

شخصيت:جھوٹى شخصيت بنانا٦

ظالمين :٨

ظالمين كا دنيوى خسارہ٥

خودپسندي:خودپسندى برا عمل ہے٩

فتح:فتح كى دعا٣،١

كفار:كفار كى گمراہي٨;كفار كا ظلم ٨;كفار كى ہٹ دھرمي٨

گذشتہ اقوام:گذشتہ اقوام كى دھمكياں ١;گذشتہ اقوام كے تقاضے٣،٤;گذشتہ اقوام پر لعنت ٢;گذشتہ اقوام كى ہلاكت ٤،٧;گذشتہ اقوام كى ہدايت سے مايوسي٢

منحرف لوگ:٨

منحرف لوگوں كا دنيوى خسارہ٥

---

١) تفسير قمى ،ج ١،ص ٣٦٨،نور الثقلين ،ج ٢، ص ٥٣٢ ، ح ٣٨_

آیت ١٦

﴿مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِن مَّاء صَدِيدٍ﴾

ان کے پیچھے جہنم ہے اور انھیں پیپ دار پانی پلایا جائے گا_

١_گمراہ جبار لوگ، دنیوی ہلاکت کے علاوہ اخرت میں بھی جہنم میں جائیں گے_

وخاب كلّ جبّار عنيد_من ورائه جهنّم

٢_گمراہ جبار لوگوں کو جہنم میں گندہ اور بدبودار پانی پلایا جاتاہے_من ورائه جهنّم و يسقى من ماء صديد

"صدید"کا معنی وہ میل اور گندگی ہے کہ جو گوشت اور جلد کے درمیان پیدا ہوتی ہے_یہ کلمہ اہل جہنم کو پلائي جانے والی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے

٣_"عن ا بى عبدالله عليه‌السلام فى قوله تعالى :"و يسقى من ماء صديد"و يسقى ممّا يسيل من الدم والقيح من فروج الزوانى فى النار;[1] امام صادق عليه‌السلام سے خداوند کے کلام "و یسقى من ماء صدید"کے بارے میں منقول ہے کہ انہیں جہنم میں زناکار عورتوں سے جاری ہونے والی گندگی اور خون پلایا جائے گا_

٤_"قال ا ميرالمو منين عليه‌السلام : ان ا هل النار لما على الزقوم والضريع فى بطونهم كغلى الحميم سا لوا الشراب فا توا بشراب ... صديد ...;[2] امیر المؤمنین عليه‌السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا:جب زقوم اور ضریع اہل جہنم کے پیٹ میں ابلے ہوئے پانی کی طرح جوش کھاتے ہیں تو وہ پینے کے لئے کچھ مانگتے ہیں تو انہیں گندگی اور خون وغیرہ پینے کے لئے دیا جاتا ہے_

اہل جہنم :١

جہنم :

---

١) مجمع البیان ،ج٦،ص٤٧٤،نور الثقلین ،ج٢، ص٥٣٢ ، ح ٣٩_

٢)تفسیر عیاشی ،ج٢،ص٢٢٣،ح٧،نور الثقلین ،ج٢، ص٥٣٢، ح ٤٣_

جهنمی مشروبات۴،۳،۲;جهنمی گندگي۴،۳،۲

روایت:۴،۳

ظالمین :جہنم میں ظالمین۲،۱;ظالمین کا عذاب ۲;ظالمین کی ہلاکت ۱

گمراہ لوگ:گمراہ لوگ جہنم میں ۲،۱ ;گمراہ لوگوں کی ہلاکت ۱

آیت ۱۷

﴿يَتَجَرَّعُهُ وَلاَ يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ﴾

جسے گھونٹ گھونٹ پئیں گے اور وہ انھیں گوارانہ ہوگا اور انھیں موت ہر طرف سے گھیرلے گی حالانکہ وہ مرنے والے نہیں ہیں اور ان کے پیچھے بہت سخت عذاب لگاہواہے_

۱_ منحرف جابر لوگ جہنم کے گندے پانی کو انتہائي نفرت کے ساتھ گھونٹ گھونٹ کرکے پئیں گے_

يسقى من ماء صديد_يتجرّعه ولا يكاد يسيغه

"اساغة"کا معنی حلق میں شراب ڈالنا ہے_اس بناء پر"لا یکادیسیغہ" سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قسم کے مشروب کے قریب ہونا نہیں چاہتے_

۲_ منحرف و جابر لوگوں کی جہنم میں پیاس اس قدر شدید ہے کہ شدید کراہت اور نفرت کے باوجود وہ غلیظ پانی پی لیں گے

_يسقى من ماء صديد_يتجرّعه ولا يكاد يسيغه

۳_ جابر کفار جہنم میں ایسے مہلک عذاب سے دوچار ہونگے کہ ان میں سے ہر ایک عذاب ان کی موت کے لئے کافی ہوگا_

و يا تيه الموت من كلّ مكان

۴_ جہنم ،جسمانی اور متعددجہات کی حامل ہے_و يا تيه الموت من كلّ مكان

۵_ جہنم میں گرفتار جابر کفار کو انواع واقسام کے مہلک عذابوں میں بتلا ہونے کے باوجود کبھی بھی موت نہیں ائے گی اور وہ عذاب سے نجات نہیں پا سکیں گے_

و يا تيه الموت من كلّ مكان وماهو بميت

۶_ اہل جہنم کبھی بھی موت سے دوچار نہیں ہوگے_و يا تيه الموت من كلّ مكان وماهو بميت

اگرچہ آیت مجیدہ جبار قسم کے کفار کی طرف ناظر ہے لیکن دوسری ایات کے پیش نظر کہ جو عذاب جہنم کو ابدی قرار دیتی ہیں ،آیت کا حکم سب اہل جہنم کو شامل ہو سکتا ہے

۷_جبار قسم کے کفار کے لئے جہنم میں جبراً غلیظ پانی پینے اور مختلف قسم کے مہلک عذابوں کے علاوہ ایک ناقابل تصور سخت ترین عذاب بھی موجود ہے_ومن ورائه عذاب غليظ

احتمال ہے کہ "ورائہ "کی ضمیر کا مرجع "عذاب" ہو کہ جو گذشتہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے_ اس صورت میں مذکورہ عذابوں کے سخت اور قابل فہم ہونے کی وجہ سے "عذاب غلیظ" کو بہت ہی سخت اور ناقابل تصور ہونا چاہیے_

۸_جہنم کے عذاب انواع واقسام اور مراتب کے حامل ہیں_

يسقى من ماء صديد ...يا تيه الموت من كلّ مكان ... ومن ورائه عذاب غليظ

۹_جبار قسم کے کفار دنیا واخرت میں برے انجام سے دوچار ہونے والے لوگ ہیں_

وخاب كل جبار عنيد من ورائه جهنم و يسقى من ماء صديد____من ورائه عذاب غليظ

۹_"عن النبي عليه السلام فى قوله:"و يسقى من ماء صديد"يقرّب اليه فيكرهه فاذا ا دنى منه شوى وجهه و وقعت فروة را سه فاذا شرب قطع ا معاو ه حتى يخرج من دبره;[1]رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم سے خداوند متعال کے فرمان"و يسقى من ماء صديد"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا:"ماء صدید" ایک ایسا مشروب ہے کہ جب جہنمی اس کے قریب جائے گا تو سخت پریشان ہوگا پس جب وہ اور قریب جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائیگاہے اور اس کے سر سے کھال اتر جائے گا اور جب وہ اسے پئے گا تو اس کا معدہ اور انتیں خراب ہو کر اس کے مقعد سے نکلنے لگیں گي_

جہنم :جہنم کے مشروبات ۱۰،۷،۲،۱;جہنم کے عذابوں کی اقسام ۷;جہنم میں عذاب کا دوام۵;جہنم کے عذابوں میں تنوع۸;جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ۵;جہنم کا جسمانی ہونا ۳;جہنم کا غلیظ پانی ۱، ۲، ۷، ۱۰;جہنم کے عذاب کی شدت۷;جہنم کی صفات ۳ ;جہنم کے عذاب کے مراتب۸

جہنمی لوگ:جہنمی لوگوں کی پیاس۲;جہنمی لوگوں کی ابدیت ٦;جہنمی لوگ اور موت ٦;جہنمی لوگوں کے پینے کا انداز ۱

---

۱) مجمع البیان،ج۶،ص۴۷۴،نور الثقلین،ج۲،ص۵۳۲،ح۴۰،۴۲_

روایت:۱۰

ظالمین:ظالمین کے عذاب کی شدت۳;ظالمین جہنم میں ۱، ۷، ۵، ۲;ظالمین کا اخروی انجام۹;ظالمین کا برا انجام۹

عذاب:عذاب کے مراتب۳

کفار:کفار کے عذاب کی شدت۳;ظالم کفار کا عذاب ۷ ; کفار کا اخروی انجام۹;کفار کا برا انجام ۹ ; کفار جہنم میں ۵، ۷

منحرفین: منحرفین جہنم میں ۱، ۲

آیت ۱۸

﴿مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لاَّ يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُواْ عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ الْبَعِيدُ﴾

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی ہے جسے اندھڑ کے دن کی تند ہوا اڑا لے جائے کہ وہ اپنے حاصل کئے ہوئے پر بھی کوئي اختیار نہ رکھیں گے اور یہی بہت دور تک پھیلی ہوئي گمراہی ہے _

۱_ ربوبیت خداوند سے کفر کرنے والوں کا نیک عمل اس راکھ کی مانند کہ جو طوفانی اندھی کے خطرے سے دوچار ہو_

مثل الذین کفروا بربّهم ا عملهم کرماد اشتدّت به الریح فی یوم عاصف

"اعمالھم" سے مراد ہو سکتا ہے ایسے نیک اور صالح اعمال ہوں کہ جو کفار نے انجام دیئے ہوں چونکہ واضح ہے کہ کسی کا بھی برا عمل خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان فائدہ مند نہیں ہو سکتا تاکہ وہ ضائع ہو یا اندھی کے روبرو پڑی راکھ سے ا سے تشبیہ دی جائے_

۲_ کفار کا نیک عمل کسی قسم کی قدر و قیمت نہیں رکھتا لہذا ضائع ہو جاتا ہے_

مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت به الريح فی يوم عاصف

۳_دینی اعتقادات میں ربوبیت خداوند کے عقیدہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے_مثل الذين كفروا بربّهم

ایمان کے تمام متعلقات میں سے ربوبیت خداوند کا ذکر اس کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے_

۴_تعلیمات کو قابل فہم اور مجسم کرنے کے لئے محسوسات کے ساتھ تشبیہ دینا ،قران کریم کی ایک تعلیمی روش ہے _

مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت به الريح فی يوم عاصف

۵_تمام انسان حتی کفار، ربوبیت خدا وند کے ماتحت ہیں_مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت به الريح

٦_اپنے پالنے والے کے سامنے ناشکری ناپسندیدہ اورنا شائستہ ہے_الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت به الريح

احتمال ہے کہ "رب " کا ضمیر "ھم "کی طرف اضافہ کہ جس کا مرجع "الذین کفروا"ہے اس بات کی جانب اشارہ ہو کہ وہ اپنے پروردگار سے کافر ہوگئے ہیں لہذا ان کے اعمال(بھي) ضائع ہوگئے ہیں_ایسا اضافہ مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے_

۷_ خداوند کی بارگاہ میں انسان کے اعمال کے قبول اور رد ہونے میں اس کے عقیدے کا فیصلہ کن کردار ادا کرنا_

الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت به الريح فی يوم عاصف

۸_کفار اخرت میں اپنے نیک اعمال سے فائدہ نہیں اٹھاسکیں گے اور ان سے محروم ہو جائیں گے_

ا عملهم كرماد اشتدّت به الريح فی يوم عاصف لا يقدرون ممّا كسبوا على شيئ

۹_انسان اپنی سعادت اور شقاوت میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے_لا يقدرون ممّا كسبوا على شيئ

یہ جو آیت مجیدہ میں ایا ہے کہ کفار اپنے اعمال سے بہرہ مند ہونے کی قدرت نہیں رکھتے ،اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ عمل انسان اس کی عاقبت میں کردار ادا کرتا ہے_اورکفار کے حبط عمل کی بحث کے قرینے سے"علی شیئ" سے مراد ہو سکتا ہے سعادت ہو_

۱۰_ایمان اور عمل صالح کا ایک ساتھ ہونا انسان کی اخروی سعادت کا ضامن ہے

الذين كفروا بربّهم ا عملهم ... لا يقدرون ممّا كسبوا على شيئ

خدا وندعالم اس ایت میں کفر کو کہ جو ایک فاسد عقیدہ ہے ،نیک عمل کے ضائع ہونے کا موجب قرار دیتا ہے جس کے نتیجے

میں انسان کی اخرت شقاوت سے امیزہو جاتی ہے_اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درست عقیدے کے ساتھ نیک عمل ، اخروی سعادت کی ضمانت فراہم کرتا ہے_

١١_ربوبیت خداوند سے کفر، گمراہی ہے اور صراط مستقیم سے بہت دور ہے_الذين كفروا بربّهم ... ذلك هو الضلل البعيد

١٢_گمراہی کے بہت سے مراتب ہیں_الضلل البعيد

١٣_"عن محمد بن مسلم قال: سمعت ابا جعفر عليه‌السلام يقول: ...ان ائمة الجور و اتباعهم لمعزولون عن دين الله قد ضلّوا و اضلّوا، فا عمالهم التى يعملونها "كرماد اشتدّت به الريح في يوم عاصف ..." ;(١) محمد بن مسلم کا کہنا ہے، میں نے امام جعفر صادق عليه‌السلام سے سنا ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا: ائمہ جور اور انکے پیروکار دین خدا سے الگ ہو گئے ہیں_یقیناً وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں_پس وہ جو بھی اعمال انجام دیتے ہیں وہ خداوند کے اس فرمان کی مانند ہیں ;"كرماد اشتدّت به الريح في يوم عاصف ..."

اخرت :اخرت میں عمل سے فائدہ اٹھانا٨

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت ٥

انسان:انسان کا عقیدہ٣;انسانوں کا مربی ٥;انسان کا کردارو نقش٩

ایمان:ایمان اور عمل صالح ١٠

توحید:توحید ربوبي٥

روایت :١٣

سعادت :سعادت کے عوامل ٩;اخروی سعادت کے عوامل ١٠

شقاوت:شقاوت کے عوامل٩

صراط مستقیم :صراط مستقیم سے دوری ١١

صفات:ناپسندیدہ صفات ٦

---

١)کافی ،ج١،ص٣٧٥،ح٢;نور الثقلین ،ج٢، ص٥٣٣ ، ح ٤٤_

ظالمین: ظالمین کے پیروکاروں کا عمل ضائع ہونا ١٣; ظالمین کا عمل ضائع ہونا ١٣

عقیدہ: ربوبیت خداوندپر عقیدے کی اہمیت ٣; عقیدے کا کردار٧

عمل: قبولیت عمل کے اسباب٧

قران کریم: قران کریم کی تعلیمات کی روش٤; قران کریم کی مثالیں ١

قرانی تشبیہات: اندھی میں راکھ سے تشبیہ ١; کفار کے نیک عملکی تشبیہ ١; معقول کو محسوس سے تشبیہ ٤

کفار: کفار کے نیک عمل کا بے قدرو قیمت ہونا٢، ١; کفار کے عمل کا ضائع ہونا ٨، ٢; کفار کی اخروی محرومیت ٨

کفر: ربوبیت خداوند سے کفر١١

کفران نعمت: کفران نعمت کا ناپسندیدہ ہونا ٦

گمراہی: گمراہی کے مراتب ١٢; گمراہی کے موارد ١١

مربي: مربی کی ناشکری کرنا ٦

آیت ١٩

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کو برحق کیا ہے وہ چاہے تو تم کو فنا کرکے ایک نئي مخلوق کولاسکتا ہے_

١_ خداوند تعالی نے اسمانوں اورزمین کو با مقصد اور حکمت کی بنیادپر خلق کیا ہے_

ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق

"حق" باطل (لغو) کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ حق کا فاعل اپنے کام کو پسندیدہ مقصد کی خاطر انجام دیتا ہے_

٢_ خلقت کے با مقصد ہونے کا پتہ لگانے کے لئے خداوند متعال کا لوگوں کو اسکے گہرے مطالعہ کی دعوت دینا_

ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق

۳_عالم خلقت بے فائدہ اور عبث نہیں بلکہ با مقصد ہے_خلق السموت والا رض بالحق

۴_عالم خلقت کا با مقصد ہونا انسان کے لئے قابل فہم ہے_ا لم ترا ن اللہ خلق السموت والا رض بالحق

خداوند متعال نے اسمانوں اور زمین کے مطالعہ کی دعوت دینے کے لئے مادئہ "رؤیت" سے "الم تر" کے جملے سے استفادہ کیا ہے کہ جو استفہام انکاری ہے_ مفسرین کے مطابق اس سے مراد یقینی علم اور اگاہی حاصل کرنا ہے اور یہ بات اس مطلب کے قابل فہم ہونے کی دلیل ہے_

۵_خلقت پر دقیق نگاہ، کائنات کے خالق کی پہچان کا ایک ذریعہ ہے_ا لم ترا ن اللہ خلق السموت والا رض

۶_پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم خلقت کے معارف کو درک کرنے کے سلسلے میں نمونہ عمل اور قائدانہ کردار کے حامل ہیں_

ا لم ترا ن اللہ خلق السموت والا رض بالحق

"الم تر" کا خطاب اگرچہ ایک عمومی خطاب اور سب کے لئے ہے لیکن اس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب قرار دینا اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات کے واقعیات کے ادراک اور فہم میں سب سے اگے تھے اور دوسروں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمونہ عمل بنائیں_

۷_عالم خلقت میں متعدد اسمان ہیں_السموت

۸_پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف مشرکین کو خداوند متعال کی جانب سے خبردار کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو انہیں ہلاک کرکے انکی جگہ نئے لوگوں کو لایا جائیگا_ان یشا یذھبکم ویا ت بخلق جدید

۹_ایک گروہ کی جگہ دوسرے گروہ کو لاکر اقوام اور انکی معاشرتی بنیادوں کو تبدیل کرنا، مشیت الہی سے مربوط ہے_

ان یشا یذھبکم ویا ت بخلق جدید

۱۰_خداوند متعال میں مخلوقات کو خلق کرنے اور ایک کی جگہ دوسرے کو لانے کی مکمل قدرت موجود ہے_

ا لم ترا ن اللہ خلق السموت والا رض بالحقّ ان یشا یذھبکم ویا ت بخلق جدید

۱۱_اسمانوں اور زمین کو خلق کرنا ، انسانوں کو زندگی عطا کرنے اور موت دینے سے کہیں زیادہ عظمت رکھتا ہے_
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحقّ ان یشا یذهبکم ویا ت بخلق جدید

۱۲_اسمانوں اور زمین کی خلقت ،قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت خدا وند (معاد) کا ایک نمونہ ہے_*
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحقّ ان یشا یذهبکم ویا ت بخلق جدید

یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب یہ ایت مسئلہ معاد اور اس پر قدرت خداوند کے اثبات کو پیش کر رہی ہو_اس سے پہلے والی آیت بھی اس مطلب پر قرینہ ہو سکتی ہے کہ جس میں کفار کی اخروی سزا اور انکے اعمال کے ضائع ہونے کو بیان کیا گیا ہے_

۱۳_اسمانوں اور زمین (کائنات) کی خلقت ،کفار کو عذاب دینے اور ان کے اعمال کے ضائع کرنے پر خداوند متعال کے قادر ہونے کی دلیل ہے_من ورائه جهنّم ...مثل الذین کفروا بربّهم ا عملهم کرماد اشـــتدّت به الریح ...ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض

اسمان:اسمانوں کا متعدد ہونا ۷;اسمانوں کی خلقت ۱۳; اسمانوں کی خلقت کی عظمت ۱۱ ; اسمانوں کی خلقت کا با مقصد ہونا ۱

خلقت:مخلوقات کے مطالعہ کے اثرات ۵; مخلوق کے با مقصد ہونے کا ادراک ۳; مخلوق کے مطالعے کی دعوت ۲; مخلوق کا با مقصد ہونا ۲،۳

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کو نمونہ عمل بنانا ۶;انحضرت ﷺ کا پیش قدم ہونا ۶;انحضرت ﷺ کا کردار ۶;انحضرت ﷺ کے مخالفین کو تنبیہ ۸;انحضرت ﷺ کے مخالفین کی ہلاکت ۸

الله کی نشانیاں :افاقی نشانیاں ۵; افاقی نشانیوں کا ادراک ۶

اقوام:اقوام کی جانشینی ۸;اقوام کی جانشینی کا سبب ۸

الله تعالی :الله تعالی کی حکمت ۱;الله تعالی کی خالقیت ۱،۱۰ ; الله تعالی کی دعوتیں ۲;الله تعالی کی معرفت کے دلائل ۵;الله تعالی کی قدرت کے دلائل ۱۳;الله تعالی کی قدرت ۱۰;الله تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۱۲;الله تعالی کی مشیت کا کردار ۹;الله تعالی کی وعید ۱۳;الله تعالی کی تنبیہات ۸

زمین:زمین کی خلقت ۱۳;زمین کی خلقت کی عظمت ۱۱;زمین کی خلقت کا با مقصد ہونا ۱

کفار:کفار کے اعمال کا ضائع ہونا ۱۳;کفار کا نیک عمل ۱۳; کفار کو عذاب کا وعدہ۱۳

مردے:مردوں کو اخرت میں زندہ کرنا۱۲

مشرکین:مشرکین کو تنبیہ ۸;مشرکین کی ہلاکت ۸

معاد:معاد کے دلائل ۱۲

موجودات:موجودات کا تبدیل ہونا ۱۰;موجودات کا خالق ۱۰

آیت ۲۰

﴿وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللّهِ بِعَزِيزٍ﴾

اور اللہ کے لئے یہ بات کوئي مشکل نہیں ہیں ـ

۱ـ انسانوں کو موت دیکر ان کی جگہ نئے انسان خلق کرنا خداوند متعال کے لئے کوئي مشکل کام نہیں ہے ـ

ان یشا یذھبکم ویا ت بخلق جدیدـوما ذلك علی الله بعزیز

۲ـ خداوند عالم کی خدائي ہی عظیم اور حیرت انگیز امور کی انجام دہی پر اس کی قدرت مندی کا سرچشمہ ہے ـ

وما ذلك علی الله بعزیز

ہوسکتاہے آیت مجیدہ میں کلمہ "اللہ "ذکر ہونے کے بعد ضمیر کے استعمال کی جگہ پر دوبارہ اسم "اللہ "کو ذکر کرنا ، مذکورہ معنی کی طرف اشارہ ہو ـ

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی الوہیت اور نسلوں کی جانشيني ۱;اللہ تعالی کی الوہیت ۲;اللہ تعالی کے افعال میں سہولت ۱

انسان :انسانوں کی خلقت ۱;انسانوں کی موت ۱

خدا کی قدرت کا سرچشمہ :۲

نسلیں :نسلوں کی جانشینی کا سہل ہونا ۱

آیت ۲۱

﴿وَبَرَزُواْ لِلّهِ جَمِيعاً فَقَالَ الضُّعَفَاء لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعاً فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّهِ مِن شَيْءٍ قَالُواْ لَوْ هَدَانَا اللّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاء عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ﴾

اور قیامت کے دن سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو کمزور لوگ مستکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو آپ کے پیروکار تھے تو کیا آپ عذاب الہی کے مقابلہ میں ہمارے کچھ کام آسکتے ہیں تو وہ جواب دیں گے کہ اگر خدا ہمیں ہدایت دیدیتا تو ہم بھی تمھیں ہدایت دے دیتے_ اب تو ہمارے لئے سب ہی برابر ہے چاہے فریاد کریں یا صبر کریں کہ اب کوئي چھٹکارا ملنے والا نہیں ہے_

۱_قیامت کے دن تمام انسان ایک ساتھ خداوند متعال کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے_وبرزو الله جميعا

"جمیعاً"ضمیر "برزوا" کے لئے حال ہے اور اس کی ضمیر کا مرجع تمام انسان ہو سکتے ہیں_

۲_تمام کفار ایک ساتھ بارگاہ خداوند میں حاضر ہونگے_وبرزو الله جميعا

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "برزوا" کی ضمیر کا مرجع وہ کفار ہوں کہ جن کے بارے میں گذشتہ ایات میں بحث کی گئي ہے_

۳_قیامت کے وقوع پذیر ہونے اوراس میں تمام انسانوں کے حاضر ہونے کا یقینی ہونا_وبرزو الله جميعا

فعل " برزوا " کو مستقبل میں ایک حادثے (قیامت) کے وقوع پذیر ہونے کے بیان کے لئے ماضی کی صورت میں لانا اس بات کے یقینی ہونے کی حکایت کرتا ہے_

۴_پیرو کار کفار قیامت میں بارگاہ خداوندیں حاضر ہونے سے پہلے ہی جان لیں گے وہ عذاب الہی میں گرفتار ہو جائیں گے_وبرزوالله جميعاً فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا

اس کے بعد کہ جب قیامت میں عذاب کی بات کرنے سے پہلے تمام لوگوں کے اکٹھا ہونے کا اعلان کیا جائے گا تو کمزوروں کی مدد کے لئے "فقال الضعفو ا للذين استكبروا" کا ذکر کرنا اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ وہ لوگ عذاب میں اپنے گرفتار ہونے کے بارے میں پہلے سے ہی اگاہ ہو جائیں گے_

۵_عام اور مستکبرین کی پیروی کرنے والے لوگ قیامت میں بارگاہ خداوند میں حاضر ہونے کے بعد ان رہبروں پر اعتراض اور ان سے مدد کی درخواست کریں گے_

وبرزوالله جميعاً فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيئ

٦_قیامت کے دن عام کفار کا اپنے رہبروں کے ساتھ لفظی نزاع کرنا_

فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيء قالو

۷_قیامت کے دن پیرو کار کفار اپنے رہبروں کی اندھی پیروی کرنے کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اپنے برے انجام کا ذمہ دار قرار دیں گے_فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيئ

۸_قیامت کے دن کفار کے پیروکار اپنے مستکبر رہبروں سے درخواست کریں گے کہ اگر ممکن ہو تو ان سے تھوڑا سا عذاب خدا کم کردیں_فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيء قالو

"شيئ" کی تنوین، تنوین تنکیر ہے جو کم ہونے کے لئے ہے_

۹_گمراہ رہبروں کی اندھی پیروی، قیامت کے دن عذاب الہی سے نجات کا بہانہ نہیں بن سکتی_

فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا ... من شيئ

اندھی اطاعت کرنے والوں کی جانب سے قیامت کے دن عذاب میں کمی کے لئے اپنے گمراہ رہبروں سے مدد کی درخواست کرنا اس

بات کی حکایت کرتا ہے کہ بے چون وچرا اطاعت کرنا عذاب میں کمی کا موجب نہیں بن سکتا بلکہ ایسے پیروکاروں پر بھی عذاب ہوگا_

۱۰_مستکبر رہبروں کی بے چون وچرا اطاعت اور پیروی کے نتیجے میں پیروکاروں کا برا انجام ہونا_

فقال الضعفو ا للذین استکبروا انّا کنّا لکم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شیئ

۱۱_مستکبرین کی اندھی اطاعت و پیروی کی ایک علت (پیروکاروں کی) کمزوری اور ناتوانی ہے_

فقال الضعفو ا للذین استکبروا انّا کنّا لکم تبع

۱۲_قیامت کے دن پیروکار کفار کا عذاب اس قدر شدید ہوگا کہ وہ انہیں گدائی کرنے پر مجبور کردے گا_

فقال الضعفو ا للذین استکبروا انّا کنّا لکم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شیئ

۱۳_اخرت میں اہل جہنم ایک دوسرے کو پہچان لیں گے اور دنیاوی واقعات انہیں یاد اجائیں گے_

وبرزوالله جمیعاً فقال الضعفو ا للذین استکبروا انّا کنّا لکم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شیئ

۱۴_قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کی عذاب سے نجات دلانے کی درخواست پر ان سے وعدہ کریں گے کہ اگر وہ خود نجات پا گئے تو انہیں بھی نجات دلائیں گے_قالوا لو هدنا الله لهدینکم

۱۵_قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کی مدد کی درخواست کے جواب میں اپنے اپ کو ناتوان جانتے ہوئے ان کی مدد کو محال کام پر معلق کردیں گے_فقال الضعفو ا ...فهل ا نتم مغنون عنّا ...قالوا لو هدنا الله لهدینکم

یہ کہ مستکبرین قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کی مدد کی درخواست پر کہیں گے کہ اگر خداوند نے ہماری ہدایت کی ہوتی تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے جبکہ خداوند متعال نے ایسا کام نہیں کیا لہذا وہ انکے تقاضے کے پورا ہونے کو ایک محال کام پر معلق کردیتے ہیں_

۱۶_قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنی گمراہی کا اعتراف کرلیں گے_لو هدنا الله لهدینکم

۱۷_قیامت کے دن مستکبر رہبراپنے پیروکاروں کی گمراہی کے ذمہ دار کے عنوان سے پہچانے جانے کے بعد اپنی اور اپنے پیروکاروں کی گمراہی کو خداوند متعال سے منسوب کر دیں گے_فقال الضعفو ا للذین استکبروا انّا کنّا لکم تبعاً ...قالوا لو هدنا الله لهدینکم

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب ایت میں ہدایت سے مراد وہ ہدایت ہو جو گمراہی کے مقابلہ میں ہے_ نہ

دوسرا احتمال کہ جو عذاب سے نجات پانے کی راہنمائي کے معنی میں ہے_

۱۸_قیامت کے دن مستکبرین اپنی گمراہی کو جبری گمراہی اور خداوند متعال کی مشیت کے طور پر ظاہر کریں گے_

قالوا لو هدنا الله لهدينكم

"لو" حرف شرط امتناعی ہے جو قضیہ کے مقدم کو ممتنع بنا دیتا ہے_لہذا عبارت کا مفہوم یہ ہو جاتاہے:اگر خداوند عالم ہماری ہدایت کرتا جبکہ محال ہے کہ وہ ایسا کرے_

۱۹_مستکبر رہبر حتی قیامت میں بھی اپنی استکباری عادت سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے_

فقال الضعفو ا للذين استكبروا ...قالوا لو هدنا الله لهدينكم

مفسرین نے اس آیت میں ہدایت کے بارے میں دو احتمال ذکر کیئے ہیں :ایک گمراہی کے مقابلے میں ہدایت اور دوسری عذاب سے نجات کے لئے راہنمائي کے معنی میں ہدایت _مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیاگیاہے علاوہ ازیں، مستکبرین اپنے پیروکاروں کی نجات کوخداوندعالم پر چھوڑنے کے بجائے خودان سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ نجات پا گئے تو انہیں بھی نجات دے دیں گے_

۲۰_خداوند متعال کے اخروی عذاب سے نجات خود اس کی طرف سے ہدایت اور امداد پر موقوف ہے_

فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيء قالوا لو هدنا الله لهدينكم

۲۱_قیامت کے دن مستکبر رہبر جان لیں گے کہ وہ صبر کریں یا نہ کریں ،عذاب الہی سے انہیں نجات نہیں ملے گي_

قالوا ...سواء علينا ا جزعناا م صبرنا

۲۲_قیامت کے دن مستکبر رہبروں کا اپنے پیروکاروں پر عذاب کے یقینی ہونے اور کسی قسم کی راہ فرار نہ ہونے کا اعلان کرنا_قالوا ...سواء علينا ا جزعناا م صبرنامالنا من محيص

۲۳_"خطبة لا ميرالمو منين عليه‌السلام ...وفيها يقول عليه‌السلام : ...قال الله عزّمن قائل:" ...فيقول الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً ..."ا فتدرون الاســتكبارماهو؟هو ترك الطاعة لمن ا مروابطاعته والترفّع على من ندبوا الى متابعته ...;[1]امیر المؤمنین عليه‌السلام نے ایک خطبے کے دوران فرمایا:خداوند عزو جل نے اس قائل کے متعلق فرمایا ہے:"فيقول الضعفو ا للذين

---

۱)نور الثقلین ،ج۲،ص ۵۳۳ ح ۲۶;بحار الانوار ،ج۷۰،ص ۱۸۶_

استکبروا"کیا تم جانتے ہو استکبار کے کیا معنی ہیں ؟پھر اپ علیہ السلام نے فرمایا:اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، اس کی اطاعت نہ کرنا_ اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئي ہے اس سے اعلی بن بیٹھنا_

۲۴_"النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...فی قوله:"سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص" قال:یقول ا هل النار:هلّموا، فلنصبر، فیصبرون خمسمائة عام فلمّا را وا ذلك لاینفعهم قالوا:هلّموا فلنجزع ...فیبکون خمسائة عام فلمّا را وذلك لا ینفعهم قالوا"سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص";[1] حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خداوندعالم کے اس قول "سواء علینا اجزعنا___" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل اتش ایک دوسرے سے کہیں گے : ائو صبر کریں ،پس وہ پانچ سو سال صبر کریں گے لیکن جب دیکھیں گے کہ ان کے اس صبر کا کوئي فائدہ نہیں ہے تو کہیں گے :ائو بے صبری اور بے تابی کریں ... پس وہ پانچ سو سال گریہ کریں گے_ اس وقت وہ دیکھیں گے کہ ان کا یہ گریہ بھی کسی کام کا نہیں تو وہ کہیں گے:"سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص"

استکبار: استکبار سے مراد۲۳

افترا: خدا پر افترا۱۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد کے اثرات ۲۰;اللہ تعالی کی مشیت ۱۸;اللہ تعالی کی ہدایتیں ۲۰

انجام: برے انجام کے اسباب ۱۰

انسان: پیروکار انسانوں کا اخرت میں مدد طلب کرنا ۵; پیروکار انسانوں کا اعتراض۵;انسان قیامت میں ۱; انسان بارگاہ خدا میں ۱;پیروکار انسان قیامت میں ۵; انسانوں کا اخروی حشر۱،۳

تقلید: اندھی تقلید کے اثرات ۱۰، اندھی تقلید۱۱،۹،۷; رہبروں کی تقلید۷،۱۰،۹;گمراہوں کی تقلید۹; مستکبرین کی تقلید ۷،۱۰ مستکبرین کی تقلید کے اسباب ۱۱

جبر و اختیار:۱۸

جہنم :

---

۱) الدر المنثور، ج۵،ص ۱۷_

جہنم سے نجات کا وعدہ ۱۴

جہنمی لوگ: جہنمی لوگوں کی بے صبری کا بے فائدہ ہونا ۲۴; جہنمی لوگوں کے صبر کا بے فائدہ ہونا۲۴; جہنمی لوگ قیامت میں ۱۳; جہنمی لوگوں کا ایک دوسرے کو پہنچانا۱۳

رہبر: مستکبر رہبروں کا اخروی استکبار ۱۹; مستکبر رہبروں پر اعتراض ۵; مستکبر رہبروں کے افترا۱۷; مستکبر رہبروں کا اقرار۱۶،۱۵; مستکبر رہبروں کے صبر کا بے فائدہ ہونا ۲۱; مستکبر رہبروں کی زبردستی ۱۸; مستکبر رہبروں کی اخروی بے صبری ۲۱; مستکبر رہبروں کے عذاب کا یقینی ہونا۲۱; مستکبر رہبر قیامت میں ۵،۶،۱۵، ۱۶، ۱۷، ۲۲،۱۹; مستکبر رہبروں کی صفات ۱۹; مستکبر رہبروں کا عجز۱۵; م ستکبر رہبروں کی گمراہی ۱۶; مستکبر رہبروں کے وعدے ۱۴

عجز: عجز کے اثرات ۱۱

عذاب: اہل عذاب۱۲،۴; عذاب سے نجات کی درخواست ۸; شدید عذاب ۱۲; اخروی عذاب سے نجات کے اسباب ۲۰; اخروی عذاب کے مراتب۱۲

قیامت: قیامت کا یقینی ہونا ۳; قیامت کے صفات۱۳

کفار: پیرو کار کفار کا اخرت میں مدد طلب کرنا ۸،۱۵ ; پیرو کار کفار کا مدد طلب کرنا ۱۴; پیرو کار کفار کا اخروی اقرار۷; پیرو کار کفار کی تقلید ۷; پیرو کار کفار کی اخروی تنبیہ ۴; پیرو کار کفار کے عذاب کا یقینی ہونا ۹،۲۲; کفار کا اخروی حشر ۲; پیرو کار کفار کے عذر کا رد ہونا ۹; پیرو کار کفار کا اخروی عذاب ۱۲; پیرو کار کفار کا عذاب ۴; پیرو کار کفار کا برا انجام ۱۰; پیرو کار کفار قیامت میں ۷،۶، ۱۲، ۸ ; پیرو کار کفار اور مستکبر رہبر ۶; کفار قیامت میں ۲; کفار بارگاہ خدا میں ۲; پیرو کار کفار کی گمراہی کا ذمہ دار۱۷; پیرو کار کفار کا مستکبر رہبروں سے لفظی نزاع ۶; پیرو کار کفار کے برے انجام کا سر چشمہ ۷

مدد طلب کرنا: اخرت میں مستکبر رہبروں سے مدد طلب کرنا ۵، ۸، ۱۵،۱۴

مستکبرین: مستکبرین کی گمراہی کا ذمہ دار ۱۸، مستکبرین قیامت میں ۱۸

آیت ۲۲

﴿وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ إِنَّ اللّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلاَّ أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلاَ تَلُومُونِي وَلُومُواْ أَنفُسَكُم مَّا أَنَاْ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

اور شیطان تمام امور کا فیصلہ ہوجانے کے بعد کہے گا کہ اللہ نے تم سے بالکل برحق وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی ایک وعدہ کیا تھا پھر میں نے اپنے وعدہ کی مخالفت کی اور میرا تمھارے اوپر کوئي زور بھی نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمھیں دعوت دی اور تم نے اسے قبول کرلیا تو اب تم میری ملامت نہ کرو بلکہ اپنے نفس کی ملامت کرو کہ نہ میں تمھاری فریادرسی کرسکتا ہوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو میں تو پہلے ہی سے اس بات سے بیزار ہوں کہ تم نے مجھے اس کا شریک بنا دیا اور بیشک ظالمین کے لئے بہت بڑا دردناک عذاب ہے ۔

۱ ۔قیامت کے دن مستکبر رہبر اپنے پیروکاروں کے ساتھ لفظی نزاع کرنے کے بعد شیطان سے لڑیں گے ۔

فقال الضعفو ا للذين استكبروا ... قالوا ...

و قال الشیطن لما قضی الا مر

مستکبر رہبروں کی اپنے پیروکاروں کے ساتھ گفتگو کے بعد شیطان کا تذکرہ اور قیامت کے دن اہل جہنم سے اس کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان کے ساتھ مسکتبرین اور انکے پیروکاروں کا جھگڑا جاری رہے گا_

۲_ مستکبر رہبر اور انکے پیروکار اخر کار قیامت کے دن شیطان کو ہی اپنی گمراہی کا اصلی سبب قرار دیں گے_

فقال الضعفو ا للذین استکبروا ...قالوا ...وقال الشیطن لما قضی الا مرانّ اللہ وعدکم وعدالحق

مستکبرین اور انکے پیروکاروں کاتذکرہ کرنے کے بعد قیامت کے دن گمراہوں سے شیطان کی گفتگو کا ذکر شاید اس لئے کیا گیا ہو کہ وہ اپنی گمراہی کو شیطان سے منسوب کرتے ہیں اور شیطان ان کا جواب دے رہا ہے_

۳_ اہل جہنم کے اعمال کا حساب و کتاب ہو جانے کے بعد شیطان انکی سرزنش کرتے ہوئے انکی گمراہی کو خود انکی سوچ اور عمل کا نتیجہ قرار دے گا_وقال الشیطن لما قضی الا مرانّ اللہ وعدکم وعدالحق و وعدتکم

"قضی الامر" کے لئے مفسرین نے جو احتمالات ذکر کیے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب اہل قیامت کا حساب وکتاب ہو جائے گا تو شیطان اہل جہنم سے مخاطب ہو کر اس طرح کی گفتگو کرے گا_

۴_ قیامت کے دن شیطان کا خداوند متعال کے وعدوں کی حقانیت اور اپنے وعدوں کے جھوٹے ہونے کا اعتراف کرنا_

وقال الشیطن ...انّ اللہ وعدکم وعدالحق و وعدتکم فا خلفتکم

۵_ قیامت کے دن خداوند کے وعدے کی حقانیت اس کے یقیناً وقوع پذیر ہونے اور شیطان کے وعدے کا جھوٹا ہونا اس کے عدم وقوع پذیر ہونے کے ذریعے اشکار ہو جائے گی_

وبرزواللہ جمیعاً فقال الضعفو ا ...وقال الشیطن ...انّ اللہ وعدکم وعدالحق و وعدتکم فا خلفتکم

۶_ قیامت ،حقائق کے ظاہر و اشکار ہونے کا دن ہے_

وبرزواللہ جمیعاً ...سواء علینا ا جزعنا ا م صبرنا ...انّ اللہ وعدکم وعدالحق و وعدتکم فا خلفتکم

۷_ قیامت کے دن شیطان اپنے گمراہ پیروکاروں پر واضح کردے گا کہ وہ ان پر کسی قسم کا تسلط نہیں رکھتا تھا بلکہ وہ اس کی دعوت کا مثبت جواب دیتے تھے_وقال الشیطن ... وما کان لی علیکم من سلطان الّا ا ن دعوتکم فاستجبتم لي

۸_ شیطان کے پیروکار اس سے کسی قسم کی دلیل و برہان دیکھے بغیر بلا تامل اس کی دعوت کو قبول کرلیتے

ہیں_وما كان لى عليكم من سلطان الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم لي

"سلطان" کا اطلاق حجت و برہان پر کیا گیا ہے اور اس سے مراد طرف مقابل پر مسلط ہونے کے لئے دلیل و برہان سے استفادہ کرنا ہے

۹_شیطان کی دعوت اور وسوسے، انسان سے اسکا اختیار سلب نہیں کرلیتے اور وہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا_

وما كان لى عليكم من سلطان الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم لى فلا تلوموني ولوموا ا نفسكم

۱۰_انسانوں کو گمراہ کرنے اور ورغلانے کے لئے شیطان کی کوشش فقط دعوت اور وسوسوں تک ہی محدود رہتی ہے نہ تسلط و اجبار تک_وما كان لى عليكم من سلطان الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم لي

"سلطان"،"سلط" سے اسم مصدر ہے جس کا معنی تسلط اور غلبہ ہے

۱۱_مستکبر رہبر اور انکے پیروکار شیطان کی دعوت قبول کرنے والوں میں سے ہیں_

فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً ...وقال الشيطن لما قضى الا مرانّ الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فا خلفتكم وما كان لى عليكم من سلطان الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ قیامت کے دن مستکبرین اور انکے پیروکاروں کا ذکر کرنے کے بعد اس ایت کے قرینے کے مطابق شیطان کے مخاطب ، مستکبرین اور انکے پیروکار ہوں_

۱۲_قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں پر واضح کردے گا کہ وہ بغیر کسی دلیل کے اس کی اطاعت کرنے پر اس کی سرزنش کرنے کی بجائے اپنی مذمت کریں_وقال الشيطن ...فلا تلوموني ولوموا ا نفسكم

۱۳_قیامت کے دن شیطان کے پیروکار، اس کی سرزنش کریں گے_فلا تلوموني ولوموا ا نفسكم

۱۴_شیطان کی پیروی کے نتیجے میں اخروی ملامت وپشیمانی_دعوتكم فاستجبتم لى فلا تلوموني ولوموا ا نفسكم

۱۵_قیامت کے دن ایک دوسرے کی مدد اور فریاد رسی کرنے کے سلسلے میں شیطا ن کا اپنی اور اپنے پیروکاروں کی ناتوانی کا اعتراف کرنا_وقال الشيطن ...ما ا نا بمصرخكم وما ا نتم بمصرخي

"صرخ "کامعنی فریاد اور"اصرخ" کا معنی فریاد سننا ہے بنا بریں "مصرخ " سے مراد"فریاد رسی کرنے والا اور نجات دینے والا" ہے_

١٦_شیطان اور اس کے پیرو کار اخرت میں عذاب الہی میں مبتلا ہو جائیں گے_ما ا نا بمصرخکم وما ا نتم بمصرخي

١٧_قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں پر واضح کردے گا کہ وہ دنیا میں ان کے "خدا کے ساتھ اسے شریک بنانے" کے عقیدے کو قبول نہیں کرتا تھا_وقال الشیطن ... انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل

یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب آیت مجیدہ میں "ما" مصدری ہو اور "اشرکتم" کوتاویل مصدر میں لے جائے اور اس کی ضمیر منفصل مفعول محذوف ہو_بنا بریں عبارت کا معنی یہ ہو جائے گا:میں تمہاری جانب سے خدا کے ساتھ اپنے شریک قرار دیئے جانے کو قبول نہیں کرتا تھا اور اس بات کا منکر تھا_

١٨_قیامت کے دن شیطان اس بات کا اظہار کرے گا کہ وہ اپنے پیروکاروں کے شرک سے پہلے ہی خداوند متعال کا منکرہو گیا تھا_*انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ "بما اشرکتمون" میں "ما" موصولہ اور "من" کے معنی میں ہو اور اس کی ضمیر صلہ بھی محذوف ہو_ نیز "من قبل"،"کفرت" کے متعلق ہو_لہذا عبارت کا معنی یہ ہو گا اس سے پہلے کہ تم مجھے خداوند متعال کا شریک بنائو میں (عہد ادم کے دوران ہي) اس کا منکر ہو گیا تھا_

١٩_شیطان کی پیروی ایک طرح کا شرک ہے_وقال الشیطن ...دعوتکم فاستجبتم لي ... بما ا شرکتمون

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب شیطان کے اس دعوی کے قرینے سے کہ اس کے پیروکاروں نے اس کی دعوت کو قبول کرلیا ہے، شرک سے مراد اطاعت میں شرک ہو نہ الوہیت میں شرک_

٢٠_شیطان کے پیروکار اسے اطاعت میں خداوند متعال کا شریک بناتے ہیں اور اس کی طرف سے کیے گئے وسوسوں پیروی کرتے ہیں_الّا ا ن دعوتکم فاستجبتم لي ... انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل

٢١_ظالم لوگ یقیناً ایک دردناک اور سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے_ان الظلمین لھم عذاب ا لیم

٢٢_قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو انتہائي دردناک عذاب کی خبر دے گا_
ما ا نا بمصرخکم ... انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل ان الظلمین لھم عذاب ا لیم

" ان الظلمین لھم عذاب الیم" وحدت سیاق کے قرینے سے ہو سکتا ہے شیطان کے کلام کا دوام ہو_

٢٣_ظلم و ستم کا نتیجہ ،دردناک عذاب ہے_ان الظلمین لھم عذاب ا لیم

۲۴_شیطان کی اطاعت ،ایک ظالمانہ کام ہے_بما ا شرکتمون من قبل ان الظلمین لهم عذاب ا لیم

۲۵_قیامت کے دن حق کا اعتراف ،عذاب سے نجات کا موجب نہیں بن سکتا _

انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل ان الظلمین لهم عذاب ا لیم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب " ان الظلمین لهم عذاب ا لیم"خداوندعالم کا کلام ہو یعنی یہ کہ خداوند متعال مستکبرین اوران کے پیروکاروں کے نزاع اورپھر ان کی شیطان کے ساتھ جھڑپ اور شیطان کے قیامت میں اپنی خطا کے اعتراف کرنے کا ماجرا بیان کرتا ہے اور اس کے بعد فرماتا ہے:"ظالمین کے لئے دردناک عذاب ہے"اس سے مذکورہ بالانکتہ اخذ ہوتا ہے_

۲۶_"عن ا بی عبدالله (ع) : ...والوجه الخامس من الکفر:کفر البرائة ... وقال:یذکر ابلیس وتبرئته من ا ولیائه من الانس یوم القیامة:" انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل" ...;[1]امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا: کفرکی پانچویں قسم برائت یعنی بیزاری کا اظہار کرنا ہے _ اور خداوند متعال قیامت کے دن ابلیس اور اس کا اپنے پیرکاروں سے اظہار بیزاری کا ماجرا بیان کرتا ہے (اور شیطان کا کلام نقل کرتے ہوئے) فرماتا ہے:" انی کفرت بما ا شرکتمون من قبل ..."_

۲۷:"قال رسول الله (ص) :اذا جمع الله الا ولین والا خرین وقضی بینهم وفرغ من القضائ ...الکافرون ...یا تون ابلیس فیقولون: ...قم ا نت فاشفع لنا فانك ا نت ا ضللتنا فیقوم ابلیس ...ویقول عنذذلك :"ان الله وعدکم وعدالحق و وعدتکم فاخلفتکم ...";[2]حضرت رسول خدا (ص) سے منقول ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا:جب خداوند متعال اولین اور اخرین انسانوں کو اکٹھا کرلے گا اور ان کے بارے میں حکم کرے گا اور اس حکم سے فارغ ہو جائے گا توکفار ابلیس کے پاس ائیں گے اور ا سے کہیں گے :...تو اٹھ کر ہماری شفاعت کر کیونکہ تو ہی نے ہمیں گمراہ کیا ہے _پس ابلیس کھڑا ہو جائے گا اور اس وقت کہے گا:"ان الله وعدکم وعدالحق و وعدتکم فاخلفتکم ..."_

ابلیس :ابلیس قیامت میں ۲۷;ابلیس کا اظہار برائت ۲۶;ابلیس کی وعدہ خلافي۲۷;ابلیس کا کفر ۲۶

---

۱)کافی ،ج۲،ص ۳۹۰ ،ح ۱،نورالثقلین ،ج۲،ص۵۳۴،ح ۵۱

۲)الدرالمنثور،ج۵،ص۱۸_

اقرار:حق کا اقرار ۲۵;خدا کے وعدوں کی حقانیت کا اقرار ۴;بے فائدہ اقرار ۲۵
اللہ تعالی :اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا ۵;اللہ تعالی کے وعدوں کی حقانیت ۵
انسان :انسان کا اختیار ۹;انسان کی ذمہ داری ۹
پشیمانی :پشیمانی کے اسباب ۱۴
جبر و اختیار :۹،۱۰
جہنمی لوگ:جہنمی لوگوں کی سرزنش ۳;جہنمی لوگوں کی گمراہی کے اسباب ۳
روایت:۲۶،۲۷
رہبر :مستکبر رہبروں کی پیروی ۱۱ ;مستکبر رہبر قیامت میں ۱،۲ ;مستکبر رہبروں کی گمراہی کے اسباب ۲، متکبر رہبروں اور شیطان میں نزاع ۱
سرزنش:سرزنش کے اسباب ۱۴
شرک:شرک سے اظہار بیزاری ۱۷ ; شرک کے موارد ۱۹
شیطان:کی پیروی کے اثرات ۱۴;شیطان کی دعوت کے اثرات ۹;شیطان کی دعوت قبول کرنا ۱۱،۸،۷ شیطان کا ادعا ۷;شیطان کا گمراہ کرنا ۲;شیطان کا اخروی اقرار ۴;شیطان کا اقرار ۱۵;شیطان کے وعدوں کا لغو ہونا ۵،۴ شیطان کے پیرو کار ۱۱ ; شیطان کی پیروی ۱۹،۲۰ ;شیطان کا اظہار برائت ۱۷ ;شیطان کی اخروی سرزنشیں ۳; شیطان کے پیروکاروں کی سرزنشیں ۱۳ ;شیطان کی اخروی سرزنش ۱۲،۱۳ ;شیطان کے پیروکاروں سرزنش ۱۲ ;شیطان کے پیروکاروں کا شرک ۱۷، ۱۸، ۲۰ ; شیطان قیامت میں ۱۳،۱۲، ۱۷،۱۵، ۱۸، ۲۲; شیطان کے پیروکاروں کی صفات ۸; شیطان کی پیروی کا ظلم ۲۴ ;شیطان کے پیروکاروں کی ناتوانی ۱۵ ;شیطان کی ناتوانی ۱۵ ; شیطان کے پیروکاروں کاعذاب اخروی ۱۶ ; شیطان کا اخروی عذاب ۱۶ ;شیطان کے پیروکاروں کا عذاب ۲۲ ;شیطان کا کفر ۱۸ ;شیطان کے پیروکاروں کی گمراہی ۷ ;شیطان کے اضلال کا دائرہ ۱۰ ; شیطان کے تسلط کی نفی ۹،۷، ۱۰ ;شیطان کا کردار ۲،۹
ظالمین :ظالمین کا عذاب ۲۱
ظلم :ظلم کے اثرات ۲۳ ;ظلم کی سزا ۲۳ ;ظلم کے موارد ۲۴

عذاب: اہل عذاب ۱۶،۲۱ ; دردناک عذاب ۲۱،۲۲،۲۳ ; اخروی عذاب سے نجات کے اسباب ۲۵;عذاب کے مراتب ۲۱،۲۲،۲۳

عمل: عمل کے اثرات ۳

قیامت: قیامت میں اقرار ۲۵; قیامت میں امداد ۱۵ ; قیامت میں پشیمانی ۱۴;قیامت میں حساب و کتاب ۳;قیامت میں سرزنش ۱۴ ;قیامت کی صفات ۶;قیامت میں حقائق کا ظہور ۵،۶

کفار: پیرو کار کفار کی پیروی ۱۱ ;پیرو کار کفار کی گمراہی کے اسباب ۲;پیرو کار کفار قیامت میں ۱،۲ ; کفار اور ابلیس ۲۷ پیرو کار کفار اور شیطان کا نزاع ۱

کفر: کفر کی اقسام ۲۶، خداوند سے کفر ۱۸

مشرکین: ۲۰

آیت ۲۳

﴿وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلاَمٌ﴾

اور صاحبان ایمان و عمل صالح کو ان جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ہمیشہ حکم خدا سے وہیں رہیں گے اور ان کی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا_

۱_ عمل صالح انجام دینے والے مؤمنین یقینا بہشت میں داخل ہو نگے اور اس میں دائمی زندگی گذاریں گے_

وا دخل الذين ء امنوا وعملوالصلحت جنت ...خلدين فيه

۲_ عمل صالح کے ساتھ ایمان، فائدہ مند ہے_وا دخل الذين ء امنوا وعملوالصلحت جنت تجري

۳_بہشت مؤمنین کا ٹھکانہ اور درختوں سے گھری ہوئي

ہے_جنت تجری من تحتھاالا نھار

"جنات" اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جو درختوں سے گھری ہوئی ہو گویا زمین کو درخت ڈھانپ لیں "جنات " کو جمع لانا بھی اس مطلب کی تائید کرتا ہے

۴_بہشت متعدد باغات کا ایک مجموعہ ہے_*جنت تجری من تحتھاالا نھار

"جنات " کو جمع لانا ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۵_بہشت میں ہمیشہ بہت سی نہریں بہتی رہتی ہیں_تجری من تحتھاالا نھار

۶_بہشت میں نیک مؤمنین کا داخل ہونا اور اس میں ہمیشہ رہنا ،خداوند متعال کے اذن سے ہے_

وا دخل الذین ء امنوا وعملوالصلحت جنت ...باذن ربّھم

۷_نیک عمل کے حامل مؤمنین اپنے پروردگار کی عنایت سے بہرہ مند رہتے ہیں اور ان کا بہشت میں داخل ہونا اور وہاں ہمیشہ رہنا ، خداوندکی ربوبیت کا نتیجہ ہے_ا دخل الذین ء امنوا ...جنت ...خلدین فیھا باذن ربّھم

ضمیر"ھم "کی طرف "رب "کا اضافہ ہونا کہ جس کا مرجع "الذین امنوا " ہے_مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے_

۸_بہشت میں بہشتیوں کا لفظ "سلام "کے ذریعے ایک دوسرے کو سلام و تحیت کہنا_تحیّتھم فیھا سلم

۹_نیک عمل کے حامل مؤمنین پر بہشت میں درود وسلام بھیجا جاتا ہے_تحیّتھم فیھا سلم

مذکورہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب " تحیت "کا "ھم "کی طرف اضافہ ،مفعول کی طرف مصدر کا اضافہ ہو_اس احتمال کے مطابق عبارت کا معنی یہ ہو جائے گا:بہشت میں انہیں" تحیت کہنا سلام کے ساتھ ہے_

۱۰_اہل بہشت ،بہشت میں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے اور محبت امیز تعلقات رکھیں گے_تحیّتھم فیھا سلم

یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ" بہشت میں مؤمنین کا تحیت سلام کہنا یا ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی درخواست کرنا ہے" اس سے ان کے درمیان اچھے تعلقات کی عکاسی ہوتی ہے_

۱۱_بہترین درود اور تحیت "سلام " ہے_تحیّتھم فیھا سلم

درود اور تحیت کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ میں سے لفظ "سلام" کا انتخاب ،ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۱۲_نیک عمل کرنے والے مؤمنین کے لئے اچھی عاقبت اور شیطان کے پیروکاروں کے لئے برے انجام کا بیان کرنا، انسانوں میں عاقبت اندیشی کی تحریک پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے_

وبرزواللہ جمیعًا فقال الضعفو ا للذین استکبروا ...فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله ... ان الظلمین لهم عذاب ا لیم وا دخل الذین ء امنوا وعملواالصلحت جنت تجری من تحتهاالا نهارخلدین فیه

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۷; اللہ تعالی کے اذن کی اہمیت ٦

اللہ تعالی کی عنایت: اللہ تعالی کی عنایت جن کے شامل حال ہے۷

ایمان: ایمان کی اہمیت ۲; ایمان اور عمل صالح۲

بہشت: بہشتی باغات کا متعدد ہونا ۴; بہشت میں ہمیشہ رہنے والے۷، ۱; بہشت کے درخت ۳; بہشت میں ہمیشہ رہنے کی شرائط٦; بہشت کی صفات ۳، ۴، ۵; بہشت میں ہمیشہ رہنے کے اسباب ۷; بہشت کے موجبات ٦; بہشتی نہریں ۵

بہشتی لوگ: ۳، ۱

بہشتی لوگوں کی تحیت ۸; بہشتی لوگوں کے تعلقات ۱۰; بہشتی لوگوں کا طرز عمل ۱۰; بہشتی لوگوں پر سلام ۹; بہشتی لوگوں کا سلام ۸; بہشتی لوگوں کی محبت ۱۰

تحریک: تحریک پیدا کرنے کے اسباب ۱۲

تحیت: :بہترین تحیت ۱۱

سلام: سلام کی اہمیت ۱۱

شیطان: شیطان کے پیروکاروں کا برا انجام ۱۲

عاقبت اندیشی: عاقبت اندیشی کی اہمیت ۱۲

نیک عمل: نیک عمل کی اہمیت ۲

مؤمنین: مؤمنین بہشت میں ۳; مؤمنین کا حسن انجام ۱۲; نیک مؤمنین بہشت میں ۹، ٦، ۱; نیک مؤمنین کے فضائل۷

آیت ۲۴

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاء﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کلمہ طیبہ ۲_کی مثال شجرہ طیبہ سے بیان کی ہے جس کی اصل ثابت ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے_

۱_خداوند متعال کا لوگوں کو حصول حقائق کے لئے اپنی پیش کردہ مثالوں کے مطالعے اور ان میں غور وفکر کرنے کی دعوت دینا_ ا لم ترکیف ضرب الله مثل

۲_پیغمبر اکرم ﷺ دینی معارف کو سمجھنے میں سب سے آگے اور اس سلسلے میں نمونہ عمل کی حیثیت رکھتے تھے_

ا لم ترکیف ضرب الله مثلاً کلمة طيّبة کشجرة طيّبة

"الم تر" استفہام تقریری ہے یعنی "تم دیکھ رہے ہو" یہاں خداوند نے عام لوگوں کے بجائے پیغمبر اکرم ﷺ کو خطاب کیا ہے_ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ جب پیغمبر، ﷺ خداوند متعال کی پیش کردہ مثالوں میں غور وفکر کرتے ہیں تو لوگوں کو چاہیے وہ انحضرت ﷺ کو اپنے لئے نمونہ عمل بنائیں_

۳_"کلمہ طیبہ" ایسا پاک درخت ہے کہ جس کی جڑیں محکم اور شاخیں اور پتے فضا کی بلندی کو چھو رہے ہوں_

کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء

۴_حق پر مبنی اعتقادات، محکم اور گہری جڑوں والے درخت کی مانند ہوتے ہیں_

کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء

"شجرہ طیبہ" کے بارے میں اب تک مفسرین نے جو معانی صحابہ اور تابعین سے نقل کیے ہیں ان میں ایک عقیدہ توحید اور کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے کہ جو عقیدہ حق ہے_

۵_قرآن کریم کی تعلیمی روشوں میں سے ایک، تعلیمات کو قابل فہم بنانے اور عینی شکل دینے کے لئے انہیں محسوسات سے تشبیہ دینا ہے_

ضرب الله مثلاً کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء

٦_"جابرالجعفی قال:سا لت ا باجعفر محمد بن علی الباقر ؑ عن قول اللہ عزّوجلّ :"کشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء ..." قال: ا مّا الشجرة فرسول اللہ ﷺ وفرعها علي ؑ وغصن الشجرة فاطمة بنت رسول اللہ ﷺ و ثمرها ا ولادها ؑ و ورقها شيعتنا ...;[1]جابر جعفی کہتے ہیں : میں نے خداوند متعال کے قول "کشجرہ طیبة___" کے بارے امام جعفر صادق ؑ سے پوچھا تو اپ ؑ نے فرمایا:درخت سے مراد تو رسول خدا ﷺ ہیں اور اس کی اصلی شاخ علی ؑ ہیں اور اس کی فرعی شاخ فاطمہ ؑ بنت رسول ﷺ ہیں اور اس کے پھل ان کی اولاد (حسن ؑ و حسین ؑ)ہیں اور اسکے پتے ہمارے شیعہ ہیں_

٧_"عمربن حريث قال: سا لت ا با عبداللہ ؑ عن قول اللہ :"کشجرة طيبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء" قال : فقال:رسول اللہ ﷺ ا صلها و ا ميرالمو منين ؑ فرعها و الا ئمة من ذريتهما ا غصانها وعلم الا ئمة ثمرتها وشيعتهم المو منون ورقها ...;[1]عمرو بن حریث کہتے ہیں : میں نے امام صادق ؑ سے خدا کے کلام "کشجرة طیبة ا صلها ثابت و فرعها فی السّمائ" کے بارے میں پوچھا تو اپ ؑ نے فرمایا:رسول خدا ﷺ اس درخت کی جڑ ہیں ، امیر المؤمنین ؑ اس کا تنا ہیں ، ان دونوں کی نسل سے انے والے ائمہ ؑ اس کی شاخیں ہیں ، ائمہ ؑ کا علم اس درخت کا پھل اور انکے مؤمن شیعہ اس درخت کے پتے ہیں_

٨_"عن ا بی جعفر وا بی عبداللہ عليهما السلام فی قول اللہ :"ضرب اللہ مثلاً کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء" قال: يعنی النبي ﷺ والا ئمة من بعده هم الا صل الثابت والفرع الولاية لمن دخل فيها;[2]امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے "ضرب اللہ مثلاً کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد رسول خدا ﷺ اور ان کے بعد انے والے ائمہ ؑ اس درخت کی محکم جڑیں ہیں اور اس کی شاخیں ولایت ہے اس شخص کے لئے کہ جو (اسے قبول کرکے) اس کی ولایت میں اجائے_

---

١)معانی الاخبار، ص ٤٠٠، ح ٦١;نور الثقلین ،ج ٢، ص ٥٣٦ ، ح ٥٨_

٢)کافی ،ج ١،ص ٤٢٨، ح ٨٠;نور الثقلین ،ج ٢، ص ٥٣٥ ، ح ٥٣_

٣)تفسیر عیاشی ،ج ٢،ص ٢٢٤، ح ١٠;بحار الانوار،ج ٢٤ ، ص ١٤١، ح ٨_

۹_"عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم فى قوله تعالى :"كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ... " : ان هذه الشجرة الطيبة هى النخلة;[1]رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم سے كلام خدا : "كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ..."كے بارے ميں منقول ہے كہ يقيناً پاكيزہ درخت سے مراد، كھجور كا درخت ہے_

آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم :آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم كا ادراك ۲;آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم كو نمونہ عمل بنانا ۲;آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم كا پيش قدم ہونا ۲;آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم كے فضائل ۲;آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم :كا مقام و مرتبہ ۶،۷

الله تعالى :الله تعالى كى دعوتيں ۱

امير المؤمنين عليه السلام :امير المؤمنين عليه السلام كا مقام و مرتبہ ۶،۷

ائمہ عليهم السلام :ائمہ عليهم السلام كا مقام و مرتبہ ۶،۷

تعليم: تعليم كى روش ۵

دين : فہم دين كى اہميت ۲

روايت: ۹،۸،۷،۶

شجرہ طيبہ : شجرہ طيبہ سے مراد ۸،۷،۶ ،۹// شيعہ :شيعوں كا مقام و مرتبہ ۶،۷

عقيدہ :عقيدہ حق كا محكم ہونا ۴

فاطمہ عليها السلام :فاطمہ عليها السلام كا مقام و مرتبہ

قرآن كريم:قرآن كريم كى تشبيہات ۵ ;قرآن كريم كى تعليمات كا طريقہ ۵;قرآن كريم كى مثالوں كا فہم ۱; قرآن كريم كى مثاليں ۳،۴

قرآنى تشبيہات: معقول كى محسوس سے تشبيہ ۵

قرآنى مثاليں :قرآن ميں شجرہ طيبہ كى تمثيل ۳; قرآن ميں جڑوں والے درخت كى تمثيل ۴; قرآن ميں عقيدہ حقہ كى مثال ۴;قرآن ميں كلمہ طيبہ كى مثال ۳

نخل: ۹ولايت: ولايت كى اہميت ۸

ہوشياري: ہوشيارى كى دعوت ۱

---

۱) مجمع البيان ،ج۶،ص۴۸۰;نور الثقلين ،ج۲، ص ۵۳۶ ، ح ۵۹ _

آیت ۲۵

﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللهُ الأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴾

یہ شجرہ ہر زمانہ میں حکم پروردگار سے پھل دیتا رہتا ہے اور خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے کہ شاید اسی طرح ہوش میں آجائیں۔

۱۔ کلمہ طیبہ ایسا پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور تنا بلند اور یہ درخت پھل دیتے وقت پورا پورا پھل دیتا ہے۔

مثلاً كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فى السّماء ۔ تو تى ا كلها كلّ حين

احتمال ہے کہ "توتی اکلھا کلّ حین" مشبہ بہ کا دوام ہو اور موضوع کی مناسبت سے اس سے مراد وہ وقت ہے کہ جب درخت پھل دیتا ہے۔

۲۔ حق پر مبنی اعتقادات اذن پروردگار سے دائمی طور پر ثمر بخش ہوتے ہیں اور کسی خاص زمانے میں محدود نہیں ہوتے۔

مثلاً كلمة طيّبة ...تو تى ا كلها كلّ حين باذن ربّه

احتمال ہے کہ "توتی اکلھا کلّ حین" مشبہ بہ کا دوام ہو اور جو موضوع کی مناسبت سے

ہمیشہثمر بخش ہوتا ہوتا ہے اور کسی وقت سے مخصوص نہیں۔

۳۔ حق پر مبنی اعتقادات بہت زیادہ ثمر بخش ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب مفید ہیں۔

مثلاً كلمة طيّبة ...تو تى ا كلها كلّ حين

"فواکہ" اور "ثمرات" کے بجائے، مشبہ (کلمہ طیبہ) کی توصیف کے لئے، مضاف "اکل" (کھانے کی چیزوں) کو جمع لانا کہ جو عموم کا فائدہ دیتا ہے، ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی جانب اشارہ ہو۔

۴۔ حق پر مبنی اعتقادات کا ثمر بخش ہونا، ربوبیت خداوند کا نتیجہ ہے۔

تو تى ا كلها كلّ حين باذن ربّه

۵_طبیعی اسباب کا عمل کرنا ، خدا وند متعال کے اذن اور فرمان سے تعلق رکھتا ہے_تو تی ا کلھا کلّ حین باذن ربّه

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "تو تی ا کلھا کلّ حین " مشبہ بہ کا دوام ہو_

٦_خدا وند متعال لوگوں کے لئے جتنی بھی مثالیں دیتا ہے وہ سب انہیں متنبہ کرنے اور انکی یاددہانی کے لئے ہیں_

ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون

۷_مثالوں سے استفادہ ،قران کریم کے ہدایت اور تبلیغ کرنے کے طریقوں میں سے ہے_

ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون

۸_دینی تعلیمات میں تمام لوگوں کا متنبہ ہونا خاص اہمیت رکھتا ہے_ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون

کلمہ "الناس" اسم جنس اور تمام انسانوں پر دلالت کر رہا ہے_

۹_ہدایت حاصل کرنا فقط وسائل ہدایت سے ہی مربوط نہیں بلکہ خود انسان بھی اس میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں_

ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون

بلا شک و شبہ مثالیں ذکر کرنے کا مقصد انسانوں کی ہدایت اور انہیں پندو نصیحت کرنا ہے لیکن یہاں "لعل"اس لئے ذکر کیا گیا ہے چونکہ اس عمل میں طمع اور ترجي(امید)کے معانی پنہاں ہیں_ ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے میں اسی جانب اشارہ ہو_

۱۰_"محمد بن یزید قال:سا لت ا باعبدالله عليه‌السلام عن قول الله : ..."تو تی ا کلھا کلّ حین باذن ربّھا"؟قال:یعنی ما یخرج الی الناس من علم للاما فی کلّ حین یسا ل عنه؛[1] محمد بن یزید کہتے ہیں: میں نے امام صادق عليه‌السلام سے کلام خدا "تو تی اکلھا کلّ حین باذن ربّھا" کے بارے میں پوچھا تو اپ عليه‌السلام نے فرمایا:جب ائمہ عليه‌السلام سے سوال کیا جائے تو اس وقت جتنا علم امام عليه‌السلام سے ظاہر ہو(یہاں وہی علم مراد ہے)_

۱۱_ان علیّاً صلوات علیه قال: ...والحین ستة ا شهر،لا ن الله عزّوجلّ یقول:"تو تی ا کلھا کلّ حین باذن ربّھا";[2]

امام علی عليه‌السلام نے فرمایا:"حین" سے مرادچھ ماہ ہیں چونکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے:"توتی اکلھا کلّ حین باذن ربّھا"

---

۱)تفسیر عیاشی ،ج۲،ص ۲۲۴،ح۱۱;بحار الانوار،ج۲۴، ص ۱۴۰،ح۶_

۱)کافی ،ج۴،ص ۱۴۲،ح۵;نور الثقلین ،ج۲،ص ۵۳۶ ،ح ۵۷_

الله تعالی: الله تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۴; الله تعالی کے اذن کی اہمیت ۵، ۲ الله تعالی کے اوامر کی اہمیت ۵

انسان: انسانوں کی ہدایت ۹

ائمہ علیہم السلام: ائمہ علیہم السلام سے سوال ۱۰; ائمہ علیہم السلام کا علم ۱۰

حین: حین سے مراد ۱۱

دین: دین کی اہمیت ۸

روایت: ۱۱، ۱۰

شجرہ طیبہ: شجرہ طیبہ کے ثمر بخش ہونا ۱; شجرہ طیبہ کا ثمر بخش ہونے کی مدت ۱۱

عقیدہ: حق پر بنی عقیدے کے فوائد ۳، ۲; حق پر بنی عقیدے کے فوائد کا سرچشمہ ۴

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کا عمل ۵

قران کریم: قران کریم کے ہدایت کرنے کا طریقہ ۷; قران کریم کی مثالوں کے فوائد ۶; قران کریم کی مثالیں ۷، ۱; قران کریم کا ہدایت کرنا ۷

قرانی مثالیں: قرآن میں شجرہ طیبہ سے تمثیل ۱; قرآن میں کلمہ طیبہ کی مثال ۱

لوگ: لوگوں کو متنبہ کرنے کی اہمیت ۸

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۷; ہدایت کی شرائط ۹; ہدایت کے اسباب ۹

یاد دہانی: یاد دہانی کا وسیلہ ۶

آیت ۲۶

﴿وَمَثلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ﴾

اور کلمہ خبیثہ کی مثال اس شجرہ خبیثہ کی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے اور اس کی کوئی بنیاد نہ ہو_

۱_ کلمہ خبیثہ، ایسے پلید درخت کی مانند ہے کہ جس کی جڑیں زمین سے اکھڑ چکی ہیں اور اسے قرار وثبات حاصل نہیں_

ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالها من قرار

"جث" لغت میں اکھڑنے اور جڑ سے جدا ہونے کے معنی میں ہے_

۲_ ناحق اور باطل اعتقادات، ناپائیدار اور جڑوں سے خالی ہوتے ہیں_ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالها من قرار"کلمه خبیثه " ،"کلمه طیبه " کے مقابلے میں بولا جاتا ہے اور مفسرین کے قول اور مشبہ بہ میں انے والے قرینے کے مطابق اس سے مراد شرک اور باطل عقائد ہیں_

۳_ حق پر مبنی عقیدہ دلنشین اور انسانی طبیعت کے مطابق ہوتا ہے جبکہ باطل عقیدہ قابل نفرت ہوتا ہے_

مثلاً کلمة طیّبة کشجرة طیّبة ...ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة

لغت میں "طیب"اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو انسان کی طبیعت اور میلان کے مطابق ہو اور"خبیث " اس چیز کو کہا جاتا ہے کہ جو کراہت اور نفرت کا باعث ہو مذکورہ معانی کو دیکھتے ہوئے مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جس کے مطابق "کلمہ طیبہ " عقیدہ حق اور"کلمہ خبیث" عقیدہ باطل ہے_

۴_ قران کریم کی تعلیمی روشوں میں سے ایک، تعلیمات کو قابل فہم بنانے اور عینی شکل دینے کے لئے انہیں محسوسات سے تشبیہ دینا ہے_

مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالها من قرار

۵_ حق و باطل کے درمیان موازنہ، حق کی تشخیص اور انسانی زندگی کا راستہ معین کرنے کی ایک قابل عمل راہنمائی ہے_

مثلاً کلمة طیّبة کشجرة طیّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء ... ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالها من قرار

بلا شک و شبہ قران میں تشبیہات کے مقاصد میں سے ایک مندرجہ بالا ایت مجیدہ میں بیان کیئے گئے مواردکے علاوہ ان معارف کی دقیق تبیین کرنا ہے کہ جنکا سمجھنا مشکل ہے اور اس قسم کی وضاحت کا فلسفہ بھی یقیناً انسان کے لئے ایک واضح راستے کا تعین کرنا ہے_

٦_باطل اور ناحق عقائد ثمر بخش نہیں ہوتے_مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالھا من قرار گذشتہ ایت مجیدہ کے قرینہ مقابل سے کہ جس میں شجرہ طیبہ کو ہر وقت ثمر بخش کہا گیا ہے ،جبکہ شجرہ خبیثہ کو جڑوں سے خالی اور ناپائیدار کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

٧_"عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فی قوله تعالی : "و مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة ..." قال: هی الحنظلة;(١)حضرت رسول اکرم صلى الله عليه وآله وسلم سے خداوند کے کلام :"ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة ..."کے بارے میں منقول ہے کہ(شجرہ خبیثہ) سے مراد حنظلہ (اندرائن کا درخت)ہے_

باطل: تشخیص باطل کا طریقہ٥

حق: تشخیص حق کا طریقہ ٥;حق وباطل کا موازنہ ٥

رجحانات:عقیدہ حق کی طرف رجحان٣

روایت:٧

شجرہ خبیثہ:شجرہ خبیثہ سے مراد٧

عقیدہ:باطل عقیدے کا بے ثمر ہونا٦;باطل عقیدے سے تنفر٣;باطل عقیدے کی ناپائیداري٢

قران کریم:قران کریم کی تشبیہات ٤;قران کریم کی تعلیمات کی روش٤;قران کریم کی مثالیں (١)

قرانی تشبیہات :

---

١) الدر المنثور، ج٥،ص ٢٢; تفسیر طبری، ج٨، ص٢١٢_

معقول کی محسوس سے تشبیہ ۴

قرانی مثالیں: قرآن مجید میں شجرہ خبیثہ سے تمثیل ۱; قرآن مجید کلمہ خبیثہ کی مثال ۱

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۵

آیت ۲۷

﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُواْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ﴾

الله صاحبان ایمان کو قول ثابت کے ذریعہ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالمین کو گمراہی میں چھوڑدیتا ہے اور وہ جو بھی چاہتا ہے انجام دیتا ہے_

۱_ خداوند متعال مؤمنین کو قول محکم اور ناقابل تردید برہان کے ساتھ ثابت قدم اور مطمئن رکھتا ہے_

يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الا خرة

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "بالقول" میں "با"، "یثبت" کے متعلق ہو اور سببیت کا معنی دے_

۲_ ایمان، انسان کی زندگی میں قلبی اطمینان، نفس کے استحکام، ثابت قدمی اور ہر قسم کے تزلزل و اضطراب اور پریشانی کے بر طرف ہونے کا موجب بنتا ہے_ الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الا خرة

۳_ خداوند متعال ان لوگوں کو دنیا و اخرت میں ثابت قدم اور ناقابل شکست بنا دیتا ہے جو (قران) کے محکم اور ابدی کلام پر ایمان لاتے ہیں_ يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الا خرة

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالقول" کی "با"، "امنوا" سے متعلق ہو_ یعنی جو لوگ محکم قول پر کہ جو گذشتہ ایت کے قرینے سے "کلمہ طیبہ" ہی ہے، ایمان لاتے ہیں

وہی خداوند متعال کی جانب سے تائید شدہ ہیں_

۴_ایمان پر ثابت قدم رہنا اور دنیا واخرت میں اس کا ثمر بخش ہونا، خداوند متعال کی خاص عنایت اور تائید پر موقوف ہے_یثبّت الله الذین ء امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الا خرة

۵_مؤمنین کا ایمان اور عقیدہ، محکم قول اور ناقابل تردید و ابدی اصول پر استوار ہے_
یثبّت الله الذین ء امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الا خرة

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بالقول" کی "با"، "امنوا" سے متعلق ہو_

۶_مؤمنین، خداوند متعال کی عنایت کے بغیر لغزش کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں_
یثبّت الله الذین ء امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الا خرة

خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ ہم مؤمنین کو محکم قول کے ذریعے ثابت قدم رکھتے ہیں اور اس ثبات (ثابت قدم رکھنے) کی نسبت اپنی طرف دی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین ثبات قدم کے محتاج ہیں اور خدا کی عنایت وتوجہ کے بغیر وہ (ہمیشہ) لغزش و تزلزل کے خطرے سے دوچار رہیں گے_

۷_خدا وند متعال، ظالموں کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے_ویضلّ الله الظلمین

۸_گمراہی میں اضافہ، ظلم و ستم اختیار کرنے کا نتیجہ اور سزا ہے_ویضلّ الله الظلمین

۹_کفر ظلم ہے اور کفار ظالم ہیں_یثبّت الله الذین ء امنوا ...ویضلّ الله الظلمین

"الظالمین" کو "الذین امنوا" کے سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار ہی ظالمین ہیں_

۱۰_ظلم و ستم کرنے والے دنیوی و اخروی زندگی میں قلبی اطمینان اور ثبات سے محروم اور محکم قول اور پائیدار اصول سے عاری ہوتے ہیں_یثبّت الله الذین ء امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الا خرة ویضلّ الله الظلمین

ایت مجیدہ کے صدر اور ذیل کے موازنے اور مؤمنین کو ظالمین کے مقابلے میں رکھنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۱۱_خداوند متعال کی مشیت کا انجام پانا یقینی ہے_ویفعل الله مایشاء

۱۲_خداوند متعال کی مشیت، اس کے فعل سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتي_

يفعل الله مايشاء

١٣_ **خداوند متعال کا بطور مطلق ہر چیز اور ہر کام کی انجام دہی پر قادر ہونا**_يفعل الله مايشاء

١٤_ **خداوند متعال کی جانب سے مؤمنین کو ثابت قدم بنانا اور ظالمین کی گمراہی میں اضافہ کرنا، اس کی مشیت پر موقوف ہے**_يثبّت الله الذين ء امنوا ...ويفعل الله مايشاء

١٥_"قال الصادق عليه السلام : ان الشيطان ليا تى الرجل من ا وليائنا عند موته عن يمينه وعن شماله ليضلّه عمّا هو عليه فيا بى الله عزّوجلّ له ذلك وذلك قول الله تعالى :"يثبّت الله الذين ا منوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الا خرة ";[1]

امام صادق عليه السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے فرمایا:"یقیناً شیطان ہمارے دوستوں کو گمراہ کرنے کے لئے انکی موت کے وقت، دائیں بائیں سے انکے نزدیک اتا ہے_پس خداوند عزوجل اسے گمراہ کرنے سے روکتا ہے اور یہی خدا کا قول ہے کہ "يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت ..."_

١٦_"قال ا ميرالمو منين عليه السلام صلوات الله عليه:ان ابن ادم ...فاذا ا دخل قبره ا تاه ملكاالقبر ...فيقولان:من ربك وما دينك ومن نبيك؟فيقول:الله ربّى ودينى الاسـلام ونبيى محمد صلى الله عليه وآله وسلم فيقولان له: ثبّتك الله فيما تحبّ وترضـى وهو قول الله عزّوجلّ:"يثبّت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحياة الدينا وفى الا خرة"...;[2] **امیر المؤمنین عليه السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے فرمایا: بہ تحقیق جب بھی انسان کو قبر میں اتارتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے اتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ وپس وہ جواب میں کہتا ہے:"خداوند" میرا پروردگار ہے اور "اسلام" میرا دین ہے اور حضرت محمد صلى الله عليه وآله وسلم میرے پیغمبر ہیں_پس اس سے کہا جاتا ہے: خداوند متعال نے تجھے اس چیز میں ثابت قدم اور محکم کیا ہے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے اور یہی خداوند عالم کا فرمان ہے کہ جس میں اس نے فرمایا:**"يثبّت الله الذين ا منوا بالقول الثابت ..."_

١٧_"عن ا بى عبدالله عليه السلام قال: ان المو من اذا ا خرج من بيته شـــيّعته الملائكةالى قبره ...وان كان كافراً خرجت الملائكة تشيّعه الى قبره تلعنونه ...ثمّ يدخل عليه ملكاالقبر ...فيقولان له:من ربّك؟ فيتلجلج ويقول:قد سمعت الناس

يقولان فيقولان له: لادريت ويقولان له: مادينك؟فيتلجلج فيقولان له: لادريت و يقولان له: من نبّيك: فيقول: قد سمعت الناس يقولان فيقولان له لا دريت ويسا ل عن امام زمانه ... وهو قول الله عزّوجلّ: " ... ويضلّ الله الظلمين ويفعل الله ما يشاء"[۳] امام جعفر صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا: جب مؤمن کے جنازے کو اس کے گھر سے باہر لے جاتے ہیں تو ملائکہ اس کی قبر تک اسکی تشیيع کرتے ہیں ... اور اگر وہ کافر ہو تو فرشتے قبر اس کی تشیيع کرتے ہیں اور اس پر لعنت کرتے ہیں_ اس کے بعد قبر کے دو فرشتے اسکے پاس اتے ہیں پھر وہ اس سے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دینے میں متردد ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میں نے سنا ہے لوگ اس طرح کہتے ہیں_ پس اس سے کہا جاتا ہے: کیا تو نے نہیں جانا؟ پھر اس سے کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ متردد ہو جاتا ہے لہذا وہ اس سے کہتے ہیں: کیا تو نے نہیں جانا؟ پھر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نے سنا ہے کہ لوگ اس طرح کہتے ہیں_ پس اسے کہا جاتا ہے: کیا تو نے نہیں جانا؟ اور پھر وہ اس سے اس کے امام زمانہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں ... اور یہ ہے قول خداوند عزوجل کہ: ... يضلّ الله الظلمين ويفعل الله مايشاء"_

۱۸_"عن ا بی عبدالله جعفر بن محمد عليه‌السلام قال: ...ان الله تبارك وتعالى يضـــلّ الظالمين يوم القيامة عن داركرامته ... كما قال عزّوجلّ:" ويضـلّ الله الظلمين و يفعل الله مايشـاء" ...؛[۴] امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا: یقیناً خداوند تبارک وتعالی ظالمین کو قیامت کے دن اپنے دار کرامت سے گمراہ کریگا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:: " يضلّ الله الظلمين ..."_

اضطراب: اضطراب برطرف ہونے کے اسباب ۲

اطمینان: اطمینان کے اسباب ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے کلام کے اثرات ۱; اللہ تعالی کے لطف کے اثرات ٦; اللہ تعالی کا گمراہ کرنا ۷، ۱۴، ۱۸; اللہ تعالی کے افعال ۱۲،۳،۱; اللہ تعالی کے لطف کی اہمیت ۴; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا ۱۱ ; اللہ تعالی کے گمراہ کرنے سے مراد ۱۷; اللہ تعالی کی مشیت سے مراد ۱۷; اللہ تعالی کی مشیت ۱۲; اللہ تعالی کی مشیت کا کردار ۱۴; اللہ تعالی کی قدرت کا وسیع ہونا ۱۳; اللہ تعالی کی ہدایات ۱۵

ایمان:

ایمان کے اثرات ۲;ایمان میں ثابت قدمي ۴ ; ایمان کی تاثیر کی شرائط ۴

پریشانی :پریشانی بر طرف ہونے کے اسباب ۲

ثابت قدم لوگ:۳

ثابت قدمي:ثابت قدمی کے اسباب ۲

روایت:۱۸،۱۷،۱٦،۱۵

شیطان :شیطان کے گمراہ کرنے کا طریقہ ۱۵

ظالمین :ظالمین کا اضطراب ۱۰ ;ظالمین کا تزلزل ۱۰ ; ظالمین کی اخروی زندگي ۱۰ ;ظالمین کی دنیوی زندگی ۱۰ ; ظالمین قیامت میں ۱۸ ;ظالمین کی اخروی گمراہی ۱۸ ; ظالمین کی گمراہی ۷ ;ظالمین کی محرومیت ۱۰ ; ظالمین کی گمراہی کا سر چشمہ ۱۴

ظلم :ظلم کے اثرات ۸; ظلم کی سزا ۸; ظلم کے موارد ۹

قران کریم :مؤمنین کا قران کریم پر ثابت قدم رہنا ۳

کفار:کفار کا ظلم ۹ ;کفار موت کے وقت ۱۷

کفر:کفر کا ظلم ۹

گمراہی :گمراہی میں اضافے کے اسباب ۸

لعنت: لعنت جن کے شامل حال ہے ۱۷

ملائکہ :ملایکہ قبر کا سوال ۱۷،۱٦

مؤمنین :مؤمنین کی ثابت قدمي ۱٦،۱۵،۵ ; مؤمنین کی ثابت قدمی کے اسباب ۱ ; مؤمنین کے فضائل ۱۷ ;مؤمنین کی ثابت قدمی کا سر چشمہ ۱۴ ;مؤمنین اور لغزش ٦ ;مؤمنین موت کے وقت ۱۷ ;مؤمنین کے ایمان کی خصوصیات ۵ ;مؤمنین کے عقیدے کی خصوصیات ۵

آیت ۲۷

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفران نعمت سے تبدیل کردیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی منزل تک پہنچادیا_

۱_ خداوند متعال لوگوں کو اپنی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکری کرنے والوں کی بری عاقبت کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے_ ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت اللہ کفرً

۲_ الہی نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کرنے والوں کا برا انجام غور وفکر اور سبق و نصیحت حاصل کرنے کے قابل ہے_ ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت اللہ کفرًا وا حلّوا قومهم دارالبوار

۳_ خداوند متعال ، لوگوں کو کفر کے ناشکرے سرداروں کی عاقبت بد میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے_

ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومهم دارالبوار

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ لوگوں کو ہلاکت کی طرف لے جانا اور بری عاقبت سے دوچار کرنا(ا حلّوا قومهم دارالبوار) کفر کے سرداروں اور معاشرے کے راہنمائوں کا کام ہے نہ عام لوگوں کا _

۴_ کفر کے ناشکرے سرداروں او ررہبروں کی عاقبت بد، غورو فکر اوردرس عبرت حاصل کرنے کے قابل ہے_

ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومهم دارالبوار

۵_ انسانی معاشروں اور اقوام کی ہلاکت اور انحطاط میں بد کردار رہبروں اور راہنمائوں کا مرکزی اور کلیدی کردار ادا کرنا_

ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومهم دارالبوار

۶_ ورغلانے والے بد کردار رہبر اور راہنما ، سرزنش اور سزا کے مستحق ہیں_ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومهم دارالبوار

یہ کہ خداوند متعال نے ناشکری اور کافر اقوام و ملل

کی عاقبت بد کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے راہنمائوں کے بارے میں بحث کی ہے (احلّوا قومھم ...)اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا جرم دوسرے لوگوں سے زیادہ تھا لہذا وہ زیادہ مذمت اور سزا کے مستحق ہیں_

۷_نعمتوں کی ناشکری ،ہلاکت اور بری عاقبت کا موجب بنتی ہے_ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومھم دارالبوار

۸_مکہ میں موجود کفر وشرک کے سردار اور رہبر ناشکرے تھے اوروہی لوگوں کے انحطاط اور بد بختی کا اصلی سبب بھی تھے_ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا وا حلّوا قومھم دارالبوار

چونکہ یہ ایت مکہ میں نازل ہوئي ہے لہذا اس سے ہم یہ اخذ کرسکتے ہیں کہ ایت مجیدہ کا مطلوبہ مصداق "الذین بدّلوا ...وا حلّوا قومھم"ابو جہل و ابو لہب جیسے کفر وشرک کے سردار ہیں_

۹_"عبدالرحمان بن کثیر قال :سا لت ا باعبدالله علیه‌السلام عن قول الله عزّوجلّ:"ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا" ... قال: عنی بھا قریشاً قاطبة الذین عادوا رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ونصبوا له الحرب و جحدوا وصّیة وصّیه;[1]عبد الرحمن بن کثیر کہتے ہیں :میں نے امام صادق علیه‌السلام سے خداوند عزوجل کے اس کلام "المم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا"کے بارے میں پوچھا تو اپ علیه‌السلام نے فرمایا:ایت میں قریش کے تمام افراد شامل ہیں ،جنہوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے ساتھ دشمنی کی ہے اور اپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے مقابلے میں جنگ کھڑی کی ہے اور اپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے وصی کی وصایت کا انکار کیا ہے_

۱۰_"قال ا میر المو منین علیه‌السلام : ما بال ا قوام غیّروا سنّة رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و عدلوا عن وصّیه؟لا یتخوّفون ا ن ینزل بھم العذاب،ثمّ تلاھذه الایة :"ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا وا حلّوا قومھم دارالبوار ..." ثمّ قال:نحن النعمة التی ا نعم الله بھا علی عباده ...;[2]حضرت امیر المؤمنین علیه‌السلام نے فرمایا: سنت رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کو تبدیل کرنے والوں اور اپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے جانشین سے منہ پھیرنے والوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنے اوپر عذاب کے نازل ہونے سے نہیں ڈرتے؟اس کے بعد امام علیه‌السلام نے اس ایت مجیدہ کی تلاوت کی :"ا لم تر الی الذین بدّلوا ..."پھر فرمایا:"ہم ہیں وہ نعمت کہ جو خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے ..."

---

۱)کافی ،ج۱،ص ۲۱۷،ح ۴;نور الثقلین ،ج۲،ص ۵۴۳ ،ح ۸۰_

۲)کافی ،ج۱،ص ۲۱۷،ح ۱;نور الثقلین ،ج۲،ص۵۴۲، ح ۷۹_

۱۱_"قال هارون لا بی الحسن موسي عليه‌السلام نحن كفار؟قال لا ولكن كما قال الله :"ا لم تر الی الذين بدّلوا نعمت الله كفرًا وا حلّوا قومهم دارالبوار ... "(۱) ہارون نے امام موسی کاظم عليه‌السلام سے کہا: (کیا) ہم کافر ہیں؟ امام عليه‌السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس طرح ہو جس طرح خداوند متعال نے فرمایا ہے:"ا لم تر الی الذين بدّلوا نعمت الله كفرًا ..."

انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے دشمن ۹

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ۸

الله تعالی :الله تعالی کی دعوتیں ۱،۳ ;الله تعالی کی نعمتیں ۱۰

انجام:برے انجام کے اسباب۷

تفکر:کفر کے رہبروں کے انجام میں تفکر۳;کفران نعمت کرنے والوں کے انجام میں تفکر۳،۱

روایت:۱۱،۱۰،۹

رہبر:بد کردار رہبروں کی سرزنش ٦;کفر کے رہبروں کے انجام سے عبرت ۴;کفر کے رہبروں کا انجام ۸;شرک کے رہبروں کا کفران ۸;بدکردار رہبروں کی سزا ٦;شرک کے رہبروں کا کردار ۸;برے رہبروں کا کردار ۵;کفر کے رہبروں کا کردار ۸; کفر کے رہبروں کا کفران ۸

شقاوت:شقاوت کے اسباب ۸

عبرت:عبرت کے عوامل ۲،۴

قریش:قریش کی دشمنی ۹

کفار:۱۱

کفران :کفران نعمت کے اثرات ۷;کفران نعمت ۱۱

کفران نعمت کرنے والے لوگ:۸

کفران نعمت کرنے والے لوگوں کے انجام سے عبرت ۴،۲;کفران نعمت کرنے والے لوگوں کا برا انجام ۲

معاشرہ:

---

۱) تفسیر عیاشی ،ج۲،ص ۲۳۰،ح۲۶;نور الثقلین ،ج ۲ ، ص۵۴۴،ح ۸۷_

اجتماعی خطرات کی شناخت۸،۵;معاشروں کے زوال کے اسباب۸،۵;معاشروں کے منقرض ہونے کے اسباب۵

مشرکین مکہ :مشرکین مکہ کے رہبروں کا کردار۸

نعمت :ائمہ علیہم السلام جیسی نعمت ۱۰

ہلاکت:ہلاکت کے اسباب۷

آیت ۲۹

﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ﴾

وہ جہنم جس میں یہ سب واصل ہوں گے اوروہ بدترین قرارگاہ ہے_

۱_ جہنم ناشکرے رہبروں اور ورغلانے والے بدکار راہنمائوں کا ٹھکانا ہے_

ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومهم دارالبوار_جهنّم يصلونه

۲_جہنم ، ہلاکت و نابودی کا گھر ہے_دارالبوار_جهنّم يصلونه "بوار" کا معنی ہلاکت ہے_

۳_کفر وشرک کے سردارہی اپنی قوم کو دوزخی بنانے کا اصلی سبب ہیں_ا حلّوا قومهم دارالبوار_جهنّم يصلونه

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "جھنّم یصلونھا" ،"دارالبوار" کا بدل ہو_

۴_دوزخ ایک گہرا کنواں ہے_جهنّم يصلونه

"جہنم "،"جھنام" کا معرب ہے_جس کا معنی گہرا کنواں ہے (مفردات راغب)

۵_جہنم ،انتہائي برا اور منحوس ٹھکانا ہے_جهنّم يصلونها وبئس القرار

جہنم :جہنم کا منحوس ہونا۵;جہنم کی صفات۴;جہنم کے موجبات۳;جہنم میں ہلاکت ۲

جہنمی لوگ:۱

رہبر:ورغلانے والے رہبر جہنم میں ۱;برے رہبر جہنم میں ۱;ناشکرے رہبر جہنم میں ۱;شرک کے رہبروں کا کردارو نقش۳;کفر کے رہبروں کا کردار و نقش۳

آیت ۳۰

﴿وَجَعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً لِّيُضِلُّواْ عَن سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعُواْ فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ﴾

اور ان لوگوں نے اللہ کے لئے مثل قرار دئے تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو بہکا سکیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تھوڑے دن اور مزے کرلو پھر تو تمھارا انجام جہنم ہی ہے۔

۱۔خدا وند متعال کے ساتھ شرک، اس کی نعمتوں کا کفران اور ناشکری ہے۔

ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت اللہ کفرًا ...وجعلو اللہ ا نداداً

جملہ "وجعلو اللہ انداداً"جملہ "بدّلوا نعمت اللہ ..."پر عطف ہے اور یہ جملہ نعمت الٰہی کے تبدیل ہونے کی کیفیت کے لئے بیان اور تفسیر بن سکتا ہے۔

۲۔کفر و شرک کے سرداروں کا خدا وند عالم اور توحید کے راستے سے لوگوں کو بھٹکانے کے لئے خدا کا شریک اور شبیہ بنا کر پیش کرنا۔ا حلّوا قومھم دارالبوار ...وجعلو اللہ ا نداداًلیضلّوا عن سبیلہ

اس ایت مجیدہ اورپہلے والی ایات کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفر وشرک کے سرداروں کے بارے میں ہے ۔کیونکہ لوگوں کو برے انجام

اور ٹھکانے میں بتلا کرنا "ا حلّوا قومھم دارالبوار"نیز خدا کے لئے شریک بنانا اور لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کرنا "وجعلو اللہ ا نداداً لیضلّوا عن سبیلہ"کفر و شرک کے سرداروں اور رہبروں ہی کا کام ہے۔

۳۔شرک ایک ایسا من گھڑت مذہب ہے کہ جو خداوندیکتا اور توحید پر عقیدے کے بعد وجود میں ایا ہے۔

وجعلو اللہ ا نداداًلیضلّوا عن سبیلہ

"جعلو اللہ ا نداداً"یعنی "خدا کے ساتھ شریک بنانے" کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ خداوند متعال کے وجود کے قائل تھے لیکن بعد میں انہوں نے اس کے ساتھ شریک بنانے شروع کر دیئے۔

۴۔شرک اور بت پرستی کا مذہب ایجاد کرنے والے خداوند متعال کی توحید اور بت پرستی کے باطل

ہونے سے اگاہ تھے_وجعلوالله ا نداداًلیضلّوا عن سبیله قل تمتّعوا فان مصیرکم الی النار

"جعلوا الله انداداً" یعنی "خدا کے ساتھ شریک بنانے" کی تعبیر سے اوریہ کہ یہ کام مذہب شرک کے سرداروں اور بنانے والوں سے تعلق رکھتا ہے_ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ عمداً اورجان بوجھ کر یہ کام کرتے تھے_

۵_ شرک اوربت پرستی کے مذہب کو ایجاد کرنے والوں کا اصلی محرک مادی منافع اور مقام و حکومت حاصل کرنا تھا_

وا حلّوا قومهم ...وجعلوالله ا نداداًلیضلّوا عن سبیله قل تمتّعوا

جملہ "فان مصیرکم الی النار" سے پہلے جملہ "قل تمتّعوا" (کہہ دو فائدہ اٹھا لو) کا لانا ہو سکتا ہے اس بات کی طرف کنایہ ہو کہ اگرچہ تم دنیاوی کامیابی اور فائدے کے پیچھے لگے ہوئے ہو لیکن تمہارا راستہ اورانجام دوزخ پر ہی ختم ہوتا ہے_ یہ بھی یاد رہے کہ حکومت ومقام تک پہنچنے کا موضوع جملہ "وا حلّوا قومهم ..." سے اخذ ہوتا ہے_

٦_ شرک اوربت پرستی کا مذہب ایجاد کرنے والے حکومت و ریاست اور مال و دولت سے بہرہ مند تھے_

وا حلّوا قومهم ...وجعلوالله ا نداداًلیضلّوا عن سبیله قل تمتّعوا

۷_ دنیا پرست اور مال و دولت کے مالک افراد اپنے مادی مقاصد تک پہنچنے کے لئے بطور ہتھیار دین میں انحراف پیدا کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں_وا حلّوا قومهم ...وجعلوالله ا نداداً ... قل تمتّعوا

۸_ خدا اور توحید کے راستے سے لوگوں کو گمراہ کرنے اور مذہب شرک کی ترویج کرنے والوں کی کوشش کا اخری انجام دوزخ ہے_

وجعلوالله ا نداداًلیضلّوا عن سبیله ... فان مصیرکم الی النار

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے ساتھ شریک بنانا۲

جہنمی لوگ:۸

دولت مند لوگ:دولت مندوں کا گمراہ کرنا۷

دنیا پرست لوگ:دنیا پرستوں کا گمراہ کرنا۷

دین:دین میں انحراف۷

رہبر:شرک کے رہبروں کا محرک۵;شرک کے رہبروں

کا دولت مند ہونا ٦;شرک کے رہبروں کی دنیا پرستی ٥;شرک کے رہبروں کے گمراہ کرنے کی روش ٢;کفر کے رہبروں کے گمراہ کرنے کی روش ٢; شرک کے رہبر اوربت پرستی کا بطلان ۴;شرک اور توحید کے رہبر ۴;شرک کے رہبروں کی جاہ پرستي٦

شرک:شرک کے اثرات ١;شرک کا لغو ہونا ٣;شرک کی پیدائش ٣;شرک کی تاریخ ٣;شرک کی ترویج کا انجام ٨;شرک کے مروجین جہنم میں ٨

ظالمین:ظالمین کا گمراہ کرنا٧

عقیدہ:عقیدے کی تاریخ ٣

کفران نعمت:کفران نعمت کے موارد١

گمراہ کرنے والے:گمراہ کرنے والے جہنم میں ٨

گمراہی:گمراہی کا ہتھیار٧

لوگ:لوگوں کو گمراہ کرنے کا انجام ٨

آیت ٣١

﴿قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُواْ يُقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَيُنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خِلاَلٌ﴾

اورآپ میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازیں قائم کریں اور ہمارے رزق میں سے خفیہ اور علانیہ ہماری راہ میں انفاق کریں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جب نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستي_

١_پیغمبر اکرم ﷺ اقامہ نماز اور مؤمنین پر انفاق کے بارے میں حکم الہی پہنچانے پر مامور تھے_

قل لعبادی الذین ا منوا یقیموا الصلوة وینفقو

٢_خداوندمتعال کے خاص لطف و عنایت سے بہرہ مند سچے بندے اور مؤمنین اس کی بارگاہ میں خاص مقام و منزلت رکھتے ہیں_قل لعبادي

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب " عبادی " میں اضافہ ،تشریفیہ ہو_

۳_مکہ میں نماز اور انفاق کا حکم ہجرت پیغمبر ﷺ سے پہلے نازل ہوا تھا_قل لعبادی الذین ء امنوا یقیموا الصلوة وینفقوا
مندرجہ بالا مطلب سورۂ ابراہیم کے مکی ہونے کی وجہ سے اخذ کیا گیا ہے_

۴_تمام الہی فرائض اور شرعی ذمہ داریوں میں سے نماز قائم کرنے اور انفاق (راہ خدا میں خرچ) کرنے کو خاص اہمیت حاصل ہے_قل لعبادی الذین ء امنوا یقیموا الصلوة وینفقوا

حقیقی بندوں کی صفت ایمان کو بیان کرنے کے بعد اقامہ نماز اور انفاق کا تذکرہ اور تمام فرائض میں سے فقط ان دوفرائض کو انتخاب کرنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۵_جلوت و خلوت میں نماز قائم کرنا اور راہ خدا میں خرچ کرنا خداوند متعال کے سچے بندوں کی نشانیوں اور خصوصیات میں سے ہے_قل لعبادی الذین ء امنوا یقیموا الصلوة وینفقواسرًّا و علانیة

٦_راہ خدا میں خرچ کرنا خواہ پنہان ہویا اشکار، پسندیدہ اور قابل قدر ہے_قل لعبادي ...وينفقوا ممّا رزقنهم سرًّا و علانية
یہ کہ خداوند متعال نے پنہاں اور اشکار دونوں قسم کے انفاق کی باہم مدح کی ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۷_مال ودولت اور ثروت کو خدائي سرچشمہ جانتے ہوئے توجہ کرنے سے انسان کو انفاق اور راہ خدا میں خرچ کرنے کی تشویق ہوتی ہے_قل لعبادي ...وينفقوا ممّا رزقنهم

یہ کہ خداوند متعال نے انسان کے مال ودولت اور وسائل کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور اسے خداداد، رزق کہا ہے تو اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کی جاسکتا ہے_

۸_پنہانی طورپر انفاق کرنا، اشکار انفاق کرنے سے کہیں زیادہ پسندیدہ اور قدر ومنزلت کا حامل ہے_*
وينفقوا ممّا رزقنهم سرًّا و علانية

مذکورہ بالا ایت مجیدہ میں اشکار انفاق پر مخفی انفاق کا مقدم ہونا ممکن اس حقیقت کو بیان کررہا ہو کہ مخفی انفاق چونکہ دکھاوے اور نفاق سے خالی ہوتا ہے لہذا زیادہ پسندیدہ اور قدر و منزلت کا حامل ہے_

۹_انسان کے تمام مادی اور معنوی وسائل، خدائي رزق وروزی شمار ہوتے ہیں اور اسی کی جانب سے ہیں_
ينفقوا ممّا رزقنهم

جملہ "ممّا رزقنھم"عام ہے اور انسان کے تمام وسائل کو شامل ہے خواہ وہ مال ودولت جیسے مادی وسائل ہوں یا علم وغیر جیسے معنوی وسائل_

۱۰_انسان قرب و منزلت الہی کے جس مرحلے پر بھی پہنچ جائے اسے عبادت (نماز وغیرہ) اور خدمت خلق (انفاق) کی ضروت ہوتی ہے_قل لعبادی الذین ء امنوا یقیموا الصلوة وینفقوا ممّا رزقنهم

"یائے" متکلم کی طرف "عباد" کا اضافہ ،تشریفیہ ہے اور بارگاہ خداوندی میں بندوں کے قرب اور منزلت کو بیان کر رہا ہے _بنا بریں ان کو خداوندکی جانب سے نماز قائم کرنے اور انفاق کرنے کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بندہ قرب الہی کے مقام تک پہنچ جانے کے باوجود ان دو فرائض ،(نماز اور انفاق) کو انجام دینے کا محتاج ہے_

۱۱_فقط وہی وسائل اور مال و دولت ،رزق وروزی خدا شمار ہوتا ہے اور انفاق کے قابل ہے کہ جو فرمان الہی کے مطابق حاصل کیا گیا ہو_ینفقوا ممّا رزقنهم

جملہ "ممّا رزقنھم"انفاق کے لئے قید کی حیثیت رکھتا ہے_یعنی اس مال سے انفاق کروکہ جو ہم نے چاہا ہے اور تمہیں عطا کیا ہے نہ کسی اور مال سے_

۱۲_انسان کے نیک اعمال(نماز و انفاق وغیرہ) خداوند متعال کے ساتھ لین دین اور دوستی کی حیثیت رکھتے ہیں_

یقیموا الصلوة وینفقوا ... من قبل ا ن یا تی یوم لابیع فیه ولاخلل

۱۳_خداوند متعال ، اپنے خالص بندوں اورمؤمنین کو موت اجانے سے پہلے اپنے اموال سے انفاق کرنے کی دعوت دیتا ہے_قل لعبادی الذین ء امنوا ...وینفقوا ... من قبل ا ن یا تی یوم لابیع فیه ولاخلل

۱۴_موت کے انے سے پہلے دنیوی وسائل اور فرصتوں سے استفادہ کرنا ضروری ہے_

یقیموا الصلوة وینفقوا ... من قبل ا ن یا تی یوم لابیع فیه ولاخلل

۱۵_فقط دنیا کی زندگی ہی عمل کا میدان اور اخروی سعادت حاصل کرنے کا مقام ہے_

یقیموا الصلوة وینفقوا ... من قبل ا ن یا تی یوم لابیع فیه ولاخلل

۱۶_عالم اخرت ،کسی قسم کی کوشش ،معاملے اوردوستانہ رابطے کی جگہ نہیں اور وہ انسان کے لئے کار امد نہ ہوگی_

یقیموا الصلوة وینفقوا ... من قبل ا ن یا تی یوم لابیع فیه ولاخلل

۱۷_"عن ا بی عبدالله ؑ قال: ...ولکنّ الله عزّوجلّ فرض فی ا موال الا غنیاء حقوقاً غیر الزکاة ... و قد قال الله عزّوجلّ: "ینفقوا ممّا رزقنهم ســرًّا و علانیة "...;[1] امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ اپ ؑ نے فرمایا: ... لیکن خداوند عزوجل نے دولت مندوں کے اموال میں زکوۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق واجب کیئے ہیں: ... اور خداوند متعال نے فرمایا ہے: "ینفقوا ممّا رزقنهم سرًّا و علانیة ..."_

اخرت: اخرت میں دوستي۱۶; اخرت میں تعلقات توڑنا ۱۶ ; اخرت میں معاملہ۱۶; اخرت کی خصوصیات ۱۶

انحضرت ﷺ: انحضرت ﷺ کی رسالت ۱

احکام:۱۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی دعوتیں ۱۳; اللہ تعالی کے ساتھ دوستی ۱۲; اللہ تعالی کی رزاقیت ۹; اللہ تعالی کی روزی ۱۱; اللہ تعالی کی خاص عنایت ۲; اللہ تعالی کے ساتھ معاملہ ۱۲

اللہ تعالی کا لطف: اللہ تعالی کا لطف جن کے شامل حال ہے ۲

اللہ تعالی کے بندے: اللہ تعالی کے بندوں کا تقرب ۲; اللہ تعالی کے بندوں کو دعوت ۱۳; اللہ تعالی کے بندوں کی نشانیاں ۵

انسان: انسانوں کی خدمت ۱۰; انسان کی معنوی ضروریات ۱۰

انفاق: اشکارا نفاق کی قدرو منزلت۸،۶; مخفی انفاق کی قدرو منزلت۶،۸، حلال سے انفاق ۱۱; موت سے پہلے انفاق۱۳; واجب انفاق۱۷; انفاق کی اہمیت ۱۲،۴،۱; اشکار انفاق کی اہمیت ۵; پنہان انفاق کی اہمیت ۵; تشریع انفاق کی تاریخ ۳; مکہ میں انفاق کی تشریع ۳; انفاق کی دعوت ۱۳; انفاق کا پیش خیمہ ۷; انفاق کی شرائط ۱۱

تحریک: تحریک کرنے کے عوامل ۷

ذکر: سرچشمہ ثروت کو ذکرکرنے کے اثرات ۷

روایت:۱۷

---

۱) کافی، ج۳، ص۴۹۸، ح۸; تفسیر برہان، ج۲، ص۳۱۷، ح۱_

روزي:روزی کا سرچشمہ ۹

سعادت:دنیوی سعادت کا پیش خیمہ ۱۵

شرعی فریضہ:اہم ترین شرعی فریضہ ۴

ضروریات:انفاق کی ضرورت ۱۰;عبادت کی ضرورت ۱۰;نماز کی ضرورت ۱۰

عمل:پسندیدہ عمل کی اہمیت ۱۲;پسندیدہ عمل ۶;عمل کی فرصت ۱۵

فرصت:فرصت سے استفادے کی اہمیت ۱۴

فقرا:فقرا کے حقوق ۱۷

مادی وسائل:مادی وسائل سے استفادہ۱۴;مادی وسائل کا سرچشمہ ۹

مالک: حقیقی مالک ۷

معنوی وسائل:معنوی وسائل کا سرچشمہ ۹

مؤمنین :مؤمنین کا تقرب ۲;مؤمنین کو دعوت ۱۳;مؤمنین کا مقام و مرتبہ ۲;مؤمنین کی نشانیاں ۵

مقربین :۲

مقربین کی ضروریات ۱۰

نماز:نماز قائم کرنے کی اہمیت ۵،۴،۱;نماز کی اہمیت ۱۲;نماز کی تشریع کی تاریخ ۳;نماز کی مکہ میں تشریع ۳

واجبات:مالی واجبات۱۷

آیت ٣٢

﴿اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الأَنْهَارَ﴾

اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیاہے اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ تمھاری روزی کے لئے پھل پیدا کئے ہیں اور کشتیوں کو مسخر کردیا ہے کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلیں اور تمھارے لئے نہروں کو بھی مسخر کردیا ہے_

١_فقط خدا وند عالم ہی اسمانوں اورزمین کا خالق اور اسمان سے بارش برسانے والا ہے_

الله الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السّماء ماء

مسند الیہ اور مسند یعنی "الله " اور" الذي" کا معرفہ ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے_

٢_اسمانوں اورزمین کی خلقت خداوند متعال کی توحید کی دلیل اور علامت ہے_الله الذی خلق السموت والا رض

٣_عالم خلقت میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا_السموت

٤_پانی مایہ حیات اورپودوں ، پھلوں اور نباتات کے اگنے کا سبب ہے_وا نزل من السّماء ماء فا خرج به من الثمرات

٥_پانی کا اصلی منبع ،اسمان ہے_وا نزل من السّماء ماء

٦_انسان کے رزق اور روزی کا پودوں ،نباتات اور پھلوں کے اگنے سے پورا ہونا_فا خرج به من الثمرات رزقًالكم

٧_بارش کا برسنا اورپودوں اورپھلوں کا اگنا خداوند متعال کی توحید کی دلیل اور علامت ہے_

الله الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السّماء ماء فا خرج به من الثمرات

٨_پھل،پودے اور انسان کی روزی ورزق کا پورا ہونا ،بندوں پر نعمت و لطف الہی کا ایک مظہرہے جو شکر وسپاس کے لائق ہے_الله الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السّماء ماء فا خرج به من الثمرات رزقًالكم

ایت مجیدہ نعمات الہی کو شمار کرکے مقام احسا ن مندی اور شکر گذاری کو بیان کررہی ہے اور ایت کا لب و لہجہ بندوں کو نعمات الہی کے سامنے شکر و سپاس کرنے کی تشویق کررہاہے_یا درہے کہ دو ایات کے بعد (ایت ٣٤) بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہیں_

۹_عالم طبیعت پر نظام "علت و معلول" کا حاکم ہونا_وا نزل من السّماء ماء فا خرج به من الثمرات رزقًالکم

۱۰_طبیعی عوامل کے ذریعے ہی فعل خدا انجام پاتا ہے_وا نزل من السّماء ماء فا خرج به من الثمرات

یہ کہ کائنات کی تمام موجودات فرمان خداوند متعال کے تحت اور اسی کے ارادے سے وجود حاصل کرتی ہیں، اس کے باوجود خداوند متعال نے پانی کو پودوں اور نباتات کا سرچشمہ قرار دیا ہے_یہی حقیقت مندرجہ بالا مطلب کو بیان کررہی ہے_

۱۱_خداوند متعال کی جانب سے انسان کے فائدے اور بہرہ مند ہونے کے لئے کشتیوں کا مسخر اور مطیع ہونا_
وسخّرلکم الفلك

۱۲_حکم خداوندی کی وجہ سے کشیتوں کا حرکت کرنا اور انسانوں کے سامنے ان کا مسخر ہونا _
وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مره

۱۳_انسان کے لئے سمندر اور کشتی رانی کانہایت اہم کردار ادا کرنا_وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مره

۱۴_انسان کے فائدے کے لئے خداوند متعال کا نہروں اور دریائوں کو مسخر کرنا_وسخّرلکم الا نهار

۱۵_خداوند متعال، انسان کو کشتی رانی اورجہاز رانی کی تربیت حاصل کرنے اور سمندروں ودریائوں سے بہتر استفادہ کرنے کی تشویق کرتا ہے_وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مره وسخّرلکم الا نهار

انسان کے لئے سمندر اور کشتی کے مسخر ہونے سے مراد، ان سے بہرہ مند ہونے کی استعداد اور ضروری وسائل کا فراہم ہونا ہے_اس استعداد اور اسباب سے انسان کو اپنی علمی کوشش اور محنت سے استفادہ کرنا چاہیے_

۱۶_انسان کے لئے دریائوں اور نہروں کا نہایت اہم

کردار ادا کرنا_وسخّرلکم الا نهار

۱۷_دریائوں اور نہروں کا مسخر اور مطیع ہونا بندوں پر خداوند عالم کی نعمت اور عنایت کا قابل شکر و سپاس مظہر ہے_
وسخّرلکم الا نهار

۱۸_انسان کے لئے کشتیوں ، نہروں اور دریائوں کو مسخر و مطیع بنانا ،توحید خداوند کی دلیل اور نشانی ہے_
الله الذى خلق ... وسخّرلكم الفلك لتجرى فى البحر با مره وسخّرلكم الا نهار

اسمان:اسمانوں کا متعدد ہونا۳;اسمانوں کا خالق۱; اسمانوں کی خلقت ۲;اسمانوں کے فوائد۵

الہی نشانیاں :افاقی نشانیاں ۲،۷،۱۸

اللہ تعالی :اللہ تعالی سے مختص چیزیں ۱;اللہ تعالی کے افعال ۱۱ ،۱۳;اللہ تعالی کے اوامر ۱۲;اللہ تعالی کی تشویق ۱۵ ;اللہ تعالی کی خالقیت ۱;اللہ تعالی کے افعال کے مجاری ۱۰;اللہ تعالی کے لطف کی نشانیاں ۸، ۱۷; اللہ تعالی کی نعمتیں ۸،۱۷

انسان:انسان کے فضائل۱۳،۱۱

بارش:بارش کا سرچشمہ ۱;بارش کا کردار۷

پاني:پانی کے فوائد ۴;پانی کے منابع ۵

پودے:پودے اگنے کے اسباب ۴;پودوں کے اگنے کا فلسفہ۶;پودوں کے اگنے کے اثرات۷

پھل:پھلوں کے اگنے کے اسباب ۴;پھلوں کے اگنے کا فلسفہ۶;پھلوں کے اگنے کے اثرات۷

توحید:توحید کے دلائل ۲،۷،۱۸

جہاز راني:جہاز رانی کی تشویق۱۵

حیات:حیات کے عوامل۴

خلقت:خلقت کا باضابطہ ہون

دریا:دریائوں کی تسخیر۱۸

روزي:روزی کے اسباب ٦

زمين :زمین کا خالق ١;زمین کی خلقت ٢

سمندر:سمندر سے استفادہ ١٥; سمندر کے فوائد ١٣

شکر: شکر نعمت کی اہمیت ٨،١٧

طبيعي عوامل: طبیعی عوامل کا کردار ١٠

كشتي: کشتیوں سے استفادہ ١١; کشتیوں کی تسخیر ١٨; کشتیوں کی تسخیر کا فلسفہ ١١; کشتیوں کی تسخیر کا سرچشمہ ١٢; کشتیوں کی حرکت کا سرچشمہ ١٢

كشتي راني: کشتی رانی کی اہمیت ١٣; کشتی رانی کی تعلیم ١٥

نظام عليت: ٩

نعمت: نہروں کی تسخیر کی نعمت ١٧; پودوں کی نعمت ٨; پھلوں کی نعمت ٨

نهر: نہروں سے استفادہ ١٥;نہروں کی اہمیت ١٦ ; نہروں کی تسخیر ١٨،١٤;نہروں کے فوائد ١٦

آیت ٣٣

﴿وَسَخَّر لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ﴾

اور تمھارے لئے حرکت کرنے والے آفتاب و ماہتاب کو بھی مسخر کردیا ہے اور تمھارے لئے رات اوردن کو بھی مسخر کردیا ہے_

١_خدا وند متعال (ہي) انسان کے فائدے کے لئے سورج اور چاند کو مطیع کرنے والا ہے_

وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين

٢_سورج اور چاند ایک معین اوردائمی حالت میں حرکت کر رہے ہیں_وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين

" دائبین "،مادہ " دائب " سے "دا،ب "کا تثنیہ ہے جس کا معنی ایک دائمی عادت اور حالت ہے_(مفردات راغب)_

۳_خداوند متعال (ہي) انسان کی بہرہ مندی کے لئے دن اور رات کو مسخر کرنے والا ہے_وسخّرلکم الّیل والنہار

۴_انسان کے لئے دن ، رات اور چاند اور سورج کو مطیع کرنا ،توحید خدا وندکی دلیل ہے_

الله الذی خلق ...وسخّر لکم الشمس والقمر دائبین وسخّرلکم الّیل والنہار

۵_سورج ،چاند اوردن اور رات کا انسان کے لئے مطیع ہونا ،بندوں پر نعمت و لطف الہی کا ایک مظہر ہے جو شکر وسپاس کے لائق ہے_الله الذی خلق ...وسخّر لکم الشمس والقمر دائبین وسخّرلکم الّیل والنہار

آیت مجیدہ نعمات الہی کو شمار کرکے مقام احسا ن مندی اور شکرگذاری کو بیان کررہی ہے اور آیت کا لب و لہجہ بندوں کوپروردگارکی نعمات کے سامنے شکر و سپاس کرنے کی تشویق کررہاہے_یاد رہے کہ بعدوالی آیت میں جملہ(انّ الانسان لظلوم کفّار) بھی اس مطلب کی تائید کررہا ہے_

٦_تمام (مؤمن و کافر) انسان ،عالم طبیعت سے بہرہ مند ہونے کا حق رکھتے ہیں_

الله الذی خلق ...رزقًالکم ...وسخّر لکم الشمس والقمر دائبین وسخّرلکم الّیل والنہار

۷_نظام خلقت کا با ضابطہ ،با مقصد اور منظم ہونا_

الله الذی خلق السموت والا رض ... رزقًالکم ... وسخّر لکم الشمس والقمر دائبین وسخّرلکم الّیل والنہار

۸_مادی دنیا(اسمان،زمین ،چاند،سورج اوربارش وغیرہ)کے نظام خلقت کا انسان کی خدمت میں اور اس کی ضروریات ،خواہشات اور مصلحتوں کے مطابق ہونا_

الله الذی خلق السموت والا رض ... رزقًالکم ... وسخّر لکم الشمس والقمر دائبین وسخّرلکم الّیل والنہار

یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ میں نے اسمان،زمین ،چاند،سورج وغیرہ کوانسان کے لئے مسخر و مطیع کردیا ہے_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں انسان کی خلقت اور اس کی ضروریات کے ساتھ ہم اہنگ ہیں_

۹_انسان، نظام خلقت اورمادی دنیا کی انتہائي با شرافت اوربلند مرتبہ مخلوق ہے_

الله الذی خلق السموت والا رض ... رزقًالکم ... وسخّر لکم الشمس والقمر دائبین وسخّرلکم الّیل والنہار

یہ کہ اسمان،زمین ،چاند،سورج وغیرہ اپنی تمام تر عظمت کے ساتھ انسان کے لئے مطیع بنا دیئے

گئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ان سب سے زیادہ باعظمت اور قابل قدر مخلوق ہے یا کم از کم ایک خاص شرافت اور مرتبے کا حامل ہے_

۱۰_ سمندر، دریا، سورج، چاند اور دن، رات میں سے ہر ایک معرفت خدا کی الگ نشانی اور انسان کی ضروریات میں سے کسی ایک ضرورت کو پورا کرنے والی چیز ہے_

وسخّرلكم الفلك ...وسخّرلكم الا نهار_وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار

خلقت: خلقتاور انسانی مصلحتیں ۸; خلقتاور انسانی ضروریات ۸ ; خلقت کا باضابطہ ہونا ۷ ; موجودات خلقت۹; نظم خلقت ۷; خلقتکا بامقصد ہونا ۷; خلقتکی ہم اہنگي۸

اللہ کی نشانیاں: افاقی نشانیاں ۴،۱۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے افعال ۳،۱; اللہ تعالی کی معرفت کے دلائل ۱۰ ; اللہ تعالی کے لطف کی نشانیاں ۵; اللہ تعالی کی نعمتیں ۵

انسان: انسان کے حقوق ٦; انسان کی عظمت ۹; انسان کے فضائل۹،۸،۳،۱; انسانی ضروریات پوری ہونے کے منابع ۱۰ ; انسانی ضروریات۳

توحید: توحید کے دلائل ۴

چاند: چاند کی گردش کا دوام ۲; چاند کی تسخیر۵،۴،۱ ; چاند کا کردار ۱۰

حقوق : حق تمتع ٦

دن: دنوں کی تسخیر۵،۳; دنوں کی تسخیر کا کردار ۴ دنوں کا کردار ۱۰

رات: رات کی تسخیر۵،۴،۳; رات کا کردار۱۰

سمندر: سمندروں کا کردار ۱۰

سورج: سورج کی گردش کا داوم ۲ ; سورج کی تسخیر۴، ۱، ۵; سورج کا کردار۱۰

شکر: شکر نعمت کی اہمیت ۵

ضروریات:ضروریات پوری ہونے کے منابع ۱۰

طبیعت: طبیعت سے استفادہ ٦

نہر:نہروں کے فوائد ۱۰;نہروں کا کردار ۱۰

آیت ۳۴

﴿وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ﴾

اور جو کچھ تم نے مانگا اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دیا اور اگر تم اس کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو ہرگز شمار نہیں کرسکتے بیشک انسان بڑا ظالم اور انکار کرنے والا ہے_

۱_خداوند متعال نے انسان کے وجود کے لئے تمام ضروری چیزیں، اسے عطا کردی ہیں_

وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ

جملہ "ما سا لتموہ" میں سوال کے بارے میں دو احتمال ہیں :ایک زبانی دعا اور درخواست کے معنی میں سوال کرنا،دوسرا انسانی وجود اور طبع کا سوال اور درخواست کرنا;یعنی بشر کو اپنی طبیعت اور وجود میں ایک مستقل موجود کی حیثیت سے جس چیز کی ضرورت ہے وہ خدا نے اسے عطا کردی ہے_مندرجہ بالا مطلب اسی دوسرے احتمال پر مبنی ہے_

۲_انسان اپنی تمام ضروریات کو پورا کرنے میں خداوند متعال کا محتاج ہے_وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ

یہ جو خداوندعالم نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہاری تمام ضروریات اور تقاضوں کو پورا کردیا ہے،انسان کے اپنی تمام ضروریات کو برطرف کرنے میں محتاج ہونے کی دلیل ہے_

۳_خداوند متعال،انسان کی ضروریات اور خواہشات سے اگاہ اور انہیں پورا کرنے پر قادر ہے_

وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ

چونکہ خداوندعالم نے انسان کی تمام ضروریات کو پورا کردیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان ضروریات سے اگاہ اور انہیں عطا کرنے پر قادر (بھی) ہے_

۴_خدا وند تعالی نے انسان کی درخواستوں اور تقاضوں میں سے بعض اسے عطا کردی ہیں_وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "من کل" میں "من"تبعیض کے لئے ہو اور جملہ " سا لتموہ" میں سوال سے مراد زبانی سوال اور تقاضا ہونہ وجودی تقاضے اور درخواستیں_

۵_بشر کی تمام مادی ضرورتیں اور تقاضے عالم طبیعت میں موجودہیں_وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ

٦_انسان بے شمار الہی نعمتوں اور احساسات سے بہرہ مند ہے_وان تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا

۷_انسان کو عطا شدہ الہی نعمتیں ہرگز شمار نہیں کی جا سکتیں_وان تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا

۸_انسان کا تمام الہی نعمتوں کی شناخت سے عاجز ہونا_وان تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا

نعمات الہی کو شمار کرنے سے انسان شاید اس وجہ سے عاجز ہو_چونکہ وہ خدا کی بہت سی نعمتوں کی شناخت نہیں کر سکتاچہ جائیکہ وہ ان سب کو گن لے_

۹_ہر وہ چیز کہ جو خدا وند متعال نے بشر کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اسے عطا کی ہے وہ اس کی نعمت اور مہربانی ہے_وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ وان تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا

یہ کہ خدا وند متعال نے انسان کو اپنی عطا کردہ چیزوں کو (وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ) نعمت کہا ہے (وان تعدّوا نعمت اللہ)اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۱۰_انسان کوخداوند عالم کا خاص لطف اور کرم شامل ہے اور وہ اس کی بارگاہ میں خصوصی مقام و مرتبہ رکھتا ہے_
وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ وان تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا

۱۱_انسان کے وجود کے لئے ضروری تمام تقاضوں کو پورا کرنا اور اسے بے شمار نعمتوں سے بہرہ مند کرنا ، خداوند کی توحید ربوبی کی دلیل ہے_اللہ الذی خلق السموت والا رض ...وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ وان تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا

۱۲_خدا وند متعال کی جانب سے انسان کے تمام تقاضوں اور درخواستوں کے قبول نہ ہونے کا (ایک) سبب انسان کا ظلم اور ناشکرا ہونا ہے_وء اتکم من کلّ ما سا لتموہ ...انّ الانسن لظلوم کفّار

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب " من کلّ" میں " من " تبعیض کے لئے ہو اور سوال سے مراد زبانی درخواست ہو نیز جملہ "انّ الانسن لظلوم کفّار "پہلے جملوں کی علت بیان کر رہا ہو_

١٣_ انسان خدا کی بے انتہا نعمتوں کے مقابلے میں بہت ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے_

وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار

"ظلوم " اور "کفار" مبالغے کے صیغے ہیں اوراپنے معنی کی کثرت اور فروانی پر دلالت کرتے ہیں_

١٤_ انسان اپنے اوپر ظلم کرنے والا اور نعمت و نیکی کے مقابلے میں انتہائي ناشکرا ہے_

وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار

انسان کو عطا شدہ الہی نعمتوں اور عطائوں کے بیان کے قرینے سے "ظلوم "سے مراد انسان کا اپنے اوپر ظلم کرنا ہے_

١٥_ الہی نعمتوں کے مقابلے میں شکر و سپاس ضروری ہے_

وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار

جملہ " انّ الانسن لظلوم کفّار" نعمات الہی کا شکر بجا نہ لانے اور ظلم کرنے کی برائي کو بیان کر رہا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الہی نعمات کے مقابلے میں شکر و سپاس ، ایک ضروری امر ہے چونکہ یہ اگر ضروری نہ ہوتا تو اس کا ترک کرنا بھی ناپسندیدہ اور برا نہ ہوتا_

١٦_ نیکی اور نعمت کے مقابلے میں ناشکری کرنا، ایک انتہائي ناپسندیدہ اور قابل مذمت کام ہے_

وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار

١٧_ الہی نعمتوں کا کفران کرنا اور شکر بجا نہ لانا، اپنے اوپر ظلم ہے_وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوها انّ الانسن لظلوم کفّار

١٨_ اپنے ساتھ ظلم کرنا اور ناشکرا ہونا، ایک طرح سے انسان کی طینت بن چکا ہے_انّ الانسن لظلوم کفّار

اپنے اپ: اپنے اپ پر ظلم ١٨،١٧،١٤

الله تعالی : الله تعالی کی نعمتوں کی شناخت ٨; الله تعالی کے عطایا ٤،١; الله تعالی کا علم غیب٣; الله تعالی کی قدرت ٣; الله تعالی کی نیکی کے موارد ٩; الله تعالی کی نعمتوں کے موارد ٩; الله تعالی کی نعمتوں کی فراواني١٣،٧

الله تعالی کا لطف:اللہ تعالی کا لطف جن کے شامل حال ہے ۱۰

انسان:انسان کی بعض ضروریات کا پورا ہونا ۴;انسان کی ضروریات کا پورا ہونا ۹،۱۱;انسان کی صفات ۱۳،۱۴;انسان کی طبیعت۱۸;انسان کا ظلم ۳۱، ۱۴، ۱۸ ; انسان کا عجز۸;انسان کے فضائل ۱۰،۶ ; انسان کا کفران نعمت کرنا ۱۳،۱۴;انسان کی ضروریات کے پورا ہونے کا سرچشمہ ۱،۲ ،۳ ; انسان کی نعمتیں ۶;انسان کی مادی ضروریات ۵

توحید:توحید ربوبی کے دلائل ۱۱

دعا:قبولیت دعا کے موانع ۱۲

شکر:شکر نعمت کی اہمیت ۱۵

ضروریات:ضروریات پوری ہونے کے منابع ۵;ضروریات پوری ہونے کا سرچشمہ۱،۲،۳،خدا کی ضرورت ۲

ظلم :ظلم کے اثرات ۱۲

کفران نعمت:کفران نعمت کے اثرات ۱۲،۱۷;کفران نعمت پر سرزنش ۱۶;کفران نعمت۱۸;کفران نعمت کا ناپسندیدہ ہونا ۱۶

نعمت:نعمت جن کے شامل حال ہے ٦

آیت ۳۵

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـذَا الْبَلَدَ آمِناً وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ پروردگار اس شہر کو محفوظ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھنا_

۱_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی زندگی اور دعا کرنے کا انداز اور کیفیت ،سبق اموزاور قابل ذکر ہے_

واذقال ابراهيم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

" واذقال"،" اذکر" سے متعلق ہے یا "اذکروا" تقدیر میں ہے_واضح ہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے قصے کی یاددلانا اس کے بااہمیت اور سبق اموز ہونے کو ظاہر کرتا ہے_

۲_حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند متعال سے سرزمین مکہ کی امنیت کے لئے دعا کی_
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

۳_حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند متعال سے حرمت مکہ کی حفاظت اور امنیت کے لئے قوانین وضع کرنے کی درخواست کی_واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "اجعل" سے تشریعی جعل مراد ہو جیسا کہ اسلام میں اسی سلسلے میں متعدد قوانین وضع ہوئے ہیں_

۴_مکہ، امن الہی کا حرم ہے_ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

تمجید کی زبان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا نقل کرنا، خداوند کی جانب سے اس دعا کے قبول ہونے کو ظاہر کرتا ہے_

۵_حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند متعال سے مکہ کے امن و امان اور مذہب شرک اور بت پرستی کے نفوذ سے محفوظ رہنے کی دعا کی_*واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اور اپنے خاندان کے بارے میں شرک کی طرف میلان سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا، اس بات کا قرینہ ہو سکتا ہے کہ مکہ کی امنیت سے مراد اس کا مذہب شرک اور بت پرستی کے شر سے محفوظ ہونا ہے_

۶_خداوند متعال کو "رب" کے نام سے پکارنا، دعا کے اداب میں سے ہے_ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

۷_حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں مکہ شہری ابادی پر مشتمل تھا_واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

۸_حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مکہ کی امنیت اور حرمت کی طرف خاص توجہ دینا_
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعا میں پہلے مکہ شہر کی امنیت کا مسئلہ پیش کیا ہے اور اسے اپنی اولاد کی ہدایت پر مقدم رکھا ہے، ان کے نزدیک مکہ کے امن و امان کی اہمیت اور اس مسئلے کی طرف ان کی خاص توجہ کو ظاہر کرتا ہے_

۹_پر امن اور مطمئن جگہ پر زندگی گذارنا اہمیت اور قدر و منزلت رکھتا ہے_ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا

۱۰_حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خداوند متعال سے اپنے اور اپنی اولاد کے بت پرستی کی طرف رجحان سے محفوظ

رہنے کی دعا کرنا_واذقال ابراھیم رب ...اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام

١١_الٰہی حقائق تک پہنچنے اور ہدایت پانے کے اسباب فراہم ہونے کے لئے زندگی گذارنے کی جگہ کے پر امن اور قابل اطمینان ہونے کا موثر ہونا_واذقال ابراھیم ربّ اجعل ھذاالبلد ء امنًا و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام

حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے اپنی اولاد کے لئے ھدایت کی دعا مانگنے سے پہلے ان کے محل سکونت (مکہ شہر) کی امنیت کی دعا کرنے سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

١٢_اپنی اولاد کے لئے دعا اور ان کی اخروی عاقبت اور دیانت وسعادت کی طرف توجہ ایک اہم اور قابل قدر مسئلہ ہے_

واذقال ابراھیم رب ... اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام

١٣_اہل مکہ کے لئے دعا کے وقت حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی ایک سے زیادہ اولاد تھي_

واذقال ابراھیم ربّ اجعل ھذاالبلد ء امنًا و اجنبنی وبنّي

١۴_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے زمانے کے لوگ ،بت پرست تھے اور وہ چند بتوں کی پوجا کرتے تھے_

واذقال ابراھیم ربّ ... اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام

١۵_موحد ہونے اور شرک سے مکمل طورپر محفوظ رہنے کے لئے توفیق خدا اور اسکی مدد کی ضرورت ہے_

و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام

مندرجہ بالا مطلب اس دلیل پر مبنی ہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام خدا کے عظیم (اولواالعزم) نبی ہونے کے باوجود خداوند متعال سے اپنے اور اپنی اولاد کے شرک سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں_

١٦_"عن ا بی عبدالله عليه‌السلام ...قال: ...ان الله ا مر ابراھیم عليه‌السلام ا ن ینزل اسماعیل بمکة ففعل فقال ابراھیم: "ربّ اجعل ھذا البلد ء امنًا و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام" فلم یعبد ا حد من ولد اسماعیل صنماًقطّ ...،[1]امام صادق عليه‌السلام فرماتے ہیں : بہ تحقیق خداوند متعال نے ابراہیم عليه‌السلام کو حکم دیا کہ وہ اسماعیل عليه‌السلام کو مکہ میں اباد کریں_پس ابراہیم عليه‌السلام نے اس حکم کو انجام دینے کے بعد کہا: "ربّ اجعل ھذا البلد ء امنًا و اجنبنی وبنّی ان نعبد الا صنام" _ لہذا اسماعیل عليه‌السلام کی کسی بھی اولاد نے کبھی کسی بت کی پرستش نہیں کي..."

---

١) تفسیر عیاشی ،ج٢،ص٢٣٠،ح٣١;نور الثقلین ،ج٢،ص ۵۴۶،ح٩۶_

۱۷_" قال رسـول الله ﷺ : ...ا وحی الله عزّوجلّ الی ابراهیم: " انی جاعلك للناس اماماً" ...فقال: یاربّ ومن ذریّتی ا ئمة مثلي؟ ... فا وحی الله عزّوجلّ الیه ... من سـجدلصـنم ...لا ا جعله اماماً ا بداً ... قال ابراهیم:"و اجنبنی وبنیّ ا ن نعبد الا صنام ..."قال النبي ﷺ فانتهت الدعوة الی ا خی عليّ علیہ السلام لم یسجد ا حد منّا لصنم قطّ فاتخذنی الله نبیّاً و علیّاً وصیاً؛(۲)رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: خداوند عزوجل نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی:" انی جاعلك للناس اماماً ..."پس ابراہیم علیہ السلام نے کہا: پروردگارا کیا میری نسل سے بھی کوئي میری طرح امامت کے عہدے پر فائز ہو گا؟ پس خداوند عزوجل نے ان کی طرف وحی کی:... جو بھی کسی بت کے اگے سجدہ کرے گا... ہم ہرگزا سے امام نہیں بنائیں گے... ابراہیم علیہ السلام نے کہا:"و اجنبنی وبنیّ ا ن نعبد الا صنام ..."نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کی دعا (قبول ہونے) کے بعد یہ دعا مجھ تک اور میرے بھائي علی علیہ السلام تک پہنچی کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک نے بھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا_ پس اللہ تعالی نے مجھے نبی بنایا اور علی علیہ السلام کو وصی بنایا_

انحضرت ﷺ: انحضرت ﷺ کے فضائل ۱۷

ابراہیم علیہ السلام: ابراہیم علیہ السلام کا مکہ کے امن و امان کا اہتمام کرنا ۸; ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بت پرستي ۱۴; قصہ ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات ۱; ابراہیم کی اولاد کا متعدد ہونا ۱۳; ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کا موحد ہونا ۱۶; ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۲، ۳، ۵، ۱۰، ۱۶، ۱۷; ابراہیم علیہ السلام کی شرک ستیزی ۵; قصہ ابراہیم علیہ السلام سے عبرت ۱; ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ۱۰، ابراہیم علیہ السلام کی اولاداور بت پرستي ۱۶

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۶

امامت: امامت کی شرائط ۱۷

امن: امن کے اجتماعی اثرات ۱۱; اجتماعی امن کی اہمیت ۹

امیر المؤمنین علیہ السلام: امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل ۱۷

اولاد: اولاد کے لئے دعا کی قدر و منزلت ۱۲; اولاد کے لئے دعا کی اہمیت ۱۲; اولاد کی عاقبت کی اہمیت ۱۲; اولاد کے لئے دعا ۱۰

---

۱) امالی شیخ طوسی، ج ۱، ص ۳۸۸، نور الثقلین، ج ۲، س ۵۴۶، ح ۹۸_

بت پرست لوگ:۱۴

بت پرستي:بت پرستی کی تاریخ ۱۴;بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا ۱۰

دعا:دعا کے اداب ۶

دينداري:دینداری کی درخواست ۱۲

روايت:۱۷،۱۶

سعادت:اخروی سعادت کی درخواست ۱۲

شرک:شرک سے محفوظ رہنے کے عوامل۱۵

ضروريات:امداد خدا کی ضرورت۱۵

عبرت:عبرت کے عوامل۱

مکہ:مکہ کا احترام ۳;مکہ کا امن ۴;مکہ کی تاریخ ۷;مکہ کے امن کی دعا ۵،۳،۲;مکہ شہر۷;مکہ کی فضیلت ۴;مکہ ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں ۷

موحدين:موحدین کی معنوی ضروریات۱۵

ہدايت:ہدایت کا پیش خیمہ ۱۱

يادہاني:دعائے ابراہیم علیہ السلام کی یادہانی۱;قصہ ابراہیم علیہ السلام کی یادہانی۱

آیت ۳٦

﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیاہے تو اب جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو معصیت کرے گا اس کے لئے تو بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے ۔

۱ ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر میں ان کے زمانے میں بت اور بت پرست لوگ بہت سے لوگوں کی گمراہی کا سبب تھے ـ

اجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ربّ انّھنّ ا ضللن كثيراً من الناس

۲ ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی دعا کی قبولیت کے لئے خداوند متعال کا لطف اور اس کی محبت حاصل کرنا چاہتے تھے ـ

ربّ انّھنّ ا ضللن

"یائے"متکلم کی طرف کلمہ "رب"کا اضافہ ہونے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے دو ایات میں اس کے تکرار کرنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ کر سکتے ہیں ـ

۳ ـ بتوں اور بت پرستوں کے ذریعے بہت سے لوگوں کا گمراہ ہونا ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے خداوند متعال سے اپنی اور اپنے خاندان کے لئے بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا کا محرک بنا ہے ـ

واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ربّ انّھنّ ا ضللن كثيراً من الناس

جملہ "ربّ انّھنّ ..."پہلے جملے " واجنبنی وبنيّ ... "کی علت بیان کر رہا ہے ـ یعنی چونکہ بت پرست اکثر لوگوں کی گمراہی کا سبب بن گئے ہیں لہذا میں تجھ سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں ـ

۴ ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی اولاد کے گمراہ ہو جانے اور اپنے زمانے کے لوگوں میں مذہب شرک و بت پرستی کے مکمل طور پر اور بلا روک ٹوک پھیل جانے سے پریشان ہونا ـ

واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ـ ربّ انّھنّ ا ضللن كثيراً من الناس

۵ ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بہت سے لوگ گمراہ اور بت پرست تھے ـ

واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ـ ربّ انّھنّ ا ضللن كثيراً من الناس

٦ ـ شرک اور بت پرستی راہ حق و حقیقت سے انحراف اور گمراہی کا مظہر ہے ـ

واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ـ ربّ انّھنّ ا ضللن كثيراً من الناس

۷_انسان کی ہدایت میں خداوند متعال کے لطف و کرم کا مؤثر ہونا_

واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام_ربّ انّهنّ ا ضللن کثیراً من الناس

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند تعالی سے اپنی اولاد کی نجات طلب کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت میں خدا کا لطف اور عنایت مئوثر ہے اور انسان اس کا محتاج ہے_

۸_حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار، ان کے خاندان کے ایک عضو کی مانند اور ان کے محبوب ہیں_

فمن تبعنی فانه مني

۹_دین کی پابندی اور اس کے احکام پر عمل ہی دینداری اور قدر ومنزلت کا معیار ہے نہ فقط باتیں اور ادعا کرنا_

فمن تبعنی فانه مني

"تبع" اور "اتبع" کا مطلب کسی کے قدم پر قدم رکھنا اور اس سے حکم لے کر اسکی پیروی کرنا ہے (مفردات راغب)_

۱۰_حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرامین کی نافرمانی کرنے والے اگرچہ ان کی اولاد میں سے ہی کیوں نہ ہوں، تقرب خدا سے دور اور قدر و منزلت سے عاری ہیں_فمن تبعنی فانه منيّ ومن عصانی فانّك غفور رحيم

۱۱_حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر میں دینی تعلق، قرابت اور رشتہ داری سے زیادہ مضبوط اور قدر و منزلت کا حامل ہوتا ہے_فمن تبعنی فانه منيّ ومن عصاني

مندرجہ بالا مطلب کا سبب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے دعا کے بعد اپنے احکام اور دستورات کی پیروی کو قدرومنزلت کا معیار قرار دیا ہے_

۱۲_انسانوں کے درمیان وحدت، دوستی اور تعلقات استوار ہونے کا اصلی معیار، دینداری ہے_

فمن تبعنی فانه منيّ ومن عصاني

۱۳_حضرت ابراہیم علیہ السلام انسانوں کے لئے اسوہ اور مقتدا ہیں اور انکا سیر و سلوک حق کا معیار اور انسانوں کے درست طرز عمل کی کسوٹی ہے_فمن تبعنی فانه منيّ ومن عصاني

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرامین کی اطاعت اور نافرمانی کو اچھائی اور قدرومنزلت کا معیار قرار دیا ہے اور خداوند متعال نے بھی ان کی مدح کرتے وقت اس نکتے کو بیان فرمایا ہے_اس سے مذکورہ مطلب اخذ ہوتا ہے_

۱۴_حضرت ابراہیم کا خداوند متعال کے ساتھ انتہائي ادب سے اور عالمانہ انداز میں کلام کرنا_ومن عصانی فانّك غفور رحيم

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ‌السلام نے اپنے مخالفین کا معاملہ خدا کے سپرد کردیا ہے_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کے حکم کی نافرمانی درحقیقت امر خدا کی نافرمانی ہے پس بندوں کی ذمہ داری معین کرنا بھی اسی کا حق ہے_

۱۵_اپنے مخالفین کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کا انتہائي بردباری سے کام لینا_ومن عصانی فانّك غفور رحيم

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ‌السلام نے اپنے مخالفین کا معاملہ خدا کے سپرد کردیا ہے اور اسے غفران ورحمت کی صفت سے یاد کیا ہے، اس سے انکی انتہائي بردباری ظاہر ہوتی ہے_

۱٦_حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کا اپنے علاوہ اپنے مخالفین اورہدایت قبول نہ کرنے والوں کے لئے بھی خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت کی شدت کے ساتھ امیدرکھنا_ومن عصانی فانّك غفور رحيم

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ‌السلام نے اپنے مخالفین کا معاملہ خدا کے سپرد کردیا ہے اور اس کے غفران و رحمت کی صفت بیان کی ہے، اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۱۷_خداوند تعالی، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_فانّك غفور رحيم

۱۸_خدا کی مغفرت اور بخشش، مہربانی کے ہمراہ ہے_فانّك غفور رحيم

یہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب اس آیت میں "رحیم"، "غفور" کی صفت ہو_

۱۹_"عن ا بی عبدالله علیہ‌السلام قال: من تولّی ال محمّد ...فهو ال محمّد ...لا انه من القوم با عيانهم و انما هو منهم بتولّيه اليهم واتباعه ايّاهم و كذالك ...قول ابراهيم : "فمن تبعنی فانه منّي ..."؛[1] امام صادق علیہ‌السلام سے منقول ہے کہ

---

۱) تفسیر عیاشی، ج۲، ص۲۳۱، ح۳۴; نور الثقلین، ج۲، ص۵۴۸، ح۱۰۴_

اپ عليه‌السلام نے فرمایا:جو شخص ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کو اپنا ولی قرار دے ...پس وہ ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم میں سے ہے... نہ کہ وہ حقیقت میں قوم ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم میں سے ہو جاتا ہے بلکہ وہ انہیں اپنا ولی بنانے اور انکی اطاعت وپیروی کرنے کی وجہ سے ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم میں سے ہے_اوریہی مطلب ہے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے فرمان کا::"فمن تبعنى فانه منّي ..."_

ال ابراہیم عليه‌السلام :٨ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم :١٩ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کی پیروی کے اثرات ١٩; ال محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم کی ولایت کے اثرات ١٩

ابراہیم عليه‌السلام :ابراہیم عليه‌السلام کا ادب ١٤;ابراہیم عليه‌السلام کو نمونہ بنانا ١٣; ابراہیم عليه‌السلام کی امیدواری ١٦;ابراہیم عليه‌السلام کا اولاد کے بارے میں اہتمام ٣،٤; ابراہیم عليه‌السلام کا محبت خدا کے بارے میں اہتمام ٢;زمانہ ابراہیم عليه‌السلام کے لوگوں کی بت پرستی ٥;ابراہیم عليه‌السلام کی بصیرت ١;ابراہیم عليه‌السلام کا حلم ١٥; ابراہیم عليه‌السلام کی دعا ٢;ابراہیم عليه‌السلام کی شرک ستیزی ٤;زمانہ ابراہیم عليه‌السلام کے لوگوں کی گمراہی کے اسباب ١ ; ابراہیم عليه‌السلام کے فضائل ١٤،١٣،١٥،١٦;دعائے ابراہیم عليه‌السلام کا فلسفہ ٣;ابراہیم عليه‌السلام کی خدا سے گفتگو ١٤; زمانہ ابراہیم عليه‌السلام کے لوگوں کی گمراہی ٥; ابراہیم عليه‌السلام کے محبوب لوگ٨;ابراہیم عليه‌السلام کے پیروکاروں کی محبوبیت ٨;ابراہیم عليه‌السلام کی پریشانی ٤

اتحاد:اتحاد کا معیار ١٢

اقدار:اقدار کا معیار٩

اسماء وصفات:رحیم ١٧;غفور ١٧

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے لطف کے اثرات ٧;اللہ تعالی کی مغفرتیں ١٨;اللہ تعالی کی مہربانی ١٨

امیدواري:رحمت سے امیدواری ١٦

بت:بتوں کا گمراہ کرنا ١

بت پرست لوگ :٥

بت پرستوں کا گمراہ کرنا ١

بت پرستي:بت پرستی کے اثرات ٦;بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا ٣;بت پرستی کے پھیلائو سے پریشانی ٤

تقرب :تقرب خدا سے محروم لوگ ۱۰

حقانیت :حقانیت کا معیار ۱۳

دوستی :دوستی کا معیار ۱۲

دین :تعلیمات دین پر عمل ۹

دينداري:دینداری میں استقامت ۹;دینداری کا معیار ۹; دینداری کا اثرات ۱۲

دینی تعلقات:دینی تعلقات کی قدر و قیمت ۱۱

رشتہ داری :رشتہ داروں سے رابطہ کی قدر و منزلت کی قدرو منزلت ۱۱

روایت:۱۹

شرک:شرک کے اثرات ٦;شرک کے پھیلائو سے پریشانی ۴

عصیان :ابراہیم علیہ السلام سے عصیان ۱۰

عصیان کرنے والے لوگ:

عصیان کرنے والے لوگوں کی محرومیت ۱۰

گمراہ لوگ:۵

گمراہی :گمراہی کے موارد ٦

مخالفین :مخالفین کی مقابلہ کرنے کی روش ۱۵

مغفرت :مغفرت کے امیدوار لوگ ١٦

ہدایت:ہدایت کے عوامل ۷

آیت ۳۷

﴿رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾

پروردگار میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو تیرے محترم مکان کے قریب بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑدیا ہے تا کہ نمازیں قائم کریں اب تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف موڑدے اور انھیں پھلوں کا رزق عطا فرماتا کہ وہ تیرے شکر گذار بندے بن جائیں ـ

۱ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بعض اولاد (ذریت) کو خانہ خدا کے نزیک اباد کیا ـ

ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع عند بیتك المحرّم

۲ـ مکہ میں خانہ خدا کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت (اولاد) کی جائے سکونت کھیتی باڑی کے قابل نہیں تھي ـ

ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع عند بیتك المحرّم

۳ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خانہ خدا کے سائے میں اپنی بعض اولاد کو اباد کرنے کا مقصد، ان کے لئے عبادت اور نماز قائم کرنے کی توفیق حاصل کرنا تھاـ ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتي ...عند بیتك المحرّم ربّنا لیقیموا الصلوة

۴ـ دوسری عبادات اور الہی فرائض کی نسبت نماز کو ایک خاص مقام و منزلت اور اہمیت حاصل ہے ـ

ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع ... لیقیموا الصلوة

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کے وادی "غیر ذی زرع "(مکہ)کی طرف ہجرت کا مقصد نماز بتاتے ہیں اور تمام عبادات میں سے فقط اسی کا انتخاب کرتے ہیں، اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے ـ

۵ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے زمانے میں نماز کا عبادی فرائض میں سے ہوناـ ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتي ... لیقیموا الصلوة

۶ـ مکہ کی سرزمین اور خانہ خدا کے اطراف کی جگہ عقیدہ توحید کے اظہار اور خدا وندیکتا کی عبادت کے لئے ایک مناسب مقام ہےـ ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع عند بیتك المحرّم ربّنا لیقیموا الصلوة

یہ کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، اپنی اولاد کو اپنے سابقہ وطن سے کہ جو بت پرستوں کا علاقہ تھا ،نکال کر سرزمین مکہ کی طرف لے گئے تھے_اور انھوں نے اس ہجرت کا مقصد عبادت اور نماز بتایا تھا_ اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

٧_ فریضہ الہی کی ادائیگی اور عبادت کے لئے ہجرت اور اسکی سختیاں برداشت کرنا ضروری ہے_

ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع ... لیقیموا الصلوة

خداوند متعال حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے قصے کو قابل ذکر قصے کے طور پر بیان کررہا ہے (واذقال ابراهیم ...) اور دوسری جانب حضرت ابراہیم عليه‌السلام بھی ایک غیر اباد اور بنجر سرزمین کی مشکلات کو اپنے اور اپنی اولاد کے دین کی حفاظت کے لئے برداشت کررہے ہیں_یہ سب نکات مندرجہ بالا مطلب کی حکایت کرتے ہیں_

٨_ خداوند متعال سے دعا اور درخواست کے وقت حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا گریہ وزاری اور التماس کی حالت میں ہونا_

ربّ اجعل ...ربّ انّهنّ ...ربّنا اني ... ربّنا لیقیموا ... ربّنا انّك

کلمہ "رب"اور "ربنا "کے تکرار سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

٩_ دوسری سرزمینوں کے مقابلے میں خانہ خدا کے نزدیک نماز اور عبادت ، زیادہ فضیلت اور قدرو منزلت رکھتی ہے_

ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتي ...عند بیتك المحرّم ربّنا لیقیموا الصلوة

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی اولاد کے لئے مکہ سے باہر نماز ادا کرنا ممکن تھا لیکن حضرت ابراہیم عليه‌السلام خانہ خدا کے سائے میں عبادت کی فضیلت کے سبب اپنی اولاد کے لئے اس مقام کا انتخاب کرتے ہیں_

١٠_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، خداوند متعال سے مکہ میں اباد اپنی اولاد کے لئے بعض لوگوں کی قلبی توجہ اور محبت حاصل کرنے کی دعا کرتے ہیں_

ا سکنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ... فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم

۱۱_نماز کے قائم کرنے اور عبادت کی توفیق حاصل ہونے میں بعض مقامات اور مواقع کا موثر کردار ادا کرنا_

ا سکنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ربّنا ليقيموا الصلوة

نماز کے قائم کرنے کی غرض سے خانہ خدا کے جوار میں اولاد کو اباد کرنا ہو سکتا ہے اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ خانہ خدا جیسے مناسب مقامات انسان کے لئے عبادت کی توفیق حاصل کرنے میں مئوثر واقع ہوتے ہیں_

۱۲_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی اولاد کو مکہ میں تنہائي اور گوشہ نشینی کے خطرے سے بچانے کے لئے خداوند متعال سے دعا کی کہ وہ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف موڑدے اور انہیں اجتماعی زندگی عطا کرے_*

ربّنا انی ا سکنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ...فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم

۱۳_دعا ،دوسروں کے دل اور روح پر اثر انداز ہوکر اس میں تحول پیدا کر سکتی ہے_

فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم

۱۴_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے خداوند متعال سے اپنی اولاد اور مکہ میں اباد لوگوں کے لئے ان کی معاشی حالت کی بہتری اور انکے انواع واقسام کی نعمتوں اورپیداواروں سے بہرہ مندی کی دعا کی_وارزقهم من الثمرات

چونکہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی اولاد کو بنجر سرزمین میں اباد کیا تھا لہذا ہو سکتا ہے ثمرات "سے انواع واقسام کی نعمتین اور مادی و غذائي پیدا وار مراد ہو_

۱۵_جناب ابراہیم عليه‌السلام نے شہر مکہ کے معیشتی کاروبار میں رونق کے لیے پروردگار سے دعا کے لوگوں کو مکہ کی جانب متوجہ کردے_فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم وارزقهم من الثمرات

۱٦_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے خداوند متعال سے لوگوں اور اپنی اولاد کے لئے نعمات الہی کا شکر بجا لانے کی توفیق طلب کی_ربّنا انی ا سکنت من ذرّيتي ...فاجعل ا فئدة من الناس ...وارزقهم من الثمرات لعلّهم يشكرون

۱۷_الہی نعمتوں اور عطائوں کا مقصد وہدف خداوند متعال کا شکر و سپاس بجا لانا ہے_

وارزقهم من الثمرات لعلّهم يشكرون

۱۸_"عن ا بی عبدالله عليه‌السلام قال: ان ابراهيم عليه‌السلام كان نازلاً فی بادية الشام

فلمّا ولد له من هاجر اسماعیل ... فا وحی الله الیه ... ثم ا مره ا ن یخرج اسماعیل وا مّه عنها فقال: یاربّ الی ا يّ مکان؟ قال: الی حرمی و ا مني ...و هی مکة فا نزل الله علیه جبرائیل بالبراق فحمل هاجر واسماعیل ... فوضعه فی موضع البیت ... فلمّا سرهم ابراهیم و وضعهم ... ثمّ انصرف عنهم فلمّا بلغ کداء وهوجبل بذی طوی التفت الیهم ابراهیم فقال:"ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع عند بیتك المحرّم ...";[1] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا:جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کے صحراء میں سکونت اختیار کی اورہاجرہ سے انکے فرزند اسماعیل علیہ السلام متولد ہوئے...پس خداوند متعال نے انہیں وحی کی...پھر انہیں حکم دیا کہ اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو اس صحراء سے نکالیں_پس ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:اے میرے پروردگار ان کو کس جگہ لے جاؤں ؟خداوندنے فرمایا:میرے حرمت والے گھر کی طرف ...اور وہ مکہ ہے_پس خداوند متعال نے ان پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو براق (اسمانی سواري) کے ساتھ نازل کیا_ پھر انہوں نے ہاجرہ و اسماعیل علیہ السلام کو سوار کیا_پس ان کو مقام بیت (کعبہ) پر اتارا...پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے انہیں مستقر کردیا...اس کے بعد وہ ان سے جدا ہوکر واپس اگئے...پھر جب وہ (ذی طوی کے علاقے میں موجود ایک پہاڑ) "کدائ" تک پہنچے تو ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا:"ربّنا انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع عند بیتک المحرّم ..."_

۱۹_"عن ا بی جعفر علیہ السلام فی قول الله : "انی ا سکنت من ذرّیتي ..."قال: ...نحن هم ونحن بقیة تلك الذریة;[2] حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے خدا کے اس کلام "انی ا سکنت من ذرّیتي ..." کے بارے میں فرمایا:ہم ان میں سے ہیں اور ہم اس نسل سے باقی بچنے والوں میں سے ہیں_

۲۰_"عن ا بی الحسن موسی بن جعفر علیہ السلام قال : ان ابراهیم علیہ السلام لما ا سکن اسماعیل علیہ السلام و هاجر مکة ...قال : "اللّهم انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع عند بیتك المحرّم ... فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم ..." فا وحی الله الی ابراهیم عن ا صعد ا باقبیس فناد فی الناس:یا معشرالخلائق ان الله یا مرکم بحج هذا البیت الذی بمکة ...فهناك ...وجب الحج علی جمیع الخلائق ...;[1]

---

۱)تفسیر قمی، ج ۱ص ۶۰ نورالثقلین ج ۲ص ۵۴۸، ح ۱۰۵_

۲)تفسیر عیاشی ج ۲ص ۲۳۱ ح ۳۵، نورالثقلین ج ۲ص ۵۴۹ ح ۱۰۷_

۱)تفسیر عیاشی ج ۲، ص ۲۳۴، ح ۴۱; نورالثقلین ج ۲، ص ۵۵۱، ح ۱۱۵_

حضرت امام موسی کاظم عليه السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے فرمایا: جب ابراہیم عليه السلام نے اسماعیل عليه السلام اورہاجرہ عليها السلام کو مکہ میں اباد کیا تو فرمایا: اے میرے پروردگار: (انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع ...) پس خداوند متعال نے انکی طرف وحی کی کہ ابو قیس پہاڑ کے اوپر جائو اور لوگوں کو ندا دے کر کہو: اے لوگو بے شک خدا وند متعال نے اپ لوگوں کو اس گھر (کعبہ) کے حج کا حکم دیا ہے جو مکہ میں ہے_ پس اس کے بعد سے حج تمام لوگوں پر واجب ہو گیا_

۲۱_"عن ا بی جعفر عليه السلام قال: انظر الی الناس یطوفون حول الکعبة، فقال: هکذا کانوا یطوفون فی الجاهلیة انما امروا ا ن یطوفوا ثمّ ینفروا الینا ... ثمّ قرا هذه الا یة: "فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" فقال ال محمّد ال محمّد ثمّ قال: الینا الینا؛[۲] حضرت امام محمدباقر عليه السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے فرمایا: کعبہ کے گرد طواف کرنے والوں کی طرف دیکھو؛ پھر اپ عليه السلام نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے_ ان کو حکم دیا گیا تھا وہ طواف کریں اور پھر ہماری طرف پلٹ ائیں_ اس کے بعد امام عليه السلام نے اس آیت کی تلاوت کي: "فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" اس کے بعد فرمایا: ال محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ال محمد صلى الله عليه وآله وسلم، پھر فرمایا: "ہماری جانب، ہماری جانب"

۲۲_"عن ا بی جعفر عليه السلام قال: ...ان ا بانا ابراهیم عليه السلام ...قال: "فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" ا ما انه لم یقل الناس کلّهم، ا نتم ا ولئك رحمکم الله ...و ینبغی للناس ...ا ن یلقونا ا ینما کنّا نحن الا دلاء علی الله؛[۳] حضرت امام محمدباقر عليه السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے فرمایا: بے شک ہمارے باپ ابراہیم عليه السلام نے فرمایا: "فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" انہوں نے یہ تمام لوگوں کے بارے میں نہیں کہا؟ حضرت ابراہیم عليه السلام کے کلام سے مراد اپ لوگ (شیعہ) ہیں_ اور لوگوں کو چاہیے کہ ہم جہاں بھی ہوں ہم سے ملیں، ہم ہی خدا کی طرف ہدایت و راہنمائی کرنے والے ہیں"

۲۳_"قال الصادق عليه السلام فی تفسیر وقوله تعالی: "و ارزقهم من الثمرات": هو ثمرات القلوب؛[۴] حضرت امام صادق عليه السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے خداوندتعالی کے قول: "و ارزقهم من الثمرات" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ان ثمرات سے مراد ثمرات قلب ہے_

---

۲) تفسیر عیاشی ج۲ ص ۲۳۴، ح ۴۳، تفسیر برہان ج۲ ص ۳۲۰ ح ۱۴_ ۳) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۴ ح ۴۱؛ نورالثقلین ج ۲ ص ۵۵۱ ح ۱۱۵_

۴) عوالی اللئالي، ج ۲ ص ۹۶، ح ۲۵۷؛ نورالثقلین ج۲ ص ۵۵۱ ح ۱۱۷

ائمہ علیہ السلام :ائمہ علیہ السلام کے فضائل ۲۱،۲۲

ابراہیم علیہ السلام :مکہ میں ابراہیم علیہ السلام کی نسل کا اباد ہونا ۱،۳،۲، ۱۸ ; ابراہیم علیہ السلام کا تضرع ۸;نسل ابراہیم علیہ السلام کے لئے توفیق کی دعا ۱۶;نسل ابراہیم علیہ السلام کی محبوبیت کی دعا ۱۰ ،۱۲، ۲۳ ; ابراہیم علیہ السلام کے لئے نعمت کی دعا ۱۴ ; ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۱۰ ،۸، ۱۴ ،۱۲ ،۱۵ ،۱۶ ،۲۳; نسل ابراہیم علیہ السلام کی شکرگذاری ۱۶;ابراہیم علیہ السلام کے فضائل ۸;مکہ میں نسل ابراہیم علیہ السلام کو اباد کرنے کا فلسفہ ۳; ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ۲۰;ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں نماز ۵; نسل ابراہیم سے مراد ۱۹

اسماعیل علیہ السلام :اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں اباد کرنا ۲۰

اطاعت:ائمہ علیہ السلام کی اطاعت کی اہمیت ۲۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی نعمتوں کا فلسفہ ۱۷

اماکن:اماکن کی قدر و منزلت ۹;اماکن کا کردار ۱۱

اولاد:اولاد کے لئے دعا ۱۴،۱۲

توفیقات:شکر گذاری کی توفیق کی دعا ۱۶;عبادت کی توفیق کا پیش خیمہ ۱۱

دعا :دعا کے اثرات ۱۳;دعا میں تضرع ۸

روایت: ۱۸،۱۹،۲۰،۲۱،۲۲،۲۳

روح:روح میں موثر عوامل ۱۳

شرعی فریضہ:اہم ترین شرعی فریضہ ۴

شکر:نعمت کے شکر کی اہمیت ۱۶،۱۷

شیعہ شیعوں کے فضائل ۲۲

عبادت :عبادت خدا کی اہمیت ۳،۷

کعبہ:کعبہ کے نزدیک عبادت کی فضیلت ۹;کعبہ کے نزدیک نماز کی فضیلت ۹

مکہ :مکہ کی اہمیت ۹;تاریخ مکہ ۶;مکہ میں توحید ۶;مکہ

کی اقتصادی رونق کی دعا ۱۵مکہ سے لوگوں کی محبت کے لئے دعا ۱۵اہل مکہ کے لئے نعمت کی دعا ۱۴مکہ کی اجتماعی حیثیت ۶;مکہ کی اب وہوا ۲،۱۸

نماز :نماز قائم کرنے کی اہمیت ۳;نماز کی اہمیت ۴;

تاریخ نماز ۵

ہاجرہ:ہاجرہ کو مکہ میں اباد کرنا ۲۰

ہجرت :ہجرت کا فلسفہ ۷

آیت ۳۸

﴿رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللهِ مِن شَيْءٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاء﴾

پروردگار ہم جس بات کا اعلان کرتے ہیں یا جس کو چھپاتے ہیں تو سب سے باخبر ہے اور اللہ پر زمین و آسمان میں کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی _

۱_ اپنی دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ظاہر وباطن کے بارے میں خداوند متعال کے وسیع علم کا اعتراف کرنا _

ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن

۲_انسان کی نیتوں ، محرکات ، افکار ، ظاہری اور باطنی اعمال کا خداوند متعال کی دسترس میں ہونا _

ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن

۳_خدا کی بارگاہ میں دعا کے اداب میں سے ایک اس کی صفات (کمال وجلال) کا ذکر کرنا ہے_

ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن

۴_دعا کے وقت مشکلات اور حاجات کو زبان پر جاری کرنا ،عرض حاجت کا حسن ہے_

ربّ اجعل هذا البلد ء امناً ...ربّنا اني ...بواد غير ذی زرع ...ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن

۵_تمام کائنات (اسمان و زمین کی مخلوقات) خداوند متعال کے علم کی حدود میں اور اس کے حضور حاضر ہے_

وما يخفى على الله من شى ء فى الا رض ولا فى السّماء

٦_کائنات کی کسی بھی شے کا خداوند متعال سے مخفی نہ ہونا ، اس کے ظاہر وباطن سے اگاہ ہونے کی دلیل ہے_

وما يخفى على الله من شى ء فى الا رض ولا فى السّماء

ہو سکتا ہے جملہ "وما يخفى على الله ..." آیت مجیدہ کے پہلے حصے (انك تعلم...) کی علت بیان کر رہا ہو_

ابراہیم ﷤ :ابراہیم کا اقرار١;ابراہیم ﷤ کی دعا ١

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے علم غیب کے دلائل٦;اللہ تعالی کا مخلوقات کے بارے میں علم ٥،٦;اللہ تعالی کا علم غیب ١;اللہ تعالی کے علم کی وسعت٥;اللہ تعالی کے علم غیب کی وسعت ٢

انسان :انسان کا عمل ٢

دعا:دعا کے اداب ٣،٤;دعا میں اسما و صفات ٣;دعا میں حاجت بیان کرنا ٤

نیت:نیت کا علم٢

شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق جیسی اولاد عطا کی ہے کہ بیشک میرا پروردگار عادل کا سننے والا ہے_

آیت ٣٩

﴿الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاء﴾

١_حضرت ابراہیم ﷤ نے بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے خداوند متعال کی حمد و ستائش کي_

الحمد لله الذى وهب لى على الكبر اسمعيل و اسحق

۲_حمد وستائش خداوند کے لئے مخصوص اور وہی اس کے لائق ہے_الحمد لله

۳_ہر چیز کی ستائش وتعریف ،خداوند متعال ہی کی ستائش وتعریف ہے_*الحمد لله

"الحمد"میں الف لام جنس کے لئے ہے_ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ حمد سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کی ستائش و تعریف کی باز گشت خداوند متعال ہی کی جانب ہوتی ہے_چونکہ کسی چیز میں موجود کمال کی وجہ سے ہی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور ہر کمال اور خوبی خداوند متعال کی جانب سے ہے_

۴_اسماعیل عليه‌السلام اور اسحاق عليه‌السلام ،حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے فرزند اور خدا کی جانب سے ان کے لئے ہدیہ تھے_

الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

۵_اہم اور غیر متوقع نعمات اور عطائوں پر خداوند متعال کی حمد وستائش ،ایک لازمی اور قابل قدر کام ہے_

الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

٦_خداوند متعال کی حمد وستائش کرتے وقت نعمتوں کو شمار کرنا اور زبان سے انہیں یاد کرنا ایک پسندیدہ فعل ہے جو اداب دعا میں سے ہے_الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

۷_اولاد کا وجود خدا کی نعمت ہے جو حمد وستائش کے لائق ہے_الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

۸_حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی ولادت حضرت اسحاق عليه‌السلام سے پہلے ہوئي تھی اور وہ عمر میں ان سے بڑے تھے_

وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

اس آیت مجیدہ اور اسی جیسی دوسری ایات میں اسحاق عليه‌السلام سے پہلے اسماعیل عليه‌السلام کے ذکر سے ان کی عمر میں تقدم ظاہر ہوتا ہے اور تاریخ بھی اس بات کی تائید کرتی ہے_

۹_ حتی بڑھاپے اور طبیعی اسباب کے اثرات سے مایوسی کی صورت میں بھی انسان کے صاحب اولاد ہونے میں دعا کا مؤثر ہونا_الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱۰_بڑھاپے اور طبیعی اسباب کے اثرات سے مایوسی کی صورت میں بھی خداوند متعال کے ارادے اور مشیت سے انسان کے صاحب اولاد ہونے کا ممکن ہونا_

الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱۱_حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت سے پہلے خدا وند متعال سے اولاد کی دعا کرنا_الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱۲_حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ،حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے قبول ہونے کا نتیجہ تھے_
الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱۳_حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑھاپے تک اولاد سے محروم اور طبیعی اور عام طریقے سے صاحب اولاد ہونے سے مایوس تھے
_الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱۴_انسان کی ضروریات اور تقاضوں کے پورا ہونے میں طبیعی اسباب کے ساتھ ساتھ دعا کا بھی موثر ہونا_
الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱۵_طبیعی اور عام طریقے سے مایوس ہو جانے والوں کے لئے اپنے مقصودتک رسائی کی واحد امید،دعا ہے_
الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعاء

۱٦_خدا وندمتعال دعا کا سننے اور قبول کرنے والا ہے_ان ربّی لسمیع الدعاء

ابراہیم علیہ السلام :ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا قبول ہونا ۱۲;ابراہیم علیہ السلام کا حمد وثنا کرنا ۱;ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۱۱;ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے۸;ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ۱۲;ابراہیم علیہ السلام کا صاحب اولاد ہونا ۱۳،۱۲;ابراہیم علیہ السلام کی مایوسی ۱۳

اسحاق علیہ السلام :۴اسحاق علیہ السلام کی تاریخ ولادت۸;اسحاق علیہ السلام کی ولادت ۱۱

اسماعیل علیہ السلام :۴اسماعیل علیہ السلام کی تاریخ ولادت۸;اسماعیل علیہ السلام کی ولادت ۱۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے ارادے کے اثرات ۱۰;اللہ تعالی کی مشیت کے اثرات ۱۰;اللہ تعالی سے مختص چیزیں ۲;اللہ تعالی کی نعمتوں کا بیان ٦;اللہ تعالی کا سننا ۱٦;اللہ تعالی کی عطائیں ۴;اللہ تعالی کی نعمتیں ۷

امیدواری :امیدواری کا پیش خیمہ ۱۵

انسان :انسان کی ضروریات کا پورا ہونا ۱۴

بڑھاپا:

بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونا ۱،۹،۱۰،۱۳

حمد:حمد خدا ۱،۲،۳;حمد خدا کی اہمیت ۵،۷;حمد خدا کے اداب ۶

دعا :دعا کے اثرات ۹،۱۴;دعا کے اداب ۶;دعا کا فلسفہ ۱۵;دعا قبول کرنے والا ۱۶

شکر نعمت کی اہمیت :۷

ضروریات :ضروریات کے پورا ہونے میں موثر عوامل ۱۴

طبیعی عوامل :طبیعی عوامل کا کردار ۱۴

عمل :پسندیدہ عمل ۵،۶

مایوسی :طبیعی عوامل سے مایوسی ۹،۱۰،۱۵

موجودات :موجودات کی مدح ۳

نعمت :اولاد کی نعمت ۷

آیت ۴۰

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء﴾

پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے اور پروردگار میری دعا کو قبول کرلے_

۱_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنے لئے خداوند عالم سے نماز قائم کرنے کی توفیق طلب کی_ربّ اجعلنى مقيم الصلوة

۲_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی اولاد کے لئے خدا وند عالم سے نماز قائم کرنے کی توفیق طلب کی_

ربّ اجعلنى مقيم الصلوة ومن ذرّيتي

۳_دوسرے الہی فرائض کی نسبت ،فریضہ نماز کی اہمیت اور بلند مقام و مرتبہ_ربّ اجعلنى مقيم الصلوة ومن ذرّيتي

۴_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اور اپنی اولاد کے لئے معاشرے میں فریضہ نماز کو احیاء کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا کرنا_

ربّ اجعلني مقيم الصلوة ومن ذرّيتي

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نماز پڑھنے کی دعا نہیں کی بلکہ نماز قائم کرنے کی دعا کی ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۵_حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فریضہ نمازاور اسے معاشرے میں احیاء کرنے کی شدید خواہش ہونا_

ربّ اجعلني مقيم الصلوة ومن ذرّيتي

"نماز پڑھنے" کے بجائے "نماز قائم کرنے" کی تعبیر سے مندرجہ بالا مطلب ظاہر ہوتا ہے_

٦_معاشرے میں فریضہ نماز کا احیاء ، ایک انتہائی اہم اور قابل قدر کام ہے_ربّ اجعلني مقيم الصلوة ومن ذرّيتي

چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بزرگ انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں لہذا ان کے معاشرے میں احیائے نماز کے لئے توفیق طلب کرنے سے مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتا ہے_

۷_حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اقامہ نماز کی دعا کے قبول ہونے کے لئے خداوند عالم سے التماس کرنا_ربّناو تقبّل دعائ

۸_دعائوں کی قبولیت کے لئے دعا کرنا ، اداب دعا میں سے ہے_ربّنا وتقبّل دعائ

۹_دعاکی استجابت اور بندوں کی درخواستوں کی قبولیت ، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے_ربّناو تقبّل دعائ

ابراہیم: علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نماز کو اہمیت دینا ۲،۱، ۳، ۵، ۷ ; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۳،۲،۱; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا قبول ہونا ۷

اقدار:٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۹

اولاد:توفیق اولاد کی دعا ۲

دعا:دعا قبول ہونے کے عوامل۹ ;دعاکی استجابت۸; دعا کے اداب ۸

شرعی فریضہ:اہم ترین شرعی فریضہ ۳

نماز:نماز قائم کرنے کی اہمیت ٦،۳ ;نماز قائم کرنے کی توفیق کی دعا۳،۲،۱ ;نماز قائم کرنے کی قدر ومنزلت٦ ;نماز کی اہمیت۳،۲،۱

آیت ۴۱

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا_

۱_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے خداوند عالم سے قیامت کے دن اپنی اور اپنے ماں باپ اور مؤمنین کی مغفرت کی دعا مانگي_

ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين يوم يقوم الحساب

۲_حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے دین توحیدکی پیروی اور الہی فرائض کی انجام دہی میں پیش قدم ہونے کی دعا مانگي_

واجنبنی و بنّي ...اجعلنی مقيم الصلوة ومن ذرّيتی ...اغفرلی ولولديّ وللمو منين

حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی دعائوں میں پہلے اپنے اپ کو مدنظر رکھا ہے اور پھر دوسروں کے لئے دعا کی ہے یہ شاید اس لئے ہو کہ وہ الہی فرائض کی ادائیگی میں پیش قدم رہنا چاہتے ہوں_

۳_دعا کرتے وقت حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا دوسروں پر خصوصی توجہ وعنایت کرنا_ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين

یہ کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنے پروردگار کے ساتھ مناجات کرتے وقت فقط اپنے لئے ہی دعا نہیں کی بلکہ اپنی اولاد ،ماں باپ اورتمام مؤمنوں کو بھی اپنی دعا میں شریک کیا ہے ،اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۴_دوسروں کے لئے دعا کرنا ،پسندیدہ اور قابل قدر عمل ہے_ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين

۵_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے ماں باپ مؤمن اور موحد تھے_ربّنا اغفرلی ولولدي

یہ کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنے ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مؤمن اور موحد تھے_

۶_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا اپنی اولاد اور خاندان کی دنیوی اوراخروی عاقبت کے بارے میں خصوصی توجہ دینا اور انہیں تمام دعائوں میں یاد کرنا_

واجنبنی و بنّي ...من ذرّيتی ...ليقيموا الصـــلوة فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم ... ومن ذرّيتی ...ربّنا اغفرلی ولولدي

۷_قیامت کے دن تمام انسانوں حتّیٰ عظیم انبیاءے کرام علیہ السلام کو مغفرت الٰہی کی ضرورت ہونا_
ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين يوم يقوم الحساب

۸_قیامت ،حساب وکتاب کا دن ہے_يوم يقوم الحساب

۹_قیامت کے دن انسانوں کے حساب و کتاب کے مقام کی اہمیت و عظمت_*ربّنا اغفرلي ...يوم يقوم الحساب
یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قیامت کے مختلف مناظر اور مواقع میں سے فقط حساب وکتاب کے مقام کو یاد کیا ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۱۰_ہر دعا کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ دعا میں اپنی بنیادی خواہشات کو ترجیح دے_*
ربّنا اغفرلی ولولدي ...يوم يقوم الحساب

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعائوں اور مناجات بالخصوص طلب مغفرت کے وقت اپنے اپ کو دوسروں پر مقدم رکھا ہے ،ہوسکتا ہے یہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ دعا کرنے والے کو چاہیئے اپنے کو دعا کرنے میں مقدم رکھے اگرچہ اسے دوسروں کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے_

ابراہیم علیہ السلام :ابراہیم علیہ السلام کا ال ابراہیم علیہ السلام کو اہمیت دینا۶;ابراہیم علیہ السلام کا استغفار ۱;ابراہیم علیہ السلام کا اولاد کو اہمیت دینا ۶; ابراہیم علیہ السلام کا توحید کو اہمیت دینا ۲; ابراہیم علیہ السلام کا عبادت کو اہمیت دینا ۲; ابراہیم علیہ السلام کا لوگوں سے سلوک۳;ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۶،۲،۱;ابراہیم علیہ السلام کی ماں کا ایمان۵;ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ۱; ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی توحید۵; ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا ایمان ۵;ابراہیم علیہ السلام کے والد ۱; ابراہیم علیہ السلام کے والد کی توحید ۵

انبیاء علیہم السلام :انبیاء علیہم السلام کی معنوی ضروریات ۷

انسان :انسانوں کا اخروی حساب و کتاب ۹;انسانوں کی معنوی ضروریات ۷

اولاد :اولاد کے لئے دعا ۶

باپ :باپ کے لئے استغفار ۱

دعا:

دعا کے اداب ۱۰; دوسروں کے لئے دعا ۳; دوسروں کے لئے دعا کی قدر و منزلت ۴;دعا میں اولویت ۱۰

ضروریات:مغفرت کی ضرورت ۷

عمل :پسندیدہ عمل ۴

قیامت :قیامت کی خصوصیات ۸; قیامت کے مواقف ۹;

قیامت میں حساب کتاب ۸; قیامت میں بخشش ۱

ماں :ماں کے لئے استغفار ۱

مغفرت :اخروی مغفرت کی اہمیت ۷

مؤمنین :۵مؤمنین کے لئے استغفار ۱

موحدین :۵

آیت ۴۲

﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ﴾

اور خبردار خدا کو ظالمین کے اعمال سے غافل نہ سمجھ لینا کہ وہ انھیں اس دن کے لئے مہلت دے رہاہے جس دن آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گی_

۱_خداوند عالم کا ظالموں کو ظلم اختیار کرنے کی بری عاقبت کے بارے میں متنبہ کرنا_ولا تحسـبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون

۲_ظالموں کے اعمال سے خداوند عالم کو غافل جاننا، ایک باطل خیال ہے_ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون

۳_ظالمین ،خداوند عالم کے پھندے میں ہیں اور انکی چال چلن پراس کی گہری نظر ہے_ولا تحسـبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون

۴_خداوند عالم کے ظالموں کے اعمال سے کامل طورپر

اگاہ ہونے اور قیامت کے دن ان کے سزا پانے کی طرف توجہ سے انسان کا ظلم و تعدی سے محفوظ رہنا _

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون انما یو خّرھم لیوم تشخص فیہ الا بصر

۵_ ظالموں کی اصلی سزا کو قیامت کے دن تک مئوخر کرنا ، الھی سنتوں میں سے ہے _

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون انما یو خّرھم لیوم تشخص فیہ الا بصر

٦_ قیامت کے دن ظالموں کا خوف کی شدت سے مبہوت اور انکی انکھوں کا خیرہ ہو جانا _

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون انما یو خّرھم لیوم تشخص فیہ الا بصر

۷_ سزا کو مزید شدید کرنے کے لئے خدا وند عالم کی جانب سے قیامت کے دن تک ظالموں کی سزا کو مئوخر کیا جانا _

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون انما یو خّرھم لیوم تشخص فیہ الا بصر

یہ کہ خدا وند عالم نے ظالمین کی سزا کو ایک سخت اور ہولناک دن تک مئوخر کر دیا ہے اس سے ان کی سزا میں شدت کی حکایت ہوتی ہے _ چونکہ اگر یہ سزا دنیا میں دی جاتی تو اس قدر سخت نہ ہوتی _ اس بناء پر ظالموں کی سزا میں تاخیر ان کے فائدے میں نہیں ہے _

۸_ قیامت کے دن ظالموں کی سزا بہت ہی شدید اور ہولناک ہوگي _

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون انما یو خّرھم لیوم تشخص فیہ الا بصر

۹_ ظالموں کے ظلم و ستم کے مقابلے میں خدا وند متعال کا پیغمبر اکرم ﷺ کو تسلی دینا _

ولا تحسبنّ الله غفلاً ... انما یو خّرھم لیوم تشخص فیہ الا بصر

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب آیت میں مخاطب پیغمبر اکرم ﷺ ہوں _

۱۰_ قیامت ، خوف کی شدت اور اس کے ہولناک ہونے کی وجہ سے انکھوں کے کھلا رہ جانے کا دن ہے _

لیوم تشخص فیہ الا بصر

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ اور ظالمین ۹;انحضرت ﷺ کو تسلي ۹

اللہ تعالی :اللہ تعالی اور ظالمین ۳، ۲;اللہ تعالی اور غفلت ۲ ; اللہ تعالی کی سنتیں ۵;اللہ تعالی کی نظارت ۳;اللہ تعالی کے انذار ۱ ذکر:اللہ تعالی کے علم غیب کا ذکر۴;ذکر کے اثرات ۴

سزا:

اخروی سزا کے مراتب۸

الٰہی سنتیں: مہلت دینا الٰہی سنت ہے۵

ظالمین: ظالمین کا اخروی خوف ٦; ظالمین کا انذار ١; ظالمین قیامت کے دن۷، ٦; ظالمین کو مہلت دینا۵;ظالمین کی اخروی سزا۸;ظالمین کی سزا میں تاخیر کا فلسفہ ۷;ظالمین کی سزا میں شدت ۷ ; ظالمین کی سزا ۵

عذاب: اہل عذاب ۸;شدید عذاب ۸

عقیدہ: باطل عقیدہ ٢

قیامت:قیامت کی خصوصیات۸;قیامت کے اہوال ١٠; قیامت میں انکھوں کا کھلا رہ جانا ١٠، ٦; قیامت میں ڈر ١٠

آیت ۴٣

﴿مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لاَ يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاء﴾

سر اٹھائے بھاگے چلے جارہے ہوں گے اور پلکیں بھی نہ پلٹتی ہوں گی اور ان کے دل دہشت سے ہوا ہورہے ہوں گے _

١_ ظالمین قیامت کے دن ذلت و خوف کی حالت میں سر اٹھائے ، انکھیں لگائے اور دوڑتے ہوئے محشور ہوں گے _

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون ...مهطعین مقنعی رء وسهم

"اھطاع"خوف کی حالت میں تیز تیز چلنے کو کہتے ہیں _اور "اقناع" سے مراد ذلت و خواری کی حالت میں سر اٹھانا اور انکھیں کسی چیز پر لگا دینا ہے(لسان العرب)_

٢_ قیامت کے دن ظالمین، وحشت سے انکھوں کی پلکوں کو ہلانے سے عاجز اور ان کے دل تدبیر اور چارہ جوئ سے عاری ہو جائیں گے_یعمل الظلمون ...لا یرتدّ الیهم طرفهم و ا فئدتهم هوائ

٣_ قیامت کے دن ظالموں کا ناقابل بیان خوف ، اضطراب اور حیرت سے دوچار ہوجانا_

يعمل الظلمون ...مهطعين مقنعى رء وسهم لا يرتدّاليهم طرفهم و ا فئدتهم هوائ

۴_ظلم ایک عظیم اور ناقابل بخشش گناہ ہے جو قیامت میں سخت عذاب الہی کا موجب بنے گا_

يعمل الظلمون ... ليوم تشخص فيه الا بصر_مهطعين مقنعى رء وسهم لا يرتدّاليهم طرفهم و ا فئدتهم هوائ

۵_انسان کا قیامت میں جسم اور روح کے ساتھ حاضر ہونا_

ليوم تشخص فيه الا بصر _ مهطعين مقنعى رء وسهم لا يرتدّاليهم طرفهم و ا فئدتهم هوائ

خوف:اخروی خوف کے مراتب۳

سزا:اخروی سزا کے مراتب۴

ظالمین:ظالمین کا اخروی حشر،۱;ظالمین کا اخروی خوف ۱،

۳; ظالمین کی اخروی جلد بازي۱;ظالمین کا اخروی عجز۲;ظالمین کی انکھوں کا حیرت زدہ ہونا ۱ ،۲،۳; ظالمین کی اخروی ذلت۱;ظالمین قیامت کے دن ۳،۲،۱;ظالمین کے اخروی خوف کے اثرات۲

ظلم :ظلم کا گناہ ۴;ظلم کی سزا۴

عذاب :اُخروی عذاب کے اسباب ۴

قیامت:قیامت کا ھول۳،۲،۱;قیامت میں انکھوں کا حیرت زدہ ہو جانا۱،۳،۲

کبیرہ گناہ:۴

گناہ:ناقابل بخشش گناہ ۴

معاد:جسمانی معاد ۵;روحانی معاد۵

آیت ۴۴

﴿وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُواْ رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُواْ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ﴾

اور آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جس دن ان تک عذاب آجائے گا تو ظالمین کہیں گے کہ پروردگار ہمیں تھوڑی مدّت کے لئے پلٹادے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کرلیں اور تیرے رسولوں کا اتباع کرلیں تو جواب ملے گا کہ کیا تم نے اس سے پہلے قسم نہیں کھائي تھی کہ تمھیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا_

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ لوگوں کو خوفناک عذاب کے نزول سے انذار اورڈرانے پرمامور تھے_

وا نذر الناس يوم يا تيهم العذاب ...ربّنا اخّرن

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب"العذاب"سے دنیوی عذاب (استیصال) مرادہو_رسولوں کی دعوت کو قبول کرنے کے لئے مہلت کی درخواست (ربّنا ا خّرنا_____ ونتّبع الرسل)بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے_

۲_ پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت کا عالمی اوروسیع ہونا_وا نذر الناس

۳_تباہ کنندہ دنیوی عذاب دیکھ کر ظالموں کا خداوند عالم کی دعوت کو قبول کرنے اور انبیائے الہی کی پیروی کے لئے مہلت طلب کرنا_يوم يا تيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ربّنا اخّرنالى ا جل قريب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

۴_ظالم لوگ ،قیامت کے دن عذاب دیکھ کر خداوند عالم کی دعوت کاجواب دینے اور انبیائے الہی کی پیروی کرنے کے لئے تھوڑی مدت کی مہلت طلب کریں گے_*

يوم يا تيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ربّنا اخّرنالى ا جل قريب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب"يوم يا تيهم العذاب" سے قیامت کا دن مراد ہو نہ کہ استیصال کرنے والا(تباہ کنندہ)عذاب_

۵_خدا اور اس کے رسول، لوگوں کو زندگی کی فرصتوں اور اسکے وسائل سے(اپني)ہدایت اور دینداری کے لئے صحیح فائدہ اٹھانے اور کافی حدتک بہرہ مند ہونے کی دعوت دیتے ہیں_

وا نذر الناس ...فيقول الذين ظلموا ربّناا خّرناالى ا جل قريب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

٦_خدا کی دعوت کو قبول کرنا، انبیاءے الہی کے راستے کی پیروی کرنا اوران کے فرامین کے مطابق عمل کرنا، عذاب الہی سے محفوظ رہنے کا موجب بنتا ہے_

وا نذر الناس يوم يا تيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ربّناا خّرناالى ا جل قريب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

٧_ظلم ایک ناقابل بخشش گناہ ہے اور اس کا نتیجہ دنیوی عذاب ہے_

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون ...وا نذر الناس يوم يا تيهم العذاب فيقول الذين ظلمو

٨_عذاب استیصال کے نزول کے وقت ظالموں کے مہلت مانگنے پر خداوند عالم کی جانب سے ان کی سرزنش ہونا_

يوم يا تيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ...ا ولم تكونو ا قسمتم من قبل ما لكم من زوال

٩_ظالموں کا دنیا میں اپنی طاقت کے مستحکم اور ناقابل زوال ہونے کی قسم کھانا_

الذين ظلموا ...ا ولم تكونو ا قسمتم من قبل ما لكم من زوال

١٠_عذاب دیکھ کر خداوند متعال سے اسلام قبول کرنے اور پیغمبر اسلام ﷺ کی پیروی کرنے کے لئے مہلت طلب کرنے میں ظالم لوگ سچے نہیں ہیں_

يوم يا تيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ربّناا خّرنا ...ا ولم تكونو ا قسمتم من قبل ما لكم من زوال

ظالموں کے مہلت طلب کرنے پر خداوند عالم نے انہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا :"تم لوگ روشن دلائل اور ایات کے باوجود اپنے ناقابل زوال ہونے پر تاکید کرتے تھے_اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر خدا، انہیں مہلت دے دے تو بھی وہ اپنے باطل راستے کو جاری رکھیں گے_

۱۱_ ظالموں کا دنیوی عذاب کے یقینی ہو جانے کے بعد توبہ کرنا اور پشیمان ہونا ناقابل قبول اور بے نتیجہ ہے_

یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرنا ...ا ولم تکونو ا قسمتم من قبل ما لکم من زوال

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی دعوتیں ۵;انحضرت ﷺ کی رسالت ۱; انحضرت ﷺ کی رسالت کا عالمی ہونا ۲;انحضرت ﷺ کے انذار ۱

اطاعت:انبیاء کی اطاعت ۴،۳;انبیاء کی اطاعت کے اثرات ۶;خدا کی اطاعت کے اثرات ۶

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی دعوتیں ۵;اللہ تعالی کی دعوتوں کو قبول کرنا ۴،۳;اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ۸

انذار:عذاب استیصال سے انذار ۱

توبہ :بے نتیجہ توبہ ۱۱

دنیا کی طرف بازگشت :دنیا کی طرف بازگشت کی درخواست ۴

دینداري:دینداری کی دعوت ۵

ظالمین :ظالمین عذاب کے وقت ۸،۳، ۱۰، ۱۱ ; ظالمین قیامت میں ۴;ظالمین کا مہلت طلب کرنا ۸، ۱۰ ; ظالمین کو مہلت دینے کا فلسفہ ۴،۳;ظالمین کی توبہ قبول نہ ہونا ۱۱;ظالمین کی دروغگوئي ۱۰; ظالمین کی سرزنش ۸;ظالمین کی فکر ۹; ظالمین کی قسم ۹; ظالمین کا اخروی عذاب ۴; ظالمین کی قدرت ۹

ظلم :ظلم کا دنیوی عذاب ۷;ظلم کا گناہ ۷;ظلم کے اثرات ۷

عذاب :دنیوی عذاب کے موجبات ۷; عذاب استیصال ۳; عذاب سے محفوظ رہنے کے موجبات ۶

فرصت :فرصت سے استفادہ ۵

گناہ :ناقابل بخشش گناہ ۷

لوگ:لوگوں کو انذار ۱

مادی وسائل :مادی وسائل سے استفادہ ۵

ہدایت:ہدایت کی طرف دعوت۵

آیت ۴۵

﴿وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الأَمْثَالَ﴾

اور تم تو انھیں لوگوں کی مکانات میں ساکن تھے جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا برتائو کیا ہے اور ہم نے تمھارے لئے مثالیں بھی بیان کردی تھیں_

۱_ خداوندعالم کا ان ظالموں کی سرزنش کرنا کہ جو اپنے سے پہلے والے ظالموں کے عذاب اور الہی مثالوں سے عبرت اور سبق حاصل نہیں کرتے_وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم و ضربنالكم الا مثال

۲_ زمانہ بعثت کے ظالم لوگ ، رفتار و کردار میں سابقہ اقوام کے ظالموں جیسے ہی تھے_وسکنتم فی مسکن الذین ظلمو

۳_ سابقہ دور میں ہلاک ہونے اور عذاب دیکھنے والے ظالموں کی تاریخ، عبرت انگیز اور سبق اموز ہے_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهموتبيّن لكم كيف فعلنا بهم وضربنالكم الا مثال

۴_ عذاب الہی میں مبتلا ہونے والی اقوام کی سرنوشت سے سبق حاصل کرنا ضروری ہے_
ا ولم تکونوا ...وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم وضربنالكم الا مثال

۵_ گذشتہ اقوام اور معاشروں کا ظلم اختیار کرنے کی وجہ سے خداوندعالم کی طرف سے عذاب اور ہلاکت سے دوچار ہونا_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم وضربنالكم الا مثال

۶_ ظلم اختیار کرنا ،دنیا میں خدا کی جانب سے سزا اور

ہلاکت کا موجب بنتا ہے_وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم ... وضربنالکم الا مثال

۷_اپنے اپ پر ظلم کے باعث دنیا میں ہلاکت اور الہی سزا سے دو چار ہونا _

وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم ... وضربنالکم الا مثال

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر بنی ہے کہ جب "ظلموا ا نفسهم " سے اپنے اپ پر ظلم مراد ہو نہ دوسروں پر ظلم جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے_

۸_کفر اختیار کرنا اور انبیاءے الہی کو جھٹلانا ، اپنے اپ پر ظلم ہے اور اس کا نتیجہ خود انسان کو دیکھنا پڑتا ہے_

نجب دعوتك ونتّبع الرسل ...وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم

۹_گذشتہ زمانے کے ظالموں کے اثار، عبرت امیز اور سبق اموزہیں_

وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم ... وضربنالکم الا مثال

مندرجہ بالا مطلب میں جملہ "وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم ..."میں "مساکن" کو باقی رہ جانے والے اثار سے کنایہ کے طور پر لیا گیا ہے_

۱۰_انسانی معاشروں اور اقوام پر الہی سنتوں و قوانین کی حاکمیت کا ناقابل استثنی اور مساوی ہونا _

وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ... وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

۱۱_پوری تاریخ کے دوران ظالموں کی زندگی کے طور طریقوں اور موقف کا ایک جیسا ہونا _

وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم ... وضربنالکم الا مثال

ممکن ہے جملہ " و سکنتم فی مسکن الذین ظلموا ..." میں مسکن اور سکونت سے گذشتہ ظالموں کی جائے سکونت اور مکان مراد نہ ہوبلکہ بطور کنایہ ان کا ہم عقیدہ اور ہم قدم ہونا اور ان کے طورطریقوں کو قبول کرنا مراد ہو_

۱۲_تاریخ بشر میں ظلم کو طولانی سابقہ حاصل ہے_وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم ... وضربنالکم الا مثال

۱۳_انسان کی ہدایت اور سبق اموزی میں تاریخی مثالوں اور عینی نمونوں کا موثر کردار ادا کرنا _

وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

۱۴_ظالموں پر عذاب نازل کرنے سے پہلے خداوند عالم کا ان پر اتمام حجت کرنا _

یوم یا تیهم العذاب ...وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم وضربنالکم الا مثال

یہ جو خدا وند عالم نے فرمایا ہے کہ "تم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے انکے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا" (وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم)ہو سکتا ہے یہ خداوند عالم کی جانب سے عذاب نازل ہونے سے پہلے تمام ظالموں پر اتمام حجت کو بیان کرنے کے لیئے ہو_ بالخصوص خدا نے یہ کلام ظالموں کی جانب سے مہلت طلب کرنے کے بعد نازل کیا ہے_

۱۵_ سزا یافتہ ظالموں کی سرگذشت، سبق اموز اور قابل مثال قصے بیان کرنا قرانی موضوعات میں سے ایک موضوع ہے_

وسکنتم فی مسکن الذین ... وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

۱۶_ عصر بعثت کے لوگ، خداوند عالم کی جانب سے گذشتہ زمانے کی ظالم اقوام کی ہلاک کنندہ سزائوں سے اگاہ تھے_

الذین ظلموا ا نفسهم وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

۱۷_ خداوند عالم سے کفر اختیار کرنے اور اس کے انبیاء علیہم السلام کی پیروی نہ کرنے کے سبب سزا دینا، الہی سنتوں میں سے ہے_و ا نذرالناس ...نجب دعوتك ونتبع الرسل ...کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

امتیں :امتوں کے ظلم کے اثرات ۵;امتوں کے انجام سے عبرت ۴;اُمتوں کے عذاب کے اسباب ۵

انبیاء علیہم السلام :انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کے اثرات ۸

اپنے اپ :اپنے اپ پر ظلم کے اثرات۷;اپنے اپ پر ظلم کے موارد۸

تاریخ :تاریخ سے عبرت ۱۳;تاریخ کے فوائد ۱۳

الہی سنتیں :کیفر وسزا کی الہی سنت۱۷

ظالمین:صدر اسلام کے ظالمین ۲;ظالمین پر اتمام حجت ۱۴ ;ظالمین سے عبرت ۹;ظالمین سے نمٹنے کا طریقہ ۱۱;ظالمین کا عذاب ۱۴;ظالمین کی سرزنش ۱; ظالمین کی سزا سے عبرت ۱;ظالمین کے اثار قدیمہ ۹;ظالمین کے انجام سے عبرت ۳; ظالمین کے انجام کا بیان ۱۵;ظالمین میں توافق ۲،۱۱

ظلم :ظلم کے اثرات ۶;ظلم کی تاریخ ۱۲

عبرت :عبرت کا پیش خیمہ ۱۳;عبرت کے عوامل ۳،۴،۹

عذاب :

اہل عذاب سے عبرت ۴

عصیان: انبیاء ؑ سے عصیان کی سزا ۱۷

قران کریم: قران کریم کی تعلیمات ۱۵; قران کریم کی مثالیں ۱۵; قران کریم کے قصے ۱۵

کفر: دنیوی کفر کے موجبات ۶،۷

گزشتہ اقوام: گزشتہ اقوام کی ہلاکت ۱۶

لوگ: عصر بعثت کے لوگوں کا اگاہ ہونا ۱۶

مثال: مثال کے فوائد ۱۳

معاشرہ: معاشرے کی اجتماعی آفات کی پہچان ۵

ناقابل عبرت لوگ ان کی سرزنش ۱

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۱۳

ہلاکت: ہلاکت کے موجبات ۶،۷

آیت ۴۶

﴿وَقَدْ مَكَرُواْ مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ﴾

اور ان لوگوں نے اپنا سارا مکر صرف کردیا اور خدا کی نگاہ میں ان کا سارا مکر ہے اگرچہ ان کا مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں _

۱_ تاریخ میں گذرنے والے ظالموں کی طرف سے زبردست اور فراوان مکرو حیلے اختیار کرنے کے باوجود، خداوند عالم کی جانب سے ان کو دنیوی ہلاکت وعذاب سے دوچار کرنا _

وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ...و قد مكروا مكرهم ... وان كان مكرهم لتزول منه الجبال

۲_خداوند عالم، ظالموں کے تمام حیلوں اور چالوں سے مکمل اگاہی رکھتا ہے_و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم

۳_انسان اپنی استعداد اور وسائل سے جس قدر بھی فائدہ اٹھائے پھر بھی وہ خداوند عالم کی لامتناہی قدرت کے سامنے عاجز ہے_و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال

۴_معاشرے کے ظالموں کی طرف سے اختیار کیے جانے والے مختلف مکر وحیلوں اور کوہ شکن تدبیروں کے مقابلے میں خداوند عالم کا پیغمبر اسلام ﷺ کو تسلی و تشفی دینا_و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال

۵_گذشتہ زمانے کے ظالموں نے اپنے اپ کو تباہ کنندہ عذاب سے بچانے کے لئے مختلف قسم کے حیلوں اور تدبیروں سے کام لیا ہے لیکن کسی میں کامیاب نہیں ہوئے_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسھم وتبیّن لکم کیف فعلنا بھم ...و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب جملہ "و قد مکروا مکرھم" ضمیر "بھم" کے لئے حال ہو ;یعنی وہ لوگ عذاب سے بچنے کے لئے انواع واقسام کے حیلے اور تدبیریں اختیار کرتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اس میں بتلا ہوئے ہیں_

۶_ظالموں کے حیلے اور تدابیر جتنی بھی وسیع اور کوہ شکن ہی کیوں نہ ہوں، حق کی طاقت کے مقابلے میں بے نتیجہ اور ناکام ہی رہیں گي_و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال

۷_توحیدی شرائع اور ادیان ہمیشہ بے دینوی کے مقابلے میں پہاڑ سے زیادہ محکم و پائیدار اور جاویداں رہیں گے_
فیقول الذین ظلموا ربّنا ا خّرنا ...نجب دعوتك ونتّبع الرسل ...و قد مکروا ... وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال

خداوند عالم کا یہ فرمان کہ حق کی طاقت اور انبیاءے الہی کے مقابلے میں ظالموں کا مکر و فریب اور منصوبے جتنے بھی قوی اور پہاڑ جیسی قدرت رکھتے ہوں، پھر بھی موثر نہیں ہوں گے_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحیدی ادیان اور شریعتیں اور انبیاءے الہی ہمیشہ پہاڑوں سے زیادہ قوی، مستحکم اور ناقابل شکست رہے ہیں_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کو تسلی ۴

ادیان:

ادیان کی جاودانگی ۷;ادیان کی فتح ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علم ۲;اللہ تعالی کی قدرت ۳;اللہ تعالی کے عذاب ۱

انسان :انسان کا عجز ۳

حق :حق کی فتح ٦

دین :دشمنان دین کی شکست ۷

ظالمین :ظالمین کا دنیوی عذاب ۱ ظالمین کے مکر کی قدرت ٦، ۳، ۱;ظالمین کا مکر ۲;ظالمین کے مکر کا بے اثر ہونا ۵، ٦;ظالمین کے مکر کا متنوع ہونا ۵;ظالمین کی ہلاکت ۱

عذاب :اہل عذاب ۱;عذاب استیصال سے نجات ۵

آیت ۴۷

﴿فَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾

تو خبردار تم یہ خیال بھی نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کرے گا اللہ سب پر غالب اور بڑا انتقام لینے والا ہے_

۱_خداوند عالم کے بارے میں وعدہ خلافی کا گمان ، ایک بیہودہ اور نادرست گمان ہے_فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسله

۲_ظالموں کا عذاب اورہلاک ہونا اور انبیاءے الہی کا فتح مند ہونا، ان سے خداوندعالم کا وعدہ تھا_

و ا نذرالناس یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ...وقد مکروامکرهم ...فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسله

مندرجہ بالا مطلب اس آیت اور گذشتہ ایات میں ارتباط سے اخذکیا گیا ہے کہ جو ظالموں کے عذاب کے بارے میں تھیں _یادرہے کہ " فلا تحسبّن "میں "فائ"تفریع سے بھی اس ارتباط کی تائید ہوتی ہے_

۳_انبیاءے الہی سے خداوند متعال کا دشمنوں پر فتح عطا کرنے کا وعدہ ناقابل تخلف ہے _

الذین ظلموا ...وقد مکروامکرهم ...فل تحسبّن الله مخلف وعده رسله

۴_ظالموں کے عذاب میں تاخیر کا مطلب، اپنے انبیاء ﷺ سے خدا کی وعدہ خلافی نہیں ہے_
وقد مکروامکرھم وعنداللہ مکرھم ...فلا تحسبّن اللہ مخلف وعدہ رسلہ

ہو سکتا ہے جملہ "فلا تحسبّن اللہ___"اس مقدر سوال کا جواب ہو کہ بہت سے ظالم ابھی تک عذاب سے دوچار کیوں نہیں ہوئے، لہذا ہو سکتا ہے وعدہ خدا، پورا نہ ہو؟

۵_انبیاءے الہی اور توحیدی ادیان، خداوندعالم کی نصرت اور حمایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں_
فلا تحسبّن اللہ مخلف وعدہ رسلہ

۶_ظالموں کے مکر وحیلے اور چالیں ناکام بنانے کے بارے میں خداوندعالم کا اپنے رسولوں سے وعدہ_
وقد مکروامکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال_فلا تحسبّن اللہ مخلف وعدہ رسلہ

۷_ظالم دشمنوں کے مکر وحیلے کے مقابلے میں خداوندعالم کا پیغمبر اکرم ﷺ کو تسلی وتشفی دینا_
وقد مکروامکرھم وعنداللہ مکرھم ...فلا تحسبّن اللہ مخلف وعدہ رسلہ

۸_خداوندعالم، عزیز(طاقتور، ناقابل شکست)اور زبردست بدلہ لینے والا ہے_ان اللہ عزیز ذوانتقام

۹_خداوندعالم کی ناقابل شکست قدرت اور اس کا صاحب انتقام ہونا، ظالموں کو عذاب دینے اور انبیاءے کرام علیہم السلام کی مدد کے بارے میں کیے گئے وعدوں کے ناقابل تخلف ہونے کی دلیل ہے_
فلا تحسبّن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذوانتقام

جملہ "ان اللہ عزیز ذوانتقام "آیت مجیدہ کے پہلے حصے (فلا تحسبّن___) کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے_

۱۰_ظالموں سے انتقام لینا اور طاقت وقدرت کے ذریعے ان کو سرکوب کرنا ایک جائز اور پسندیدہ کام ہے_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ...فلا تحسبّن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذوانتقام

مندرجہ بالا مطلب خداوندعالم کے عمل اور مخالفین حق کے ساتھ اس کے رویے سے اخذ کیا گیا ہے_چونکہ خدا کے اوصاف میں سے ایک اس کا "منتقم "(بدلہ لینے والا) ہونا ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ خداوندعالم کا انتقام حق اور اہل حق کے دفاع کے لئے ہوتا ہے نہ کہ اپنے لئے بنابریں خداوندعالم کے اس عمل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حق کے لئے انتقام لینا ایک اچھا کام ہے_

انحضرت ﷺ :

انحضرت ﷺ کو تسلی ۷

ادیان: ادیان کی امداد ۵

اسماء و صفات: ذو انتقام ۸;عزیز ۸

الهی امداد: الهی امداد جن کے شامل حال ہے ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی قدرت کے اثرات ۹;اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا ۱،۳،۴;اللہ تعالی کے وعدوں کے حتمی ہونے کے دلائل ۹;اللہ تعالی کے وعدوں کے بارے میں بدگماني ۱;اللہ تعالی کے وعدے ۲، ۶;اللہ تعالی کے عذاب کا وعدہ ۲

انبیاء علیہم السلام: انبیاء علیہم السلام کو وعدہ ۲،۳،۶،۹;انبیاء علیہم السلام کی امداد ۵،۹

ظالمین: ظالمین سے انتقام ۱۰;ظالمین کا عذاب ۹;ظالمین کا مکر ۷; ظالمین کے مکر و حیلے کا بے اثر ہونا ٦ ; ظالمین کے عذاب میں تاخیر ۴;ظالمین کو وعید ۲; ظالمین کی سرکوبی ۱۰;ظالمین کی ہلاکت ۲

عمل: پسندیدہ عمل ۱۰

فتح: فتح کا وعدہ ۲،۳

آیت ۴۸

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُواْ للهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

اس دن جب زمین دوسری زمین میں تبدیل ہوجائے گی اور آسمان بھی بدل دئے جائیں گے اور سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے_

۱_جس دن یہ اسمان اور زمین، کسی دوسرے اسمان اور زمین میں بدل جائیں گے، وہ خداوند عالم کا ظالموں سے انتقام لینے اور انہیں عذاب دینے کا دن ہو گا_

وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا انفسهم ...ان الله عزيز ذوانتقام يوم تبدّل الا رض غيرالا رض والسموت

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب"یوم تبدّل_____" انتقام کے لئے ظرف ہو_

۲_قیامت کے برپا ہونے پر اسمان و زمین میں بنیادی تبدیلی انا اور موجودہ نظام کا کسی دوسرے نظام میں تبدیل ہو جانا _

يوم تبدّل الا رض غيرالا رض والسموت وبرزوالله

۳_قیامت میں انسانی زندگی و حیات کے حالات دنیوی زندگی سے مختلفہیں_
یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت

واضح ہے کہ کائنات کے نظام کے تبدیل ہوجانے سے انسانی زندگی بھی اسی کے مطابق تبدیل ہو جائے گی چونکہ انسانی زندگی اور دنیا کے موجودہ نظام کے درمیان نہ ٹوٹنے والا رشتہ برقرار ہے_

۴_قیامت کے برپا ہونے پر اسمان وزمین کے موجودہ نظام کے تبدیل ہوجانے کے باوجود ان کا اخرت میں موجود ہونا_
یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت

۵_قیامت کے برپا ہونے پر کائنات کے موجودہ نظام (اسمان و زمین) کا انسان کی اُخروی اور ابدی زندگی کے مطابق نظام میں تبدیل ہو جانا_یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت

آیت مجیدہ کا پہلا حصہ (یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسماوات وبرزواللہ) ممکن ہے اس سوال کا جواب ہو کہ اخرت میں انسان کی ابدی زندگی کس طرح ممکن ہے اور کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے موت ہی نہ ائے؟قران اس کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:کائنات کا موجودہ نظام اخرت کی ابدی زندگی کے تقاضوں کے مطابق تبدیل ہو کر مکمل طور پر ایک مختلف نظام میں بدل جائے گا_

٦_کائنات کا متعدد اسمانوں پر مشتمل ہونا_والسموت

۷_قیامت کے دن تمام انسانوں کا خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہونا_وبرزواللہ الوحدالقھّار

۸_قیامت کا دن ،ظالموں کے حاضر کیے جانے اور ان سے خدا کے انتقام کا دن ہے_
و ا نذر الناس ... الذین ظلموا ... ان اللہ عزیز ذوانتقام_یوم تبدّل الا رض ... وبرزواللہ الوحدالقھّار

۹_روز محشر خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت انسان کے ظاہر و باطن اور اس کی حقیقت کا اشکار ہوجانا_
یوم تبدّل الا رض ... وبرزواللہ الوحدالقھّار

"برزو"کے معانی میں سے ایک معنی اس حقیقت کا اشکار اور ظاہر ہو جانا ہے کہ جو پہلے پنہان اور مخفی تھی (مفردات راغب)_

۱۰_خداوندعالم واحد(یکتا) اور قھار(مسلط و فاتح) ہے_

وبرزواللہ الوحدالقھّار

۱۱_قیامت ،خداوند عالم کی قھاریت اوریکتائي کے جلوہ گر ہونے کا دن ہے_

یوم تبدّل الا رض ... وبرزواللہ الوحدالقھّار

۱۲_"سا ل حبر من الیھود،رسول اللہ ﷺ فقال:ا ین الناس"یوم تبدّل الا رض غیر الا رض؟"قال:ھم فی الظلمة دون الجسر[1]"ایک یہودی عالم نے رسول خدا ﷺ سے آیت مجیدہ "یوم تبدّل الا رض غیر الا رض"کے بارے میں پوچھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہیں ؟ انحضرت ﷺ نے فرمایا:وہ پل کے نزدیک تاریکی میں ہیں"

۱۳_"عن محمد بن مسلم قال:سمعت ا با جعفر علیہ السلام یقول: ...لعلّکم ترون انّہ اذا کان یوم اقیامة ... ان اللہ تبارک وتعالی لایعبد فی بلادہ ولایخلق خلقاً یعبدونہ ...بلی واللہ _لیخلقنّ خلقاً من غیر فحولة ولا اناث ...ویخلق لھم ا رضاً تحملھم وسماء تظلّھم ا لیس اللہ یقول:"یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسماوات"...;[2]محمد بن مسلم کہتے ہیں :میں نے امام محمدباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا: شاید تم گمان کرو کہ جب قیامت کا دن ائے گا...تو خداوند عالم کی اس کے بلاد میں عبادت نہیں ہوگی اور جو لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں وہ انہیں خلق نہیں کرے گا؟خدا کی قسم ایسا نہیں ہے ،خدا ایک مخلوق کو نر ومادہ کے بغیر خلق کرے گا اور ان کے رہنے کے لئے ایک زمین اور ان پر سایہ انداز ہونے کے لئے ایک اسمان خلق کرے گا_کیا خداوندعالم نے نہیں فرمایا:"یوم تبدّل الا رض غیر الا رض والسماوات؟"

۱۴_"عن علی بن الحسین علیہ السلام قال:"تبدّل الا رض غیرالا رض"یعنی با رض لم تکتسب علیھا الذنوب بارزة،لیست علیھا جبال ولانبات کما دحاھا ا وّل مرّة[3]حضرت امام علي علیہ السلام بن حسین علیہ السلام سے خداوندعالم کے اس فرمان"تبدّل الارض غیر الارض"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا:اس سے مرادیہ کہ وہ ایسی زمین میں بدل دی جائے گی کہ جس پر کوئي گناہ انجام نہیں پایا ،وہ وسیع اور کھلی زمین ہے ،اس پرنہ کوئي پہاڑ ہے اور نہ نباتات گویا خدا نے پہلی دفعہ اس زمین کو پھیلایا ہے_

۱۵_"عن ا بی ا یوب الا نصاری قال:ا تی النبي ﷺ حبر من الیھود وقال:ا را یت اذ

---

۱)تفسیر طبری ،جز۱۳ قران ،ص ۲۵۳;الدر المنثور ،ج۵، ص ۵۶_

۲)تفسیر عیاشی ،ج۲،ص ۲۳۸،ح ۵۷;تفسیر برہان ،ج۲،ص ۳۲۳ ،ح ۵،۱۴_

۳)تفسیر عیاشی ،ج۲،ص ۲۳۶،ح ۵۲;تفسیر برہان ،ج۲،ص ۳۲۳ ،ح ۶،۹_

يقول الله :"تبدّل الا رض غيرالا رض" فا ين الخلق عند ذلك؟ قال:ا ضـــياف الله لن يعجزهم مالديه;[1]ابو ايوب انصاري سے منقول ہے كہ ايک يہودي عالم، رسول اكرم ﷺ كے پاس ايا اور اس نے كہا:مجھے خدا كے اس قول كے بارے ميں بتائو كہ جس ميں اس نے فرمايا:"تبدّل الا رض غيرالا رض"پس اس وقت لوگ كہاں ہو نگے ؟انحضرت ﷺ نے اس كے جواب ميں فرمايا :وہ خدا كے مہمان ہيں اور جو كچھ خدا كے پاس ہے وہ انہيں عاجز نہيں كرتا _

١٦_"قال رسول اللہ ﷺ فى قول اللہ:"تبدّل الا رض غيرالا رض"قال : ا رض بيضاء كا نھا فضة، لم يسفك فيھادم حرام ولم يعمل فيھا خطيئة (٢) حضرت رسول خدا ﷺ سے خدا كے اس فرمان :"تبدّل الا رض غير الا رض" كے بارے ميں منقول ہے كہ اپ ﷺ نے فرمايا:(يہ زمين)چاندي كى مانند ايک دوسري سفيدزمين ميں تبديل ہو جائے گى كہ جس ميں كوئي ناحق خون نہيں گرا ہو گا اور كوئي گناہ انجام نہيں پايا ہو گا_

اخرت:اخرت كا اسمان ۴;اخرت كى زمين ۴

اسمان :اسمان كا متعدد ہونا ٦;اسمان كى تبديلى ۵،٢،١

افرينش:افرينش كا انجام ١۵;نظام افرينش كى تبديلى ۵،٣،٢

اسماء و صفات :قہار ١٠;واحد ١٠

اللہ تعالى :اللہ تعالى كا انتقام ٨;اللہ تعالى كے انتقام كا وقت ١

انسان :انسانوں كا بارگاہ خدا ميں ہونا ٩،٧قيامت برپا ہوتے وقت انسان ١٢

روايت:١٦،١۵،١۴،١٣،١٢

زمين:زمين قيامت ميں ٣١، ١۴، ١٦;زمين كى تبديلى ۵،٢،١

زندگي :اخروى زندگي٣;دنيوى زندگي٣

ظالمين :ظالمين سے انتقام ٨،١;ظالمين قيامت ميں ٨; ظالمين كا اخروى حشر٨; ظالمين كا عذاب ١

قيامت:قيامت ميں اسمان ١٣;قيامت ميں اجتماع ٧; قيامت ميں توحيد كى تجلى ١١; قيامت ميں حقائق كا ظاہر ہونا ٩ ; قيامت ميں قاھريت خداكى تجلى ١١; قيامت كى نشانياں ۵،٢

آیت ۴۹

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الأَصْفَادِ﴾

اور تم اس دن مجرمین کو دیکھو گے کہ کس طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ـ

۱ـ قیامت کے دن مجرموں کی حالت کو سب لوگ دیکھیں گے ـوتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد

" وتری المجرمین "(مجرموں کو دیکھو گے) کا مخاطب بنی نوع انسان ہے بنابریں اس سے ہم یہ استفادہ کر سکتے ہیں کہ مجرمین کی حالت سب لوگ دیکھ سکیں گے ـ

۲ـ قیامت کے دن مجرمین کے گروہ (قیدیوں کی طرح) طوق و زنجیروں میں ایک ساتھ باندھے جائیں گے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ حاضر و محشور ہونگے ـوتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد

" صفد " کی جمع " اصفاد " ہے جس کا معنی وہ رسی یا وسیلہ کہ جس سے کچھ افراد کو قیدیوں کی طرح ایک ساتھ باندھا جاتا ہے ـاور" مقرنین "، "قران" کا مصدر ہے جس کا مطلب چند چیزوں یا چند افراد کو ایک ساتھ محکم اور شدت کے ساتھ باندھنا ہے ـ(لسان العرب)نیز یاد رہے کہ " مقرنین " کو باب تفعیل سے لانا، تکثیر کا معنی دیتا ہے ـ

۳ـ قیامت کے دن مجرموں کے طوق وزنجیر میں قید کیے جانے کا سبب ان کا مجرم اور گناہگار ہونا ہے ـ

وتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد

۴ـ قیامت کے دن مجرموں کا طوق و زنجیر میں ہونا خداوندعالم کی بے مثال قھاریت ،عزت اور انتقام کا جلوہ ہے ـ

ان اللہ عزیز ذوانتقام ...وبرزواللہ الوحدالقھّار ــوتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی عزت کی نشانیاں ۴;اللہ تعالی کی قاھریت کی نشانیاں ۴;اللہ تعالی کے انتقام کی

نشانیاں ۴

عذاب :اخروی عذاب کے موجبات ۳

گناہ :گناہ کے اثرات ۳

گناہگار لوگ:ان کا اخروی عذاب ۴; ان کی اخروی اسارت ۳، ۴;ان کے حشر کی کیفیت ۲;وہ قیامت کے دن ۱ ، ۲

آیت ۵۰

﴿سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمْ النَّارُ﴾

ان کے لباس قطران کے ہوں گے اور انکے چہروں کو آگ ہر طرف سے ڈھانکے ہوئے ہوگی _

۱_قیامت کے دن مجرمین ایک سیاہ ،بدبودار، گرم اور (تارکول جیسے) اشتعال انگیز مادے کا کرتا پہنے ہوں گے_

وتری المجرمین ...سرابیلھم من قطران

" قطران" ایک سیاہ ،بدبودار اور چپکنے والا مادہ (تیل) ہے کہ جسے اونٹ کے بدن پر ملتے ہیں (مجمع البیان) یہ جو خداوندعالم نے فرمایا ہے کہ دوزخیوں کا لباس قطران سے ہے ممکن ہے یہ دوزخی انسان کے بدن پر جہنم کی اگ کی سوزش اور اشتعال انگیزی کی زیادتی کو بیان کرنے میں مبالغے کے لئے ہو_نیز مادہ قطران کے قابل اشتعال ہونے کو بیان کرنے کے لئے ہو_ (لسان العرب)

۲_قیامت کے دن مجرمین کا چہرہ اگ سے ڈھانپا ہوگا_وتری المجرمین ...وتغشی وجوھھم النار

۳_قیامت کے دن عذاب الہی مجرمین اور گناہگاروں کے پورے وجود کو گھیر لے گا _

وتری المجرمین ...سرابیلھم من قطران وتغشی وجوھھم النار

" وجوہ"(چہروں) کی تعبیر شاید پورے وجود سے کنایہ ہو;چونکہ چہرہ انسان کے پورے وجود کا ائینہ ہوتا ہے_قابل ذکر یہ کہ اتشین لباس اور مجرمین کے طوق وزنجیر میں باندھے جانے سے

بھی اسی مطلب کی تائید ہوتی ہے_

۴_قیامت کے دن مجرموں کے حاضر ہونے کی کیفیت اور انداز سے ایک ہولناک اور قبیح منظر کی عکاسی ہوتی ہے_

وبرزوا ...وتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد_ سرابیلھم من قطران وتغشی وجوھھم النار

۵_قیامت کے دن سب انسان، جسم و روح کے ساتھ حاضر ہوں گے_

مقرّنین فی الا صفاد_سرابیلھم من قطران وتغشی وجوھھم النار

۶_"عن ا بی عبداللہ علیہ السلام : ...ان جبرئیل جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...قال: ...لو ا ن سربالا من سرابیل ا هل النار علّق بین السّماء والا رض لمات ا هل الا رض من ریحه و وهجه;[1]امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ائے ...اور کہا: اگر اہل اتش کے کرتوں میں سے ایک کرتا بھی زمین و اسمان کے درمیان لٹکایا جائے تو اہل زمین اسکی بدبو اور شعلوں سے مرجائیں_

جہنمی لوگ :جہنمی لوگوں کے لئے لباس ۱،۶

روایت :۶

عذاب :اخروی عذاب کا احاطہ ۳

قیامت :اھوال قیامت ۴

گناہگار لوگ :ان کا اخروی عذاب۱،۲،۳;ان کا اخروی لباس ۱;ان کا چہرہ ۲;ان کے حشر کی کیفیت ۴;وہ قیامت میں ۱،۲

معاد :جسمانی معاد۵;روحانی معاد ۵

---

۱)تفسیر قمی ،ج ۲،ص ۸۱ ;نور الثقلین ،ج ۲،ص ۵۵۸،ح ۱۴۸_

آیت ۵۱

﴿لِيَجْزِي اللّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾

تاکہ خدا ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دے دے کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ـ

۱ـ قیامت برپا ہونے پر انسانوں کو سزا و جزا دینے کے لئے موجودہ اسمانوں اور زمین کے نظام کا کسی دوسرے نظام میں تبدیل ہوجانا ـ یوم تبدّل الا رض غیرالا رضــــــ وبرزوا الله ــــــ لیجزی الله کل نفس ما کسبت

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "لیجزی" آیت مجیدہ ۴۸ کے کلمہ "برزوا" سے متعلق ہو ـ

۲ـ کائنات کے موجودہ نظام کے ساتھ انسان کو مکمل سزا و جزا دینا ممکن و مناسب نہیں ـ

یوم تبدّل الا رض غیرالا رضــــــ وبرزوا الله ــــــ لیجزی الله کل نفس ما کسبت

کیونکہ خدا وندعالم نے قیامت میں انسانوں کی سزا و جزا کا مسئلہ پیش کرنے سے پہلے دنیا کے موجودہ نظام کے تبدیل ہونے کا مسئلہ پیش کیا ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے ـ

۳ـ قیامت کے دن الہی سزا و جزا کا نظام، انسان کی تمام حرکات و سکنات کے مقابلے میں سب انسانوں تک پھیلا ہوا ہے ـ لیجزی الله کل نفس ما کسبت

"ما کسبت" میں "ما" موصولہ ہے جو جنس کا معنی دیتا ہے ـ بنا بریں "ما کسبت" یعنی انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اور جو بھی حرکت اس سے سرزد ہوتی ہے ـ

۴ـ قیامت کے دن، خدا وند عالم کی طرف سے انسانوں کی جزا و سزا، مکمل طور پر انسان کے عمل کی کمیت و کیفیت کے مطابق و مناسب ہوگی ـ لیجزی الله کل نفس ما کسبت

۵ـ قیامت کے دن انسان کی عاقبت اور سعادت و شقاوت، دنیا میں کیے گئے اس کے عمل و کردار پر موقوف ہوگی ـ

لیجزی الله کل نفس ما کسبت

۶ـ اخرت میں جزائے الہی کی بنیاد انسان کے عمل اور جزا و سزا کے لئے اس کے استحقاق پر استوار ہے ـ

لیجزی الله کل نفس ما کسبت

خدا وند عالمنے جزا و سزا میں انسان کی سعی و کوشش (ما کسبت) کا مسئلہ پیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی جزا و سزا کی بنیاد یہی چیز ہے نہ کوئی اور چیز ـ

۷_قیامت کے دن، خداوندعالم کا جزا دینا ،در حقیقت خود انسان کے عمل کا مجسم ہونا ہے جو اس کے کردار کا ائینہ ہے_
لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت
(سعی و کوشش کے مقابلے میں) جملہ "بما کسبت " کے بجائے جملہ "ما کسبت" انا ، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ الہی جزا و سزا اور انسانی عمل کے درمیان مکمل وحدت پائي جاتی ہے_بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں بعینہ ایک ہی چیزہیں_
۸_انسا ن اپنی تمام حرکات و سکنات و فعل و کردار کے مقابلے میں ذمہ داراورایک مختار مخلوق ہے_
لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت
یہ کہ خدا وند عالم انسان کے عمل کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہے ،اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان ایک مختار اور ذمہ دار مخلوق ہے_چونکہ پوچھ گچھ اسی وقت معقول ہے کہ جب انسان صاحب اختیار اور ذمہ دار ہو_
۹_خداوند عالم کا انتقام لینا خود انسان کے عمل کا تقاضا ہے نہ انتقام جوئي کی خصلت کا نتیجہ_
ان اللہ عزیز ذوانتقام_____لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت
اس بات کی صراحت کرنا کہ خداوندعالم خود انسان کی سعی و کوشش کے برابر اسے جزا اور سزا دیتا ہے اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ گذشتہ آیت مجیدہ کے مطابق خدا کا انتقام لینا ،انتقام جوئي کی خصلت کی بنا پر نہیں بلکہ خود انسان کے عمل اور کردار کے مطابق ہے_
۱۰_الہی جزا و سزا فقط انسان کے ارادی اعمال اور سعی و کوشش کے مقابلے میں ہے نہ کہ ذاتی اور فطری امور کے مقابلے میں_لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت
اس بات کی صراحت کرنا کہ خداوندعالم خود انسان کی سعی و کوشش کے برابر اسے جزا اور سزا دیتا ہے(ما کسبت)،ہو سکتاہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_
۱۱_خدا وند عالم "سریع الحساب" (جلد حساب لینے والا)ہے_ان اللہ سریع الحساب
۱۲_قیامت کے دن خدا وند عالم انسان کے اعمال کا حساب وکتاب بہت سرعت کے ساتھ انجام دے گا_
لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت ان اللہ سریع

الحساب

۱۳_ دنیا میں انسان کا عمل انجام پاتے ہی بغیر کسی تاخیر کے خدا وندعالم کی جانب سے اس کا دقیق حساب لے لیا جاتا ہے_لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت ان اللہ سریع الحساب

مذکورہ مطلب اس بات پر بنی ہے کہ جب خداوند عالم کے " سریع الحساب "ہونے سے اسی دنیا میں اعمال کا حساب کتاب لیا جانا مراد ہو اور یہ حساب کتاب قیامت کے دن تک چھوڑا نہ جاتا ہو_بلکہ بندوں سے اعمال کے صادر ہوتے ہی انکو ثبت کرکے ان کا محاسبہ ہو جاتا ہو_

۱۴_ خدا وند عالم کی الوہیت ،بندوں کی جزا وسزا کی مقتضی ہے_لیجزی اللہ ـــــان اللہ سریع الحساب

ایک ہی آیت میں بغیر کسی صراحت کی ضرورت کے کلمہ جلالہ"اللہ "کے انے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

اسمان :اسمان کے تبدیل ہونے کا فلسفہ ۱

افرینش :نظام افرینش اور جزا ۲;نظام افرینش اور سزا ۲ ; نظام افرینش کے تبدیل ہونے کا فلسفہ ۱

اجر:اخروی اجر کے عوامل ۶;اجر کا پیش خیمہ ۱۴;اجر کے عوامل ۱۰; عمل اور اجر میں تناسب ۴

اختیار :اختیار کے اثرات ۱۰

اسماء و صفات :سریع الحساب ۱۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی الوہیت کے اثرات ۱۴;اللہ تعالی کی طرف سے حساب و کتاب لینے میں سرعت ۱۲ ،۱۳ ; اللہ تعالی کی طرف سے سزائیں ۷;اللہ تعالی کے انتقام کا سرچشمہ ۹

انسان :انسان کا اخیتار ۱۰،۸;انسانوں کی اخروی جزا ۱; انسانوں کی اخروی سزا ۱;انسان کی ذمہ داري ۸

زمین :زمین کی تبدیلی کا فلسفہ ۱

سزا :اخروی سزا کے عوامل ۶;سزا کا پیش خیمہ ۱۴;سزا اور گناہ میں تناسب ۴;سزا کے عوامل ۱۰

سزائیں :اخروی سزائوں کا عام ہونا ۳

سعادت :

اخروی سعادت کے عوامل ۵

شقاوت :اخروی شقاوت کے عوامل ۵

عمل : عمل کا اخروی اجر ۴; عمل کا اخروی حساب وکتاب ۱۲ ; عمل کا مجسم ہونا ۷; عمل کا حساب وکتاب ۱۳; عمل کے اثرات ۵،۶،۹،۱۰; عمل کی اخروی سزا ۴

قیامت :قیامت میں جزا وسزا کا نظام ۳،۴،۶;قیامت میں حقائق کا ظہور ۷

نظام سزا وجزا :۱۰

آیت ۵۲

﴿هَذَا بَلاَغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُواْ بِهِ وَلِيَعْلَمُواْ أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ﴾

بیشک یہ قرآن لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تا کہ اسی کے ذریعہ انھیں ڈرایا جائے اور انھیں معلوم ہوجائے کہ خدا ہی خدائے واحد ویکتا ہے اور پھر صاحبان عقل نصیحت حاصل کرلیں _

۱_قران ، لوگوں کی طرف خداوندعالم کے پیغام کا ابلاغ ہے_هذا بلغ،للناس

مفسرین نے " ھذا "کے مشار الیہ کے بارے میں تین احتمال ذکر کیے ہیں :ایک یہی اخری ایات کہ جو دوزخیوں کی بری حالت کے بارے میں ہیں_دوسرا اسی سورے کی ایات اور تیسرا خود قران کریم_مندرجہ بالا مطلب تیسرے احتمال پر مبنی ہے _

۲_قران ،عالمی کتاب اورسب لوگوں کے لئے قابل فہم ہے_هذا بلغ،للناس

۳_قران ،تمام انسانوں کوڈرانے اور خبردار کرنے کا وسیلہ ہے _هذا بلغ،للناس ولينذروا به

۴_ایمان سے عاری انسان ،ناقابل حل مشکلات ، صدمات اور خطرات سے دوچار ہوتا ہے_*هذا بلغ،للناس ولينذروا به

قران کو خداوندعالمنے انذار اور خبردار کرنے کا وسیلہ قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے راستے میں بہت سے خطرات اور مشکلات موجود ہوتی ہیں کہ جن کے بارے میں قران خبردار کر رہا ہے اور اگر انسان قران کی راہنمائی اور ہدایت سے استفادہ نہ کرے اور اس پر ایمان نہ لائے تو ان میں گرفتار ہو جائے گا_

۵_قران، انسان کی راہ میں موجود مشکلات، خطرات اور مصائب سے اس کی نجات کا باعث بنتا ہے_*
هذا بلغ،للناس ولينذروا به

٦_قران، خداوندیکتا سے انسانوں کی اگاہی اور اس کی وحدانیت کے بارے میں انہیں ادراک عطا کرنے کے لئے (نازل ہوا) ہے_هذا بلغ،للناس____وليعلموا انما هو اله واحد

٧_قران، وحدانیت خدا کی بولتی دلیل ہے_هذا بلغ،للناس____وليعلموا انما هو اله واحد

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب فقط قران کے مطالب توحید کی تعلیم نہ دیں بلکہ خودقران اپنی کیفیت اور خصوصیات کے ساتھ خدا کی یکتائی پر دلیل ہو_

٨_خدا کی یکتائي کا اثبات اور لوگوں کو اس کی حقیقت سے اگاہ کرنا ہی قران کا بنیادی ترین موضوع اور اس کی تعلیمات کا محور ہے_هذا بلغ،للناس____وليعلموا انما هو اله واحد

٩_اصول دین (توحید وغیرہ) کا علم ایک ضروری چیز ہے_هذا بلغ،____وليعلموا انما هو اله واحد

یہ کہ خدا کی یکتائي اور وحدانیت کے بارے میں لوگوں کا علم، انذار اور ابلاغ وحی کا مقصد ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقصد تک پہنچنا یعنی وحداینت خدا سے اگاہی حاصل کرنا ایک ضروری چیز ہے_

١٠_قران، خالص عقل کے حامل افراد کی نصیحت پذیری اور بیداری کے لئے نازل ہوا ہے_
هذا بلغ،للناس ____ و ليذّكراولواالالباب

١١_عقلمندی، قرانی تعلیمات اور معارف سے بہرہ مند ہونے کے شرائط اور ضروری اسباب میں سے ایک ہے_
هذا بلغ،للناس ____ و ليذّكراولواالالباب

١٢_قران کی تعلیمات اور معارف، خالص عقل کے مطابق اور اس کے ساتھ ہم اہنگ ہیں_
هذا بلغ،للناس ____و ليذّكراولواالالباب

یہ کہ خدا نے اہل عقل کی نصیحت پذیری کو نزول قران کا مقصد قرار دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

کہ قران عقلی معیار کے مطابق اور اس سے ہم اہنگ ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل عقل اس سے نصیحت حاصل نہ کرتے بلکہ نتیجہ اس کے برعکس ہوتا_

۱۳_خالص عقل کے حامل افراد کو پند و نصیحت کرنا ہی تعلیمات قران کا اہم ترین محور اور اس کے بنیادی موضوعات میں سے ہے_هذا بلغ،للناس ــــــو لیذّکراولواالالباب

انذار:انذار کا وسیلہ ۳

انسان:انسان کے خطرات سے دوچار ہونے کا پیش خیمہ ۴

اہل عقل:اہل عقل کو یاد دہانی ۱۳;اہل عقل کی عبرت پذیری ۱۰

ایمان:ایمان کے اثرات ۴

تعقل:تعقل کے اثرات ۱۱

توحید:توحید کا پیش خیمہ ۶;توحید کی اہمیت ۸،۹;توحید کے دلائل ۷

دین:دین کی عقلانیت ۱۲;اصول دین کے علم کی اہمیت ۹

عبرت:عبرت کے عوامل ۱۰

قران کریم:قران کریم اور عقل ۱۲; قران کریم سے استفادے کی شرائط ۱۱;قران کریم کا نجات بخش ہونا۵;قران کریم کا کردار ۵،۳، ۶، ۷، ۱۰ ; قران کریم کا وحی ہونا ۱; قران کریم کا واضح ہونا ۲;قران کریم کی اہمیت ۵;قران کریم کی خصوصیات ۲;قران کریم کی اہم ترین تعلیمات ۸، ۱۳;قران کریم کی عالمگیری ۲;قران کریم کی عقلانیت ۱۲;قران کریم کے انذار۳;قران کریم کے نزول کا فلسفہ ۱۰; قران کریم کے فہم کی سہولت ۲

تنبہ:متنبہکرنے کے عوامل ۱۰

۱۵- سورہ حجر

آیت ۱

﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾

﴿الَر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ﴾

بنام خدائے رحمان و رحیم

الر یہ کتاب خدا اور قرآن مبین کی آیات ہیں _

۱_ "الر" رموز قران میں سے ہے_الر تلك آيات الكتاب

۲_ "الر" قران کریم کی ایات میں سے ہے اور عظمت کا حامل ہے_الر تلك آيات الكتاب

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الر" مبتدا اور جملہ "تلک ایات الکتاب" اُس کی خبر ہو_

۳_ سورہ حجر کی ایات ،قدرومنزلت اور عظمت وقداست کی حامل ہیں_تلك آيات الكتاب

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "تلک" کا مشار الیہ یہی سورہ حجر ہو_"تلک" چونکہ دور کے لئے اشارہ ہے لہذا ہو سکتا ہے اس سورہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہو_

۴_ قران کی تمام ایات کے نزول کا سلسلہ ختم ہونے سے پہلے ہی اسے کتاب کے عنوان سے متعارف کیا گیا ہے_

الر تلك آيات الكتاب و قرآن مبين

باوجوداس کے کہ یہ سورہ مکی ہے اوراس وقت تک قران کی تمام ایات نازل نہیں ہوئی تھیں پھر بھی قران کا "کتاب" کے عنوان سے تعارف کرایا جارہا ہے_

۵_ اخری اسمانی کتاب کا نام "قران" رکھا جانا اور اسکي "ایات" کے عنوان سے تقسیم بندی کرنا، خداوندعالم کی جانب سے تھا_الر تلك آيات الكتاب و قرآن مبين

۶_ قران کی ایات ، لوح محفوظ سے نازل ہونے والی ایات ہیں_الر تلك آيات الكتب و قرآن مبين

یہ کہ لفظ "قران" کو "الکتاب" کے بعد ذکر کیا گیا ہے نیز اصل یہ ہے کہ لفظ مترادف لانا تاسیس ہے نہ کہ تاکید و تکرار_ لہذا احتمال ہے کہ "الکتاب" سے مراد لوح محفوظ ہو_

۷_ قران، خداوندعالم کی بارگاہ میں ایک بلند مرتبہ اور قدر و منزلت کی حامل کتاب ہے_و قرآن مبین

"قران" کی تنوین تنکیر، تفخیم اور تعظیم کے لئے ہے اور مذکورہ نکتے پر دلالت کر رہی ہے_

۸_ قران کریم کی ایات واضح اور قابل فہم ہیں_و قرآن مبین

مندرجہ بالا مطلب "مبین" کے لازم ہونے پر موقوف ہے کہ جو بمعنی واضح اور اشکار ہے_

۹_ قران کی ایات حق و باطل کو جدا اور اُن دونوں کے درمیان تمیز کرنے والی ہیں_و قرآن مبین

مندرجہ بالا مطلب "مبین" کے متعدی ہونے پر موقوف ہے کہ جو لغت میں "دو چیزوں کو جدا کرنے والی شے" کے معنی میں ایا ہے اور موقع و محل کے قرینے سے یہاں اس سے مراد حق وباطل کے درمیان تمایز و جدائی پیدا کرنا ہے_

۱۰_"عن جابر بن عبدالله الا نصاری قال: ... وجدت ... سیدی علی بن الحسین عليه‌السلام ... یدعو ... وقال: الهی و سیدی ... و قلت: ... "ا لرتلك ایات الکتاب" ... ثنیت بالکتاب مع القسم الذی هو اسم من اختصصته لوحیك واستودعته سرّغیبك ...;[1]حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں نے اپنے مولا و اقا علی بن الحسین عليه‌السلام کو دیکھا کہ اپ عليه‌السلام یہ دعا کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے میرے معبود اور میرے اقا تو نے ہی فرمایا ہے: "ا لرتلك ایات الکتاب"تو نے اپنی کتاب کو اُس قسم کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جس کے نام کو تو نے اپنی وحی سے مخصوص کیا ہے اور اپنے غیب کے راز اُسکے سپرد کیے ہیں..."

انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور خدا کے درمیان رموز ۱۰

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۵

حروف مقطعہ :۱

حروف مقطعہ کا فلسفہ ۱۰;حروف مقطعہ کی عظمت ۲

حق:حق و باطل کے درمیان ممیز۹

۱_ نور الثقلین ،ج۲،ص ۲۹۱;بحار الانوار ،ج۸۸، ص۸ ، ح ۳_

روایت:۱۰

سورہ حجر:سورہ حجر کی ایات کی عظمت ۳

قران کریم:قران کریم اور لوح محفوظ ٦;قران کریم کا کردار ۹;قران کریم کا واضح ہونا ۸;قران کریم کی ایات ۲;قران کریم کی آیت بندی ۵;قران کریم کی ایات کی خصوصیات ۹;قران کریم کی ایات کا نزول٦;قران کریم کی تاریخ ۴;قران کریم کی عظمت ۷;قران کریم کی نام گذاری ۵; قران کریم کے نام ۴;قران کریم کے رموز ۱; قران کریم کے فہم میں سہولت ۸

کتاب:۴

آیت ۲

﴿رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ كَانُواْ مُسْلِمِينَ﴾

ایک دن آنے والا ہے جب کفار بھی یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے_

۱_اسلام لانے کی فرصت ہاتھ سے کھو دینے کے بعد کفار کا مسلمان ہونے بہت زیادہ کی تمنا و ارزو کرنا_

ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين

فعل ماضی "کانوا" کے قرینے سے "یود" سے مراد بطور مطلق دوست رکھنا نہیں بلکہ اس کا معنی تمنا اور ارزو ہے_اور ایت میں "ربما" تکثیر کے معنی میں استعمال ہوا ہے_

۲_عذاب یا موت کے روبرو ہونے پر کفار کا قران کے سامنے تسلیم ہوجانے کی گہری ارزو کرنا_

تلك آيات الكتب و قرآن مبين ، ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين

احتمال ہے کہ "کفروا" کا متعلق پچھلی ایت میں موجود کلمہ" قران" ہو اور قاعدے کے مطابق کفار کی تسلیم ہونے کی ارزو کسی ایسے حادثے کے روبرو ہونے کے بعد ہی ہونی چاہیے کہ جس سے نجات ممکن نہیں اور وہ عذاب ہی ہے_

۳_کفار،بہت کم اسلام قبول کرنے کی ارزو کرتے ہیں_ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب حسب معمول "ربما" بمعنی قلت ہو اور "یود" اپنے اصلی معنی (یحب) میں استعمال ہوا ہو_ بعد والی ایت (ذرهم یاکلوا و یتمتعوا ...) بھی اسی مطلب کی تائید کر رہی ہے_

۴_ مسلمان اور خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا انجام بہت اچھا اور پسندیدہ ہے_ ربما یودّالذین کفروالوکانوامسلمین

۵_ فقط نزول عذاب اور موت کے روبرو ہونے سے پہلے اسلام لانا قابل قبول ہے_ ربما یودّالذین کفروالوکانوامسلمین

۶_ کفر اختیار کرنے کا نتیجہ، فقط پشیمانی اور ندامت ہے_ ربما یودّالذین کفروالوکانوامسلمین

۷_ "عن عبدالله بن عطاء المکی قال: سا لت ا با جعفر عليه‌السلام عن قول الله: "ربما یودّالذین کفروالوکانوامسلمین " قال: ینادی مناد یوم القیامة یسمع الخلائق: انه لایدخل الجنة الّا مسلم ثمّ یودّ سائر الخلق ا نهم کانوا مسلمین؛[1] عبد الله بن عطا مکی کا کہنا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے خدا کے اس قول: "ربما یودّالذین کفروالوکانوامسلمین" کے بارے میں پوچھا تو امام عليه‌السلام نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی اس طرح صدا دے گا کہ جسے سب لوگ سن رہے ہوں گے کہ "یقیناً بہشت میں سوائے مسلمان کے اور کوئي بھی داخل نہیں ہوگا_ اس وقت سارے لوگ ارزو کریں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے"_

۸_ "عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ان ناساً من ا متی یعذبون بذنوبهم فیکونون فی النار ماشاء الله ا ن یکونوا، ثم یعیرهم ا هل الشرك فیقولون: مانری ماکنتم فیه من تصدیقکم نفعکم فلایبقی موحّد الّا ا خرجه الله تعالی من النار، ثم قرا رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم: "ربما یودّالذین کفروا لوکانوا مسلمین "؛[2] جابر بن عبد الله نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمایا: بتحقیق میری اُمت میں سے کچھ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوں گے_ پس وہ جب تک خدا چاہے گا اگ میں رہیں گے_ اس کے بعد اہل شرک اُنہیں سرزنش کریں گے اور کہیں گے: ہم نہیں دیکھتے کہ تمہارے ایمان نے تمہیں کوئي فائدہ پہنچایا ہو_ پس اسوقت کوئي بھی موحد انسان باقی نہیں رہے گا کہ جسے خدا نے جہنم کی اگ سے نکال نہ لیا ہو_ اس کے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس ایت کی تلاوت فرمائي: "ربما یودّالذین کفروالوکانوا مسلمین"

---

۱) تفسیر عیاشی، ج۲، ص۲۳۹، ح۱؛ نور الثقلین، ج۳، ص۲، ح۳_

۲) الدر المنثور، ج۵، ص۶۲_

ارزو: مسلمانی کی ارزو۸، ۷، ۲، ۱

اسلام: قبول اسلام کی شرائط ۵

پشیمانی: پشیمانی کے عوامل ٦

تسلیم: خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا انجام ۴

روایت: ۸، ۷

کفار: کفار اور اسلام ۱، ۳; کفار اور قران ۲; کفار عذاب کے وقت ۲ ; کفار کی اُخروی ارزو۷; کفار کی ارزو ۱، ۲، ۳; کفار کی خواہشات ۱; کفار موت کے وقت ۲

کفر: کفر سے پشیمانی ٦; کفر کے اثرات ٦

مسلمان: مسلمانوں کا حسن انجام ۴; مسلمانوں کی اُخروی نجات ۸

مشرکین: قیامت کے دن مشرکین کا طعن ۸

آیت ۳

﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُواْ وَيَتَمَتَّعُواْ وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾

انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو کھائیں پئیں اور مزے اڑائیں اور امیدیں انھیں غفلت میں ڈالے رہیں عنقریب انھیں سب کچھ معلوم ہوجائے گا_

۱_ کفار مکہ کی طرف سے حق کو قبول نہ کرنے پر پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ ہے کہ اپ ﷺ اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور اُن کے ساتھ بحث نہ کریں_ ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا

۲_ پیغمبر اکرم ﷺ نے کفار کی ہدایت کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ہے_ ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا

یہ کہ خدا وند عالم پیغمبر اکرم ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ "اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دو"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انحضرت ﷺ نے اُن کو کفر سے نجات دلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی تھي_

۳_ حق سے فرار کرنے اور ہدایت قبول نہ کرنے والوں کے لئے نہ دل جلانا چاہیے اور نہ اُن پر سرمایہ صرف کرنا چاہیے_
ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا

۴_ صدر اسلام کے ناقابل ہدایت کفار کی ساری کوشش کھانے پینے اور مادی لذات سے بہرہ مند ہونے میں صرف ہوتی تھي_ ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا

۵_ کھانا پینا، لذت اُٹھانا، دنیوی مال و منال اور لذات سے بہرہ مند ہونا اور بیہودہ خواہشات میں ڈوبے رہنا ہی کفار کا سب سے بڑا مقصد ہے_ ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا و يلههم الا مل

٦_ مادی لذات اور خواہشات میں ڈوبے رہنا انسان کو دینی حقائق کے سامنے تسلیم ہونے سے روکتا ہے_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمينذرهم يا كلوا ويتمتّعوا

جملہ " ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا___ " کہ جو کفار کے حالات بیان کر رہا ہے ہو سکتا ہے اس چیز کا جواب اور علت بیان کر رہا ہو کہ وہ اسلام کیوں نہیں لاتے اور اخر کار کیوں پشیمان ہوتے ہیں ؟

۷_ دینی تعلیمات کے سامنے تسلیم ہونے کے بغیر زندگی بیہودہ اور عمر کا زیاں ہے_ ذرهم ...و يلههم الا مل

"لھو" لغت میں ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جو انسان کو مشغول رکھتی ہے اور اُسے اپنے مقصد و مراد سے روکے رکھتی ہے_ لہذا جو شخص اپنے ہدف و مقصد کو پورا نہ کرسکے گویا وہ اپنی عمر کو ضائع کر دیتا ہے_

۸_ دنیوی فوائد اور لذات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند ہونے کے لئے اپنی سب کوششیں صرف کرنا اور بیہودہ ارزوئوں سے دل لگانا ایک ناپسندیدہ اور قابل مذمت کام ہے_ ذرهم يا كلوا ويتمتّعوا و يلههم

یہ ایت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہدایت قبول نہ کرنے والے کفار کا سارا ہم و غم دنیوی لذات ہیں لہذا اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے_ اس سے اُن کے بارے میں خداوند عالم کی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے_

۹_ صدر اسلام کے ناقابل ہدایت کفار، بیہودہ ارزوئوں میں سرگرم رہتے تھے_ ذرهم ...و يلههم الا مل

۱۰_ بیہودہ ارزوئوں میں سرگرم رہنا، حق کے سامنے تسلیم ہونے اور ہدایت قبول کرنے کے مانع بنتا ہے_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمينذرهم ...و يلههم الا مل

۱۱_ خداوند عالم کا صدر اسلام کے کفار کو مستقبل میں اسلام کی حقانیت کے اشکار ہوجانے کی خبر دینا_
ربما يودّالذين كفروا ...فسوف يعلمون

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یعلمون "کا مفعول اور علم کا متعلق اسلام کی حقانیت ہو کہ جس کا وہ انکار کرتے تھے_

۱۲_ناقابل ہدایت کفار کو خداوند متعال کی جانب سے بُری عاقبت میں گرفتار ہونے کی دھمکی ملنا_

ذرهم ...فسوف يعلمون

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "یعلمون" میں مفعول بہ اور متعلق علم ،ان کے اعمال کی عاقبت اور انکا انجام ہو_

۱۳_دنیوی لذات میں ڈوبے رہنے اور مسلسل کفر اختیار کیے رکھنے کا انجام پشیمانی ہے_

ربما يودّالذين كفروا لوكانوا مسلمينذرهم يا كلوا ...فسوف يعلمون

۱۴_دنیا طلب کفار کو بُری عاقبت کی تہدید اور خبردار کیا جانا، کفر اور دنیا پرستی سے روکنے کی ایک روش ہے_

ربما يودّالذين كفروا ...ذرهم يا كلواو ...فسوف يعلمون

ارزو: باطل ارزوئوں کے اثرات ۱۰;ناپسندیدہ ارزو۸

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ اور کفار کی ہدایت ۲;انحضرت ﷺ کا ہدایت کرنا ۲;انحضرت ﷺ کی کوشش ۲;انحضرت ﷺ کی مسوئولیت ۱

اسلام :حقانیت اسلام کا ظاہر ہونا ۱۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے انذار ۱۲

انذار :انذار کے اثرات ۱۴;برے انجام سے انذار ۱۲، ۱۴

پشیمانی :پشیمانی کے اسباب ۱۳

حق :حق قبول نہ کرنے کے موانع ۶،۱۰;حق کو قبول نہ کرنے والوں سے بے مہر ہونا ۳

دنیا پرست لوگ:دنیا پرست لوگوں کا بُرا انجام ۱۴

دنیا پرستي:دنیا پرستی کا مقابلہ کرنے کا طریقہ ۱۴;دنیا پرستی کا ناپسندیدہ ہونا ۸;دنیا پرستی کے اثرات ۶

دین :دینی افات کی پہچان ۶;دین کی اہمیت ۷

زندگی :ناپسندیدہ زندگی ۷

دلچسپیاں :مادی لذائذ میں دلچسپیوں کا انجام ۱۳;مادی لذائذ میں دلچسپیوں کا ناپسندیدہ ہونا ۸;مادی لذائذ میں دلچسپیوں کے اسباب ۱۳

عمر:عمر کی تباہی کے موارد ۷

عمل :ناپسندیدہ عمل ۸

قران کریم :قران کریم کی پیشگوئي ۱۱

کفار :صدر اسلام کے کفار کی باطل ارزوئیں ۹;کفار کی باطل ارزوئیں ۵;صدر اسلام کے کفار کے مادی لذائذ۳;صدر اسلام کے کفار کی دنیا پرستی ۳;صدر اسلام کے کفار کی سر گرمی ۹;کفار اور اسلام کی حقانیت ۱۱;کفار کا انذار۱۲;کفار کا بُرا انجام ۱۲ ، ۱۳ ; صدر اسلام کے کفار کی کوشش ۳;کفار کی دنیا پرستی ۵ ;کفار کے مقاصد ۵;کفار کے مادی لذائذ۵

کفار مکہ :کفار مکہ کی حق ناپذیری ۱;کفار مکہ کے ساتھ بحث و تکرار کی ممانعت ۱

کفر :کفر پر اصرار کا انجام ۱۳;کفر کا مقابلہ کرنے کا طریقہ ۱۳

ہدایت :ہدایت کے موانع ۱۰

آیت ۴

﴿وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلاَّ وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ﴾

اور ہم نے کسی قریہ کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک میعاد۱_ مقرر کردی تھی _

۱_ہر انسانی معاشرے کی ہلاکت و نابودی ایک معین اور لکھی ہوئي اجل اور قانون کے مطابق ہوتی ہے_

وما ا هلكنا من قرية الاّ ولها كتاب معلوم

۲_معاشروں میں اموات ، ہلاکتیں اور قدرتی تحولات خداوند متعال کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کی تقدیر کے مطابق انجام پاتے ہیں_

وما ا هلکنا من قریة الّا ولها کتاب معلوم

۳_خداوند متعال کا مکہ کے ناقابل ہدایت کفار کو خبر دار کرنا کہ اُنہیں مہلت دینا اُن کی زندگی کو دوام دینے کے مترادف نہیں بلکہ وہ ہمیشہ ہلاکت کے خطرے سے دوچار ہیں_ربما یودّالذین کفروالوکانوامسلمینذرھم ...فسوف یعلمونوما ا هلکنا من قریة الّا ولها کتاب معلوم

" فسوف یعلمون " جیسی تہدید کے بعد اس ایت کو ذکر کرنا شاید اس مقدر شبہہ کے جواب کی خاطر ہو کہ : کفار " ذرھم یا کلوا ___ "کے حکم کے ذریعے مہلت حاصل کرلینے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ اب اُن کی زندگی اسی طرح جاری رہے گی_

۴_خدا وند متعال کے عذاب اور وعید کے بارے میں پیش انے والے شبہات کو ختم کرنے اور اذہان کو روشن کرنے کے لئے کفار کے بارے میں خدا کے عذاب اور وعید کے پورا ہونے کے متعلق قاعدے و قانون کی وضاحت وتبیین کی جانا_وما ا هلکنا من قریة الّا ولها کتاب معلوم

" فسوف یعلمون " جیسی تہدید کے بعد اس ایت کو ذکر کرنا شاید اس مقدر اعتراض کا جواب دینا مقصود ہو کہ جس کے مطابق ہو سکتا ہے کفار کہیں : یہ عذاب فوراً کیوں نہیں اتا اور ایسی وعید اور دھمکی کب اور کیسے پوری ہوگي؟تو انہیں خدا جواب دیتا ہے:عذاب اور وعید الہی ایک قانون و قاعدے کے مطابق انجام پاتی ہیں_

۵_تاریخی تحولات اور واقعات میں خداوند متعال کی مشیت و ارادے کی دخالت _

وما ا هلکنا من قریة الّا ولها کتاب معلوم

٦_انسانی معاشروں سے متعلق اخبار و اطلاعات کا ایک معین کتاب و ذخیرہ اطلاعات پر مشتمل ہونا _

وما ا هلکنا من قریة الّا ولها کتاب معلوم

۷_ہر معاشرہ، اپنے افراد سے الگ شناخت ،حیات اور معین قوانین کا حامل ہوتا ہے_

وما ا هلکنا من قریة الّا ولها کتاب معلوم

اجتماعی تحولات:اجتماعی تحولات کا سرچشمہ ۲

اجل :اجل مسمی ۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی مثبت کا کردار ۵;اللہ تعالی کی مہلتیں ۳ ; اللہ تعالی کے وعیدوں کا تحت ضابطہ ہونا ۴;اللہ تعالی کے وعید وں کایقینی ہونا ۴;اللہ تعالی کے اختصاصات ۲;اللہ تعالی کے ارادے کا اثر ۱۵ ; اللہ تعالی کے انذار ۳;اللہ تعالی کے مقدرات ۲

انذار:ہلاکت سے انذار ۳

تاریخ :تاریخی تحولات کا سرچشمہ ۵

حوادث:حوادث کا ذخیرہ اطلاعات۶

قران کریم :قران کریم کی تعلیمات ۴

کفار مکہ :کفار مکہ کو مہلت کا فلسفہ ۳;کفار مکہ کے انذار ۳

مصائب : مصائب کا طبیعی سرچشمہ ۲

معاشرہ:معاشروں کا تحت ضابطہ ہونا ۷;معاشرے کا وجود۷;معاشرے کی اجل ۱;معاشرے کی حقیقت ۷; معاشرے کی حیات ۷;معاشروں کی ہلاکت کا تحت ضابطہ ہونا ۱

موت:موت کا سرچشمہ ۲

آیت ۵

﴿مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ﴾

کوئي امت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے _

۱_کوئي اُمت اپنی اجل (موت) کو مقرر شدہ وقت سے اگے نہیں لے جاسکتی _ما تسبق من ا مة ا جلها

۲_ہر اُمت خداوند متعال کی جانب سے ایک مقرر، معین اورناقابل تغییر اجل رکھتی ہے_

ما تسبق من ا مة ا جلها

۳_کوئي بھی اُمت وقوم اپنی تعیین شدہ اجل کو ٹالنے کی طاقت نہیں رکھتي_ما تسبق من ا مة ا جلها وما يستئخرون

اجل :اجل مسمی ۱،۲،۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے مقدرات ۲

اُمم: اُمم کا عاجز ہونا ۳،۱; اُمم کی اجل ۳،۲،۱

آیت ٦

﴿وَقَالُواْ يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ﴾

اور ان لوگوں نے کہاکہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہوا ہے تو دیوانہ ہے_

١_کفار مکہ کا پیغمبر اکرم ﷺ سے گفتگو کرتے وقت اپ ﷺ کو بے ادبی اور استہزاء کے ساتھ مخاطب کرنا_

وقالوا یاأیهاالذی نزّل علیه الذّکر

یہ کہ کفار پیغمبر اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے وقت اسم ولقب سے یاد کرنے کے بجائے ،انحضرت ﷺ کو اسم موصول اور صیغہ غائب سے مخاطب کرتے تھے نیز یہ کہ اپ ﷺ کو ایسی نسبت دیتے کہ جس کو وہ خود بھی قبول نہیں کرتے تھے_ اس سے مندرجہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

٢_"قران کا ذکر ہونا" ایک ایسی صفت ہے کہ جس سے کفار مکہ اشنا تھے_وقالوا یاأیهاالذی نزّل علیه الذّکر

٣_کفار مکہ، پیغمبر اکرم ﷺ کو اپنے اوپر وحی کے نزول کا دعوی کرنے کی وجہ سے مجنون و دیوانہ جانتے تھے_

وقالوا یاأیهاالذی نزّل علیه الذّکرانك لمجنون

تاریخی شواہد گواہ ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے دعوی نبوت سے پہلے وہ لوگ اپ ﷺ پر ایسی تہمت نہیں لگاتے تھے _پس یہ تہمت مذکورہ نکتے ہی کی وجہ سے تھي_

٤_کفار مکہ، پیغمبر اکرم ﷺ پر وحی کے نزول کو محض ایک ادعا سمجھتے تھے_وقالوا یاأیهاالذی نزّل علیه الذّکر

نزول ذکر کا سبب ذکر نہ کرنے اور فعل "نُزّل" کو مجہول لانے اور اُسے استہزاء کی صورت میں بیان کرنے سے مذکورہ نکتہ اخذ ہوتا ہے_

٥_کفار مکہ کے نزدیک انسان پر خداوند عالم کی جانب سے وحی نازل ہونا ایک ناقابل قبول اور دیوانگی کی حدتک عقل سے دور چیز تھي_وقالوا یا یهاالذی نزّل علیه الذّکرانك لمجنون

انحضرت ﷺ :

انحضرت ﷺ پر جنون کی تہمت ۳; انحضرت ﷺ پر وحي ۳، ۴; انحضرت ﷺ کا استہزاء ۱

اسلام: تاريخ صدر اسلام ۴، ۳، ۱

ذکر: ۲

قران کريم: قران کريم کے نام ۲

کفار مکہ: کفار مکہ اور انحضرت ﷺ ۳، ۱; کفار مکہ اور قران ۲; کفار مکہ اور نبوت بشر ۵; کفار مکہ اور وحی ۴; کفار مکہ کا طرز عمل ۳، ۱; کفار مکہ کی بے ادب گفتگو ۱; کفار مکہ کی تہمتیں ۳; کفار مکہ کی بصیرت ۵، ۴; کفار مکہ کے استہزاء ۱

آيت ۷

﴿لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾

اگر تو اپنے دعوی میں سچا ہے تو فرشتوں کو کیوں سامنے نہیں لاتا ہے۔

۱۔ کفار مکہ، پیغمبر اسلام ﷺ سے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرنے کے لئے فرشتے لانے کا تقاضا کرتے تھے۔

قالوا ...لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصدقين

"لو ما" بھی "ھلا" و "لولا" کی طرح تحضیض کے لئے ہے۔

۲۔ کفار مکہ، نزول وحی کے دعوی میں پیغمبر اکرم ﷺ کی صداقت کی دلیل کے لئے فرشتوں کے انے کو ہی اپ ﷺ کی تصدیق جانتے تھے۔ لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصدقين

۳۔ کفار مکہ، پیغمبر اکرم ﷺ سے معجزہ کے طور پر ملائکہ لانے کا تقاضا کرتے تھے۔

لو ما تا تینا بالملئكة ان كنت من الصدقين

کفار مکہ کی طرف سے پیغمبر ﷺ کے ذریعے ملائکہ لانے کا تقاضا یا تو نبوت پیغمبر ﷺ کی تصدیق کے لئے تھا یا اُن کا فرمائشی معجزہ تھا، مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے۔

۴۔ کفار مکہ، کا اعتقاد تھا کہ انسان پرنازل ہونے والاہر اسمانی پیغام کسی محسوس اسمانی شاہد کے ہمراہ ہونا چاہیے۔

قالوا ...لو ما تا تينا بالملئكة ان كنت من الصدقين

كفار مكہ کا پيغمبر ﷺ سے، اپنی نبوت کی تصديق کے لئے ملائکہ لانے کا تقاضا کرنا ممکن ہے اس لئے ہو کہ وہ انسان کا خداوند متعال سے رابطہ ناممکن جانتے تھے_ اور بشر کی نبوت کو قبول کرنے کے لئے اسمانی گواہ لانے کے خواہش مند تھے _لہذا بطور نمونہ يا اپنی شناخت کی وجہ سے وہ فرشتوں کا نام ليتے تھے_

۵_ملائکہ ، اسمانی موجودات کی حيثيت سے کفار مکہ کے لئے جانی پہچانی مخلوق تھي_

قالوا ...لو ما تا تينا بالملئكة ان كنت من الصدقين

٦_مکہ کے کفار اور مشرکين ،ملائکہ کو سب کے لئے ايک قابل محسوس مخلوق جانتے تھے_وقالوا ...لو ما تا تينا بالملئكة

" لو ما تا تينا بالملئكة "(ہمارے پاس فرشتے لے کر کيوں نہيں اتے؟)کی تعبير سے معلوم ہوتا ہے وہ فرشتوں کو ايک محسوس اور قابل مشاہدہ مخلوق جانتے تھے_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی جانب وحی ٢;انحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل ٢;انحضرت ﷺ کی نبوت کی تصديق ١

اسلام :تاريخ صدر اسلام ١،٢

کفار مکہ :کفار مکہ اور انحضرت ﷺ ٣;کفار مکہ اور ملائکہ ٥،٦;کفار مکہ کا محسوسات پسند ہونا ٤;کفار مکہ کی فکر ٢،٦،٤;کفار مکہ کے تقاضے ١،٣

معجزہ :اقتراحی معجزہ ١،٣;حسی معجزے کی درخواست ١

ملائکہ :ملائکہ کی رؤيت ٦;ملائکہ کی گواہی کی درخواست ١;نزول ملائکہ کی درخواست ٢،٣

وحي :بشر کی طرف وحی ٤;نزول وحی کی شرائط ٤

آیت ۸

﴿مَا نُنَزِّلُ الْمَلاَئِكَةَ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَا كَانُواْ إِذاً مُّنظَرِينَ﴾

حالانکہ ہم فرشتوں کو حق کے فیصلہ کے ساتھ ہی بھیجا کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر کسی کو مہلت نہیں دی جاتی ہے _

۱_خداوند متعال ،فرشتوں کو بغیر حق اور مصلحت کے نازل نہیں کرتا_ما ننزل الملئكة الّا بالحق

"بالحق " میں "با"مصاحبت (ہمراہي) کے لئے ہے_

۲_ ملائکہ کا عروج و نزول، خداوند متعال کے حکم سے ہوتا ہے_ما ننزل الملئكة

۳_کفار مکہ کا پیغمبر اکرم ﷺ کے ذریعے ملائکہ کے نزول کا تقاضا، ایک بے جا اور باطل مطالبہ تھا_

لو ما تا تينا بالملئكة ...ما ننزل الملئكة الّا بالحق

جملہ " ما ننزل الملئكة الّا بالحق"حصری و احترازی جملہ ہے اور اس بات کی طرف کنایہ ہے کہ کفار کا یہ مطالبہ بے جا ہے_

۴_کفار مکہ کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت کے اثبات کے لئے نزول ملائکہ کا مطالبہ محض ایک بہانہ تھا_

لو ما تا تينا بالملئكة ...ما ننزل الملئكة الّا بالحق

ہو سکتا ہے "الاّ بالحق "کی قید احترازی ہو یعنی فرشتوں کا نزول فقط مصلحت و حکمت کی صورت میں قابلعمل ہے_جبکہ کفار کے مطالبے میں اس قسم کی کوئی مصلحت نہیں تھي_اس کے علاوہ "اذاً منظرين " بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ لوگ ملائکہ کے انے کے بعد بھی حقانیت پیغمبر ﷺ کو قبول نہ کرتے_

۵_نزول ملائکہ کے متعلق کفار کا مطالبہ، قبول ہوجانے کی صورت میں وہ سب ہلاک ہو جاتے اور اُنہیں ایمان لانے کے لئے کسی قسم کی مہلت نہ دی جاتي_

ما ننزل الملئكة الّا بالحقّ وما كانوا اذ منظرين

"منظر "کے مصدر انظار کا معنی تاخیر میں ڈالنا ہے اور آیت مجیدہ میں حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ کے انے سے کفار میں سے کسی بھی کافر کی اجل (موت) میں دیر نہیں کی جائے گی اور وہ ہلاک ہو جائیں گے_

۶_نزول ملائکہ کے بارے میں کفار مکہ کے مطالبے کو قبول نہ کرنے کا فلسفہ ،اُن کو مہلت دینا اور اُن کی اجل (موت) میں تاخیر کرنا ہے_ماتسبق من ا مة ا جلها ...ما ننزل الملئکة الّا بالحقّ وما کانوا اذاً منظرین

۷_اپنے مقررہ وقت سے پہلے اُمم کی اجل میں پس و پیش نہ کرنے کی سنت (تمام اُمور پر) حاکم ایک اصل و قاعدہ ہے_ بالملئکة ...ما ننزل الملئکة الّا بالحقّ وما کانوا اذاً منظرین

خداوند متعال نے گذشتہ ایات میں بیان فرمایا ہے کہ ہر قوم و اُمت کی ایک معین اجل (مدت) ہے اور اُسے کبھی بھی اگے پیچھے نہیں کیا جائے گا_ اور اس ایت میں خداوند عالم فرما رہا ہے :ملائکہ سوائے حق کے نازل نہیں ہوتے اور اگر نازل ہو بھی جائیں تو کفار کو زندگی کی کوئي مہلت نہیں دی جائے گي_پس اسی لئے ملائکہ کو نازل نہیں کیا جاتا_ احتمال ہے کہ ایسا جواب اس لئے دیا گیا ہے کہ ابھی تک اُن کی اجل (موت) نہیں پہنچی_ اور اجل و موت کا قاعدے و ضابطے کے مطابق ہونا تمام اُمور پر حاکم قانون ہے_

۸_نزول ملائکہ کے بارے میں کفار مکہ کا مطالبہ قبول ہوجانے کی صورت میں وہ سب ایک دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاتے_ما ننزل الملئکة الّا بالحقّ وما کانوا اذاً منظرین

آیت مجیدہ کے بارے میں ایک احتمال یہ دیا جاتا ہے کہ کفار کے لئے ملائکہ نازل ہونے کی صورت میں وہ ان کے لئے عذاب کا تحفہ بھی لے کر ائیں گے_ ایسا عذاب کہ جو اُن میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا_

اجل :اجل مسمی ۷

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے اوامر ۲;اللہ تعالی کے سنن۷

اُمم :اُمم کی اجل ۷

ایمان :فرصت ایمان ۵

بے جاتوقعات:۳

کفار مکہ :

کفار مکہ اور انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم ۴;کفار مکہ کو مہلت ٦;کفار مکہ کی بہانہ جوئي ۴;کفار مکہ کی ہلاکت کا پیش خیمہ ۵،۸;کفار مکہ کے عذاب کا پیش خیمہ۸;کفار مکہ کے مطالبات ۳،۴;کفار مکہ کے مطالبات کو رد کرنے کا فلسفہ ٦;کفار مکہ کے مطالبات کو قبول کرنا۸;کفار مکہ کے مطالبات کو قبول کرنے کے اثرات ۵

معجزہ: اقتراحی معجزہ کو رد کرنے کا فلسفہ ٦

ملائکہ: نزول ملائکہ کا مطالبہ ۸،۵،۴،۳;نزول ملائکہ کی شرائط ۱;ملائکہ کا صعود ۲;ملائکہ کا نزول ۲

آیت ۹

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیاہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں _

۱_ قران، بغیر کسی شک و تردید کے فقط خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوا ہے_انا نحن نزّلنا الذّكر

۲_ قران ،بہت ہی بلند اور رفیع مقام سے نازل ہونے والی کتاب ہے_انا نحن نزّلنا الذّكر

قران کے نزول کے بیان لئے جمع کی ضمائر کا ذکر کرنا اور کلمہ "نزول" کہ جس کا معنی بلند و عالی مقام سے نیچے انا ہے ،مذکورہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے_

۳_ "ذکر" قران کے ناموں میں سے ایک نام ہے_انا نحن نزّلنا الذّكر

۴_ قران ،یاد اوریاد اوری اور انسانوں کو غفلتوں سے بیدار کرنے اور فراموشیوں سے ہوشیار کرنے والی کتاب ہے_ انا نحن نزّلنا الذّكر

قران کا "الذکر" نام رکھنا شاید اس لئے ہو کہ قران انسانوں کی بیداری اور تنبیہ کے لئے ہے_

۵_ قران،- خداوند متعال کی دائمی حفاظت میں اورہر قسم کی تحریف اور زوال سے محفوظ ہے_
انا نحن نزّلنا الذّكر و انا له لحفظون

٦_خداوند متعال، نے قرآن کے خلاف کفار کی مخالفتوں اور سازشوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم ﷺ کو اطمینان دلایا کہ وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے_وقالوا یاأیھاالذی نزّل علیه الذّکر ...لو ما تا تینا بالملئکة ...انا نحن نزّلنا الذّکر و انا له لحفظون

٧_خداوند متعال، نے قرآن کے خلاف کفار کی سازشوں کے مقابلے میں اس کی حفاظت کے بارے میں اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا اور اُن پر اپنی عظمت ظاہر کردي_انّا نحن نزّلنا الذّکر و انا له لحفظون

یہ کہ خداوندعالم نے اپنی جانب سے نزول قران کے بیان کے لئۓ جمع و اسم فاعل جمع کی چند ضمائر سے استفادہ کیا ہے ہوسکتا ہے یہ مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کو اطمینان ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی عظمت ٧;اللہ تعالی کی قدرت ٧

ذکر:٣

قران کریم :قران کریم کا کردار ٣;قران کریم کا محفوظ ہونا ٥;قران کریم کا وحی ہونا ١;قران کریم کا ہدایت کرنا ٣;قران کریم کا نزول ٢;قران کریم کی حفاظت ٥، ٦،٧;قران کریم کی خصوصیات ٣;قران کریم کے نام ٣;قران کریم کے نزول کا سرچشمہ ١;قران کریم کی عظمت ٢

کفار:کفار کی سازشوں کا بے اثر ہونا ٦،٧

یاد دہانی :یاد دہانی کے اسباب ٣

آیت ١٠

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الأَوَّلِينَ﴾

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مختلف قوموں میں رسول بھیجے ہیں_

١_ خداوند متعال نے پیغمبر اسلام ﷺ سے پہلے بھي گذشتہ اُمتوں کے درمیان بہت سے انبیاء مبعوث کیے تھے_

ولقد ا رسلنا من قبلك فى شيع الا ولين

"شيع"شیعہ کی جمع ہے اور لغت میں اس کا معنی وہ گروہ ہے کہ جو کسی مذہب یا شخص کا پیروکار ہو_

۲_خداوند متعال کی جانب سے انبیاء معاشروں اور قوموں کے لئے مبعوث ہوتے تھے نہ افراد کے لئے_

ولقد ا رسلنا من قبلك فى شيع الا ولين

جملے میں "شیع" کا ذکر مندرجہ بالا معنی کی طرف اشارہ ہے جبکہ اس کے بغیر بھی معنی کامل تھا_

۳_طول تاریخ میں خداوند متعال کا انسانوں کی ہدایت کی جانب متوجہ رہنا_ولقد ا رسلنا من قبلك فى شيع الا ولين

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ہدایتیں ۳

انبیاء :انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کے انبیاء ۱;انبیاء کی تاریخ ۱; نبوت انبیاء کا فلسفہ ۲

انسان :انسانوں کی ہدایت ۳

معاشرہ :معاشرے کی اہمیت ۲

ہدایت :ہدایت کی اہمیت ۳

آیت ۱۱

﴿وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلاَّ كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾

اور جب ان کے پاس رسول آتے ہیں تو یہ صرف ان کا مذاق اڑاتے ہیں_

۱_تمام انبیاء ،بغیر کسی استثناء کے اپنی اپنی قوموں کے درمیان اُن کے استہزاء کا نشانہ بنتے رہے ہیں_

وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزء ون

۲_استہزاء اور تمسخر، طول تاریخ میں انبیاء کے مخالفین کی سیاست اور طریقہ کار رہا ہے_

وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزء ون

۳_ خداوند متعال، كفار مكہ كے تمسخر اميز سلوك كے مقابلے ميں پيغمبر اكرم ﷺ كو تسلى دينے والا تھا_
وقالوا ياأيهاالذى نزّل عليه الذّكرانك لمجنون ... وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزئون

۴_ پيغمبر اكرم ﷺ كو بھى دوسرے تمام انبياء ے كرام عليہم السلام كى طرح تبليغ اور الہى رسالت كى وجہ سے مشكلات اور مصائب كے مقابلے ميں تسلى و تشفى اور حوصلہ دلانے كى ضرورت تھي_
قالوا ...انك لمجنون ...ولقد ا رسلنا من قبلك فى شيع الا ولين وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزء ون

۵_ رسالت الہى كے حامل لوگوں كے لئے اپنى رسالت كى انجام دہى كى خاطر مشكلات و مصائب برداشت كرنا ضرورى ہيں_وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزء ون

يہ كہ خداوند متعال مشركين كے رولے كا مستقيم جواب دينے كے بجائے ،گذشتہ انبياء كے ساتھ اكثر لوگوں كے رولے كا تذكرہ كرتا ہے يہ شايد اس لئے كہ خداوند متعال بتانا چاہتا ہے كہ ايسى مشكلات ، الہى رسالت كا لازمہ ہيں جنہيں برداشت كرنا چاہيے_

٦_ رسالت الهي، كے حامل لوگوں كو اپنى رسالت كى انجام دہى ميں كاميابى كے لئے تاريخ انبياء اور اس سے حاصل ہونے والے تجربے اور درس كى طرف مكمل توجہ كرنى چاہيے_وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزء ون

۷_ تاريخى واقعات سے اگاہى سے مشكلات كا راستہ ہموار ہوتا ہے اور سختيوں ميں سہولت حاصل ہوتى ہے_
ولقد ا رسلنا من قبلك فى شيع الا ولين وما يا تيهم من رسول الّا كانوا به يستهزء ون

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ كا استہزاء ۳;انحضرت ﷺ كا حوصلہ بلند كيا جانا۴;انحضرت ﷺ كو تسلى ۳،۴;انحضرت ﷺ كو حوصلہ دلانے كى ضرورت ۷;انحضرت ﷺ كى مشكلات ۴

اُمتوں :اُمتوں كا استہزاء ۱

انبياء :انبياء كا استہزاء كيا جانا ۱;انبياء كے درميان توافق ۴ ; مخالفين انبياء كا باہمى توافق ۲;انبياء كا حوصلہ بلند كرنا ۴ ; انبياء كو تسلى دينا ۴;انبياء كى ضروريات ۴; انبياء كے مخالفين كے ساتھ نپٹنے كا طريقہ ۲;تاريخ انبياء ۲،۱; تاريخ انبياء كے مطالعے كى اہميت ٦; مخالفين انبياء كا استہزاء كرنا ۲

انبیاء ے الہی : انبیاء ے الہی کی استقامت ۵;انبیاء ے الہی کی مسؤلیت ۶،۵

تاریخ :تاریخی تحولات سے اگاہی کے اثرات ۷

سختي: سختی کے اسان ہونے کا پیش خیمہ ۷; سختی میں استقامت ۵

کفار مکہ :کفار مکہ کے استہزای ۳

آیت ۱۲

﴿كذالك نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ﴾

اور ہم اسی طرح اس گمراہی کو مجرمین کے دل میں ڈال دیتے ہیں _

۱_خداوندمتعال، نے قران کریم کو مکہ کے ناقابل ہدایت کفار کے دلوں میں ڈالا اور اُنہیں اس کی پہچان کرائي_

كذالك نسلكه فى قلوب المجرمين

مندرجہ بالا معنی اس بات پر مبنی ہے کہ جب "نسلکہ "کی ضمیر کا مرجع " الذکر" اور "المجرمین" کا الف لام عہد ذکری ہو کہ جو گذشتہ ایات میں موجود"الذين كفروا"کی طرف اشارہ کر رہا ہے_

۲_خداوند متعال ،قران کریم کو ناقابل ہدایت مجرموں کے دلوں میں ڈال کر اُنہیں قران سے اگاہ کرتا ہے_

كذالك نسلكه فى قلوب المجرمين

۳_خداوند متعال نے مجرموں اور گناہگاروں کو سزا دینے کی خاطر اُن کے دلوں میں تمسخر و استہزاء کی خصلت کو راسخ کر دیا ہے_كذالك نسلكه فى قلوب المجرمين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "نسلکہ "کی ضمیر کا مرجع (يستهزء ون کا مصدر)استہزاء ہو_

۴_مجرمین کی جانب سے اپنے انبیاء کے استہزاء کا نشانہ بننے کے باوجود خداوند متعال اُنہی کے ذریعے اپنی ایات کو مجرموں کے دلوں میں ڈالتا ہے_كذالك نسلكه فى قلوب المجرمين

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ ممکن

آیت ۱۳

﴿لاَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينَ﴾

ہے یہ سوال کیا جائے کہ خداوندمتعال کس طرح اپنے انبیاء کو لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جبکہ وہ استہزاء کا نشانہ بنتے ہیں اور اس صورت میں مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ؟خدااس سوال کا جواب دیتا ہے کہ ہم اسی طرح اپنی ایات کو دلوں میں ڈالتے ہیں _

۵_کفار مکہ ، مجرم اور گناہگار لوگ تھے_ربما یودّ الذین کفروا ...کذالك نسلکه فی قلوب المجرمین

٦_انبیاءے الہی سے استہزاء کرنے والے، مجرم اور گناہگار لوگ تھے_

وما یا تیهم من رسول الاّ کانوا به یستهزء ون کذالك نسلکه فی قلوب المجرمین

۷_انبیاءے کرام علیہ السلام کی تعلیمات قبول نہ کرنا اور اور اُن کا مذاق اُڑانا ،جرم اور گناہ ہے_

وما یا تیهم من رسول الاّ کانوا به یستهزء ون کذالك نسلکه فی قلوب المجرمین

۸_طول تاریخ کے دوران خداوند متعال کا لوگوں کی ہدایت اور اُن پر اتمام حجت کرنے کے لئے اہتمام کرنا _

ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین ...کذالك نسلکه فی قلوب المجرمین

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا اتمام حجت ۸;اللہ تعالی کا ہدایت کرنا ۸;اللہ تعالی کے افعال ۱،۲،۳،۴

انبیاء علیہ السلام :انبیاء کا استہزاء ۴;انبیاء کا کردار۳; انبیاء علیہ السلام کا مذاق اُڑانے والے ٦;انبیاء کی تکذیب کا جرم۷; انبیاء کے استہزاء کا جرم۷

انسان :انسانوں کی ہدایت کی اہمیت ۸

جرم :جرم کے موارد۷

کفار :کفار کے دل میں قرآن کا القا ۱

کفار مکہ :کفار مکہ کا فساد پھیلانا ۵

گناہگار لوگ:گنہگار لوگ اور ایات خدا ۴;گناہگاروں کی جانب سے استہزاء ۴;اُن کے استہزاء کا سرچشمہ ۳; گناہگاروں کے دل میں قران کا القا ۲; گناہگاروں کی سزا ۳

مجرمین :٦

مفسدین :۵

آیت ۱۴

﴿وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّواْ فِيهِ يَعْرُجُونَ﴾

یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے کہ ان سے پہلے والوں کا طریقہ بھی ایسا ہی رہ چکا ہے ۔

۱۔ مکہ کے مجرم کفار، قران کی ایات کو دریافت کر لینے کے باوجود اس پر ایمان نہیں لائے۔

كذالك نسلكه فى قلوب المجرمينلا يو منون به

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "لایومنوں بہ"،"المجرین" کے لئے تفسیری جملہ ہو۔

۲۔ کفار مکہ کی جانب سے ایمان نہ لانے کے پکے ارادے کے باوجود، خداوند متعال نے قران کی ایات کو اُن کے دل میں ڈالا۔ كذالك نسلكه فى قلوب المجرمينلا يو منون به

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "لایومنوں بہ"،"المجرین" کے لئے جملہ حالیہ ہو۔

۳۔ فقط اقوام اور افراد کے ناقابل ہدایت ہونے کی وجہسے اُن تک الہی تعلیمات کے ابلاغ کو روکنا نہیں چاہیے۔

كذالك نسلكه فى قلوب المجرمينلا يو منون به

۴۔ گذشتہ دور کی ناقابل ہدایت اقوام، ایات الہی کو پالینے کے باوجود اُن پر ایمان نہیں لائیں۔

لا يو منون به و قد خلت سنة الا ولين

۵۔ گذشتہ اقوام ہمیشہ انبیاءے کرام علیہم السلام کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا رویہ اختیار کرتی تھیں۔

كانوا به يستهزء ون ... و قد خلت سنة الا ولين

۶۔ انبیاءے الہی کے مقابلے میں سب مجرم اور ناقابل ہدایت قوموں کا رویہ ایک جیسا تھا۔

كذالك نسلكه فى قلوب المجرمين لا يو منون به قد خلت سنة الا ولين

۷_گناہگار اورناقابل ہدایت اقوام و لوگوں کی ہلاکت و نابودی ، سنن الہی میں سے ہے_
لا یو منون به و قد خلت سنة الا ولین

جیسا کہ مفسّرین نے احتمال دیا ہے کہ "سنة" سے مراد ہو سکتا ہے ناقابل ہدایت اقوام کی ہلاکت و نابودی کی سنت ہو_

۸_کفار مکہ کے تمسخر امیز رویے کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کو تسلی و تشفی دینا_
وما یا تیهم من رسول الّا کانوا به یستهزء ون کذالك نسلکه فی قلوب المجرمینلا یو منون به و قد خلت سنة الا ولین

گذشتہ ایات، کفار مکہ کے نبوت پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے بارے میں بغض وعناد پر مبنی رویے کے بارے میں تھیں_جبکہ ان ایات میں انبیاءے کرام عليهم السلام کے ساتھ گذشتہ لوگوں کے رویے کی وضاحت کی جارہی ہے_یہ شاید مذکورہ مطلب کی وجہ سے ہو_

انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم :انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کو تسلی و تشفی ۸;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے ساتھ استہزاء ۸

ایات خدا :ایات خداکو جھٹلانے والے ۴

انبیاء عليهم السلام :انبیاء عليهم السلام کے ساتھ استہزای ۵

تبلیغ :تبلیغ کی شرائط ۳;افات تبلیغ کی شناخت ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۲;اللہ تعالی کے سنن ۷

قران کریم :قران کریم کے منکر لوگ ۱

کفار :کفار کے دل میں قران کا القا ۲

کفار مکہ :کفار مکہ کا استہزاء کرنا ۸;کفار مکہ اور قران ۲;کفار مکہ کا کفر ۱;کفار مکہ کی ہٹ دھرمی ۱

گذشتہ اقوام :گذشتہ اقوام کا کفر ۴;گذشتہ اقوام کاناقابل ہدایت ہونا ۴;گذشتہ اقوام کے استہزاء ۵;گذشتہ اقوام کے رویے ۵

گناہگار لوگ :گناہگاروں کے ساتھ رویے کا طریقہ ۶; گناہگاروں میں ہم اہنگی ۶

ناقابل ہدایت لوگ :ناقابل ہدایت لوگ اور انبیاء ۶;ناقابل ہدایت لوگوں کی ہلاکت ۷;ناقابل ہدایت لوگوں کے ساتھ رویئے کا طریقہ ۶; ناقابل ہدایت لوگوں کے درمیان توافق ۶

﴿لَقَالُواْ إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ﴾ (١٥)

﴿وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاء بُرُوجاً وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ﴾ (١٦)

﴿وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ﴾ (١٧)

﴿إِلاَّ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ﴾ (١٨)

﴿وَالأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ﴾ (١٩)

﴿وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ﴾ (٢٠)

آیت ۲۱

﴿وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ﴾

اور کوئي شے ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم ہر شے کو ایک معین مقدار میں ہی نازل کرتے ہیں_

۱_ ہر چیز کا خزانہ اور گنجینہ خدا وند متعال کے پاس ہے_وان من شيء الاّ عندنا خزائنه

۲_پودوں کا متناسب انداز میں اُگنا، معدنی موجودات، عطایا اور معاشی وسائل کا الہی خزانے سے (جاري) ہونا_

و ا نبتنا فیها من کلّ شی ء موزون_وجعلنا لکم فیها معیش ومن لستم له برزقین_وان من شيء الاّ عندنا خزائنه

۳_خدا وند متعال ہر چیز کو اپنے خزانے سے ایک معین اور واضح اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے_

وما ننزّله الاّ بقدر: معلوم

۴_کائنات کی تمام مخلوقات، وجود اور کیفیت خلقت کے لحاظ سے محدود، متناہی اور پہلے سے تعین شدہ ہیں_

وان من شيء الاّ عندنا خزائنه وما ننزّله الاّ بقدر: معلوم

۵_ تمام موجودات کا الہی خزانہ ، ایک ماوراء طبیعت، عالم میں ہے_

وان من شيء الاّ عندنا خزائنه وما ننزّله الاّ نقدر معلوم

۶_خدا وند متعال کی قدرت و مالکیت کی حکومت ، نامحدود ہے_وان من شيء الاّ عندنا خزائنه ... معلوم

خداوند عالم کے پاس کائنات کے تمام اُمور کے خزانوں کا وجود ہو سکتا ہے خدا کی بے انتہا قدرت سے کنا یہ ہو;کیونکہ جب تمام ممکنات کا خزانہ خدا کے ہاتھ میں ہو تو اُن ممکنات کو وجود میں لانا بھی اُس کے لئے مقدور ہو گا_

۷_"روی جعفر بن محمدعن ا بیه عن جدّه علیه‌السلام انه قال:فی العرش تمثال جمیع ماخلق الله فی البر والبحر ...وهذا تا

ويل قوله:"وان من شيء الّا عندنا خزائنه" ...;(۱)حضرت امام سجاد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا:خداوند متعال نے سمندر اور خشکی پر جتنی بھی چیزیں خلق کی ہیں اُن کی صورت و تمثیل عرش پر موجود ہے اور یہ ہے خدا کے اس کلام کی تاویل کہ جس میں اُس نے فرمایاہے:"وان من شيء الّا عندنا خزائنه ..."_

۸_"عن مقاتل بن سليمان قال:سمعت ا باعبدالله علیہ السلام يقول:لما صعد موسى علیہ السلام الى الطور فناجى ربّه عزّوجلّ، قال:ربّ ا رنى خزائنك فقال: ياموسى انما خزائنى اذا ا ردت شيئاً ا ن ا قول له:كن فيكون;(۲) مقاتل بن سلیمان کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کوہ طور کی طرف گئے تو اُنہوں نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا:اے میرے پالنے والے مجھے اپنے خزانے دکھا_پس خداوند متعال نے فرمایا:اے موسی علیہ السلام بتحقیق میرا خزانہ یہ ہے کہ جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں :ہو جا تو وہ(محض میرے ارادے سے) ہو جاتی ہے_

افرینش :افرینش کا باضابطہ ہونا ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۳;اللہ تعالی کے خزائن کا مقام ۵;اللہ تعالی کے خزائن ۸،۳،۲;اللہ تعالی کے عطایا ۲;اللہ تعالی کی قدرت کی وسعت ۶; اللہ تعالی کی مالکیت ۱;اللہ تعالی کے مقدرات ۳ ; اللہ تعالی کی مالکیت کی وسعت ۶

پودے:پودوں کا اُگنا ۲

روایت :۸،۷

عرش:عرش کا کردار۷

معادن :معادن کی پیدائش ۲

معاش معاش کےپورا ہونے کے وسائل ۲

موجودات :خلقت موجودات کا باضابطہ ہونا ۴;موجودات کے خزائن کا مقام ۷;موجودات کے خزائن ۱; موجودات کی محدودیت ۴

---

۱)روضۃالواعظین ،ص۴۷،نورالثقلین ،ج۳، ص۷، ح۱۹_

۲)معانی الاخبار،ص۴۰۲ح۶۵، تفسیربرہان ، ج۲، ص۳۲۸، ح۴_

آیت ۲۲

﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ﴾

اور ہم نے ہوائوں کو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والا بنا کر چلایا ہے پھر آسمان سے پانی برسایا ہے جس سے تم کو سیراب کیا ہے اور تم اس کے خزانہ دار نہیں تھے۔

۱۔بادلوں کی بارداری کے لئے ہوائوں کو بھیجنے والا خداوند ہے۔وا رسلنا الرىح لواقح

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "فا نزلنا من السّماء ماء" کے قرینے سے ہوائوں کا بادلوں کو پُر اب کرنا بارش کے برسنے کے لئے ہو۔

۲۔ہوائیں پودوں اور درختوں کو باردار کرنے کے لئے نر زر گل اور گردو غبار ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا وسیلہ ہیں۔وا رسلنا الرىح لواقح

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "الریاح لواقح" سے باردار کرنے والی ہوائیں مراد ہوں۔یہ ایسی ہوائیں ہیں کہ جو نر پودوں سے باردار کرنے والے مادے (زرگل) کو مادہ پودوں تک منتقل کرتی ہیں۔

۳۔قانون زوجیت ،پھل دینے والے درختوں اور پودوں کو بھی شامل ہے اور اُن میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔
وا رسلنا الريح لواقح

۴۔اسمان سے بارش برسانے والا، خداوند ہے۔فا نزلنا من السّماء ماء

۵۔بادلوں سے بارش کے برسنے میں ہوائیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔وا رسلنا الريح لواقح فا نزلنا من السّماء ماء

"فا نزلنا" میں "فا"عاطفہ ہے جو ترتیب کے لئے ہے اس سے مذکورہ معنی مل سکتا ہے۔

٦۔خداوند متعال کے ارادے اور افعال، طبیعی عوامل کے ذریعے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔
وا رسلنا الريح لواقح فا نزلنا من السّماء ماء

۷۔طبیعی عوامل کا عمل، خداوند متعال کے ارادے اور قدرت کے تحت ہوتا ہے۔
وا رسلنا الريح لواقح فا نزلنا من السّماء ماء

۸_خدا وند متعال نے بارش کے پانی کو انسانوں کی سیرابی کا وسیلہ بنایا ہے_فا نزلنا من السّماء ماء فا سقیناکموہ

۹_بارش ،خدا وند متعال کے تحت تدبیر ایک معین اندازے اور مشخص میزان کے ساتھ برستی ہے_

وان من شيء الّا عندنا خزائنه وما ننزّله الّا بقدر: معلوم ... فا نزلنا من السّماء ماء

۱۰_بارش کا پاني، انسانوں کے لئے خداداد معاشی وسائل میں سے ہے_

وجعلنا لکم فیها معیش ... فا نزلنا من السّماء ماء فا سقیناکموہ

۱۱_پانی کا اصلی منبع ،اسمان (بادل) ہے_فا نزلنا من السّماء ماء فا سقیناکموہ

یہ کہ خدا وند متعال شکرگذاری کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے بندوں سے فرماتا ہے:"ہم نے اسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعے تمہیں سیراب کیا ہے جبکہ زمین میں بھی سیراب کرنے کے لئے پانی موجود ہے "اس سے معلوم ہوتا ہے زمین کے ابی منابع بھی اسمان سے ہی ہیں_

۱۲_بارش کا پاني، انسانوں کے سیراب ہونے اور پینے کے لئے مناسب ترین اور بہترین پانی ہے_

فا نزلنا من السّماء ماء فا سقیناکموہ

یہ کہ خدا وند متعال نے انسان کے سیراب ہونے کے لئے پانی کی انواع واقسام میں سے فقط بارش کے پانی کو پینے کے پانی کے طورپر متعارف کرایا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۱۳_بادلوں کی تلقیح کے لئے ہوائوں کا چلنا ، بارش کا برسنا اور اُس کے ذریعے انسانوں کا سیراب ہونا ، ایات الہی میں سے ہے_وا رسلنا الریح لواقح فا نزلنا من السّماء ماء فا سقیناکموہ

۱۴_انسان کبھی بھی اسمان (بادلوں)میں پانی کا ذخیرہ کرنے پر قادر نہیں_وما ا نتم له بخزنین

۱۵_"عن ا بی جعفر عليه‌السلام قال: لله ریاح رحمة لواقح ینشرهابین یدی رحمته;[1]

---

۱)تفسیر عیاشی ،ج۲،ص ۲۳۹،ح ۵;بحار الانوار ،ج۵۷،ص ۱۲،ح ۱۵_

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال باردار کرنے والی رحمت کی حامل ہوائیں اپنی رحمت (بارش) سے پہلے پھیلا دیتا ہے_

۱۶_"عن ا بی ھریرة قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: ریح الجنوب من الجنة وھی الریح اللواقح التی ذکراللہ فی کتابہ ...;[1] ابوہریرہ کا کہنا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جنوب کی ہوا بہشت سے ہے اور وہ باردار کرنے والی ہوا ہے کہ جس کا تذکرہ خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے ..."

اسمان: اسمان کے فوائد ۱۱

ایات خدا: افاقی ایات ۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۹; اللہ تعالی کی قدرت کا کردار ۷; اللہ تعالی کی مالکیت ۱۵; اللہ تعالی کے ارادے کا کردار ۷; اللہ تعالی کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کی جگہ مجاری ۶; اللہ تعالی کے افعال ۱،۴،۸; اللہ تعالی کے افعال کے ظہور پذیر ہونے کای جگہ ۶

انسان: انسان کا عجز ۱۴

بادل: بادلوں کی حرکت کے عوامل ۲; بادلوں کے باردار ہونے کے عوامل ۱،۱۵،۱۳; بادلوں کے فوائد ۱۱; بادلوں میں پانی کو جمع کیا جانا ۱۴

بارش: بارش برسنے کا سرچشمہ ۴; بارش برسنے کے عوامل ۵; بارش کا برسنا ۹،۱۳; بارش کی تقدیر ۹; بارش کے فوائد ۱۲،۱۰،۸

پانی: پانی کے منابع ۱۱; پینے کے پانی کے منابع ۱۲

پودے: پودوں کی بارداری کے عوامل ۲; پودوں کی زوجیت ۳

درخت: درختوں کی بارداری کے عوامل ۲; درختوں کی زوجیت ۳

روایت: ۱۵،۱۶

ضروریات: مادی ضروریات کے پورا ہونے کا سرچشمہ ۸

طبیعی عوامل:

---

۱) الدرالمنثور، ج۵، ص۷۲; تفسیر طبری، ج۸، ص ۲۲_

طبیعی عوامل کا عمل ۷; طبیعی عوامل کا کردار ٦

معاش : معاش کے پورا ہونے کے وسائل ١٠

ہوائیں : بہشتی ہوائیں ١٦; ہوائوں کا سرچشمہ ١; ہوائوں کے فوائد ١، ١٣، ۵، ٢، ١۵; ہوائوں کا مالک ١۵

آیت ٢٣

﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ﴾

اور ہم ہی حیات و موت کے دینے والے ہیں اور ہم ہی سب کے والی و وراث ہیں _

١_ مخلوقات کی موت و حیات فقط خدا وند متعال کے ہاتھ میں ہے _>وانا لنحن نحی ونمیت

٢_ موت وحیات ایک دائمی و مسلسل امرہے_وانا لنحن نحی ونمیت

جملہ اسمیہ " انا لنحن نحی ونمیت "اور فعل مضارع " نحي" اور " نمیت"کا لایا جانا استمرار کو بیان کر رہا ہے_

٣_ خدا وند متعال تمام موجودات کا تنہا وارث ہے _ونحن الورثون

۴_ خداوند متعال تنہا وہ ذات ہے کہ بقاء جس سے مختص ہے_ونحن الورثون

۵_ تمام موجودات ہستی (اول سے لیکر اخر تک)کا یقینی انجام ،موت ہے _ونحن الورثون

٦_ خداوندعالم کی مالکیت کے علاوہ ہر قسم کی مالکیتیں قابل زوال ہیں _ونحن الورثون

۷_ موت وحیات ، خدا کش نشانیوں میں سے ہیں _وانا لنحن نحی ونمیت

٨_ دنیوی وسائل کے انسانوں کے لئے خلق ہونے کے باوجود اُن سے دل نہ لگانے کی تشویق _

وا رسلنا الریح لواقح فا نزلنا من السّماء ماء فا سقیناکموہ وما ا نتم لہ بخزنین_وانا لنحن ... ونحن الورثون

ہوسکتا ہے اُن ایات کے بعد(ونحن الورثون) کو ذکر کرنا کہ جن میں انسان کی خدادادی نعمات کو بیان کیا گیا ہے ،مذکورہ نکتے کی جانب اشارہ ہو_

اسماو صفات:وارث ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ابدیت ۴;اللہ تعالی کی سنن ۲;اللہ تعالی کی وراثت ۳;اللہ تعالی کے اختصاصات ۳،۱ ، ۶،۴

توحید:توحید افعالی ۱

حیات :حیات ، ایات خدا میں سے۷;حیات کا داوم ۲; حیات کا سرچشمہ ۱

زھد:زھد کی تشویق ۸

موت :موت ، ایات خدا میں سے ۷;موت کا دوام ۲;موت کا سرچشمہ ۱;موت کی حتمیت ۵

موجودات :موجودات کا انجام ۵;موجودات کا وارث ۳;موجودات کی مالکیت کا زوال ۶

نظریہ کائنات :توحیدی نظریہ کائنات ۱

آیت ۲۴

﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾

اور ہم تم سے پہلے گذر جانے والوں کو بھی جانتے ہیں اور بعد میں آنے والوں سے بھی باخبر ہیں_

۱_خداوند متعال بلا شک وتردید گذشتہ و ائندہ نسلوں کے حالات سے اگاہ ہے_

ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستئخرین

گذشتہ اور ائندہ لوگوں کے بارے میں علم خداوند سے مراد ہو سکتا ہے خود اُن کے وجود کے بارے میں علم ہو اور ہو سکتا ہے اُن کے حالات کے بارے میں علم ہو_مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال پر مبنی ہے_

۲_یقیناً خدا وند متعال گذشتہ نسلوں اور انسان کی ائندہ انے والی نسلوں کے وجود سے اگاہ ہے_
ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستئخرین

۳_خداوند متعال بلا شک و تردید میدان علم و عمل میں پہلے انسانوں کے حالات سے بھی اگاہ ہے اور اس میں ناکام لوگوں سے بھی_ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستئخرین

یہ کہ مذکورہ ایت میں موجود تقدم و تاخر کو کس میزان پر پرکھا گیا ہے ؟اس کے بارے میں مفسرین کے درمیان چند اراء ہیں :ایک یہ کہ سبقت اور تاخیر،ایمان و عمل صالح کے سلسلے میں ہے ;کیونکہ دنیا انسانوں کے لئے مقابلے کا میدان ہے _"ولکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات "(سورہ بقرہ_ایت ۱۴۸)مذکورہ مطلب اسی احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے_

۴_اشیاء کے بارے میں خدا وند متعال کا علم، اُن کے وجود فعلی سے مربوط نہیں_
ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستئخرین

۵_"عن الصادق جعفربن محمد علیه‌السلام :ان المستقدمین ا صحاب الحسنات والمستا خرین ا صحاب السیئات;[1] امام صادق علیه‌السلام سے منقول ہے کہ "المستقدمین" سے مرادنیک لوگ ہیں اور "المستا خرین" سے گناہگار مراد ہیں_
۶_"عن ا بی جعفر علیه‌السلام قال:"ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستا خرین"قال:هم المو منون من هذه الا مة;[2] امام محمدباقر علیه‌السلام سے خدا کے اس کلام "ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستا خرین "کے بارے میں منقول ہے کہ امام علیه‌السلام نے فرمایا:وہ (اگلے اور پچھلے لوگ) اس اُمت کے مؤمنین ہیں_

ائندہ انے والے:ائندہ انے والوں کے بارے میں علم ۱،۲

اللہ تعالی :ائندہ کے مؤمنین کے بارے میں اللہ تعالی کا علم ۶;اللہ تعالی کے علم کی وسعت ۴;اللہ تعالی کا علم غیب۳،۲،۱;گناہگاروں کے بارے میں اللہ تعالی کا علم ۵;گذشتہ زمانے کے مؤمنین کے بارے میں اللہ تعالی کا علم۶;محسنین کے بارے میں اللہ تعالی کا علم ۵

ایمان:

---

۱)تفسیر برہان ،ج۲،ص۳۲۸،ح۲_

۲)_تفسیر عیاشی ج۲،ص۲۴۰،ح۶;نور الثقلین ،ج۳،ص۷ ،ح ۲۲_

ایمان میں پیشقدم لوگ ۳;ایمان سے محروم لوگ ۳

روایت :۶،۵

گذشتہ زمانے کے لوگ :گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بارے میں علم ۲،۱

آیت ۲۵

﴿وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾

اور تمھارا پروردگار ہی سب کو ایک جگہ جمع کرے گا کہ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی_

۱_خداوند متعال سب انسانوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا_وان ربّك هويحشرهم

۲_ انسانوں کے لئے خداوند متعال کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ اُنہیں قیامت کے دن محشور کرے_

وان ربّك هويحشرهم

۳_انسانوں کا اُخروی احیائ، فقط خداوند متعال کے دست قدرت میں ہے_وان ربّك هويحشرهم

ایت میں ضمیر "هو" کا ذکرکرنا حشر کے فعل کو فاعل کے ساتھ مخصوص کررہا ہے_

۴_پیغمبر اکرم ﷺ پرخداوند متعال کی خاص توجہ و عنایت ہے_وان ربّك هويحشرهم

یہ جو انسانوں کے اُخروی حشر کوبیان کرنے کے لئے کاف خطاب کہ جس سے مراد پیغمبر ﷺ ہیں ،کے ساتھ صفت "ربّ" کو اضافہ کیا گیا ہے ،اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

۵_خداوند متعال حکیم(دانا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے_انه حكيم عليم

۶_انسانوں کا حشر اور زندہ کیا جانا ،خداوند متعال کی حکمت و دانائي کا نتیجہ ہے_وان ربّك هويحشرهم انه حكيم عليم

۷_انسانوں کی حیات، موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اُس کے بعد بھی جاری رہتی ہے_

وانا لنحن نحی ونمیت ...وان ربّك هویحشرهم

یہ جو خداوند متعال نے آیت ۲۳ میں فرمایا ہے کہ "ہم ہی انسانوں کو موت دیتے ہیں "اور اس ایت میں فرمارہا ہے کہ :"ہم انسانوں کو اکٹھا کریں گے"اس سے موت کے بعد بھی انسان کی حیات کے دوام اور جاری رہنے کی حکایت ہوتی ہے_

۸_ انسانوں کی موت وحیات کا خداوند متعال کے ہاتھ میں ہونا ، انسانوں کے گذشتہ و ائندہ کے حالات سے اُس کے عالم و اگاہ ہونے کی دلیل ہے_وانا لنحن نحی ونمیت ... ولقد علمنا المستئخرین_ وان ربّك هویحشرهم

مندرجہ بالا معنی اس احتمال پر مبنی ہے کہ " ولقد علمنا "سے پہلے " وانا لنحن نحی ونمیت "کا ذکر اور اُس کے بعد " ان ربّک ھویحشرھم " کا ذکر ہو سکتا ہے اس پر دلیل قائم کرنے کے لئے ہو_ لہذا اس احتمال کی بنا پر آیت مجیدہ کا معنی یہ ہوجائے گا:ہم گذشتہ لوگوں اور ائندہ انے والے لوگوں کے حالات سے اگاہ ہیں چونکہ ہم خودہی موت دینے والے اور زندہ کرنے والے ہیں_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ پر خدا کا لطف ۴

ائندہ انے والے لوگ:آئندہ آنے والے لوگوں کے بارے میں علم ۸

اسما وصفات : حکیم ۵; علیم ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۲;اللہ تعالی کی حکمت کا کردار ۶;اللہ تعالی کے اختصاصات ۳ ; اللہ تعالی کے افعال ۱;اللہ تعالی کے علم کا کردار ۶; اللہ تعالی کے علم کے دلائل ۸

انسان :انسانوں کا اُخروی حشر۶،۲،۱;انسانوں کی حیات کا جاری رہنا ۷

توحید :توحید افعالی ۳

حیات :حیات کا سرچشمہ ۸

گذشتہ زمانے کے لوگ :ان کے بارے میں علم ۸

لطف خدا : لطف خدا جن کے شامل حال ہے ۴

مردے :مردوں کا اُخروی احیاء ۳

موت :موت کا سرچشمہ ۸;موت کی حقیقت ۷

آیت ٢٦

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ﴾

اور ہم نے انسان کو سیاہی مائل نرم مٹی سے پیدا کیا ہے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگی تھی _

١_خداوند متعال نے انسانوں کو خشک کھنکھناتی مٹی سے خلق کیا ہے_

ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حماءمسنون

٢_انسان کی اصلی خلقت کا خمیر، سیاہ رنگ کے سڑے ہوئے بدبودار کیچڑ سے تیار ہوا ہے _

ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حماءمسنون

"صلصال "لغت میں خشک شيَ سے پیدا ہونے والی اواز کوکہتے ہیں_اور"حمائ"کا معنی سیاہ، بدبودار کیچڑ ہے جبکہ "مسنون "کامعنی سڑی ہوئي و متغير شئي ہے_

٣_خدا وند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے عملی صورت میں لاتا ہے_

ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حماءمسنون

٤_ سیاہ رنگ کی بدبودار کیچڑ اور گارے کو انسان میں تبدیل کرنا ، ایات خدا میں سے ہے_

ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حماءمسنون

ایات خدا :ایات انفسی ٤

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت ١;اللہ تعالی کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات ٣

انسان :انسان کی خلقت ٤;خشک شدہ کیچڑ سے انسان ١، ٢ ; خلقت انسان کا عنصر ١،٢

خلقت :خشک شدہ کیچڑ سے خلقت ٤

طبیعی عوامل : طبیعي عوامل کا کردار ٣

آیت ۲۷

﴿وَالْجَآنَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ﴾

اور جنّات کو اس سے پہلے زہریلی آگ سے پیدا کیا ہے۔

۱۔خدا وند متعال نے جنات کو تیز اور جلانے والی ہوا کی حامل اگ سے خلق کیا ہے۔

والجانّ خلقنه من قبل من نارالسموم **"سموم" کا لغوی معنی جلانے والی ہوا ہے۔**

۲۔جن، ایک نامرئي اور انسانوں کی انکھ سے پنہان مخلوق ہے۔والجانّ خلقنه من قبل من نارالسموم

مندرجہ بالا مطلب اس بات مبنی ہے کہ شاید "جن" کی وجہ تسمیہ اُس کے لغوی معنی کے مطابق ہو جس کا معنی حواس سے پنہاں اور مستور ہونا ہے۔

۳۔جن، کو انسان کی خلقت سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔والجانّ خلقنه من قبل من نارالسموم

۴۔خدا وند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے عملی صورت میں لاتا ہے۔

والجانّ خلقنه من قبل من نارالسموم

۵۔جن ، ایک مادی مخلوق ہے۔والجانّ خلقنه من قبل من نارالسموم

۶۔جنات کی اگ سے خلقت ، ایات خدا میں سے ہے۔والجانّ خلقنه من قبل من نارالسموم

۷۔"عن النبي ﷺ قال: ...هذه النار جزء من سبعين جزء اً من نارالسموم التى خلق منها الجانّ وتلا هذه الاية:"والجانّ خلقناه من قبل من نارالسموم";[۱] **حضرت رسول اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ اپ ﷺ نے فرمایا:(دنیا کي) یہ اگ (حرارت اور تاثیر میں) سموم کی اُس اگ کا ستھرواں حصہ ہے کہ جس**

---

۱)الدرا لمنثور،ج۵،ص۷۸۔

سے جن کو خلق کیا گیا ہے (اس کے بعد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ایت تلاوت فرمائی :"والجانّ خلقناہ من قبل من نارالسموم"_

اگ :دنیوی اگ کی خصوصیات ۷; سموم کی اگ ۷

ایات الہی: ایات الہی کے موارد ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت ۱;اللہ تعالی کے ارادے کے مجاری ۴

انسان :خلقت انسان کی تاریخ ۳

جن :جن ، اگ سے ۷،٦،۱;جن ،کا مادی ہونا ۵; جن ، کا مخفی پن ۲;خلقت جن،کی تاریخ ۳ ; خلقت جن ٦ ;جن،کی جنس ۵; خلقت جن، کا عنصر ۷،۱

روایت :۷

طبیعي عوامل : طبیعی عوامل کا کردار ۴

موجودات :پنہاں موجودات ۲

آیت ۲۸

﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ﴾

اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب تمھارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا تھا کہ میں سیاسی مائل نرم کھنکھنانی ہوئي مٹی سے ایک بشرپیدا کرنے والا ہوں _

۱_خداوند متعال نے تخلیق، انسان کے بارے میں اپنے ارادے سے ملائکہ کو اگاہ کیا _

واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشراً

۲_پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، خلقت انسان کے قصے کی یاد دہانی کرانے

کے پابند تھے_واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا

"اذ" مقدر "اذکر" کے لئے مفعول بہ ہے اور "ربک" کے کاف کے قرینے سے فعل کے مخاطب ،پیغمبر ﷺ ہیں_

۳_سڑے ہوئے ،خشک اور متغیر کیچڑ سے انسان کی خلقت کا قصہ یاد کرنے اور یاد دہانی کرانے کے قابل ہے_

واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون

۴_خداوند متعال کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ خلقت انسان کا قصہ، پیغمبر ﷺ کے لئے بیان کرے_

واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون

۵_فرشتے، انسان کی خلقت سے پہلے موجود تھے_واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشراً

۶_خداوند متعال نے انسان کو سڑے ہوئے، خشک ، سیاہ اور بدبودار کیچڑ سے پیدا کیا ہے_

واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون

"صلصال "لغت میں خشک شئي سے پیدا ہونے والی اواز کو کہتے ہیں_اور "حمائ" کا معنی سیاہ ،بدبودار کیچڑ ہے جبکہ "مسنون "کا معنی سڑی ہوئي و متغیر شئي ہے_

۷_خداوند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے عملی صورت میں لاتا ہے_

انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ملائکہ سے تکلم ۱;اللہ تعالی کی خالقیت ۶ ; اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۴;اللہ تعالی کی مشیت کے مجاری ۷

انسان :خشک کیچڑ سے انسان ۶;خلقت انسان ۴،۱; خلقت انسان کی تاریخ ۵;خلقت انسان کا عنصر ۶

ذکر :انحضرت ﷺ کے سامنے خلقت انسان کا ذکر ۴ ; خلقت انسان کا ذکر ۳

طبیعی عوامل :طبیعی عوامل کا کردار ۷

ملائکہ :خلقت ملائکہ کی تاریخ ۵

یاد دہانی :خلقت انسان کی یاددہانی ۳،۲

آیت ۲۹

﴿فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُواْ لَهُ سَاجِدِينَ﴾

پھر جب مکمل کرلوں اور اس میں اپنی روح حیات پھونک دوں تو سب کے سب سجدہ میں گر پڑنا_

۱_خداوند متعال نے انسان کے لئے متناسب اور جیسے اعضاء کے وہ قابل تھا ویسے ہی اعضاء خلق کیئے ہیں_

انى خلق بشرًا ...فاذا سوّيته

"تسویہ "کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بنانا کہ اُس کا ہر جُزاپنی مناسب جگہ پر قائم ہو جائے_

۲_خدا وند متعال نے انسان کے بدن کو کھنکھناتی مٹّی سے خلق کرنے کے بعد اُس میں روح پھونک کر اُسے زندگی عطا کي_

فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي

۳_انسان کی ابتدائي خلقت تدریجاً انجام پائي ہے_انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون_فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي

۴_انسانوں میں روح اور حیات خداوند متعال کے خصوصی حکم سے خلق ہوئي ہے_ونفخت فيه من روحي

یہ کہ خدا نے انسان کو حیات عطا کی ہے اور اس کی نسبت اپنی طرف دی ہے، اس سے مذکورہ نکتہ حاصل ہوتا ہے_

۵_انسان کے بدن کی خلقت، اُس کے روح پر مقدم ہے_

انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون_فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ "نفخت"کا تسویہ بدن کے بعد ذکر کرنا ممکن ہے روح پر بدن کی خلقت کے تقدم کی طرف اشارہ ہو_

٦_سڑی ہوئي، سیاہ اور کھنکھناتی مٹّی کے ساتھ روح الہی کے ملنے سے اولین انسان کی پیدائش کا اغاز ہوا_

انى خلق بشرًا من صلصل من حماءمسنون_فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي

۷_انسان جسم اور روح سے مرکب مخلوق ہے_انى خلق بشرًا من صلصل ... فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي

۸_انسان ایک خاص مقام و منزلت اور شرافت کا حامل ہے_فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي

"روح "کا "یائے متکلم"کی طرف مضاف ہونا شرافت و کرامت کے لئے ہے_

۹_ انسان کی شرافت اور کرامت اُس کی الہی روح کی وجہ سے ہے_انی خلق بشرًا من صلصل ... فاذا ...نفخت فيه من روحي

خداوند متعال نے انسان کے جسمانی مواد کی توصیف بدبو کیچڑ سے کی ہے اور القاء روح میں روح کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور ایسی نسبت مذکورہ بالا نکتے کی حکایت کرتی ہے_

۱۰_روح ایک لطیف چیزہے_نفخت فيه من روحي

کلمہ "نفخ" سے انسان کے جسم میں القائے روح کی تعبیر کہ جو اجسام کے اندر ہوا داخل کرنے کے معنی میں ہے، ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۱۱_خداوند متعال کا ادم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد فرشتوں کو اُن کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دینا _

واذ قال ربّك للملئكة ...فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحى فقعوا له ساجدين

۱۲_انسان کے اندر روح الہی کے پھونکے جانے سے وہ مسجود ملائکہ بننے کی قابلیت پیدا کر لیتا ہے_

ونفخت فيه من روحى فقعوا له ساجدين

انسان کی خلقت کے کامل ہونے یا اُس میں روح پھونکی جانے کے بعد خداوند کا ادم علیہ السلام کے سامنے ملائکہ کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوسکتا ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۱۳_انسان ،فرشتوں سے برتر مقام و منزلت رکھتا ہے_اذ قال ربّك للملئكة ... فقعوا له ساجدين

۱۴_اذن الہی سے غیر خدا کے سامنے سجدہ اور خضوع کرنے کا جائز ہونا_فقعوا له ساجدين

۱۵_سجدہ احترام و تعظیم کا مظہر ہے_فقعوا له ساجدين

اس کے باوجود کہ انسان کا احترام کسی اور صورت میں بھی ممکن تھا لیکن خداوند متعال نے انسان کے احترام کے لئے اور تمام موجودات کے درمیان اُس کے مقام و منزلت کو بیان کرنے کی خاطر فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے سجدے میں گر جائیں_یہ اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ سجدہ تعظیم کا رمز و مظہر ہے_

۱۶_"عن محمد بن مسلم قال:سالت ا باجعفر عليه السلام عن قول الله عزّوجلّ:"ونفخت فيه من روحي"كيف هذا النفخ؟فقال:ان الروح متحرك كالريح وانما سمّى روحاً لا نه اشتق اسمه من الريح ... لا ن الروح مجانس للريح وانما اضافه الى نفسه لا نه اصطفاه على سائر الا رواح كما اصطفى بيتاً من البيوت_فقال:بيتي ...وكل ذلك مخلوق مصنوع محدث مربوب مدبر؛[۱] محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر عليه السلام سے خداوند عزوجل کے کلام "ونفخت فیہ من روحی" کے بارے میں پوچھا کہ یہ نفخ (پھونکنا) کیسے ہے؟اپ عليه السلام نے فرمایا:روح، ہوا کی طرح متحرک ہے اور اسے روح کہنا صحیح ہے چونکہ اُس کا نام ریح (ہوا) سے مشتق ہے_کیونکہ روح اور ریح (ہوا) ہم جنس ہیں_اور اس روح کو خدائے ساتھ نسبت دینے کی علت یہ ہے کہ اس روح کو تمام ارواح میں سے برگزیدہ(منتخب) کیا گیا ہے جیسا کہ اُس نے گھروں میں سے ایک گھر کو منتخب کیا ہے اور فرمایا ہے:"بیتی "(میرا گھر)_اور یہ سب چیزیں اسکی مخلوق، اس کی بنائي ہوئي اور اس کی ایجاد کی ہوئي ہیں وہی ان کی تربیت کرتا ہے اور وہی ان کی تدبیر فرماتا ہے_

۱۷_"عن ا بی عبدالله عليه السلام فی قوله عزّوجلّ: "فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي" قال:ان الله عزّوجلّ خلق خلقاً وخلق روحاً ثم ا مر ملكاً فنفخ فيه ...؛[۲] حضرت امام صادق علیہ السلام سے خداوندعزوجل کے کلام:""فاذا سوّيته ونفخت فيه من روحي" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ عليه السلام نے فرمایا:بتحقیق خداوند عزوجل نے ایک بدن اور ایک روح کو خلق فرمایا اور پھر ایک فرشتے کو حکم دیا کہ وہ اس میں روح پھونک دے..."

۱۸_"سماعة عنه(الصادق(ع" ...وسا لته عن الروح قال:هى من قدرته من الملكوت؛[۳] سماعہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق عليه السلام سے روح کے بارے میں سوال کیا تو اپ عليه السلام نے فرمایا:روح، خدا کی قدرت سے ملکوت سے لی گئي ہے_

۱۹_"جعفر بن محمد عن ا بيه:ان روح ادم لمّا امرت ا ن تدخل فيه فكرهته فا مرها ا ن تدخل كرهاً...[۴]حضرت امام باقر عليه السلام سے

---

۱)توحید صدوق، ص ۱۷۱،ح ۳;نور الثقلین ،ج ۳،ص ۱۱،ح ۳۶_ ۲)_توحید صدوق،ص ۱۷۲،ح ۶،ب ۲۷;نور الثقلین ،ج ۳،ص ۱۱،ح ۳۹،۵_۳

۳)_تفسیر عیاشی،ج ۲،ص ۲۴۱،ح ۱۱;نور الثقلین،ج ۳،ص ۱۲،ح ۴۰_

۴)_قرب الاسناد،ص ۷۹،ح ۲۵۷;نور الثقلین،ج ۳،ص ۱۲،ح ۳۷_

منقول ہے: ادم علیہ السلام کی روح کو جب اُس کے بدن میں داخل ہونے کے لیئے کہا گیا تو اُسے اچھا نہیں لگا_ پس خدا نے اُسے امر کیا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی داخل ہو جا_

ادم علیہ السلام: ملائکہ کا ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ ۱۱; ادم علیہ السلام کی خلقت ۱۱ ; ادم علیہ السلام میں روح پھونکی جانا ۱۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اذن ۱۴;اللہ تعالی کی خالقیت ۲، ۱، ۱۷ ; اللہ تعالی کے اوامر ۱۱، ۴

انسان: انسان کا بدن ۷; انسان کی ملائکہ پر برتری ۱۳; انسان کی خلقت ۲، ۱; انسان کی تدریجی خلقت ۳ ; انسان کی روح کی خلقت ۵;انسان کی روح ۷; انسان کی حیات کا سرچشمہ ۴;نسان کی خصوصیات ۸;انسان کے ابعاد ۷;انسان کے اعضاء کا مناسب ہونا ۱ ;انسان کے بدن کی خلقت ۵ ; ملائکہ کا انسان کے سامنے سجدہ ۱۲;انسان کے مقامات ۱۳،۸ ;انسان میں روح پھونکنے کے اثرات ۱۲;انسان میں روح کا پھونکا جانا ۲ ، ۱۷ ; خلقت انسان کا عنصر ۶،۲;فضائل انسان ۱۳; خلقت انسان کی کیفیت ۵،۳; عظمت انسان کا سرچشمہ ۱۲;کرامت انسان کا سرچشمہ ۹;انسان میں روح پھونکنے کا سرچشمہ ۴

تعظیم: تعظیم کی علامتیں ۱۵

خلقت: خشک کیچڑ سے خلقت ۶

روایت:۱۹،۱۸،۱۷،۱۶

روح: روح سے مراد ۱۸;روح کی اہمیت ۹;روح کی لطافت ۱۰;نفخ روح کی کیفیت ۱۶

سجدہ: جائز سجدہ ۱۴; سجدہ کی حقیقت ۱۵; سجدہ کے احکام ۱۴;غیر خدا کے سامنے سجدہ ۱۴

ملائکہ: ملائکہ کا شرعی فریضہ ۱۱

آیت ۳۰

﴿فَسَجَدَ الْمَلآئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾

تو تمام ملائکہ نے اجتماعی طور پر سجدہ کر لیا تھا_

۱_خدا کی جانب سے فرشتوں کو حضرت ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا فرمان جاری ہونے کے بعد سب بلا استثناء اُنکے سامنے سجدے میں گر پڑے_فقعوا له ساجدين_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون

۲_تمام ملائکہ حضرت ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کے فرمان الہی کو بغیر کسی چوں وچرا کے بجالائے_
فقعوا له ساجدين_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون

۳_انسان فرشتوں سے برتر مقام و منزلت رکھتا ہے_فقعوا له ساجدين_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون

۴_"عن الصادق علیہ السلام ...قال: ...فا وّل من بادر بالسجود جبرائيل وميكائيل ثمّ عزرائيل ثمّ اسرافيل ثمّ الملائكة المقربون وكان السجود لا دم يوم الجمعة عندالزوال فبقيت الملائكة فى سجودها الى العصر ...;[1]حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے جنہوں نے سجدہ کرنے میں سبقت لی ہے وہ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام تھے; پھر عزرائیل علیہ السلام اور اُن کے بعد اسرافیل علیہ السلام تھے اور پھر دوسرے مقرب فرشتوں نے سجدہ کیا_ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ جمعہ کے دن ظہر کے وقت کیا گیا تھا پس ملائکہ عصر تک سجدہ کی حالت میں رہے تھے_

ادم علیہ السلام: ادم علیہ السلام کے سامنے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے۴; ادم علیہ السلام کے سامنے ملائکہ کا سجدہ ۲، ۱; ادم علیہ السلام کے سامنے ملائکہ کے سجدہ کا وقت۴; ادم علیہ السلام کے سامنے ملائکہ کے سجدہ کی مدت۴

---

۱) تفسیر برہان، ج۲، ص۳۳۱، ح۱_

الله تعالی :اللہ تعالی کے اوامر ۱، ۲

انسان :انسان کی ملائکہ پر برتری ۴;انسان کے مقامات ۳

روایت :۴

ملائکہ :ملائکہ کا شرعی فریضہ ۱;ملائکہ کی فرمانبرداری ۱، ۲

آیت ۳۱

﴿إِلاَّ إِبْلِيسَ أَبَى أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ﴾

علاوہ ابلیس کے کہ وہ سجدہ گذاروں کے ساتھ نہ ہو سکا_

۱_ابلیس نے ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کرنے کے بارے میں فرمان خدا کی اطاعت نہیں کی اور دوسرے سجدہ گذاروں کی صف میں (داخل) ہونے سے انکار کردیا_الّا ابلیس ا بی ا ن یکون مع الساجدین

۲_ابلیس انسان کی خلقت کے وقت فرشتوں کے درمیان موجود تھا اور اُس کا شمار اُن میں سے ہوتا تھا_

واذ قال ربّك للملئكة انی خلق بشرًا من ...فاذا سوّیته ... فقعوا له ساجدین_فسجد الملئكة كلّهم ...الّا ابلیس

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب استثناء ، متصل ہو_اور ابلیس کا فرشتوں سے استثناء ہونا اس کے فرشتہ ہونے کی وجہ سے نہیں تھا_بلکہ من باب تغلیب وہ اُنہی میں شمار ہوتا تھا_

۳_ابلیس کو بھی (دوسرے) فرشتوں کی مانند ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کرنے پر مامور کیا گیا تھا_

فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون_الّا ابلیس ا بی ا ن یکون مع الساجدین

۴_ابلیس ، اختیارا ورارادے کی مالک مخلوق ہے_فسجد الملئكة كلّهم ...الّا ابلیس ا بی

۵_ابلیس ،فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون_الّا ابلیس ا بی

فرشتوں کے سجدے کے لئے "کلھم" اور "اجمعون" جیسے تاکیدی کلمات لانا دلالت کرتا ہے کہ تمام فرشتوں نے بلا استثنا ء ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کیا تھا اور یہ اس بات پر قرینہ ہے کہ ایت میں استثناء ، منقطع ہے (نہ متصل)اور ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا_

ابلیس: ابلیس اور ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ ۳، ۱; ابلیس انسان کی خلقت کے وقت ۲; ابلیس کا اختیار ۴; ابلیس کا ارادہ ۴; ابلیس کا مکلف ہونا ۳; ابلیس کی جنس

۵; ابلیس کی نافرمانی ۱; ابلیس ملائکہ میں سے ۲

عصیان: خدا کی نافرمانی ۱

عصیان کرنے والے لوگ: ۱

آیت ۳۲

﴿قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلاَّ تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ﴾

اللہ نے کہا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو سجدہ گذاروں میں شامل نہ ہوسکا_

۱_ خداوند متعال نے ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں ابلیس کی نافرمانی پر اُس کی سرزنش کی_

قال یا ابلیس ما لك ا لّا تکون مع الساجدین

۲_ خداوند متعال نے ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں ابلیس کی نافرمانی کے بعد اُس کی نافرمانی کے محرکات جانتے ہوئے اُس سے پوچھ گچھ کی_ قال یا ابلیس ما لك ا لّا تکون مع الساجدین

۳_ ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں نافرمانی کے بعد خداوند متعال کا ابلیس سے بغیر کسی واسطے کے گفتگو کرنا

_قال یا ابلیس ما لك ا لّا تکون مع الساجدین

۴_ عصیان، نافرمانی اور قانون شکنی کے علل واسباب جاننا ایک اچھا کام ہے_

قال یا ابلیس ما لك ا لّا تکون مع الساجدین

خداوندمتعال کا ابلیس سے اُس کی نافرمانی کے محرکات واسباب کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا جبکہ اس کے بغیر بھی اسے سزا دی جاسکتی تھی، مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہے_

ادم عليه‌السلام: ادم کے سامنے سجدہ نہ کرنا ۱

ابلیس:

ابلیس سے پوچھ گچھ ۲; ابلیس کا سجدہ نہ کرنا ۳; ابلیس کے عصیان کا محرک ۲; ابلیس کی خدا سے گفتگو ۳; ابلیس کی سرزنش ۱; ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا محرک ۲; ابلیس کا عصیان ۱،۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی جانب سے سرزنشیں ۱

عصیان: خدا سے عصیان ۱،۳; عصیان کے محرک کے بارے میں سوال ۴

عمل: پسندیدہ عمل ۴

قانون: قانون کی رعایت کرنے کی اہمیت ۴

قانون شکنی: قانون شکنی کے بارے میں پوچھ گچھ ۴

آیت ۳۳

﴿قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ﴾

اس نے کہا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ نہیں کرسکتا جسے تو نے سیاسی مائل خشک مٹی سے پیدا کیا ہے _

۱_ ابلیس نے اپنی نافرمانی کے بارے میں خدا کی جانب سے پوچھ گچھ کے جواب میں کہا: میں ہرگز ایسے انسان کے سامنے سجدہ نہیں کروں گا جو سڑے ہوئے کیچڑ کی بدبودار مٹی سے خلق ہوا ہے_

قال لم اکن لا سجد لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

۲_ ابلیس، انسان کی خلقت کے ابتدائي مواد سے مکمل طور پر اگاہ تھا_

قال لم اکن لا سجد لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

۳_ابلیس نے ادم علیه‌السلام کے سامنے سجدہ کے بارے میں فرمان خدا کی نافرمانی میں فقط اُس کے جسمانی مادے کو معیار قرار دیا اور اُس میں موجود الہی روح کو نظر انداز کردیا_

قال لم اکن لا سجد لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

۴_ابلیس، خلقت انسان کے اصلی مواد کی وجہ اُسے اپنی جیسی مخلوق کا مسجود بنانے کے قابل نہیں جانتا تھا_

قال لم اکن لا سجد لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

"لا أسجد"یا"لست أسجد"کے بجائے "لم أکن لأسجد"کی تعبیر ہو سکتا ہے اس نکتے کو بیان کر رہی ہو کہ شیطان، اپنے اپ کو ادم علیہ السلام سے برتر جانتا تھا_

۵_ابلیس، ادم علیہ السلام کی تحقیر کرنے کے علاوہ اپنے اپ کو مقام و منزلت میں اُن سے برتر جانتا تھا_

قال لم اکن لا سجد لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

٦_نسلی برتری کے احساس سے پیدا ہونے والا تکبر، ادم علیہ السلام کے سامنے ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا بڑا سبب تھا_

قال لم اکن لا سجد لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

۷_خداوند متعال نے انسان کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے_

لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

۸_خداوند متعال، عالم طبیعت میں اپنے ارادے اور مشیت کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے پورا کرتا ہے_

لبشر خلقته من صلصل من حماءمسنون

ادم علیہ السلام :ادم علیہ السلام کی تحقیر۵;ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ نہ کرنا ۱،۳

ابلیس :ابلیس اورادم علیہ السلام ۵;ابلیس کا تکبر ۱،۴،۵;ابلیس کا علم ۲;ابلیس کا نسلی تعصب ٦;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا محرک ۱،۳،۴;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے عوامل ٦;ابلیس کے عصیان کا محرک ۱،۳; ابلیس کے عصیان کے عوامل ٦;ابلیس کی فکر ۴،۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت ۷;اللہ تعالی کی مشیت کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات ۸

انسان :خلقت انسان کا عنصر ۲،۴،۷;سڑے ہوئے کیچڑ سے انسان ۷

تکبر :تکبر کے اثرات ٦

طبیعی عوامل :طبیعی عوامل کا کردار ۸

آیت ۳۴

﴿الَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ﴾

ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا کہ تو مردود ہے _

۱_ ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کے حکم کی نافرمانی کے بعد خداوند متعال کا ابلیس کو اسمان سے نکل جانے کا فرمان _

قال فاخرج منه

مندرجہ بالا مطلب دو احتمالات پر مبنی ہے : ا_"منھا "کی ضمیر کا مرجع "سموات "ہے اگر چہ وہ کلام میں ذکر نہیں ہوا _

۲_ ابلیس کے ملائکہ کے زمرے میں شمار ہونے کے قرینے سے چونکہ ملائکہ کا مقام اور ٹھکانہ اسمان ہے _

۲_ خداوند متعال نے ابلیس کی جانب سے فرمان خدا کی نافرمانی کے بعد اُسے فرشتوں کی صف سے نکال دیا _

قال فاخرج منه

یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب" منھا "کی ضمیر کا مرجع "زمرة الملائكة" ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے احتمال پیش کیا ہے _

۳_ ابلیس ،فرمان خدا کی نافرمانی کرنے کے بعد مقربین کے مقام سے گر گیا اور اُسے وہاں سے نکال دیا گیا _

قال فاخرج منه

"فانک رجیم "کے قرینے سے "فاخرج منھا" سے مراد ہو سکتا ہے قرب الہی کی منزلت ہو _

۴_ ابلیس کا تکبر اور ادم علیہ السلام کے سامنے سجدے کے بارے میں فرمان الہی کی نافرمانی ،بارگاہ الہی سے اُس کے تنزل اور سقوط کا سبب بني_فقعوا له ساجدين_ الّا ابليس ا بى ...قال لم ا كن لا سجد لبشر ...قال فاخرج منه

۵_ ابلیس ،مردود اور بارگاہ الہی سے دھتکارا ہوا ہے_فانك رجيم

۶_ فرمان خداوند کی نافرمانی کرنا، بارگاہ الہی سے نکالے جانے اور تنزل کا سبب بنتا ہے _

قال فاخرج منها فانك رجيم

۷_"على بن محمدالعسكري علیہ السلام : معنى الرجيم انه مرجوم باللعن ...لايذكره

مو من الّا لعنه وان فی علم الله السـابق انه اذا خرج القائم عليه‌السلام لايبقی مو من فی زمانه الّا رجمه بالحجارة کا کان قبل ذلك مرجوماً باللعن؛[1] امام علی نقی عليه‌السلام فرماتے ہیں: "رجیم"کا مطلب یہ ہے ابلیس لعنت کا نشانہ بنتا ہے...کوئی مؤمن اُسے یاد نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اُس پر لعنت کرتا ہے_ خدا کے علم ازلی میں تھا کہ جب حضرت قائم عليه‌السلام ظہور فرمائیں گے تو کوئی بھی ایسا مؤمن نہیں ہوگا کہ جو ابلیس کو پتھر سے سنگسار نہیں کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے لعنت کا مستحق قرار پایا ہے_

ابلیس :ابلیس پر لعنت ٧;ابلیس کا اخراج ٢،١;ابلیس کا تنزل ٣،١;ابلیس کو دھتکارنا٥;ابلیس کے تکبر کے اثرات ٣;ابلیس کے تنزل کے عوامل ٣; ابلیس کے رجم سے مراد٧;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرات ٣،٢،١;ابلیس کے عصیان کے اثرات ٢،١، ٣،٣

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے اوامر ٢،١

انحطاط :انحطاط کے اسباب ٦

روایت :٧

عصیان :خدا سے عصیان کے اثرات ٦

خدا کے مردود لوگ:٥

آیت ٣٥

﴿وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ﴾

اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت ہے_

١_ابلیس، ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ کے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے خداوند متعال کی ابدی لعنت کا مستحق قرارپایا ہے_

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

---

١)معانی الاخبار، ص١٣٩،ح١،باب معنی الرجیم؛نور الثقلین،ج٣،ص١٣،ح٤٣_

۲_بارگاہ الہی سے دور کیاجانا اورابدی لعنت و نفرین میں گرفتار ہونا، ابلیس کی دنیاوی سزا ہے_
فانك رجيم_وان عليك اللعنة الى يوم الدين

۳_ ابلیس کی اصلی سزا، اُسے قیامت کے دن دی جائےگی_وان عليك اللعنة الى يوم الدين

جملہ "الی یوم الدین "کا معنی ابلیس کی لعنت کی حقیقی انتہا وغایت کا تعین کرنا نہیں بلکہ اس قرینے کے ساتھ کہ یقینا ابلیس کا عذاب لعنت پر ہی ختم نہیں ہوگا ، اس کا مطلب یہ ہے وہ قیامت تک لعنت کا مستحق ہے اور قیامت کے اتے ہی وہ ایک ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا کہ جس کے سامنے لعنت کی کوئی حیثیت نہیں_

۴_ابلیس ، خداوند متعال کا غضب شدہ اور اُس کی توفیق وفیض سے محروم ہے_وان عليك اللعنة الى يوم الدين

لغت میں "لعن" کا معنی کسی شخص کا غضب کے ساتھ دور کیا جانا ہے اور لعن خداوند سے مراد اُخروی عذاب اور دنیاوی توفیق و فیض کا ختم ہو جانا ہے_ (مفردات راغب)

۵_قیامت ، سزا و جزا کا دن ہے اور"یوم الدین" اُس کے ناموں میں سے ایک نام ہے_يوم الدين

٦_ہر قسم کی لعنت کی بازگشت، ابلیس کی طرف ہوتی ہے_*وان عليك اللعنة الى يوم الدين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب " اللعنة "کا "ال" جنس کے لئے ہو_

۷_"يزيد بن سلام ...سا ل رسول الله ﷺ ... قال:فالخميس ،قال:هو يوم خامس من الدنيا وهويوم ...لعن فيه ابليس ...؛[1]یزید بن سلام نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا: پنجشنبہ سے کیا مراد ہے ؟اپ ﷺ نے فرمایا:"پنجشنبہ ، دنیا کا پانچواں دن ہے اور یہ وہ دن کہ جس میں ابلیس پر لعنت کی گئی ہے__"

ادم عليه‌السلام :ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدہ نہ کرنے کے اثرات ۱

ابلیس:ابلیس کی مغضوبیت ۴;ابلیس پر لعنت کا دن ۷; ابلیس کا دور کیا جانا ۲;ابلیس کی اُخروی سزا ۳; ابلیس کی دنیوی سزا ۲;ابلیس پر لعنت ۲، ۱ ، ٦ ; ابلیس کی محرومیت ۴;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرات ۱;ابلیس کے عصیان کے اثرات ۱

الہی توفیقات :الہی توفیقات سے محروم لوگ ۴

---

۱)علل الشرايع ،ج ۲،ص ۴۷۱ ،ح ۳۳ ،ب ۲۱۹ ;نور الثقلین ،ج ۳،ص ۱۳ ،ح ۴۴_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے لطف سے محروم لوگ ۴

خدا کے مغضوب لوگ :۴

روایت :۷

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۵; قیامت کے دن جزا ۵; قیامت کے دن سزا ۵; قیامت کے نام ۵

لعن: لعن کے مستحق لوگ ۱،۶

یوم الدین :۵

آیت ۳۶

﴿قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾

اس نے کہا کہ پروردگار مجھے روز حشر تک کی مہلت دیدے _

۱_ ابلیس نے بارگاہ الہی سے نکالے جانے کے بعد خداوند متعال سے قیامت تک اپنی عمر، طولانی کرنے کی درخواست کی _قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

۲_ ابلیس نے ادم علیہ السلام کے سامنے سجدے کے حکم کی نافرمانی کرنے اور بارگاہ الہی سے نکالے جانے کے بعد خداوند متعال سے درخواست کی کہ اُسے قیامت تک عذاب و سزا سے دوچار نہ کیا جائے_قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

جملہ "فانظرني" میں "انظار" کا متعلق ذکر نہیں ہوا_چونکہ ابلیس نے ادم علیہ السلام کے سامنے سجدے کے فرمان کی نافرمانی کی تھی اور سزا کی انتظار میں تھا اس لئے ممکن ہے کہ انظار و مہلت سے قیامت تک اسکی سزا میں تاخیر مراد ہو_

۳_ ابلیس، موت و حیات کے دست خدا میں ہونے پر یقین رکھتا ہے_قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

۴_ ابلیس، ربوبیت خداوند کا معتقد تھا اور اپنے اپ کو اُسی کی ربوبیت کے تحت جانتا تھا_

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

۵_ ابلیس، قیامت کے دن کا معترف تھا اور اُس دن انسانوں کے اُٹھائے جانے کا اعتقاد رکھتا تھا_
قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

٦_ قیامت ،انسانوں کے اُٹھائے جانے کادن ہے_قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

۷_ دعا میں ربوبیت خدا وند کا ذکر کرنا ایک مطلوب اور پسندیدہ امر ہے_قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

ابلیس:ابلیس کا ایمان ۳;ابلیس کا اقرار ۵;ابلیس کا دنیوی عذاب ۲;ابلیس کا عقیدہ ۴; ابلیس کا مہلت مانگنا ۱ ، ۲ ;ابلیس کودور کیا جانا ۱;ابلیس کی دعا ۱، ۲ ; ابلیس کی طولانی عمر ۱

اقرار:حشر کا اقرار ۵;قیامت کا اقرار ۵

انسان:انسانوں کا اُخروی حشر ٦

حیات :حیات کا سرچشمہ ۳

دعا:دعا میں ربوبیت خدا ۷;دعا کے اداب ۷

عقیدہ :ربوبیت خدا کا عقیدہ ۴;

عمل :پسندیدہ عمل ۷

قیامت :قیامت کے دن حشر ٦

موت :موت کا سرچشمہ ۳

آیت ۳۷

﴿قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ﴾

جواب ملا كہ تجھے مہلت دیدی گئي ہے_

۱_روز قیامت تک اپنی حیات کے جاری رہنے کے بارے میں ابلیس کی درخواست، خداوندمتعال کی جانب سے قبول کر لی گئي_قال فانك من المنظرين

۲_ابلیس کے علاوہ دوسری مخلوقات کا بھی قیامت تک طولانی حیات کا حامل ہونا_فانك من المنظرين

یہ کہ خدا وند متعال، ابلیس کی درخواست کے جواب میں فرماتا ہے کہ"تو مہلت پانے والوں میں سے ہے"اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

۳_خداوند متعال کے ساتھ ابلیس کابغیر کسی واسطے کے براہ راست گفتگو کرنا_

قال ربّ فا نظرنى الى يوم يبعثون_قال فانك من المنظرين

۴_کسی بھی شخص کو حتی بارگاہ الہی سے نکالے گئے اشخاص اور لعنت شدہ لوگوں کو بھی رحمت خدا وند متعال سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اُنہیں اُس سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہیں_

وان عليك اللعنة الى يوم الدين _قال ربّ فا نظرنى الى يوم يبعثون_قال فانك من المنظرين

۵_بارگاہ الہی کے مردود اور لعنت شدہ لوگوں کی دعا کے قبول ہونے کا ممکن ہونا_

فاخرج منها ...وان عليك اللعنة ...قال ربّ فا نظرني ...قال فانك من المنظرين

٦_"ومن خطبة له عليه‌السلام سبحانه:اسجدوا لا دم فسجدوا الّا ابليس ...فا عطاه الله النظرة استحقاقاً للسخطة واستتماماً للبلية و انجازاً للعدة فقال:"انك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم"...;[۱] حضرت

امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے ایک خطبے کے دوران فرمایا: خداوند سبحان نے فرمایا: ادم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرو پس ابلیس کے سوا سب ملائکہ نے سجدہ کیا ...پس خدا نے اُسے مہلت دی تاکہ وہ عذاب کا زیادہ سے زیادہ مستحق ہو جائے اور اُس کی ازمائش کامل ہو جائے او رخدا اپنے وعدے کو پورا کرے_ لہذا خداوند متعال نے فرمایا: "انك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم"_

۷_"قال ا بوعبدالله علیہ السلام: ان على بن الحسين علیہ السلام ... قال: ...يامن استجاب لا بغض خلقه اليه اذ قال ا نظرنى الى يوم يبعثون، استجب لي ...;[۲] امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے وہ کہ جس نے اپنی مبغوض ترین مخلوق کی درخواست کو قبول کیا کہ جب اُس نے کہا: "ا نظرنى الى يوم يبعثون" میری درخواست کو بھی قبول فرما_

ابلیس: ابلیس کو مہلت دینے کا فلسفہ ۶; ابلیس کی خدا کے ساتھ گفتگو ۳; ابلیس کی دعا کا قبول ہونا ۷; ابلیس کی طولانی عمر ۲; ابلیس کی مہلت کی دعا کا قبول ہونا ۱

اُمیدواری: رحمت سے اُمیدواری ۴

دعا: دعا کے اداب ۷

روایت: ۶،۷

لعن: لعن کے مستحقین کی دعا کی قبولیت ۵

خدا کے مردود لوگ: خدا کے مردود لوگوں کی دعا کی قبولیت ۵

موجودات: موجودات کی طولانی عمر ۲

مایوسی: رحمت خدا سے مایوسی کی ممنوعیت ۴

---

۱) نہج البلاغہ، خطبہ ۱; نور الثقلین، ج۳، ص۱۳، ح۴۱_

۲) تفسیر عیاشی، ج۲، ص۲۴۱، ح ۱۲; نور الثقلین، ج۳، ص ۱۴، ح۴۸_

آیت ۳۸

﴿إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾

ایک معلوم اور معین وقت کے لئے۔

۱۔ابلیس کی جانب سے روز حشر تک زندگی کی مہلت کی درخواست فقط ایک معین اور مشخص دن تک قبول کی گئي ہے۔

فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم

۲۔قیامت کا دن اور اُس کے برپا ہونے کا دقیق وقت خداوند متعال کے نزدیک مشخص و معین ہے۔

فا نظرنی الی یوم یبعثون۔قال فانك من المنظرين۔الى يوم الوقت المعلوم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب " الی یوم الوقت المعلوم " سے مراد روز حشر اور قیامت ہو اور اس دن کو "وقت معلوم " کے نام سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ فقط خدا وند متعال ہی اس کے دقیق وقت کو جانتا ہے۔

۳۔ابلیس کی زندگی محدود ہے اور دنیا کی عمر ختم ہونے سے پہلے اُس کی عمر ختم ہو جائے گي۔

قال فانك من المنظرين۔الى يوم الوقت المعلوم

ابلیس نے خدا وند متعال سے اپنی زندگی کے طولانی ہونے کی درخواست کی تا کہ وہ قیامت تک باقی رہے۔خدا نے اُس کی یہ درخواست قبول کرلی لیکن جملہ "الى يوم الوقت المعلوم" لا کر اُس کی عمر کے قیامت تک طولانی ہونے کو رد کردیا۔بنا بریں ابلیس کی زندگی قیامت سے پہلے ختم ہو جائے گي۔

۴۔"يحيى بن ا بى العلائ ...ان رجلاً دخل على ا بى عبدالله عليه السلام فقال: ا خبرنى عن قول الله عزّوجلّ لا بليس " فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" قال: ...ويوم الوقت المعلوم يوم ينفخ فى الصور نفخة واحدة فيموت ابليس ما بين النفخة الا ولى والثانية;[1] یحیی بن ابی العلاء نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امام صادق عليه السلام کی خدمت میں ایا اور عرض کی :مجھے خداوند

عزوجل کے اس قول کے بارے میں بتایئے کہ جس میں خدا نے ابلیس سے فرمایا: "فانك من المنظرين_الی یوم الوقت المعلوم"_ امام علیہ السلام نے فرمایا: "روز وقت معلوم سے وہ دن مراد ہے کہ (جس میں ابھی فقط) ایک بار صور پھونکا گیا ہے پس ابلیس پہلے اور دوسرے صور پھونکے جانے کے درمیان مرے گا___"

۵_"عن ا بی عبدالله علیه‌السلام فی قول الله تبارك وتعالی "فا نظرنی الی یوم یبعثون_قال فانك من المنظرين الی یوم الوقت المعلوم"قال: یوم الوقت المعلوم یذبحه رسول الله صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم علی الصخرة التی فی بیت المقدس;[۲] امام صادق علیه السلام سے خداوند تبارک وتعالی کے فرمان: "فا نظرنی الی یوم یبعثون_قال فانك من المنظرين الی یوم الوقت المعلوم" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ علیه‌السلام نے فرمایا: وقت معین کا دن، وہ دن ہے کہ جس میں رسول خدا صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم ابلیس کو بیت المقدس میں موجود ایک چٹان پر ذبح کریں گے_

٦_"عن الحسن بن عطیة قال: سمعت ا با عبدالله علیه‌السلام یقول: ان ابلیس عبدالله فی السّماء الرابعة فی رکعتین ستة ا لاف سنة وکان من انظار الله ایّاه الی یوم الوقت المعلوم بماسبق من تلك العبادة;[۳] حسن بن عطیہ کا کہنا ہے میں نے امام صادق علیه‌السلام سے سنا ہے کہ اپ علیه‌السلام نے فرمایا: بتحقیق ابلیس نے اسمان چہارم میں دو رکعت (نماز) کے ذریعے خدا کی چھ ہزار سال تک عبادت کی ہے اور اسی عبادت کی وجہ سے خدا نے اُسے وقت معین کے دن تک مہلت دی ہے_

ابلیس: ابلیس کی درخواست مہلت کا قبول ہونا ۱; ابلیس کی عمر کا خاتمہ ۳; ابلیس کی موت ۴،۵; ابلیس کی مہلت کا فلسفہ ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۲

روایت: ۴،۵،٦

قیامت: قیامت کے دن صور کا پھونکا جانا ۴; قیامت کا وقت ۲

---

۱)_ علل الشرائع، ج۲، ص۴۰۲، ح۲; نور الثقلین، ج۳، ص۱۳، ح۴۵_

۲) تفسیر قمی، ج۲، ص۲۴۵; تفسیر برہان، ج۲، ص ۳۴۳، ح۲، ۸_

۳)_ تفسیر عیاشی، ج۲، ص۲۴۱، ح۱۳; نور الثقلین، ج۳، ص۱۴، ح۴۷_

آیت ۳۹

﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَلأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾

اس نے کہا کہ پروردگار جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں ان بندوں کے لئے زمین میں ساز و سامان آراستہ کروں گا اور سب کو اکٹھا گمراہ کروں گا_

۱_ ابلیس، خدا وند متعال کی جانب سے اپنے گمراہ ہونے کو تمام انسانوں کو گمراہی کی طرف لے جانے اور بُرائیوں کو اچھا بنا کر دکھانے کا سبب قرار دیتا ہے_قال ربّ بما ا غويتنى لأ زيننّ لهم فى الا رض و لا غوينّهم ا جمعين

"بما " میں "با" بائے سببیہ ہے_

۲_ ابلیس، خدا وند متعال کی ربوبیت کا معتقد تھا اور اپنے اپ کو اُس کی ربوبیت کے تحت جانتا تھا_قال ربّ

۳_ ابلیس، اپنی گمراہی کا اعتراف کرتا تھا_قال ربّ بما ا غويتني

۴_ ابلیس، خدا وند متعال کی جانب سے ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدے کے حکم کو اپنی گمراہی کا سبب قرار دیتا تھا_ فسجد الملئكة كلّهم ...الاّ ابليس ا بي ...قال فاخرج منها فانك رجيم ...قال ربّ بما ا غويتني

خدا وند متعال کے ذریعے اپنے گمراہ ہونے سے ابلیس کی کیا مراد ہے؟ اس بارے میں چند نظریات ہیں: اُن میں سے ایک یہ کہ چونکہ خدا نے ادم عليه‌السلام کے سامنے سجدے کا حکم دیکر ابلیس کا امتحان لیا تھا اور وہ اس امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکا اور اُس کا کامیاب نہ ہونا، اُسکے مردود اور قابل لعن ہونے کا موجب بنا ہے لہذا یہی مردودیت اور لعنت، ابلیس کی نظر میں ایک قسم کی گمراہی شمار ہوتی ہے_

۵_ خداوند متعال کی جانب سے ابلیس کا گمراہ ہون

،فرمان الہی کے سامنے اُس کی نافرمانی کی سزا تھي_قال ربّ بما ا غويتني

بلا شک وتردید، ادم ؑ کے سامنے سجدہ نہ کرنے کے بعد، خدا کی جانب سے ابلیس گمراہ ہوا تھا_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی یہ گمراہی سزا کی حیثیت رکھتی ہے_

٦_ابلیس ،ناپسندیدہ کاموں کو اچھا بنا کر اور اُنہیں زینت دیکر لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے_

قال ربّ بما ا غويتنى لأ زيننّ لهم فى الا رض و لا غوينّهم ا جمعين

٧_زمین ، ابلیس کی سرگرمیوں اور اُس کے بہکانے کا میدان و مرکز ہے_لأ زيننّ لهم فى الا رض

٨_انسانی میلانات میں سے ایک اُس کا زیبائي اور خوبصورتی کی طرف میلان ہے_لأ زيننّ لهم

یہ کہ ابلیس اعمال کو زینت دیکر لوگوں کو گمراہی کی جانب لے جاتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان زیبائي اور زینت کو پسند کرتا ہے اور انسانوں کی یہ پسند اور میلان اُن کی رفتار و کردار پر اثر انداز ہوتی ہے_

٩_ابلیس، انسانوں کی طرف سے اچھائیوں اور بُرائیوں کی صحیح پہچان کرنے میں نانع بنتا ہے_لأ زيننّ لهم

١٠_انسان ،(ہر وقت)ابلیس کے بہکاوے کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں_لا غوينّهم ا جمعين

١١_انسان ، القائات اور پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والی مخلوق ہے_لا غوينّهم ا جمعين

ادم ؑ :ادم کے سامنے سجدہ نہ کرنے کے اثرات ۴

ابلیس :ابلیس کا اقرار ٣;ابلیس کا بہکانا ١٠;ابلیس کا عقیدہ ٢; ابلیس کا کردار ٩;ابلیس کی گمراہی کا پیش خیمہ ۴ ; ابلیس کی سزا ٥;ابلیس کی گمراہی ٣، ١;ابلیس کی گمراہی کے اسباب ٥;ابلیس کے بہکانے کا مکان ٧;ابلیس کی فکر ١، ۴; ابلیس کے بہکانے کا طریقہ ٦;ابلیس کے بہکانے کے اسباب ١; ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرات ۴

اقرار :گمراہی کا اقرار ٣

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی جانب سے گمراہی کے اثرات ٥، ١

انسان: انسان کاتاثیرپذیر ہونا ۱۱; انسان کا قابل گمراہ ہونا ۱۱; انسانوں کے میلانات ۸; انسانوں کی خصوصیات ۱۱; انسانوں کی گمراہی کا خطرہ ۱۰; انسانوں کی گمراہی کے عوامل ۱

برائیاں: برائیوں کو زینت دینے کے اسباب ۱

شناخت: شناخت کے موانع ۹

عصیان: خدا کے سامنے عصیان کی سزا ۵

عقیدہ: ربوبیت خدا کا عقیدہ ۲

عمل: ناپسندیدہ عمل کی تزئین کے اثرات ٦

گمراہي: گمراہی کے عوامل ٦

میلانات: زیبائي کی جانب میلان ۸

آیت ۴۰

﴿إِلاَّ عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾

علاوہ تیرے ان بندوں کے جنھیں تو نے خالص بنا لیا ہے_

۱_ ابلیس نے اُن بندوں کو اپنی گمراہی و اضلال سے مستثنی قرار دیا ہے کہ جن کو خداوند متعال نے ہر قسم کی الودگی سے پاک کیا ہوا ہے_ لا غوینّهم ا جمعین_الاّ عبادك منهم المخلصين

مندرجہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "منھم" عباد کے لئے حال ہو_ مخلص صیغہ مفعول ہے اور ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو ہر قسم کی الودگی سے پاک اور منزہ ہو چکا ہو_

۲_ ہر قسم کی الودگی سے پاک ہونا اور خداوند متعال کی بندگی اختیار کرنا ابلیس کے بہکاوے سے بچنے کی شرط ہے_

الاّ عبادك منهم المخلصين

۳_ تمام انسان، حتی خدا کے خالص بندے بھی ابلیس کے ذریعے بُرائیوں کی ارائش سے بہک جانے

اور اُس کے فریب کے خطرے سے دوچار ہیں_لا غوینّهم ا جمعین_الّا عبادك منهم المخلصين

جملہ "لا غوینّهم ا جمعین " سے جملہ " الّا عبادك منهم المخلصين " مستثنی ہوا ہے نہ کہ جملہ "لأ زينّن لهم ... "یعنی ابلیس خدا کے خالص بندوں کو گمراہ کرنے سے عاجز ہے لیکن وہ سب کے پیچھے جاتا ہے اور سب کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے_قابل ذکر ہے کہ سورہ اعراف کی آیت ۲۰۰ بھی اسی مطلب کی تائید کرتی ہے کہ جو شیطان کی جانب سے پیغمبر اسلام ﷺ کو بہکانے کے بارے میں ہے (واما ینزغنّك من الشيطان نزغ فاستعذ بالله)_

۴_ابلیس، خلقت انسان کے اغاز سے ہی ادم علیه‌السلام و حوا کی نسل کے زیادہ ہونے اور اُن میں سے اکثر کے اپنے بہکاوے میں اجانے اور خدا کے خالص بندوں کے اپنے ورغلانے سے متاثر نہ ہونے سے اگاہ تھا_

لا غوینّهم ا جمعین_الّا عبادك منهم المخلصين

۵_خداوند متعال کے خالص بندے اقلیت میں ہیں_الّا عبادك منهم المخلصين

چونکہ قاعدے کے مطابق مستثنی، مستثنی منہ سے کمتر ہوتا ہے ورنہ استثناء غلط ہوگا_اس سے مذکورہ نکتہ اخذ ہوتا ہے_

ادم علیه‌السلام :نسل ادم علیه‌السلام کا زیادہ ہونا ۴

ابلیس :ابلیس کا علم ۴;ابلیس کا ورغلانا ۳;ابلیس کے ورغلانے سے بچنے کی شرائط ۲;ابلیس کے ورغلانے کی حدود ۱

اخلاص:اخلاص کے اثرات ۲

اکثریت :اکثریت کا بہک جانا ۴

اللہ تعالی کے بندے :اللہ تعالی کے بندوں کا بہکاوے میں نہ انا ۱، ۲;اللہ تعالی کے بندوں کی کمی ۵

انسان :انسان کا بہکاوے میں انا ۴;انسانوں کی گمراہی ۳;انسانوں کی لغزشیں ۴

عبودیت :عبودیت کے اثرات ۲

مخلصین :مخلصین کا بہکاوے میں نہ انا ۴، ۱;مخلصین کا کم ہونا ۵;مخلصین کا محفوظ ہونا ۱;مخلصین کے فضائل ۱

آیت ۴۱

﴿قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ﴾

ارشادہوا کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔

۱۔عبودیت اور ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہونا ہی خدا کا سیدھا راستہ ہے۔
الّا عبادك منهم المخلصين_قال هذا صرط علی مستقيم

۲۔ابلیس کا لوگوں کی اکثریت کو بہکانے پر قادر ہونا اور خداوند متعال کے خالص بندوں کو گمراہ کرنے سے عاجز ہونا ، الہی قانون اور سنت ہے۔الّا عبادك منهم المخلصين_قال هذا صرط علی مستقيم

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "ھذا" کا مشار الیہ ابلیس کی جانب سے لوگوں کی اکثریت کا بہکاوے میں انا اور خالص بندوں کا بہکاوے سے محفوظ رہنا ہو اور کلمہ "عليّ" ضمانت اور ذمہ داری کا معنی دیتا ہے۔اور مستقیم وہ چیز ہے کہ جس میں کجی و انحراف پیدا نہیں ہوتا لہذا "ھذا صرط عليّ مستقيم" کا معنی یہ ہوگا: خدا کی جانب سے ایسا امر ایک ناقابل تغییر حکم ہے جسے اصطلاح میں "سنت" کہا جاتا ہے۔

۳۔ لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کی تمام کوشش اور قدرت ، خداوند متعال کی حاکمیت اور قدرت کے تابع ہے۔
هذا صرط عليّ مستقيم

جملہ "ھذا صرط عليّ مستقيم"ہو سکتا ہے ابلیس کے جواب میں کہا گیا ہو کہ جو اپنی انانیت کی وجہ سے لوگوں کو بہکانے کے عمل کو اپنے ساتھ منسوب کر رہا ہے لیکن خدا اس کے جواب میں فرماتا ہے: ایسا نہیں بلکہ اُس کی یہ قدرت، قدرت الہی کے تابع ہے۔

۴۔"عن سلّام بن المستنير الجعفی قال: دخلت علی ا بی جعفر عليه‌السلام ...قال: قلت:ما قول الله عزّوجلّ فی کتابه:"قال هذا صراط عليّ مستقيم" قال:صراط علی بن ا بی طالب عليه‌السلام ...;[1] سلام بن مستنیر جعفی سے منقول ہے کہ میں امام باقر عليه‌السلام کي

---

۱)تفسیر فرات،ص۲۲۵،ح ۱، مسلسل ۳،۲; بحار الانوار،ج۳۵،ص۳۷۲،ح ۱۸۔

خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا: خداوند عزوجل نے اپنی کتاب میں یہ جو فرمایا ہے کہ"قال هذا صراط علی مستقيم"، اس سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ، علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا راستہ ہے..."

ابلیس: ابلیس کا بہکانا ۲،۳

اخلاص: اخلاص کی اہمیت ۱

اکثریت: اکثریت کا بہکاوے میں اجانا ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی حاکمیت ۳; اللہ تعالی کی سنن ۲; اللہ تعالی کی قدرت ۳

اللہ تعالی کے بندے: اللہ تعالی کے بندوں کا بہکاوے میں اجانا ۲

امیر المؤمنین علیہ السلام: امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل ۴

انسان: انسان کا بہکاوے میں اجانا ۲

روایت: ۴

صراط مستقیم: ۱صراط مستقیم سے مراد ۴

عبودیت: عبودیت کی اہمیت ۱

مخلصین: مخلصین کا بہکاوے میں نہ انا ۲

آیت ۴۲

﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلاَّ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ﴾

میرے بندوں پر تیرا کوئي اختیار نہیں ہے علاوہ ان کے جو گمراہوں میں سے تیری پیروی کرنے لگیں۔

۱_ خداوند متعال، ابلیس کے لوگوں کی اکثریت کو گمراہ کرنے پر مبنی دعوی کے جواب میں اُس کے تسلط کی حدود کو فقط گمراہی کی پیروی کرنے والوں تک محدود قرار دیتا ہے۔

لا غوينّهم ا جمعين_الاّ عبادك منهم المخلصين ...ان عبادى ليس لك عليهم سلطان

۲_ ابلیس، خداوند متعال کے بندوں پر کسی قسم کا تسلط نہیں رکھتا اور نہ ہی اُن کو گمراہی پر مجبور کر سکتا ہے_
ان عبادی لیس لك علیهم سلطان

اجبار اور زبردستی کے ذریعے کسی چیز کے حصول کو"سلطان" کہتے ہیں_

۳_ ابلیس کے ورغلانے اور تسلط پانے کے مقابلے میں انسان کا ازاد، مختار اور اُس کی مخالفت کرنے پر قادر ہونا_
ان عبادی لیس لك علیهم سلطان

۴_ عبودیت اور بندگي، خداوند متعال کے تقرب کا موجب اور ابلیس کے تسلط سے نجات پانے کا سبب بنتی ہے_
ان عبادی لیس لك علیهم سلطان

ممکن ہے یائے متکلم کی طرف "عباد" کے اضافہ ہونے سے بندگان خاص کاذکر مراد ہو_ لہذا مراد کو بیان کرنے والے ہر دوسرے کلمے کی جگہ کلمہ "عباد" کا ذکر مذکورہ حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے_

۵_ ابلیس، خدا کے مقرب اور خالص بندوں پر غلبہ پانے سے عاجز ہے_
الّا عبادك منهم المخلصین ...ان عبادی لیس لك علیهم سلطان

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "عبادي" سے مراد"عباد مخلص"ہو کہ جو "الّا عبادك منهم المخلصین " میں ایا ہے_جس کے مطابق خدا وند متعال ابلیس کے خالص بندوں کو گمراہ نہ کرنے کے دعوی کے جواب میں فرماتا ہے:"تم میں اس قسم کا کام کرنے کی طاقت ہی نہیں"_

٦_ ابلیس، فقط اُن لوگوں پر تسلط حاصل کر سکتا ہے جو اُس کی پیروی کرتے ہیں اور گمراہی کے قابل ہیں_
لیس لك علیهم سلطان الّامن اتبعك من الغاوین

۷_ ابلیس کے بہکاوے میں انا، اُس کے تسلط کو قبول کرنے کا پیش خیمہ بنتا ہے_
لا غوینّهم ا جمعین_الّا عبادك ... لیس لك علیهم سلطان الّامن اتبعك

۸_ ابلیس کے پیروکار، گمراہ لوگ ہیں_الّامن اتبعك من الغاوین

"من الغاوین "،"اتبع" کی فاعلی ضمیر کے لئے حال ہے اور"الغاوین "،"غيّ" (فاسد عقیدے) کے مصدر سے ہے جو ایسے لوگوں کو کہ

جاتا ہے جو فاسد عقیدہ رکھتے ہوں_

۹_انسان، خود ابلیس کے تسلط اور بہکاوے کا سبب فراہم کرتا ہے_الّامن اتبعك من الغاوين

۱۰_"عن ا بی عبداللہ علیہ السلام فی قوله عزّوجلّ:"ان عبادی ليس لك عليهم سلطان" ...ليس له علی هذه العصابة خاصة سلطان،قال:قلت:وكيف جعلت فداك وفيهم مافيهم؟قال:ليس حيث تذهب،انما قوله:" ليس لك عليهم سلطان"ا ن يحبب اليهم الكفر ويبغض اليهم الايمان؛[1]حضرت امام صادق علیہ السلام سے خداوندعزوجل کے کلام "ان عبادی لیس لک علیھم سلطن"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا:ابلیس کو فقط اس خاص گروہ (شیعہ) پر کسی قسم کا تسلط حاصل نہیں_راوی کہتا ہے،میں نے امام علیہ السلام سے عرض کی :ابلیس کیسے شیعوں پر تسلط نہیں رکھتا جبکہ شیعوں میں بھی گناہگار پائے جاتے ہیں ؟امام علیہ السلام نے فرمایا:ایسا نہیں کہ جیسا تم سوچ رہے ہو بلکہ خدا کے فرمان "لیس لک علیھم سلطن"سے مراد یہ ہے کہ ابلیس، کفر کو اُن کی نظروں میں پسندیدہ اور ایمان کو ناپسندیدہ نہیں بنا سکتا_

۱۱_"عن جابر عن ا بی جعفر علیہ السلام قال:قلت ا را يت قول الله :"ان عبادى ليس لك عليهم سلطان"ماتفسيرهذا؟قال:قال الله :انك لاتملك ا ن تدخلهم جنة ولاناراً؛[2]جابر کہتے ہیں میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی:مجھے خدا کے کلام "ان عبادى ليس لك عليهم سلطان"کے بارے میں بتایئے کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟امام علیہ السلام نے فرمایا:خدا فرماتا ہے:بتحقیق تو اُنہیں نہ بہشت میں داخل کرسکتا ہے نہ جہنم میں_

ابلیس :ابلیس سے نجات کے عوامل ۳;ابلیس کا ادعا ۱ ; ابلیس کا بہکانا ۱;ابلیس کاتسلط جن کے شامل حال ہے ۱،۶ ;ابلیس کاناتوان ہونا ۲،۵;ابلیس کے بہکاوے میں انے کے اثرات ۷; ابلیس کے پیروکار ۱; ابلیس کے ورغلانے کا پیش خیمہ ۹; ابلیس کے پیروکاروں کی گمراہی ۸; ابلیس کے تسلط سے محفوظ رہنا۵;ابلیس کے تسلط کاپیش خیمہ ۷،۹; ابلیس کے تسلط کی نفی ۱۱،۱۰،۲;ابلیس کے تسلط کی حدود ۳

اللہ تعالی کے بندے:اُن کا محفوظ رہنا ۲

---

۱)معانی الاخبار،ص۱۵۸،ح۱;نورالثقلین،ج۳،ص ۱۵ ،ح ۵۴_

۲)تفسیر عیاشی،ج۲،ص۲۴۲،ح۱۶ ; نور الثقلین ،ج۲،ص ۱۶،ح۵۶_

انسان:انسان کا اختیار ۲،۳;انسان کا کردار ۹;انسان کی قدرت ۳

تقرب:خدا کے تقرب کے عوامل ۴

جبر و اختیار:۲

روایت:۱۱،۱۰

شیعہ:شیعوں کے فضائل ۱۰

عبودیت:عبودیت کے اثرات ۴

گمراہ لوگ:۸

مخلصین:مخلصین کا محفوظ ہونا ۵;مخلصین کا ناقابل گمراہ ہونا ۵

مقربین:مقربین کا محفوظ ہونا۵;مقربین کاناقابل گمراہ ہونا ۵

آیت ۴۳

﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ﴾

اور جہنّم ایسے تمام لوگوں کی آخری وعدہ گاہ ہے_

۱_جہنم،ابلیس کے تمام گمراہ پیروکاروں کی وعدہ گاہ ہے_وان جهنّم لموعدهم ا جمعين

۲_ابلیس کے گمراہ پیروکاروں کو خداوندمتعال کادھمکی امیز طورپر خبردار کرنا_

الّامن اتبعك من الغاوين وان جهنّم لموعدهم ا جمعين

۳_جہنم میں گرفتار ہونے کے اسباب میں سے ابلیس کی پیروی کرنا اور گمراہ ہونا ہے_الّامن اتبعك ...وان جهنّم لموعدهم

۴_"عن ا بی جعفر عليه‌السلام فی قوله:"ان جهنّم لموعدهم ا جمعين"فوقوفهم على الصراط[1]حضرت امام باقر سے خداوند عزوجل کے فرمان:"ان جهنّم لموعدهم اجمعين"

---

۱)_تفسیر قمی،ج۱،ص۳۷۶،;نورالثقلین،ج۳،ص۱۷،ح۶۰_

کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد اُن کا صراط پر توقف کرنا ہے_

ابلیس :ابلیس کی پیروی کے اثرات ۳;ابلیس کے پیروکار جہنم میں ۱;ابلیس کے پیروکاروں کی وعدہ گاہ ۱،۴;ابلیس کے پیروکاروں کے لئے وعید ۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی طرف سے وعید۲

جہنم :جہنم کے موجبات ۳ جہنمی لوگ :۱

روایت :۴

گمراہی :گمراہی کے اثرات ۳

آیت ۴۴

﴿لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ﴾

اس کے سات دروازے ہیں اورہر دروازے کے لئے ایک حصّہ تقسیم کردیا گیا ہے_

۱_جہنم کے سات دروازے ہیں_لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم

۲_گمراہوں کے ہر گروہ کے جہنم میں داخل ہونے کے لئے ایک مخصوص دروازہ ہے_

من الغاوين_وان جهنّم لموعدهم ...لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم

۳_سات دروازوں والی جہنم کہ جس کے نچلے طبقات ہیں اور گمراہوں کا ہر گروہ ایک مخصوص طبقے اور مشخص حصے میں ہوگا_لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "ابواب " سے اُن کا کنائي معنی مراد ہو ;چونکہ ہر دروازہ عام طور پر ایک خاص مکان کی طرف کھلتا ہے اور کسی مستقل جگہ تک لے جاتا ہے_اس مطلب کی تائید بعد والی عبارت سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں ہر دروازہ گمراہوں کے ایک گروہ کے لئے معین کیا گیا ہے_

۴_دنیا میں سات ایسے غلط راستے اور جرائم ہیں کہ جو جہنم تک لے جاتے ہیں_
ان جهنّم ...لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
۵_جہنم میں مختلف درجات (طبقات)اورشدید وخفیف قسم کے گوناگوں عذاب موجودہیں_
لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب ایت میں "سبعہ" سے کثرت کے لئے کنایہ مراد ہو اور جہنم کے عذابوں کے مختلف اور شدید وخفیف ہونے کی طرف اشارہ ہو نہ کہ ایک مشخص عدد مراد ہو_
٦_ہر گناہ، اپنی متناسب سزااور عذاب کا حامل ہے_وان جهنّم لموعدهم ا جمعين _لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
یہ جو کہا گیا ہے کہ:"گمراہوں کے ہر گروہ کے لئے جہنم میں ایک مخصوص دروازہ یا طبقہ ہوتا ہے_"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ بھی مختلف اور اپنی متناسب سزا رکھتے ہیں_
۷_انسان کی عاقبت میں اُس کا عقیدہ اور عمل اہم کردار ادا کرتے ہیں_
الّامن اتبعك من الغاوين_وان جهنّم لموعدهم ا جمعين _لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
۸_"عن ا ميرالمو منين عليه‌السلام :ان جهنّم لها سبعة ا بواب ا طباق بعضها فوق بعض او وضع احدي، يديه على الأُخرى فقال:هكذا وان الله ... وضع النيران بعضها فوق بعض فا سفلها جهنّم وفوقها لظى وفوقها الحطمة وفوقها سقر وفوقها الجحيم وفوقها السعير وفوقها الهاوية;[۱] حضرت امیر المؤمنین عليه‌السلام سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے اورطبقے ہیں_اُن میں سے ہر ایک دوسرے کے اوپر قائم ہے_ امام عليه‌السلام نے ان طبقات کی کیفیت بتاتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا:ایسے اور پھر مزید فرمایا :بتحقیق خدا نے ...اگ کواگ پر قرار دیا ہے اُس کا نچلا طبقہ" جہنم "اوراُس سے اوپر والا طبقہ "لظی "اور اسکے بعد والا"حطمہ"اور اس سے بھی اوپر"سقر" اسکے بعد"جحیم"اور اس کے بعد "سعیر" اور اخرمیں"ھاویہ "ہے_
۹_"عن ا بي عبدالله عليه‌السلام عن ا بيه،عن جدّه عليه‌السلام قال:للنار ...باب يدخل منه فرعون وهامان وقارون وباب يدخل منه المشركون والكفار ...وباب يدخل منه بنواميّه ...وباب يدخل منه مبغضونا ومحاربونا وخاذلونا وانه لا عظم الا بواب وا شدها حرّاً;[۲]امام سجاد عليه‌السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا:اگ...کا ایک دروازہ ہے کہ جس سے فرعون ،ھامان اورقارون داخل ہوں گے اور ایک دوسرا دروازہ ہے کہ جس سے مشرکین اور

کفارداخل ہوں گے_اسی طرح ایک دروازے سے بنی اُمیہ داخل ہوں گے... ایک دروازے سے وہ لوگ داخل ہوں گے جواپنے دل میں ہمارا بغض رکھتے ہیں اور ہمارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور ہماری مدد نہیں کرتے اور یہ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ جلانے والا دروازہ ہوگا_

۱۰_"عن النبي ﷺ فی قوله"لكلّ باب منهم جزء مقسوم"قال:ان من ا هل النار من تا خذه النارالی کعبیه،وان منهم من تا خذه النارالی حجزته، ومنهم من تا خذه الی تراقیه منازل با عمالهم،فذلك قوله:" ...لكلّ باب منهم جزء مقسوم"...;(۳)حضرت رسول خدا ﷺ سے خدا کے کلام :"لكلّ باب منهم جزء مقسوم"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ ﷺ نے فرمایا:بعض اہل اتش وہ لوگ ہیں کہ جنہیں ٹخنوں تک اگ جلائے گی_بعض کوکمر تک اور بعض کو گلے تک _یہ وہ منازل اورمراتب ہیں کہ جو اہل اتش کے مختلف اعمال سے تعلق رکھتے ہیں اسی لئے خداوندمتعال نے فرمایاہے: ...لكلّ باب منهم جزء مقسوم ..."_

۱۱_"قال رسول الله ﷺ فی قوله تعالی :"لكلّ باب منهم جزء مقسوم": جزء ا شركوابالله ،وجزء شكّوا فی الله وجزء غفلوا عن الله ;(۴)رسول خدا ﷺ نے خداوند متعال کے فرمان :"لكلّ باب منهم جزء مقسوم"کے بارے میں فرمایا:ایک گروہ نے خدا سے شرک کیا ،ایک گروہ نے خدا میں شک کیا ہے اور ایک گروہ خدا سے غافل رہا ہے(یہی جہنم کے دروازوں کے لئے تقسیم شدہ گروہ ہیں)_

اعداد:سات کا عدد ۴،۳،۱

جرم :جرم کا انجام ۴;جرم کی اقسام ۴

جہنم :جہنم کی اگ ۱۰;جہنم کے دروازوں کی تعداد ۱ ; جہنم کے عذاب کی مختلف اقسام ۵;جہنم کے درکات ۵،۳، ۸ ;جہنم کے دروازے ۸،۲ ، ۹ ;عذاب جہنم کے مراتب ۵

جہنمی لوگ:ان کی اقسام ۱۱،۱۰;ان کے داخل ہونے کی کیفیت ۹

---

۱) مجمع البیان ،ج۶،ص ۵۱۹;نورالثقلین ،ج۳،ص ۱۹ ،ح ۶۴_

۲)خصال صدوق ،ج۲،ص ۳۶۱ ،ح ۵۱;نور الثقلین ،ج۳، ص۱۸،ح ۶۳_

۳)الدرالمنثور ،ج۵،ص۸۲_۴)الدرالمنثور ،ج۵،ص۸۳_

خطا:خطا کا انجام ۴;خطا کی اقسام ۴

روایت:۸،۹،۱۰،۱۱

سزا:سزا کا گناہ کے ساتھ تناسب ۶;سزا و جزا کا نظام ۶

عاقبت:عاقبت میں موثر عوامل ۷

عقیدہ:عقیدہ کے اثرات ۷

عمل:عمل کے اثرات ۷

گمراہ لوگ:ان کا جہنم میں ہونا۳;ان کے جہنم میں داخل ہونے کی کیفیت ۲

آیت ۴۵

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ﴾

بیشک صاحبان تقوی باغات اور چشموں کے درمیان رہیں گے_

۱_بہشت کے باغات اور چشموں سے بھرے مقامات متقین کا ٹھکانہ ہیں_ان المتقین فی جنت وعیون

۲_بہشت کی نعمتوں سے بہرہ مندی کا سبب، تقوی ہے_ان المتقین فی جنت وعیون

۳_متقین کی بہشت، مختلف باغات اور گوناگوں چشموں کی حامل ہوگي_ان المتقین فی جنت وعیون

۴_متقین، خدا کے خالص بندے اور ابلیس کے وسواس اور تسلط سے نجات یافتہ(لوگ) ہیں_
ان المتقین فی جنت وعیون

گذشتہ ایات میں لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۱_ابلیس کے گمراہ پیروکار;۲_خدا کے خالص بندے_اس کے بعد پہلے گروہ کا قیامت میں مقام واضح کیا گیا ہے_اس ایت میں دوسرے گروہ کا انجام بیان کیا گیا ہے اور اُن کے

لئے "مخلصین "کے بجائے "متقین "کی تعبیر استعمال ہوئي ہے جس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۵_ متقین کے سعادت مندانہ انجام کے ساتھ ساتھ گمراہوں کے بُرے انجام کاتذکرہ،قران کے ہدایت کرنے کے اسلوب میں سے ایک طریقہ ہے_الغاوین_وان جهنّم لموعدهم ا جمعین_____ان المتقین فی جنت وعیون

اللہ تعالی کے بندے:۴

اہل بہشت:۱

بہشت:بہشت کے باغات ۱;بہشت کے باغات میں تنوع ۳;بہشت کے چشموں میں تنوع ۳;بہشتی چشمے ۱;موجبات بہشت ۲;نعمات بہشت ۲،۳

تقوی:تقوی کے اثرات ۲

قران:قرانی تعلیمات کا طریقہ ۵;قرانی ہدایت کا طریقہ ۵

گمراہ لوگ:ان کے انجام کا بیان ۵

متقین:متقین کی بہشت کی خصوصیات ۳;متقین کا اخلاص ۴;متقین بہشت میں ۱;متقین کا محفوظ ہونا ۴ ;متقین کے انجام کا بیان ۵;متقین کے فضائل ۴

مخلصین:۴

ہدایت:ہدایت کا طریقہ۵

آیت ۴۶

﴿ادْخُلُوهَا بِسَلاَمٍ آمِنِينَ﴾

انھیں حکم ہوگا کہ تم ان باغات میں سلامتی اور حفاظت کے ساتھ داخل ہوجائو_

۱_ متقین کوسلامتی، مکمل امنیت اورہر قسم کے دکھ درد اور نا امنی و ناراحتی کے بغیر بہشت میں داخل ہوجانے کی دعوت_

ادخلوها بسلم ء امنین

"بسلام" میں "با" بمعنی "مصاحبت "استعمال ہوئي ہے_

۲_ متقین کوبہشتی باغات کے ہر حصے میں داخل ہونے کی اجازت ہے_ادخلوها بسلم ء امنین

یہ کہنے کے بعد کہ "متقین بہشت میں رہیں گے" جملہ "ادخلوھا"کو شاید اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ بہشت کے مختلف حصوں میں ازادی کے ساتھ رہنے کے بارے میں شک وتردید میں بتلا ہوں گے لہذا اُنہیں کہا جائے گا کہ "تم سلامتی اور امنیت کے ساتھ بہشت کے ہر حصے میں داخل ہو سکتے ہو"_

۳_متقین ،سلام و تحیت اور خوش امدید کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے_ادخلوھا بسلم ء امنین

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر بنی ہے کہ جب "سلام" سے وہی سلام اور درود مراد ہو کہ جو عام طور پر مسلمانوں کی ثقافت کا حصہ ہے_

۴_تقوی ،اخرت میں مکمل سلامتی اور امنیت کے ساتھ سعادتمندانہ انجام کا پیغام دیتا ہے_

ان المتقین فی جنت ...ادخلوھا بسلم ء امنین

۵_انسانوں کے نزدیک سلامتی اور امنیت کی بہت زیادہ اہمیت اور قدرو منزلت ہے_یہ کہ خداوند عالم نے متقین کی بہشت میں پہلی پاداش سلامتی اور امن کو قرار دیا ہے او انسانوں کو اس کی نوید دی ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_ادخلوھا بسلم ء امنین

٦_"عن ا بی عبداللہ عليه‌السلام :ان ا میرالمو منین عليه‌السلام لمابویع ...صعد المنبر فقال: ... ا یّھا الناس ... ا لا وان التقوی مطایاذلل حمل علیھا ھلھاواعطوا ا زمتّھا فا وردتھم الجنة وفتحت لھم ا بوابھا و وجدوا ریحھا و طیبھا وقیل لھم:"ادخلوھابسلام امنین" ... ;[1]امام صادق عليه‌السلام سے منقول ہے کہ جب امیر المؤمنین عليه‌السلام کی بیعت ہو گئی تو اس کے بعد... اپ عليه‌السلام منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:اے لوگو اگاہ رہو کہ تقوی ایسی مطیع سواریوں کی مانند ہے جن پر اُن کے اہل انسان سوار ہو جاتے ہیں اور اُن کی زمام اُن کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ سواریاں اپنے سواروں کو بہشت میں داخل کردیتی ہیں اور اُس کے دروازے اُن سواروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اوروہ بہشت کی ٹھنڈی ہوائوں اور خوشبوئوں کے جھونکے محسوس کرنے لگتے ہیں اور اُن سے کہا جاتا ہے:ادخلوھابسلام امنین ..."

امنیت :

۱_کافی ،ج۸،ص۶۷،ح۲۳;نور الثقلین ،ج ۳ ، ص ۱۹ ،ح ۶۷_

اُخروی امنیت کے عوامل ۴;امنیت کی اہمیت ۵

بہشت :بہشت کی طرف دعوت ۱

بہشتی لوگ :۱

تقوی :تقوی کے اثرات ۶،۴

روایت :۶

سعادت :اُخروی سعادت کے عوامل ۴

سلامتی :اُخروی سلامتی کے عوامل ۴;سلامتی کی اہمیت ۵

متقین :بہشت میں متقین پر سلام ۳;بہشت میں متقین کی ازادی ۲;متقین کو دعوت ۱;بہشت میں متقین کی سلامت ۱;متقین کی بہشت میں امنیت ۱;متقین کے بہشت میں داخل ہونے کی کیفیت ۶،۳

آیت ۴۷

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾

اور ہم نے ان کے سینوں سے ہر طرح کی کدورت نکال لی ہے اور وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے _

۱_ خداوند متعال، بہشت میں متقین کے دلوں سے ہر قسم کا کینہ اور عداوت نکال دے گا _

ادخلوها بسلم ء امنين_ونزعنا مافى صدورهم من غلّ "غلّ" کا لغوی معنی دشمني، عداوت اور کینہ ہے

۲_ متقین، بہشت میں دوستانہ اور ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک تعلقات رکھیں گے_

ادخلوها بسلم ء امنين_ونزعنا مافى صدورهم من غلّ "غلّ" کا ایک لغوی معنی ملاوٹ اور ناخالصی ہے_

۳_ انسان میں دشمنی اور کینے کا مقام اُس کا سینہ ہے_ونزعنا مافى صدورهم من غلّ

۴_ بہشت میں انسان ،جسمانی حیثیت سے حاضر ہونگے_ونزعنا مافى صدورهم من غلّ اخوناًعلى سرر متقبلين

۵_تقوی ، انسانوں میں بھائي چارے کی روح پیدا کرنے اور دلوں سے کینہ و دشمنی ختم کرنے کا سبب بنتا ہے_
ان المتقین ...ونزعنا مافی صدورهم من غلّ اخوناً

٦_متقین بہشت میں تختوں پر ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے ارام کر رہے ہونگے_ان المتقین فی جنت ...علی سرر متقبلین

٧_متقین ،بہشت میں صفا و صمیمیت کی محفل جمائے ہونگے_
ان المتقین فی جنت ...ونزعنا مافی صدورهم من غلّ اخوناًعلی سرر متقبلین

٨_متقین کے دلوں میں کینہ اور دشمنی داخل ہونے کا امکان_ونزعنا مافی صدورهم من غلّ
یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے :"ہم نے متقین کے دل سے کینہ و دشمنی ختم کردی ہے"یہ اس نکتے کی جانب اشارہ ہے کہ متقین کے دل میں بھی کینہ داخل ہو سکتا ہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ١

بدن :بدن کا بہشت میں ہونا۴

بھائي چارہ :بھائي چارے کے عوامل ۵

بہشت :بہشت کے تخت ٦;بہشت میں کینہ کا ختم ہو جانا ١

بہشتی لوگ:اُن کی اسائش ٦;اُن کی محفل ٧;بہشتی اور کینہ ١

تقوی :تقوی کے اثرات ۵

دشمنی :دشمنی ختم ہونے کا سبب ۵;دشمنی کا مقام ٣

قلب :قلب کا کردار ٣

کینہ :کینے کا مقام ٣;کینہ ختم ہونے کا سبب ۵

متقین :بہشت میں متقین کی دوستی ٢;بہشت میں متقین کے تعلقات ٢;متقین اور دشمنی ١،٨;متقین اور کینہ ١،٨;متقین بہشت میں ١،٦،٧

معاد :جسمانی معاد۴

آیت ۴۸

﴿لاَ يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ﴾

نہ انھیں کوئی تکلیف چھو سکے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے _

۱_بہشت میں متقین کو کسی قسم کی تکلیف اورپریشانی نہیں ہوگی_لايمسّهم فيها نصب

"نصب " لغت میں سختی اور تکلیف کوکہتے ہیں _

۲_متقین کو بہشت سے نکالا نہیں جائے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے_وماهم منهابمخرجين

۳_متقین کی بہشت ، معنوی اور مادی نعمتوں کی حامل ہوگي_

ان المتقين فى جنت وعيون _ادخلوها بسلم ء امنين ...على سرر متقبلين_لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين

۴_رنج اور سختی سے دوری اختیار کرنا، دائمی و ابدی اور امن وسلامتی کی زندگی گذارنا، انسان کے بہت ہی پسندیدہ اُمور ہیں_لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين

بہشت میں متقین کی حالت بیان کرنے کا مقصد انسانوں کو اہل تقوی کی صف میں داخل ہونے کی تشویق کرنا ہے لہذا طبیعی ہے کہ یہ حالت ایسی ہونی چاہیے کہ جو انسانوں کی پسندیدہ اور مطلوبہ ہو_

۵_متقین کو بہشت میں مادی رفاہ و اسائش اور مکمل فکری اسودگی حاصل ہوگي_

ان المتقين فى جنت وعيون _ادخلوها بسلم ء امنين ...على سرر متقبلين_لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين

۶_بہشت میں انسان کی خواہشات کے پورا ہونے کی یاددلانا ، انسانوں کی ہدایت اور اُنہیں دین کی طرف راغب کرنے کا ایک طریقہ ہے_ان المتقين فى جنت وعيون _ادخلوها بسلم ء امنين_ونزعنا مافى صدورهم من غلّ

اخوناًعلی سرر متقبلین_لایمسّھم فیھا نصب وماھم منھابمخرجین

انسان :انسان کے پسندیدہ اُمور ۴

بہشت :بہشت کی مادی نعمتیں ۳;بہشت کی معنوی نعمتیں ۳;بہشت میں ابدی زندگی ۲

بہشتی لوگ:اُن کی اسائش ۵،۱;اُن کی رفاہ ۵

پسندیدہ اُمور :ابدیت کو پسند کرنا ۴;امن کو پسند کرنا ۴;سلامتی کو پسند کرنا ۴

یاددہانی :بہشت میں خواہشات پورا ہونے کی یاددہانی ٦

دین :دین کی طرف دعوت کا طریقہ ٦

متقین :متقین بہشت میں ۵،۲،۱;متقین کیبہشت کی خصوصیات ۴

ہدایت :ہدایت کا طریقہ ٦

آیت ۴۹

﴿نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

میرے بندوں کو خبر کردو کہ میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہو_

۱_ پیغمبر اسلام ﷺ کا فریضہ ہے کہ اپ ﷺ بندوں کو خداوندمتعال کی مغفرت، رحمت اور مہربانی کے بارے میں خبر دیں_نبّی عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم

۲_خطا کار اور گناہگار بندوں کو خداوند متعال کی رحمت اور مغفرت سے اگاہ کرنا ،پیغمبر اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے_

نبّی عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم

"غفران"اور "مغفرت "کا استعمال اصولاًوہاں ہوتا ہے کہ جہاں خطا اور لغزش ہواس لئے ممکن ہے کہ "عبادی " سے وہ بندے

مراد ہوں جو گناہ اور خطا کے مرتکب ہوئے ہیں_

۳_خداوند متعال غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ا نا الغفور الرحیم

۴_خداوند متعال کی مغفرت ،اُس کی رحمت و مہربانی کے ہمراہ ہے_ا نا الغفور الرحیم

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الرحیم "،"الغفور " کے لئے صفت ہو_

۵_بندوں کو خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت سے اگاہ کرنا اور اس کے بارے میں اگاہی رکھنا ، انتہائی اہم ہے_
نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم

لغت کی کتابوں میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق "نبائ" فعل "نبی " سے اسم مصدر ہے جس کا معنی " خبر"ہے _اور یہ لفظ ایسی خبروں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو اہمیت اور عظیم فائدے کی حامل ہوتی ہیں_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱،۲

اسما و صفات:رحیم ۳;غفور ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی رحمت ۴;اللہ تعالی کی مغفرت کا اعلان ۱;اللہ تعالی کی رحمت کے اعلان کی اہمیت۵،۱;اللہ تعالی کی رحمت کا اعلان ۱;اللہ تعالی کی مہربانی کا اعلان ۱;اللہ تعالی کی مغفرتوں کے اعلان کی اہمیت ۵،۱;اللہ تعالی کی مغفرتوں کی خصوصیات ۴

اُمیدواري:رحمت خدا سے اُمیدواری کی اہمیت ۲;مغفرت خدا سے اُمیدواری کی اہمیت ۲

گناہگار لوگ:گناہگاروں کی اُمیدواری کی اہمیت ۲،۵

آیت ۵۰

﴿وَ أَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الأَلِيمَ﴾

اور میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے_

۱_ پیغمبر اسلام ﷺ کا فریضہ ہے کہ اپ ﷺ بندوں کو خداوند متعال کے دردناک عذاب کے بارے میں خبردیں_

وا ن عذابی ھوالعذاب الا لیم

۲_ قران کے ہدایت اور تربیت کے طریقوں میں سے ایک انسان میں خوف و رجاء اور اُمید وبیم کی کیفیت پیدا کرنا ہے_

نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم_وا ن عذابی ھوالعذاب الا لیم

۳_ تربیت اورہدایت کے سلسلے میں اُمیدوار بنانا ، ڈرانے اور خوف دلانے پر مقدم ہونا چاہیے_

نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم_وا ن عذابی ھوالعذاب الا لیم

مندرجہ بالاایت میں "عذاب الیم "پر خداوند متعال کی دو صفات "غفور " اور "رحیم " کو مقدم کرنا ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی جانب اشارہ ہو_

۴_ خداوند متعال کی مہربانی اور رحمت کا اُس کے غضب اور عذاب پر مقدم ہونا _

نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم_وا ن عذابی ھوالعذاب الا لیم

یہ جو خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو نصیحت کرتے ہوئے پہلے اپنی مغفرت اور رحمت کا اور اس کے بعد اپنے عذاب کا ذکر کیا ہے_ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خداوند متعال کی رحمت اور مغفرت ہمیشہ اُس کے غضب اور عذاب پر مقدم ہوتی ہے_

۵_ خداوند متعال کی مہربانی اور غضب ،ہر قسم کی مہربانی اور غضب سے بالا تر ہے_

نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم_وا ن عذابی ھوالعذاب الا لیم

جملہ ہائے اسمیہ "انيّ انا_____ " اور"ان عذابي____ " کے ساتھ حرف تاکید اور ضمیر فصل اور خبرمیں لام لانے سے بہت زیادہ تاکید حاصل

ہوتی ہے اور اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ خداوند متعال کی مغفرت و رحمت (مہربانی)اور عذاب اس طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ کسی قسم کی رکاوٹ ان کو نہیں روک سکتی اور جس قسم کا بھی لطف و مہربانی اورعذاب و غضب تصور کیاجائے اُس کا خدا کے لطف و قہر کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جاسکتا_

٦_دردناک الہی عذاب سے اگاہ کرنا اور اس کے بارے میں باخبر رہنا ، بہت ہی اہم اور فائدہ مند بات ہے_

نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحیم_وا ن عذابی ھوالعذاب الا لیم

"نبائ"اہم اور بہت ہی فائدہ مند چیز کو کہا جاتا ہے_ (مفردات راغب)

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی ذمہ داری ١;انحضرت ﷺ کے انذار ١

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا غضب ٣;اللہ تعالی کی رحمت کی عظمت ٥;اللہ تعالی کی رحمت کا مقدم ہونا ٣;اللہ تعالی کے عذاب٣;اللہ تعالی کے عذابوں سے اگاہی ٦;اللہ تعالی کے عذابوں کے اعلان کی اہمیت ١;اللہ تعالی کے عذابوں کا غلبہ ٥

اُمیدواری :اُمیدواری کی اہمیت ٣;اُمیدواری کے پیش خیمہ کی اہمیت ٢

تربیت :تربیت کا طریقہ ٢،٣

خوف :خوف کے پیش خیمہ کی اہمیت ٢

عذاب :دردناک عذاب ١;عذاب کے مراتب ١،٦

عمل :پسندیدہ عمل ٦

قران :تعلیمات قران کا طریقہ ٢

ہدایت :ہدایت کا طریقہ ٢،٣

آیت ۵۱

﴿وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ﴾

اور انھیں ابراہیم کے مہمانوں کے بارے میں اطلاع دیدو_

۱_پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کا فریضہ ہے کہ اپ، صلى الله عليه وآله وسلم بندوں کو حضرت ابراہیم عليه السلام کے مہمانوں (فرشتوں) کا قصہ سنائیں_
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم

۲_حضرت ابراہیم عليه السلام کے مہمانوں (فرشتوں) کا قصہ اور اُس سے مطلع ہونا ایک بہت ہی اہم اور فائدہ مند بات ہے_
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم

"نبایٔ" بہت ہی اہم اور فائدہ مند خبر کو کہا جاتا ہے_(مفردات راغب)

۳_ قران کے ہدایت اور تربیت کرنے کے طریقوں میں سے ایک، لوگوں کو بہت اہم اور فائدہ مند تاریخی حقائق سے اگاہ کرنا بھی ہے_ونبّئهم عن ضيف ابرهيم

انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم :انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کی ذمہ داری ۱

ابراہیم عليه السلام ابراہیم عليه السلام کے مہمانوں کی اہمیت ۱;ابراہیم عليه السلام کے مہمان ۲;قصہ ابراہیم عليه السلام سے اگاہی ۱;قصہ ابراہیم عليه السلام کو بیان کرنے کی اہمیت ۱;قصہ ابراہیم عليه السلام کی اہمیت ۲; قصہ ابراہیم عليه السلام کے فوائد ۲;

تاریخ :تاریخ نقل کرنے کی اہمیت ۳;تاریخ نقل کرنے کے فوائد ۳

تربیت :تربیت کا طریقہ ۳

قران کریم:تعلیمات قران کا طریقہ ۳

ہدایت:ہدایت کا طریقہ ۳

آیت ۵۲

﴿إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلاماً قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ﴾

جب وہ لوگ ابراہیم کے پاس وارد ہوئے اور سلام کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم آپ سے خوفزدہ ہیں ـ

۱ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمان (فرشتے) جب اُن کے پاس ائے تو اُنہوں نے اُن پر درود سلام کہا ـ

ونبّئهم عن ضيف ابرهيم ـ اذ دخلوا عليه فقالوا سلمً

۲ـ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت سلام کرنا ، پسندیدہ اداب و اخلاق میں سے ہے ـ

ونبّئهم عن ضيف ابرهيم ـ اذ دخلوا عليه فقالوا سلمً

۳ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے اہل خانہ اپنے پاس مہمان (فرشتوں) کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے ـ

اذ دخلوا عليه ... قال انا منكم وجلون

ملائکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ائے تھے (دخلوا علیہ) لیکن حضرت علیہ السلام نے اضطراب اور ڈر کا اظہار جمع (انا منکم وجلون)کی صورت میں کیا ہے اور اس سے خود اُن کا اور اُن کے اہل خانہ کا خوف وڈر ظاہر ہوتا ہے ـ یاد رہے کہ "وجل " اس خوف کو کہتے ہیں جو انسان کے پورے وجود پر چھا جائے (مفردات راغب)

۴ـ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمانوں (فرشتوں) کے انے سے پیدا ہونے والے خوف اور اضطراب کو اُن پر ظاہر کر دیا تھا ـ اذ دخلوا عليه ... قال انا منكم وجلون

۵ـ مہمان، خواہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو ، اُسکی پذیرائي کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت اور اخلاق میں سے تھا ـ

ونبّئهم عن ضيف ابرهيم ـ اذ دخلوا عليه ... قال انا منكم وجلون

مہمانوں (فرشتوں) کے انے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خوف اور اضطراب (انا منکم وجلون) ظاہر کرتا ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اجنبی تھے ـ اگر حضرت اُن کو پہچانتے تو پریشان نہ ہوتے ـ اجنبی مہمان کو قبول کرنے سے ، مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے ـ

۶ـ انبیاء ے الہی پر خوف اور اضطراب طاری ہونے کا

امکان_قال انا منکم وجلون

۷_**تمام انبیاء حتی اولوا العزم انبیاء ے کرام** علیہ السلام **کا علم بھی محدود امور میں تھا**_اذ دخلوا علیه ... قال انا منکم وجلون

۸_**حضرت ابراہیم** علیہ السلام **کے پاس انے والے فرشتے انسانی شکل میں تھے اور وہ مہمان کے طور پر اپ** علیہ السلام **کے پاس ائے تھے**_ونبّئهم عن ضيف ابرهيم _اذ دخلوا عليه فقالوا سلمًا قال انا منكم وجلون

۹_**فرشتوں کا حضرت ابراہیم** علیہ السلام **سے براہ راست بات چیت کرنا**_فقالوا سلمًا قال انا منكم وجلون _قالوا لاتوجل

۱۰_**فرشتوں کے لئے جسمانی اور قابل رؤیت شکل میں ظاہر ہونے کا امکان**_

اذ دخلوا عليه فقالوا سلمًا قال انا منكم وجلون

۱۱_" ...قال ا بو جعفر علیہ السلام : ... بعث الله رســـلًا الى ابراهيم ...فدخلوا عليه ليلاً ففزع منهم وخاف ا ن يكونوا سُرّاقًا، قال: فلمّا ا ن را ته الرسل فزعاً وجلاً"قالوا سلمًا" ... "قال انا منكم وجلون _قالوا لاتوجل ...":[۱]**حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ...خداوند متعال نے فرشتوں کو حضرت ابراہیم** علیہ السلام **کی طرف بھیجا__پس وہ رات کے وقت اُن کے پاس ائے اور وہ اُن سے ڈر گئے کہ کہیں وہ چور نہ ہوں ...(پھر) امام** علیہ السلام **نے فرمایا:پس جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم** علیہ السلام **کو خوف زدہ اور مضطرب دیکھا تو اُن کو سلام کیا ... اور حضرت ابراہیم** علیہ السلام **سے کہا:**"قال انا منكم وجلون ... قالوا لاتوجل ..."

ابراہیم علیہ السلام **:ابراہیم** علیہ السلام **سے ملائکہ کی گفتگو** ۹**; ابراہیم** علیہ السلام **کا اضطراب** ۳ **; ابراہیم** علیہ السلام **کا خوف** ۳،۱۱**;ابراہیم** علیہ السلام **کا قصہ** ۳،۱، ۴ ،۸، ۹،۱۱ **;ابراہیم** علیہ السلام **کو سلام** ۱،۱۱**;ابراہیم** علیہ السلام **کی صفات** ۵ **; ابراہیم** علیہ السلام **کی مہمان نوازی** ۵**;ابراہیم** علیہ السلام **کے اضطراب کا سرچشمہ** ۴**;ابراہیم** علیہ السلام **کے اہل خانہ کا خوف** ۳ **; ابراہیم** علیہ السلام **کے اہل خانہ کا اضطراب** ۳**; ابراہیم** علیہ السلام **کے پاس ملائکہ کا انا** ۸**;ابراہیم** علیہ السلام **کے خوف کا سرچشمہ** ۴ **; ابراہیم** علیہ السلام **کے مہمان** ۱،۳،۴، ۱۱ **; ابراہیم** علیہ السلام **کے مہمانوں کی خصوصیات** ۸

اللہ تعالی کے رسول:۱۱

انبیاء علیہ السلام **:انبیاء اور اضطراب**۶**;انبیاء اور خوف** ۶

---

۱) تفسیر عیاشی، ج۲،ص ۲۴۶،ح ۲۶;نور الثقلین، ج ۳، ص ۲۱ ، ح ۷۴_

اولوا العزم انبیاء کے علم کی حدود ۷; علم انبیاء کی حدود ۷

روایت: ۱۱

سلام: سلام کی اہمیت ۲

صفات: پسندیدہ صفات ۲

معاشرت: معاشرت کے اداب ۲

ملائکہ: ملائکہ کا تجسم ۸; ملائکہ کا سلام ۱، ۱۱; ملائکہ کی رئویت ۱۰

آیت ۵۳

﴿قَالُواْ لاَ تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلامٍ عَلِيمٍ﴾

انھوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک فرزند دانا کی بشارت دینے کے لئے آئے ہیں_

۱_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے مہمانوں (فرشتوں) نے اُنہیں تسلی دی اوراپ عليه‌السلام سے کہا کہ وہ اُن کے انے سے پریشان اور مضطرب نہ ہوں_قالوا لاتوجل انا نبشّرك بغلم عليم

۲_فرشتوں کی طرف سے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کو ایک دانا اور عالم بیٹے کی بشارت_انا نبشّرك بغلم عليم

۳_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کو جس بیٹے کی خوشخبری دی گئي تھی وہ عظمت اور بلند مقام ومنزلت کا حامل تھا_ نبشّرك بغلم عليم "بغلام"میں تنوین تنکیر، تفخیم اور تعظیم کے لئے ہے

۴_حضرت ابراہیم عليه‌السلام صاحب اولاد ہونے اور اپنی نسل کی بقا کے خواہش مند تھے_نبشّرك بغلم

کلمہ "بشارت"اُس جگہ استعمال ہوتا ہے جہاں دلی خواہش اور خوشی کا مقام ہو_

۵_عالم اوردانا اولاد رکھنا، نعمات میں سے ہے اور خوشخبری وبشارت کے قابل ہے_نبشّرك بغلم عليم

کلمہ "بشارت"اس جگہ استعمال ہوتا ہے کہ جہاں خیر اور نعمت ہو_لہذا یہ بات قابل ذکر ہے کہ فرشتوں نے ایک دانا اور عالم بیٹے کی بشارت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب فرزند

ہونا ایک ایسی بات ہے کہ جس کی بشارت دینی اور تبریک کہنی چاہیے_

٦_علم و دانش کا بلند ترین مقام و مرتبہ ہے اور اس کا اہم ترین اقدار میں شمار ہوتا ہے_انا نبشّرك بغلم عليم "غلام" کے لیے کوئي دوسری صفت لانے کی بجائے "علیم"کی صفت لانا اس مذکورہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہے_

٧_حضرت ابراہیم عليه‌السلام خداوندمتعال کی خصوصی عنایت سے بہرہ مند تھے اور اُن کی نسل کی بقاء کے بارے میں خدا کی خاص توجہ تھي_قالوا لاتوجل انا نبشّرك بغلم عليم

٨_حضرت اسحاق عليه‌السلام ایک عالم اور دانشور شخصیت کے مالک تھے_انا نبشّرك بغلم عليم

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب مفسرین کے مطابق "بغلم علیم "سے مراد حضرت اسحاق عليه‌السلام ہوں_

ابراہیم عليه‌السلام :ابراہیم عليه‌السلام سے مطمئن رہنے کی درخواست ١;ابراہیم عليه‌السلام کا قصہ ١;ابراہیم عليه‌السلام کو بشارت ٢، ٣;ابراہیم عليه‌السلام کو تسلي ١; ابراہیم عليه‌السلام کی خواہش ٣;ابراہیم عليه‌السلام کی نسل کی بقاء ٧ ;ابراہیم عليه‌السلام کے پاس ملائکہ کا انا ١;ابراہیم عليه‌السلام کے فضائل ٧;ابراہیم عليه‌السلام کے مہمان ١;فرزند ابراہیم عليه‌السلام کا مقام ومرتبہ ٣; نسل ابراہیم عليه‌السلام کے فضائل ٧

اقدار:٦

اسحاق عليه‌السلام :اسحاق عليه‌السلام کا علم ٨;اسحاق عليه‌السلام کے فضائل ٨

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی نعمتیں ٥

بشارت:عالم بیٹے کی بشارت ٢، ٥

خواہشات :صاحب اولاد ہونے کی خواہش ٣;نسل کی بقاء کی خواہش ٣

علم :علم کی اہمیت ٦;علم کی قدر و منزلت ٦

لطف خدا : لطف خدا جن کے شامل حال ہے ٧

ملائکہ :ملائکہ اور ابراہیم عليه‌السلام ١;ملائکہ کی بشارتیں ٢;ملائکہ کے تقاضے ١

نعمت :عالم اولاد کی نعمت ٥

آیت ۵۴

﴿قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَى أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ﴾

ابراہیم نے کہا کہ اب جب کہ بڑھاپا چھا گیا ہے تو مجھے کس چیز کی بشارت دے رہے ہو_

۱_حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی خبر سن کر بہت ہی حیرت زدہ ہو گئے_

قال ا بشّر تمونی علی ا ن مسّنی الکبر فبم تبشّرون

۲_حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے اُس وقت صاحب اولادہونے کی خبر سنی کہ جب وہ مکمل طورپر بوڑھے اور صاحب اولاد ہونے سے مایوس ہو چکے تھے_قال ا بشّر تمونی علی ا ن مسّنی الکبر فبم تبشّرون

۳_بوڑھے اور اولادکی پیدائش سے مایوس انسان کے لئے خداوند متعال کی قدرت اور مہربانی سے صاحب اولاد ہونے کا امکان_انا نبشّرك بغلم علیم _قال ا بشّر تمونی علی ا ن مسّنی الکبر

۴_حضرت ابراہیم علیہ السلام فرشتوں سے اپنے صاحب اولاد ہونے کی خبر سننے کے بعد اُن سے مزید وضاحت اور اطلاعات کا تقاضا کرنے لگے_فبم تبشّرون

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "فبم" کی "با"ملابست کے لئے ہو اور جملہ "فبم تبشرون" میں استفہام ،اس قسم کی بشارت (صاحب اولاد ہونے)کے وقوع پذیر ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہو_نہ صاحب اولاد ہونے کے بارے میں شک و تردید کے لئے سوال_

۵_بڑھاپا اور کہن سالي، انسانوں میں تولید نسل کی رکاوٹوں میں سے ایک ہے_علی ا ن مسّنی الکبر

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحب اولاد

ہونے کی خوشخبری پر حیرت زدگی کے اظہار کی وضاحت کے لئے جملہ حالیہ " علی ا ن مسّنی الکبر " استعمال کیا ہے ہو سکتا ہے یہ مندرجہ بالا نکتے کی وجہ سے ہو_

ابراہیم ؑ :ابراہیم ؑ اور ملائکہ ۲;ابراہیم ؑ کا تعجب ۱;ابراہیم ؑ کا سوال ۲;ابراہیم ؑ کا صاحب اولاد ہونا ۱;ابراہیم ؑ کا قصہ ۱ ، ۲ ; ابراہیم ؑ کی بشارت ۲;ابراہیم ؑ کی خواہشات ۴;ابراہیم ؑ کی مایوسی ۲

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی قدرت کے اثرات ۳;اللہ تعالی کی مہربانی کے اثرات ۳

بڑھاپا:بڑھاپے کے اثرات ۵;بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونا۳،۲;بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے پر تعجب ۱

تولید نسل -:تولید نسل کے موانع ۵

ملائکہ :بشارت دینے والے ملائکہ ۲;ملائکہ سے سوال ۲;ملائکہ کی بشارتیں ۲

آیت ۵۵

﴿قَالُواْ بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلاَ تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ﴾

انھوں نے کہا کہ ہم آپ کو بالکل سچی بشارت دے رہے ہیں خبردار آپ مایوسوں میں سے نہ ہوجائیں_

۱_فرشتوں کا حضرت ابراہیم ؑ کے بڑھاپے میں صاحب فرزند ہونے کی بشارت کے وقوع پذیر ہونے پر تاکید کرنا_

قالوا بشرنك بالحق

مندرجہ بالا ایت میں "بالحق" سے یا تو واقعیت کے مطابق خبر مراد ہے یا اس معنی میں ہے کہ ہماری بشارت حقیقت پر مبنی ہے (مجمعالبیان)_بہرحال اس سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ جس چیز کی بشارت دی گئي ہے وہ وقوع پذیر ہونے والی ہے اور واقع ہو کر رہے گي_

۲_فرشتوں کا حضرت ابراہیم ؑ کو زندگی میں خداوند متعال کی رحمت اور مہربانی سے مایوس نہ ہونے کی نصیحت کرنا_

قالوا ... فلاتكن من القنطين

"قنوط"کا معنی خیر اور بھلائي سے نا اُمید ہونا ہے_

۳_خداوند متعال کی رحمت اور مہربانی سے مایوسی قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہے_فلاتكن من القنطين

۴_بڑھاپا اور کہن سالی، صاحب اولاد ہونے سے انسان کے مایوس ہوجانے کے اسباب میں سے ہے_
مسّنى الكبر فبم تبشّرون ... فلاتكن من القنطين

۵_بے اولادلوگوں کو خداوند متعال کے لطف و عنایت سے صاحب فرزند ہونے کی اُمید دلانا اور بشارت دینا، پسندیدہ اور قابل قدر کام ہے_انا نبشّرك بغلم ... فلاتكن من القنطين ...من رحمة ربّه

ابراہیم عليه‌السلام :ابراہیم عليه‌السلام کا بڑھاپا ۱;ابراہیم عليه‌السلام کاصاحب اولاد ہونا ۱; ابراہیم عليه‌السلام کا قصہ ۱;ابراہیم عليه‌السلام کو بشارت ۱;ابراہیم عليه‌السلام کو نصیحت ۲

اُمیدواری :خداوند کے لطف سے اُمیدوار ہونا ۵;رحمت خدا سے اُمیدواری کی اہمیت ۲;لطف خدا سے اُمیدواری کی اہمیت ۲

بشارت :بے اولاد لوگوں کو بشارت ۵

بڑھاپا:بڑھاپے کے اثرات ۴

صاحب اولاد ہونا :صاحب اولاد ہونے سے مایوسی کے اسباب ۴

صفات :ناپسندیدہ صفات ۳

عمل :پسندیدہ عمل ۵

مایوسی :رحمت خدا سے مایوسی کی سرزنش ۳;لطف خدا سے مایوسی کی سرزنش ۳

ملائکہ :خوشخبری دینے والے ملائکہ ۲، ۱;ملائکہ کی بشارتیں ۱;ملائکہ کی نصیحتیں ۲

آیت ٥٦

﴿قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّآلُّونَ﴾

ابراہیم نے کہا کہ رحمت خدا سے سوائے گمراہوں کے کون مایوس ہو سکتا ہے_

١_ ملائکہ کی طرف سے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کو مایوسی سے اجتناب کرنے کے بارے میں نصیحت کے بعد حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے فقط گمراہ لوگوں کو رحمت خدا سے مایوسبتایا_

فلاتکن من القنطين_قال ومن يقنط من رحمة ربّه الّا الضالّون

٢_ خداوندمتعال کی رحمت سے مايوسي، گمراہی کی علامت ہے_ومن يقنط من رحمة ربّه الّا الضالّون

٣_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام رحمت خدا سے مایوس ہونے کی وجہ سے صاحب اولاد ہونے پر حیرت زدہ نہیں تھے بلکہ وہ کہن سالی اوربڑھاپے میں صاحب فرزند ہونے کو بعید جانتے تھے_فبم تبشّرون ... فلاتکن من القنطين _قال ومن يقنط من رحمة ربّه الّا الضالّون

حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے "صاحب اولاد ہونے سے مایوس نہ ہونے" پر مبنی فرشتوں کی نصیحت کے جواب میں فرمایا:فقط گمراہ لوگ ہی رحمت خدا سے مایوس ہوتے ہیں_اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا صاحب فرزند ہونے سے حیرت زدہ اور متعجب ہونا رحمت خدا سے مایوسی کی بناء پر نہیں تھا بلکہ وہ اسے فقط ایک حیرت انگیزچیز جانتے تھے_

٤_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام بڑھاپے میں خداوندمتعال کے لطف و رحمت کے سائے میں صاحب فرزند ہونے کی اُمید لگائے ہوئے تھے_فبم تبشّرون ... فلاتکن من القنطين _قال ومن يقنط من رحمة ربّه الّا الضالّون

٥_ صاحب فرزند ہونا، ایک الہی رحمت ہے_نبشّرك بغلم ... ومن يقنط من رحمة ربّه

٦_ خداوندمتعال کی رحمت سے مایوسی اورنااُميدي، گناہ کبیرہ اوربہت ہی قابل مذمت فعل ہے_

ومن يقنط من رحمة ربّه الّا الضالّون

یہ کہ خداوندعالم نے اپنی رحمت سے مایوسی کو گمراہوں کا عمل قرار دیا ہے اور مایوس لوگوں کو گمراہوں کی صف میں شمار کیا ہے اس سے اس کا گناہ کبیرہ ہونا معلوم ہوتا ہے_

۷_ پروردگار کی معرفت اورہدایت، اُس کی رحمت سے اُمیدوار ہونے اور ہر قسم کی مایوسی و نااُمیدی کے ختم ہونے کا باعث بنتی ہے_ومن یقنط من رحمة ربّه الاّ الضالّون

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پروردگار کی رحمت سے مایوسی کا سبب گمراہی اور خداوند متعال کی عدم معرفت کو قرار دیا ہے ،بنابریں خدا کی معرفت اورہدایت ، اُس کی رحمت سے اُمیدوار ہونے کا اوریاس و نااُمیدی کے خاتمے کا موجب بن سکتی ہے_

ابراہیم علیہ السلام :ابراہیم علیہ السلام کا تعجب ۳; ابراہیم علیہ السلام کا صاحب فرزند ہونا ۳ ، ۴;ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ ۱;ابراہیم علیہ السلام کی اُمیدواری ۴; ابراہیم علیہ السلام کے تعجب کا فلسفہ ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی رحمت ۵;اللہ تعالی کی رحمت کے اثرات ۴;اللہ تعالی کی معرفت کے اثرات ۷ ; اللہ تعالی کے لطف کے اثرات ۴

اُمیدواری :بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی اُمیدواری ۴; رحمت سے اُمیدواری کے اسباب ۷

بڑھاپا:بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے پر تعجب ۳

رحمت :رحمت سے مایوس لوگ ۱

صفات :ناپسندیدہ صفات ٦

صاحب اولاد ہونا :صاحب اولاد ہونے کارحمت ہونا ۵

گمراہ لوگ :اُن کی مایوسی ۱

گمراہی :گمراہی کی علامتیں ۲

گناہان کبیرہ :٦

مایوسی :رحمت خدا سے مایوسی ٦;رحمت خدا سے مایوسی پر سرزنش ٦;مایوسی کے موانع ۷

ہدایت :ہدایت کے اثرات ۷

آیت ۵۷

﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾

پھر کہا کہ مگر یہ تو بتایئے آپ لوگوں کا مقصد کیا ہے۔

۱۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مہمان (فرشتوں) کو پہچاننے کے بعد اُن کے اصلی کام اور آنے کا سبب دریافت کیا۔

قال فما خطبكم ا يّها المرسلون

"خطب" کا معنی ہے اہم کام۔

۲۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صاحب فرزند ہونے کی بشارت دینا ایک فرعی کام تھاجبکہ قوم لوط کاعذاب فرشتوں کا اصلی اور اہم کام تھا۔انا نبشّرك بغلم ...قال فما خطبكم ا يّها المرسلون

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں کو پہچاننے اور صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری حاصل کرنے کے بعد اُن کے اصلی کام اور مہم کے بارے میں پوچھا (فما خطبکم)۔بعد والی ایت کے مطابق یہ اصلی کام اور مہم، قوم لوط کا عذاب تھا۔

۳۔فرشتوں کے قوم لوط کو عذاب کے بارے میں اپنی مہم کے اظہار کرنے سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام ، اُن کے اصلی کام سے اگاہ نہیں تھے۔قال فما خطبكم ا يّها المرسلون

۴۔تمام انبیاءے کرام علیہم السلام حتی اُن میں سے اولواالعزم انبیاء علیہم السلام کا علم بھی محدود ہے۔

قال فما خطبكم ا يّها المرسلون

۵۔بعض ملائکہ، خداوند متعال کے پیام کو پہنچانے اور اُس کے فرمان کو اجراء کرنے والے ہیں۔

فما خطبكم ا يّها المرسلون

٦۔حضرت ابراہیم علیہ السلام ، جسمانی، روحی اور نفسانی حالات کے لحاظ سے انسانوں کے درمیان تعلقات کی حیثیت سے دوسرے لوگوں ہی کی مانند تھے۔

ونبّئهم عن ضيف ابرهيم ...قال انا منكم وجلون ...مسّنى الكبر ...قال فما خطبكم ا يّها المرسلون

ابراہیم علیہ السلام :

ابراہیم علیه‌السلام اور ملائکہ ۱;ابراہیم علیه‌السلام کا بشر ہونا ٦;ابراہیم علیه‌السلام کا سوال ۱;ابراہیم علیه‌السلام کا صاحب فرزند ہونا ۲;ابراہیم علیه‌السلام کا قصہ ۳،۲،۱;ابراہیم علیه‌السلام کو بشارت ۲;ابراہیم علیه‌السلام کی صفات ٦;ابراہیم علیه‌السلام کے علم کی حدود ۳;ابراہیم علیه‌السلام کے مہمانوں کی ذمہ داری ۱

انبیاء علیه‌السلام :انبیاء علیه‌السلام کے علم کی حدود ۴;اولواالعزم انبیاء علیه‌السلام کے علم کی حدود ۴

خدا کے رسول :۵خدا کے کارندے :۵

قوم لوط:قوم لوط کاعذاب ۲

ملائکہ :بشارت دینے والے ملائکہ ۲;ملائکہ کا کردار ۵ ; ملائکہ کی ذمہ داری ۳،۲;عذاب کے ملائکہ ۲

آیت ۵۸

﴿قَالُوۡا إِنَّا أُرۡسِلۡنَا إِلَىٰ قَوۡمٍ مُّجۡرِمِينَ﴾

انھوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ـ

۱_حضرت ابراہیم علیه‌السلام کی جانب سے الہی نمائندوں (فرشتوں)کے اصلی کام کے بارے میں پوچھنے پر،اُنہوں نے مجرم قوم (قوم لوط)کی ہلاکت کو اپنا اصلی کام بتایا_قال فما خطبکم ا یّها المرسلون_قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین

۲_خداوند متعال کے فرامین کوجاری کرنافرشتوں کی بنیادی ذمہ داری اور فرائض میں سے ہے_

قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین

۳_قوم لوط ،مجرم اور جرائم پیشہ لوگوں پر مشتمل تھي_قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین_ الاّ آل لوط

بعد والی ایات کے قرینے سے"قوم مجرمین" سے قوم لوط مراد ہے_

۴_جرم اور جرائم سے انسانی معاشروں کی نابودی اورہلاکت کے اسباب فراہم ہوتے ہیں_

قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین

۵_حضرت ابراہیم علیه‌السلام ،فرشتوں کے ذریعے پہلے سے ہی قوم لوط کے عذاب کے بارے میں اگاہ ہو گئے تھے_

قال فما خطبکم ...قالوااناأُرسلنا الی قوم مجّرمین

ابراہیم عليه‌السلام :ابراہیم عليه‌السلام اور قوم لوط کا عذاب ۵;ابراہیم عليه‌السلام اور ملائکہ ۱; ابراہیم عليه‌السلام کا سوال ۱;ابراہیم عليه‌السلام کا علم ۵;ابراہیم عليه‌السلام کا قصہ ۱

الہی کارندے:۲

خدا کے رسول:۲

خرابی :اجتماعی خرابی کے اثرات ۴

قوم لوط:قوم لوط کا عذاب ۱;قوم لوط کا فساد پھیلانا ۳;قوم لوط کا گناہ ۳

گناہ :گناہ کے معاشرتی اثرات ۴

گناہگار لوگ:۳

معاشرہ :معاشرتی افات کی شناخت ۴;معاشروں کی ہلاکت کا پیش خیمہ ۴

ملائکہ :ملائکہ کا عذاب ۱;ملائکہ کی ذمہ داری ۲;ملائکہ کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ۱

آیت ۵۹

﴿إِلاَّ آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ﴾

علاوہ لوط کے گھر والوں کے کہ ان میں کے ہر ایک کو نجات دینے والے ہیں ۔

۱_حضرت لوط عليه‌السلام کا خاندان ہر قسم کے جرم اور گناہ سے پاک ومنزہ تھا_انااُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط

۲_الہی نمائندوں نے حضرت لوط عليه‌السلام کے خاندان کو اُن کی قوم کے اوپر نازل ہونے والے عذاب سے نجات دلائي_ انااُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط انا لمنجّوھم

۳_حضرت لوط ؑ کے خاندان کی پاکیزگی اورہر قسم کے جرم و گناہ سے دوری ،عذاب الہی سے اُن سب کی نجات کا سبب تھا_اناأُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط انا لمنجّوهم ا جمعین

۴_قوم لوط کا جرم اور گناہ اُن کے عذاب اورہلاکت کا سبب بنا_

قالواناأُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط انا لمنجّوهم ا جمعین

۵_جرم اور گناہ سے دوری اور پاکی دنیا میں عذاب الہی (عذاب استیصال) سے نجات کا سبب ہے_

اناأُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط انا لمنجّوهم ا جمعین

٦_حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت لوط ؑ ایک دوسرے کے ہم عصر تھے_

ونبّئهم عن ضیف ابرهیم ...اناأُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط

۷_حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت لوط ؑ دو مختلف قوموں کے درمیان اورایک دوسرے سے زمینی فاصلے پر رہتے تھے_قال فما خطبکم ...قالواناأُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط

۸_ہرقوم کا عذاب استیصال فقط اُس قوم کے مجرموں اور گناہگاروں کو شامل ہوتا ہے نہ کہ اس قوم کے پاک و بے گناہ لوگوں کو_اناأُرسلنا الی قوم مجّرمین_الّا آل لوط انا لمنجّوهم

ابراہیم ؑ :تاریخ ابراہیم ؑ ٦،۷

الہی کارندے:۲

انبیاء ؑ :حضرت ابرہیم ؑ کے ہم عصر انبیاء ٦،۷

پاکیزگي:پاکیزگی کے اثرات ۲

خدا کے رسول:۵

خرابی:خرابی سے اجتناب کے اثرات ۵

عذاب:عذاب استیصال سے نجات ۵;عذاب استیصال کے مستحق لوگ ۸;عذاب سے نجات ۲;عذاب سے نجات کے اسباب ۳،۵

قوم ابراہیم ؑ :۷

قوم لوط:۷

قوم لوط کی تاریخ ۴;قوم لوط کی ہلاکت کے اسباب ۴;قوم لوط کے عذاب کے اسباب ۴;قوم لوط کے فساد پھیلانے کے اثرات ۴;قوم لوط کے گناہ کے اثرات ۴

گناہ:گناہ سے اجتناب کے اثرات ۵

گناہگار لوگ:اُن کاعذاب ۸

لوط عليه‌السلام :تاریخ لوط عليه‌السلام ۶،۷; خاندان لوط عليه‌السلام اورگناہ۱;خاندان لوط عليه‌السلام کو پاک قرار دیا جانا ۳،۱;خاندان لوط عليه‌السلام کی پاکیزگی ۳;خاندان لوط عليه‌السلام کی نجات۲خاندان لوط عليه‌السلام کی نجات کے اسباب ۳

مفسدین:مفسدین کاعذاب ۸

ملائکہ:ملائکہ کا کردار ۲

آیت ۶۰

﴿إِلاَّ امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ﴾

علاوہ ان کی بیوی کے کہ اس کے لئے ہم نے طے کردیاہے کہ وہ عذاب میں رہ جانے والوں میں سے ہوگي_

۱_حضرت لوط عليه‌السلام کی بیوي، قوم لوط کے مجرمین اورعذاب الہی میں گرفتار ہونے والوں میں سے تھی_

الّا آل لوط انا لمنجّوهم ...الّا امرا ته

۲_خداوندمتعال کی تقدیر اور حکم سے حضرت لوط عليه‌السلام کی بیوی کا قوم لوط کے عذاب میں گرفتارشدہ لوگوں میں رہ جانا_

الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرين

اس میں کوئي شک نہیں کہ تمام مقدرات خدا کے ہاتھ میں ہیں اورتقدیر کا فرشتوں کے ساتھ منسوب ہونا(قدرنا)شاید اس لئے ہوکہ وہ اس تقدیر کے اجرا کرنے والے تھے_

۳_فقط پاکیزہ لوگوں سے رشتہ داری کا تعلق عذاب الہی

اور بُرائی کے نتائج سے نجات کا سبب نہیں بن سکے گا_الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرین

۴_انسان اپنے اجتماعی ماحول اور موثر علل واسباب کے مقابلے میں مجبور نہیں بلکہ اپنی سرنوشت کے تعین میں خود مختار ہے_الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرین

خداوند متعال نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو لوط کی بدکار قوم کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بدکاروں کی ہم نشینی اختیار کرنے یا نہ کرنے میں مختار تھی اوروہ اپنے اپ کو الودہ ہونے سے بچا سکتی تھی_ ورنہ اُس کا عذاب غیر معقول ہوتا کہ جو حکمت خدا وند سے بعید ہے

۵_قوم لوط کی سرزمین میں ہی اُن پر عذاب الہی نازل کیا گیا ہے_الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرین

(غابرین کے مفرد) "غابر" کا لغوی معنی، باقی اور بچ جانے والا ہے اور باقی رہ جانے والوں سے مراد، لوط کے عام لوگ ہیں سوائے ال لوط کے_کہ جو شہر میں رہ گئے تھے اور عذاب الہی نے اُن کو الیا تھا_

٦_فرشتے، خداوند متعال کے اوامر اور مقدرات کو انجام دینے اور اجرا کرنے والے ہیں_
الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرین

اس میں کوئی شک نہیں کہ امور کی تقدیر خدا وند متعال کے ہاتھ میں ہے اس کے باوجود خداوند متعال اس کی نسبت فرشتوں کی طرف دے رہا ہے(قالوا___قدرنا)اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتے الہی اوامر اور مقدرات کے انجام دینے اور اُنہیں اجرا کرنے والے ہیں_

۷_پاکیزہ لوگوں کے گھرانے میں بھی کفر و نفاق اور حق ناپذیری و بُرائی کے نفوذ کا امکان_
الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرین

۸_بیوی، مرد کی ال و خاندان کا جز ہے_ء ال لوط ...الّا امرا ته

۹_صرف پاکیزہ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق رکھنا، پاکی اور اچھائی کی دلیل نہیں_
الّا آل لوط انا لمنجّوهم ...الّا امرا ته قدّرنا انها لمن الغبرین

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے اوامر ۲; اللہ تعالی کے اوامر کو اجرا کرنے والے ٦; اللہ تعالی کے مقدرات ۲

انسان: انسان کا اختیار ۴

پاکیزہ لوگ :اُن کے ساتھ رشتہ داری کا کردار ۳;اُن کے ساتھ رشتہ داری کے اثرات ۹;اُن کے گھرانے کی حق ناپذیری کا امکان ۷;اُن کے گھرانے میں بُرائي کا امکان ۷;اُن کے گھرانے میں کفر کا امکان ۷

پاکیزگي:پاکیزگی کی علامتیں ۹

جبر و اختیار:۴

خدا کے کارندے :٦

سرزمینیں :قوم لوط کی سرزمین پر عذاب ۵

شریک حیات :شریک حیات کی خاندانی حیثیت ۸

عاقبت:عاقبت پر اثرانداز ہونے والے عوامل ۴

عذاب :اہل عذاب ۲،۱

قوم لوط:قوم لوط کا عذاب ۲;قوم لوط کی تاریخ ۵،۱;قوم لوط کے عذاب کا مکان ۵

گھرانہ :گھرانے کی حدود۸

لوط ﷺ :لوط ﷺ کی بیوی کا عذاب ۱;لوط ﷺ کی بیوی کا گناہ ۱; لوط ﷺ کی بیوی کے عذاب کا سرچشمہ ۲;لوط ﷺ کی بیوی کے عذاب کی تقدیر ۲

ملائکہ :ملائکہ کا کردار ٦

آیت ٦١

﴿فَلَمَّا جَاء آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ﴾

پھر جب فرشتے آل لوط کے پاس آئے _

۱_قوم لوط کے عذاب پر مامور فرشتے، مہمان کی حیثیت سے حضرت لوط ﷺ کے خاندان کے پاس ائے_

ونبّئهم عن ضيف ابرهيم ...فما خطبكم ا يّهاالمرسلون ...فلمّا جاء آل لوط

المرسلون

"المرســـلون"میں الف و لام عہد ذکری کے لئے ہے اور اُن انے والوں کی طرف اشارہ ہے کہ جو حضرت ابراہیم ؑ کے پاس ائے تھے اور جنہوں نے قوم لوط کے عذاب کا تذکرہ کیا تھا (قال فما خطبکم ایّھا المرسلون)ایت ۵۷) اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ کے مہمان حضرت لوط ؑ کے پاس بھی ائے تھے_یاد رہے کہ ایت ۶۸ بھی اسی نکتے کی تائید کرتی ہے_

۲_حضرت لوط ؑ کا خاندان، خداوند متعال کی خصوصی عنایت اور توجہ سے بہرہ مند تھا_

فلمّا جاء آل لوط المرسلون

نہ فقط خود حضرت لوط ؑ بلکہ ان کے خاندان کے پاس فرشتوں کا مہمان کی حیثیت سے انا، اُن کے خاندان پر خدا کی خصوصی عنایت و توجہ اور اُن کے بلند مقام و مرتبے کی نشاندہی کرتا ہے_

لطف خدا: لطف خدا جن کے شامل حال ہے۲

لوط ؑ: لوط ؑ کا قصہ ۱; لوط ؑ کے مہمان ۱; لوط ؑ کے خاندان; پرملائکہ کا داخل ہونا ۱; لوط ؑ کے خاندان کے فضائل۲

ملائکہ: عذاب کے ملائکہ ۱

آیت ۶۲

﴿قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ﴾

اور لوط نے کہا کہ تم تو اجنبی قسم کے لوگ معلوم ہوتے ہو_

۱_فرشتے، حضرت لوط ؑ کے پاس گروہ کی صورت اور اجنبی مردوں کی شکل میں ائے تھے_قال انکم قوم منکرون

"قوم" لغوی لحاظ سے مردوں کے ایک گروہ کو کہتے ہیں (مفردات راغب)"انکم" اور "منکرون" کی ضمیروں کا جمع مذکر کی صورت میں انا، مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے_

۲_حضرت لوط ؑ نے اپنے پاس فرشتوں کے انے کے بعد اُن سے اپنا تعارف کرانے کا تقاضا کیا_

قال انكم قوم منكرون

مندرجہ بالا عبارت اگرچہ ایک قسم کی خبر ہے لیکن اپنا تعارف کرانے کی درخواست کے بارے میں ایک کنایہ ہے_بعد والی ایت میں ملائکہ کا جو جواب ایا ہے اُس سے بھی اسی مطلب کی تائید ہوتی ہے_

۳_حضرت لوط عليه‌السلام کا علم محدود تھا_قال انکم قوم منکرون

۴_حضرت لوط عليه‌السلام کے ساتھ فرشتوں کی براہ راست گفتگو_قال انکم قوم منکرون _قالو

۵_فرشتوں کے لئے جسمانی صورت اور انسان کیلئے قابل رئویت شکل میں ظاہر ہونے کا امکان_قال انکم قوم منکرون

لوط عليه‌السلام :حضرت لوط عليه‌السلام اور ملائکہ ۲;حضرت لوط عليه‌السلام پر ملائکہ کے وارد ہونے کی کیفیت ۱;حضرت لوط عليه‌السلام کا قصہ ۱ ، ۲;حضرت لوط عليه‌السلام کے پاس ملائکہ کا انا ۲; حضرت لوط عليه‌السلام کے تقاضے ۲;حضرت لوط عليه‌السلام کے ساتھ ملائکہ کی گفتگو ۴; حضرت لوط عليه‌السلام کے علم کی حدود ۳;حضرت لوط عليه‌السلام کے مہمان ۱

ملائکہ :ملائکہ کا تجسم ۱،۵;ملائکہ کی رئویت ۵

آیت ۶۳

﴿قَالُواْ بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُواْ فِيهِ يَمْتَرُونَ﴾

تو انھوں نے کہا ہم وہ عذاب لے کر آئے ہیں جس میں آپ کی قوم شک کیا کرتی تھی_

۱_قوم لوط پر خدا کے عذاب (استیصال) کے نزول کے یقینی ہونے اور اُس کے مقررہ وقت کے اپہنچنے کا پیغام، حضرت لوط عليه‌السلام تک فرشتوں کے ذریعے پہنچایا گیا_قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

۲_حضرت لوط عليه‌السلام ، جب اپنے پاس انے والے فرشتوں کو پہچان نہ سکے تو فرشتوں نے اپنے اپ کو الہی نمائندوں کی حیثیت سے تعارف کرایا_قال انکم قوم منکرون _قالوا بل جئنك بما كانو

۳_حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم پر عذاب الہی کے انے سے پہلے ہی اُسے اس قسم کی عاقبت کے بارے میں خبردار کیا ہوا تھا_قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

جملہ "بما کانوا فیہ یمترون" میں " ما " سے عذاب مراد ہے_بنا بریں عذاب الہی کے بارے میں قوم لوط کا شک و تردید اس بات کو ظاہر کرتا ہے اُنہیں عذاب الہی کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا اور کافی حد تک اُن پر اتمام حجت کردی گئي تھي_

۴_قوم لوط ، اپنے اوپر عذاب الہی کے بارے میں حضرت لوط عليه‌السلام کے خبردار کیے جانے کے متعلق ہمیشہ شک وتردید میں رہتی تھی اور اس پر ایمان نہیں رکھتی تھي_قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

۵_ الہی وعدوں اور انبیاء کرام عليهم‌السلام کی دعوت کو قبول نہ کرنے اور اُس میں مسلسل شک و تردید میں رہنے کا نتیجہ عذاب الہی ہے_قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

فعل مضارع "یمترون" سے پہلے فعل "کانوا" کا انا، مطلب کے استمرار پر دلالت کرتا ہے_

٦_ فرشتے، قوم لوط پر عذاب الہی کے حکم کو اجرا کرنے والے تھے_قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

۷_ اُمتوں پر اتمام حجت کے بعد خدا کا عذاب ، (استیصال) نازل ہوتا ہے_قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

۸_ قوم لوط پر خدا کا عذاب (استیصال)، حضرت لوط عليه‌السلام کی جانب سے اُن پر اتمام حجت کے بعد نازل ہوا تھا_

قالوا بل جئنك بما كانوا فيه يمترون

۹_" قال ا بوجعفر عليه‌السلام فى قوله:"قالوا بل جئناك بما كانوا فيه يمترون": "قالوا بل جئناك بما كانوا فيه "قومك من عذاب الله "يمترون" ...;(۱)حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا:خدا کے فرشتوں نے کہا : (ہم قوم ناشناس نہیں ہیں)بلکہ ہم اپ عليه‌السلام کے پاس ائے ہیں تاکہ عذاب الہی کو لائیں جس میں اپ عليه‌السلام کی قوم شک و تردید کر رہی ہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے عذابوں کا ضابطے و قاعدے کے مطابق ہونا ۷،۸;اللہ تعالی کے وعدوں میں شک کے اثرات ۵

---

۱)علل الشرائع ،ص۵۴۹،ح۴،ب ۳۴۰;نور الثقلين ،ج ۲، ص ۳۸۳ ،ح۱۶۵_

انبیاء: انبیاء علیہ السلام کو جھٹلانے کے اثرات ۵

خدا کے رسول: ۹

روایت: ۹

عذاب: اہل عذاب پر اتمام حجت ۷;عذاب استیصال ۸،۷;عذاب کے اسباب ۵

قوم لوط: عذاب قوم لوط ۶;قوم لوط پر اتمام حجت ۸;قوم لوط کا شک ۴،۹;قوم لوط کو ڈرایا جانا ۴،۳;قوم لوط کے عذاب کا ابلاغ ۱;قوم لوط کے عذاب کی حتمیت ۱

لوط علیہ السلام: حضرت لوط پر اتمام حجت ۸،۳; حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ ۱،۳،۲;حضرت لوط کے انذار ۴; حضرت لوط کے پاس ملائکہ کا انا ۲; لوط کے ڈرائے جانے میں شک ۴

ملائکہ: ملائکہ اور لوط علیہ السلام ۲،۱;ملائکہ کا عذاب ۲،۱ ،۶، ۹; ملائکہ کی ذمہ داری ۶

آیت ۶۴

﴿وَأَتَيْنَاكَ بَالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ﴾

اب ہم وہ برحق عذاب لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں_

۱_ حضرت لوط علیہ السلام کے حضور فرشتوں کاقوم لوط پر قطعی طور پر عذاب (استیصال) نازل ہونے کی تاکید کرنا_

وا تينك بالحقّ وانا لصدقون

"بالحق" برحق اور سچی خبر کوکہتے ہیں_ اور اس خبر حق سے عذاب الہی مراد ہے_

۲_ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس انے والے فرشتے ایک برحق پیغام اور قابل تحقق حکم لے کر ائے تھے_

وا تينك بالحقّ وانا لصدقون

ایت کا ذیل کہ جو سچائي کی تاکید ہے، اس بات کا قرینہ ہے کہ" بالحق " سے برحق خبر و پیغام مراد ہے_

۳_ قوم لوط کا عذاب ، حق کی بنیاد پر تھا_ وا تينك بالحقّ

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "بالحق" سے عذاب مراد ہو اور عذاب کے بارے میں "حق"کی تعبیر لانا، ہو سکتا ہے مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

خدا کے کارندے:۲

قوم لوط :قوم لوط کے عذاب کا حتمی ہونا ۱;قوم لوط کے عذاب کی حقانیت ۳

لوط عليه‌السلام :حضرت لوط عليه‌السلام کا قصہ ۱;ملائکہ کا حضرت لوط عليه‌السلام کے پاس انا ۲

ملائکہ :عذاب کے ملائکہ ۲،۱;ملائکہ اور حضرت لوط عليه‌السلام ۱ ; ملائکہ کی ذمہ داري ۲

آیت ٦٥

﴿فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُواْ حَيْثُ تُؤْمَرُونَ﴾

آپ رات اپنے اہل کو لے کر نکل جائیں اور خود پیچھے پیچھے سب کی نگرانی کرتے چلیں اور کوئي پیچھے کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جدھر کا حکم دیا گیا ہے سب ادھر ہی چلے جائیں۔

۱۔ فرشتوں نے حضرت لوط عليه‌السلام سے کہا کہ وہ عذاب الہی سے نجات پانے کی خاطر رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد اپنے خاندان کو شہر سے نکال کر لے جائیں۔فاسر باهلك بقطع من اليل

۲۔ حضرت لوط عليه‌السلام کو عذاب الہی سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی نگرانی میں اپنے خاندان کو شہر سے نکالنے پر مامور کیا گیا۔فاسر باهلك ـــــ واتبع ادبرهُم

ہو سکتا اپنے خاندان کے پیچھے چلنے (واتبع ادبرھُم) سے اُن کو اپنی نگرانی میں نکالنا مراد ہو کہ مبادا کوئي شہر کی جانب دوبارہ لوٹ نہ ائے اور شہر سے نکلنے پر راضی نہ ہو۔بعد والا جملہ (ولا یلتفت منکم ــــ) بھی اس بات کی تائید کر رہا ہے۔

۳۔ حضرت لوط عليه‌السلام کو مامور کیا گیا کہ وہ اپنے خاندان کو شہر سے نکالنے کے ساتھ ساتھ خود بھی اُن کے پیچھے چل پڑیں۔

فاسر باهلكـــــ واتبع ادبرهُم

۴_خداوند متعال نے حضرت لوط علیہ السلام اور اُن کے خاندان کوعذاب کے خطرے سے دوچار شہر کی طرف واپس لوٹنے سے منع کیا_فاسر باهلك____ ولا يلتفت منكم واحد

شہر سے نکلنے کے فرمان (فاسر باھلک) کے قرینے سے ، ایت میں التفات اور توجہ سے مراد ایسے شہر کی طرف واپس پلٹنا ہے کہ جہاں وہ لوگ ساکن تھے_

۵_حضرت لوط علیہ السلام اور اُن کا پورا خاندان ایک ساتھ شہرسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل وخفیہ طریقے اور سرعت کے ساتھ نکلا تھا_فاسر باهلك بقطع من اليل ____ وامضُو ا حيث تومرون

اپنے خاندان کے شہر سے نکلنے کے دوران حضرت لوط علیہ السلام کی اُن پر نظارت (واتبع ادبرھُم) سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک محدود وقت (بقطع من الیل) میں اکٹھے اور سرعت کے ساتھ نکلے تھے_اور رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد نکلنا ظاہر کرتا ہے کہ اُن کا یہ عمل خفیہ تھا_

٦_حضرت لوط علیہ السلام اور اُن کا خاندان مامور تھا کہ وہ فقط اُسی مقام کی طرف چلیں جو اُن کے لئے تعیین کیا گیا تھا لہذا وہ کسی دوسرے مقام کو انتخاب کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے_فاسر باهلك ____ وامضُو ا حيث تومرون

۷_قوم لوط کا عذاب، شہرمیں ساکن تمام لوگوں کو شامل تھا_فاسر باهلك ____ وامضُو ا حيث تومرون

یہ کہ حضرت لوط علیہ السلام کو اپنے خاندان کو شہرسے نکالنے پر مامور کیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی شہر میں رہتا وہ عذاب الہی سے دوچار ہو جاتا_

۸_قوم لوط کا عذاب ، غفلت کی حالت میں اور اُن کی اطلاع کے بغیر تھا_فاسر باهلك ____ ولا يلتفت منكم احد

یہ کہ ملائکہ نے حضرت لوط علیہ السلام سے تقاضا کیا کہ وہ اپنے خاندان کو شہر سے رات کے وقت نکال کرلے جائیں اور اُن کی نگرانی کریں تاکہ اُن میں سے کوئی بھی واپس نہ لوٹے_یہ شاید اس لئے تھا کہ قوم لوط میں سے کسی کو نزول عذاب کا پتہ نہ

چلے_

۹_عذاب الہی کے مستحقین کے ساتھ رہنا، انسان کو اُنہی کے عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار کردیتا ہے_فاسر باهلك ــــــولا يلتفت منكم احد

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر اخذ کیا گیا ہے کہ واپس نہ لوٹنے کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سرزمین قوم لوط میں انے والے عذاب میں گرفتار ہونے سے بچا جائے_

۱۰_"قال ا بوجعفر عليه‌السلام : ..."فلما جاء ال لوط المرسلون" ...قالوا ..."فا سر با هلك" يالوط اذا مضى لك من يومك هذا سبعة ا يام ولياليها(بقطع من الليل" اذا مضى نصف الليل " ... وامضوا) من تلك الليلة "حيث تو مرون"...;[۱]حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:جب خدا کے فرشتے خاندان لوط عليه‌السلام کے پاس ائے تو اُنہوں نے کہا:ــــ اے لوط عليه‌السلام اج سے سات دن رات گذرنے کے بعد ادھی رات کے وقت تم اپنے خاندان کو اس سرزمین سے نکال کرلے جائو...اور اُس رات تمہیں جہاں کا حکم دیا گیا ہے وہاں چلے جائو..."

۱۱_"عن ا بى جعفر عليه‌السلام : ... ان الله تعالى لما ا راد عذابهم(قوم لوط) ...بعث اليهم ملائكة ...وقالواللوط: ا سربا هلك من هذه القرية الليلة ... فلمّا انتصف الليل سار لوط ببناته ...;[۲]حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا:"جب خداوند متعال نے قوم لوط کے عذاب کا ارادہ کیا تو فرشتوں کو اُن کی جانب بھیجا... اُنہوں نے حضرت لوط عليه‌السلام سے کہا: اج رات اپنے گھرانے کو اس علاقے سے نکال کرلے جائو....جب ادھی رات ہوگئي تو اپ عليه‌السلام اپنی لڑکیوں کے ساتھ اس علاقے سے نکل گئے..."

الله تعالى :الله تعالى کے نواہی ۳

روایت :۱۱،۱۰

سرزمین :قوم لوط کی سرزمین سے ہجرت ۱،۳

عذاب :عذاب کا پیش خیمہ ۹;عذاب سے نجات ۲،۱، ۳; اہل عذاب کے ساتھ ہم نشینی ۹

---

۱) علل الشرائع ،ص۵۴۹،ح۴،ب ۳۴۰;نور الثقلین ،ج۲،ص۳۸۳،ح۱۶۵_

۲) علل الشرائع ،ص۵۵۰،ح۵،ب ۳۴۰;نور الثقلین ،ج۲،ص۳۸۴،ح۱۶۶_

قوم لوط :قوم لوط کی تاریخ ۸،۷;قوم لوط کا عذاب ۱۰، ۱۱; قوم لوط کی غفلت ۸;قوم لوط کے عذاب کی وسعت ۷;قوم لوط کے عذاب کی خصوصیات ۸

لوط علیہ السلام :حضرت لوط علیہ السلام کاقصہ ۲،۱، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۰، ۱۱ ; حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کو نہی ۴; حضرت لوط علیہ السلام کو نہی ۴;حضرت لوط علیہ السلام کی رات کے وقت ہجرت ۱، ۱۱، ۱۰،۳;حضرت لوط علیہ السلام کی ذمہ داری ۲،۳،۶; حضرت لوط علیہ السلام کی نجات ۳;حضرت لوط علیہ السلام کی نظارت ۲ ;حضرت لوط علیہ السلام کی ہجرت کا راستہ ۶ ، ۱۰;حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کی نجات ۱،حضرت لوط علیہ السلام کی ہجرت کی کیفیت ۵;حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کی امنیت ۲;حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کی ذمہ داری ۶ ; حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کی رات کو ہجرت ۲،۱، ۳ ، ۱۱،۱۰;حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کی ہجرت کی کیفیت ۵;حضرت لوط علیہ السلام کے گھرانے کی ہجرت کا راستہ ۶،۱۰

ملائکہ :ملائکہ کے تقاضے ۱;عذاب کے ملائکہ ۱

آیت ۶۶

﴿وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَؤُلاء مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ﴾

اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کرلیاہے کہ صبح ہوتے ہی اس قوم کی جڑیں تک کاٹ دی جائیں گی_

۱_خداوند متعال نے حضرت لوط علیہ السلام کو پہلے سے ہی اُن کی قوم پر عذاب نازل کرنے کے فیصلے سے اگاہ کردیا تھا_

وقضينا اليه ذلك الا مر

" قضینا "کا " الی "کی طرف متعدی ہونا ، "اوحینا " کا معنی دیتا ہے_بنابریں جملہ "وقضینا اليه ذلك الا مر"کا معنی یہ ہو جائے گا :ہم نے اس امر(عذاب) کو اُس (لوط علیہ السلام)کی طرف وحی کیا اور اُسے اس سے اگاہ کیا_

۲_قوم لوط کا عذاب ،بہت ہی خوفناک اور شدید عذاب تھا_وقضينا اليه ذلك الا مر ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين

جملہ "وقضـينا اليه ذلك الا مر"کا مبہم صورت میں انا اور اُس کا جملہ "ا ن دابر..." کے ذریعے تفسیر کرنا، اسی طرح کلمہ "ذلک"کہ جو دور کے لئے اشارہ ہے، مندرجہ بالا مطلب کی حکایت کرتا ہے_

۳_قوم لوط کی نسل، عذاب الہی کے ذریعے قطع اور ختم ہو گئي تھي_وقضينا ... ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين

"دابر"کا معنی اخر ہے_(مفردات راغب) اور جملہ "دابر ھولاء مقطوع" سے قوم لوط کے اخری فرد کا نابود ہونا مراد ہے_کہ جو طبعاً اُن کی نسل کے قطع ہو جانے پر دلالت کرتا ہے_

۴_قوم لوط کی ہلاکت اور عذاب، صبح کے وقت وقوع پذیر ہوا تھا_ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين

۵_معاشرے میں جرم و جنایت کا پھیل جانا اُس کے انحطاط اور زوال کا باعث بنتا ہے_

انا اُ رسلنا الى قوم مجرمين ... ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين

یہ کہ قوم لوط کے لئے عذاب لانے والے ملائکہ، حضرت لوط عليه‌السلام کو بتاتے ہیں کہ"ا ن دابر ھو لاء مقطوع مصبحين"یعنی اس قوم کی نسل قطع ہو جائے گي_اور وہ یہ نہیں کہتے کہ گناہگاروں کی نسل قطع ہو گی_اسی طرح بعد والی ایت میں تمام اہل شہر کے "انے"کی خبر دی جارہی ہے (وجاء ا هل المدينة)اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم لوط کے تمام لوگ گناہ سے الودہ تھے_نیز اُن کے بارے میں "مجرم"کی تعبیر اور حضرت لوط عليه‌السلام کی بیوی کے علاوہ اُن کے پورے خاندان کی نجات بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے_

٦_خداوند متعال گناہ اور بُرائیوں میں ڈوبے ہوئے معاشروں کو نابود کر کے انسانی معاشروں کی حالت اور اُن کے دوام کوتہ وبالا کر دیتا ہے_انا اُ رسلنا الى قوم مجرمين ...وقضينا ... ا ن دابر هو لاء مقطوع

اجتماعی تحولات:اُن کا سرچشمہ ٦

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ٦;اللہ تعالی کے مقدرات ١

حضرت لوط عليه‌السلام :حضرت لوط عليه‌السلام کے علم کا سرچشمہ ١

ظلم :ظلم پھیلنے کے اثرات ۵;ظلم کے اجتماعی اثرات ۵

عذاب :صبح کے وقت عذاب ۴;عذاب کے مراتب ٢

قضا و قدر:١

قوم لوط :قوم لوط کی تاریخ ۴، ۳؛قوم لوط کی نسـل کا قطع ہوجانا ۳؛قوم لوط کے عذاب کی شـدت ۲؛قوم لوط کے عذاب کی تقدیر ۱؛قوم لوط کے عذاب کا وقت ۴؛ قوم لوط کے عذاب کی خصوصیات ۲، ۳

گناہ :گناہ پھیلنے کے اثرات ۵؛گناہ کے اجتماعی اثرات ۵

معاشـرہ:اجتماعی افات کی شـناخت ۵؛بُرے معاشـروں کی ہلاکت ۶ معاشـروں کے انحطاط کے عوامل ۵ ؛ معاشـروں کے انقراض کا سرچشمہ ۶

آیت ٦٧

﴿وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ﴾

اور ادھر شہر والے نئے مہمانوں کو دیکھ کر خوشیاں مناتے ہوئے آگئے _

۱_قوم لوط کے لوگ ،حضرت لوط عليه‌السلام کے گھر مہمانوں کی امد سے اگاہ ہونے کے بعد خوشیاں مناتے ہوئے اُن کے گھر کی طرف دوڑپڑے_وجاء ا هل المدينة يستبشرون

۲_حضرت لوط عليه‌السلام کے زمانے میں شہر اور شہری تمدن کا موجود ہونا_وجاء ا هل المدينة

۳_قوم لوط ،جنسی انحرافات (لواط اور ہم جنس پرستی) کو اچھا سمجھتی تھی اور اُن کی طرف بہت شدید رجحان رکھتی تھی _وجاء ا هل المدينة يستبشرون

حضرت لوط عليه‌السلام کے مہمانوں کی امد کا سن کر قوم لوط کا خوشیاں منانا اور خوشی کا اظہار کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ جنسی تجاوز سے خوش ہوتے تھے اور اُ سے ایک اچھا عمل جانتے تھے_یاد رہے کہ سورہ "ھود" کی ایت ۷۸ نیز بعد والی ایات (۶۹،۶۸، ۷۱) میں جو اشارے موجود ہیں ،ان کے مطابق وہ جنسی انحراف سے الودہ قوم تھي_

۴_جنسی انحرافات (لواط اور ہم جنس پرستي)قوم لوط کے درمیان رائج اور عام فعل تھا_

وجاء ا هل المدينة يستبشرون

" ا هل المدينة "کے انے کی تصریح کہ جو سب لوگوں کو شامل ہے سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

تمدن :تاریخ تمدن ۲

حضرت لوط ﷺ :حضرت لوط کا قصہ ۱;حضرت لوط ﷺ کے دوران کا تمدن ۲;حضرت لوط ے دوران کی شہری زندگي ۲

قوم لوط :قوم لوط اورملائکہ ۱;قوم لوط کا جنسی انحراف ۳ ، ۴ ; قوم لوط کی بصیرت ۳ ; قوم لوط کی تاریخ ۳ ، ۴;قوم لوط کی خوشي ۱;قوم لوط کے رجحانات ۳; قوم لوط اور حضرت لوط ﷺ کے مہمان ۱;قوم لوط میں لواط ۳، ۴ ; قوم لوط میں ہم جنس پرستی ۴،۳

آیت ۶۸

﴿قَالَ إِنَّ هَؤُلاء ضَيْفِي فَلاَ تَفْضَحُونِ﴾

لوط نے کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں خبردار ہمیں بدنام نہ کرنا_

۱_حضرت لوط ﷺ نے اپنی قوم کی طرف سے اپنے مہمانوں کو خطرے میں دیکھ کر اُنہیں اپنے مہمانوں کوہر قسم کا ضرر پہنچانے سے روکا_وجاء ا هل المدينة يستبشرون_قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

۲_ہر قسم کے خطرے اور تجاوز سے مہمانوں کی حفاظت کرنا اور اُن کی حرمت کا خیال رکھنا ایک ضروری اور لازمی امر ہے_قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

یہ کہ حضرت لوط ﷺ نے اپنی قوم کواپنے مہمانوں کو ضرر پہنچانے سے روکنے کے لئے اُن کے مہمان ہونے کی یاددہانی کرائي_اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذکیا جا سکتا ہے_

۳_مہمان کااحترام اور اُس کی حرمت کا خیال رکھنا ،قوم لوط کے درمیان رائج رسوم میں سے تھا_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

یہ کہ حضرت لوط ﷺ نے اپنے مہمانوں پر لوگوں کے تجاوز کو روکنے کے لئے اُنہیں "مہمانوں " کے عنوان سے پکارا ہے اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ لوگ مہمانوں کے احترام کی رسم سے اشنا تھے_

۴_مہان کی بے حرمتی اور اہانت ،درحقیقت میزبان کی بے حرمتی و اہانت ہے_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

حضرت لوط ﷺ کاجملہ" فلا تفضحون" (یعنی مجھے شرمندہ نہ کرو)کے ذریعے اپنی قوم سے اپنے مہمانوں کی ہتک حرمت سے پرہیز کرنے کی درخواست کرنا،مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہے_

۵_قوم لوط کا حضرت لوط عليه‌السلام کے مہمانوں کے ساتھ رویہ، توہین امیز اور بے عزتی پر مبنی تھا_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

٦_دوسروں کے مہمانوں کے ساتھ بے احترامی کا رویہ اختیار کرنا، ایک ناپسندیدہ اور ممنوع فعل ہے_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

۷_حضرت لوط عليه‌السلام اپنے مہمانوں کے بارے میں اپنی قوم کی بُری نیت اور تجاوز کے ارادے سے اگاہ تھے جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان تھے_قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

حضرت لوط عليه‌السلام کے گھر پر لوگوں کے اکٹھے ہوجانے کے بعد حضرت کا اُن کو بغیر کسی وضاحت کے، شرم اور فعل انجام دینے سے روکنا، اس نکتے کی حکایت کرتا ہے کہ حضرت لوط عليه‌السلام اُن کے قصد وارادے سے باخبر تھے_

۸_لواط اور ہم جنس پرستی جیسا شنیع اور ناپسندیدہ فعل، رسوائی اور شرمساری کا باعث ہے_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

۹_حضرت لوط عليه‌السلام اپنی قوم کی جانب سے بُرے ارادے کے ظاہر ہونے تک فرشتوں سے ناآگاہ تھے_
وجاء ا هل المدينة يستبشرون_قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون

یہ کہ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم کی جانب سے مہمانوں کے ساتھ زیادتی کا خطرہ محسوس کرتے ہی پریشانی کے عالم میں فرشتوں کو مہمان کے طور پر متعارف کرایا ہے_اس سے ظاہر ہوتا ہے اپ عليه‌السلام اس وقت تک فرشتوں کو نہیں پہچان سکے تھے_

حضرت لوط عليه‌السلام :حضرت لوط عليه‌السلام اور ملائکہ ۹;حضرت لوط عليه‌السلام کا علم ۷ ; حضرت لوط عليه‌السلام کا قصہ ۱، ۵، ۹;حضرت لوط عليه‌السلام کی پریشانی ۷;حضرت لوط عليه‌السلام کے علم کی حدود ۹ ; حضرت لوط عليه‌السلام کے مہمانوں کی توہین ۵;حضرت لوط عليه‌السلام کے نواہی ۱

رسوائی :رسوائی کے عوامل ۸

عمل :ناپسندیدہ عمل ٦

قوم لوط عليه‌السلام :قوم لوط عليه‌السلام اور حضرت لوط عليه‌السلام کے مہمان ۱،۷،۵;قوم لوط عليه‌السلام اور مہمان ۳;قوم لوط عليه‌السلام کو نہی ۱;قوم لوط عليه‌السلام کی اہانتیں ۵;قوم لوط عليه‌السلام کی بُری نیت ۷;قوم لوط عليه‌السلام کی

رسوم ۳

لواط: لواط کے اثرات ۸

معاشرت: معاشرت کے اداب ٦

مہمان: مہمان کا احترام ۳; مہمان کی توہین کرنے پر سرزنش ٦; مہمان کی توہین کے اثرات ۴; مہمان کے احترام کی اہمیت ۲; مہمان کے دفاع کی اہمیت

مہمان نوازی: مہمان نوازی کے اداب ۲

میزبان: میزبان کی توہین ۴

ہم جنس پرستی: ہم جنس پرستی کے اثرات ۸

آیت ٦۹

﴿وَاتَّقُوا اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ﴾

اور اللہ سے ڈرو اور رسوائي کا سامان نہ کرو_

۱_ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم کو مہمانوں کے ساتھ زیادتی کرنے پر تقوی الہی اختیار کرنے کی دعوت دي_

واتقوا الله

۲_ تقوی الہی، فحشاء کے ارتکاب اور جنسی انحرافات (لواط و ہم جنس پرستی) سے الودہ ہونے سے مانع بنتا ہے_

واتقوا الله

یہ کہ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنے مہمانوں کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے تجاوز کا خطرہ دیکھ کر اُنہیں تقوی اختیار کرنے کی دعوت دی ہے اس سے ظاہر ہوتاہے کہ تقوی میں ایسا اثر بھی ہے_

۳_ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنے مہمانوں کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے تجاوز کا ارادہ دیکھ کر اُنہیں ہر ایسے فعل سے منع کیا ہے جو اُن کی ذلت و خواری کا موجب بنتا ہے_ولا تخزون

۴_ تقوی الہی ،دوسروں کے حقوق ضائع کرنے اور اُن کی عزت و ابرو خراب کرنے کے مانع بنتا ہے_

واتقوا الله ولا تخزون

۵_ ہم جنس پرستی جیسا ناپسندیدہ اور شنیع فعل ،ذلت و خواری کا باعث ہے_

قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون

٦_ میزبان کا فریضہ ہے کہ وہ دوسروں کے تجاوز کے مقابلے میں مہمان کا دفاع کرے اور اُس کے احترام کی حفاظت کرے_قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون

٧_ مہان کی بے حرمتی اور توہین ،درحقیقت میزبان کی بے حرمتی و اہانت ہے_
قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون

٨_دوسروں کے مہمانوں کی توہین اور بے احترامی ، ایک ناپسندیدہ اور تقوی سے عاری فعل ہے_
قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون

٩_ اپنی حرمت و ابرو کی حفاظت اور شرافت و عزت کا دفاع ، ایک ضروری و شائستہ فعل ہے_
قال ... فلا تفضحون ... ولا تخزون

١٠_ اقوام کا اچھا یا بُرا کردار اُن کے رہبروں کی سرفرازی یا شرمساری کا باعث بنتا ہے_
فلما جاء ال لوط المرسلون ...وقضینا الیه ذلك الا مر ا ن دابر هو لاء مقطوع ...قال ... فلا تفضحون ... ولا تخزون

یہ کہ خداوند متعال کی طرف سے قوم لوط کے عذاب کا اعلان کرنے کے لئے فرشتے حضرت لوط عليه‌السلام کے گھر پر ائے تھے اور حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم کو شرمندگی کا باعث بننے والے فعل سے منع کیا تھا_اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں حضرت لوط عليه‌السلام کو اپنے معاشرے کے رہبر کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے_
١١_ اپنی عزت و شرافت اور اپنے مقام و حیثیت کی حفاظت و دفاع ، انسان کی فطری خصلت ہے_
قال ... فلا تفضحون ... ولا تخزون

یہ کہ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنے مہمانوں کو لوگوں کے تجاوز سے بچانے کے لئے اُن سے درخواست کی وہ اس فعل کے ذریعے اُنہیں شرمسار اور ذلیل نہ کریں (فلا تفضحون ... ولا تخزون) اس سے معلوم ہوتا ہے متجاوزین بھی اپنی عزت و ابرو کی حفاظت کو خصوصی اہمیت دیتے تھے ورنہ حضرت لوط عليه‌السلام کا اس قسم کے حربے سے تمسک کرنا کوئی عقلانی فعل نہ ہوتا_

ابرو :حفظ ابرو کا فطری ہونا ١١ ;حفظ ابرو کی اہمیت ٩ ; ہتک ابرو کے موانع ۴

اپنا اپ :اپنے اپ کے دفاع کی اہمیت ۹

اقوام :اقوام کے عمل کے اثرات ۱۰

انسان :انسان کی فطریات ۱۱

تقوی :بے تقوی ہونے کے اثرات ۸;تقوی کی دعوت ۱ ; تقوی کے اثرات ۲،۴

جنسی انحراف :جنسی انحراف کے موانع ۲

حضرت لوط علیہ السلام :حضرت لوط علیہ السلام کاقصہ ۱ ، ۳;حضرت لوط علیہ السلام کی دعوتیں ۱ ; حضرت لوط علیہ السلام کی ذلت سے نہی ۳;

حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان ۳;حضرت لوط علیہ السلام کے نواہی ۳

حقوق :حقوق کے ضائع ہونے کے موانع ۴

ذلت :ذلت کے عوامل ۵

عمل :ناپسندیدہ عمل ۸

فحشاء :فحشاء کے موانع ۲

قائدین :قائدین کی ذلت کے عوامل ۱۰;قائدین کی عزت کے عوامل ۱۰

قوم لوط :قوم لوط کو دعوت ۱;قوم لوط کو نہی ۳

معاشرت :معاشرت کے اداب ۶

مہمان : مہمان کادفاع ۶ ;مہمان کی توہین پر سرزنش ۸; مہمان کی توہین کے اثرات ۷;مہمان کے احترام کی اہمیت ۶

میزبان :میزبان کی توہین ۷;میزبان کی ذمہ داری ۶

ہم جنس پرستی :ہم جنس پرستی کے اثرات ۵

آیت ۷۰

﴿قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾

ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہم نے آپ کو سب کے آنے سے منع نہیں کردیا تھا_

۱_حضرت لوط علیہ السلام کو اجنبی مہمانوں کی پذیرائي کرنے اور اُن کی حمایت کرنے کی وجہ سے اپنی قوم کی سرزنش کا سامنا کرنا پڑا_قال ان هو لاء ضيفي ...قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

۲_حضرت لوط علیہ السلام اپنے مہمانوں کے دفاع کی خاطر اپنی قوم کے اعتراض کا نشانہ بنے_

قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

۳_حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے اُنہیں ہر قسم کے اجنبی مہمان کی پذیرائي اور حمایت کرنے سے منع اور خبردار کیا ہوا تھا_

قال ان هو لاء ضيفي ... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

۴_قوم لوط نے حضرت لوط علیہ السلام کی جانب سے اپنی قوم

کوابرو ریزی سے اجتناب کرنے کی درخواست کے جواب میں خود اپ علیہ السلام ہی کو اصلی قصوروار ٹھرایا_

فلا تفضحون ... ولا تخزون_قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

یہ کہ قوم لوط نے اپ علیہ السلام کی جانب سے ابرو ریزی نہ کرنے پر مبنی درخواست کے جواب میں کہا:ہم نے تجھے پہلے سے ہر قسم کے اجنبی مہمان کی پذیرائي کرنے سے منع کیا ہوا تھا ،اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس طرح کی باتیں کرکے خود حضرت لوط علیہ السلام ہی کو اصلی قصووار ٹھرانا چاہتے تھے_

۵_قوم لوط ،حضرت لوط علیہ السلام کو دوسری قوموں سے روابط و تعلقات قائم کرنے سے منع اور خبردار کرتی تھی_

قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

۶_حضرت لوط علیہ السلام کے گھرمیں مختلف علاقوں ،شہروں اور گوناں گوں اقوام کے لوگوں کا انا جانا تھا_

قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

"عالم" کا معنی تمام مخلوق یا مخلوقات کا ایک گروہ ہے_دنیا کی تمام موجودات و اصناف کو شامل کرنے اور استغراق کا معنی بیان کرنے کی خاطر اُ سے جمع کے صیغے (عالمین) کے ساتھ لایا گیا ہے اور اس ایت میں اس سے دور و نزدیک کے تمام قبائل واقوام کے سب لوگ مرادہیں_

۷_ اپنی قوم کے درمیان حضرت لوط علیہ السلام کی حیثیت کمزور تھی اور وہ لوگ اپ علیہ السلام کے بارے میں گستاخی کرتے تھے_
قالوا ا و لم ننهك عن العلمين

یہ کہ قوم لوط نے اپ علیہ السلام کو دوسروں سے روابط برقرار کرنے سے منع کیا ہوا تھا اور جب اپ علیہ السلام نے اس نہی کی خلاف ورزی کی تو وہ اپنی قوم کے عتاب واعتراض کا نشانہ بنے_ اس سے مندرجہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

۸_"قال ا بوجعفر علیہ السلام : ...وكان لوط رجلاً سخياً كريماً يقرى الضيف اذا نزل به ويحذرهم قومه، قال: فلمّا را ى قوم لوط ذلك منه قالوا له: انا ننهاك عن العلمين لا تقرى ضيفاً ينزّل بك، ان فعلت فضحنا ضيفك الذى ينزل بك وا خزيناك ...;[1] حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت لوط علیہ السلام سخاوت مند اور بزرگوار انسان تھے اور جو بھی مہمان اُن کے پاس اتا وہ اُس کی پذیرائي کرتے تھے اور اُسے اپنی قوم سے بچاتے تھے_ (پھر) امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قوم لوط نے اپ علیہ السلام کی یہ مہمان نوازی دیکھی تو اپ علیہ السلام سے کہا: ہم نے تجھے ہر قسم کے مہمان کی پذیرائي سے منع کیا ہوا تھا اور ہم نے تجھے کہا تھا کہ جو بھی مہمان تیرے پاس ائے اُس کی پذیرائي نہ کرنا اور اگر تو نے اُن کی مہمان نوازی کی تو ہم تیرے مہمانوں کو رسوا اور تجھے ذلیل و خوار کریں گے_"

روایت :۸

قوم لوط :قوم لوط اور حضرت لوط علیہ السلام ۴، ۱، ۵، ۸; قوم لوط اور مہمان ۳; قوم لوط کا اعتراض ۲; قوم لوط کی بصیرت ۴; قوم لوط کی سرزنشیں ۱; قوم لوط کی گستاخی ۷; قوم لوط کے نواہی ۳،۵،۸

حضرت لوط علیہ السلام :حضرت لوط علیہ السلام پر اعتراض ۲; حضرت لوط علیہ السلام کا اجتماعی مقام ۷; حضرت لوط علیہ السلام کا ضعف ۷; حضرت لوط علیہ السلام کا عوامی ہونا ۶; حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ ۲، ۱، ۳، ۴، ۸، ۷،۶،۵; حضرت لوط علیہ السلام کو نہی ۳، ۵ ، ۸; حضرت لوط علیہ السلام کی جانب رجوع ۶; حضرت لوط علیہ السلام کی سخاوت ۸; حضرت لوط علیہ السلام کی سرزنش ۱; حضرت لوط علیہ السلام کی مہمان نوازی ۲، ۱، ۸; حضرت لوط علیہ السلام کی ہتک عزت ۴; حضرت لوط علیہ السلام کے تقاضے ۴; حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کا کردار ۶

---

۱) علل الشرائع، ص۵۴۹، ح ۴، ب ۳۴۰; نور الثقلین، ج ۲، ص ۳۸۲، ح ۱۶۵_

آیت ۷۱

﴿قَالَ هَؤُلاء بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ﴾

لوط نے کہا کہ یہ ہماری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں اگر تم ایسا ہی کرنا چاہتے ہو ں

۱_ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم کو ہم جنس پرستی اور مہمانوں کے ساتھ چھیڑچھاڑ کی بجائے اپنی لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کی تجویز پیش کي_قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

۲_ حضرت لوط عليه‌السلام مہمان نواز اور مہمانوں کی عزت و حرمت کے محافظ و مدافع انسان تھے_

وجاء ا هل المدینة یستبشرون_قال ان هو لاء ضیفی فلا تفضحون ...ولا تخزون ...قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

۳_ حضرت لوط عليه‌السلام نے اپنی قوم کو ہم جنس پرستی کی بجائے عورتوں کے ساتھ عقد کرنے کی دعوت دي_

قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بنا ء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بناتي" سے قوم کی عورتیں مراد ہوں_چونکہ انبیاء کرام عليهم‌السلام اپنی اُمت کی نسبت باپ کی حیثیت رکھتے ہیں_اس کے علاوہ اپ عليه‌السلام کے گھر پر حملہ اور ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی جبکہ اپ عليه‌السلام کی اپنی بیٹیاں بہت کم تھیں اس سے بھی مذکورہ بالا نکتے کی تائید ہوتی ہے_

۴_ عورت اور مرد کی شادی ، حضرت لوط عليه‌السلام کی شریعت میں جنسی ضرورت کو پورا کرنے کا قابل قبول ، طبیعی اور بہتر طریقہ تھا_قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

۵_ نامشروع اعمال کی ممانعت کے ساتھ ساتھ شرعی اور عملی راہ حل پیش کرنا ،دعوت انبیاء کے طریقوں میں سے ایک طریقہ تھا_فلا تفضحون ...ولا تخزون ...قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

۶_ طبیعی تقاضوں کو پورا کرنے کے نامشروع طریقوں اور جنسی انحرافات کے خلاف مقابلے کے ساتھ ساتھ مشروع اور عملی راہ حل پیش کرنا اور طبیعی طریقے سے طبیعی تقاضوں کو پورا کرنے کا راستہ

فراہم کرنا چاہیے_قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

۷_قوم لوط کی ہلاکت سے پہلے، حضرت لوط علیه‌السلام کی چند کنواری لڑکیا ں تھیں_قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

۸_جنسی خواہشات اور ضروریات کو غیر طبیعی و نامشروع طریقے سے پورا کرنے کی عادت، انسان میں طبیعی اور قانونی طریقے سے جنسی ضرورت پورا کرنے کے رجحان کے مانع بنتی ہے_قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

مفسرین کے بقول جملہ " ان کنتم فعلین " تردید کے لئے استعمال ہوا ہے اور تقدیر میں وہ اس طرح ہے: ''افان فعلتم ماا قول لکم وما اظنکم تفعلون"بنا بریں ممکن ہے اُن لوگوں میں (عورتوں کے ساتھ ازدواج) کے طبیعی طریقے سے جنسی ضرورت کو پورا کرنے کی طرف عدم رجحان کا سبب، غیر طبیعی طریقے کے ذریعے جنسی خواہش پورا کرنے کی عادت ہو_

۹_قوم لوط کے لوگ مشروع اور طبیعی طریقوں (عورتوں سے ازدواج) کے ہونے کے باوجود، لواط جیسے قبیح فعل اور ہم جنس پرستی پر اصرار کرتے تھے_قال هو لاء بناتی ان کنتم فعلین

جملہ " ان کنتم فعلین "جملہ "ان فعلتم ماا قول لکم وما اظنکم تفعلون "کی جگہ ہے_یعنی ، اگر میری نصیحت اور رائے پر عمل کرو لیکن میرے خیال میں تم ایسا نہیں کروگے_

۱۰_"عن ا حدهما: ...ثم عرض علیهم بناته نکاحاً ...؛[1]"حضرت امام باقریاامام صادق علیهما السلام سے منقول ہے کہ حضرت لوط علیه‌السلام نے اپنی لڑکیوں کو اپنی قوم کے ساتھ نکاح کے لئے پیش کیا ..."

ازدواج :ازدواج کے موانع ۸

انبیاء :دعوت انبیاء کا طریقہ ۵

جنسی انحراف :جنسی انحراف کے اثرات ۸؛جنسی انحراف کے خلاف مبارزے کا طریقہ ٦

جنسي غريزه:جنسی غریزه کو پورا کرنے کاپیش خیمہ ٦جنسی غریزه کو پورا کرنے کاطریقہ ۴؛جنسی غریزه کو پورا کرنا ۸

دین :دین اور عینیت ۵

روایت : ۱۰

---

۱)_علل الشرائع ،ص ۵۵۲ ،ح ۶ ،ب ۳۴۰؛ نورالثقلین ، ج ۲، ص ۳۸۵ ،ح ۱۶۷_

عمل :ناپسندیدہ عمل سے نہی ۵

قوم لوط :قوم لوط کی ہٹ دھرمی ۹;قوم لوط میں عقد ۳ ، ۹ ; قوم لوط میں لواط ۹،۱;قوم لوط میں ہم جنس پرستی ۹

حضرت لوط علیہ السلام :حضرت لوط کی رائے ۱۰،۳،۱;حضرت لوط کا قصہ ۱ ،۳ ، ۹;حضرت لوط علیہ السلام کی لڑکیوں سے شادی ۱،۳ ، ۱۰ ; حضرت لوط کی متعدد لڑکیاں ۷;حضرت لوط کی مہمان نوازی ۲;حضرت لوط علیہ السلام کے دین میں عقد ۴ ; حضرت لوط کے فضائل ۲

مہمان:مہمان کا دفاع ۲

آیت ۷۲

﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

آپ کی جان کی قسم یہ لوگ گمراہی کے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں_

۱_خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کی قسم کھانا کہ قوم لوط کے لوگ نشے میں مست، سرگرداں اورہر قسم کی بصیرت و عقلمندی سے دور تھے_لعمرك انهم لفى سكرتهم يعمهون

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر مبنی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصے کے شروع ہونے سے پہلے ایات ۵۱،۴۹ (نبی عبادی ـــــونبّئهم___) کے قرینے سے جملہ "لعمرک "کے مخاطب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں

۲_خداوند متعال کی بارگاہ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلند مقام و منزلت حاصل ہونا_لعمرك

۳_خداوند متعال کا حضرت لوط علیہ السلام کی جان کی قسم کھانا کہ اُن کی قوم کے لوگ نشے میں مست اور سرگرداں تھے_
لعمرك انهم لفى سكرتهم يعمهون

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "لعمرک "حضرت لوط علیہ السلام سے مخاطب ملائکہ کی گفتگو کا تسلسل ہو_

۴_خداوند متعال کی بارگاہ میں حضرت لوط علیہ السلام کو بلند مقام و منزلت حاصل ہونا_
لعمرك انهم لفى سكرتهم يعمهون

۵_حق و حقیقت کے اثبات کے لئے عزیز اور قابل قدر افراد کی جان کی قسم کھانا ایک جائز اور مشروع کام ہے_
لعمرك انهم ...يعمهون

٦_قوم لوط کا مست، سر گرداں اور بصیرت سے خالی ہونا، حضرت لوط عليه‌السلام کی تعلیمات سے اُن کی ہدایت پذیری کے مانع تھا_واتقوا الله ولا تخزون ...لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون

" سکرة "کا معنی، عقل کا ختم اور ناکارہ ہوجانا ہے_اور" عمہ "کا مطلب امور میں حیرت کی وجہ سے شک و تردید میں بتلا ہونا ہے_بنا بریں جملہ " لفی سکر تھم یعمھون " سے مراد، امور میں بصیرت نہ رکھنا اور مست و متحیر ہونا ہے_

٧_جنسی انحرافات اور فحشاء سے الودہ ہونا، مستی، سرگردانی اور صحیح سوچ کے ختم ہوجانے کا باعث بنتا ہے_
واتقوا الله ولا تخزون ...لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون

مندرجہ بالا مطلب اس حقیقت کو مد نظر رکھ کر اخذ کیا گیا ہے کہ قوم لوط کا گناہ اور اصلی جرم ،اُن کا فحشا اور جنسی انحرافات کا عادی ہونا تھا_بنا بریں اُن کی سر مستی اور سر گردانی کا سبب بھی یہی گناہ اور جرم تھا_

٨_مستی اور غفلت ایک انتہائي بُرا اور مذموم فعل ہے جبکہ بصیرت اور روشن نظری انسانوں کی ایک بلند و قابل قدر صفت ہے_لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون

٩_مستی اور غفلت ،ناصحین کی نصیحت اور نیک اندیشی کو قبول کرنے سے مانع بنتی ہے_
لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون

انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے مقامات ٢

اقدار:٨

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی قسمیں ١،٢

بصیرت :بصیرت کی قدر و منزلت ٨

تعقل :تعقل کے موانع ٧

جنسی انحراف :جنسی انحراف کے اثرات ٧

حضرت لوط عليه‌السلام :حضرت لوط عليه‌السلام کا ہدایت کرنا ٦;حضرت لوط عليه‌السلام کے مقامات ٣

خیر خواہی :خیر خواہی کی تاثیر کے موانع ۹

سر گردانی :سر گردانی کے عوامل ۷

سر مستی :سر مستی کے اثرات ۹

قسم کھانا:انحضرت ﷺ کی قسم کھانا ۱;حضرت لوط علیہ السلام کی قسم کھانا ۳; غیر خدا کی قسم کھانا۵;قسم کھانے کے احکام ۵; محبوبین کی قسم کھانا۵

صفات :ناپسندیدہ صفات ۸

غفلت :غفلت کی سرزنش ۸; غفلت کا ناپسندیدہ ہونا ۸; غفلت کے اثرات ۹

قوم لوط :قوم لوط کی سر مستی ۳،۱;قوم لوط کی سر گردانی کے اثرات ۶;قوم لوط کی سر گردانی ۳،۱;قوم لوط کی سر مستی کے اثرات ۶;قوم لوط کی ہدایت ناپذیری ۱ ; قوم لوط کی ہدایت ناپذیری کے اثرات ۶;قوم لوط کی ہدایت کے موانع ۶

موعظہ :موعظہ کی تاثیر کے موانع ۹

آیت ۷۳

﴿فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ﴾

نتیجہ یہ ہوا کہ صبح ہوتے ہی انھیں ایک چیخ نے اپنی گرفت میں لے لیا _

۱_ جنسی انحراف جاری رکھنے پر اصرار کرنے کے بعد صبح کے وقت قوم لوط کو ایک وحشتناک اواز اور خوفناک چیخ نے الیا تھا_قال هو لاء بناتي ...فا خذتهم الصيحة مشرقين

"صیحہ "کا معنی اواز بلند کرنا اور فریاد کرنا ہے چونکہ یہ اواز خوف و پکار کے ہمراہ ہوتی ہے لہذا اسے خوفناک اور وحشتناک اواز سے تعبیر کیا گیا ہے_"شرق"(مشرقین کا مصدر)طلوع سورج کے معنی میں ہے_اس کے فاعلی وزن کا معنی یہ ہے کہ وہ صبح میں داخل ہوگئے ہیں_

۲_ طبیعی عوامل (مثلاً ہوا، گرج وغیرہ) کے ذریعے خداوند کا ارادہ جاری ہوتا ہے_

فا خذتهم الصيحة مشرقين

۳_عذاب الہی کے عوامل میں سے ایک وحشتناک اواز اور خوفناک گرج (بھی) ہے_فا خذتهم الصيحة

۴_قوم لوط کا مستی اور غفلت کی وجہ سے عذاب الہی میں گرفتار ہونا_

انهم لفی سكرتهم يعمهون_فا خذتهم الصيحة

۵_ اقوام کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے عوامل میں سے ایک مستی اور غفلت (بھی) ہے_

انهم لفی سكرتهم يعمهون_فا خذتهم الصيحة

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات ۲ ;اللہ تعالی کے عذاب ۳

جنسی انحراف :جنسی انحراف کت اثرات ۱

سر مستی :سر مستی کے اثرات ۵

طبیعی عوامل :طبیعی عوامل کا کردار ۲

عذاب :اسمانی اواز کے ذریعے عذاب ۳، ۱; صبح کے وقت عذاب ۱ ;عذاب کے مراتب ۱ ;عذاب کے موجبات ۵;عذاب کے وسائل ۳

غفلت :غفلت کے اثرات ۵

قوم لوط :قوم لوط کا جنسی انحراف ۱;قوم لوط کا عذاب ۱;قوم لوط کی تاریخ ۱;قوم لوط کی سر مستی کے اثرات ۴ ; قوم لوط کی غفلت کے اثرات ۴;قوم لوط کے عذاب کے موجبات ۴

آیت ۷۴

﴿فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ﴾

پھر ہم نے انھیں تہ و بالا کردیا اور ان کے اوپر کھڑنجے اور پتھروں کی بارش کردی ـ

۱ـ خداوند متعال نے وحشتناک اواز کے بعد قوم لوط کے شہر کو اوپر تلے کر دیا ـفا خذتھم الصــــيحة ...فجعلنا عليها سافله

۲ـ قوم لوط اپنے شہر کے اوپر تلے ہونے کے ساتھ ہی کنکریلے پتھروں کی بارش (سجیل) میں بتلا ہو گئے ـ

فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

"سجیل"کا لغوی معنی وہ شے ہے جو پتھر اور کیچڑ سے مخلوط ہو ـبعض اہل لغت نے اسے "فارسی لفظ" اور "سنگ گل"کا معرب قرار دیا ہے ـ

۳ـ قوم لوط کی ہم جنس برستی اور لواط (کی عادت)اُن کے اوپر عذاب کے نازل ہونے، انکے شہر و وطن کی نابودی اور اُن کی اپنی ہلاکت کا پیش خیمہ بنی ـ

وجاء ا هل المدينة ...قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ...فا خذتهم الصيحة مشرقين ـفجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

۴ـ قوم لوط کا ایک ایک فرد، کنکریلے پتھروں کا نشانہ بنا تھا ـوا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

مندرجہ بالا مطلب "امطرنا "کی تعبیر سے اخذ کیا گیا ہے ـیعنی جس طرح بارش کے قطرے اسمان سے مسلسل اور پے در پے بغیر کسی وقفے کے مختلف جگھوں پر برستے ہیں اسی طرح "سجیل" بھی پورے شہر میں پھیل گئے تھے اور سب لوگ اُن کی زد میں اگئے تھے ـ

۵ـ جنسی انحراف اور ہم جنس پرستی کی عادت میں بتلا معاشرے ہلاکت و نابودی اور عذاب الٰہی کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں ـ

وجاء ا هل المدينة ...قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ...فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

۶_جنسی انحراف اور ہم جنس پرستی ایک عظیم جرم ہے جو اپنے ساتھ عذاب لاتا ہے_

فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

کیونکہ قوم لوط کے لوگ لواط اور ہم جنس پرستی کی وجہ سے عذاب اورہلاکت میں بتلا ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اورتوبہ نہ کرنے کی صورت میں ناقابل بخشش ہے_

۷_قوم لوط کے وطن اور شہر کا اوپر تلے ہوجانا اور اُن کی ہلاکت ،دردناک الہی عذاب کا ایک مظہر ہے_

نبّي عبادي ... وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم ...فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

۸_خداوند متعال بُرائي اور فساد میں ڈوبے ہوئے معاشروں کوہلاک کرکے اُن معاشروں کے چہروں اور رفتار کو تبدیل کر دیتا ہے_وجاء ا هل المدينة يستبشرون ...قال هو لاء بناتى ان كنتم فعلين ...فا خذتهم الصيحة مشرقين_فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال ۸;اللہ تعالی کے عذاب ۸،۷،۱

اجتماعی تحولات :اجتماعی تحولات کا سرچشمہ ۸

جنسی انحراف :جنسی انحراف کے اثرات ۶;جنسی انحراف کے معاشرتی اثرات ۵

سرزمین :قوم لوط کی سرزمین کا اوپر تلے ہوجانا۷،۳،۲،۱

عذاب :اسمانی گرج کے ذریعے عذاب ۱;دردناک عذاب۷;نکروں کے ذریعے عذاب ۳،۲; عذاب کا پیش خیمہ ۶;کعذاب کے مراتب ۷

قوم لوط :قوم لوط عليه‌السلام پر پتھروں کی بارش ۳،۲;قوم لوط عليه‌السلام کا عذاب ۳،۱;قوم لوط عليه‌السلام کی تاریخ ۳،۲،۱;قوم لوط عليه‌السلام کی ہم جنس پرستی کے اثرات ۳;قوم لوط عليه‌السلام کی ہلاکت ۷;قوم لوط عليه‌السلام کی ہلاکت کا پیش خیمہ ۳;قوم لوط عليه‌السلام کے عذاب کے موجبات ۳;قوم لوط عليه‌السلام کے لواط عليه‌السلام کے اثرات ۳

کبیرہ گناہ :۶

معاشرہ:فاسد معاشروں کی ہلاکت ۸ معاشرتی افات کی شناخت ۵;معاشروں کی ہلاکت کا پیش خیمہ ۵;معاشروں کے عذاب کا پیش خیمہ ۵

ہم جنس پرستی :ہم جنس پرستی کے اثرات ٦;ہم جنس پرستی کے اجتماعی اثرات ۵

آیت ۷۵

﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ﴾

ان باتوں میں صاحبان ہوش کے لئے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں_

١_قوم لوط کی تاریخ وواقعات میں ہوش مند، گہری نظر رکھنے والے اور بابصیرت اہل تحقیق کے لئے خدا اور اُسکی عظمت کی بہت سی نشانیاں ہیں_وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل_ان فی ذلك لأیآت للمتوسّمین

لغت میں "متوسم "اُس شخص کوکہتے ہیں کہ جو نشانیوں اور علامتوں میں غور و فکر کرے اور اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جو حوادث اور اُن کے نتائج کے علل و اسباب کی جستجو میں لگا رہے اور اُن پر عاقلانہ نظر کرے_

٢_حضرت ابراہیم عليه‌السلام ،حضرت لوط عليه‌السلام اوراُنکی قوم کی سرگذشت ،خداوندکی نشانیوں سے بھری پڑی ہے_

قالوا لاتوجل انا نبشرك بغلم علیم ... وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل_ان فی ذلك لأیآت للمتوسّمین

مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "ذلک "حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت لوط عليه‌السلام ہر دو کے قصے کی طرف اشارہ ہو_

٣_قران میں تاریخی قصوں اور واقعات کے نقل ہونے کا مقصد اور فلسفہ ،پند ونصیحت اور خداوند متعال کی صحیح معرفت(توحید) حاصل کرنا ہے_و نبّئهم عن ضیف ابرهیم ... وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل_ان فی ذلك لأیآت للمتوسّمین

جملہ " ان فی ذلك ..."نیز ایت ۷۷ میں جملہ "ان فی ذلك لا یة للمو منین " حضرت ابراہیم اور حضرت لوط عليه‌السلام کاقصہ نقل کرنے کا نتیجہ ہے_یہ نتیجہ اور سبق حاصل کرنا ہوسکتا ہے ان قصوں کو بیان کرنے کا مقصد و فلسفہ ہو_

۴_ ایات الهی کی درست شناخت و معرفت ،(انسان کي)ہوشیاری ،دقت نظر اور فراست پر موقوف ہے_
ان فی ذلك لأيآت للمتوسّمين

۵_تاریخ کے عبرت انگیز واقعات کی درست شناخت اور اُن سے نصیحت و سبق حاصل کرنا، دقت نظر، ذہانت اور عاقلانہ رویئے پر موقوف ہے_و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ... وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فی ذلك لأيآت للمتوسّمين

٦_قران، لوگوں کوایات الهي،تاریخی واقعات ا ور تحولات میں دقت نظر اور ہوشیاری کی دعوت دیتا ہے_
و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ... وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فی ذلك لأيآت للمتوسّمين

۷_جنسی مسائل اوربُرے اخلاق کے بارے میں قصوں کے نقل کرنے میں ادب کی رعایت اور سبق اموزی کی طرف متوجہ رہنے کے ساتھ بد اموزی سے بچنا چاہیے_
و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ...قال ان هو لاء ضيفی فلا تفضحون ... قال هو لاء بناتی ان كنتم فعلين ...ان فی ذلك لأيآت للمتوسّمين

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند متعال نے قوم لوط کہ جوجنسی انحراف اور ہم جنس پرستی میں بتلا تھي، کی داستان اس طرح بیان کی ہے کہ جو نہ فقط بُرائي کی طرف نہیں لے جاتی بلکہ اُسے پند و نصیحت او سبق اموزی کا وسیلہ بنانے کے ساتھ ساتھ عظمت خدا کی نشانی بھی قرار دیتی ہے_

ایات خدا :ایات خدا کی معرفت کا پیش خیمہ ۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی عظمت کی نشانیاں ۱;اللہ تعالی کی معرفت کی اہمیت ۳

تاریخ :تاریخ سے عبرت ۵،۳

تعقل :ایات خدا میں تعقل ۶;تاریخ میں تعقل ۶;تعقل کی دعوت ۶;تعقل کے اثرات ۵

توحید:توحید کی اہمیت ۳

حضرت ابراہیم علیہ السلام :حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں ایات خدا ۲

حضرت لوط علیہ السلام :

حضرت لوط علیہ السلام کے قصے میں ایات خدا ٢

عبرت :عبرت کے عوامل ٣،٥

قران کریم :قران کریم کی دعوتیں ٦;قران کریم کے قصوں کا فلسفہ ٣

قصہ :قصہ نقل کرنے کے اداب ٧

قوم لوط :قوم لوط کی تاریخ میں ایات خدا ١

معرفت :معرفت کی شرائط ٥

ہوشیار لوگ :ہوشیار لوگ اور قوم لوط کی تاریخ ١

ہوشیاری :ہوشیاری کی دعوت ٦;ہوشیاری کے اثرات ٤،٥

آیت ٧٦

﴿وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ﴾

اور یہ بستی ایک مستقل چلنے والے راستہ پر ہے _

١_ قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے اثار ،پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک باقی تھے _و انها لسبيل مقيم

"مقیم " کا معني"ثابت و قائم "ہے اور"سبیل مقیم "یعنی اباد راستہ _"انھا" کی ضمیر کا مرجع قوم لوط کا ویران شدہ شہر ہے_ لہذا ایت کا معنی یوں ہو جائے گا :قوم لوط کے شہر کے بقایا جات اُس راستے پر چلنے والوں کے لئے واضح اور قابل مشاہدہ ہیں_

٢_ قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے اثار ایک اباد سڑک پر واقع تھے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہر راہ گیر کے لئے قابل مشاہدہ تھے_فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها ...ان فى ذلك لأيآت ...و انها لسبيل مقيم

٣ _ خداوند متعال کی معرفت اور سبق و نصیحت حاصل کرنے کے لئے گذشتہ اُمتوں کے تمدن اور سابقہ اقوام کے اثار (قدیمہ) کا مطالعہ ایک ضروری اور شائستہ کام ہے_

فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها ...ان فى ذلك لأيآت ...و انها لسبيل مقيم

اثار قدیمہ : اثار قدیمہ کی اہمیت ۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی معرفت کا پیش خیمہ ۳

تاریخ :تاریخ سے عبرت ۳; مطالعہ تاریخ کی اہمیت ۳

سرزمین : صدر اسلام میں قوم لوط کی سرزمین ۱،۲

عبرت : عبرت کے عوامل ۳

عمل : پسندیدہ عمل ۳

قوم لوط :قوم لوط کے اثار قدیمہ ۱،۲

آیت ۷۷

﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّلْمُؤمِنِينَ﴾

اور بیشک اس میں بھی صاحبان ایمان کے لئے نشانیاں ہیں _

۱_ قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے باقی ماندہ اثار ، اہل ایمان کے لئے خدا اور اُسکی عظمت کی ایک عظیم نشانی ہیں _

و انها لسبيل مقيم_ان فى ذلك لا ية للمو منين

"لا ية"کی تنوین ، تفخیم اور تعظیم کے لئے ہے_

۲_ ایمان اور حق کو قبول کرنے کا جوہر، ایات الہی اور تاریخی واقعات کی صحیح شناخت اور اُن سے بہرہ مندی کا پیش خیمہ ہے_ان فى ذلك لا ية للمو منين

۳_ ہوشیاری ، فراست اور دقت نظر ، سچے مؤمنین کی صفات میں سے ہیں _

ان فى ذلك لأيآت للمتوسّمين ...ان فى ذلك لا ية للمو منين

یہ کہ خداوند متعال نے گذشتہ ایت میں دقیق اور ذہین لوگوں کے لئے قوم لوط کا قصہ بیان کیا ہے جبکہ اس ایت میں اسی قصے کو مؤمنین کے لئے نقل کیا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی مؤمنین ہی ذہین اور دقیق لوگ ہیں_

۴_ قران میں قوم لوط کے بارے میں بیان ہونے

والے جملات، سب کے سب معرفت خدا کی تعلیم اورپند و نصیحت دینے والے ہیں_
و نبّئهم عن ضیف ابرهیم ...ان فی ذلك لأیآت للمتوسّمین ...ان فی ذلك لا یة للمو منین

۵_قرآن میں تاریخی واقعات اور قصص کو نقل کرنے کا مقصد و فلسفہ ،خداوند متعال کی معرفت (توحید) اورپند و نصیحت حاصل کرنا ہے_و نبّئهم عن ضیف ابرهیم ...ان فی ذلك لأیآت للمتوسّمین ...ان فی ذلك لا یة للمو منین

ایات خدا :ایات خدا کی شناخت ۲;ایات خدا کے موارد ۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی معرفت کا پیش خیمہ ۴;اللہ تعالی کی معرفت کی اہمیت ۵

ایمان :ایمان کے اثرات ۲

تاریخ :تاریخ سے عبرت ۵،۲;تاریخ کے فوائد ۴;تاریخی تحولات کی شناخت ۲

توحید :توحید کی اہمیت ۵

حق :حق پذیری کے اثرات ۲

شناخت :شناخت کا پیش خیمہ ۲

عبرت :عبرت کے عوامل ۵،۴

قرآن کریم :قرآن کریم کے قصوں کا فلسفہ ۵

قوم لوط :قوم لوط کی تاریخ سے عبرت ۴;قوم لوط کے اثار قدیمہ ۱

مؤمنین :مؤمنین کا تعقل ۳;مؤمنین کی صفات ۳;مؤمنین کی ہوشیاری ۳

آیت ۷۸

﴿وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ﴾

اور اگرچہ ایکہ والے ظالم تھے_

۱_"ایکہ "کے رہنے والے (قوم شعیب)ظالم قسم کے لوگ تھے_وان کان ا صحب الا یکة لظلمین

مفسرین کی اکثریت کا کہنا ہے کہ "ایکہ " سے قوم شعیب مراد ہے_

۲_"ایکہ " کے لوگوں کی جائے سکونت ایک سر سبز و شاداب جگہ تھی جہاں بہت زیادہ درخت تھے_

وان کان ا صحب الا یکة لظلمین

"ایکہ"لغت میں شاخوں اورپتوں سے بھرے ہوئے درخت کو کہتے ہیں_اور اس ایت میں اس سے اسم جنس مراد ہے_ شعیب کے لوگوں کو "اصحاب الایکہ" کے نام سے یاد کیا جانا اس سے مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ملتا ہے_

۳_" قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ان مدین وا صحاب الا یکة اُ متان بعث الله الیهما شعیباً;[۱]حضرت رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم سے منقول ہے کہ اپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا:مدین اور اصحاب الایکہ دواُمتیں تھیں جن کی طرف خدا نے حضرت شعیب عليه السلام کو مبعوث کیا تھا_

اصحاب الایکہ :اصحاب الایکہ کاظلم ۱;اصحاب الایکہ کے پیغمبر ۳

روایت :۳

سرزمین :اصحاب الایکہ کی سرزمین کا سرسبزہونا ۲;اصحاب الایکہ کی سرزمین کی جغرافیائي حیثیت ۲

ظالمین :۱

مدین :اہل مدین کے پیغمبر ۳

---

۱)الدرالمنثور،ج۵،ص ۹۱_

آیت ۷۹

﴿فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ﴾

تو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں واضح شاہراہ پر ہیں_

۱_خدا وند متعال نے قوم لوط اور اصحاب الایکہ سے انتقام لیا_فانتقمنا منهم

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب " منھم "کی ضمیر، قوم لوط اوراہل ایکہ کی طرف لوٹ رہی ہو_

۲_قوم لوط کی فحشا اور جنسی انحراف کی آلودگی (لواط اور ہم جنس پرستي) اور "ایکہ" والوں کی بے عدالتی و ظلم اُن سے انتقام الہی کا سبب بنا_انا اُ رسلنا الی قوم مجرمین_الاّ آل لوط ...وان کان ا صحب الا یکة لظلمین _فانتقمنا منهم

۳_فحشا(لواط اور ہم جنس پرستي) اور بے عدالتی و ظلم، انتقام الہی کاپیش خیمہ بنتا ہے_

وان کان ا صحب الا یکة لظلمین _فانتقمنا منهم

۴_ظلم اور بے عدالتی ایک عظیم گناہ ہے جس کے نتیجے میں عذاب الہی نازل ہوتا ہے_

وان کان ا صحب الا یکة لظلمین _فانتقمنا منهم

"اصحاب ایکہ" سے خداوند متعال کے انتقام کا سبب ،اُن کی بے عدالتی اور ظلم تھا_اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ بے عدالتی اور ظلم ایک ناقابل بخشش گناہ ہے_

۵_قوم لوط اور اہل ایکہ (قوم شعیب) کے تاریخی اثار زمانہ پیغمبر ﷺ میں بہت واضح طورپر سرراہ، جزیرة العرب کے لوگوں کی دسترس میں تھےفانتقمنا منهم و انهما لبامام مبین

"انھما"کی ضمیر تثنیہ" قوم لوط اور ایکہ "کی طرف لوٹ رہی ہے اور امام کاایک معنی طریق(راستہ) بھی ہے (لسان العرب)اور"مبین " مفعولی معنی میں فاعل ہے جس کا معنی " واضح اور روشن "ہے_لہذا جملہ " انھما لبامام مبین"کا معنی یہ ہو جائے گا:قوم لوط وایکہ شہر کے

اثار ایک واضح راستے پر موجود ہیں_

٦_درس اموزی اور معرفت خدا کی خاطر، سابقہ لوگوں اور اُمتوں کے تمدن (اثار قدیمہ)کی حفاظت ایک ضروری اور شائستہ فعل ہے_وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل_ان فی ذلك لأیآت ... لا یة ...فانتقمنا منهم و انهما لإمام مبین

خداوند متعال نے "قوم لوط اور قوم ایکہ" کو ہلاک کرنے کے بعد اُن کے تباہ شدہ شہروں کے اثار کو ایک سڑک کے کنارے پر قائم رکھا اور ان اثار کو مؤمنین کے لئے عبرت ونشانی قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے، درس وعبرت کی نیت سے گذشتہ قوموں کے تمدن کی حفاظت ایک اچھا اور لازمی امر ہے_

٧_قوم لوط کا شہر اوپر تلے ہو جانے اور اُس پر کنکریلے پتھروں کی بارش ہونے کے باوجود مکمل طور پر منہدم نہیں ہوا اور سالہا سال تک اُس کے اثار باقی رہے ہیں_فجعلنا علیها سافلها وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل ...و انهما لبامام مبین

اثار قدیمہ :اثار قدیمہ سے عبرت ٦;اثار قدیمہ کی حفاظت ٦

اثار قدیمہ کی شناخت :اثار قدیمہ کی شناخت کی اہمیت ٦

اصحاب ایکہ :اصحاب ایکہ سے انتقام ٢، ١;اصحاب ایکہ کے ظلم کے اثرات ٢;صدر اسلام میں صحاب ایکہ کے اثار قدیمہ ٥

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا انتقام ١;اللہ تعالی کی معرفت کا پیش خیمہ ٦ اللہ تعالی کے انتقام کے موجبات ٣، ٢

سرزمین :قوم لوط کی سرزمین ٧

ظلم :ظلم کے اثرات ٣;ظلم کا گناہ ٣

عبرت :عبرت کے عوامل ٦

عذاب :عذاب کے موجبات ٣

عمل :پسندیدہ عمل ٦

قوم لوط :صدر اسلام میں قوم لوط کے اثار قدیمہ ٥;قوم لوط سے انتقام ٢، ١;قوم لوط کے اثار قدیمہ ٧;قوم لوط کے جنسی انحراف کے اثرات ٢;قوم لوط کے شہر ک

اوپر تلے ہوجانا۷;قوم لوط کے لواط کے اثرات ۲ ; قوم لوط میں ہم جنس پرستی کے اثرات ۲
کبیرہ گناہ :۴
لواط : لواط کے اثرات ۳
مکہ :اہل مکہ اور اصحاب ایکہ کے اثار قدیمہ ۵;اہل مکہ اور قوم لوط کے اثار قدیمہ ۵
ہم جنس پرستی :ہم جنس پرستی کے اثرات ۳

آیت ۸۰

﴿وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ﴾

اور اصحاب حجر نے بھی مرسلین کی تکذیب کی _

۱_ اصحاب حجر (قوم ثمود) نے (بھي) انبیاء ے الہی کی نبوت کو جھٹلایا _ولقد کذّب ا صحب الحجر المرسلین

۲_ اصحاب حجر (قوم ثمود) کے متعدد انبیاء تھے _ولقد کذّب ا صحب الحجر المرسلین

ہو سکتا ہے "المرسلین" کا جمع انا مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو _

۳_ اصحاب حجر (قوم ثمود) نے حضرت صالح ؑ کی نبوت کو جھٹلایا تھا _ولقد کذّب ا صحب الحجر المرسلین

مندرجہ بالا ، مطلب اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "المرسلین" سے حضرت صالح ؑ مراد ہوں کہ جو قوم ثمود کے نبی تھے اور "المرسلین" کا جمع لایا جانا ہوسکتا ہے اس وجہ سے ہو کہ اُس قوم نے حضرت صالح ؑ کو جھٹلاکر در حقیقت تمام انبیائے الہی ؑ کو جھٹلایا ہے _

۴_ انبیاء ے الہی اور اسمانی ادیان ، باہمی مشترکات اور ناقابل تفکیک ہم بستگی کے حامل ہیں اور اُن میں سے کسی ایک کی تکذیب ، سب کی تکذیب کے مترادف ہے _ولقد کذّب ا صحب الحجر المرسلین

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ جب اصحاب حجر کے لئے فقط ایک نبی مبعوث ہوا ہو _ جیسا کہ قران میں بھی فقط حضرت صالح ؑ کا تذکرہ ملتا ہے _ اور "المرسلین" کا جمع لایا جانا ہو سکتا ہے اس حقیقت کے بیان کے لئے ہو کہ: الہی ادیان اور انبیاء کرام ؑ کے درمیان باہمی مشترکات اور ہم بستگی پائی جاتی ہے اور اُن میں سے ہر ایک کو جھٹلانا ، سب کو جھٹلانے کے برابر

ہے_

۵_اصحاب حجر (قوم ثمود) کے مستحکم اور پتھریلے گھر تھے_ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين

قوم ثمود کو "اصحاب حجر" کے نام سے یاد کیا جانا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_ بعد والی دو ایات میں بھی جملہ "وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً..."اسی مطلب کا مئوید ہے_

ادیان: ادیان کی ہم اہنگی ۴

انبیاء عليه‌السلام : انبیاء کی تکذیب ۴; انبیاء کی ہم اہنگی ۴; انبیاء کے مشترکات ۴; انبیاء کے مکذبین ۱

حضرت صالح عليه‌السلام : حضرت صالح عليه‌السلام کو جھٹلانے والے ۳

گھر پتھریلے گھر ۵

قوم ثمود: قوم ثمود کا کفر ۳، ۱; قوم ثمود کے انبیاء کا متعدد ہونا ۲ ; قوم ثمود کے گھروں کی خصوصیات ۵

آیت ۸۱

﴿وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُواْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾

اور ہم نے انھیں بھی اپنی نشانیاں دیں تو وہ اعراض کرنے والے ہی رہ گئے_

۱_خداوند متعال نے اصحاب حجر (قوم ثمود) کے سامنے اپنے بہت سے معجزات، مختلف نشانیاں اور ایات پیش کیں_

وء اتينهم ء اى تن

۲_اصحاب حجر (قوم ثمود)، معجزات اور ایات الہی سے منہ موڑ کر اپنے کفر پر اصرار کرنے لگے_

وء اتينهم ء اى تنا فكانوا عنها معرضين

۳_اصحاب حجر (قوم ثمود) ہٹ دھرم، ضدی اور حق ناپذیر لوگ تھے_وء اتينهم ء اى تنا فكانوا عنها معرضين

یہ کہ اصحاب حجر نے بہت سے معجزات اور ایات الہی دیکھنے کے باوجود اُن سے منہ موڑ لیا تھا_ اس سے اُن کے ضدی اور حق ناپذیر ہونے کا پتہ چلتا ہے جیسا کہ جملہ "فاعرضوا عنھا" کے بجائے جملہ "فكانوا عنها معرضين" کا ان

،مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے_کہ جو اس بات کو ظاہر کررہا ہے کہ اُن کا یہ منہ موڑنا مدت دراز سے تھا_

ایات خدا: ایات خدا سے منہ موڑنا ۲

حق ناپذیر لوگ: ۳

قوم ثمود: قوم ثمود پر ایات خدا کا نزول ۱ ; قوم ثمود پر معجزے کا نزول ۱ ;قوم ثمود کا کفر ۲ ;قوم ثمود کا منہ موڑنا ۲ ;قوم ثمود کی صفات ۳ ;قوم ثمود کی حق ناپذیری ۳ ; قوم ثمود کی ہٹ دھرمي ۳، ۲

آیت ۸۲

﴿وَكَانُواْ يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً آمِنِينَ﴾

اور یہ لوگ پہاڑ کو تراش کو محفوظ قسم کے مکانات بناتے تھے _

۱_اصحاب حجر پہاڑوں کو چیر کر اُن کے اندر اپنے لئے پُر امن گھر بناتے تھے_

وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین

گھر بنانے کی غرض سے پہاڑوں کو تراشنا دو طرح سے ہو سکتا ہے: ۱_پہاڑوں سے تراشے ہوئے پتھروں سے اُنہی کے دامن میں یا کسی اور جگہ پتھر کے گھر بنانا _۲_خود پہاڑوں کو تراش کر اُن کے اندر گھر بنانا جیسا کہ سورہ نحل (ایت ۶۸) میں یہی تعبیر استعمال کی گئي ہے: (...ان اتخذی من الجبال بیوتاً)

۲_اصحاب حجر، پہاڑوں کو تراش کر اُن کے پتھروں سے اپنے لئے پُر امن گھر بناتے تھے_

وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین

پُر امن گھر بنانے کی غرض سے پہاڑوں کو تراشنا ممکن ہے اُن کے استحکام کی خاطر ہو_

۳_حجر والوں (قوم ثمود) کے درمیان سنگ تراشي اور خانہ سازی کی صنعت کا رائج ہونا_

وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین

۴_اصحاب حجر (قوم ثمود) طاقتور اور محنتی لوگ تھے اور وہ پہاڑی علاقوں میں رہتے تھے_

وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین

۵_اصحاب حجر (قوم ثمود) اپنے اپ کو پتھر کے بنے ہوئے مستحکم گھروں میں ہر قسم کے خطرے سے محفوظ جانتے تھے_

وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

٦_ اصحاب حجر پتھر کے بنے ہوئے مستحکم گھروں میں بزعم خود اپنے اپ کو عذاب الہی سے محفوظ جانتے تھے_

وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

ہو سکتا ہے پتھر کے مستحکم گھر بنانا، عذاب الہی کے خطرے کے مقابلے کے لئے ہو_ بعد والی دو ایات (فما اغنی عنھم ما کانوا یکسبون) بھی اسی مطلب کی تائید کر رہی ہیں_

٧_ اصحاب حجر (قوم ثمود) کے گھر بنانے کے طریقے اور طرز تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے (اس طرح گھر بنانے کا) مقصد اور ہدف فقط امنیت تھا_ وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے عذاب ٦

سرزمین: قوم ثمود کی سرزمین کی جغرافيائي حیثیت ۴

سنگ تراشی: سنگ تراشی کی تاریخ ٣

عذاب: عذاب سے محفوظ ہونا ٦

قوم ثمود: قوم ثمود کا احساس امنیت ٧، ٦، ۵; قوم ثمود کا گھر بنانا ٣; قوم ثمود کی غلط سوچ ٦; قوم ثمود کی تاریخ ٢، ١، ٣، ۴; قوم ثمود کی سنگ تراشی ٣; قوم ثمود کی قدرت ۴; قوم ثمود کے پتھریلے گھر ٧; قوم ثمود کے گھر بنانے کی خصوصیات ٧، ٢، ١; قوم ثمود کے گھروں کی خصوصیات ٦، ۵; قوم ثمود کے مقاصد ٧

گھر: پتھروں کے گھر ٢، ١

گھر بنانا: گھر بنانے کی تاریخ ٣

آیت ٨٣

﴿فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴾

تو انھیں بھی صبح سویرے ہی ایک چنگھاڑنے پکڑ لیا_

١_ اصحاب حجر (قوم ثمود) انبیاء ے الہی کو جھٹلانے اور معجزات اور الہی نشانیوں سے منہ موڑنے کے بعد

صبح کے وقت ایک وحشتناک اور خوفناک اواز میں گرفتار ہو گئے_

ولقد کذّب اصحب الحجر المرسلین_ وء اتینھم ء ای تنا ... معرضین ...فا خذ تھم الصیحۃ مصبحین

۲_ عذاب الہی کے علل واسباب میں سے ایک وحشتناک اواز اور خوفناک چیخ بھی ہے_فا خذتھم الصیحۃ

۳_ انسان کا عذاب الہی میں گرفتار ہونا اُس کی اپنی سوچ ،عقیدے اور اعمال کا نتیجہ ہے_

ولقد کذّب ا صحب الحجر ...فا خذتھم الصیحۃ

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بناء پر ہے کہ جب " فا خذ تھم "میں " فا "تعقیب اور سببیت کے لئے ہو اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے اصحاب حجر پر "چیخ "کا عذاب ،اُن کی طرف سے جھٹلائے جانے کے بعد تھا اور اُن کا یہ جھٹلانا ہی اُن کے عذاب کا سبب بنا تھا_

۴_انبیاءے الہی کو جھٹلانا اور ایات الہی سے منہ موڑنا ،عذاب الہی کے نزول کا پیش خیمہ بنتا ہے_

کذّب ا صحب الحجر المرسلین ... معرضین ... فا خذتھم الصیحۃ

۵_عذاب الہی کا نزول ،معجزات اور الہی نشانیاں دکھانے اور اتمام حجت کرنے کے بعد ہوتا ہے_

وء اتینھم ء ای تنا فکانوا عنھا معرضین ... فا خذتھم الصیحۃ

ایات الہی :ایات الہی سے منہ موڑنے کی سزا ۱;ایات الہی کو جھٹلانے کے اثرات ۴

اتمام حجت :اتمام حجت کا کردار ۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی طرف سے اتمام حجت ۵;اللہ تعالی کے عذاب ۲;اللہ تعالی کے عذاب کا تحت ضابطہ ہونا ۵

انبیاء علیہم السلام :انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کی سزا ۱;انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کے اثرات ۴

عذاب :اسمانی چیخ کے ذریعے عذاب ۲;اتمام حجت کے بعد عذاب ۵; صبح کے وقت عذاب ۱;عذاب کا پیش خیمہ ۴;عذاب کے وسائل ۲;عذاب کے موجبات ۳; معجزے کے بعد عذاب ۵

عقیدہ :عقیدہ کے اثرات ۳

عمل :عمل کے اثرات ۳

قوم ثمود: قوم ثمود کی تاریخ ۱; قوم ثمود کے عذاب کا وقت ۱

معجزہ: معجزہ کو جھٹلانے کی سزا ۱

آیت ۸۶

﴿فَمَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَكْسِبُونَ﴾

تو انھوں نے جس قدر بھی حاصل کیا تھا کچھ کام نہ آیا _

۱_ اصحاب حجر کی اپنے اپ کو عذاب الہی سے نجات دلانے کی کوئی کوشش اُن کے لئے مفید ثابت نہ ہوئی _
فا خذتھم الصیحة ...فما ا غنی عنھم ماکانوا یکسبون

۲_ قوم ثمود کے مستحکم پتھریلے گھر کہ جو اُنہوں نے عذاب الہی کے مقابلے میں امنیت کی اُمید سے بنائے تھے اُنہیں حتی خوفناک اواز کے مقابلے میں بھی محفوظ نہ رکھ سکے_فا خذتھم الصیحة ...فما ا غنی عنھم ماکانوا یکسبون

۳_ عذاب الہی (چیخ) نے اصحاب حجر کو اُن کے پتھریلے گھروں اور مستحکم قلعوں کے اندر تباہ کرڈالا_
ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین_فا خذتھم الصیحة ...فما ا غنی عنھم ماکانوا یکسبون

اصحاب حجر نے عذاب الہی سے محفوظ رہنے کے لئے پتھر کے گھر بنائے ہوئے تھے; لیکن یہ گھر اُنہیں عذاب سے محفوظ نہ رکھ سکے اور اسے روکنے میں کارامد ثابت نہیں ہوئے (فما ا غنی عنھم ...) مندرجہ بالا حقیقت سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ عذاب کے وقت وہ لوگ انہی گھروں میں ساکن تھے_

۴_ انسان، خداوند متعال کے ارادے کے مقابلے میں ایک ناتوان مخلوق ہے_فما ا غنی عنھم ماکانوا یکسبون

۵_ کوئی بھی طاقت، عذاب الہی کو روکنے کی توانائی نہیں رکھتی_فما ا غنی عنھم ماکانوا یکسبون

۶_ ہر قسم کے حالات میں اور ہر قسم کے مستحکم وپُر امن مقام پر کسی کو بھی عذاب الہی کے مقابلے میں، محفوظ ہونے کا احساس (تک) نہیں کرنا چاہیے_

ء امنين_فا خذتهم الصيحة ...فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون

مکمل امنیت حاصل کرنے کے لئے قوم ثمود کے گھروں کی ساخت کا تذکرہ اور اس نکتے کی یاددہانی کہ فقط ایک چیخ نے اُنہیں نابود کردیا اور مستحکم گھر اُن کے کسی بھی کام نہ اسکے ،ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب نکتے کی طرف اشارہ ہو_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا ارادہ ۴; اللہ تعالی کی قدرت ۵;اللہ تعالی کے عذاب ۳، ۶

انسان :انسان کا عجز۴

عذاب :اسمانی چیخ کے ذریعے عذاب ۳;عذاب سے محفوظ رہنا ۲،۶;عذاب کو روکنا ۵

قوم ثمود:قوم ثمود کا عذاب ۲،۳;قوم ثمود کی تاریخ ۱،۳;قوم ثمود کی کوشش کا بے نتیجہ ہونا ۱;قوم ثمود کے عذاب کا حتمی ہونا ۱;قوم ثمود کے گھر ۳;قوم ثمود کے گھر کی خصوصیات ۲

موجودات :موجودات کا عجز۵

آیت ۸۵

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾

اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کو برحق پیدا کیا ہے اور قیامت بہرحال آنے والی ہے لہذا آپ ان سے خوبصورتی کے ساتھ درگذر کردیں_

۱_خداوند متعال نے اسمانوں ،زمین اور فضا میں جو کچھ موجود ہے اُسے حق کی (حکیمانہ اور درست مقصد) کی بنیاد پر خلق فرمایا ہے_وما خلقنا السموت والا رض وما بينهما الّا بالحقّ

کلمہ "حق" کے استعمال کا ایک مقام وہ ہے کہ

جہاں کوئي کام حکمت اور مصلحت کی بنیاد پر انجام پایا ہو (مفردات راغب)_مندرجہ بالا مطلب اسی استعمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

۲_نظام خلقت (اسمان ،زمین اور فضا میں موجود مخلوقات)ایک بامقصد اور حکیمانہ نظام ہے_

وما خلقنا السموت والا رض وما بينهما الّا بالحقّ

کلمہ "حق " در مقابل "باطل " ہے ;یعنی بے مقصد اور بے فائدہ_بنا بریں یہ کلمہ "حق" کہ جس میں حکمت و مصلحت کے معانی پائے جاتے ہیں ، ہوسکتا ہے کسی مقصد کو بیان کر رہا ہو_اس کی تائید اُن ایات سے بھی ہو رہی ہے کہ جن میں کائنات کی خلقت کے بے مقصد اور بیہودہ ہونے کی نفی کی گئي ہے_

۳_اسمانوں اورزمین کے درمیان (فضا میں) کچھ مخلوقات وجود رکھتی ہیں_وما خلقنا السموت والا رض وما بينهما الّا بالحقّ

۴_کائنات میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا_وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ

۵_قیامت کا برپا ہونا، ایک یقینی اورقابل عمل چیزہے_وان الساعة لا تية

"ساعة"لغت میں زمانے کے اجزا میں سے ایک جز کو کہتے ہیں اور اس ایت میں اس سے قیامت مراد ہے_

۶_"الساعة" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے_وان الساعة لا تية

۷_نظام افرینش کا برحق (حکیمانہ اور بامقصد)ہونا قیامت کے برپا ہونے کا مقتضی ہے_

وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية

جملہ "ان الساعة لا تية "آیت مجیدہ" وما خلقنا السموت ...الّا بالحقّ" سے استدلال کے نتیجے کی حیثیت رکھتا ہے_یعنی : چونکہ کائنات ،حق کی بنیاد پر خلق کی گئي ہے لہذا قیامت کا برپا ہونا بھی یقینی ہو گا_

۸_کائنات کی خلقت ،قیامت کے برپا ہوئے بغیر بے مقصد ،بیہودہ اور ایک درست مقصد اور حکمت سے بعید امر ہے_

وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية

۹_خلقت کائنات کا مقصد و مقصود، اُخروی دنیا ہے_وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية

جملہ " ان الساعة لاتية" بعض مفسرین کے احتمال کے مطابق ہو سکتا ہے "بالحق " کی تفسیر ہو_بنابریں "کائنات کے برحق خلق ہونے "کا معنی یہ ہو گا:کائنات ایک مقصد وہدف کی حامل ہے اور وہ قیامت و اخرت ہے_

۱۰_قیامت کے منکرین اور کفار کے پاس کائنات کی خلقت کے بارے میں کوئي درست اور حق پر مبنی توجیہ و تفسیر نہیں ہے لہذا وہ بے مقصد رجحان رکھنے والے لوگ ہیں_وما خلقنا السموت ...الّا بالحقّ وان الساعة لا تية

۱۱_پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ ہے کہ اپ علیہ السلام کفار اور مشرکین کو کریمانہ انداز میں بخش دیں اور اُن سے درگذر کرتے ہوئے اُن کے اذیت و ازار کو نظر انداز کردیں_فاصفح الصفح الجميل

"صفح "کا معنی بغیر ملامت کیے اور احسان جتائے معاف کردینا ہے کہ اسے ہم کریمانہ اور بزرگوارانہ درگذر بھی کہہ سکتے ہیں_

۱۲_قیامت اور خلقت کائنات کے حکیمانہ اور با مقصد ہونے پر عقیدہ، مشکلات کے برداشت کرنے کو اسان بنا دیتا ہے اور دشمنوں کی جانب سے اذیت و ازار کو نظر انداز کرنے کا مقتضی ہے_

وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ ... فاصفح الصفح الجميل

"فاصفح " میں "فا" تفریع کے لئے ہے اور جملہ "فاصفح ___ "کو جملہ " وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية "پر عطف کر رہی ہے_بنابریں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کے برحق خلق ہونے کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جیسا ایک حق طلب انسان حق کے راستے میں بردباری دکھائے اورکفار کی حق ناپذیری کے سامنے اپنی سعی و کوشش کو بیہودہ خیال نہ کرے_

۱۳_پیغمبر اکرم ﷺ ، مکہ میں اپنے مخالفین کی جانب سے اذیت و ازاراور اُن کے دبائو میں تھے_فاصفح الصفح الجميل اذیت و ازار کی وجہ سے ہی خداوند متعال کی طرف سے درگذر کرنے کی نصیحت کی گئي ہے_جس کی تائید اسی سورہ کی ایت ۹۵ (انا كفينك المستهزء ين) سے بھی ہوتی ہے_

۱۴_اسلامی تحریک اوردینی تبلیغات کے اغاز میں کفار اور دشمنوں کے ساتھ کریمانہ سلوک اور درگذر کرنا ایک ضروری اور لازمی امر تھا_فاصفح الصفح الجميل(بعثت کے ابتدائي حصّہ میں)اس ایت کا نزول کہ جس میں درگذر اور معاف کرنے کا حکم دیاگیا ہے اورپھر (بعثت کے اخری حصّہ میں) مدینہ میں کفار اور دشمنوں کے ساتھ سخت رویہ اپنانے کا دستور دیا جاتا ہے_اس سے ہم مذکورہ مطلب اخذ کرسکتے ہیں_

۱۵_دوسروں حتی کفار اور دشمنوں کے ساتھ کریمانہ

سلوک کرنا ، اُنہیں معاف کرنا، اور اُن کے اذیت و ازار کو نظر انداز کرنا ایک شائستہ اور پسندیدہ چیز ہے_

فاصفح الصفح الجمیل

۱۶_ "قال الرضا عليه‌السلام فی قول الله عزّوجلّ : "فاصفح الصفح الجمیل" قال: العفو من غیر عتاب;[۱] حضرت امام رضا سے خداوند متعال کے فرمان" فاصفح الصفح الجمیل"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ عليه‌السلام نے فرمایا: اس سے مراد بغیر سرزنش کے معاف و درگذر کرنا ہے_

اخرت :اخرت کی اہمیت ۹

اسمان :اسمانوں کا متعدد ہونا ۴;اسمانوں کی خلقت کی حقانیت ۱

افرینش :افرینش کا انجام ۹;افرینش کا بامقصد ہونا ۲، ۱ ; افرینش کا تحت ضابطہ ہونا ۲;افرینش کا فلسفہ ۹; افرینش کی حقانیت ۱;افرینش کی خلقت ۷ ; افرینش کی قدر و منزلت ۸;حقانیت افرینش کے اثرات ۷;افرینش کے بامقصد ہونے کے اثرات ۷

انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کواذیت و ازار ۱۳;انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی ذمہ داری ۱۱;انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کی کرامت ۱۱ ; انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے مخالفین کی اذیتیں ۱۳;انحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم کے عفو ۱۱

اسلام :تاریخ صدر اسلام ۱۳

اسلامی تحریک :۱۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی حکمت ۲، ۱ ;اللہ تعالی کی خالقیت ۱

تبلیغ :تبلیغ کی شرائط ۱۴

دشمن :دشمنوں کو معاف کرنے کا پیش خیمہ ۱۲;دشمنوں کو معاف کرنے کی اہمیت ۱۴

روایت :۱۶

زمین :خلقت زمین کی حقانیت ۱

الساعة:۶

سختی :سختی میں سہولت کے عوامل ۱۲

---

۱) عیون اخبار الرضا ، ج ۱ ، ص ۲۹۴ ، ح ۵۰;نور الثقلین ، ج ۳ ، ص ۲۷ ، ح ۹۶,۹۵_

عفو :احسان جتائے بغیر عفو ۱۶;عفوکی اہمیت ۱۵

عقیدہ:افرینش کے با مقصد ہونے کے اثرات ۱۲; حکمت الہی پر عقیدے کے اثرات ۱۲;قیامت پر عقیدے کے اثرات ۱۲

عمل :پسندیدہ عمل ۱۵

قیامت :قیامت کا یقینی ہونا ۵;قیامت کو جھٹلانے والوں کا بے منطق ہونا ۱۰; قیامت کے دلائل ۷، ۸; قیامت کے نام ۶

کفار:کفار کو معاف کرنا۱۵، ۱۱;کفار کو معاف کرنے کی اہمیت ۱۴;کفار کی بے منطقی ۱۰

مشرکین :مشرکین کو عفو ۱۱

موجودات :فضائي موجودات ۳

آیت ۸۶

﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِيمُ﴾

بیشک آپ کا پروردگار سب کا پیدا کرنے والا اور سب کا جاننے والا ہے _

۱_ فقط خداوند متعال ہی بہت علم والا، خالق ہے_ان ربّك هوالخلّق العليم

مبتدا اور خبر کا معرفہ لایا جانا اور ضمیر فصل "ھو" لانا ، حصر پر دلالت کرتا ہے_

۲_ کائنات کی خلقت ، ایک عالمانہ اور اگاہانہ خلقت ہے_ان ربّك هوالخلّق العليم

مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر اخذکیا گیا ہے کہ جب " العلیم "، " الخلق " کے لئے صفت ہو_

۳_ خداوندمتعال، خلاّق (خلق کرنے والا) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے_ان ربّك هوالخلّق العليم

۴_ خداوند متعال کا مشکلات رسالت اور دشمنوں کی اذیت وازار کے مقابلے میں پیغمبر اکرم ﷺ کی دلجوئی

کرنا_فاصفح ...ان ربّك هوالخلّق العليم

"اللہ" کے بجائے "ربک" کا انا نیز دشمنوں سے درگذر کرنے کی نصیحت کرنے کے بعد خداوند متعال کے علم واگاہی کی یاد دہانی کرانا ہو سکتا مذکورہ حقیقت بیان کرنے کے لئے ہو_

۵_خداوند متعال کی ربوبیت ،کائنات کی عالمانہ خلقت کی مقتضی ہے_ان ربّك هوالخلّق العليم

٦_پیغمبر اکرم ﷺ کا کفار اور دشمنوں سے درگذر اور چشم پوشی کرنا ،انحضرت ﷺ کی خیر و صلاح اور اپ ﷺ کی تربیت و کمال کے لئے تھا_فاصفح الصفح الجميل _ان ربّك هوالخلّق العليم

جملہ "ان ربّک" جملہ "فاصفح..." کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے_یعني:اے رسول ﷺ درگذر کیجئے; کیونکہ پروردگار اور تیرا ربّ جانتا ہے کہ کون سا کام تیری مصلحت اور تیرے رشد وکمال کے لئے ہے_

افرینش:افرینش کی عالمانہ خلقت ۲،۵

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کو اذیت ۴;انحضرت ﷺ کو تسلی ۴; انحضرت ﷺ کی جانب سے عفو ٦;انحضرت ﷺ کے تکامل کا پیش خیمہ ٦;انحضرت ﷺ کے مصالح ٦

اسما وصفات :خلاق ۳; علیم ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علم ۱;اللہ تعالی کی خالقیت ۱;اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۵;اللہ تعالی کے اختصاصات ۱

توحید:خالقیت میں توحید ۱

نظریہ ء کائنات :توحیدی نظریہ ء کائنات ۱

دشمنان :دشمنوں کو عفو ٦;دشمنوں کی اذیتیں ۴

کفار:کفار کو عفو ٦

آیت ۸۷

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾

اور ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم عطا کیا ہے_

۱_خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہونے والی چیزوں میں سے ایک "سورہ حمد" ہے_

ولقد ء اتینك سبعًا من المثاني

اکثر مفسرین کا نظریہ ہے کہ "سبعاً" سے سورہ حمد مراد ہے کہ جس کی سات ایتیں ہیں اور "المثاني" (جمع مثنی) قران کریم کی صفت ہے ;جیسا کہ سورہ زمر (ایت ۲۳) میں بھی یہ کلمہ قران کی صفت کے طور پر ذکر ہوا ہے_یاد رہے کہ روایات بھی اسی مطلب کی تائید کرتی ہیں_

۲_سورہ حمد، قران کے تمام سوروں میں ایک خاص مقام و منزلت اور بلند قدر و قیمت کا حامل سورہ ہے_

ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم

مندرجہ بالا مطلب ،قران کو "کتاب عظیم" کے عنوان سے بیان کرنے سے پہلے سورۂ حمد کے "ذکر" سے مختص ہوجانے سے اخذ ہوتا ہے_

۳_خداوند متعال ،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قران عطا کرنے والا ہے_ولقد ء اتینك ... القرآن العظیم

۴_قران، ایک با عظمت کتاب اور عظیم نعمت ہے_ولقد ء اتینك ... القراء ان العظیم

۵_قران، خداوند متعال کی خلاقیت اور علم کا ایک جلوہ ہے_

ان ربّك هوالخلّق العلیم _ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم

خداوند متعال کی دو صفات "خالقیت اور دانائي" کے بیان کے بعد "پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قران اعطا ہونے "کا ذکر ہوسکتا ہے خدا کی خالقیت اور علم کے مصادیق کو بیان کرنے کے لئے ہو_

۶_"عن یونس بن عبدالرحمان ...قال: سا لت ا باعبدالله علیه السلام "ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم "

قال: هی سورة الحمد و هی سبع ایات منها بسم الله الرّحمن الرّحیم وانما سمیت المثانی لا نها یثنّی فی الرکعتین;[1]یونس

---

۱)تفسیر عیاشی ،ج۱،ص۱۹;ح ۳،نور الثقلین ،ج۳،ص۲۷،ح ۹۸_

بن عبد الرحمن کہتے ہیں : میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے خدا کے کلام :"ولقد ء اتینك سبعًا من المثانى و القرآن العظیم "کے بارے میں پوچھا تو اپ علیہ السلام نے فرمایا:وہ سورہ حمد ہے کہ جس کی سات ایتیں ہیں اُن میں سے ایک "بسم الله الرحمن الرحیم "ہے اور اسے مثانی کہا گیا ہے کیونکہ یہ سورہ دو رکعت نماز میں دو بار پڑھی جاتی ہے_

انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورۂ حمد عطا ہونا ۱;انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قران کریم عطا ہونا ۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت کی نشانیاں ۵;اللہ تعالی کے عطایا ۳، ۱;اللہ تعالی کے علم کی نشانیاں ۵

روایت :٦

سورۂ حمد :سورۂ حمد کی فضیلت ٦، ۲، ۱;سورۂ حمد کے نام ٦

قران کریم :قران کریم کی اہمیت ۵;قران کریم کی عظمت ۴

نعمت : عظیم نعمتیں ۴;نعمت کے مراتب ۴;نعمت قران ۴

آیت ۸۸

﴿لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

لہذا آپ ان کفار میں بعض افراد کو ہم نے جو کچھ نعمات دنیا عطا کردی ہیں ان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور اس کے بارے میں ہرگز رنجیدہ بھی نہ ہوں بس آپ اپنے شانوں کو صاحبان ایمان کے لئے جھکائے رکھیں_

۱_خداوندمتعال، نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے دنیوی وسائل کی طرف نظریں رکھنے اور اُن میں جذب ہونے سے روکا_لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

"مدّ"کا معنی زیادہ اور طولانی کرنا ہے اور جب بھی یہ انکھ اور نظر کے بارے میں استعمال ہو تو انکھیں لگانے،کسی چیز کو گھورنے اور مجذوب ہونے کے معنی میں ہے_

۲_پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فریضہ ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے کثیر دنیوی وسائل کی طرف توجہ کیے بغیر اپنی پوری توجہ اُن کی ہدایت پر لگا دیں_لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

مذکورہ بالا ایت کے لئے کچھ احتمالات ذکر کیے گئے ہیں_مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم" سے یہ مراد ہوکہ:تمہارے ذہن میں بھی یہ نہیں انا چاہیے کہ خدا کے

دشمن کفار اس قدر زیادہ دنیوی وسائل سے کیوں بہرہ مند ہیں ؟تم اس قسم کے خیالات کے ذریعے اپنے اپ کو ان وسائل میں مشغول نہ کرو ;بلکہ تمہاری پوری توجہ خود اُن (کفار کی ہدایت) کی طرف ہونی چاہیے_

٣_دنیا کے تمام وسائل ،مال وثروت اور جلوے ،دین داری اور قران کے نورانی حقائق کی معرفت کے مقابلے میں ناچیز اور بے معنی ہیں_ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم _لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

پیغمبر اکرم ﷺ کو قران جیسی عظیم نعمت عطا کرنے کی یاددہانی کے بعد دنیا کے مادی وسائل اور متاع پر نظریں رکھنے سے نہی ،ہو سکتا ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_

۴_ظہور اسلام کے زمانے میں بعض کفار اور مشرکین ،قابل توجہ مادی وسائل اور مال وثروت سے بہرہ مند تھے_
لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

۵_دنیو ی زندگی کا مال و منال اور طلسمات ،جذاب اور دلربا ہوتے ہیں_لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

٦_دنیوی مال و منال پر نظر رکھنا اور رشک کرنا ایک ناپسندیدہ اور قابل مذمت چیز ہے_
لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

٧_اسلامی و دینی راہنمائوں کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ثروتمند اور مرفہ لوگوں کے اموال اور دنیوی مقام و مرتبے پر نظریں نہ رکھیں_لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم ولا تحزن علیهم واخفض جناحك للمو منین

٨_انسان کی تمام متاع اور ثروت کا سرچشمہ اور مالک خداوند متعال ہے_لاتمدّنّ عینیك الی ما متّعنا به ا زوجًا منهم

خداوند متعال نے انسان کے ہاتھ میں موجود وسائل و نعمات کو اپنی عطا کردہ قرار دیا ہے (متّعنا) اور اس سے یہ حقیقت ظاہرہوتی ہے کہ ان سب چیزوں کا سرچشمہ، خدا ہے_

٩_خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کو کفار و مشرکین کے لئے غمگین اور پریشان نہ ہونے کی نصیحت_لاتمدّنّ عینیك ... ولا تحزن علیهم

١٠_حق کو قبول نہ کرنے والے کفار اور مشرکین ،ہمدردی کے قابل نہیں_لاتمدّنّ عینیك ... ولا تحزن علیهم

جیسا کہ مفسرین نے کہا ہے ،کفار اور مشرکین کے لئے پیغمبر اکرم ﷺ کا غم واندوہ اُن کی حق ناپذیری کی وجہ سے تھا _پیغمبر ﷺ کو اُن کے لئے غم نہ کھانے کی نصیحت ممکن ہے اس لئے ہو کہ وہ اس قدر لیاقت نہیں رکھتے کہ اُن کے لئے غمگین ہوا جائے_

۱۱_کفار و مشرکین کی ہدایت کے لئے پیغمبر اکرم ﷺ کا شدید غمگین ہونا اور دل جلانا_لاتمدّنّ عينيك ... ولا تحزن عليهم

۱۲_پیغمبر اسلام ﷺ کا فریضہ ہے کہ اپ ﷺ مؤمنین کے ساتھ فروتنی (خفض جناح) کے ساتھ پیش ائیں_واخفض جناحك للمو منين"خفض جناح "(پر کھولنا)فروتنی اور تواضع سے کنایہ ہے_

۱۳_ایمان ، انسانوں کی قدر و منزلت کا معیار اور اُن کے سامنے فروتنی و تواضع کا ملاک ہے_واخفض جناحك للمو منين

مندرجہ بالا مطلب صفت "مؤمنین " کہ جو علیت کی طرف اشارہ ہے ، سے استفادہ کیا گیا ہے ;یعنی چونکہ وہ ایماندار ہیں تو پس اے رسول ﷺ اپ ﷺ بھی ان کے بارے میں فروتنی اختیار کریں_

۱۴_معاشرے کے رہبر و راہنما ،معاشرے کے بے ایمان اور خوشحال لوگوں کی حد سے زیادہ توجہ کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا به ا زوجًا منهم

اگرچہ یہ ایت پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں ہے لیکن اس سے ہم اخذ کرسکتے ہیں کہ یہ تنبیہ اور ہوشیار باش، معاشرے کے تمام رہبروں اور ذمہ دار لوگوں کو بھی شامل ہے_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ اور کفار کے مادی وسائل ۱;انحضرت ﷺ کاہدایت کرنا۱۱;انحضرت ﷺ کو نصیحت ۹;انحضرت ﷺ کونہی ۱;انحضرت ﷺ کی تواضع ۱۲;انحضرت ﷺ کی دلسوزی ۱۱;انحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱۲;انحضرت ﷺ کی شرعی ذمہ داری ۲،۱;انحضرت ﷺ کے پسندیدہ کام ۱۱

اقدار:اقدار کا معیار۱۳

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی مالکیت ۸;اللہ تعالی کی نصیحتیں ۹;اللہ تعالی کے نواہی ۱

ایمان :

ایمان کا کردار ۱۳

تواضع :تواضع کا معیار ۱۳

ثروت :ثروت کا سرچشمہ ۸

دنیا پرستی :دنیا پرستی کی مذمت ٦

دینداری :دینداری کی قدر وقیمت ۳

دینی قائدین :دینی قائدین کا زھد ۷;دینی قائدین کی ذمہ داری ۷

زھد :زھد کی اہمیت ۷

طمع : طمع کی مذمت ٦

عمل :ناپسندیدہ عمل ٦

رشک :ناپسندیدہ رشک ٦

قائدین :قائدین اور مرفہ افراد ۱۴;قائدین کی جائے لغزش ۱۴

قران کریم :قران کریم کی قدروقیمت ۳

کفار :صدراسلام کے کفار کے مادی وسائل ۴; صدر اسلام کے کفار کی ثروتمندی ۴;کفار پر اندوہ ۱۰; کفار پر ترحم ۱۰;کفار پر غم واندوہ سے اجتناب ۹ ; کفار کی مادی وسائل سے بے اعتنائی ۲، ۱;کفار کی ہدایت ۱۱;کفار کی ہدایت کی اہمیت ۲

مادی وسائل :مادی وسائل سے بے اعتنائی ۷;مادی وسائل کا سرچشمہ ۸;مادی وسائل کا مالک ۸;مادی وسائل کا ناچیز ہونا ۳;مادی وسائل کی جذابیت ۵

مشرکین :مشرکین پر غم و اندوہ ۱۰;صدراسلام کے مشرکین کے مادی وسائل ۴;مشرکین پر ترحم ۱۰;مشرکین پر غم و اندوہ سے اجتناب ۹;صدراسلام کے مشرکین کی ثروتمندی ۴;مشرکین کی ہدایت ۱۱

مؤمنین :مؤمنین کے لئے تواضع ۱۲

آیت ۸۹

﴿وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ﴾

اور یہ کہہ دیں کہ میں تو بہت واضح انداز سے ڈرانے والا ہوں_

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ -، لوگوں کے لئے اپنی ذمہ داری (انذار) کی حدود کا اعلان کرنے پر مامور تھے_
و قل انی ا نا النذیر المبین

۲_ پیغمبر اکرم ﷺ کی (ڈرانے اور خطرات سے اگاہ کرنے پر مبني) رسالت سب کے لئے قابل فہم، صریح اور ابہام سے خالی تھي_و قل انی ا نا النذیر المبین

۳_ انسان، وحی و دین الہی کی راہنمائي کے بغیر انتہائي اہم خطرات و تہدیدات سے دو چار رہتا ہے_
و قل انی ا نا النذیر المبین

انبیاء کرام علیہم السلام کا ڈرانا اور خطرات سے اگاہ کرنا، انسان کے لئے انتہائي اہم خطرات اور تہدیدات کے وجود پر دلالت کرتا ہے_بنابریں اگر انسان انبیاءے کرام علیہم السلام کے انذار اور تہدیدات کو قطع نظر کردے تو وہ بہت سے خطرات سے دوچار ہو جائے گا_

۴_ انذار (ڈرانا) اور خطرات سے اگاہ کرنا دینی مبلغین اور قائدین کا بنیادی فریضہ ہے_و قل انی ا نا النذیر المبین

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کی ذمہ داری کی حدود ۱;انحضرت ﷺ کی رسالت ۲;انحضرت ﷺ کی شرعی ذمہ داری ۱;انحضرت ﷺ کی صراحت ۲;انحضرت ﷺ کے انذار ۱;انحضرت ﷺ کے انذار کا واضح ہونا ۲

انسان :انسان کو تہدید ۳;انسانی لغزش کے مقامات ۳

تبلیغ :تبلیغ میں انذار ۴

خطرہ :خطرے کا پیش خیمہ ۳

دین :دین کی اہمیت ۳

دینی قائدین :دینی قائدین کی ذمہ داری ۴

مبلغین : مبلغین کی ذمہ داری ۴

وحی :وحی کا کردار ۳

آیت ۹۰

﴿كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى المُقْتَسِمِينَ﴾

جس طرح کہ ہم نے ان لوگوں پر عذاب نازل کیا جو کتاب خدا کا حصّہ بانٹ کرنے والے تھے _

۱_صدر اسلام میں قران کو تجزیہ و تقسیم کرنے والے (التقاطي) لوگ ،عذاب الہی سے دوچار ہوئے تھے_

كما ا نزلنا على المقتسمين

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ جب گذشتہ ایت کے جملہ " انا النذير..." میں لفظ عذاب تقدیر میں ہو اور فعل "ا نزلنا" کا مفعول ایک محذوف ضمیر ہو کہ جو عذاب کی طرف لوٹ رہی ہو_بنابریں ایت کا معنی یوں ہو جائے گا :"جس طرح ہم نے عذاب " مقتسمین "پر نازل کیا ہے_یاد رہے کہ " المقتسم "کا معنی وہ شخص ہے کہ جو کسی چیز کو چند جزء میں تقسیم کرے اور بعد والی ایت (الذین جعلوا القرء ان عضین) کے قرینے سے اس سے مراد قران کو جز جز کرنے والے لوگ ہیں کہ جو قران کے بعض معارف کو تو قبول کرلیتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں_

۲_ظہور اسلام اور قران کے نزول کے بعد قران کو تجزیہ کرنے والے التقاطی گروہ کا پیدا ہو جانا_

كما ا نزلنا على المقتسمين

۳_مسلمانوں کی طرح اہل کتاب بھی قران کے مخاطبین میں سے ہیں_

ولقد ء اتينك ...و القران العظيم ...كما ا نزلنا على المقتسمين

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب " انزلنا "کا مفعول ایک ایسی ضمیر ہو کہ جو قران کی جانب لوٹ رہی ہو اور " المقتسمین" سے مراد بعض شان نزول کے مطابق یہود و نصاری ہوں (روح المعانی)

۴_دین میں التقاط (دین کے کچھ حصے کو قبول کرنا اور کچھ کا انکار کرنا) ایک ایسا بڑا گناہ ہے جو عذاب الہی کا پیش خیمہ بنتا ہے_كما ا نزلنا على المقتسمين

۵_"عن ابن عباس سا ل رجل رسول الله ﷺ قال: ا را يت قول الله: "كما ا نزلنا على المقتسمين"قال: اليهود والنصارى ...;[۱]حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے سوال کیا اور کہا:اپ ﷺ کی خداکے قول :"کما ا نزلنا علی المقتسمین" کے بارے میں کیا رائے ہے_؟ انحضرت ﷺ نے فرمایا:(مقتسمین سے مراد)یہود و نصاری ہیں_

اسلام :تاریخ صدر اسلام ۲،۱

دین :دین کے بعض حصے کو جھٹلانے کے اثرات ۴;دین کے بعض حصے کو قبول کرنے کے اثرات ۴;دینی افات کی شناخت ۴

روایت:۵

عذاب :اہل عذاب ۱;عذاب کا پیش خیمہ ۴

عیسائی :۵

قران :صدر اسلام میں قران کو تجزیہ کرنے والے ۲ ; قران کو تجزیہ کرنے والوں کا عذاب ۱ ; قران اور اہل کتاب ۳;قران کو تجزیہ کرنے والے ۵; قران کے مخاطبین ۳

گناہان کبیرہ :۴

مقتسمین : مقتسمین سے مراد ۵//یہود :۵

آیت ۹۱

﴿الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ﴾

جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے کردیا ہے_

۱_یہود اور نصاری کا نزول قران اور ظہور اسلام کے بعد، التقاط (دین کے کچھ حصے کو قبول کرنے اور کچھ کا انکار کرنے) کی طرف رجحان ہوگیا تھا اور وہ قران کی بعض ایات پر ایمان لاتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے_

الذين جعلوا القرآن عضين

"عضین "،"عضة" کی جمع ہے_جس کا معنی جز ہے_اور معارف دین کو قبول کرنے میں تجزیہ (جز جز کرنا) اہل کتاب کی

---

۱)الدرالمنثور،ج۵،ص۹۸_

عادت ہے چونکہ کفار اور مشرکین اصل دیانت کو ہی قبول نہیں کرتے تھے ;جیسا کہ خداوند متعال نے اہل کتاب کو اسی صفت کے ساتھ یاد کیا ہے :" ...ویقولون نئومن ببعض و نکفر ببعض ..."(سورہ نساء ، ایت ۱۵۰)

۲_ کفار قریش ، قران کے نزول اور ظہور اسلام کے بعد قران کی ایات کو چند قسموں میں تقسیم کر کے ہر قسم کا تہمت و افتراء اور دوسرے مختلف حیلوں و بہانوں کے ساتھ مذاق اُڑایا کرتے اور اُس کا انکار کرتے تھے_

المقتسمین _الذین جعلوا القرآن عضین

یہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب اس ایت اور اس سے پہلے والی ایت سے کفار قریش مراد ہوں جیسا کہ ان کے شان نزول میں ایا ہے_ اور وہ سب کے سب (تقریباً ۱۶ افراد) مختلف طریقوں سے ہلاک ہوئے ہیں_

۳_ اسلام اور قرانی معارف و تعلیمات، باہم مربوط ومرتبط اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہونے والا ناقابل تقسیم مجموعہ ہے_

المقتسمین _الذین جعلوا القرآن عضین

۴_ اسلام وقران کے پورے مجموعے پر ایمان لانا ضروری اور ہر قسم کے تجزیہ و التقاط سے پرہیز لازمی ہے_

المقتسمین _الذین جعلوا القرآن عضین

۵_"عن ابن عباس قال: سا ل رجل رسول الله ﷺ " ...الذین جعلوا القرآن عضین" قال: امنوا ببعض وکفروا ببعض;[1] حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا ﷺ سے خداوندمتعال کے فرمان :" الذین جعلوا القرء ان عضین " کے بارے میں سوال کیا تو انحضرت ﷺ نے فرمایا :قران کے بعض حصوں پر ایمان لے اتے ہیں اور بعض کے منکر ہو جاتے ہیں_

۶_"عن ا بی جعفر علیه السلام و ا بی عبدالله علیه السلام عن قوله:"الذین جعلوا القرآن عضین" قال: هم قریش; [2] حضرت امام باقراور امام صادق علیہما السلام سے خداوند متعال کے کلام :" الذین جعلوا القرآن عضین " کے بارے میں منقول ہے کہ اپ علیه السلام نے فرمایا :"وہ قریش تھے_"

اسلام :

---

۱) الدرالمنثور، ج۵،ص۹۸_

۲) تفسیرعیاشي،ج۲،ص ۲۵۲، ح۴و ص ۲۵۱ ، ح ۴۳;نورالثقلین ، ج۳،ص۳۱،ح۱۱۹_

تعلیمات اسلام کا باہم مرتبط ہونا ۳; اسلام کا ناقابل تجزیہ ہونا ۳; اسلام کو جز جز کرنے سے اجتناب ۴

ایمان: قرآن کے بعض حصوں پر ایمان ۱،۵

روایت: ۵،۶

عیسائي: عیسائي اور قرآن ۱

قرآن کریم: قرآن کریم سے استہزء کرنے والے ۲،۵; قرآن کریم پر افتراء باندھنے والے ۲; قرآن کریم کا باہم مرتبط ہونا ۳; قرآن کریم کا ناقابل تفکیک ہونا ۳; قرآن کریم کو تجزیہ کرنے والے ۱، ۶ ; قرآن کریم کی تکذیب کرنے والے ۲; قرآن کریم کے تجزیہ سے اجتناب ۴

قریش کفار قریش کا استہزاء ۲; کفار قریش کا افترائ ۲کفار قریش کی تہمتیں ۲; قریش اور قران کریم ۶

کفر: قران کے بعض حصے سے کفر ۱،۵

یہود: یہود اور قران ۱

آیت ۹۲

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ﴾

لہذا آپ کے پروردگار کی قسم کہ ہم ان سے اس بارے میں ضرور سوال کریں گے _

۱_ تمام کفار اور دین کو تقسیم کرنے والوں سے پوچھ گچھ کے بارے میں خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ اپنی ربوبیت کی قسم کھانا_فو ربّك لنسئلنّهم ا جمعين

" لنسئلنّهم"کی جمع غائب کی ضمیر ہو سکتا ہے اُن کفار کی طرف لوٹ رہی ہو کہ جن کا تذکرہ گذشتہ چند ایات میں گذر چکا ہے(...ازوجاً منهم) اور ہو سکتا ہے یہ" المقتسمين" کی طرف اشارہ ہو_ مذکورہ بالا مطلب ہر دو احتمال کی بناء پر ہے_

۲_ اثبات اور حقائق کے لئے قسم کھانا ایک جائز اور مشروع امر ہے_

فو ربّك لنسئلنّهم

خداوند متعال کے اثبات قیامت کے لئے قسم کھانے سے خود قسم کھانے کی مشروعیت اور جواز کا استفادہ ہو سکتا ہے_

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ ، پروردگار کے نزدیک بلند مرتبہ شخصیت رکھنے کے ساتھ ساتھ اُس کے خاص لطف و عنایت سے بھی بہرہ مند ہیں_ فو ربّك

یہ کہ خداوند متعال نے اپنی قسم میں رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کیا ہے اور فرمایا ہے:"تیرے پروردگار کی قسم ..."اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۴_ صفت "ربّ"خداوند متعال کی اہم ترین صفات میں سے ہے_ فو ربّك

چونکہ صفت "ربّ" کی قسم کھائی گئي ہے لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہو سکتا ہے_

۵_ قیامت ، مجرمین اور ایات قران کا تجزیہ کرنے والوں سے پوچھ گچھ کا دن ہے_ لنسئلنّهم ا جمعين

پوچھ گچھ کے لئے فعل مضارع "نسئل"کالایا جانا ہو سکتا ہے ائندہ اور روز قیامت کی طرف اشارہ ہو_

۶_ قیامت کے دن تمام انسانوں کی بغیر کسی استثناء کے خداوند متعال کی طرف سے پوچھ گچھ ہوگی_

فو ربّك لنسئلنّهم ا جمعين

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب ضمیر "ھم" کا مرجع "انى انا نذير مبين" کے قرینے سے تمام انسان ہوں_ چونکہ رسول اکرم ﷺ کا "نذیر"ہونا سب انسانوں کے لئے ہے_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کے فضائل ۳

اسما و صفات :ربّ ۴

حقائق :اثبات حقائق کے لئے قسم کھانا ۲

دین :دین میں تجزیہ کرنے والوں کا مواخذہ ۱

قسم کھانا :جائز قسم کھانا ۲;:: قسم کھانے کے احکام ۲;ربوبیت خدا کی قسم کھانا ۱

قران کریم :قران کریم کو تجزیہ کرنے والوں کا اُخروی مواخذہ ۵;قران کریم کی قسمیں ۱

قیامت :

قیامت کی خصوصیات ۵;قیامت میں عام مواخذہ ہونا ٦

کفار :کفار سے مواخذہ ١

گناہگار لوگ :ان سے اُخروی مواخذہ ۵

لطف خدا :لطف خدا جن کے شامل حال ہے ٣

آیت ٩٣

﴿عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

جو کچھ وہ کیا کرتے تھے _

١_ قیامت کے دن خداوند متعال کی طرف سے انسانوں کے تمام اعمال و کردار کے بارے میں پوچھا جائے گا _

لنسئلنّهم ...عمّا كانوا يعملون

٢_ قیامت کے دن خداوند متعال کی جانب سے کفار اور قران کا تجزیہ کرنے والوں کے تمام اعمال و کردار کی پوچھ گچھ ہو گي_المقتسمين _الذين جعلوا القرآن عضين_ فوربّك لنسئلنّهم ا جمعين_عمّا كانوا يعملون

٣_تمام انسان اپنے اعمال اور کردار کے سلسلے میں جوابدہ ہیں _لنسئلنّهم ...عمّا كانوا يعملون

۴_ربوبیت الہی ،انسان کے اعمال و کردار کے مقابلے میں پوچھ گچھ اور سزا و جزا دینے کی مقتضی ہے_

فو ربّك لنسئلنّهم ا جمعين_عمّا كانوا يعملون

۵_انسان کے اعمال اور کردار قیامت کے دن پوچھ گچھ اور محاسبے کا معیارہیں اور اُنہی کے ذریعے اس کی عاقبتمعیّن ہوتی ہے_لنسئلنّهم ...عمّا كانوا يعملون

اجر :اجر کا پیش خیمہ ۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات ۴

انسان :انسان کی ذمہ داری ٣

سزا :

سزا کا پیش خیمہ ۴

عاقبت :اُخروی عاقبت میں موثر عوامل ۵

عمل : عمل کا اُخروی مواخذہ ۱; عمل کا جوابدہ ۳; عمل کے اثرات ۵; عمل کے مواخذہ کا پیش خیمہ ۴

قران کریم :قران کریم کا تجزیہ کرنے والوں کا اُخروی مواخذہ ۲

قیامت :قیامت میں مواخذہ ۲،۱;قیامت میں مواخذہ کا معیار ۵

کفار:کفار کا اُخروی مواخذہ ۲

آیت ۹۴

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾

پس آپ اس بات کا واضح اعلان کردیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور مشرکین سے کنارہ کش ہوجائیں ۔

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ واضح ، اشکارااوربغیر کسی ابہام کے اپنے الہی منصبی فرائض اور رسالت کے ابلاغ پر مامور تھے_

فاصدع بما تو مر

لغت میں "صدع"واضح و اشکار بات کرنے کو کہتے ہیں ۔

۲_ بعثت کے اغاز (مکی دور) میں پیغمبر اکرم ﷺ کی دعوت بعض مخفی کاموں ،رازداری اور تقیہ کے ہمراہ تھي_

فاصدع بما تو مر

دعوت کو اشکار کرنے کا لازمہ اُس کا مخفی رکھنا ہے خواہ وہ کچھ وقت کے لئے ہی کیوں نہ ہو_

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ کے منصبی فرائض ،فرامین خدا کے دائرے میں تھے_فاصدع بما تو مر

۴_ پیغمبر اکرم ﷺ ،کفار و مشرکین کی عہد شکنی ،اذیت و ازار سے بے اعتنائي اور اُن سے منہ موڑنے اور اپنی دعوت میں ثابت قدم رہنے پر مامور تھے_فاصدع بما تو مرو ا عرض عن المشركين

"مشرکین سے منہ موڑنے" سے مراد یہ نہیں کہ اُن سے کنارہ گیری کی جائے_چونکہ یہ ایت کے پہلے حصے (فاصدع بما تومر) کہ جس میں اشکارا دعوت کا اظہار ہے،کے ساتھ سازگار نہیں بلکہ پیغمبر اکرم ﷺ مکہ میں مشرکین و کفار کی جانب سے بہت زیادہ ستائے گئے تھے لہذا مراد وہی ہے جو مذکورہ بالا مطلب میں ایا ہے_یاد رہے کہ بعد والی ایت (انا كفينك المستهزءين) بھی اسی حقیقت کی تاکید کر رہی ہے_

۵_دینی نظریات اور اُصول کو بیان کرنے میں صراحت و قاطعیت ،دینی راہنمائوں پرایک واجب اور ضروری فریضہ ہے_
فاصدع بما تو مرو ا عرض عن المشرکین
٦_"عن عبیداللہ بن علی الحلبی قال: سمعت ا باعبداللہ علیہ السلام یقول: مکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمکة بعد ماجاء ھ الوحی عن اللہ تبارك وتعالی ثلاث عشرة سنة منھا ثلاث سنین مختفیاً خائفاً لایظھر، حتی ا مرہ اللہ عزّوجلّ ا ن یصدع بما ا مرہ بہ، فا ظھر حینئذ الدّعوة;[1] عبید اللہ بن علی الحلبی کا کہنا ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند متعال کی جانب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اس کے بعد اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ سال تک مکہ میں رہے_کہ جن میں سے تین سال مخفی اورپنہاں تھے اور اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اجتماعات میں) ظاہر نہیں ہوتے تھے_یہاں تک کہ خدا نے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمان دیا کہ جو کچھ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر کیا گیا ہے اُ سے اشکارا بیان کرو_اس کے بعد اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعوت کو علنی کردیا_
۷_"عن محمد بن علی الحلبی عن ا بی عبداللہ علیہ السلام قال: اکتتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمکة مختفیاً خائفاً خمس سنین لیس یظھر ا مرہ ... ثم ا مرہ اللہ عزّوجلّ ا ن یصدع بما ا مر بہ فظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ا ظھر ا مرہ;[2] محمدبن علی الحلبی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ سال تک مکہ میں اپنی رسالت کوپنہاں رکھا_اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخفی اور خوفزدہ تھے اور اپنی رسالت کو اشکار نہیں کرتے تھے...پھر خداوند عزوجل نے اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمان دیا کہ اپنی رسالت کو اشکار کرو_پس انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشکار ہو گئے اور اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علنی دعوت شروع کردي_
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشکار دعوت ۷،٦; انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استقامت ۲; انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ ۱;آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ۷; آنحضرت کی رسالت ۳;آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری ۴;آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی ذمہ داری ۱;آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صراحت ۱;آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخفی دعوت۷،٦،۲; آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت ۴
احکام :۵

1) کمال الدین ،ص۳۴۴، ح۲۹، ب۳۳; نور الثقلین ، ج ۳، ص ۳۲ ، ح ۱۲۳_

2) کمال الدین ،ص۳۴۴، ح۲۸، ب۳۳; نور الثقلین ، ج ۳، ص ۳۲ ، ح ۱۲۱_

اسلام :تاريخ صدر اسلام ۷،٦،٢

الله تعالى :الله تعالى كے اوامر ٣

تبليغ :تبليغ ميں صراحت ١،٥;تبليغ ميں قاطعيت ٥

دين :دين كى تبليغ ٥

دينى قائدين :دينى قائدين كى شرعى ذمہ دارى ٥

روايت :۷،٦

مشركين :مشركين كى اذيتيں اور انحضرت ﷺ ٣;مشركين سے منہ موڑنا ٣

واجبات :٥

آيت ٩٥

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾

ہم ان استہزاء كرنے والوں كے لئے كافى ہيں _

١_پيغمبر اكرم ﷺ كو مشركين اور دشمنوں كى اذيت وازار اور استہزاء كے مقابلے ميں خداوند متعال كى حمايت حاصل تھي_انا كفينك المستهزء ين

٢_خداوندمتعال كا پيغمبر اكرم ﷺ كواپ ﷺ سے استہزاء كرنے والوں كے شركو دفع كرنے كى خوشخبرى دينا_

انا كفينك المستهزء ين

٣_دشمنوں اور مشركين سے بے اعتنائي كرنے اور اپنى دعوت كو علنى و اشكارا كرنے ميں انحضرت ﷺ كا سب سے بڑا پشت پناہ،دشمنوں كے مقابلے ميں خداوند متعال كا پيغمبر اكرم ﷺ كى حمايت كرنا تھا_

فاصدع بما تو مرو ا عرض عن المشركين _انا كفينك المستهزء ين

جملہ " انا كفينك ... " جملہ " فاصدع بما تو مرو... " كے لئے تعليل كى حيثيت ركھتا ہے;يعنى چونكہ ہم تمہارى حمايت كرتے ہيں پس جس چيز كا تجھے حكم ديا گيا ہے اُس پر عمل كرو اور مشركين سے منہ موڑ لو_

٤_پيغمبر اكرم ﷺ كو اپنى رسالت كے پہلے دور (دوران

مکہ) میں مشرکین کی طرف سے تمسخر، شدید مخالفتوں اور روحانی اذیت وازار کا سامنا کرنا پڑا تھا_
و ا عرض عن المشركين _انا كفينك المستهزء ين
۵_استہزا اور تمسخر کرنا،پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین اور دشمنوں کا طریقہ تھا_انا كفينك المستهزء ين
پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین اور دشمنوں کو "استہزاء کرنے والوں "کے نام سے یاد کیا جانا اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انحضرت ﷺ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ اس طریقے سے استفادہ کرتے تھے_
٦_پیغمبر اکرم ﷺ ، اپنی دعوت کو اشکار اور علنی کرنے کی صورت میں مشرکین و کفار کیطرف سے دشمنی اور روحانی اذیت وازار سے پریشان تھے_فاصدع بما تو مر ...انا كفينك المستهزء ين
احتمال ہے کہ جملہ "انا كفينك المستهزئين"پیغمبر اکرم ﷺ کی پریشانیوں کا جواب ہو کہ جو اپ ﷺ کو خدا کے فرمان:" فاصدع بما تو مر... واعرض عن المشركين "کے بعد اپنی دعوت کو علنی کرنے کی وجہ سے لاحق تھیں_
۷_" عن ا بان بن عثمان الا حمر رفعه قال: المستهزئون برسول الله ﷺ خمسة، الوليد بن المغيرة المخزومى والعاص بن وائل السهمى والا سود بن عبديغوث زهرى والا سود بن مطلّب والحارث بن الطُلاطلة الثقفي;[1]ابان بن عثمان احمدکی ایک مرفوعہ روایت میں ایا ہے کہ (معصوم عليه السلام)نے فرمایا:"پیغمبر اکرم ﷺ سے استہزاء کرنے والے پانچ شخص تھے:۱_ولید بن مغیرہ مخزومی ،۲_عاص بن وائل سہمی ،۳_اسود بن عبد یغوث زھري،۴_اسود بن مطلب ،۵_حارث بن طلا طلة الثقفي"
انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ سے استہزا کرنے والوں کے شر کا دور کرنا ۲;انحضرت ﷺ سے استہزا کرنے والے ۷; انحضرت ﷺ کا استہزا ۵،۴،۱;انحضرت ﷺ کو اذیت ۴ ،٦;انحضرت ﷺ کو بشارت ۲; انحضرت ﷺ کی اشکارا دعوت ٦،۳;انحضرت ﷺ :کی پریشانی ٦;انحضرت ﷺ کی دشمنوں سے بے اعتنائي ۳; انحضرت ﷺ کی مشرکین سے بے اعتنائي۳;انحضرت ﷺ کے حامی ۱ ، ۳;انحضرت ﷺ کے دشمن ٦;انحضرت ﷺ کے دشمنوں کا استہزا ۱،۵ ;انحضرت ﷺ کے دشمنوں کی اذیتیں ۱ ; انحضرت ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ مقابلے کا طریقہ ۵;انحضرت ﷺ کے مخالفین کا استہزا ۵ ; انحضرت ﷺ کے مخالفین کے ساتھ مقابلے کا طریقہ ۵; انحضرت ﷺ کے مخالفین ۴

۱)خصال شیخ صدوق ،ص۲۷۹،ح ۲۴;نور الثقلین ،ج۳، ص۳٦، ح۱۲۷_

اسلام :تاریخ صدر اسلام ۷، ۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی بشارتیں ۲

اللہ تعالی کی حمایتیں :اللہ تعالی کی حمایتیں جن کے شامل حال ہیں ۳، ۱

روایت:۷

قران کریم :قران کا استہزاء کرنے والوں کا شر دور کرنا ۲

کفار:کفار کی دشمنی ۶;کفار کے استہزاء ۶

مشرکین مشرکین اور انحضرت ﷺ ۴;مشرکین کی اذیتیں ۱، ۴ ; مشرکین کی دشمنی ۶;مشرکین کے استہزا ۶، ۴، ۱

آیت ۹۶

﴿الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللهِ إِلهاً آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾

جو خدا کے ساتھ دوسرا خدا قرار دیتے ہیں اور عنقریب انہیں ان کا حال معلوم ہوجائے گا_

۱_ پیغمبر ﷺ کے ساتھ استہزا کرنے والے، مشرک اور اللہ تعالی کے سوا کسی اور معبود کے معتقد تھے_

المستهزء ين_الذين يجعلون مع الله الهًا ء اخر

۲_ اللہ کے سوا کسی اور کی خدائي کا عقیدہ اور شرک ،مکہ کے اکثر لوگوں کا مذہب اور دین تھا_

و ا عرض عن المشركين ...الذين يجعلون مع الله الهًا ء اخر

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ سے ٹھٹھہ مذاق کرنے والے مشرکین کو شدید عذاب کی دھمکی دی گئي ہے_

الذين يجعلون مع الله الهًا ء اخر فسوف يعلمون

جملہ " فسوف یعلمون "(عنقریب جان لیں گے)تہدید و دھمکی کی حیثیت رکھتا ہے_

۴_ قیامت ،حقائق کے منکشف ہونے اور حق و باطل کے روشن ہونے کا دن ہے_

الذين يجعلون مع الله الهًا ء اخر فسوف يعلمون

مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ جب "جاننے "کا وقت ،روز قیامت ہو_

۵_خداوندمتعال کا پیغمبر اکرم ﷺ کو اپنی رسالت اور مقاصد میں اس طرح کامیاب و موفق ہونے کی بشارت دینا کہ جس کا مشرکین اور دشمن محسوس کرتے ہوئے نظارہ کریں گے_

انا کفینك المستهزء ین_الذین یجعلون مع الله الهًا ء اخر فسوف یعلمون

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "یعلمون"کا مفعول پیغمبر اکرم ﷺ کی اپنی رسالت میں کامیابی ہو کہ جو مشرکین اور دشمنوں کی شکست اور ناکامی کے ہمراہ ہے_

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ سے استہزا کرنے والوں کا عقیدہ ۱; انحضرت ﷺ سے استہزا کرنے والوں کا شرک ۱; انحضرت ﷺ کو بشارت ۵;انحضرت ﷺ سے استہزا کرنے والوں کو ڈرانا ۳;انحضرت ﷺ سے

آیت ۹۷

(وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ)

اور ہم جانتے ہیں کہ آپ انکی باتوں سے دل تنگ ہو رہے ہیں _

۱_خداوندمتعال،نے مشرکین کی طرف سے غلط پروپیگنڈے اور استہزا کی وجہ سے پیغمبر اکرم ﷺ کی دل تنگی اور غم واندوہ سے اپنی اگاہی کا اظہار کیا_انا کفینك المستهزء ین ...ولقد نعلم ا نك یضیق صدرك بما یقولون

۲_مشرکین کی طرف سے غلط پروپیگنڈے اور اذیت

ناک استہزا کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کو تسلی و تشفی دینا _
المستهزء ين ... فسوف يعلمون_ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

۳_غلط پروپیگنڈا اور اذیت ناک ٹھٹھ و مذاق، اسلام اور پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے خلاف کفار و مشرکین کا دائمی حربہ تھا _
المستهزء ين ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

فعل مضارع "یقولون "مشرکین اور دشمنوں کے پروپیگنڈے اور باتوں کے دائمی اور مستمر ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۴_پیغمبر اسلام صلى الله عليه وآله وسلم ،مشرکین اور دشمنان اسلام کی طرف سے غلط پروپیگنڈے اور اذیت ناک استہزا سے غمگین اور اندوہ ناک رہتے تھے_المستهزء ين ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

۵_انبیاء ے کرام عليهم السلام بھی دوسرے انسانوں کی طرح اذیت و ازار سے متاثر ہوتے تھے_
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

٦_اسلامی معاشرے کے مصلحین اوردینی قائدین ہمیشہ سے دشمنوں کے غلط پروپیگنڈے اور اذیت ناک ٹھٹھ و مذاق سے دوچار رہے ہیں لہذا اُنہیں خدا کی حمایت اور لطف الہی سے اُمید وار رہنا چاہیے _
المستهزء ين ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

۷_خداوند متعال انسان کے ضمیر اور روحی و نفسیاتی احساسات اور عواطف سے کاملاً اگاہ ہے_
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم :انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کواذیت ۲،۴;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم سے استہزا ۱،۲،۳،۴;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کا اندوہ وغم ۴;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے خلاف پروپیگنڈا ۱،۳،۴;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے خلاف سازش ۳;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کے دشمن ۳;انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کو تسلی ۲

اسلام :دشمنان اسلام کی اذیتیں ۴;دشمنان اسلام کے استہزا ٦،۴

اللہ تعالی :اللہ تعالی اور انحضرت صلى الله عليه وآله وسلم کا غم واندوہ ۱;اللہ تعالی اور انسان کا ضمیر ۷;اللہ تعالی کا علم ۱;اللہ تعالی کا علم غیب ۷

اُمیدواری :اللہ تعالی کی حمایت سے اُمیدواری ٦;اللہ تعالی کے لطف سے اُمیدواری ٦

انبیاء :انبیاء کا بشر ہونا ۵;انبیاء کا متاثر ہونا ۵

دینی قائدین :دینی قائدین کی اُمید واری ٦;دینی قائدین کے خلاف پروپیگنڈا ٦

مشرکین :مشرکین کی اذیتیں ۲،۴;مشرکین کے استہزا ۱،۲ ،۳ ،۴;مشرکین کا مقابلہ کرنے کا طریقہ ۳

آیت ۹۸

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ﴾

تو آپ اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح کیجئے اور سجدہ گذاروں میں شامل ہوجایئے

۱_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کو حمد و ستائش خدا کے ساتھ تسبیح کرنے کا حکم_

فسبّح بحمد ربك وكن مّن الساجدين

"بحمد " میں "با" مصاحبت کے لئے ہے ;یعنی تسبیح کو خداوند متعال کی حمد وستائش کے ساتھ ہونا چاہیے_

۲_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کواپنی رسالت اور دشمنوں کی مخالفتوں کے سبب پیدا ہونے والے مصائب اور مشکلات میں نماز، عبادت اورپروردگار کی یاد سے مدد طلب کرنے کا حکم_

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون_فسبّح بحمد ربك وكن مّن الساجدين

مندرجہ بالا مطلب ،"فسبح "کی "فا" سے اخذ کیا گیا ہے کہ جو گذشتہ ایت سے اس جملے کی تفریع کے لئے ایا ہے_یعنی :خداوند متعال کاپیغمبر اکرم ﷺ کے غم واندوہ اوردل تنگی سے اگاہ ہونے کے بعد خدا کی جانب سے تسبیح اور حمد کے حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبادات ، غم واندوہ اورپریشانی کو ختم کرنے میں موثرہیں_

۳_ اسلامی معاشرے کے راہنمائوں اور حکمرانوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مشکلات کے مقابلے میں ذکر و عبادت اور نماز کے ذریعے پروردگار سے مدد طلب کرنے کی ضرورت ہے_

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك ...فسبّح بحمد ربك وكن مّن الساجدين

۴_ ذکر و عبادت میں تسبیح پروردگار کے ساتھ خدا کی حمد و ستائش کا ہونا ایک نیک اورپسندیدہ امر ہے_فسبّح بحمد ربك

۵_ خداوند متعال کی طرف سے اپنے بندوں کی حمایت

مقتضی ہے کہ اُس کا شکر اور تسبیح و عبادت کی جائے_ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك ...فسبّح بحمد ربك

" فسبّح " میں "فا" گذشتہ ایت پر تفریع ہے (گذشتہ ایت مشرکین کی اذیت ناک باتوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم ﷺ کو تسلی و تشفی پر مشتمل تھی) اُس پر اس ایت کی تفریع ہو سکتا ہے مذکورہ بالا نکتے کی جانب اشارہ ہو_

٦_ خداوند متعال کے بارے میں ہر قسم کے شرک اور ناروا، بات کے مقابلے میں اُس کی تسبیح و عبادت کرنا ضروری ہے_ولقد نعلم ... بما يقولون_فسبّح بحمد ربك

" فسبّح " میں گذشتہ ایت پر تفریع ہو سکتا ہے اس معنی میں ہو کہ اب جبکہ وہ خدا کے بارے میں ناروا باتیں کہتے ہیں اور پروردگار کی تنقیص کرتے ہیں ،پس تو اُس کی حمد و ستائش اور تسبیح کر_

٧_ خداوند متعال کا ذکر اور عبادت;مثلاً نماز، پریشانیوں اور غم واندوہ کو ختم کرنے ، ثابت قدمی و حوصلہ بلند کرنے اور اطمینان خاطر کا باعث بنتی ہے_ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك ...فسبّح بحمد ربك وكن مّن الساجدين

مفسرین کی اکثریت کا کہنا ہے کہ اس ایت میں سجدہ سے نماز مراد ہے_ اور اس کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے مطابق پیغمبر اکرم ﷺ جب بھی پریشان اور دل تنگ ہوتے تو نماز پڑھتے تھے_(مجمع البیان)

٨_ سجدہ اور خضوع ،نماز کی روح اور اصلی رکن ہے جس کو تمام عبادات میں خصوصی مقام حاصل ہے_

فسبّح بحمد ربك وكن مّن الساجدين

ہو سکتا ہے" سجدہ "سے نماز مراد ہو چونکہ نماز کے بجائے سجدے کا حکم دیا گیا ہے_ شاید یہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ سجدہ نماز کا اہم رکن اور اُس کی روح ہے_یاد رہے کہ تسبیح و حمد کی نصیحت کے بعد خدا کی طرف سے سجدہ کا حکم کہ ہر دو ایک طرح کی عبادت شمار ہوتی ہیں ، اس کے خاص مقام و منزلت کو ظاہر کرتا ہے_

٩_ خداوند متعال کی ربوبیت، اس بات کے لائق ہے کہ اُس کی تسبیح وحمد کی جائے اور انسان اُس کی بارگاہ میں فروتنی اور سجدہ بجا لائے_فسبّح بحمد ربك وكن مّن الساجدين

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کو وصیت ١،٢

استقامت :استقامت کے عوامل ٧

استمداد :اللہ تعالی سے استمداد ٣،٢;عبادت سے استمداد

۲;نماز سے استمداد ۲
اللہ تعالی :اللہ تعالی کی تسبیح کی اہمیت ۱،۶;اللہ تعالی کی تسبیح کے عوامل ۵،۹;اللہ تعالی کی ربوبیت ۹;اللہ تعالی کی حمایتیں
۵;اللہ تعالی کے سامنے سجدہ کے عوامل۹;اللہ تعالی کے وصایا ۲،۱
حمد :حمد خدا کی اہمیت ۱;حمد خدا کے عوامل ۵،۹
حوصلہ بلند ہونا :اس کے عوامل ۷
دینی قائدین :دینی قائدین کی ضروریات ۳
ذکر :اللہ تعالی کے ذکرکی اہمیت ۲،۳;اللہ تعالی کے ذکر کے اداب ۴;اللہ تعالی کے ذکر کے اثرات ۷; اللہ تعالی کے ذکر میں تحمید ۴ اللہ تعالی کے ذکر میں تسبیح ۴
سختی : سختی میں تسہیل کی روش ۲،۳
عبادت:اللہ کی عبادت کی اہمیت ۲،۳،۶;اللہ کی عبادت کے عوامل ۵;اللہ کی عبادت میں تحمید ۴; اللہ کی عبادت میں تسبیح ۴;عبادت کے اداب ۴;عبادت کے اثرات ۷
عمل :پسندیدہ عمل ۴
غم واندوہ:غم واندوہ ختم ہونے کے عوامل ۷
قلبی اطمینان:قلبی اطمینان کے عوامل ۷
نفسیات :تربیتی نفسیات ۷
نماز :نماز کی اہمیت ۳،۲;نماز کے اثرات ۷;نماز کے ارکان ۸;نماز میں خضوع کی اہمیت ۸;نماز میں سجدے کی اہمیت ۸

آیت ۹۹

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾

اور اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے جب تک کہ موت نہ آجائے _

۱_خداوند متعال کی طرف سے پیغمبر اکرم ﷺ کو عمر کے اخر تک عبادت کرنے کا حکم _

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یقین " سے موت مراد ہو _جیسا کہ سورہ "مدثر" کی ایت ۴۷ میں بھی موت کو "یقین " سے تعبیر کیا گیا ہے _قابل ذکر ہے کہ " تحصیل یقین "کے بجائے "انے"(یا تي) کی تعبیر سے بھی اس مطلب کی تائید ہو سکتی ہے _

۲_پوری عمر پروردگار کی عبادت کرنا، بندوں کا فریضہ ہے_واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

۳_انسان موت کے بعد ہی حقائق سے اگاہ ہوتا ہے اور اُسے اُن کا یقین اتا ہے_واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

مندرجہ بالا مطلب کو موت کی وجہ تسمیہ "یقین "

سے اخذ کیا گیا ہے_یعنی موت کو اس لئے "یقین" کہا جاتا ہے چونکہ انسان پر حقائق اشکار ہو جاتے ہیں اور اُ سے اُنکا یقین اجاتا ہے_

۴_خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کو یقین کے مرتبے پر فائز ہونے تک پروردگار کی عبادت کرنے کی نصیحت _

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب کلمہ "یقین"اپنے لغوی و اصطلاحی معنی میں استعمال ہوا ہو_

۵_پیغمبر اکرم ﷺ خداوند متعال کی خصوصی تربیت اور خاص توجہ کے تحت تھے_واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

ہو سکتا ہے مذکورہ مطلب اس لئے اخذ کیا گیا ہو کہ صفت "ربّ" ،کاف خطاب کی طرف مضاف ہے کہ جس کا مرجع پیغمبر ﷺ ہیں_ لہذا اس نکتہ کی بناء

پر خداوند سب بندوں کا "ربّ" ہے_

٦_یقین ، ایمان و معرفت کے بلند ترین مراتب کی علامت ہے_واعبد ربك حتی یاتیك الیقین

چونکہ پیغمبر اکرم ﷺ کہ جو ایمان کا مظہر ہیں کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپ ﷺ یقین پر فائز ہونے کے لئے عبادت کریں_اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

٧_یقین کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہونا ہی عبادت کا فلسفہ اور مقصد ہے_واعبد ربك حتی یاتیك الیقین

"حتی" غایت کی انتہاکے لئے ہے جو "الی" کے معنی میں ہے اوراس ایت میں "یقین" کو "عبادت" کے لئے غایت و مقصد کے طور پر لیا گیا ہے(واعبد...)_

٨_خداوند متعال کی ربوبیت ، اُس کی بارگاہ میں عبادت کی مقتضی ہے_واعبد ربك حتی یاتیك الیقین

انحضرت ﷺ :انحضرت ﷺ کامربی ٥;انحضرت ﷺ کو نصیحت ٣ ;انحضرت ﷺ کی شرعی ذمہ داری ١;انحضرت ﷺ کی عبادات ١;انحضرت ﷺ کی عبودیت ١; انحضرت ﷺ کے فضائل ٥

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی ربوبیت ٨;اللہ تعالی کی نصیحتیں ٣;اللہ تعالی کے اوامر ١

انسان:انسانوں کی شرعی ذمہ داریاں ٢

ایمان :ایمان کے مراتب ٦

شرعی ذمہ داري:شرعی ذمہ داری کا سب کے لئے ہونا ٢

شناخت :شناخت کے مراتب ٦

عبادت:خدا کی عبادت ٣، ٢;خدا کی عبادت کے عوامل ٨;عبادت کا فلسفہ ٧

لطف خدا :لطف خدا جن کے شامل حال ہے ٥

یقین :موت کے بعد کے حقائق کا یقین ٣;یقین کی اہمیت ٧، ٦

۱۶- سورہ نحل

آیت ۱

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

﴿أَتَى أَمْرُ اللهِ فَلاَ تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

بنام خدائے رحمان و رحیم

امر الہی آگیا ہے لہذا اب بلاوجہ جلدی نہ مچاؤ کہ خدا ان کے شرک سے پاک و پاکیزہ اور بلند و بالا ہے_

۱_ خداوند عالم کی طرف سے اسلام و توحید کی فتح اور شرک و مشرکین کی رسوائي کا فرمان جاری ہونا_

آتی امراللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالی عمّا یشرکون

مذکورہ بالا تفسیر اس بناء پر ہے کے جب "امر" کا معنی فرمان ہو لیکن فرمان کس چیز کے بارے میں ہے آیت کا ذیل (سبحانہ و تعالی عَمّا یشرکون) ممکن ہے اس بات پر قرینہ ہو کہ امر سے یہاں مراد شرک کی شکست و رسوائي اور توحید کی فتح ہے_

۲_ صدر اسلام کے مسلمان توحید اور اسلام کی حاکمیت اور خدائي وعدے کے جلد متحقق ہونے کے خواہاں تھے_

آتی امراللہ فلا تستعجلوهسبحانہ و تعالی عمّا یشرکون

"لا تستعجلوہ " کے مخاطب کے بارے میں دو احتمال ہے ایک یہ کہ اس سلسلے میں عجلت مسلمانوں کی طرف سے پائي_ دوسرا یہ کہ مشرکین یہ چاہتے تھے کہ وعدہ الہی (عذاب یا توحید کی حاکمیت یا قیامت) جلد از جلد وقوع پذیر ہو_ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر ہے_

۳_ مؤمنین کا وظیفہ ہے کہ وہ صبر و شکیبائي سے کام لیتے ہوئے خدائي وعدوں کے جلد تحقق کی خواہش سے پرہیز کریں_

آتی امراللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالی عمّا یشرکون

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ "لاتستعجلوہ" مخاطب اور" یشرکون" غائب کا صیغہ ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے فعل کے مخاطب ، مؤمنین ہوں_

۴_ صدر اسلام کے مشرکین، دشمنی اور مذاق اڑانے کی خاطر الہی وعدوں (عذاب، اسلام کی حاکمیت اور قیامت) کے جلد وقوع پذیر ہونے کے خواہاں تھے_آتی امراللہ فلا تستعجلوہ

یہ احتمال ہے کہ "تستعجلوہ" کا مخاطب مشرکین ہوں جو الٰہی وعدوں کے تحقق کے خواہش مند تھے کیونکہ عام طور پر کوئي بھی اپنے دشمن کی فتح اور اپنی شکست و رسوائي کا خواہشمند نہیں ہوتا اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نزول عذاب کے سلسلے میں مشرکین کی جلد بازی، دشمنی اور تمسخر کی خاطر تھي۔

۵۔ خدائي وعدوں کے جلد وقوع پذیر ہونے کے سلسلے میں عجلت اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں ہے۔

آتی امراللہ فلا تستعجلوہ

۶۔ خدائي وعدے حتمی اور اپنے مقررہ وقت پر انجام پذیر ہوتے ہیں۔آتی امراللہ فلا تستعجلوہ

۷۔ خداوند عالم ہر قسم کے شریک سے منزہ و مبرّہ ہے۔سبحنہ ...عمّا یشرکون

۸۔ خداوند عالم کی ذات اقدس اس چیز سے بالاتر ہے کہ اس کے لیے کسی طرح کے شریک کا تصور کیا جائے۔

سبحنہ و تعالی عمّا یشرکون

۹۔ شرک کی ناپائیداری کا سرچشمہ اس کا حقیقت سے عاری اور بے بنیاد ہونا ہے۔

۱۰۔"عن بعض اصحابناعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: مسئلة عن قول اللہ : "اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ قال: ...انّ اللہ اذا اجز أن شیاءً کائن فانہ قد کانّ"[1]

ایک صحابی کا بیان ہے: کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس کلام "آتی امر اللہ فلا تستعجلوہ" کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:... جب بھی خداوند عالم کسی چیز کے تحقق کے بارے میں خبر دیتا ہے تو اسے متحقق ہی سمجھا جاتا ہے۔

۱۱۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... قبل الساعة ... سحابة سوداٴ ... ثم ینادی منادي: ایّھا الناس "اتی امر اللہ فلد تستعجلوہ"[2]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ... کہ روز قیامت سے پہلے بادل ظاہر ہوگا ...پھر منادی ندا، دے گا اے لوگوں اتی امری اللہ فلا تستعجلوہ

---

۱) تفسیر عیاشی ج۲ ص۲۵۴ ح۲، نورالثقلین ص۳۸ ح۵۔

۲) الدرالمنثورج۵ ص۱۰۸۔

اسلام: اسلام کی فتح ۲، ۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور اس کا شریک ۸، ۷; اللہ تعالی کا علّو ۸; اللہ تعالی کا منزہ ہونا ۸، ۷; اللہ تعالی کی خبروں کا حتمی ہونا ۱۰; اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا ۶; اللہ تعالی کے وعدوں کے تحقق پر صبر ۳; اللہ تعالی کے وعدوں کے تحقق میں جلد بازی کی درخواست ۲، ۴; اوامر الہي ۱۰، ۱; الہی وعدوں میں تعجیل سے اجتناب ۳

روایت ۱۰، ۱۱

شرک: شرک کی شکست ۱; شرک کی ناپائیداري ۹; شرک کے بطلان کے آثار ۹

عجلت: عجلت کی سرزنش ۵

قیامت: قیامت کی نشانیاں ۱۱

مسلمین: صدر اسلام کے مسلمانوں کے تقاضے ۲

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داري ۳

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا استہزاء ۴; صدرا سلام کے مشرکین کی دشمنی ۴; صدرا سلام کے مشرکین کے تقاضے ۴; مشرکین کی ذلت ۱

آیت ۲

﴿يُنَزِّلُ الْمَلآئِكَةَ بِالْرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُواْ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَاْ فَاتَّقُونِ﴾

وہ جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ملائکہ کو روح کے ساتھ نازل کردیتا ہے کہ ان بندوں کو ڈراؤ اور سمجھاؤ کہ میرے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے لہذا مجھی سے ڈریں_

۱_ خداوند عالم، اپنے برگزیدہ بندوں پر ملائکہ کو روح (وحی الہي) ساتھ نازل کرتا ہے_

ينزلالملائكة بالروح من امره على من يشاء من عباده

آیت میں روح سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین نے مختلف احتمالات ذکر کئے ہیں_

جیسے حضرت جبرائیل، وحی اور وہ چیز کہ جس کے ذریعہ زندگی متحقق ہوتی ہو_ مذکوربالا مطلب میں "روح" وحی سے کنایہ ہے_

۲_ "روح" خداوند عالم کے مختص امور اور شان میں سے اور اسی کے ساتھ مربوط ہے_
ینزل ملائکه بالروح من امره علی من یشاء من عباده
"امر" کا ایک معنی شان بھی ہے مذکورہ بالا تفسیر اسی معنی کی بناء پر ہے_
۳_ خدا کے برگزیدہ بندوں پر ملائکہ کا نزول حکم خداوندی کے تحت ہے_ینزّل الملائکة بالروح من امره
"امر" کا ایک معنی فرمان اور حکم ہے اور "من" یہاں "با" کے معنی میں ہوسکتی ہے لہذا اس صورت میں "من امره" کا معنی یعنی حکم وفرمان خدا ہے_
۴_ "وحي"انسان اور معاشرہ کے لیے سرمایہ حیات ہے_ینزّل الملائکه بالروح من امره علی من یشاء
جیسا کہ مفسرین نے کہا ہے کہ "الروح" سے مراد وحی ہوسکتی ہے_وحی کی جگہ پر کلمہ"الروح" کا استعمال ،استعارہ ہے_ اس استعارہ کی وجہ شبہ وحی کا سرمایہ حیات ہونا ہے_جیسا کہ روح موجودات کے لیے سرمایہ حیات ہوتی ہے_
۵_ ملائکہ، خداوند عالم کے برگزیدہ بندوں پر ابلاغ وحی کا ایک واسطہ ہیں_
ینزل الملائکةبالروح من امره علی من یشاء من عباده
بعد والے جملات (ان انذروا ...) کہ جو وحی اور رسالت کے ابلاغ کے بارے میں ہے کے قرینے کی بناء پر آیت میں "روح" سے مراد وحی ہوسکتی ہے_
٦_ انسان کے لیے وحی کو دریافت کرنے کے لیے خداوند کی عبودیت، ایک شائستہ پیش خیمہ ہے_
ینزّل الملائکهبالروح من امره علی من یشاء من عباده
"من یشائ" کی "من عباده" کے ذریعہ وضاحت کرنا اور "ناس" اور خلق وغیرہ جیسے کلمات کی جگہ پر لفظ "عباد" کا استعمال ممکن ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_
۷_ وحی کے دریافت کے لیے انبیاء کا انتخاب، مشیّت الہی کے تابع ہے_ینزل الملائکه بالروح من امره علی من یشاء من عباده
۸_ انبیاء، خداوند عالم کے منتخب بندے ہیں_من یشاء ...
۹_ برگزیدہ افراد پر وحی کے ابلاغ کے لیے ملائکہ کا نزول، حکم الہی کے یقینی اور حتمی ہونے کا ایک پرتو

ہے_آتی امراللہ ... ینزّل الملائکہ بالروح من امرہ

۱۰_ لوگوں کو انذار اور خبردار کرنا، انبیاء کا بنیادی وظیفہ ہے_ینزل الملائکھبالروح ... من عبادہ ان انذرو

۱۱_ منتخب بندوں پر فرشتوں کے نزول کا مقصد، ان تک الٰہی پیغام پہنچانا ہے_
ینزل الملائکہ ... ان انذروا انّہ لا الہ الاّ أن

۱۲_ ملائکہ کے ذریعہ، الٰہی فرامین کا اجراء ہوتا ہے_ینزل الملائکہ ... ان انذرو

۱۳_ تقوی اور حقوق اللہ کی رعایت، غیر معمولی قدر و قیمت کی مالک ہے_انہّ لا الھالاّ أنا فاتقون

کیوں کہ روح اور ملائکہ کو توحید کے ابلاغ کے لیے بھیجا جاتا ہے اور توحید کو تقوی تک پہنچنے کا ایک مقدمہ قرار دیا گیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

۱۴_ انبیاء کی دعوت کا خلاصہ، توحید کی طرف دعوت اور خوف الٰہی ہے_لا الہ الا أنا فاتقون

۱۵_ خدائے یکتا پر اعتقاد، تقوی اور خوف الٰہی کا پیش خیمہ ہے_ان انذروا انّہ لا الہ الاّ أنا فاتقون

"فاتقون" میں "فا" تفریع کے لیے ہے اس بناء پر یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ: اگر کوئي توحید اور خدائي یگانگت پر ایمان لے آئے تو اس کے لیے تقوی الٰہی کا زینہ بھی فراہم ہوجاتا ہے_

۱۶_ توحیدی فکر، انسان کو اس کے مناسب عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے_لا الہ ...

۱۷_آتی رجل امیر المؤمنین (علیہ السلام) یسألہ عن الروح ألیس ھو جبرئیل (علیہ السلام) : فقال لہ امیرالمؤمنین (علیہ السلام) جبرئیل من الملائکۃ و الروح غیر جبرئیل ... یقول اللہ تعالی لنبیّہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) " ... ینزّل الملائکہ بالروح" و الروح غیر الملائکۃ[۱]

ایک شخص امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ کیا روح سے مراد وہی جبرائیل ہیں ؟ تو آپ (علیہ السلام) نے فرمایا: جبرئیل تو ملائکہ میں سے اور روح، جبرئیل سے ہٹ کرہیں خداوند عالم اپنے پیغمبر کو ارشاد فرما رہا ہے_
"ینزل الملائکہ بالروح" (اس آیت کی بناء پر) وہ ملائکہ سے علیحدہ چیز کرہے[۱]

۱۸_عن ابی جعفر (علیہ السلام) فی قولہ "علی من

---

۱)کافي، ج۱ ص ۲۷۴ ح ۶، نورالثقلین، ج۳، ص ۳۹ ح ۷_

يشاء من عباده ان اذروا انّه لا اله الّا انا فاتقون؟ يقول: بالكتاب و النبوة"(۱)

امام محمد باقر علیه السلام سے خداوندعالم کے اس قول "علی من يشاء من عباده ان انذرو ا انّه لا اله الاّ فاتقون" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ علیه السلام نے فرمایا: کہ کتاب ونبوت کے ذریعے(لوگوں کو ڈرایئے(۲)

اقدار:۱۴

الله تعالي: الله تعالی کی خصوصیات ۳; الله تعالی کی مشیّت ۷ ; الله تعالی کے احکام کو اجراء کرنے والے ۱۲; الله تعالی کے افعال ۱; الله تعالی کے اوامر ۳; الله تعالی کے اوامر کا حتمی ہوتا ۹; الله تعالی کے عمّال ۱۲; الله تعالی کے مختصات ۲

انبیاء: انبیاء کا انتخاب ۷ ،۸; انبیاء کی دعوتیں ۱۴; انبیاء کی ذمہ داری ۱۰; انبیاء کے انذار ۱۰، ۱۸; انبیاء کے فضائل ۹

انسان: انسان کا مایہ حیات ۴

توحید: توحید کی اہمیت ۱۳; توحید کی طرف دعوت ۱۴

تقوي: تقوی کا پیش خیمہ ۱۵; تقوی کی اہمیت ۱۳،۱۴; تقوی کی طرف دعوت ۱۳; تقوی کی قدرو قیمت ۱۳

خدا کے برگزیدہ افراد ۸

برگزیدہ افراد پر ملائکہ کا نزول ۱، ۳، ۱۰، ۱۲; برگزیدہ افراد پر وحی ۱، ۵

خوف: خوف الٰہی کا پیش خیمہ ۱۵

روایت: ۱۷، ۱۸

روح: روح سے مراد ۱۷; روح کی حقیقت ۲

عبوديت : عبوديت کے آثار ٦

عقیدہ: توحید پر عقیدہ کے آثار ۱٦،۱۵; پسندیدہ عمل کی دعوت ۱٦

کتب آسماني : کتب آسمانی کے انذار ۱۸

لوگ: لوگوں کو ڈرانا ۱۰

---

۱) تفسیر قمي، ج ۱ ص ۳۸۲; نور الثقلين، ج ۳ ص ۳۹ ح ۸_

معاشرہ:معاشرہ کا مایہ حیات ۴

ملائکہ :ملائکہ کا کردار ۱۲،۵; ملائکہ کو وحی ۵; ملائکہ کے نزول کا فلسفہ ۱۱

وحي:وحی کا کردار۴; وحی کو دریافت کرنے کا پیش خیمہ ۶

آیت ۳

﴿خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

اسی خدا نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ ان کے شریکوں سے بہت بلند و بالاتر ہے_

۱_ زمین و آسمان (کائنات) کا خالق خداوند عالم ہے_خلق السموات والأرض

۲_ کائنات (زمین و آسمانوں) کی خلقت منظّم ، با مقصد، متقن اور محکم ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی بے نظمی اور بطلان سے دور ہے_خلق السموات والأرض بالحق

حق کا ایک معنی، باحکمت مقصد اور متقن ہونا ہے لہذا ، خلق السموات والارض بالحق، کا معنی یوں ں ہوگا کہ خداوند عالم نے کائنات کو مقصد کے تحت اور نہایت ہی متقن اور محکم خلق کیا ہے_

۳_ کائنات میں متعدد آسمان ہیں_خلق السموات

۴_ زمین و آسمانوں کے بر حق مدار کی خلقت ، خداوند عالم کی وحدانیت اور اس کے لا شریک ہونے پر دلیل ہے_

ان أنذروا أنّه لا إله الّا أنا فاتقون، خلق السموات و الارض بالحق تعالى عما يشركون

جملہ" خلق السماوات والأرض" گذشتہ آیت میں "لا اله الاّ انا" کے مطلب کے لیئے بہ منزلہ علّت ہے_

۵_ خداوند عالم کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ خلقت میں اسکے لیے کسی شریک کا تصور کیا جائے_

خلق السموات و الارض بالحق تعالى عما يشركون

۶_ خداوند عالم کے لیے کسی قسم کا شریک قرار دینا، اس کے غلط اور غیر واقعی تصور کی علامت ہے_تعلی عمّا یشرکون

۷_ آسمانوں اور زمین (کائنات) کی خلقت، اس بات پر دلیل ہے کہ خداوند عالم اپنے وعدوں کوپورا کرنے پر قادر ہے_

اتی امراللہ خلق السموات و الارض بالحق تعالی عما یشرکون

"خلق السماوات ..." کا جملہ اس بات کی وضاحت کے لیے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے کہ خداوند عالم اپنے وعدوں کوپورا کرنے پر قادر ہے_

۸_ صدراسلام کے مشرکین، خداوند عالم کو آسمانوں اور زمین کا خالق سمجھتے تھے_

آتی امر اللہ ...سبحنہ و تعلی عما یشرکون خلق السموات و الارض بالحق تعالی عما یشرکون

"تعالی عمّا یشرکون" کا تعلق "بالحق " کے ساتھ ہے نہ کہ "خلق السماوات" کے ساتھ اس بناء پر آیت سے یہ استفادہ ہوتا ہے کے مشرکین کو کائنات کی اصل خلقت کے بارے میں اعتراض نہیں تھا بلکہ اس کی حقانیت اور بطلان پر توہم کا شکار تھے_

آسمان:آسمانوں کا خالق۸، ۱;آسمانوں کا متعدد ہونا۳; آسمانوں کی خلقت ۳، ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علوّ۵; اللہ تعالی کی خالقیت ۱; اللہ تعالی کی قدرت کے دلائل ۷; اللہ تعالی کے بارے میں غلط فکر۶; اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا۷

اللہ تعالی کی نشانیاں :اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں ۴

توحید:توحید افعالی۵; توحید کے دلائل ۴; خالقیت میں توحید۵

زمین:زمین کا خالق ۸، ۱; زمین کی خلقت ۷، ۳

عقیدہ :خدا کی خالقیت پر عقیدہ۸; شرک پر عقیدہ ۶

کائنات:کائنات کا بامقصد ہونا ۲; کائنات کا خالق ۱; کائنات کا متقن ہونا۲; کائنات کا نظم ۲; کائنات کی حقانیت ۳; کائنات کی خلقت ۷

مشرکین:صدر اسلام کے مشرکین کا عقیدہ۸

آیت ۴

﴿خَلَقَ الإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ﴾

اس نے انسان کو ایک قطرہ نجس سے پیدا کیا ہے مگر پھر بھی وہ کھلّم کھلاّ جھگڑا کرنے والا ہوگیا ہے _

۱_ خداوند عالم، انسان کوپیدا کرنے والا اور اس کا خالق ہے_خلق الانسان

۲_ انسان کی پیدائش کا سرچشمہ نطفہ ہے_خلق الانسان من نطفة

۳_ طبیعی اسباب، خداوند عالم کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات ہیں_خلق الانسان من نطفة

باوجود اس کے کہ خداوند عالم نے نطفے کو انسان کی پیدائش کا بنیادی مادہ قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کی خلقت کو اپنی طرف نسبت دی ہے یہ ہو سکتا ہے اس حقیقت کا بیان ہو کہ طبیعی اسباب خداوند عالم کے ارادے کے تحقق کا مقام ہیں_

۴_ انسان، اپنے خالق کے بارے میں جنگ وجدال کرنے والی مخلوق ہے_فاذا هو خصيم

"خصیم" کا مصدر "خصم" کا معني، نزاع و جدل ہے (لسان العرب) "خصیم" کے متعلق کے بارے میں دو احتمال ہیں ۱_ اس کا متعلق خداوند عالم ہے ۲_ اس کا متعلق محذوف ہے جو عمومیت اور اطلاق پر قرینہ ہے یعنی خصیم ہونا انسان کی خصوصیت ہے گذشتہ آیت کی ابتداء کہ جو خداوند عالم کے بارے میں گفتگو کررہی ہے کے قرینہ کی بناء پر مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی صورت میں بیان کیا گیا ہے_

۵_ جنگ و جدال، انسان کی خصوصیات میں سے ہے_فاذا هو خصيم مبين

مذکورہ بالا مطلب خصیم کے متعلق کے بارے میں بیان کئے گئے دوسرے احتمال کی بناء پر ہے یعنی خصیم کے متعلق کوحذف کیا گیا ہے_تاکہ وہ یہ دلالت کرے کہ انسان کی مسلسل کوشش جنگ و جدال ہے_

۶_ نطفہ سے خلق شدہ انسان کا جنگجو اور جھگڑا لو ہونا،

تعجب انگیز اور غیر متوقع ہے_خلق الا نسان من نطفة فاذا هو خصیم مبین

"فاذا ہو..." میں " اذا فجائیہ " ہے جو وہاں استعمال کیا جاتا ہے جہاں کام خلاف توقع انجام پائے_

۷_ جنگ و جدال اور دشمنی ، انسان کی ایک ناپسندیدہ اور مذموم صفت ہے_فاذا هو خصیم مبین

"اذا " فجائیہ کو ذکر کرنا ممکن ہے جنگ و جدال اور دشمنی کی ناپسندیدگی کو بیان کرنے کے لیے ہو خصوصاً اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مخلوق سے اس چیز کی توقع ہے کہ وہ اپنے خالق کے سامنے سر تسلیم خم ہو جبکہ جدال و مخاصمت خلاف توقع ہے_

۸_ انسان ، اپنے نظریات و مقاصد کو بیان کرنے پر قادر مخلوق ہے_فاذا هو خصیم مبین

۹_ نطفہ سے خلق شدہ انسان کا زبانی مجادلہ کرنے والا ہونا، خدا کی وحدانیت پر شاہد و دلیل ہے_

تعلی عمّا یشرکون خلق الانسان من نطفة فاذا هو خصیم مبین

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی خالقیت ۱; اللہ تعالی کے ارادے کے جاری ہونے کا مقام ۳; اللہ تعالی کے بارے میں مجادلہ

امور: تعجب انگیز امور۶

انسان:انسان کا تکلم کرنا۸، ۹; انسان کا خالق ۱; انسان کا مجادلہ کرنے والا ہونا ۴،۵،۹; انسان کا نطفہ سے ہونا ۲،۹،۶; انسان کی استعداد۸; انسان کی جنگ و جدال کا تعجب خیز ہونا ۶; انسان کی خلقت ۹; انسان کی خلقت کا سرچشمہ۲; انسان کی دشمنی ۵،۴; انسان کی دشمنی کا تعجب خیز ہونا۶; انسان کے صفات ۴،۵

توحید:توحید کے دلائل۹

دشمني:دشمنی کی سرزنش۷

صفات:ناپسندیدہ صفات ۷

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کا کردار۳

مجادلہ: مجادلہ کی مذمت۷

آیت ۵

﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾

اور اسی نے چوپایوں کو بھی پیدا کیا ہے جن میں تمھارے لئے گرم لباس اور دیگر منافع کا سامان ہے اور بعض کو تو تم کھاتے بھیہو_

۱_ خداوند عالم، چوپایوں (گائے، اونٹ اور گوسفند) کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے_و الانعام خلقھا لکم

لغت میں "نعم" صرف اونٹ کو کہا جاتا ہے کیونکہ عربوں کے نزدیک یہ سب سے بڑی نعمت ہے لیکن اس کی جمع "انعام" اونٹ، گائے اور گوسفند کو کہا جاتا ہے_

۲_ چوپایوں (اونٹ، گائے اور گوسفند) کو اس لیے خلق کیا گیا ہے تا کہ انسان اس سے بہرہ مند ہوں_

و الانعام خلقھا لکم

۳_ چوپایوں کی پشم، کھال اور بالوں کے ذریعے انسان کا گرم ہونا ان کے فوائد میں سے ایک فائدہ ہے_

و الانعام خلقھا لکم فیھا دفئ:

"دف" اس وسیلے کا نام ہے جس کے ذریعے انسان گرم ہوتا ہے اور اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے_

۴_ چوپایوں (اونٹ، گائے اور گوسفند) انسان کے لیے مختلف فوائد اور منافع کے حامل ہیں_

و الانعام خلقھا لکم فیھا دفئ: و منافع

۵_ انسان کی غذا کے لیے چوپایوں کے مہملات (گوشت، دودھ و غیرہ) کا بہرہ مندی کے قابل ہونا، خدائي نعمتوں اور عنایات میں سے ہے_و الانعام خلقھا لکم ... و منھا تأکلون

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی خالقیت ۱; اللہ تعالی کی نعمات ۵

انسان:انسان کے فضائل ۲

اونٹ:

اونٹ کا خالق ۱; اونٹ کی خلقت کا فلسفہ ۲; اونٹ کے فوائد

چوپائے:چوپایوں سے استفادہ ۲،۵; چوپایوں کا خالق ۱; چوپایوں کا دودھ ۵; چوپایوں کا گوشت ۵; چوپایوں کی پشم ۳; چوپایوں کی خلقت کا فلسفہ ۲; چوپایوں کی کھال ۳; چوپایوں کے بال; چوپایوں کے فوائد ۵،۴،۳

غذا:غذا کے وسائل ۵

گائے :گائے کا خالق ۱; گائے کی خلقت کا فلسفہ ۲; گائے کے فوائد ۴

گرم ہونا:گرم ہونے کے وسائل ۳

گوسفند:گوسفند کا خالق ۱; گوسفند کی خلقت کا فلسفہ ۲; گوسفند کے فوائد ۴

نعمت:چوپایوں کی نعمت ۵

آیت ٦

﴿وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ﴾

اور تمھارے لئے انھیں جانوروں میں سے زینت کا سامان ہے جب تم شام کو انھیں واپس لاتے ہو اور صبح کو چراگاہ کی طرف لے جاتے ہو_

۱_ صبح کے وقت چوپایوں کو چراہ گاہ لے جانا اور شام کے وقت انہیں واپس لوٹانا ، ایک دلکش اور مسرت انگیز منظر کا حامل ہے_ولکم فیها جمال حین تریحون و حین تسرحون

۲_ انسان خوبصورتی کی دلدادہ مخلوق ہے_ولکم فیها جمال

۳_ صبح کے وقت چوپایوں (اونٹ، گائے اور گوسفند کے چراگاہ جانے کی نسبت شام کو ان کو وہاں سے لوٹنا زیادہ دلکش اور حسین ہے)_

واضحہے کہ جانور صبح کے وقت نکلتے ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں ترتیب ذکری معمولاً ترتیب

خارجی کے مطابق ہوتی ہے لیکن یہاں ترتیب ذکری ترتیب خارجی کے برعکس ہے شاید اس کی وجہ یہی مذکورہ بالا مطلب ہو اور بالخصوص کلمہ "حسین" کا تکرار ہوا ہے اور لفظ "تریحون" اور "تسریحون" کا انداز ما قبل اور ما بعد آیات کے ساتھ مکمل طور پر سازگار ہے_

۴_ غذا اور لباس ایسی ضرورت ہے جو جمال و زیبائي کی طلب پر مقدم ہے_

لكم فيها دفئ: و منافع و منها تاكلون و لكم فيها جمال حين تريحون و حين تسرحون

اس کے باوجود کہ حیوانات جہاں جمال اور خوبصورتی کا باعث ہیں وہاں لباس و غذا کو بھی فراہم کرتے ہیں لیکن مقام احسان پر لباس اور غذا کو مقدم کرنا ممکن ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_

۵_ انسان کا فطرتی زیبائي سے بہرہ مند ہونا اور خوبصورتی کی خواہش کے غریزہ کی تسکین، جائز ہے_

ولكم فيها جمال حين تريحون و حين تسرحون

احکام:۵

انسان:انسان کے میلانات ۲

چوپائے:چراگاہ جاتے وقت چوپایوں کی خوبصورتی ۳، ۱; رات کے وقت چوپایوں کا چراگاہ میں ہونا۳، ۱; چراگاہ سے لوٹتے وقت چوپایوں کی خوبصورتی ۳، ۱; صبح کے وقت چوپایوں کا چراگاہ میں ہونا۳، ۱

زیبائي کی چاہت:زیبائيی کی چاہت کی اہمیت ۴

سرور:سرور کا پیش خیمہ ۱

ضرورتیں :اہم ترین ضرورتیں ۴; غذا کی ضرورت ۴; لباس کی ضرورت ۴

غذا:غذا کی اہمیت ۴

کائنات:کائنات کے حسن سے استفادہ ۵

لباس:لباس کی اہمیت ۴

میلانات :خوبصورتی کی طرف میلان ۲

آیت ۷

﴿وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُواْ بَالِغِيهِ إِلاَّ بِشِقِّ الأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

اور یہ حیوانات تمھارے بوجھ کو اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں جہاںتک تم جان جوںکھوں میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے بیشک تمھارا پروردگار بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

۱۔ اونٹ کی تخلیق کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ سنگین اور وزنی ساز و سامان جو انسانی طاقت سے باہر ہے کو دور دراز شہروں اور علاقوں میں منتقل کرتا ہے۔و الانعام خلقها لکم ... و تحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بلغیه الّا بشق الأنفس

"بلد لم تکونوا بالغیه" سے مراد، وہ دور دراز اور کٹھن مقامات ہیں جہاں انسان بغیر سختی اور مشقت کے نہیں پہنچ سکتا اور "انعام" کا معنی اگرچہ "گائے اونٹ اور گوسفند" ہے لیکن چونکہ چوپایوں میں فقط اونٹ ہی وہ جانور ہے جو آیت میں مذکورہ اوصاف (دور داز علاقوں میں ساز و سامان لادکرلے جانا) کا مالک ہے۔

"تحمل" کی ضمیر "استخدام" (اونٹ سے کام لینا) کی صورت میں لفظ "شتر" کہ جو پہلی دو آیات میں ذکر چوپایوں میں سے ہے کی طرف لوٹ رہی ہے۔

۲۔ زمانہ بعثت میں اونٹ، سواری اور تجارتی ساز و سامان کے حمل و نقل کا وسیلہ تھا۔

و تحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بلغیه الی بشق الانفس

۳۔ اونٹ دور داز اور کٹھن راستوں کو طے کرنے اور بھاری بھر کم بوجھ کو اٹھانے کی غیر معمولی طاقت کا حامل ہے۔

و تحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بلغیه الّا بشق الانفس

۴۔ حیوانات اور چوپایوں سے تجارتی ساز و سامان اور

بوجھ اٹھانے کے لیے استفادہ کرنا جائز ہے_و تحمل ...

۵_ خداوند عالم رؤف او رر حیم (مہربان) ہے_

٦_ خداوند عالم کی رحمت اور مہربانی اس کے مقام ربوبیت کا ایک جلوہ ہے_ان ربّکم لروف رحیم

۷_ انسان کی بہرہ مندی اور منفعت کی خاطر چوپایوں کی خلقت ، خداوند عالم کی رحمت اور مہربانی کی علامت ہے _

و الانعام خلقھا لکم ... و لکم فیھا جمال ... و تحمل اثقالکم ... ان ربّك لروف رحیم

۸_ خداوند عالم نے چوپایوں کی خلقت کے ذریعے انسانوں کی مشکلات کو دور کرنے اور ان کی آسائش کا زمینہ فراہم کیا ہے

_و الانعام خلقھا لکم ... و لکم فیھا جمال ... و تحمل اثقالکم ... ان ربّك لروف رحیم

۹_ الہی عطایا سے انسان کی بہرہ مندی اور اس کی مشکلات کو دور کرنا ، مطلوب خداوند عالم ہے_

و الانعام خلقھا لکم ... و لکم فیھا جمال ... و تحمل اثقالکم ... ان ربّك لروف رحیم

۱۰_ کائنات اور انسان کی خلقت اور اس کی ضروریات کو پورا کرنا، پروردگار عالم کی رحمت اور مہربانی کا تقاضا ہے_

خلق السموات تعالی عمّا یشرکون ... خلق الانسان ... انّ ربّکم لروف رحیم

۱۱_ موجودات کی خلقت اور ان کی جسمانی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنا ، توحید ربوبیت اور خداوند عالم کی خالقیت پر دلیل ہے_خلق السموات ... تعالی عمّا یشرکون ... خلق الانسان ... و الانعام خلقھا لکم ... انّ ربکم لروف رحیم

خداوند عالم کی طرف سے آسمانوں وزمین اور انسان وحیوان کی خلقت کے بیان کے بعد کلمہ "ربّ" کولانا توحید ربوبیت کو بیان کررہاہے جیسا کہ تمام موجودات کی خلقت کو اپنی طرف نسبت دینا، توحید خالقیت کو بیان کرہا ہے_

احکام:۴

اسماء وصفات: رحیم۵; رؤف۵

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات ٦; اللہ تعالی کی رحمت ٦; اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں ۷; اللہ تعالی کی رحمت کے آثار ۱۰; اللہ تعالی کی مشیت ۹; اللہ تعالی کی مہربانی ٦; اللہ تعالی کی مہربانی کی

نشانیاں ۷; اللہ تعالی کی مہربانی کے آثار ۱۰; اللہ تعالی کے افعال ۸

اونٹ: اونٹ کی طاقت ۳; اونٹ کے خصوصیات ۳; اونٹ کے ذریعے سامان کی حمل و نقل ۳، ۱; اونٹ کے فوائد ۲، ۱;

صدر اسلام میں اونٹ ۳

توحید: توحید خالقیت ۱۱; توحید ربوبیت کے دلائل ۱۱

چوپائے: چوپایوں سے استفادہ ۴; چوپایوں کی خلقت کا فلسفہ ۸، ۷; چوپایوں کے ذریعے سامان کی حمل و نقل ۴

حمل ونقل: حمل و نقل کے وسائل ۴، ۳، ۲، ۱

حیوانات: حیوانات کے احکام ۴

سختي: سختی کو دور کرنے کا پیش خیمہ ۸; سختی کی دوری ۹

ضرورتیں: ضرورتوں کو پورا کرنے کا سبب ۱۰

کائنات: کائنات کی تخلیق کا سبب ۱۰

موجودات: موجودات کی خلقت ۱۱; موجودات کی مادی ضرورتوں کو پورا کرنا ۱۱; موجودات کی معنوی ضروریات کو پورا کرنا ۱۱

نعمت: نعمت سے استفادہ ۹

آیت ۸

﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ﴾

اور اس نے گھوڑے خچر اور گدھے کو پیدا کیا تا کہ اس پر سواری کرو اور اسے زینت بھی قرار دو اور وہ ایسی چیزوں کو بھی پیدا کرتا ہے جن کا تمھیں علم بھی نہیں ہے _

۱_ خداوند عالم، گھوڑے خچر اور گدھے کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے_

خلقها لكم ... و الخيل و البغال والحمير

۲_ گھوڑا خچر اور گدھا سواری اور تجمل و تزئین کی خاطر خلق کئے گئے ہیں_ و البغال و الحمير تركبوها و زينة

۳_ گھوڑے ، خچر اور گدھے سے سواری و تجملات کے لیے استفادہ کرنا جائز ہے_
والخیل و البغال و الحمیر ترکبوھا و زینة و یخلق ما لاتعلمون

۴_ چوپائے، جزیرة العرب کے لوگوں کی مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرتے تھے_
والانعام خلقھا لکم فیھا دفئ: و منافع ومنھا تاکلون ... و لکم فیھا جمال ... لترکبوھا و زینة

"دف" و "منافع" و "منہا تا ملکون" و "ترکبوہا" مادی ضرورتوں کو جبکہ "جمال" اور "زینۃ" روحانی او ر نفسیاتی ضروریات کو بیان کررہے ہیں_

۵_ خداوند عالم ہمیشہ ایسے موجودات کو خلق کررہا ہے کہ جس سے انسان آگاہ نہیں ہیں_
خلق السموات و الارض ... خلق الانسان ... و الانعام لکم ... و یخلق ما لاتعلمون

کیونکہ "گذشتہ آیات میں "خلق " کو ماضی کی صورت میں جبکہ آخری عبارت میں مضارع کی صورت میں استعمال کیا گیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

۶_ قرآن نے جدید ترین وسائل کی ایجاد، حمل ونقل کے جدید ذرائع اور انسان کی آسودگی اور سفر کے ساز وسامان کی ایجاد کے بارے میں پیشگوئی کی ہے_والانعام خلقھا لکم فیھا دفء و منافع ... و لکم فیھا جمال ... لترکبوھا و زینة و یخلق ما لاتعلمون

"یخلق" کا متعلق نا معلوم اور اس کے فوائد محذوف ہیں لیکن خلق شدہ اشیاء کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حدس لگا یا جاسکتا ہے کہ جدید مخلوقات کے فوائد بھی انسان کی بہرہ مندی کے زمرہ میں شامل ہیں_

۷_ انسان کا علم و آگاہی محدود ہے_و یخلق ما لاتعلمون

۸_ ایجاد اور خلقت، دائمی اور مسلسل امر ہے_خلق ...خلقھا ... و یخلق ما لاتعلمون

"یخلق" کو مضارع کی صورت میں لانا، ہو سکتا ہے اس مطلب کو بیان کورہا ہو کہ خلقت خداوند عالم کا ایک دائمی امر ہے جو گذشتہ خلقت میں منحصر نہیں ہے_

۹_چوپایوں (گائے ، اونٹ اور گوسفند) کے گوشت کو کھانا ، بعثت کے زمانے کے لوگوں کے مابین ایک رائج اور متداول امر تھا_الانعام خلقھا لکم ... و فیھا تاکلون ... و

الخيل و البغال و الحمير لتركبوها و زينة

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ چوپایوں (گائے ، اونٹ ، گوسفند) کے منافع کے زمرہ میں ان کے گوشت سے استفادہ کا ذکر ہوا ہے لیکن گھوڑا خچر اور گدھے سے ایسے استفادہ کو بیان نہیں کیاگیا اور دوسری طرف یہ آیات نعمتوں کو شمار کر رہی ہیں اور جب تک کسی چیز سے استفادہ کرنا رائج نہ ہو اس پر نعمت کا صدق نہیں ہوتا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گائے ، گوسفند اور اونٹ کا گوشت کھانا رائج تھا لیکن گھوڑے ، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا رائج نہیں تھا_

۱۰_ زمانہ بعثت کے لوگوں کے ما بین گھوڑے ، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا رائج نہیں تھا_

الانعام خلقها لكم ... و منها تاكلون ... والخيل و البغال و الحمير لتركبوها و زينة

۱۱_ اونٹ سے باربرداری اور گھوڑے ، خچر اور گدھے سے سواری کا استفادہ کرنا، ان کے ساتھ سازگار ہے_

والانعام ... و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بلغيه ... و الخيل و البغال و الحمير لتركبوه

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اونٹ کے منافع کے ضمن میں باربرداری کو ذکر کیا گیا ہے اور اس پر سواری کو بیان میں کیا گیا اور گھوڑے ، خچراور گدھے کے متعلق سواری کو ذکر کیا گیا ہے جبکہ باربرداری کو ذکر نہیں کیا گیا اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

احکام:۳

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی خالقیت کا دوام۵; اللہ تعالی کی خالقیت ۱

انسان :انسانوں کی جہالت۵; انسانوں کے علم کا محدود ہونا۷

اونٹ:اونٹ سے استفادہ ۱۱; اونٹ سے باربرداری ۱۱; صدر اسلام میں اونٹ کا گوشت کھایا جانا۹

جزیرۃ العرب:جزیرۃ العرب کی مادی ضروریات کوپورا کرنا۴; جزیرۃ العرب کی معنوی ضروریات کوپورا کرنا ۴

چوپائے:چوپایوں کا کردار۴;صدرا سلام میں چوپایوں کے گوشت کا کھایا جانا۹

حمل و نقل:حمل و نقل کے ذرائع کی پیشگوئي ۶

حیوانات:حیوانات کے احکام۳

خچر:

صدر اسلام میں خچر کا گوشت کھایا جانا ۱۰; خچر سے استفادہ ۱۱، ۳; خچر کا خالق ۱; خچر کا زینت بننا ۲; خچر کی خلقت کا فلسفہ ۲; خچر کی سواری ۱۱، ۲

خلقت: خلقت کا دوام ۸

قرآن: قرآن کی پیشگوئیاں ۶

گائے: صدر اسلام میں گائے کا گوشت کھایا جانا ۹

گدھا: صدر اسلام میں گدھے کا گوشت کھایا جان

۱۰; گدھے سے استفادہ ۱۱، ۳; گدھے کا خالق ۱; گدھے کی زینت بننا ۲; گدھے کا خلقت کا فلسفہ ۲; گدھے کی سواري ۱۱، ۲

گوسفند: صدر اسلام میں گوسفند کا گوشت کھایا جانا ۹

گھوڑا: صدر اسلام میں گھوڑے کا گوشت کھایا جانا ۱۰; گھوڑے سے استفادہ ۱۱، ۳ گھوڑے کا خالق ۱; گھوڑے کا زینت بننا ۲; گھوڑے کی خلقت کا فلسفہ ۲; گھوڑے کی سواري ۱۱، ۲

موجودات: موجودات کا خالق

آیت ۹

﴿وَعَلَى اللهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَاء لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (

اور درمیانی راستہ کی ہدایت خدا کی اپنی ذمہ داری ہے اور بعض راستے کج بھی ہوتے ہیں اور وہ چاہتا تو تم سب کو زبردستی راہ راست پر لے آتا _

۱ _ خداوند عالم نے لوگوں کی صحیح اور راہ راست کی طرف ہدایت کو اپنے لیے ضروری قرار دیا ہے_

وعلى الله قصد السبيل

"علی اللہ " خبر مقدم اور "قصد السبیل" بتداء مؤخر ہے جس میں صفت "مقصد " اپنے موصوف " سبیل" کی طرف مضاف ہے اور "مقصد" کا معنی "سیدھا راستہ" ہے اس بناء پر "قصد اسبیل" کا معنی راہ راست اور سیدھا راستہ ہے جو راہی کو مقصد تک پہنچاتا ہے_

۲ _ فقط خداوند عالم ہی حقیقی راہ ہدایت اور صحیح زندگی کے راستہ کی نشاندہی کی قدرت اور لیاقت رکھتا ہے _

وعلى الله قصد السبيل

"على الله " يكون کا متعلق ہے اور "قصد السبیل" کے لیے خبر ہے اس کو اس کے بعد واقع ہونا چاہیے اور اس کا قصد "السبیل" پر مقدم ہونا، حصر پر دلالت کررہا ہے۔ خداوند عالم میں حصر وصفی یا حصر حکمی اس بات کی علامت ہے کہ غیر خدا اس چیز کے تحقق کی طاقت یا لیاقت نہیں رکھتا ہے۔

۳۔ انسانوں کے لیے بہت سارے راستے، کجروی اور انحرافات کے حامل ہیں۔

وعلى الله قصد السبيل و منها جائر

۴۔ خداوند عالم کی طرف سے انسانوں کی مادی، جسمانی، معنوی اور فکری ضرورتوں کو پورا کیا گیا ہے۔

والانعام خلقها لكم ...وعلى الله قصد السبيل

گذشتہ آیات میں ممکن ہے انسان کی جسمانی ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور اس آیت میں بھی "قصد السبیل" سے مراد انسان کی معنوی ضروریات ہو سکتی ہیں۔

۵۔ انسان کی مادی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ اس کی معنوی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنا، خداوند عالم کی نعمات اور اس کے الطاف میں سے ہے۔ والانعام خلقها لكم ... و على الله قصدالسبيل

ان آیات کے سیاق کے درمیان مذکورہ اشیاء کا قرار پانا کہ جو آیات انسان پر خدائی نعمتوں اور احسان کو بیان کررہی ہیں سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

٦۔ ہدایت کا صحیح راستہ فقط خداوند عالم کی طرف سے ایجادشدہ ہے اور گمراہی کے تمام راستے بے راہ روی کا شکار ہیں۔

و على الله قصد السبيل و منها جائر

باوجود اس کے کہ خداوند عالم تمام اشیاء کا خالق ہے لیکن یہاں خداوند عالم نے "قصد السبیل" کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور انحرافی راہ کو اپنی طرف نسبت نہیں دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ انحراف سوائے راہ حق کو طے نہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

۷۔ اگر مشیت اور مرضی خدا یہ ہوتی کہ تمام انسان ہدایت پا جائیں تو ہر انسان کا ہدایت یافتہ ہونا حتمی ہوتا۔

و لوشاء لهدكم اجمعين

۸۔ انسان زندگی کے راستے کو اختیار کرنے میں آزاد ہے اور یہ مشیت الہی نہیں کہ اسے ہدایت پر مجبور کی

جائے_و لوشاء لهدكم اجمعين

الله تعالي:الله تعالى اور انسان كى ضرورتيں ۴; الله تعالى كا اپنے ليے ضرورى قرارديناا ١; الله تعالى كى مشيت ٨; الله تعالى كى مشيت كے آثار ٧; الله تعالى كى نعمتيں ٥; الله تعالى كى ہدايات ١، ٢; الله تعالى كے مختصّات ٢

انسان:انسان كا اختيار ٨; انسان كى ضرورتوں كو پورا كرنا ٥ ; انسان كى مادى ضرورتيں ٥; انسان كي معنوى ضرورتيں ٥

جبر و اختيار ٨

ضرورتيں :ضرورتوں كو پورا كرنے كا سرچشمہ ۴

گمراہي:گمراہ راستوں كا متعدد ہونا ٣; گمراہى كى حقيقت ٦

ہدايت:ہدايت كا سرچشمہ ٦،٢ ;ہدايت كى اہميت ١ ;ہدايت كى عموميت ٧

آيت ١٠

﴿هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ﴾

وہ وہى خدا ہے جس نے آسمان سے پانى نازل كيا ہے جس كا ايك حصہ پينے والا ہے اور ايك حصّہ سے درخت پيدا ہوتے ہيں جن سے تم جانوروں كو چراتے ہو_

١_ آسمان سے پانى (بارش) كانزول، فقط خداوند عالم كے قبضہ قدرت ميں ہے_هوالذى انزل من السماء ماء

٢_ آسمان (بادل) سے پانى (بارش) برسانا، توحيد كى علامت ہے_

سبحانه و تعالى عمّا يشركون ... هو الذى انزل من السماء ماء

٣_ جڑى بوٹيوں كا اگنا اور بيابان و جنگلات كا وجود، نزول بارش كے زير اثر ہے_انزل ...

"شجر"تنے اور بغیر تنے کے نباتات کو کہتے ہیں کہ جسے جنگلات اور بیابان سے تعبیر کیا گیا ہے_

۴_ چوپایوں کا چرنا، نباتات و سبزہ جات کے فوائد میں سے ہے_و منه شجر فيه تسيمون

"تسیمون" (اسامہ) سے ہے جس کا معنی گوسفندوں کا چرنا ہے_

۵_ گذشتہ زمانے میں آسمان سے زمین پر پانی برستا تھا_هوالذي ... تسيمون_ ينبت

باوجود اس کے کہ بارش کا برسنا گذشتہ زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں تھا پھر بھی اس کو فعل "انزل" ماضی کی صورت میں بیان کیا گیا ہے لیکن "تسیمون" اور "ینبت" مضارع کی صورت میں بیان ہوا ہے جبکہ یہ بارش کا نتیجہ شمار ہوتے ہیں لہذا یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ یہاں "انزل" سے مراد وہ عام بارشیں نہیں جو بادلوں سے برستی ہیں بلکہ ان بارشوں کی طرف اشارہ ہے جو پہلے زمانے میں زمین پر برستی تھیں تا کہ زمین ٹھنڈی ہو جائے اور کم ارتفاع والے مقامات میں اور زمین کے طبقات میں پانی ذخیرہ ہو جائے_

٦_پانی اوربناتات سے بہرہ مند ہونا سب کا حق ہے_

هو الذى انزل من السماء ماء لكم منه شر اب و منه شجر فيه تسيمون ينبت لكم

آسمان:آسمان کے فوائد۱

الله تعالي:اللہ تعالی کے مختصّات ۱

اللہ تعالی کی نشانیاں :اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں

بارش:بارش کا برسنا۲; بارش کا سرچشمہ۵، ۱; بارش کے فوائد۳

پاني:پانی سے استفادہ ٦; پانی کے منافع۵

توحید:توحید افعالي۱; توحید کے دلائل۲

جڑی بوٹیاں :جڑی بوٹیوں سے استفادہ ٦; جڑی بوٹیوں کی پیدائش کے اسباب۳; جڑی بوٹیوں کے فوائد۴

جنگلات:جنگلات کی پیدائش کے اسباب ۳; جنگلات کے فوائد۴

چوپائے:چوپایوں کی چراگاہ۴

حقوق:

نفع اٹھانے کا حق

زمین:زمین کی تاریخ ۵

عمومی اموال:٦

آیت ۱۱

﴿يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾

وہ تمھارے لئے زراعت، زیتون، خرمے، انگور اور تمام پھل اسی پانی سے پیدا کرتا ہے_ اس امر میں بھی صاحبان فکر کے لئے اس کی قدرت کی نشانیاں پائی جاتی ہیں_

۱_ خداوند عالم کھیتی باڑي، زیتون کے درخت، کجھور، انگور اور تمام زرعی اجناس کو پیدا کرنے والا ہے_

ينبت لكم به الزرع و الزيتون و النخيل و الاعناب و من كل الثمرات

۲_ نباتات اور پھل دار درختوں کی پیدا وار انسان کی بہرہ مندی کی خاطر ہے_

ينبت لكم به الزرع و الزيتون و النخيل و الاعناب و من كل الثمرات

۳_پانی، نباتا ت اور پھل دار درختوں کی پیدا وار کے لیے مایہ حیات ہے_انزل من اسمّائ ...

"به الزرع" میں حرف جر"با" سببّت کے لیے ہے اور اس ضمیر کا مرجع گذشتہ آیت میں"ما"ہے اس لیے جملے کا معنی یہ ہوگا خداوند عالم نے پانی کے ذریعے کھیتی باڑي... کو تمھارے لیےپیدا کیا ہے_

۴_ طبیعی عوامل و اسباب ، خداوند عالم کے ارادے کے جاری ہونے کا مقام ہیں_

الذى انزل من السماء ماء ... ينبت لكم به الزرع

آیت کریمہ وضاحت کررہی ہے کہ"ینبت" فعل کا فاعل، خداوند عالم ہے اورپانی کی مانند دوسرے اسباب کو خداوند عالم کے فعل کے جاری ہونے کے لحاظ سے اسباب کے عنوان کے طور پر پیش کیا گیا ہے_

۵_ زیتون، کھجور اورانگور ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں_ینبت ...والزیتون و النخیل و الاعناب و من کل الثمرات بے شمار میوہ جات میں سے ان تین پھلوں کا ذکر کرنا، ہو سکتا ہے ان پھلوں کی دوسرے پھلوں کی نسبت، خاص اہمیت کی طرف اشارہ ہو_

۶_ عالم طبیعت کو اس طرح خلق کیاگیا ہے کہ وہ انسان کی ضروریات کو احسن طریقے سے پورا کرتی ہے_
هو الذی انزل من السماء ماء لکم ... ینبت لکم

دو آیات میں "لکم" کا تکرار اسی طرح فعل "تسیمون" سب اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ ان تمام اشیاء کو انسان کے منافع کے لیے پیدا کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں یہ انسان کی ضروریات کے ساتھ سازگار اور متناسب ہیں_

۷_ پانی کے ذریعہ نباتات ، زیتون کے درختوں، کھجور کی پیدا وار، تفکر کا پیش خیمہ اور خدا شناسی کا ذریعہ ہے_
ینبت لکم به انّ فی ذلك لآیة لقوم یتفکّرون

۸_ نباتات کی حیات کی خاطر آسمان سے بارش کے پانی کا برسنا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے_
هو الذی انزل من السماء ماء ... ان فی ذلك لایة لقوم یتفکرون

ممکن ہے کے "ذالک" کا مشار الیہ ماقبل آیت میں عبارت "انزل ...مائً" ہو_

۹_ عالم طبیعت کے تحولات میں تفکر، خداشناسی کا ایک ذریعہ ہے_انّ في ...

۱۰_ صاحبان نظر اور مفکر حضرات کے لیے طبیعت کے مناظر کو (الله کي) نشانی کے طور پر درک کرنے کا زینہ فراہم ہے_انّ فی ذلك لایة لقوم یتفکّرون

۱۱_ عالم طبیعت کی شناخت اورخداشناسی کا راستہ پیدا کرنے کے لیے تدبّر و فکر ضروری ہے_
انّ فی ذلك لایة لقوم یتفکرون

۱۲_ تدبّر و فکر، شناخت کا ایک ذریعہ ہیں_انّ فی ذلك لایة لقوم یتفکرون

۱۳_ عالم طبیعت سے انسان کی ضروریات کا پورا ہونا، توحید اور خداشناسی کی علامت ہے_
هو الذی انزل ماء لکم ... ینبت لکم به ... ان فی ذلك لایة لقوم یتفکّرون

الله تعالي: الله تعالی کی شناخت کے دلائل ۱۳،۱۱،۹،۷; الله تعالی کے ارادے کا مجري[۴]; الله تعالی کے افعال ۱

الله تعالی کی نشانیاں:

اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں ۱۳،۱۰،۸؛ اللہ تعالی کی شناخت کا پیش خیمہ ۱۰

انسان: انسان کی ضرورتوں کا پورا ہونا ۱۳؛ انسان کی ضرورتوں کے پورا ہونے میں مؤثر اسباب ۶؛ انسان کے فضائل ۲

انگور: انگور کی اہمیت ۵؛ انگور کے درخت کو اگانے والا ۱؛ انگور کے درخت کی پیداوار ۷

بارش: بارش کا برسنا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے ۸

پانی: پانی کے فوائد ۷،۳

تفکر: تفکر کا پیش خیمہ ۷؛ تفکر کا کردار ۱۲؛ عالم طبیعت میں تفکر ۹؛ عالم طبیعت میں تفکر کی اہمیت ۱۱

توحید: توحید کے دلائل ۱۳

درخت: درختوں سے استفادہ ۲؛ درختوں کی پیداوار کے اسباب ۳؛ درختوں کی پیدائش کا فلسفہ ۲

زرعی اجناس: زرعی اجناس کو اگانے والا ۱

زیتون: زیتون کی اہمیت ۵؛ زیتون کے درخت کو اگانے والا ۱؛ زیتون کے درخت کی پیدائش ۷

شناخت: شناخت کا ذریعہ ۱۲

ضرورتیں: ضرورتوں کے پورا ہونے میں مؤثر عوامل ۶

طبیعت: طبیعت کی خلقت کی خصوصیات ۶

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کا کردار ۴

کجھور: کجھور کو اگانے والا ۱؛ کجھور کی پیدائش ۷

کھیتی باڑی: کھیتی باڑی کو پیدا کرنے والا ۱

نباتات: نباتات سے استفادہ ۲؛ نباتات کی پیدائش ۷؛ نباتات کی پیدائش کا خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہونا ۸؛ نباتات کی پیدائش کا فلسفہ ۲؛ نباتات کی پیدائش کے عوامل ۳

آیت ۱۲

﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالْنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾

اور اسی نے تمھارے لئے رات دن اور آفتاب و ماہتاب سب کو مسخر کردیا ہے اور ستارے بھی اسی حکم کے تابع ہیں بیشک اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے قدرت کی بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں _

۱_ خداوند عالم نے رات ،دن سورج اور چاند کو انسانوں کے لیے مسخّر و رام کیا ہے_

هو الذي ...و سخّر لكم اليل و النهار و الشمس و القمر

۲_ سورج، چاند، رات اوردن کا مسخّر ہونا ، خداوند عالم کی نعمت اور انسان کی بہرہ مندی کے لیے ہے_

و سخّر لكم و اليل و النهار و الشمس و القمر

۳_ متحرک اور ساکن (سیاّرے ، ستارے) خداوند عالم کے حکم سے رام اور مسخّر ہیں_والنجوم مسخّرات بامره

"نجم" کا معنی ستارہ ہے واضح ہے کہ "نجم " آسمان کے تمام روشن موجودات کوکہتے ہیں چاہے وہ ساکن ہو ں یا متحرک، چاہے ان کا نورذاتی ہویا کسبی ہو_

۴_ ستاروں کے مسخّر ہونے کا سبب، خداوند عالم کا حکم ہے_والنجوم مسخرات بامره

"بامرہ" میں"با" سببیّت کے لیے ہے جو اس بات کی نشاندہی کررہی ہے کہ ستاروں کا مسخّر ہونا، حکم الہی کی خاطر ہے_

۵_ خداوند عالم کے فرمان اورتدبیر کے تحت ستاروں کا مسخّر ہونا ، اس کے اپنے فرامین کو عملی جامہ پہنانے پر اس کی عظیم قدرت کا ایک نمونہ ہے_اتی امر الله فلا تستعلجوه ... و النجوم مسخرات بامره

"اتی امر الله "آیت میں خداوند عالم کے وعدوں کے تحقق اور الہی فرمان کے آنے کی خبردی گئي ہے اور اس مکان پر ستاروں کا مسخّر کرنا، مذکورہ امرکی یاد آوری کا ایک نمونہ ہے تاکہ معلوم

ہو سکے کہ خداوند عالم نے ستاروں کو اپنے لیے مسخّر کیا ہے وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے_

٦_ رات ، دن ، چاند اور سورج سے انسان کا بہرہ مند ہونا، اس کے ستاروں سے بہرہ مند ہونے سے مختلف ہے_

سخّر لكم ...الشمس ... و النجوم مسخرات بامره

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کے خداوند عالم نے رات ، دن ، چاند اور سورج کی تسخیر کے سلسلہ میں لفظ "سخرّ لکم" استعمال کیا ہے لیکن ستاروں کی تسخیر کے لیے لفظ "مسخرّات بامرہ" کو بغیر لفظ "لکم" کے بیان کیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

٧_ رات ، دن ، چاند اور سورج و ستاروں کا مسخّر ہونا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے اور اس کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے_و سخّر لكم اليل والنهار و الشمس و القمر ... انّ فى ذلم لآيت لقوم يعقلون

٨_ تدبّر اور تفکر شناخت کا ذریعہ اور معرفت کے حصول کا وسیلہ ہیں_انّ فى ذلم لآيت لقوم يعقلون

٩_ موجودات کے نظم میں تفکر اور نظام کائنات پر قانون کی حاکمیت ، انسان کی ہدایت اور خدا کی شناخت کا سبب ہے_

وسخرّ لكم اليل والنهار و الشمس و القمر ... انّ فى ذلم لآيت لقوم يعقلون

١٠_ ما وراء طبیعت اور خداوند عالم کی شناخت کی خاطر طبیعی مناظرین غور و فکر ضروری ہے_

وسخّر لكم ...الشمس ... انّ فى ذلك لاية لقوم يعقلون

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی قدرت٧،٥; اللہ تعالی کی نعمتیں ٢; اللہ تعالی کے افعال ١; اللہ تعالی کے اوامر٣; اللہ تعالی کے اوامر کا وقوع پزیر ہونا ٥; امر الہی کے آثار٣; خداشناسی کا پیش خیمہ٩; عالم طبیعت میں خدا شناسي ١٠

اللہ تعالی کی نشانیاں : اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں ٧

انسان: انسان کے فضائل٢،١

چاند: چاند سے استفادہ ٦،٢; چاند کی تسخیر٧،٢،١

سورج: سورج سے استفادہ٦; سورج کی تسخیر ١، ٣، ٧

دن:دن سے استفادہ ۲،۶; دن کی تسخیر۷،۲،۱;

رات:رات سے استفادہ ۲،۶; رات کی تسخیر۷،۲،۱

ستارے:ستاروں سے استفادہ ۶; ستاروں کو مسخر کرنے کے اسباب۴; ستاروں کی تسخیر۷،۶،۵،۳

شناخت:شناخت کا ذریعہ۸; شناخت کا طریقہ۸

فکر:عالم طبیعت میں فکر کی اہمیت ۱۰;فکر کی اہمیت۸; فکر کے آثار۹; کائنات میں فکر۹

ہدایت:ہدایت کا پیش خیمہ۹

آیت ۱۳

﴿وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الأَرْضِ مُخْتَلِفاً أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ﴾

اور جو کچھ تمہارے لئے اس زمین کے اندر مختلف رنگوں میں پیدا کیا ہے اس میں بھی عبرت حاصل کرنے والی قوم کے لئے اس کی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۱۲)

۱_ خداوند عالم نے زمین کی تمام مخلوقات کو انسان کے لیے مسخّر و رام کیا ہے_

و سخّر لکم الیل ... و ما ذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانه

لغت میں "الذریٔ" کا معنی پیدا کرنا اور منظر عام پر لانا ہے (لسان العرب) لازم الذکر ہے کہ مذکورہ مطلب کا "ما" کے منصوب ہونے اور "اللیل" پر اس کا عطف ہونے کی بناء پر استفادہ کیا گیا ہے_

۲_ زمین کی مخلوقات ، انواع و اقسام کے رنگوں کی حامل ہیں_و ماذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانه

۳_ مخلوقات کے انواع و اقسام کے رنگ انسانی زندگی میں فائدہ مند اثرات کے حامل ہیں_

و ماذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانه

"مختلفاً الوانه" "ماذرا" سے حال ہے اس کا معنی اس طرح ہوگا درحالانکہ مخلوقات انواع و اقسام رنگوں کی حامل ہیں ان کو تمھارے لیے پیدا کیا گیا ہے_

۴_زمین میں موجودات کی مختلف رنگوں میں خلقت ،

خداوند عالم کی نشانی اور اس کی قدرت کا کرشمہ ہے_وماذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانه انّ فی ذلك لاية

۵_بیدار اور متوجہ انسان ، زمینی موجودات کی خلقت اور ان کے انواع و اقسام کے رنگوں سے خدا کی وحدانیت کا درس لیتا ہے_وما ذرا لکم ... لاية لقوم يذكّرون

چونکہ "لآیۃ" کا متعلق محذوف ہے لہذا ہوسکتا ہے کہ "لتوحیدہ" مقدر ہے یعنی خدا وند عالم کی وحدانیت کی نشانی ہے_

٦_خداوند عالم کی شناخت کے لیے عالم طبیعت کی طرف توجہ اور اس کی انواع و اقسام کی رنگینیوں میں دقت ضروری ہے _انّ فی ذلك لاية لقوم يذكّرون

۷_توجہ اور یاد آوري، معرفت کا پیش خیمہ اور شناخت کا ذریعہ ہیں_و ماذرا لکم فی الارض ... ان فی ذلك لاية لقوم يذكّرون

۸_عالم طبیعت میں خدا شناسی کے لیے ہر بار فکر و تدبّر ایک مناسب ذریعہ ہے_

ينبت لكم به الزرع ... لقوم يتفكرون و سخّر لكم اليل ... لقوم يعقلون و ما ذراء لكم ... لقوم يذكّرون

"الذرع و الزيتون ..." جو کہ مادی اور معمولی امور ہیں جن کے نتیجے کے لیے فقط فکر کافی ہے جملات کے بعد "لقوم يتفكرون" کالانا اور رات و دن کی تسخیر و غیرہ کہ جن کے لیے دقت ضروری ہے کہ بعد "لقوم يعقلون" اور اسی طرح انواع و اقسام کے رنگ کہ جن کے لیے کلی مقدمات ہوتے ہیں اور تھوڑی سی توجہ سے مطلب حاصل ہوجاتا ہے کے بعد "لقوم يتذكرحق" کے استعمال کی طرف توجہ کرنے سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

۹_شناخت کے انواع و اقسام کے مراتب اپنے لیے مناسب ذریعے کا تقاضا کرتے ہیں_

الزرع والزيتون ... لقوم يتفكرون ... اليل و النّهار ... لقوم يعقلون و ما ذرا لكم فى الارض ... لقوم يذكّرون

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے افعال۱; خدا شناسی کے دلائل٦; خدا کی قدرت کی نشانیاں ۴; عالم طبیعت میں خدا شناسي٦،۸;شناخت کا پیش خیمہ ۷;شناخت کا ذریعہ ۹،۸،۷; شناخت کے مراتب۹

اللہ تعالی کی نشانیاں :اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں ۴، ٦

انسان:

انسان کے فضائل ۱

بصیرت: اہل بصیرت اور موجودات کے لئے انواع اقسام کے رنگوں کا ہونا ۵

تفکر: تفکر کے مراتب ۸

توحید: توحید کے دلائل ۵

ذکر: ذکر کے آثار ۷

آیت ۱۴

﴿وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُواْ مِنْهُ لَحْماً طَرِيّاً وَتَسْتَخْرِجُواْ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

اور وہی وہ ہے جس نے سمندروں کو مسخر کردیا ہے تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھا سکو اور پہننے کے لئے زینت کا سامان نکال سکو اور تم تو دیکھ رہے ہو کہ کشتیاں کس طرح اس کے سینے کو چیرتی ہوئي چلی جا رہی ہیں اور یہ سب اس لئے بھی ہے کہ تم اس کے فضل و کرم کو تلاش کرسکو اور شاید اسی طرح اس کے شکرگذار بندے بھی بن جاؤ_

۱_ خداوند عالم نے سمندروں کو انسان کے لیے مسخّر کیا ہے_وهو الذی سخّر البحر لتاکلوا منه

۲_ انسانوں کی بہرہ مندی کے لیے سمندروں کو مسخّر کرنے والا فقط خداوند عالم ہے_وهو الذی سخّر البحر لتاکلوا منه

بتدا "ہو" کا حصر نہ ہونا اور خبر "الذي ... حصر" پر دلالت کررہے ہیں_

۳_ تازہ گوشت سے غذائي ضرورت پوری کرنا، سمندری جواہرات اور کشتی سے استفادہ، سمندری فوائد میں سے ہے_
سخّر البحر لتاکلوا منه کماً طریّاً و

تستخرجوا منه حلية تلبسونها و ترى الفلك

"طري" کا معنی جدید اور تازہ اور "حلیتہ" زیور کے معنی میں ہے_

۴_ خوراک ، لباس اور آلات زیور کے لیے عالم طبیعت کے مظاہر سے استفادہ کرنا جائز ہے_

لتاكلوا منه كماً طرياً و تستخرجوا منه حلية تلبسونه

۵_ قیمتی اور آرائشی اشیاء کے استخراج کے لیے سمندر میں غوطہ زن ہونا جائز ہے_و تستخر جوا منه حلية تلبسونه

٦_ خوبصورتی اور آلات زیور سے مزیّن ہونے کی طرف انسانوں کا میلان_تستخرجوا ...

فعل مضارع "تلبسو نہا" خارجی حقیقت سے حکایت کررہا ہے جو کہ آلات زیور سے استفادہ کرنا ہے اوردوسری طرف تزئین انسان کی ضروریات کی خبر نہیں جبکہ ضروریات کے ساتھ اس کا بھی ذکر ہوا ہے اور یہ مذکورہ حقیقت سے حکایت ہے_

۷_ سمندروں میں پانی کی حرکت کشتیوں کی روانی ایک دلکش اور حیرت انگیز منظر ہے_وترى الفلك مواخر فيه

"تری الفلک مواخرفیہ" کی عبارت جملہ معترضہ ہے اور ایسے چند جملوں کے درمیان واقع ہوئی ہے کہ جن کا ایک دوسرے پر عطف ہوا ہے_ عطف کے ممکن ہونے کے باوجود جملہ معترضہ کا لایا جانا اسلوب جملے کے خلاف اور اس کے تعجب کو بیان کرنے کے لیے ہے_لازم الذکر ہے کہ "مواخر" "ماخرہ" "مادہ" "مخر"کی جمع ہے جس کا معنی چیرنا ہے_

۸_ سمندر کا تازہ گوشت اور تزئین و آرائش و الی اشیاء اور کشتی رانی کی سہولت ، خداوند عالم کی نعمت ہے_

و ہوالذی سخّر البحر لتاکلوا منہ لحماً طریّاً و تستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونہا و تری الفلک مواخرفیہ

۹_ سمندر کے فوائد، تازہ گوشت ، زینت و آرائش کی اشیاء اور کشتی رانی میں منحصرہیں_

سخر البحر لتاكلوا منه لحماً و طرياً و تستخرجوا منه حلية ... لتبتغوا منه حفظه

۱۰_خداوند عالم کی طرف سے سمندروں کی تسخیر اور اس کے لیے بے شمار نعمتوں کا بیان، انسان کو شکر گزاری کی تشویق دلانے کے لیے ہے_وسخر البحر لتاكلوا منه ... و لتبتغوا من فضله و لعلّكم تشكرون

۱۱_ خداوند عالم نے سمندر میں بہت سے فوائد و عطایا قرار دیے ہیں کہ جن سے کوشش اور جدو جہد کے ذریعے استفادہ کیا جا سکتا ہے_

سخّر البحر لتاكلوا منه ... و لتبتغوا من فضله

"تبتغوا" (ابتغائ) سے مطلوبہ چیز کے حصول کے لیے کوشش اور جدوجہد کرنے کے معنی میں ہے_

۱۲_ سمندر اس کی نعمتوں کی طرف توجہ خدا کی شناخت اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا زینہ فراہم کرتی ہے_

سخر البحر ... لعلكم تشكرون

جملہ" و لعلّكم تشكرون "کا عطف "و لعلكم تعرفون" جیسے محذوف جملے پر ہے_

۱۳_ خدا کی نعمتوں کے مقابلے میں شکر ادا کرنا ضروری ہے_ولعلكم تشكرون

کیونکہ خداوند عالم نے اپنی بہت سی نعمتوں کے ذکر کا فلسفہ یہ بیان کیا ہے کہ انسان کے اندر شکر گزاری کا انگیزہ پیدا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکر گزاری ایک ضروری اور لازمی چیز ہے_

۱۴_ انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلہ میں طبیعی اسباب، ارادہ خداوند کے جاری ہونے کا مقام ہیں_

هو الذی سخّر البحر لتاكلوا فيه لحماً طرياً و تستخرجوا منه حلية تلبسونها و ترى الفلك مواخر فيه و لتبتغوا من فضله

احکام:۴،۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی شناخت کا پیش خیمہ ۱۲; اللہ تعالی کی نعمتیں ۸،۱۱; اللہ تعالی کے ارادے کا مقام۱۴;اللہ تعالی کے افعال ۱;اللہ تعالی کے مختصات ۲

انسان:انسان میں خوبصورتی کی چاہت ٦; انسان کی ضروریات ۴; انسان کے فضائل ۱; انسان کے میلانات ٦

توحید:توحید افعال ۲

حیوانات:سمندری جانوروں کا گوشت ۳،۸

ذکر:ذکر نعمت کے آثار ۱۲; سمندری نعمتوں کا ذکر ۱۲

زینت:سمندری زینتوں کا حصول۵; زینت سے استفادہ ۴; سمندری زینتوں سے استفادہ ۳; سمندری زینتیں

سمندر:سمندر سے استفادہ ۲،۱; سمندر کی تسخیر ۱،۱۰;

سمندری مناظر۷; سمندر کے فوائد۳،۹

شکر:شکر نعمت کی اہمیت۱۳; شکر نعمت کی ترغیب ۱۰; شکر کا پیش خیمہ ۱۲

ضروتیں:ضرورتوں کو پورا کرنے میں مؤثر اسباب۱۴

طبیعت:طبیعت سے استفادہ۴

طبیعي عوامل:طبیعی عوامل کا کردار۱۴

غوطہ زني:غوطہ زنی کے احکام۵

کشتیاں:کشتیوں کی حیرت انگیزرواني۷

کشتی راني:سمندر میں کشتی راني۳

کھانے والی اشیائ:کھانے والی اشیاء کا مباح ہونا۴

لباس:لباس کا مباح ہونا۱۴

مباحات:۴

میلانات:خوبصورتی کا میلان۶; آلات زیور کی طرف میلان۶

نعمت:سمندری نعمتوں سے استفادہ ۱۱; کشتی رانی کی نعمت۸

آیت ۱۵

﴿وَأَلْقَى فِي الأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَاراً وَسُبُلاً لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾

اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگرڈال دیئے تاکہ تمھیں لے کر اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور نہریں اور راستے بنادئے تاکہ منزل سفر میں ہدایت پاسکو_

۱_ خداوند عالم نے پہاڑوں کوزمین میں محکم اور استواررکھا ہے تاکہ ان کو انسان کے لیے آرام دہ بستر کی مانند قرار دے_والقی فی الارض رواسی ان تمیدبکم

"رواسي" مادہ"رسو" سے "راسیہ" کی جمع ہے جس کا معنی محکم اور استوار ہونا ہے اس سے مرادپہاڑہیں جن کا غالبی وصف کی بناء پر یہ نام رکھا گیا ہے اور"القائ" جب"في "کے ساتھ ہوتو اس کا معنی قرار دینا ہے_

۲_ پہاڑ، زمین کو جنبش اور حرکت سے محفوظ رکھتے ہیں_

لغت میں "مید" بڑی چیزوں کی لغزش اور اضطراب کو کہتے ہیں چونکہ یہ آیت، الہی نعمتوں کے مقام بیان میں ہے اور زمین کی لغزش اور اضطراب نعمت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان "تمید بکم" اصل میں "لا ان لا تمید بکم" یا "کراہیتہ ان تمید بکم" ہے یعنی پہاڑوں کو زمین میں اس لیے قرار دیا گیا ہے تا کہ تمھاری زمین میں لرزہ پیدا نہ ہوسکے_

۳_ پہاڑوں کے بغیر، زمین متحرک اور لرزنے والی اور انسانی زندگی کے لیے مناسب زمین ہے_

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم

۴_ پانی کی نہریں اور زمینی راستے، انسانوں کے استفادہ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں_

والقی فی الارض ...وانھراً و سبلاً لعلکم تھتدون

۵_ نہروں کی خلقت اور طبیعی راستے، انسانوں کے لیے راستہ دریافت کرنے کی علامات ہیں_

ا نھراً وسبلاً لعلّکم تھتدون ...وعلمت

"پہاڑوں کے منافع "اور بعدو الی آیت میں "علامات " کے بیان کے قرینے کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ "لعلّکم تہتدون" سے مراد، راستہ دریافت کرنا ہے_

٦_ زمین کی پستی اور بلندیاں، زندگی کے فوائد اور انسانی سہولیات کی حامل ہیں_

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم و انھراً و سبلاً لعلّکم تھتدون

۷_ پہاڑوں، نہروں اور راستوں کی خلقت کا مقصد، انسانوں کی ہدایت ہے_

والقی فی الارض رواسي ... وانھراً و سبلاً لعلّکم تھتدون

مذکورہ استفادہ اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ جب "تہتدون" سے معنوی ہدایت مراد ہو_

۸_ پہاڑ، نہریں اور راستے، الہی نعمتیں ہیں_والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم و انھراً و سبلاً لعلّکم تھتدون

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی نعمتیں ۸; اللہ تعالی کے افعال ۱

انسان:

انسان کے فضائل ۱; انسانوں کی ہدایت کی اہمیت ۷

پہاڑ:پہاڑوں کی اہمیت ۳; پہاڑوں کی خلقت کا فلسفہ ۷; پہاڑوں کے فوائد ۳،۲،۱

راستہ پانا: راستہ پانے کے وسائل ۵

راستے: راستوں سے استفادہ ۴; راستوں کی خلقت کا فلسفہ ۷،۵،۴

زمین: زمین کی لرزش کے موانع ۳،۲; زمین کی ناہمواری کے فوائد ۶; زمین کے سکون کے اسباب ۱

نعمت: پہاڑوں کی نعمت ۸; نعمتوں کے راستے ۸; نہروں کی نعمت ۸

آیت ۱۶

﴿وَعَلامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ﴾

اور علامات معین کردیں اور لوگ ستاروں سے بھی راستے دریافت کرلیتے ہیں _

۱_ خداوند عالم نے انسانوں کے راستہ دریافت کرنے کے لیے زمین میں علامات اور نشانیاں قرار دی ہیں _

والقى فى الارض رواسي ... لعلّكم تهتدون و علامات

"علامات" کا "رواسی اور انہار" پر عطف ہے اوراس سے مراد ایسی طبیعی علامات اور نشانیاں ہیں جو زمین میں موجود ہیں _

۲_ مسافروں کے لیے راستہ دریافت کرنے کے لیے ستاروں کا نہایت اہم کردار ہے _

و علامات و بالنجم هم يهتدون

عام " علامات " کے بعد خاص " نجم" جبکہ یقینی طور پر نجم خود علامات میں سے ہے کا ذکر کرنا ممکن ہے مذکورہ نکتے کو بیان کررہا ہو _

۳_"قال رسول الله ﷺ ""وبالنجم هم يهتدون" قال هو الجدى لانّه، نجم' لا تزول و عليه بقاء القبله و به يهتدى اهل البرّ و

البحر[۱]

رسول اکرم ﷺ نے خداوند عالم کے اس کلام "وبالنجم هم يهتدون" کے بارے میں فرمایا: وہ ستارہ جدی ہے کیونکہ یہ وہ ستارہ ہے جو کبھی محو نہیں ہوتا اور قبلہ کی تشخیص کی اساس یہی ستارہ ہے اور اس کے ذریعہ سمندر اور خشکی والے راہنمائي لیتے ہیں..."

الله تعالي:الله تعالی کے افعال ۱

راستہ پانا:راستہ پانے کی علامات ۱; راستہ پانے کے وسائل ۲

روایت:۳

ستارے:ستاروں کے ذریعہ راستہ پانا۳،۲; ستاروں کے فوائد ۳،۲; ستاروں کے جدی ۳

قبلہ:قبلہ کو معین کرنے کے وسائل ۳

آیت ۱۷

﴿أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لاَّ يَخْلُقُ أَفَلا تَذَكَّرُونَ﴾

کیا ایسا پیدا کرنے والا ان کے جیسا ہوسکتا ہے جو کچھ نہیں پیدا کرسکتے آخر تمھیں ہوش کیوں نہیں آرہا ہے _

۱_ خداوندعالم، تمام موجودات کا خالق اور انہیں پیدا کرنے والا ہے_

خلق السموات والارض ...خلق الانسان ...والا نعام خلقها لكم ...و يخلق مالا تعلمون ... وماذرا لكم فى الارض ... ا فمن يخلق كمن لا يخلق

چونکہ مختلف مخلوقات کے بیان کے بعد خداوند عالم نے یہ فرمایا ہے: کیا خلق کرنے والا اس جیسا ہے جو خلق نہیں کرتا _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام اشیاء کا خالق ہے_

۲_تمام موجودات کے خالق کی اس کے ساتھ کسی قسم کی شباہت نہیں جو کسی چیز کا خالق نہیں ہے_

ا فمن يخلق كمن لا يخلق

---

۱) تفسیر عیاشي،ج۲ص ۲۵۶ ، نورالثقلین، ج۳، ص ۴۶ ، ح ۵۱_

۳_ خالق کبھی بھی غیر خالق سے قابل مقائسہ نہیں ہے_ا فمن یخلق کمن لا یخلق

۴_ خالق ہستی کا خلق کی قدرت سے مفقود موجود سے قابل مقائسہ نہ ہونا ، عقلی واضحات میں ہے_

ا فمن یخلق کما لا یخلق

آیت میں جواب دیئے بغیر مذکورہ سوال کا پیش آنا عقلی قسم کی طرف ارشاد و راہنمائی ہے_

۵_یاد آوری اور ہوشیاری ، توحید کی طرف میلان کا سبب اور شرک ناسازگار ہے_ا فمن یخلق کمن لا یخلق ...ا فلا تذکّرون

٦_ موجودات اور مخلوقات کی یاد دہانی اس لیئے ہے تا کہ یہ چیز خلقت کے جھوٹے دعوے داروں کے لیے ، تنبیہ ، نصیحت اور خداوند عالم کی خالقیت کی تجدید معرفت کا سبب ہے_ا فمن یخلق کمن لا یخلق ا فلا تذکّرون

کیونکہ خداوند عالم نے استفہام توبیخی کے قالب میں یاد آوری اور تذکر کا حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوقات کی طرف توجہ ، تذکر کا سبب ہے_

۷_ وجدان سے سوال اور تلاش حق کی حس کا برانگیختہ ہونا ، ہوشیاری کا ذریعہ اور حقائق کے اثبات کا طریقہ ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق فلا تذکّرون

۸_ خالق کا غیر خالق سے قابل مقائسہ نہ ہونے کی طرف عدم توجہ، مذموم اور ناپسندیدہ ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق ا فلا تذکّرون

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی خالقیت ۱; خداشناسی کی روش٦

ایمان: توحید پر ایمان کے اسباب ٦

باطل قیاس ۸،۴،۳

تذکر: تذکر کے آثار۵; حقائق کے اثبات کی روش۷

خالق: خالق کا بے نظیر ہونا ۳; خالق کے بے نظیر ہونے کا بدیہات میں سے ہونا ۴

ذکر: موجودات کی خلقت کے ذکر کے آثار٦

سوال: سوال کے فوائد۷

عبرت: عبرت کے اسباب٦

عمل:ناپسندیدہ عمل۸

غفلت:خالف کی بے نظیر سے غفلت ۸

موجودات :موجودات سے عبرت ٦; موجودات کا خالق

۱; خالق کے بے نظیر ہونا ۲

وجدان:وجدان کا کردار ۷

ہوشياري:شرک سے ہوشیاری کا ہم آہنگ نہ ہونا۵; ہوشیاری کا زینہ۷; ہوشیاری کے آثار۵

آیت ۱۸

﴿وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ اللهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

اور تم اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی کرنا چا ہو تو نہیں کرسکتے ہو بیشک اللہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے (۱۸)

۱_ خداوندعالم کی نعمتیں فراواں اور بے شمار ہیں_ان تعدّو انعمة الله لا تحصوها انّ الله لغفورٌ رحیم

۲_ خداوندعالم کی بے شمار نعمتوں کے حق کی ادائیگی اور مطلوبہ شکر گزاری ، انسان کے بس کا روگ نہیں ہے_

ان تعدّو انعمة الله لا تحصوها انّ الله لغفورٌ رحیم

خداوندعالم نے بندوں پر بے شمار نعمتوں کے بیان کے بعد اپنے آپ کو "غفور" (بہت بخشنے والا) سے متصف کیا ہے_ لہذا اس سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان خدا کی بے شمار نعمتوں کی شکر گزاری سے عہدہ برآنہیں ہو سکتا ہے_

۳_ خدا کی نعمتوں کے حق کی ادائیگی ، ایک شائستہ اور پسندیدہ عمل ہے_ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها انّ الله لغفورٌ

۴_ خداوندعالم ، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_

ان الله لغفور رحيم

۵_بندوں کولا تعداد نعمتوں کا عطا کرنا، رحمت خداوندی کا تقاضا ہے_وان تعدو ا نعمة الله لا تحصوها انّ الله لغفور رحيم

٦_ خداوند عالم کی فراواں نعمتوں کا حق ادا نہ کرنا ، ایک قسم کا نقصان ، نقص اور قابل مذمت و سرزنش ہے _

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها انّ الله لغفورٌ رحيم

خداوند عالم کی فراواں نعمات کے بعد"انّ الله لغفور" کے ذکر سے یہ احتمال ہے کہ خداوند عالم کی نعمتوں کے حق کو کما حقّہ ادا نہ کرنا ایک قسم کا نقصان شمار ہوتا ہے اور اسی وجہ سے یہ قابل سرزنش ہے_عبارت "انّ الله لغفور" اس نقصان او ر نقص کر.بیان کو رہی ہے کہ جسے خداوند تعالی اپنی بخشش کے زیر سایہ قرار دیتا ہے_

۷_ کائنات میں انسان ایک خاص مقام کا حامل اور تمام طبیعی اسباب اس کی خدمت کے لیے ہیں _

والا نعام خلقها لكم ...ماذرا لكم ... سخّر لكم ... وان تعدوا نعمة الله لا تحصوه

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیت نمبر ۵ سے لیکر ۱٦ تک انسان کو عطا شدہ نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں خداوند عالم کی نعمتوں کے ناقابل شمار ہونے کو.بیان کیا گیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

اسماء صفات:رحیم۴; غفور۴

اقدار:اقدار کی ضد٦

الله تعالي:الله تعالی کی رحمت کے آثار۵; الله تعالی کی نعمتوں کا سرچشمہ ۵; الله تعالی کی نعمتوں کی فراوانی ۱،۵،۲

انسان:انسان کا عاجز ہونا ۲; انسان کے فضائل ۷

شکر:نعمت کے شکر سے عاجزی ۲; نعمت کے شکر کی اہمیت ۳

طبیعی عوامل:طبیعی عوامل کا کردار۷

عمل :پسندیدہ عمل ۳

کفران:کفران نعمت پر سرزنش ٦

آیت ۱۹

﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ﴾

اور اللہ ہی تمھارے باطن و ظاہر دونوں سے باخبر ہے_

۱_ خداوند عالم، انسانوں کے تمام پوشیدہ اور آشکار امور سے آگاہ ہے_ واللّٰه يعلم ما يسرّون و ما تعلنون

۲_ خداوند عالم کا انسانوں کو اپنی فراوان نعمتوں کے مقابلے میں ان کی رفتار پر خبردار کرنا_

وان تعدوا انعمة الله لا تحصوها ... واللّٰه يعلم ما تسرّون و ما تعلنون

احتمال ہے کہ آیت میں انسانوں کے آشکار و پوشیدہ امور پر خداوند عالم کی آگاہی کو بیان کرنے سے مراد، مذکورہ نکتہ ہو کیونکہ خداوند عالم کی ناقابل شمار نعمتوں کے بیان کرنے کے بعد، انسانوں کو خطاب کرکے کہا گیا ہے کہ: خداوند عالم تمھارے پوشیدہ اور آشکار امور سے آگاہ ہے یعنی تم نعمات الہی کے بارے میں جو کچھ ظاہر و مخفی رکھتے ہو وہ خدا سے پوشیدہ نہیں ہے_

۳_ خداوند عالم کا علم، مطلق اور تمام چیزوں پر حاوی ہے_ واللّٰه يعلم ما تسرّون وما تعلنون

اللہ تعالي: اللہ تعالی کا علم غیب ۱; اللہ تعالی کی فراوان نعمات ۲; اللہ تعالی کے انذار ۲; اللہ تعالی کے علم کی وسعت ۳

آیت ۲۰

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لاَ يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ﴾

اور اس کے علاوہ جنھیں یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ خودہی مخلوق ہیں اور وہ کسی چیز کو خلق نہیں کرسکتے ہیں_

۱_ مشرکین کے دعوی دار خدا، کسی چیزکی خلقت پر قدرت نہیں رکھتے ہیں_

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیائ

"الذین" کا صلہ "یدعون" ہے اور صلہ کی ضمیر مفعول کی ضمیر ہے جو کہ محذوف ہے اور اس کا مرجع "الذین" ہے ماقبل آیات (جو ناتوان خدائي دعوی کرنے والوں کے بارے میں ہیں) کے قرینہ کی بناء پر "الذین" سے مراد، مشرکین کے خدا ہیں _

۲_ مشرکین کے خدائي دعوی دار، نہ فقط خالق نہیں بلکہ وہ خود بھی مخلوق اورپیدا کے گئے ہیں_

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیاء وهم یخلقون

۳_ خلق کرنے پر قدرت اور مخلوق نہ ہونا، خدا اور معبود حقیقی کی علامت ہے_

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیاء وهم یخلقون

چونکہ مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کے مقام پر خدا نے دواہم صفات کو شمار کیا ہے_ اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ ضروری ہے"الله "خالق ہواور مخلوق نہ ہو_

۴_ الوہیت کے لیے خالق ہونا اور مخلوق نہ ہونا، عقلی واضحات میں سے ہے_

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیاء وهم یخلقون

مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کرنے کے سلسلہ میں استدلال کے ... بغیرتنقید اس نکتے کی یاد آوری ہے کہ وہ خلقت پر قدرت نہیں رکھتے اور وہ خود مخلوق ہیں، اس سے مذکورہ نکتہ کی حکایت ہوتی ہے_

۵_ مشرکین، قدرت سے مفقود اور اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے موجودات کو اپنا خدا قرار دیتے تھے_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاء وھم یخلقون

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "یدعون" سے مراد، ان موجودات کو خدا کے عنوان سے پکارنا ہو_

٦_ ہاتھوں سے تراشے ہوئے اور ہر قسم کی خلق کی قدرت سے عاری موجودات ، الوہیت کی اہلیت نہیں رکھتے اور ان کے بارے میں ہر قسم کا خدائي عقیدہ رکھنا باطل ہے_والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاء وھم یخلقون

٧_ دوسروں کے عقائد اور مقدس نظریات (اگرچہ باطل ہی کیوں نہ ہوں) کے مقابلے میں ادب کی رعایت ایک شائستہ عمل ہے_والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون

مشرکین کے معبود جو عام طور پر پتھر، لکڑی وغیرہ سے بنے تھے کے لیے "الذین" اور "ہم" جیسے کلمات کا استعمال جو کہ ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتے ہیں ممکن ہے کہ مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون

٨_ مشرکین کے متعدد معبود و خدا تھے_والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً و ھم یخلقون

٩_ مشرکین، ایسے معبودوں کی پرستش کرتے تھے جو ہر قسم کی قدرت سے عاری تھے_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون

١٠_ فقط خداوند عالم کی ذات اس کی سزاوار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور مدد کے لیے پکارا جائے_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئ

آیت ، مشرکین کے اس عمل کی سرزنش کررہی ہے جو انہوں نے متعدد معبود بنا لیے تھے اور یہ استفادہ ہوتا ہے کہ ایسا کام قبیح اور قابل مذمت ہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کے شایان شان ١٠; اللہ تعالی کے مختصات ١٠

الوہیت:الوہیت کا معیار ١٠،٦،٣،٣

باطل معبودم باطل معبود اور خالقیت ١; باطل معبودوں کا عجز ١، ۵، ٩، ٦; باطل معبودوں کا مخلوق ہونا ٢; باطل

معبودوں کا متعدد ہونا ۸

خالقیت:خالقیت و الوہیت ٦

عقیدہ:باطل خداؤں کے عقیدہ کا باطل ہونا ٦; باطل عقیدہ ٦

سچا معبود:سچے معبودکی خالقیت ۳;سچے مبعودکی خالقیت کا واضع ہونا ۴;سچے معبودکی قدرت ۳

عمل:پسندیدہ عمل٧

مدد طلب کرنا:خالق سے مدد طلب کرنا ١٠

مشرکین:مشرکین کے معبود ٢،٥

معاشرت:آداب معاشرت٧

مقدسات:دوسروں کے مقدسات کا احترام ٧

آیت ٢١

﴿أَمْواتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾

وہ تو مردہ ہیں ان میں زندگی بھی نہیں ہے اور نہ انھیں یہ خبرہے کہ مردے کب اٹھائے جائیں گے _

١_ مشرکین کے خدا، ایسے بے جان موجودات ہیں جن میں شروع ہی سے زندگی کی رمق نہ تھی اورنہ ہی وہ حیات کی لیاقت رکھتے ہیں_والذین یدعون من دون الله ...اموات غیر ا حیائ

"اموات" کے بعد"غیر احیائ"کی عبارت کا ذکر ممکن ہے اس نکتےکی طرف اشارہ ہوکہ یہ موجودات مردہ ہونے کے علاوہ، نہ سابقہ زندگی رکھتے تھے اور نہ انہیں حیات نصیب ہوگی_

٢_ مشرکین کے خدا، زمانہ قیامت کے وقوع اور اپنے حشرکے بارے میں بالکل ناآگاہ تھے_

وما یشعرون ایّان یبعثون

مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "یشعرون "اور"یبعثون" فاعل کی ضمیر ک

مرجع وہ باطل معبود ہوں جن کے بارے میں ماقبل آیت میں گفتگو ہوئي ہے_

۳_ مشرکین کے معبودوں کی اپنے پرستش کرنے والوں کے حشر کے وقت سے ناآگاہی _وما یشعرون ایّان یبعثون

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "یبعثون" کی ضمیر کا مرجع وہی بتوں کی پرستش کرنے والے ہوں جو "یدعون" کی ضمیر فاعلی ہیں_

۴_ جاندار ہونا اور قیامت کے وقت سے آگاہی ، الوہیت کی شرائط میں سے ہے_

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایّان یبعثون

چونکہ خداوند عالم نے مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کے مقام پر انہیں ایسے مردوں سے تعبیر کیا ہے جو ہر قسم کی حیات و شعور سے عاری ہیں لہذا اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ خدا کے لیے صاحب حیات و علم ہونا ضروری ہے_

۵_ مشرکین، متعدد خداؤں کے حامل تھے_اموات غیر احیاء وما یشعرون ایّان یبعثون

الوہیت:الوہیت کی شرائط ۴

باطل معبود:باطل معبودوں کا بے جان ہونا ۱; باطل معبودوں کا متعدد ہونا ۵; باطل مبعودوں کی جہالت ۲،۳

حیات:حیات کا کردار

قیامت:قیامت کے وقت سے آگاہي۴;قیامت کے وقت سے لا علمی ۲،۳

آیت ۲۲

﴿إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ﴾

تمھارا خدا صرف ایک ہے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کے دل منکر قسم کے ہیں اور وہ خود مغرور متکبر ہیں_

۱_ انسانوں کا تنہا، حقیقی مبعود، خدائے وحدہ لا شریک ہے_

الهکم الہ واحد

گذشتہ آیات جو کہ خداوند عالم کی صفات کے بارے میں اور مشرکین کے معبودوں کی نفی کے بارے میں تھیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے اور اس آیت میں " معبود" اور" الہ" کو ایک ذات میں منحصر کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ "الہ" یگانہ سے مراد ذات الہی ہے_

۲_ علم، قدرت، خالقیت اور حیات حقیقی خدا و معبود کی خصوصیات میں سے ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق ... واللہ یعلم ... والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء ...الھکم الہ واحد

خداوند عالم کی برجستہ صفات کے بیان کے بعد "الہکم الہ واحد" کی عبارت کو لانا اور باطل معبودوں کے ضعف و نقائص کی یاد آوری ان کی گفتگو کے نتیجے کو ذکر کرنے کے قائم مقام اور مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہے_

۳_ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل حق کو قبول نہ کرنے والے اور استکبارانہ روش کے مالک ہیں_

فاالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبھم منکرة وھم مستکبرون

۴_ خدائے وحدہ کو ثابت کرنے والے دلائل، عالم آخرت پر ایمان کی بھی دلیلیں ہیں_

الھکم الہ واحد فاالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبھم منکرة

"فالذین " کا "فا" خدائے وحدہ کے اثبات کے لیے ذکر کیے گئے روشن دلائل کے لیے نتیجہ کے مقام پر ہے اس آیت میں "فا" کے آنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دلائل عالم آخرت کو بھی ثابت کرتے ہیں ان کی طرف توجہ کے ذریعہ عالم آخرت پر بھی ایمان لانا چاہیئے وہ لوگ ان دلائل کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود ایمان نہیں لائے، ان کے دل حق کے منکر ہیں_

۵_ حق قبول نہ کرنے والے قلوب، عالم آخرت پر ایمان لانے کے لیے رکاوٹ ہیں_

الھکم الہ واحد فاالذین لا یومنون بالآخرة قلوبھم منکرة

"فالذین" میں "فا" تفریع کے لیے ہے اور یہ دلالت کررہی ہے کہ ما قبل آیات میں ثابت شدہ توحید، ایسی کامل توحید ہے کہ جس کے ساتھ آخرت پر ایمان لانا بھی شامل ہے لہذا جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ حق کو قبول نہ کرنے والے اور استکباری قلوب جیسے موانع کے حامل ہیں_

٦_ تکبر اور احساس برتری، عالم آخرت پر ایمان لانے سے مانع ہیں_فالذین لا یؤمنون بالآخرة "ھم مستکبرون"

۷_ حقائق کی قبولیت یا انکار کا مرکز، دل ہے_فالذین لا یومنون بالآخرہ قلوبھم منکرۃ

۸_ حق قبول نہ کرنا، مرض قلبی کی نشانی ہے_فالذین لا یومنون بالآخرۃ قلوبھم منکرۃ

"لایومنون" ان کے اعیان نہ لانے کا فعل حق کو قبول نہ کرنے سے حکایت ہے اور "منکرۃ"کا معنی حق کے زیر سایہ نہ جاناہے جو کہ ایک قسم کا مرض ہے_

آخرت: آخرت کا انکار کرنے والوں کا حق کا قبول نہ کرنا۳; آخرت کا انکار کرنے والے مستکبرین۳

استکبار: استکبار کے آثار۶

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے مختصات ۱

ایمان: آخرت پر ایمان لانے کے دلائل ۴; آخرت پر ایمان لانے کے موانع۶،۵; ایمان کا مقام۷

برحق و سچے معبود: سچے معبودوں کا علم ۲; سچے مبعودوں کی حیات ۲; سچے معبودوں کی خالقیت ۲; سچے معبودوں کی خصوصیات ۲; سچے معبودوں کی قدرت ۲

توحید: توحید عبادی ۱; توحید کے دلائل ۴

حقائق: حقائق کو جھٹلانا ۷; حقائق کو قبول کرن

خودپسندي: خودپسندی کے آثار۶

قلب: دل کا کردار۷; دل کی بیماریوں کی علامت۸

مستکبرین: ۳

آیت ۲۳

﴿لاَ جَرَمَ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ﴾

یقینا اللہ ان تمام باتوں کو جانتا ہے جنھیں یہ چھپاتے ہیں یا جن کا اظہار کرتے ہیں وہ مستکبرین کو ہرگز پسند نہیں کرتا ہے _

۱_ خداوند عالم، یقینی طورپر ان تمام امور سے مکمل طور پر آگاہ ہے جہنیں آخرت کے منکرین ،پنہاں یا ظاہر کرتے ہیں _

لا جرم انّ الله يعلم ما يسّرون و ما يعلنون

"ما یسرّون و ما یعلنون" میں فاعل کی ضمیر ماقبل آیت میں "الذين لا يومنون بالآخرة" کی طرف لوٹ رہی ہے _

۲_ خداوند عالم ، انسانوں کی نیّتوں اور باطنی حالات سے آگاہ ہے _لا جرم انّ الله يعلم ما يسّرون

۳_ خداوند عالم کا عالم آخرت کے منکرین کو خبردار کرنا _فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبهم منكرة ... لا جرم انّ الله يعلم ما يسّرون وما يعلنون

منکرین آخرت کی تمام نیتوں اور ان کے کردار کے متعلق خداوندعالم کے یقینی علم کا اعلان، انہیں خبردار اور دھمکی دینے سے کنایہ ہے _

۴_ منکرین قیامت کی نیتوں اور باطنی کیفیات سے خداوند عالم کی آگاہی کا سرچشمہ، اس کا علم غیب ہے _

فالذين لا يومنون بالآخرة قلوبهم منكرة ... لا جرم انّ الله يلعم ما يسرّون

۵_ مستکبرین ، خداوند عالم کی محبت سے محروم ہیں _انّه لا يحب المستكبرين

۶_ عالم آخرت کے منکرین ، خداوند عالم کی محبت سے محروم ہیں _

فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبهم منكرة وهم مستكبرون ...انّه لا يحب المستكبرين

۷_ حق کے منکرین ، اللہ تعالی کی محبت سے محروم ہیں_
فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبهم منكرة وهم مستكبرون ...انّه لا يحبّ المستكبرين

آخرت:آخرت کے جھٹلانے والوں کو انذار۳; آخرت کے منکرین کی محرومیت٦; آخرت کے منکرین کے راز،١

اللہ تعالي:اللہ تعالی اور آخرت کے جھٹلانے والے ١; اللہ تعالی اور معاد کے جھٹلانے والے ۴; اللہ تعالی اور نیّات ٢; اللہ تعالی کا علم غیب۴،٢،١; اللہ تعالي کي محبت سے محروم۷،٦،۵; اللہ تعالی کے انذار۳

اللہ تعالی کے علم کا سرچشمہ:۴

ایمان:آخرت پر ایمان کی اہمیت٦

حق:حق کو جھٹلانے والوں کی محرومیت۷

مستکبرین:مستکبرین کی محرومیت۵

معاد:معاد کو جھٹلانے والوں کی نیتیّں ۴;معاد کو جھٹلانے والوں کے راز۴

آیت ٢۴

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ﴾

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے پروردگار نے کیا کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب پچھلے لوگوں کے افسانے ہیں_

١_ منکرین آخرت ، قرآنی آیات کو خود ساختہ کلام اور گذشتہ افراد کے تحریف شدہ قصّے قرار دیتے تھے_
فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبهم منكرة ... واذا قيل لهم ما ذا انزل ربّكم قالوا اساطير الآولين

"اسطورة" کی جمع "اساطیر" ہے جس کا معنی

تحریری شکل میں خودساختہ داستانیں اور خیالی باتیں ہیں_

٢_ عالم آخرت کے منکرین ، خداوند عالم کی جانب سے نزول قرآن کے منکر تھے_

فاالذین لا یومنون بالآخرة ...اذا قیل لهم ماذا انزل ربّکم قالوا اساطیر الاوّلین

"اساطیر" کا مرفوع ہونا، بتداء محذوف "المنزل"یا (الذی یسئل عنه") کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے کہ جس سے مراد، قرآن مجید ہے_

٣_ حق قبول نہ کرنا اور استکباری فکر کا مالک ہونا ، خدا کی جانب سے نزول قرآن کے انکار کا سبب ہے_

فاالذین لا یومنون بالآخرة قلوبهم منکرة وهم مستکبرون ...واذا قیل لهم ماذا انزل ربّکم قالوا اساطیر الاوّلین

۴_ معاد کے منکرین کا اپنی روشن فکری اور سطح فکری کے بلند ہونے کا دعوی دار ہونا _

فاالذین لا یومنون بالآخرة اذا قیل لهم ماذا انزل ربّکم قالوا اساطیر الاوّلین

آخرت:آخرت کا انکار کرنے والوں کی تہمتیں ١; آخرت کا انکار کرنے والے ٢; آخرت کر جھٹلانے والوں کا دعوي۴; آخرت کو جھٹلانے والوں کی خودپسندی ۴

استکبار:استکبار کے آثار٣

حق:حق قبول نہ کرنے کے آثار٣

روشن فکري:روشن فکری کا دعوی کرنے والے ۴

قرآن:قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت ١; قرآن کا وحی ہونا ٣،٢; قرآن کو جھٹلانے کے اسباب٣; قرآن کو جھٹلانے والے ٢

آیت ۲۵

﴿لِيَحْمِلُواْ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلاَ سَاء مَا يَزِرُونَ﴾

تا کہ یہ مکمل طور پر اپنا بھی بوجھ اٹھائیں اور اپنے ان مریدوں کا بھی بوجھ اٹھائیں جنھیں بلا علم و فہم کے گمراہ کرتے رہے ہیں ۔ بیشک یہ بڑا بدترین بوجھ اٹھانے والے ہیں ۔

۱ ۔ حقانیت قرآن کی تکذیب کرنے والے ، بالآخر قیامت کے دن اپنے آپ کو اپنے عمل کے تمام گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرایں گے ۔ واذا قیل لھم ماذا ا نزل ربّکم قالو اساطیر الاوّلین ــ لیحملوا اوزار ھم کا ملۃیوم القیامۃ

"لیحملوا" میں لام ، عاقبت کا ہے اور "وزر" کی جمع (اوزار" کا معنی ثقیل اور سنگینی ہے اور یہ گناہ سے کنایہ ہے ۔

۲ ۔ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، قیامت کے دن کسی رعایت کے بغیر اپنے کیفر و کردار تک پہنچ جائیں گے ۔ قالوا اساطیر الاوّلین ــ لیحملوا اوزار ھم کاملۃ یوم القیامۃ

۳ ۔ قرآن کو خود ساختہ خیال کرنا ، بہت سخت اور عظیم گناہ ہے ۔ قالوا اســـاطیر الاوّلین ــ لیحملوا اوزار ھم کاملۃ یوم الیقامۃ

۴ ۔ گناہ گار کے کندھے پر گناہ کا ایک بھاری بوجھ ہے ۔ لیحملوا اوزار ھم کا ملۃ

گناہ کے یے (وزر) کی تعبیر کہ جس کا معنی ثقیل اور سنگینی ہوتا ہے مذکورہ بالا نکتہ پر دلالت کررہی ہے ۔

۵ ۔ قرآن کو خود ساختہ خیال کرنے کے ذریعہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ، ان کے کچھ گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرتے ہیں ۔

واذا قيل لهم ما ذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين _ ليحملوا اوزار هم كا ملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلّو نهم

مذكورہ مطلب اس احتمال كى بناء پر ہے جب "من" تبعيض كے ليے ہو_

٦_ قرآن پر افتراء باندھنے والے ، اپنے گناہ كے علاوہ ان لوگوں كے گناہوں كے بھى ذمہ دار ہوں گے جنہيں انہوں نے گمراہ كيا ہوگا_قالوا اساطير الاوّلين _ ليحملوا ا وزار هم كاملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلّو نهم

مذكورہ مطلب اس احتمال كى بناء پر ہے جب "من" زائدہ يا جنس كے ليے ہو جيسا كہ مفسرين نے بھى يہ احتمال ديا ہے_

٧_ قرآن كو افسانہ قرار دينے والے ، قرآن پر افتراء باندھنے كے گناہ كے علاوہ (ا پنے گمراہ كردہ) دوسرے افراد كے كچھ گناہوں كے بھى ذمہ دارى بنتے ہيں_قالوا اساطير الاوّلين ليحملوا ا وزار هم كا ملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلّو نهم

يہ استفادہ اس بات پر موقوف ہے جب "من اوزارالذين" ميں "من " تبعيض كے ليے ہو_

٨_ قرآن كو افسانہ قراردينا ، لوگوں كو ايمان سے روكنے كا سبب ہے_قالوا اساطير الاوّلين ليحملوا ... ومن اوزار الذين يضلّو نهم

٩_ انسانوں كے اعمال اور ان كا انجام مكمل طور پر تحرير اور محفوظ كيا جاتا ہے_

ليحملوا اوزار هم كا ملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلّونهم

اگرچہ اس آيت ميں گناہ كے بارے ميں گفتگو ہوئي ہے اور يہ كہ گناہ گارافراد اپنے گناہوں كا بوجھ اپنے كندھے پر اٹھاتے ہيں ليكن گناہ خصوصيت كا حامل نہيں اور اس چيز كو ثابت كرنے كے ليے نمونہ ہے كہ تمام اعمال لكھے جاتے ہيں_

١٠_ قرآن كو افسانہ سے تعبير كرنے والے ، لوگوں كى جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہيں قرآن سے بدگمان اور گمراہ كرتے ہيں_قالوا اساطير الاوّلين ليحملوا ...ومن اوزار الذّين يضلّو نهم بغير علم

يہ مطلب اس بناء پر ہے جب (يضلّو نهم) كى ضمير مفعولى كے ليے (بغير علم) حال واقع ہو_

١١_ دوسروں كے سوء استفادہ كرنے كے ليے جہالت اورنادانى مناسب زمينہ اور موقع ہے_يضلّونهم بغير علم

١٢_ قرآن كے افسانہ ہونے كا ادعا، جہالت پر مبنى اور علمى نظريات سے بعيد ہے_قالوا اساطير الاوّلين ...يضلّونهم بغير علم مذكورہ استفادہ اس احتمال پر موقوف ہے كہ جب "يضلّو نهم" كى ضمير فاعلى كے ليے "بغير" حال ہو اورچونكہ قرآن كو افسانہ قراردينا ضلالت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ ايسا دعوى ، علم پر مبتنى نہيں ہے_

۱۳_گناہ کبیرہ کا ارتکاب اگرچہ جہالت ، تقلید اور پروپیگنڈہ کے تحت تاثیر ہی کیوں نہ ہو، سزا کا موجب ہے_

ليحملوا ا وزارهم ...ومن اوزار الذين يضلّونهم بغير علم

یہ استفادہ اس بناء پر ہے جب" من" تبعیض کے لیے اور "بغیر" ضمیر مفعولی کے لیے حال ہو اس بناء پر عبارت کا معنی یہ ہوگا یہ لوگ اپنے گناہوں اور ان کے کچھ گناہوں کہ جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہوگا کا بوجھ اپنے کندھوں پر لادتے ہیں اگرچہ یہ لوگ جاہل ہی کیوں نہ تھے_

۱۴_ قرآن کو افسانہ قرار دینے کے گناہ کا بوجھ ، نہایت ناشائستہ اوربرا بوجھ ہے_قالوا اساطير الاوّ لين ...الا ساء مايزرون

۱۵_ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، اپنے گمراہ کن کلام کے انجام کی طرف متوجہ نہیں ہیں_

قالوا اساطير ...ومن اوزار الذين يضلّو نهم بغير علم

۱۶_ قرآن کو افسانہ خیال کرنے والے اپنی بد عملی کی سزا اورگناہ کی عاقبت سے بے خبری کی وجہ سے الہی تنبیہ کے محتاج ہیں_قالوا اساطير الاوّ لين ليحملوا اوزار هم ...الاساء ما يزرون

۱۷_"عن ابی جعفر عليه‌السلام " فی قوله : (ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة) يعنى ليستكملوا الكفر يوم القيامة "ومن اوزارالذين يضلّونهم بغير علم "يعنى كفر الذين يتولّونهم "[1]

حضرت امام باقر عليه‌السلام سے خداوندعالم کے اس کلام "ليحملوا اوزارہم كاملةيوم القيامة" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنے کفر کو مکمل کریں اور آپ عليه‌السلام نے "ومن اوزار الذين يضلّو نهم بغير علم "کے بارے میں فرمایا کے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پیرو کاروں کے کفر کا ذمہ دار بنتے ہیں_

۱۸_"عن النبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قال: ايّما داع دعى الى ضلالة فاتبع كان عليه مثل او زار من اتبعه من غير ان ينقص من اوزار هم شيئ ...[2]

پیغمبر اکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی لوگوں کو گمراہی کی دعوت دے اور اس کی پیروی کی جائے وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے اپنے

---

۱)تفسیر عیاشی ج ۲، ص۲۵۷، ح ۱۶، نور الثقلین، ج۳ ص ۴۸، ح ۵۹_

۲) تفسیر طبری، جز۱۴، ص۹۶الدر المنثور، ج ۵، ص ۱۲۶_

پیروکاروں کے گناہوں کے بوجھ کو اپنے کندھے پر لانے کی دعوت دی ہے بغیر اس کے کہ اس کے پیروکاروں کے گناہوں میں کوئي کمی کی جائے ...

الله تعالي: الله تعالی کے انذار۱۶

ایمان: قرآن پر ایمان لانے کے موانع۸

جہل: جہل کے آثار۱۲،۱۱،۱۰

روایت: ۱۸،۱۷

سوء استفادہ: سوء استفادہ کا سرچشمہ ۱۱،۱۰

عمل: عمل کا ثبت ہونا ۹; عمل کے آثار ۹

قرآن: قرآن پر افتراء باندھنے کا گناہ ۱۴،۳; قرآن پر افتراء باندھنے کا ناپسندیدہ ہونا ۱۴; قرآن پر افتراء باندھنے کے آثار ۱۵،۸; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا فضول ہونا ۱۲; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا گمراہ کرنا ۱۰; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا گناہ۷،۶،۵; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا ناپسندیدہ عمل ۱۶; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کو انذار۱۶; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی اخروی سزا ۲; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی بے توجہی ۱۵; قرآن پرافتراء باندھنے والوں کی سزا ٦;قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت ۸،۷،۵،۳،۲،،۱۶،۱۵،۱۴،۱۲;قرآن کو جھٹلانے والوں کا انجام۱; قرآن کو جھٹلانے والوں کا گناہ۱; قرآن کو جھٹلانے والے قیامت کے دن ۱

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۱۷

کفار: قیامت کے دن کفار۱۷; کافر پیروکاروں کا گناہ۱۷

گمراہ: گمراہ لوگوں کا گناہ۱۸

گمراہ کرنے والے: گمراہ کرنے والوں کا گناہ ۱۸

گمراہي: گمراہی کا سرچشمہ ۱۰

گناہ: دوسروں کے گناہوں کو اٹھانا ٦،۵،۱۸،۱۷،۷;

گناہ کی سنگینی ۴

گناہ کبیرہ:گناہ کبیرہ کی سزا ۱۳

گناہ کرنے والے:گناہگاروں کا جاہل ہونا ۱۳;گناہگاروں کی تقلید ۱۳

لوگ :لوگوں کو گمراہ کرنے کا گناہ ۵،۶،۷

آیت ۲۶

﴿قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ﴾

یقینا ان سے پہلے والوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو عذاب الہی ان کی تعمیرات تک آیا اور ا سے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا اور ان کے سروں پر چھت گرپڑی اور عذاب ایسے انداز سے آیا کہ انھیں شعور بھی نہ پیدا ہوسکا_

۱_ دین کے خلاف سازش اوردھوکہ بازی کی ایک طولانی تاریخ ہے_قد مكر الذين من قبلهم

"قالوا اساطير الاوّلين " کے قرینہ کے مطابق آیت میں "مکر" کا متعلق گذشتہ آسمانی کتابیں ہیں جو معارف دین الہی کا نمونہ اور ان پر مشتمل تھیں_

۲_ قرآن کو افسانہ قرار دینا اوراس کو خود ساختہ خیال کرنا اس آسمانی کتاب کے دشمنوں کا دھوکہ اور سازش ہے_

واذا قيل لهم ماذا انزل ربّكم قالو ااساطير الاوّلين ...قد مكر الذين من قبلهم

۳_ دین الہی کے خلاف سازش کرنے والے اپنے گھروں کے اندر ہی اپنے اوپر چھتوں کے گرنے سے ہلاک ہوگئے_

قد مکر الذین من قبلہم فاتی اللہ بینہم من القواعد فخر علیہم اسقف من فوقہم

"فخرّ عليهم السقف" ان پر چھت گر گئي کے بیان کے بعد" من فوقہم"کی قید کا ذکر کرنا جب کہ چھت ہمیشہ اوپر سے ہی گرتی ہے ممکن ہے اس مقصد کی خاطر ہوکہ وہ اپنے گھروں کے اندر ہی ملبے میں دفن ہوگئے_

۴_ خداوند عالم ، دین کے خلاف سازش کرنے والوں کی تمام سازشوں اوران کے مکر کو خود ان کی طرف لوٹا دیتا ہے_

قد مكر الذين من قبلهم فاتى الله بنيانهم من القواعد فخرّ عليهم اسقف من فوقهم

احتمال یہ ہے کہ "فاتی اللہ بنیانھم من القواعد ..." کا جملہ حقیقی نہیں بلکہ ایک تمثیل ہے اس بناء پر آیت سے مراد یہ ہوگی کہ انہوں نے دین کے خلاف بہت زیادہ کوشش اور مستحکم فکری بنیادوں کو استوار کیا تھا لیکن خداوند عالم نے ان بنیادوں کو خود انھیں کے خلاف استعمال کردیا_

۵_ خداوند عالم نے دین کے خلاف سازش کرنے والوں کو عذاب سے دوچار ہونے سے اس طرح غافل کردیا کہ جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے تھے_قد مکر الذین من قبلھم ...واتھم العذاب من حیث لا یشعرون

۶_ قرآن کریم پر افتراء باندھنے والوں کو خداوند عالم نے ہلاکت و نابودی کی تنبیہ کی_

واذا قیل لھم ماذا انزل ربّکم قالوا اســـاطیر الاوّلین ...قد مکر الذین من قبلھم فا تی اللہ بنیانھم ...واتھم العذاب من حیث لا یشعرون

۷_ دین کے خلاف دشمنوں کی سازش اور مکر کے وقت، تاریخی تحولات میں خداوند عالم کی مداخلت_

واذا قیل لھم ماذ ا انزل ربّکم قالوا اساطیر الاوّلین ...قد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیانھم ...واتھم العذاب

۸_ دین الہی کے خلاف سازش کرنے والوں کی بدعاقبت سے عبرت لینا ضروری ہے_

قد مکر الذین من قبلھم ف اتی اللہ بنیانھم ...وا تھم العذاب

خداوند عالم نے قرآن کے مخالفین کی حرکات کو بیان کرنے کے بعد ان لوگوں کی داستان کو ذکر کیا ہے جنہوں نے انبیاء کرام کی آسمانی تعلیمات کے خلاف سازش اور مکر سے کام لیا اور اس کی وجہ سے وہ عذاب الہی سے دوچار ہوئے لہذا یہ تمام انسانوں کے لیے تنبیہ ہے کہ وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں_

۹_ دین کے خلاف سازش کرنے والوں نے کبھی یہ تصور بھی نہیں کیا تھا کہ دین کے خلاف اپنے مکرو فریب کے چنگل میں وہ خود ہی پھنس جائیں گے_قد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیادنھم من القواعد ... واتھم العذاب من حیث لا یشعرون

۱۰_ خداوند عالم دین الہی کے خلاف سازش کرنے والوں سے سخت ناراض ہوتا ہے_فاتی اللہ ینبنھم من القواعد

یہ جو خدواند عالم نے دین کے خلاف، سازش کرنے والوں کے عذاب کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے "آتی امر اللہ" کے بجائے "آتی اللہ" سے استفادہ کیا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا احتمال پیدا ہوتا ہے_

۱۱_ سازشی ، دین کے خلاف اپنی سازش میں ناکامی اور شکست کے عوامل کو درک کرنے سے عاجز ہیں_
قد مکر الذین من قبلھم ...واتھم العذاب من حیث الا یشعرون

۱۲_"عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ : (فا تی اللہ بنیانھم من القواعد " قال : کان بیت غدر یجتمعون فیه،[1]

حضرت امام باقر علیہ السلام سے خداوندعالم کے اس قول "فاتی اللہ بنیانھم من القواعد" کے بارے میں روایت ہے کے آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ"بنیاد" خیانت والا گھر تھا جس میں وہ جمع ہوتے تھے_

۱۳_"عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ: (قد مکر الذین من قبلھم فا تی اللہ بنیانھم من القواعد فخرّ علیھم اسقف من فوقھم و اتاھم العذاب من حیث لا یشعرون) قال : بیت مکر ھم ای ماتوفا لقاھم اللہ فی النار ...[2]

حضرت امام باقر علیہ السلام سے خداوندعالم کے اس قول"...فاتی اللہ بنیانھم من القواعد..."کے بارے میں روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم نے ان کے مکروفریب کو ویران کردیا یعنی وہ مرگئے اور خدا نے انہیں جہنم میں ڈال دیا_

اللہ تعالي: اللہ تعالی کا کردار۷; اللہ تعالی کی سزا۱۲،۱۳; اللہ تعالی کے افعال ۴; اللہ تعالی کے انذار۶; اللہ تعالی کے عذاب ۵

اللہ تعالی کے غضب شدہ ۱۰

تاریخ: تاریخ کے تحولات کا سرچشمہ۷

خود: اپنے آپ کو دھوکہ دینا۹،۴

دین: دین کے خلاف سازش کی تاریخ۱; دین کے دشمن ۷; دین کے دشمنوں کا انجام ۱۲،۱۳; دین کے دشمنوں کا عاجز ہونا ۱۱; دین کے دشمنوں کا عذاب ۳،۵; دین کے دشمنوں کا غضب شدہ ہونا ۱۰; دین کے دشمنوں کا مکر وفریب۷; دین کے دشمنوں کی سازشوں کے آثار۴; دین کے دشمنوں کی شکست کے اسباب ۱۱; دین کے دشمنوں کی غفلت ۵،۹; دین کے دشمنوں کی ہلاکت کي

---

۱) تفسیر عیاشی ، ج ۲ ،ص ۲۵۸، ح ۱۹ ، بحارالانوار، ج ۱۴ ، ص ۴۵۸، ح ۱۱_

۲) تفسیر قمی ، ج ۱، ص ۳۸۴ ، نورالثقلین ، ج ۳ ص ۵۰، ح ۶۸_

کیفیت ۳; دین کے دشمنوں کے انجام سے عبرت۸;دین کے دشمنوں کے ساتھ فریب ۹،۴; دین کے دشمنوں کے گھروں کی ویرانی ۱۲،۳، ۱۳; دین کے دشمنوں کے مکرو فریب کے آثار۹،۴

روایت:۱۳،۱۲

شکست:شکست کے اسباب جاننے سے عاجزی ۱۱

عبرت:عبرت کی اہمیت ۸; عبرت کے اسباب۸

قرآن:قرآن پر افتراء باندھنا ۲; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کو انذار۶; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی ہلاکت ۶; قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت ۲; قرآن کی اہمیت ۶;قرآن کے دشمنوں کامکر۲; قرآن کے دشمنوں کی سازش ۲

آیت ۲۷

﴿ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآئِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالْسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

اس کے بعد وہ روز قیامت انھیں رسوا کرے گا اورپوچھے گا کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے_ اس وقت صاحبان علم کہیں گے کہ آج رسوائي اور برائي کافروں کے لئے ثابت ہوگئي ہے_

۱_ خداوند عالم، دین کے خلاف سازش کرنے والوں کو دنیاوی عذاب سے دوچار کرنے کے علاوہ، قیامت میں حقیرانہ اندازمیں ذلیل و خوار کرے گا_قد مكر الذين من قبلهم ...واتهم العذاب ... ثم يوم القيامة يخزيهم ويقول ا ين شركائ

لغت میں "خزيٌ"کا معنی شکست اور ذلت ہے یہ کیفیت کبھی خود شخصی کی طرف سے عارض ہوتی ہے اور کبھی کسی دوسرے کی طرف سے، اگر کسی

دوسرے کی طرف سے ہو تو اس کے ساتھ پستی اور حقارت ہوتی ہے_

۲_ قیامت میں مشرکین کو اپنے شرک آلودہ عقیدہ کی وجہ سے دوبارہ طلب کیا جائے گا_

ثم یوم القیامة ...ویقول ا ین شرکاء ي

۳_ خداوند عالم قیامت میں بہ ذات خود، مشرکین کو طلب کرے گا_ویقول این شرکاء ي

۴_ مشرکین، خدائے وحدہ کے ساتھ ساتھ، متعدد خداؤں کے معتقدہیں_ویقول این شرکاء ي

"شرکائ" کو جمع لانا ان کے کے متعدد ہونے سے حکایت ہے اور ضمیر متکلم کی طرف اس کا مضاف ہونا اس چیز سے حاکی ہے کہ وہ خدا کے ساتھ دوسرے خداؤں کا بھی اعتقاد رکھتے تھے_

۵_ مشرکین، اپنے دعوی کردہ معبودوں کا سختی سے دفاع کرتے اوران کے بارے میں توحید پرستوں سے تنازع کرتے تھے_این شرکاء ی الذین کنتم تشاقوّن فیهم

"مصدر شقاق" سے "تشاقون" کا معنی اس طرح مخالفت ہے کہ ایک شخص ایک فریق اور دوسرا شخص دوسرا فریق ہو فعل "تشاقون" باب مفاعلہ جو دو طرفہ افعال کے استفادہ کے لیے ہوتا ہے_قرینہ مقامیہ کی بناء پر مشرکین سے تنازع کرنے والے دوسرے فریق وہ لوگ تھے جو خدائے وحدہ کے معتقد تھے اور انہیں موحدین سے تعبیر کیا جاتا ہے_

٦_ اپنے شرک آلودہ عقیدے کی وجہ سے مشرکین کی توحید پرستوں سے دشمنی ہمیشہ جاری رہی ہے_

این شرکاء ی الذین کنتم تشاقون فیهم

فعل "کنتم"اور "تشاقون" کی ترکیب ماضی استمراری کا فائدہ دے رہی ہے اور مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے_

۷_ قیامت کے دن، خداوند عالم کی پیشی کے مقابلے میں مشرکین جواب نہیں دے سکیں گے_

این شرکاء ی الذین کنتم تشاقون فیهم قال الذین اؤ توا العلم

چونکہ آیت میں مشرکین کے جواب کو بیان کرنے کے بجائے، دوسرے افراد کو مورد گفتگو قرار دے دیا گیا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کے مواخذہ کے مقابلے میں مشرکین کے پاس پیش کرنے کے لیے کوئی جواب نہیں ہوگا_

۸_ قیامت میں، مشرکین کے خداوں کا بطلان و فضول پن ظاہر ہوجائے گا_یقول این شرکاء ی الذین کنتم تشاقون فیهم

چونکہ خداوند عالم قیامت میں مشرکین سے مواخذہ کرتے وقت ان سے پوچھے گا: تمھارے وہ خدا کہاں ہیں جن کا تم دعوی کرتے تھے اور وہ جواب نہیں دے سکیں گے لہذا یہ مشرکین کے معبودوں کے بطلان کے آشکار ہونے سے حکایت ہے_

۹_ قیامت کے دن مشرکین کے دعوی کردہ معبودوں کے بارے میں ان کی دوبارہ پیشی ، ان کی اخروی ذلت و خواری کا ایک نمونہ ہے_ثم یوم القیامة یخزیهم ویقول این شرکاء ی الذین کنتم تشاقون فیهم

"ویقول" میں "واو" عاطفہ ہے اور ممکن ہے عطف تفسیری ہو اس بناء پر "مشرکین کا مورد مواخذہ قرارپانا" ان کا ذلت و خواری کا نمونہ ہے_

۱۰_ روز قیامت اہل علم ، کفار کو ان کو اس دن کی ذلت سے آگاہ کردیں گے_

قال الذین اوتوالعلم ان الخز ی الیوم والسوٌ علی الکافرین

۱۱_ قیامت میں مشرکین کا مواخذہ ، اہل علم کے حضور انجام پائے گا_ویقول این شرکاء ي ...قال الذین اوتواالعلم

۱۲_ خداوند عالم کے عطا کردہ علوم کے مالک افراد ، شائستہ اور بلند مقام کے حامل ہیں _

قال الذین اوتوا العلم ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین

۱۳_ قیامت کے دن کچھ افراد ، بات کرنے میں آزاد اور ان کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوگي_

ثم یوم القیامة ...قال الذین اؤتوا العلم

۱۴_ قیامت بڑا سخت اور رسواء کرنے والا دن ہے_ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین

۱۵_ مشرکین جو کہ قرآن کو افسانہ کہتے ہیں اور وہ لوگ جو دین الہی کے خلاف سازش کرتے ہیں ، وہ علماء دین کے ساتھ حقیرانہ اور رسوائي والا سلوک کرتے ہیں_وا ذا قیل لهم ماذا انزل ربّکم قالوا اســاطیر الاوّلین ... قد مکر الذین من قبلهم ... ثم یوم القیامة یخزیهم ... قال الذین اوتوا لعلم ان الخزی الیوم والسوء علی الکفرین

قیامت کے دن مشرکین کے مواخذہ کے وقت علماء کا حاضر ہونا اور ان کی طرف سے یہ کہنا کہ کافروں کے لیے روز قیامت خواری اور رسوائي ہے اس نکتہ سے حکایت کررہاہے کہ یہ علماء دنیا میں مشرکین کے ہاتھ ذلیل و خوار ہوئے ہیں_ واضح رہے کہ موضوع (قرآن و تعالیم ادیان آسماني) کی مناسبت سے "اوتوا لعلم " سے مراد ، علماء دین ہیں _

۱۶_ مشرکین جو کہ قرآن کو افسانہ کہتے ہیں نیز وہ افراد جو کہ دین الہی کے خلاف سازش کرتے ہیں_وہ کافروں کے زمرے میں ہیں_واذا قیل لهم ما ذا نزل ربّکم قالوااســاطیر الاوّلین ... قد مکر الذین من قبلهم ... ثم یوم القیامة یخزیهم ... ان الخزی الیوم و السوء علی الکفرین

الله تعالي: الله تعالی کا کردار ۳; الله تعالی کے عذاب ۱
باطل معبود: باطل معبودوں کا فضول ہونا ۸; باطل معبودوں کی حمایت ۵
دین: دین کے دشمنوں کا کفر ۱۶; دین کے دشمنوں کو دنیاوی عذاب ۱; دین کے دشمنوں کی اخروی تحقیر ۱; دین کے دشمنوں کی اخروی ذلت ۱; دین کے دشمنوں کے برتاؤ کی روش ۱۵
شرک: شرک کے آثار ۲،۶
علماء: علماء قیامت میں ۱۰; علماء کا اخروی کردار ۱۱; علماء کی فکر ۱۲; علماء کے مقامات ۱۲; کافر علماء ۱۰
علماء دین: علماء دین کی تحقیر ۱۵; علماء دین کے دشمن ۱۵
قرآن: قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا کفر ۱۶; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی روش ۱۵
قیامت: قیامت کی خصوصیات ۱۴; قیامت میں آزادی بیان ۱۳; قیامت میں حقائق کا ظہور ۸; قیامت میں ذلت ۱۴; قیامت کی سختی ۱۴; قیامت میں مواخذہ ۲،۳
کافر: ۱۶ کافر قیامت کے دن ۱۰; کافروں کی اخروی ذلت ۱۰
مشرکین: مشرکین اور باطل معبود ۵; مشرکین قیامت میں ۷; مشرکین کا اخروی مواخذہ ۲،۳،۷،۹،۱۱; مشرکین کا دنیاوی عذاب ۱; مشرکین کا عقیدہ ۴; مشرکین کا کفر ۱۶; مشرکین کا موحدین کے ساتھ تنازع ۵; مشرکین کی اخروی تحقیر ۱; مشرکین کی اخروی ذلت ۱،۹; مشرکین کی دشمني ۶; مشرکین کے برتاؤ کی روش ۱۵; مشرکین کے مبعودوں کا متعدد ہونا ۴
موحدین: موحدین کے دشمن ۶

آیت ۲۸

﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ فَأَلْقَوُاْ السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

جنھیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے ظالم ہوتے ہیں تو اس وقت اطاعت کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے _ بیشک خدا خوب جانتا ہے کہ تم کیا کیا کرتے تھے _

۱_ کفار وہ لوگ ہیں جو اپنے کفر کی وجہ سے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں_الکافرين الذين تتو فهم الملئكة ظالمى انفسهم

"الکافرین" کے لیے "الذین "صفت ہے اور ظالمین اس کے لیے حال ہے لفظ "الکافرین" کے قرینے کی بناء پر "ظالمی انفسہم" سے مراد کفر اختیار کرنے کے ذریعہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں _

۲_ جو کفار اپنے نفس پر ظلم (کفر) کی حالت میں اس دنیا سے اٹھیں گے ، قیامت میں و ذلت و خواری سے دوچار ہوں گے _ان الخزى اليوم والسوء على الكافرين _ الذين تتو فهم الملئكة ظالمى انفسهم

۳_ کفر، نفس پر ظلم کرنا ہے_الكافرين _ الذين ... ظالمى انفسهم

۴_ شرک، نفس پر ظلم ہے_ويقول ا ين شركاء ى ...الكافرين _ الذين تتوفّهم الملئكة ظالمى انفسهم

۵_ انسانوں کی روح، ملائکہ کے ذریعہ قبض کی جاتی ہے_تتو فهم الملائكة

۶_ انسانوں کی روح کو قبض کرنے والے ، متعدد ملائکہ ہیں_

تتو فهم الملائکه

۷_ انسان موت کے ذریعہ ، نابود و فنا نہیں ہوتا ہے_تتو فهم الملئكة

"تتوفيّ" "توفيّ" مصدر سے ہے جس کا معنی کسی چیز کو کامل طور پر لینا ہے اور یہ اس چیز سے حکایت ہے کہ انسان موت کے ذریعہ نابود نہیں ہوتا بلکہ اس کی حقیقت کو قبض اور منتقل کیا جاتا ہے_

۸_ انسان، جسم سے بالا تر ایک حقیقت ہے_تتو فهم الملائكة

واضح سی بات ہے کہ موت کے بعد انسان کا جسم ، زمین میں رہ جاتا ہے اور بوسیدہ اور زائل ہوجاتا ہے اور یہ علامت ہے اس بات پر کہ جو چیز ملائکہ بہ صورت کامل قبض کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ جسم کے علاوہ کوئی چیز ہو_

۹_ موت کے وقت ، کفار مطیع و فرمانبردار ہوجائیں گے_الكافرين _ الذين تتو فّهم الملئكة ... فالقو السلم

۱۰_ کفار، موت کے وقت وحشت اور خوف سے دوچار ہوں گے_الكافرين _ الذين تتوفّهم الملائكة ... فالقوا السلم

"ما كنّا نعمل من سوئ:" کے قرینہ کی بناء پر موت کے وقت کفار کا مطیع و فرمانبردار ہونا ، ممکن ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۱۱_ کفار، موت کے بعد اپنے تمام قبیح اعمال کا انکار کریں گے_الكافرين ... الذين تتو فّهم الملئكة ...ماكنّا نعمل من سوء

۱۲_ دنیا میں قبیح اعمال کے ارتکاب کے ذریعہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے قیامت میں ان اعمال کے منکر ہوں گے_

الذين تتو فّهم الملئكة ظالمى انفسهم ... ما كنّا نعمل من سوئ

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "ماكنا نعمل من سوئ: "(ہم نے قبیح اعمال انجام نہیں دیے تھے) کے قرینے کی بناء پر "ظالمی انفسہم" سے مراد وہ برے و قبیح اعمال ہوں جن کا ارتکاب کرنے والے ان کی اپنے آپ سے نفی کریں گے_

۱۳_ کفار، موت کے بعد، حقائق کو پالیں گے اور اپنے گذشتہ کرتوتوں سے پریشان ہوں گے_

الكافرين _ الذين تتو فّهم الملئكة ظالمى انفسهم ... ما كنا نعمل عن سوئ

موت کے بعد کفار بغیر اس کے کہ کوئی بات کی جائے اپنا دفاع شروع کردیں گے اور اپنے قبیح اعمال کا انکار کریں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کے وہ اپنی حالت بد اور اس کردار کے بارے میں

جو ان کے عذاب سے دوچار ہونے کا باعث ہوگا جیسی چیزوں کے بارے میں مطلع ہوجائیں گے_

۱۴_ موت، انسان کے لیے حقائق کو کشف کرنے کا سبب ہے_الذین تتو فهم الملائکه ... فا لقوا السلم ما کنا نعمل من سوئ

۱۵_ قرآن کو افسانہ قرار دینا، دین الہی کے خلاف سازش اور کفر کا انتخاب ، ناشائستہ اور ناپسندیدہ اعمال ہیں_

واذا قیل لهم ماذا انزل ربّکم قالوا اساطیر الاوّلین ... قد مکر الذین من قبلهم ... الکفرین ... الذین تتو فهم الملئکة ظالمی ا نفسهم ... ما کنّا نعمل من سوئ

۱۶_ خداوند عالم یقیناً کفار کے کرتوتوں سے آگاہ ہے_انّ الله علیم بما کنتم تعملون

۱۷_ خداوند عالم ، جاننے والا (صاحب علم) ہے_انّ الله علیم

۱۸_ ملائکہ کا اس چیز پر اعتقاد اور علم ہے کہ خداوند عالم ، انسان کے کردار سے آگاہ ہے_

بلی انّ الله علیم بما کنتم تعملون

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "بلی انّ الله ..." کفار کے مقابلے میں ملائکہ کا کلام ہو_

۱۹_ روز قیامت ، کفار اپنے دفاع کے لیے جھوٹ سے کام لیں گے_ما کنّا نعمل من سوء بلی ان الله علیم بما کنتم تعملون

۲۰_ قیامت میں جھوٹ بولنے کا امکان_ما کنا نعمل من سوء بلی ان الله علیم بما کنتم تعملون

۲۱_وہ کفار، جو کفر کی حالت میں دنیا سے اٹھتے ہیں وہ ہمیشہ دنیا میں غلط راستے پر چلتے اور قبیح اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں _ما کنّا نعمل من سوء ان الله علیم بما کنتم تعملون

عبارات "ما کنّا نعمل" اور" ما کنتم تعملون" ماضی استمراری پر دلالت کرہی ہیں پہلی عبارت کفار کا کلام ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنے تمام قبیح اعمال کے منکرہیں اور دوسری عبارت ان کفار کا جواب ہے جو ان کے مسلسل سیاہ کرتوتوں کے ارتکاب پر دلالت کررہی ہے_

۲۲_"عن امیر المؤمنین عليه‌السلام ... انّه لیس ا حد من الناس تفارق روحه جسده حتی یعلم الی ای المنزلین یعیر الی الجنة ام النار ... ان کان عدوالله فتحت له ا بواب النار ... ونظر الی ما ا عد الله له فیها ... کل هذا یکون عند الموت ... قال الله تعالي ... "الذین تتو فّاهم الملائکة ظالمی

ا نفسهم ... فادخلوا ا بواب جهنم"(۱)'

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ ... ہر انسان کے بدن سے روح جدا ہوتے وقت ا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس مقام کی طرف جارہا ہے جنت : یا جہنم ؟ اگر وہ دشمن خدا ہو تو جہنم کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں ... اور وہاں جو کچھ خدا نے اس کے لیے آمادہ کیا ہوتا ہے وہ اس کا مشاہدہ کرتا ہے ... یہ سب کچھ موت کے وقت ہوگا ... خداوند عالم نے فرمایا_الذین تتو فّهم الملائکة ظالمی انفسهم ... فادخلو ابواب جهنم ...

اسماء وصفات : علیم۱۷

الله تعالي:الله تعالی اور انسانوں کے عمل۱۸; الله تعالی اور کفار کا عمل ۱۶; الله تعالی کا علم

انسان:انسان کی خصوصیات ۸; انسان کے ابعاد۸; انسانوں کا انجام ۷

جهنمي:جہنمیوں کی قبض روح ۲۲

حقائق:حقائق کے ظہور کے اسباب ۱۴

خود:اپنے اوپر ظلم ۱۲، ۴، ۳، ۲، ۱

دین:دین کے خلاف سازش ۱۵

ذلت:اخروی ذلت کے اسباب ۲

روایت:۲۲

روح :قابض روح ۵، ۶

شرک:شرک کی حقیقت ۴

ظالمین:ظالموں کا ناپسندیدہ عمل ۱۲;ظالمین قیامت میں ۱۲

عقیدہ:علم خدا پر عقیدہ ۱۸

عمل :ناپسندیدہ عمل ۱۵

---

۱) امالی شیخ طوسی ج ۱، ص۲۶، نورالثقلین، ج ۳، ص ۵۲ ، ح ۷۵_

قرآن:قرآن پر افتراء باندھنے کا ناپسندیدہ ہونا۱۵; قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت ۱۵

قیامت:قیامت میں جھوٹ بولنا ۱۹، ۲۰; قیامت میں حقائق کا ظہور۱۳; قیامت میں عمل کو جھٹلانا ۱۲

کافرین:کافروں کا اخروی کیفر کردار ۲; کافروں کا تسلیم ہونا ۹; کافروں کا خوف ۱۰; کافروں کا ظلم ۱; کافروں کا ناپسندیدہ عمل ۱۱،۲۱; کافروں کی اخروی پریشانی ۱۳; کافروں کی حالت احتضار۹،۱۰; کافروں کي خصوصیات ۱;کافروں کی دروغگوئیٔ ۱۹; کافروں کی ذلت اخروی ۲; کافروں کی موت ۹،۱۰;کفار اور عمل کا جھٹلانا ۱۱;کفار قیامت کے روز۱۹; کفار مرنے کے بعد ۱۱

کفر:کفر کاناپسندیدہ ہونا ۱۵; کفر کی حقیقت ۱،۳; کفر کی موت ۲،۲۱; کفر کے آثار ۲

موت: حقیقت موت ۷; موت کا کردار۱۴

ملائکہ:ملائکہ پر عقیدہ۱۸; ملائکہ کا علم ۱۸;ملائکہ کا کردار ۵; موت کے ملائکہ ۵; موت کے ملائکہ کا متعدد ہونا ۶

آیت ۲۹

﴿فَادْخُلُواْ أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ﴾

جاؤ اب جہنّم کے دروازوں سے داخل ہوجاؤ اور ہمیشہ وہیں رہو کہ متکبرین کا ٹھکانا بہت برا ہوتا ہے_

۱_ خداوند عالم کا کفار کو ان کی موت کے بعد جہنم میں داخل ہونے کا حکم دینا_

الکافرین الذین تتوفهم الملئكة ... فادخلوا ابواب جهنم

"فادخلوا" میں "فا" عاطفہ ہے اور اس کے ذریعہ مسبب کا سبب پر عطف کیا گیا ہے_

۲_کفار کے قبیح اعمال سے خداوند عالم کی آگاہی اس چیز کا سبب ہے کہ وہ انہیں جہنم میں داخل ہونے کا حکم دیتا ہے_

الکافرین ...ان الله علیهم بما کنتم تعملون ... فادخلوا ابواب جهنم

"فادخلوا" میں "فا" عاطفہ ہے اور یہ مسبب کا سبب (علم) پر عطف کررہی ہے_اس بناء پر آیت کا مطلب یہ ہوگا; اب جبکہ خداوند عالم اس طرح تمھارے کردار سے آگاہ ہے پس جہنم میں داخل ہوجاؤ_

۳_کفار، مختلف دروازوں سے جہنم میں داخل ہوں گے_الکافرین ...فادخلو ابواب جهنم

۴_ جہنم کے متعدد اور مختلف دروازے ہیں_ابواب جهنم

۵_ جهنم، مختلف قسم کے عذابوں کا حامل ہے_فادخلوا ابواب جهنم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "ابواب" سے مراد عذاب کے طبقات مراد ہوں "خالدین فیہا" ممکن ہے اس احتمال پر قرینہ ہو_ "وخالیدن فیہا" کی ضمیر کا مرجع "ابواب" ہے کیوں کہ ابواب میں جاودانیت معنی نہیں رکھتی اس لیئے ہو سکتا ہے "ابواب" طبقات کے معنی میں ہو، اس صورت میں طبقات، مختلف قسم کے عذابوں کی موجودگی سے حکایت کررہا ہے_

٦_ کفار، ہمیشہ جہنم میں رہیں گے_فادخلوا ابواب جهنم خالدين فيه

۷_ جہنم، ابدی اور جاودانی مقام ہے_جهنم خالدين فيه

جب جہنمی لوگ، جہنم میں ہمیشہ مظروف کے عنوان سے رہیں گے تو یہ اس بات کی مستلزم ہے کہ خود جہنم ظرف ابدی کے عنوان سے ہو_

٨_ کفر، جہنم میں ہمیشہ کے لیے گرفتار ہونے کا سبب ہے_الكافرين ... فادخلو ابواب جهنم خلدين فيه

٩_ تکبر کرنے والوں کا مقام، جہنم ہے_فادخلوا ... جهنم ... فلبئس مثوى المتكبّرين

"بئس" فعل مذمت ہے اور مخصوص بالذم، کلمہ جہنم ہے جو کہ محذوف ہے_

١٠_ تکبرّ کرنے والوں کا مقام، برا مقام ہے_فلبئس مثوى المتكبرين

"مثوي" "ثوي" سے اسم مکان ہے جس کا معنی قیام کی جگہ ہے_

١١_ گناہوں کے مختلف مراتب ہیں اور یہ اپنے سے متناسب عذابوں کے حامل ہیں_

فادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها فلبئس مثوى المتكبّرين

مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب ابواب سے مراد اصناف و اقسام ہوں اور یہ معنی، گناہ سے متناسب عذاب کو ظاہر کررہا ہے_ مذکورہ مطلب پر مؤیّد یہ ہے کہ جہنمیوں میں سے تکبر کرنے والوں کو مخصوص قرار دیا گیا ہے_

۱۲_ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے کفار، متکبر ہیں_الکافرین _ الذین تتو فّھم الملئکةظالمی انفســـھم ... فلبئس مثوی المتکبرّین

اللہ تعالي:اللہ تعالی اور کفار کا عمل۲; اللہ تعالی کے علم کے آثار ۲; اوامر الہی ۱; اوامر الہی کے اسباب ۲

جہنم: جہنم کا دائمی ہونا ۷; جہنم کے اسباب ۸; جہنم کے دروازوں کا متعدد ہوتا ۳،۴; جہنم کے عذاب ۸; جہنم کے عذابوں کا مختلف ہونا ۵; جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ۶; جنہم میں ہمیشہ کا رہنا ۸

جہنمي:۹

خود:اپنے اوپر ظلم ۱۲

کفار: جہنم میں کفار ۶;ظالم کفار کا تکبرّ ۱۲;کفار کا جہنم میں داخل ہونا ۳،۲،۱

کفر:کفر کے آثار۸

کیفر:سزا کا نظام ۱۱;گناہ کے مطابق سزا کا ہونا ۱۱

گناہ:گناہ کے مراتب ۱۱

متکبرین:متکبرین جہنم میں ۹; متکبروں کا برا انجام ۱۰; متکبرین کی بری جگہ ۱۰

آیت ۳۰

﴿وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْاْ مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ خَيْراً لِّلَّذِينَ أَحْسَـــنُواْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَـــنَةٌ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ﴾

اور جب صاحبان تقوی سے کہا گیا کہ تمھارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو انھوں نے کہا کہ سب خیر ہے_ بیشک جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کئے ہیں ان کے لئے نیک ہے اور آخرت کا گھر تو بہرحال بہتر ہے اور وہ متقین کا بہترین مکان ہے_

۱_ متقی لوگوں کا وحی الہی (قرآن) کے خیر مطلق ہونے پر عقیدہ رکھنا_

وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربّکم قالوا خیرا وحی الهی (قرآن)

۲_ تقوی ، وحی الہی کی اہمیت کو پہچاننے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے_وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربّکم قالوا خیر

۳_ تقوی ، حقائق کا اعتراف اور ان کے سامنے سر تسلیم خم ہونے کا زینہ فراہم کرتا ہے_
وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربّکم قالوا خیر

مذکورہ مطلب اس سورہ کی آیت نمبر ۲۳ و ۲۴ کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا گیا ہے کہ جن میں وہ تکبر کرنے والوں کے سامنے اس سوال کو پیش کرتے تھے اور وہ استکباری فکر رکھنے کی وجہ سے قرآن کو انسانوں کا خود ساختہ قرار دیے تھے لیکن یہاں متقّین کو بیان کیا گیا ہے جو تقوی کی وجہ سے حقیقت وحی کے سامنے سر تسلیم خم ہوئے اور اس کو مطلق خیر قرار دیا_

۴_ دین ، انسان کے لیے مطلق خیرہے_وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربّکم قالوا خیر

چونکہ وحی اور قرآن کے مضامین ، دین کے لیے خیر محض ہیں اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ دین بھی خیر ہے _

۵_ اپنے بندوں پر قرآن (تعلیمات دین) کانزول ، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے_وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربّکم قالوا خیر

دنیا، آخرت کے لیے عمل کا مقام ہے_اگر" فی هذه الدنیا """احســنوا "کے متعلق ہو تو یہ مذکورہ مطلب کا معنی دیتا ہے_

۷_ دین میں لوگوں کی دنیاوی سعادت مضرہے_للذین احسنوا فی هذا الدنی

۸_ احسان کرنے والے ، اس دنیا میں اچھی طرح بہرہ مند ہوں گے_للذین احسنوا فی هذا الدنیا حسنة

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب 'ہی ہذہ" "حسنہ" کے متعلق ہو_

۹_ دین اور وحی کے بارے میں صحیح اظہار نظر، احسان کا مصداق ہے_
وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربّکم قالوا خیراً للذین احسنوا فی الدنیا حسنة

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب "للذین احسنوا ..." خداوند عالم کا کلام ہونہ کہ متقین کے کلام کا تسلسل، اس بناء پر خداوند عالم اس بیان کے ذریعہ اہل تقوی کی یہ توصیف کررہا ہے کہ انہوں نے قرآن اوردین کو وحی سمجھا ہے_

۱۰_ آخرت کا مقام ،دنیاوی مقام سے بہت اچھاہے_ولدار الآخرة خیر

۱۱_ احسان کرنے والوں کی اخروی جزا، ان کی دنیاوی پاداش سے بہت بہتر ہے_

للذين احسنوا فی هذه الدنيا حسنة لدار الآخرة خير

اگرچہ آیت میں اخروی پاداش کا ذکر نہیں آیا لیکن "فی ہذہ الدنیا حسنہ" (دنیا میں احسان کرنے والوں کے لیے نیکی ہے) کے قرینہ کی بناء پر جملہ "ولدار الآخرہ خیر" جوکہ اخروی گھر کی برتری کو بیان رہا ہے اور اس نکتے کی طرف متوجہ کررہا ہے کہ اخروی زندگی کی پاداش اعلی وبرتر ہے_

۱۲_ اخروی جزائیں، دنیاوی جزاؤں سے بہترہیں_للذين احسنوا ء فی هذا الدنيا حسنة والدار الآخرة خير

۱۳_ انسان کا عقیدہ و عمل، اس کی دنیاوی و اخروی سعادت کی تعین میں موثر ہے_

وقيل للذين اتقو ماذا انزل ربّكم قالوا خيراً الذين احسنوا فی هذا الدنيا حسنة ولدار الاخرة خير

"اتقوا"اچھے اور پسندیدہ عمل پر دلالت کررہا ہے اور"قرآن کے مطلق خیر ہونے پریقین" اچھے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ مجموعی طور پر دنیاوی اور اخروی نیکی کو دریافت کرنے کا موجب بنیں گے_

۱۴_ انسانوں کی زندگی، موت کے ذریعہ ختم نہیں ہوگي_للذين احسنوا ... ولدار الآخرة خير

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیت دوسرے جہان میں نیک افراد کی پاداش کو بیان کررہی ہے_ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت ان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہے_

۱۵_ آخرت میں متقین کا بہت ہی اچھا مقام ہے_ولنعم الدار المتقين

۱۶_ تقوی اور احسان کی عاقبت، دنیاوی اور اخروی سعادت ہے_للذين احسنوا ... ولنعم دار المتقين

۱۷_ احسان، متقین کی نشانی ہے_للذين احسنوا ... ولنعم دار المتقين

۱۸_ قرآن کا خداوند عالم کی طرف سے نزول اور اس کے خیر مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے آخرت میں نہایت ہی اچھا مقام ہے_وقيل للذين اتقو ماذا انزل ربّكم قالوا خيراً ولنعم دار المتقين

۱۹_ تقوی اور احسان دو اہم امور اور پاداش کے حامل ہیں_للذين ...احسنوا فی هذه الدنيا حسنة ... ولنعم دارا لمتقين

۲۰_ متقین، تکبر کی فکر سے منزّہ ہیں_

فلبئس مثوی المتكبرين ... ولنعم دار المتّقين

متکبر گروہ کہ جن کے لیے برا مقام شمار کیا گیا ہے مقابلے میں متقین کو پیش کرنا اور ان کے لیے اچھے مقام کا تعارف کروانے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقین تکبر جیسی صفت سے منزّہ ہیں ـ

۲۱ـ متقین، صحیح عقیدہ اور اچھے عمل کے حامل ہیں۔وقیل للذین اتقواماذا انزل ربّکم قالوا خیراً للذین احسنوا ... المتقین

آخرت:آخرت کی ارزش ۱۰; آخرت کی دنیا پر برتری ۱۰

احسان:احسان کی ارزش ۱۹; احسان کی پاداش ۱۹; احسان کے آثار ۱۶; احسان کے موارد۹

اقدار:۱۹

اقرار:حق کے اقرار کا زمینہ ۳

الله تعالي:الله تعالی کی ربوبیت کے آثار ۵

انسان:انسانوں کا انجام۱۴

پاداش:اخروی پاداش کی ارزش ۱۲ ; دنیوی پاداش کی ارزش۱۲

تقوي:تقوی کی ارزش۱۹; تقوی کی پاداش۱۹; تقوی کے آثار ۱۶،۳،۲

حق:حق کو قبول کرنے کا زمینہ۳

حیات:موت کے بعد زندگي۱۴

دنیا:دنیا کا کردار۶; دنیا کی ارزش ۱۰

دین:دین کا خیر والا ہونا ۴; دین کو بیان کرنے کا زمینہ۵; دین کے بارے میں اظہار نظر کرنا۹; دین کے مقاصد ۷

سعادت:اخروی سعادت کے اسباب ۱۳،۱۶ دنیاوی سعادت کے اسباب۷، ۱۳،۱۶

عقیدہ:عقیدہ کے آثار ۱۳; قرآن کے خیر ہونے کا عقیدہ ۱۸; قرآن کے وحی ہونے کا عقیدہ ۱۸

عمل: عمل کے آثار ۱۳; عمل کی فرصت ٦

قرآن: قرآن پر ایمان لانے والوں کے اخروی مقامات ۱۸; قرآن کا خیر ہونا ۱; قرآن کے نازل ہونے کا زمینہ ۵

متقین: متقین اور تکبر ۱۰; متقین کا احسان ۱۷; متقین کا پسندیدہ عقیدہ ۲۱; متقین کا پسندیدہ عمل ۲۱; متقین کا عقیدہ ۱;

متقین کا منزہ ہونا ۲۰; متقین کی خصوصیات ۲۰; متقین کی علامات ۱۷; متقین کے اخروی مقامات ۱۵

محسنین: محسنین کی اخروی پاداش ۱۱; محسنین کی دنیاوی پاداش ۸; محسنین کی دنیاوی پاداش کی ارزش ۱۱

موت: موت کا کردار ۱۳

وحي: وحی کا خیر ہونا ۱; وحی کی ارزش کو پہچاننے کا زمینہ ۲; وحی کے بارے میں اظہار نظر کرنا ۹

آیت ۳۱

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآؤُونَ كذالك يَجْزِي اللهُ الْمُتَّقِينَ﴾

وہاں ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ جو کچھ چاہیں گے سب ان کے لئے حاضر ہوگا کہ اللہ اسی طرح ان صاحبان تقوی کو جزا دیتا ہے _

۱_ آخرت میں اہل تقوی کا مقام، ہمیشہ رہنے والی جنت ہے_ ولنعم الدار المتقين __ جنّت عدن

۲_ اہل تقوی کی بہشت میں بہت سی جاری نہریں ہیں_ جنّت عدن يدخلونها تجرى من تحتها الا نهار

۳_ جنت کے متعدد باغ اور باغیچے ہیں_ جنّت عدن

"جنت " کا معنی ایسا باغ ہے جس میں ایسے درخت ہوں جن کے جھنڈنے زمین کو چھپار کھا ہو_ اس کو جمع لانامذکورہ نکتے کی طرف اشارہ کررہا ہے_

۴_ جنت میں متقین کی تمام خواہشات کو پورا کیا جائے گا_دار المتقین جنت عدن یدخلونھا ... لھم فیھا مایشاء ون

۵_ جنت میں انسان کی تمام قابل تصور نعمات اور اچھائیاں پائي جائیں گي_جنت عدن ... لھم فیھا ما یشاء ون

٦_ اچھا مقام ، وہ مقام ہے جس میں انسان کی تمام خواہشات کو پورا کیا جائے_

ولنعم الدار المتقین جنت عدن ... لھم فیھا ما یشاء ون

۷_ جاودانی جنت میں داخل ہونا اور اس میں تمام خواہشات کی تکمیل ، خداوند عالم کی اہل تقوی کو جزا دینا ہے_

دار المتقین جنت عدن ... لھم فیھا ما یشاء ون

۸_ تقوی ، جنت میں داخل ہونے اور نعمات الہی کے بحر بیکراں تک پہنچنے کا زینہ فراہم کرتا ہے_

دار المتقین جنت عدن ...لھم فیھا ما یشاء ون

۹_ اخروی سعادت تک رسائي ، جنت میں مقام پانا اور اس میں تمام خواہشات کا پورا کیا جانا یہ اہل تقوی کے لیے خداوند عالم کی پاداش ہے_ولنعم الدار المتقین _ جنت عدن ... لھم فیھا ما یشاء ون لذلک یجزی اللہ المتقین

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی جزائیں ۷، ۹; اللہ تعالی کی نعمات ۸

انسان:انسان کی خواہشات کا پورا ہونا ٦

بہشت:بہشت کی نعمات ۵; بہشت کی نہریں ۲;بہشت کے اسباب ۸; بہشت کے باغوں کا متعدد ہونا ۳; بہشت کی صفات ۵

بہشتي:بہشتیوں کی خواہشات کی تکمیل ۴

تقوي:تقوی کے آثار ۸; تقوی کی اہمیت ۸،۹

متقین:متقین بہشت میں ۱،۴،۷،۹; متقین کی اخروی

پاداش ۹،۷ ; متقین کی اخروی سعادت ۹: متقین کی خواہشات کا پورا ہونا ۹،۷، ۴

مقامات: اچھے مکان کے شرائط ٦

نعمت: نعمت کا زینہ ۸

آیت ۳۲

﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

جنھیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان سے ملائکہ کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو اب تم اپنے نیک اعمال کی بنا پر جنّت میں داخل ہوجاؤ_

۱_ انسانوں کی روح، ملائکہ کے ذریعے قبض ہوتی ہے_الذين تتو فّهم الملائكة

۲_ انسانوں کی روح کو قبض کرنے والے، متعدد ملائکہ ہیں_الذين تتو فّهم الملائكة

۳_ اہل تقوی، پاکیزہ انسان اور جہالت و گناہ سے منزہ ہیں_

کلمہ طیّب کی جب انسان کی طرف نسبت دی جاتی ہے تو اس کا معنی آلودگی، جہالت گناہ اور قبیح اعمال سے دوری ہوتا ہے_

۴_ متقین، قبض روح کے وقت، نفس پر ہر قسم کے ظلم سے دورہیں_المتقين ... الذين تتو فّهم الملائكة طيبين

آیت "اللكفارين الذين تتوفّهم الملائكہ ظالمی انفسہم" سے مقابلہ کے قرینہ کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ طیب (پاکیزہ) سے مراد نفس پر ظلم سے دوری ہے_

۵_ انسان، موت کے ذریعہ نیست و نابودنہیں ہوتا ہے_الذين تتوفّهم الملائكہ

(توفّی مصدر ہے) "تتوفي" کا معنی کسی چیز کو

بطور کامل لینا ہے اور یہ مطلب اس چیز سے حکایت ہے کہ انسان کی حقیقت کو اخذ کیا جاتا ہے اور وہ منتقل ہوتی ہے_آیت کا بعد والا حصہ (سلام علیکم ادخلوا الجنة) بھی اس مذکورہ مطلب پر موید ہے_

٦_ انسان، جسم سے بالاتر حقیقت کا مالک ہے_تتوفّهم الملائكة

واضح ہے کہ موت کے بعد انسان کا جسم، زمین میں رہ جائے گا اور بوسیدہ اور زائل ہوگا اور یہ اس بات پر علامت ہے کہ روح کو قبض کرنے والے ملائکہ جو چیز قبض کرتے ہیں_ضروری ہے وہ جسم کے علاوہ کوئی چیز ہو اور جو "سلام" اور "ادخلوا" کے خطاب کی قابلیت رکھتی ہو_

٧_ جن لوگوں کی روح پاکیزہ حالت میں قبض ہوگی ملائکہ ان کا استقبال کریں گے_

الذين تتو فّهم الملائكه طيبين يقولون سلم عليكم

٨_ متقین کی روح قبض کرتے وقت، ملائکہ ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں_

المتقين الذين تتوفّهم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم

٩_ ملائکہ، متقین کا احترام و تکریم بجالاتے ہیں_المتقين الذين تتوفّهم الملائكه طيبين يقولون سلم عليكم ادخلو الجنة

١٠_ اہل تقوی کی روح قبض ہونے کے وقت، ملائکہ کے پاس ان کی سلامتی اور خوشحالی کا پیغام ہوگا_

المتقين الذين تتوفّهم الملائكةطيبين يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة

١١_ متقین، موت کے بعد مسلسل آسائش اور سلامتی میں ہوں گے_المتقين الذين تتو فّهم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم

١٢_ سلام، بہترین درود و تحفہ ہے_يقولون سلم عليكم

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملائکہ، متقین کی روح کو قبض کرتے وقت انہیں خوش آمدید کے لیے کلمہ" سلام" سے استفادہ کریں گے اس سے واضح ہوتا ہے کہ بہترین تحفہ، سلام کہنا ہے_

١٣_ ملائکہ، متقین کی روح قبض کرتے وقت، انہیں جنت میں داخل ہونے کی دعوت دیں گے_

المتقين الذين تتوفّهم الملائكة طيبين يقولون ادخلوا الجنة

١٤_ اہل تقوی، رغبت و میلان سے جنت میں داخل ہوں گے_المتقين جنت عدن يدخلونها ...يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنةمتقین کے جنت میں داخل ہونے کے لیے "ادخلوا جہنم" جو کہ اس کی بدی کو بیان

کرنے کے ساتھ کفار کو جہنم میں داخل ہونے کا حکم ہے کے مقابلے میں فعل و "یدخلون" اور فعل امر"ادخلو" کا "سلام علیکم" کے ساتھ استعمال ، مذکورہ نکتے کا فائدہ دے رہا ہے_

۱۵_ متقین کے اعمال ، انہیں جنت میں داخل کرنے کا سبب ہیں_المتقین ادخلو ا الجنة بما کنتم تعملون

۱۶_ بہشت ، متقین کے اعمال و کردار کی جزا ہے_ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون

۱۷_ انسانوں کا صحیح عقیدہ اور عمل صالح ، ان کی سعادت کے یقین میں موثر ہے_وقیل للذین اتقوما ذا انزل ربّکم قالوا خیر

۱۸_ خداوند عالم کی جانب سے قرآن کے نزول اور اس کے خیر مطلق ہونے کا عقیدہ ، انسان کو بلند مقام عطا کرنے کا سبب ہے_وقیل للذین اتقوا ماا انزل ربّکم قالوا خیراً ... ولنعم دارلمتقین ... الذین تتوفّهم الملائکه یقولون سلم علیکم ادخلوا الجنة

۱۹_ نیک وبدکار افراد کی مثال اور نمونہ پیش کرنا ، قرآن کریم کا تربیتی طریقہ ہے_

الکافرین الذین تتو فّهم الملائکه ظالمی انفسهم ... ادخلوا ابواب جهنم ...فلبئس مثوی المتکبرین ... المتقین ... الذین تتوفهم الملائکه طیبین یقولون سلم علیکم ادخلوا الجنة

۲۰_ بدبخت کفار کے انجام اور متقی افراد کی سعادت مند عاقبت کا ایک دوسرے کے ساتھ ذکر ، قرآن کا تبلیغی طریقہ ہے_
الکافرین

۲۱_"عن امیر المؤمنین علیه‌السلام ...انّه لیس احد من الناس تفارق روضه جسده حتی یعلم الی ايّ المنزلین یعیر الی الجنة ام النار ...فان کان ولیاً لله فتحت له ابواب الجنة و شرع له طرفها ونظر الی ما اعدّ الله له فیها ... قال الله تعالی ، الذین تتوفاهم الملائکة طیبین سلام علیکم ادخلو الجنة ..."[۱]

امیر المؤمنین علیه‌السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ کسی بھی انسان کے بدن سے اس وقت تک روح نہیں نکلتی مگر یہ کہ وہ جان لیتا ہے کہ وہ دو مقام بہشت یا جہنم میں سے کس کی طرف جارہا ہے اگر یہ شخص الله تعالی سے محبت کرنے والا ہے تو بہشت کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کے راستے اس پر واضح ہوجاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اس کے لیے وہاں آمادہ کررکھا ہے

---

۱) امالی شیخ طوسی ، ج ۱، ص ۲۶ ، نور الثقلین ، ج ۳ ، ص ۵۲ ، ح ۷۵_

اس کو دیکھتا ہے اس لیے کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے "الذین تتوفاهم الملائکة طیبین ..."

انسان:انسان کی ابعاد ٦; انسانوں کا انجام٥

اولیاء اللہ :اولیاء اللہ کی قبض روح ٢١

بشارت:سرور کی بشارت ١٠; سلامتی کی بشارت ١٠;

بہشت::بہشت کی دعوت ١٣; بہشت کے اسباب ١٥،١٦

بہشتي:١٤

پاک لوگ:پاک لوگوں کا استقبال٧; پاک لوگوں کی موت٧

تبلیغ :تبلیغ کی روش٢٠

تحیت وسلام ::بہترین تحیّت و سلام ١٢

تذکر:متقین کی سعادت کا تذکر ٢٠; کافروں کی شقاوت کا تذکر ٢٠

تربیت:تربیت میں نمونہ عمل ١٩; تربیت کی روش١٩

تکامل:تکامل کے اسباب١٨

حیات:مرنے کے بعد کی حیات٥

خود:اپنے اوپر ظلم٤

روان شناسی :تربیتی رواں شناسی ١٩

روایت:٢١

روح:روح کو قبض کرنے والا ١،٢

سعادت:سعادت کے اسباب١٧

سلام:سلام کی خصوصیات ١٢

عقیدہ:عقیدہ کے آثار۱۷; قرآن کے خیر ہونے کے عقیدہ کے آثار ۱۸; قرآن کے وحی ہونے پر عقیدہ کے آثار۱۸

عمل: عمل کے آثار۱۶،۱۵

عمل صالح: عمل صالح کے آثار۱۷

متقین:بہشت میں متقین کا ورود۱۴; متقین اور جہل ۳; متقین اورفسق۳; متقین بہشت میں ۱۵; متقین کا احترام ۹; متقین کامنزہ ہونا ۳،۴; متقین کوبشارت ۱۰; متقین کو دعوت ۱۳; متقین کو سلام ۸،۱۰; متقین کی اخروی آسائش ۱۱; متقین کی اخروی سلامتی ۱۱; متقین کی پاداش ۱۶; متقین کی حالت احتضار ۴، ۱۳; متقین کی قبض روح ۸; متقین کے فضائل ۳; متقین مرنے کے بعد۱۱

موت:موت کی حقیقت ۵

ملائکہ :ملائکہ اور متقین ۹; ملائکہ کا استقبال کرنا ۷;ملائکہ کا سلام ۸; ملائکہ کا کردار ۱; ملائکہ کی بشارتیں ۱۰; ملائکہ کی دعوتیں ۱۳; موت کے ملائکہ ۱; موت کے ملائکہ کا متعدد ہونا ۲

آیت ۳۳

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كذالك فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّهُ وَلَـــــكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾

کہ یہ لوگ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس ملائکہ آجائیں یا حکم پروردگار آجائے تویہی ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے بلکہ یہ خودہی اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں ۔

۱ ۔ حق قبول نہ کرنے والے کفار نے خداوند عالم کی دھمکیوں پر کان نہیں دھرا ۔

الکافرین ...ظالمی ا نفسھم ... ھل ینظرون إلاّ ا ن تاتیھم الملئکة ا ویاتی ا مرربّك

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے جب "تاتيهم الملائكه" میں ملائکہ سے مراد، روح قبض کرنے والے فرشتے ہوں اور"یاتی امر ربک" سے مراد، عذاب ہو ۔ اس احتمال کے مطابق ، کفار فقط موت کے آنے یا اپنے عذاب کے منتظر ہیں ، کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے خداوند عالم کی دھمکیوں کو کچھ اہمیت نہیں دی اور مسلسل منحرف راستے پر گامزن رہے ۔

۲_ حق کے منکر کفار مکّہ ، قرآن کی حقانیت کی تائید کے لیے نزول ملائکہ کے معجزہ یا خداوند عالم کی طرف سے کسی خصوصی امر کے انتظار میں تھے_واذا قیل لھم ما ذا انزل ربّکم قالو اســـاطیر الاولین ... ھل ینظرون الاّ ان تاتیھم الملئکة او یا تی ا مر ربّك

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب گذشتہ آیات جو کہ قرآن مجید کے بارے میں تھیں کے قرینہ کی بناء پر"تاتیھم الملائکة "اور"یا تی ا مر ربّك" (ملائکہ ان کے لیے آئیں یا امر پروردگار) قرآن کی تائید کے لیے ملائکہ یا امر خدا کے آنے پر دلالت کررہی ہو_

۳_ نزول عذاب، خداوند عالم کے حکم سے ہے_اویا تی ا مر ربّك ممکن ہے "امر"کا متعلق عذاب ہو جیسا کہ مفسرین نے اس کی وضاحت کی ہے_

۴_ زمانہ اسلام سے پہلے کے کفار، اپنی آسمانی کتاب ساتھ صدر اسلام کے کفار جیسا سلوک کرتے تھے _

ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملئکة اویا تی ا مر ربّك کذالك فعل الذین من قبلھم

۵_ ادیان کے دشمنوں کا ادیان کے ساتھ سلوک کے سلسلہ میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے_کذالك فعل الذین من قبلھم

۶_ زمانہ اسلام سے پہلے کے کفار، اپنی آسمانی کتاب کی حقانیت کی تائید کے لیے فرشتوں کے آنے یا خدا جانب سے خصوصی امر کے نزول کے انتظار میں تھے_واذا قیل لھم ما ذا انزل قالو اســـاطیر الاولین ... قد مکر الذین من قبلھم ...ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملئکة او یا تی امر ربّك کذالك فعل الذین من قبلھم

۷_ آسمانی کتابوں کے دشمنوں کا ، ان کتابوں سے برتاؤ کا سلیقہ ایک جیسا تھا_واذا قیل لھم ما ذا انزل ربّکم قالو ا ساطیر الاولین ... قد مکر الذین من قبلھم ... ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملئکه اویاتی امر ربّك کذالك فعل الذین من قبلھم

۸_ کفار نے آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار کرکے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے_

وما ظلمهم ولكن ...

۹_ وحی اور آسمانی کتابوں کا انکار، اپنے نفس پر ظلم ہے_هل ينظرون الا ان تاتيهم الملئكة او يا تى امر ربّك كذالك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون

۱۰_ آسمانی کتابوں کے مقابلے میں قیام کے نتیجہ میں کفار پر ہونے والا ظلم، خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خود ان ہی کی طرف سے ہے_وما ظلهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون

۱۱_ عذاب کا حکم، اگرچہ خداوند عالم کی طرف سے ہے لیکن اس کا زمینہ خود اہل عذاب نے فراہم کیا ہے_

او يا تى امر ربّك ...وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون

۱۲_ انسان کے انجام کی تعیین میں عقیدہ و عمل، موثرہیں_هل ينظرون الا ان تأتيهم الملئكة اويا تى امر ربّك كذالك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون

۱۳_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار، ایسی چیز تھی جسے خود ان کے منکرین نے اختیار کیا اور خداوند عالم نے انہیں اس کی ترغیب نہیں دلائي ہے_كذالك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون

یہ مطلب اس احتمال کی بناء پرہے جب نفس پر ظلم سے مراد، حق کے راستے سے انحراف ہو کہ جسے خداوند عالم نے منحرفین کی طرف نسبت دی ہے اور اس سلسلہ میں اپنے عمل و دخل کی نفی کی ہے_

آسمانی کتب:آسماني۸ کتب کی تکذیب۹; آسمانی کتب کی تکذیب کے آثار۸; آسمانی کتب کی حقانیت کے دلائل۶; آسمانی کتب کے جھٹلانے والوں کا کردار۱۳; آسمانی کتب کے دشمنوں کا باہمی توافق۷

اللہ تعالي:اللہ تعالی کا کردار۱۳، ۱۱; اللہ تعالی کے انذار سے اعراض۱; اوامر الهي۳; اوامر الہی کے نزول کی درخواست ۲;۶

انسان:انسان کا اختیار۱۳

جبرواختیار:۱۳

خود:اپنے نفس پر ظلم ۱۰،۹،۸

دین:تاریخ میں دین کے دشمن۵; دین کے دشمنوں ک

باہمی توافق ۵

سرنوشت: سرنوشت میں موثر اسباب ۱۲

ظالمین: ۸

عذاب: اہل عذاب کا کردار ۱۱; عذاب کا سرچشمہ ۳، ۱۱; عذاب کا زمینہ ۱۱

عقیدہ: عقیدہ کے آثار ۱۲; عقیدہ میں آزادي ۱۳

عمل: عمل کے آثار ۱۲

قرآن: قرآن کی حقانیت کے دلائل کی درخواست ۲

کفار: اسلام سے قبل کفار کی چاہت ۶; کفار اور کتب آسماني ۴; کفار پر ظلم کا سرچشمہ ۱۰; کفار کا اعراض ۱; کفار کا ظلم ۸; کفار کی ہم آہنگي ۴

کفار مکّہ: کفار مکہ کی چاہت ۲

کفر: کفر کی حقیقت ۹

معجزہ: معجزہ اقتراحي ۲،۶

ملائکہ: ملائکہ کے نزول کی درخواست ۲،۶

وحي: وحی کی تکذیب

آیت ۳۴

﴿فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُواْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِؤُونَ﴾

نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے اعمال کے برے اثرات ان تک پہنچ گئے اور جن باتیں کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے انھیں باتوں نے انھیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور پھر تباہ و برباد کردیا_

۱_ گذشتہ اقوام کے قبیح اعمال ان کے گریبان گیر ہوگئے اور انہیں عذاب سے دوچار کردیا_

فاصابهم سيأت ما عملوا

"سیئۃ" کی جمع "سیئات" کا معنی ، برے اعمال ہیں اور" سئیۃ" کا پہنچنا مجاز عقلی ہے اور تقدیراً مضاف ہے اس بناء پر ان تک برائي کے پہنچنے سے مراد، ان کے اعمال کے گناہ کے نتیجہ میں ان کا سزا سے دوچار ہونا ہے_

٢_ انسانوں کے اعمال پر نتیجہ ، مرتّب ہوتا ہے_فأصابهم سيئات ما عملوا

٣_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کے منکرین، عذاب سے دوچار ہوئے ہیں_

كذالك فعل الذين من قبلهم وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون فاصابهم سيّات ما عملوا

۴_آسمانی کتابوں کی حقانیت کے انکار کےنتیجے میں عذاب سے دوچار ہونے کے ذمہ دار، خود منکرین ہیں_

كذالك فعل الذين من قبلهم و ما ظلمهم الله و لكن ...

۵_ اپنے عمل کی سزا سے دوچار ہونا ، نفس پر ظلم کرنے کا مظہر اور نمونہ ہے_

ولكن كانوا انفسهم يظلمون فاصابهم سيئات ما عملوا

٦_آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار کرنے والے کفار اور انبیاء کا استہزاء کرنے والے متعدد قبیح اعمال کے مالک تھے_

فاصابهم سيئات ما عملوا وحاق بهم ماكانوا به يستهزون

٧_ مورد استہزاء قرار پانے والے ، عذاب موعود نے استہزاء کرنے والے کفار کو اپنی لپیٹ میں لے لیا _

كذالك فعل الذين من قبلهم _وحاق بهم ماكانوا به يستهزون

لغت میں "حاق" کا معنی "احاطہ" ہے اور "ماکانوا بہ" میں "ما" سے مراد، عذاب ہے_

٨_کفار، عذاب کے وعدہ کا مذاق اڑاتے تھے_وحاق بهم ما كانوا به يستهزون"بہ" کی ضمیر کا مرجع "ما" ہے اور اس سے مراد، عذاب ہے_

٩_کفار کی جانب سے عذاب کا وعدہ ، ہمیشہ مورد استہزاء قرار پایا ہے_وحاق بهم ما كانوا به يستهزون

١٠_حقانیت قرآن اور قرآن کے منکر کفار کو نزول عذاب کی دھمکی دی گئي_هل ينظرون الاّ ان تاتيهم الملئكة اوياتى امر ربّك كذالك فعل الذين من قبلهم ... _ فاصابهم سيئات ما عملوا و حاق بهم ما كانوا به يستهزؤن

۱۱_ انسان کا عمل ان کی سرنوشت کی تعیین میں موثر ہے فاصابھم سیات ما عملوا اوحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن
کیونکہ آیت میں عذاب سے دوچار ہونے کو برے عمل اور انبیاء علیہ السلام کے استہزاء کا معلول قرار دیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خودانسانوں کا عمل ان کی سرنوشت میں موثر ہوتا ہے_

۱۲_ قبیح اعمال کا انکار اور الہی وعدہ کا استہزاء ، اپنے نفس پر ظلم ہے_وما ظلمھم اللہ ولکن کانوا انفسھم یظلمون

۱۳_خداوند عالم کا استہزاء کرنے والے کفار مکہ کو خبردار کرنا_ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملئکۃ ... کذالك فعل الذین من قبلھم فاصابھم سیئات ما عملوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزون

۱۴_ کچھ گناہ، وسیع عذاب کے موجب اور دوسرے گناہوں کی نسبت زیادہ سخت ہیں_
فاصابھم سیئات ما عملوا و حاق بھم ما کانوا بہ یستھزون
"سیئۃ" کے لیے کلمہ "اصابہ'' اور استہزاء کے لیے "حاق" کا استعمال ہوا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

۱۵_خداوند عالم کے وعدہ عذاب کا مورد استہزاء قرار پانا، کفار کے قبیح ترین اعمال میں سے ہے_فاصابھم
اس میں شک زمین کہ خداوند عالم کے وعدہ عذاب کا استہزاء کفار کا برا عمل تھا لیکن عام "سیئات" کے بعد خاص کا ذکر، اس کی خاص اہمیت کو بیان کررہا ہے_

آسمانی کتب:آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کا سرچشمہ ۴; آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کا کردار ۴;آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کی سزا۳;آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کے عمل کا ناپسندیدہ ہونا ٦

استہزاء کرنے والے:استہزاء کرنے والوں کو انذار۱۳

اللہ تعالي:اللہ تعالی کے انذار۱۳; اللہ تعالی کے عذاب کا استہزاء کرنے والوں کے عذاب کا آثار۱۲; اللہ تعالی کے عذابوں کا استہزاء کرنا ۱۵; اللہ تعالی کے وعید کا استہزاء کرنا ۹،۸،۷،۱۵

انبیاء:انبیاء کا استہزاء کرنے والوں کے عمل کا ناپسندیدہ ہونا ٦

انذار:عذاب استیصال سے انذار

خود: خود پر ظلم ۱۲; خود پر ظلم کی علامات ۵

سرنوشت: سرنوشت کے موثر عوامل ۱۱

سزا: گناہ کے مطابق سزا کا ہونا ۱۴

عذاب: اہل عذاب ۳; عذاب کے مراتب ۱۴

عمل: عمل کے آثار ۱۱، ۲ عمل کی سزا ۵; ناپسندیدہ عمل کے آثار ۱۲

قرآن: قرآن کو جھٹلانے والوں کو انذار ۱۰

کفار: کفار پر عذاب کا احاطہ ہونا ۷; کفار کا استہزاء ۱۵، ۸، ۷; کفار کا انذار ۱۰; کفار کا ناپسندیدہ عمل ۱۵; کفار کے استہزاء کا دائمی ہونا ۹

کفار مکہ: کفار مکہ کو انذار

گذشتہ اقوام: گذشتہ اقوام کے عذاب کے اسباب ۲; گذشتہ اقوام کے ناپسندیدہ عمل کے آثار ۱

گناہ: گناہ کے مراتب ۱۴

آیت ۳۵

﴿وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَاء اللّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلا آبَاؤُنَا وَلاَ حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ كَذَالِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلاَّ الْبَلاغُ الْمُبِينُ﴾

اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم یا ہمارے بزرگ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی شے کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا تو کیا رسولوں کی ذمہ داری واضح اعلان کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔

۱۔ مشرکین مکہ، اپنی اور اپنے اباء و اجداد کی بت پرستی کو خداوند عالم کی مشیت کا تقاضا سمجھتے تھے۔

وقال الذين أشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولا آباؤنا

سورہ نحل کے مکی ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور "کذلک فعل الذین من قبلھم" کے قرینے کی بناء پر "الذین اشرکوا" سے مراد مکہ کے مشرکین ہیں۔

۲_ مشرکین مکہ کا مسلک، جبر تھا اور وہ مشیت خداوندی کو اپنے عمل کا اساس قرار دیتے تھے_
وقال الذین اشرکوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شیئ

۳_ مشرکین مکہ، اپنے عقیدتی مرکز کو استحکام بخشنے کے لیے اس بات کو دلیل بناتے تھے کہ اس کا سرچشمہ تاریخی ہے_
وقال الذین أشرکوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولاآباؤنا

مشرکین کے کلام میں "ولا اباؤنا" کا ذکر کرنا درحالانکہ ان کے بارے میں بحث نہیں تھی ممکن ہے مذکروہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۴_ مشرکین مکہ ،خداوند عالم کی مشیّت پر یقین رکھتے اور اس غلط کی تفسیر کرتے تھے_
وقال الذین أشرکو ا لوشاء الله ما عبدنا من دونه من شیئ:

۵_ مشرکین، انبیاء کرام کا استہزا ء اور ان کا مذاق اڑاتے تھے_وقال الذین أشرکوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شیئ

مذکورہ بالا استفادہ اس احتمال پر موقوف ہے کہ جب مشرکین کا کلام (لوشاء الله ما عبدنا من دونه) ایمان اور اعتقاد کی بناء پر نہ ہو چاہے وہ خدا پر عقیدہ اور اس کی ربوبیت کی صورت میں مشرک نہ تھے بلکہ تمسخر اور استہزاء کی بنیاد پر انہوں نے ایسا کیا ہو_

٦_ مشرکین مغالطہ آمیز استدلال کے ذریعہ ، اس کوشش میں تھے کہ وہ اپنے اعمال اور شرک آلود عقائد کی توجیہ کریں_
وقال الذین أشرکوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شیئ

درحالانکہ خداوند عالم نے تشریعی لحاظ سے مشرکین سے تقاضا کیا ہے کے وہ اپنے عقیدہ کی اصلاح اور توحید کا انتخاب کریں یہی مشرکین اس تقاضا کی نفی کرنے کے لیے اسے ارادہ تکوینی سے مخلوط کرتے تھے تا کہ اپنے سے وظیفہ کو رفع کرسکیں_

۷_ مشرکین مکہ نے متعدد خداؤں پر اعتقاد کے باوجود خداوند عالم پر عقیدے کا اظہار کیا اور کائنات میں اس کے فیصلہ کو نافذ سمجھتے تھے_وقال الذین أشرکوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شیئ

۸_ مشرکین، کچھ مباح چیزوں کو بغیر کسی دلیل کے حرام قرار دیتے تھے_

ولا حرّمنا من دونه من شيئ

۹_ مشرکین ، بغیر کسی دلیل کے مباحات کو حرام قرار دینے میں اپنی مداخلت کا سرچشمہ ، مشیت الٰہی بیان کرتے تھے_

لو شاء الله ...ولا حرّمنا من دونه من شيئ

۱۰_ اسلام سے پہلے کے مشرکین، صدر اسلام کے مشرکین کی طرح مباحات کو بغیر کسی وجہ کے حرام قرار دیتے تھے_

وقال الذين أشـركوا لو شـاء الله ما عبدنا من دونه من شـی ئ_ نحن ولاء ابا ء نا ولا حرّمنا من دونه من شـی ء كذالك فعل الذين من قبلهم

۱۱_عبادت میں شرک، مباحات کو حرام قرار دینا اور اسے مشیت الٰہی کی طرف نسبت دینا ، طول تاریخ میں مشرکین کا متداول طریقہ تھا_وقال ألذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولا آباؤنا‌ا ولا حرّمنا من دونه من شيء كذالك فعل الذين من قبلهم

۱۲_ طول تاریخ میں جبر پر اعتقاد، مشرکین کا مسلک رہا ہے_وقال الذين اشـركوالوشـاء الله ما عبدنا من دونه من شـيء نحن ولاآباؤنا‌ا ولا حرّمنا من دونه من شيئ

۱۳_ انسان، دین کو قبول یا اسے رد کرنے کے سلسلے میں صاحب اختیار ہیں_

وقال الذين ، اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شي ... فهل على الرسل الّا البلغ المبين

آیت کے آخر میں "فهل على الرســـل الاّ البلاغ ..."کی عبارت کولانا ، ممکن ہے عقیدہ جبر کے بارے میں مشرکین کے عقیدے کا جواب ہو وہ اس طرح کہ خداوند عالم ان کے جواب میں فرما رہا ہے کہ انبیاء فقط خداوند عالم کے پیغام کو پہنچانے کے لیے بھیجے گئے ہیں اور جبر سے اصلاً ان کا کوئی سروکار نہیں ہے_

۱۴_ طول تاریخ میں انبیاء اور آسمانی تعلیمات کے ساتھ مشرکین کا برتاؤ برابر اور ایک جیسا رہا ہے_

كذالك فعل الذين من قبلهم ...وقال الذين اشركوا لو شاالله _ كذالك فعل الذين من قبلهم

۱۵_ تمام انبیاء الٰہی کا وظیفہ فقط واضح اور روشن صورت میں خداوند عالم کے پیغام کا ابلاغ رہا ہے نہ کہ لوگوں کو اس پر مجبور کرنا_فهل على الرسل الا البلغ المبين

۱۶_ تمام انبیاء باہمی توافق اور ایک جیسے وظیفہ کے مالک تھے_فهل على الرسل الاّ البلغ المبين

۱۷_ مشرکین، جبری اعتقاد کی فکر کو عام کرنے کے ذریعہ، انبیاء کی بعثت کو عبث، ثابت کرنا چاہتے

تھے_وقال الذين أشركوا لوشاء الله ما عبدنا من دونه من شيئ_فهل على الرسل الاّ البلغ المبين
مشرکین کے عقائد کو بیان کرنے کے بعد "فهل على الرسل الا البلاغ المبين" کی عبارت ممکن ہے ان کا جواب ہو اس توضیح کے ساتھ کہ مشرکین چاہتے تھے کہ ایمان اور کفر کو خداوند عالم کی طرف نسبت دے کر یہ بیان کریں کہ اس چیز کے لیے انبیاء کے آنے کی ضرورت نہیں اور خدواند عالم نے "فہل علی الرسل..." کے ذریعے ان کو یہ جواب دیا ہے کہ انبیاء کی بعثت ، عبث نہیں بلکہ الہی پیغام کے ابلاغ کے لیے ہے۔

اللہ تعالی:اللہ تعالی کی مشیت کے آثار ١،٢،٩،١١

انبیاءؑ:انبیاء کا استہزاء کرنے والے ٥; انبیاء کی تبلیغ کی روش ١٥; انبیاء کی ذمہ داری١٦; انبیاء کی حدود١٥،١٦; انبیاء کی ہم آہنگی١٦; انبیاء کے ساتھ برتاؤ کی روش١٤

انسان:انسان کا اختیار١٣

بدعت گزار:٨

تبلیغ:تبلیغ میں صراحت ١٥

جبر و اختیار١٣،١٥

دین:دین کی تبلیغ ١٥; دین کے ساتھ برتاؤ کی روش١٤; دین میں اختیار ١٣

عقیدہ:جبر کے عقیدہ کے آثار١٧; عقیدہ کی تاریخ١٢; مشیت خدا کا عقیدہ٤

مباحات:مباحات کا حرام کرنا ٨،٩،١٠،١١

مشرکین:صدر اسلام کے مشرکین کی بدعت گزاری ١٠; مشرکین اور انبیاء ١٤; مشرکین اور دین ١٤; مشرکین کا استہزاء ٥; مشرکین کا شرک عبادی ١١; مشرکین کا عقیدہ ١٢; مشرکین کی بدعت گزاری ٨،٩،١٠،١١; مشرکین کی توجیہ٦; مشرکین کی جبر گرائی ٩،١٠،١١; مشرکین کی ہم آہنگی١٠،١٤; مشرکین کے ساتھ برتاؤ کی روش ١١; مشرکین کے ناپسندیدہ عمل کی توجیہ ٦

مشرکین مکہ:مشرکین مکہ اور مشیّت خدا ٤،٧; مشرکین مکہ کا عقیدہ ٤،٧;مشرکین مکہ کی بت پرستی کا سرچشمہ ١; مشرکین مکہ کی جبر گرائی ١،٢،١٧; مشرکین مکہ کی خداشناسی ٧; مشرکین مکہ کی دشمنی ١٧; مشرکین مکہ کی فکر١،٢; مشرکین مکہ کی کوشش ٣;مشرکین مکہ کے عقیدتی نظریات ٣

آیت ۳٦

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلالَةُ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾

اوریقینا ہم نے ہر امّت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو پھر ان میں بعض کو خدا نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئي تو اب تم لوگ روئے زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

۱۔ تمام امتیں اور معاشرے، خداوند عالم کی طرف سے مبعوث کیے گئۓ انبیاء کی رسالت کے زیر سایہ ہیں۔

ولقد بعثنا فى كلّ امة رسول

۲۔ خدا کی عبادت اور طاغوت سے اجتناب، تعلیمات انبیاء کے دو بنیادی رکن ہیں۔

ولقد بعثنا فى كل امة رسولاً ان اعبد والله و اجتنبوا الطغوت

۳۔ ہر قسم کے باطل معبود سے اجتناب، تمام انبیاء الھي کی واضح دعوت ہے۔

فهل على الرسل الا البلغ المبين ــ ولقد بعثنا فى كل امة رسولاً ان اعبدوالله و اجتنبو الطغوت

لغت میں "طاغوت" کا معنی خدا کے علاوہ ہر معبود اور پرستش قرار پانے والا ہے۔

۴۔ بعثت انبیاء کے سلسلہ میں خداوند عالم کی سنت یہ ہے کہ ان میں معاشروں اور امتوں کی طرف جانے کے لیے انگیزہ پیدا کرتا ہے۔

ولقد بعثنا فى كل امة رسول

چونکہ خداوند عالم نے انبیاء کی بعثت اور تکذیب کرنے والوں کی طرف سے ان کی تکذیب کے مقام بیان میں "ناس" کی جگہ "امت" سے استفادہ کیا گیا ہے اور امت کا اطلاق ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو کسی سبب کے تحت ہوئي ہے اس سے مذکورہ نکتے کا استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۵_ تمام امتوں میں توحید عبادی کی دعوت کے لیے انبیاء کو بھیجنا ، مشرکین کے اس عقیدہ کے باطل ہونے پر دلیل ہے کہ ان کا شرک جبری ہے_وقال الذین اشرکوا لوشاء اللہ ما عبدنا من دونه من شيء ...ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً ان اعبدواللہ

مشرکین کی اپنے شرک کے جبری ہونے کے بارے میں گفتگو کے بعد عبارت "قد بعثنا ..."کالانا ان کے جواب کی حیثیت رکھتا ہے وہ اس طرح کہ اگر شرک، خداوند عالم کی مشیّت سے ہوتا تو خداوند عالم کو انبیاء مبعوث نہیں کرنے چاہیئے در حالانکہ اس نے انہیں ہدایت کے لیے بھیجا ہے اور یہ چیز ان کے اس عقیدہ کے باطل ہونے سے حکایت کررہی ہے_

٦_ کچھ امتیں اپنی طرف انبیاء کے آنے کی وجہ سے ہدایت پاگئیں اور کچھ اپنی گمراہی پر باقی رہیں_
فمنهم من هدی اللہ ومنهم من حقت علیه الضللة

٧_ انسانوں کی ہدایت کا سرچشمہ ،خداوند عالم کی توفیق ہے_فمنهم من هدی اللہ

٨_ گمراہ ہونے والوں کی گمراہی کا سبب وہ خودہیں_ومنهم من حقت علیه الضللة

چونکہ خداوند عالم نے ہدایت اورگمراہی کے سرچشمہ کو بیان کرنے کے مقام پر فقط ہدایت کو اپنی طرف نسبت دی ہے لہذا اس سے مذکورہ بالانکتے کا استفادہ کیا جا سکتا ہے_

٩_ انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کے برے انجام کا مطالعہ کرنے کے لیے کائنات میں گردش اور سیرو سیاحت ضروری ہے_فسیر وا فی الارض فانظر و اکیف کان عقبة المکذّبین

"نظر" مصدر سے ""انظروا" کا معنی کسی چیز کو دیکھنے اور اس کودرک و دریافت کرنے کے لیے آنکھ کا گھمانا ہے_

١٠_ طول تاریخ میں انبیاء کی تکذیب کرنے والے گروہ و اقوام ،عذاب سے دوچار ہوئے ہیں_
فسیروافی الارض فانظر و اکیف کان عقبة المکذبین

انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت کا مطالعہ کرنے کے لیے جہان میں سیر و سیاحت کی دعوت اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ وہ عذاب سے دوچار ہوئے ہیں اور اس کا مطالعہ سبق آموزہے اور اگر وہ اپنی طبیعیموت سے مرے تو

دوسرے لوگوں اور ان کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا جس کے نتیجے میں مطالعہ کے لیے کوئی خصوصیت درکار نہ ہوتی_

۱۱_ امتوں میں ایسے انسان موجود رہے ہیں جن پر گمراہی کی مہر لگی ہوئی ہے اور وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے_

و منهم من حقّت عليه الضلالة حق کے چند معنی اور استعمال ہیں جن میں سے ایک ایسا عمل اور گفتار ہے جو اس وجہ سے ظاہر ہو چونکہ اس کا وقوع لازم اور ضروری تھا اس بناء پر عبارت ، "حقت علیه الضلالة" کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے یہ گمراہی ضروری اور یقینی ہوتی ہے_

۱۲_ زمین کے تمام وسیع علاقے کہ جہاں انسانی معاشرے موجود رہے ہیں اس بات پر شاہد ہیں کہ خداوند عالم کی طرف سے ان کی طرف انبیاء بھیجے گئے ہیں_ولقد بعثنا فى كل امة رسولاً ...فسيروا فى الأرض فانظرو

"فیسروا" میں "فا" تفریع کے لیے ہے_ ہر امت میں انبیاء کو مبعوث کرنے کے بیان کے بعد لوگوں کو کائنات میں گردش کرنے کی دعوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کی وسعت، انبیاء الہی کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت اور حالت پر گواہ ہے اس کے نتیجے کے طور پر ان کے آثار کو پیدا اور انہیں مورد مطالعہ قرار دیا جا سکتا ہے_

۱۳_ تاریخ کا مطالعہ، عبرت اور درس لینے کا وسیلہ ہے_فسيروافى الارض فانظرو اكيف كان عقبة المكذبين

۱۴_ زمین اپنے سینے میں گذشتہ امتوں کے عبرت انگیز آثار کو لیے ہوئے ہے_

فسيروافى الأرض فانظر و اكيف كان عقبة المكذبين

۱۵_ انسان کا عمل، اس کی سرنوشت کی تعیین میں موثر ہے_فانظروا كيف كان عاقبة المكذّبين

۱٦_ طول تاریخ میں انسانوں کی سعادت وکمال اور ان کی پستی کے راستے یکساں اور ایک قانون کے حامل ہیں_

فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين

لوگوں کو سیر وسیاحت اور مطالعہ کی دعوت دیناتاکہ وہ عبرت حاصل کریں اس کے لیے فعل امر"سیروا" اور "انظروا" کا استعمال اس چیز سے حکایت ہے کہ تمام جاری امور میں یکساں قوانین نافذ ہیں_

۱۷_ مشرکین مکہ کو خداوند عالم کی طرف سے برے انجام سے خبردار کیا گیا ہے_وقال الذين أشركوا ...فسيروا فى الارض

فانظرو اکیف کا ن عقبة المکذبین

اس احتمال کی بناء پر فعل امر "سیروا" کے مخاطب ، مشرکین مکہ ہیں اس چیز کا استفادہ ہوتا ہے کہ مشرکین کا خدا کے بارے میں اپنے نظریات کو بیان کرنے کے بعد انہیں زمین میں انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کے انجام کا مطالعہ کرنے کے لیے زمین میں سیرو سفر کی دعوت دینا گویا انہیں خبردار کرنا ہے_

۱۸_ کچھ گناہ، دنیاوی عذاب کے نزول کا سبب ہیں_فانظروا کیف کان عقبة المکذبین

انبیاء کرام کی تکذیب کرنے والوں کے انجام میں انتہائي دقت اور عمیق نگاہ کی دعوت اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ تکذیب کرنے والے عذاب سے دوچار ہوئے ہیں_ اس بناء پر اس چیز کا استفادہ ہوتا ہے کہ کچھ گناہ(انبیاء کی تکذیب) دنیاوی عذاب کا سبب ہیں_

الله تعالي:الله تعالی کی توفیقات ۷; الله تعالی کی سنتیں ۴; الله تعالی کے انذار۱۷

امتیں :امتوں کی گمراہي۶; امتوں کی ہدایت۶;ہدایت قبول نہ کرنے والی امتیں ۱۱

انبیاء :انبیاء کو جھٹلانے والوں کی سزا ۱۰; انبیاء کو جھٹلانے والوں کے انجام کامطالعہ ۹; انبیاء کی بعثت کی اہمیت۱۲;انبیاء کی بعثت کا فلسفہ ۵،۴; انبیاء کی تعلیمات کے ارکان۲; انبیاء کی دعوتوں کا ہم آہنگ ہونا ; انبیاء کی عالمگیر رسالت ۱۲; انبیاء کی ہدایت کرنا۶

انسان:انسانوں کی سعادت کے قوانین۱۶;انسانوں کے قوانین کا انحطاط ۱۶

باطل معبود:باطل معبودوں سے اعراض ۳

تاریخ:تاریخ سے عبرت ۱۴،۱۳;تاریخ کے مطالعہ کے آثار۱۳

توحید:توحید عبادی کی دعوت ۵

جبر و اختیار:جبر و اختیار کے بطلان کے دلائل ۵

جہان گردي:جہان گردی کی اہمیت ۹

سرنوشت:سرنوشت کے موثر عوامل ۱۵

طاغوت:طاغوت سے اجتناب کی اہميت ۲

عبادت:عبادت خدا کی اہميت ۲

عبرت:عبرت کے اسباب ۱۳،۱۴

عذاب:اہل عذاب ۱۰; دنياوى عذاب کے اسباب۱۸

عمل : عمل کے آثار ۱۵

گذشتہ اقوام:گذشتہ اقوام کی تاريخ۱۴،۱۰; گذشتہ اقوام کی سزا ۱۰

گمراہي:گمراہى کا سرچشمہ ۸

گناہ:گناہ کے آثار۱۸

مسافرت:مسافرت کى اہميت ۹

مشرکين:مشرکين کا باطل عقيدہ ۵

مشرکين مکہ:مشرکين مکہ کا برا انجام۱۷; مشرکين مکہ کو تہديد۱۷

ہدايت:ہدايت کا سرچشمہ۷

آيت ۳۷

﴿إِن تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ﴾

اگر آپ کو خواہش ہے کہ يہ ہدايت پاجائيں تو اللہ جس کو گمراہى ميں چھوڑ چکا ہے اب ا سے ہدايت نہيں دے سکتا اور نہ ان کا کوئي مدد کرنے والا ہوگا_

۱_ مشرکين کى ہدايت کرنا، پيغمبر اکرم ﷺ کى شديد خواہش اور آرزو تھي_

وقال الذين ا شركوا ...حقت علیه الضللة ...إن تحرص علی هداهم

۲_خداوند عالم جنہیں گمراہی میں چھوڑدیتا ہے وہ انہیں ہدایت نہیں دیتا_فانّ اللہ لا یھدی من یضل

۳_پیغمبر اکرم ﷺ مشیت خداوندی کے بغیر، گمراہ افراد کو ہدایت کرنے پر قادر نہیں ہیں_
إن تحرص علی هداهم فان اللہ لا یھدی من یضل

ان شرطیہ کا جواب "لاتقدر" محذوف ہے چونکہ عبارت "فانّ اللہ لا یھدی من یضل" میں "فا" کا تعلیلہ ہونا اس پر قرینہ ہے یعنی اگر تم انہیں ہدایت کرنے پر حریص ہو تو بھی ہدایت نہیں کرسکتے چونکہ خداوند عالم کے ہاتھوں گمراہ ہونے والوں کو خداوند عالم ہدایت نہیں دے گا_

۴_گمراہ شدہ افراد کی ہدایت کے لیے فقط انبیاء اور ہدایت دینے والوں کی کوشش کافی نہیں ہے_
ان تحرص علی هدهم فان اللہ لا یھدی من یضل

۵_ہدایت اور گمراہی کی زمام، خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے_ان تحرص علی هدهم فانّ اللہ لا یھدی من یضل

۶_جن لوگوں کے لیے گمراہی مقدر ہوچکی ہے وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے_
و منهم من حقت علیه الضللة ...فانَّ اللہ لا یھدی من یضل

۷_فقط مناسب ہدایت کرنے والے کی موجودگی، ہدایت پانے کے لے کافی نہیں ہے_
ان تحرص علی هدهم فان اللہ لا یھدی من یضل

۸_گمراہ افراد ہر قسم کے یارو مددگار سے محروم ہیں_فان اللہ لا یھدی من یضل وما لھم من ناصرین

۹_خداوند عالم کی ہدایت سے محروم، بے یارو مددگار لوگ ہیں_فان اللہ لا یھدی من یضل وما لھم من ناصرین

۱۰_ہدایت پانے والے، خداوند عالم کی عنایت اور معاون و مددگار کے حامل ہوں گے_
فمنهم من هدی اللہ و منهم من حقت علیه الضللة ...فان اللہ یهدی من یضل وما لھم من ناصرین

چونکہ خداوند عالم نے لوگوں کے دو گروہ، ہدایت قبول کرنے والے اور گمراہ افراد کو بیان کیا ہے اور گمراہ افراد کو خدائی ہدایت سے محروم اور بے یارو مددگار قرار دیا ہے لہذا قرینہ مقابلہ کی بناء پر مذکورہ نکتہ کا استفادہ کیا جاسکتا ہے_

الله تعالي:الله تعالی کا کردار۵; الله تعالی کی مشیت کے آثار ۳; الله تعالی کی ہدایت سے محروم۹; الله تعالی کے گمراہ کرنے کی خصوصیات ۲

انبیاء:انبیاء کی ہدایت کے تاثیر کی شرائط ۴

گمراہ:گمراہوں کا بے یارو مددگار ہونا ۸،۹ ;گمراہوں کا ہدایت نہ پانا ۲،۶; گمراہوں کی محرومیت۸; گمراہوں کی ہدایت کے شرائط ۳،۴

گمراہي:گمراہی کا سرچشمہ ۵

لطف خدا:لطف خدا کے شامل حال افراد ۱۰

محمد:حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ۱; حضرت محمد ﷺ کی ہدایت کے اثر کے شرائط ۳; حضرت محمد ﷺ کے پسندیدہ ۱

مشركين:مشرکین کی ہدایت ۱

ہدايت:ہدایت کا سرچشمہ۵;ہدایت کے شرائط ۷

ہدايت پانے والے:ہدایت پانے والوں کا مددگار ۱۰; ہدایت پانے والوں کے فضائل ۱۰

ہدايت قبول نہ کرنے والے:۲

آیت ۳۸

﴿وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ﴾

ان لوگوں نے واقعی الله کی قسم کھائي تھی کہ الله مرنے والوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا ہے حالانکہ یہ اس کا برحق وعدہ ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے باخبر نہیں ہیں _

۱_ انسانوں کی اخروی حیات کے انکار کے لیے ، مشرکین کا الله کی قسم کھانا _

واقسموا بالله جهد ا يمنهم

۲_ مشرکین مکہ، خداوند عالم کے وجود کا اعتقاد رکھتے تھے_واقسموا بالله جهد ا يمنهم

۳_ صدر اسلام میں الله کی قسم کھانا ، لوگوں میں رائج تھا_واقسموا بالله جهد ا يمنهم لا يبعث الله من يموت

۴_ موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا انکار کرنے کے لیے مشرکین کی جد وجہد_
واقسموا باللّه ...لا يبعث اللّه من يموت

"جہد"فعل محذوف کے لیے مفعول مطلق نوعی ہے جو فعل کے انجام کی تاکید کے لیے ہوتا ہے اور "ایمان "(قسمیں) کو جمع لانا ممکن ہے مذکورہ مطلب کے لیے موید ہو_

۵_ مشرکین مکہ، زندگی کو دائرہ اختیار میں سمجھتے تھے_واقسموا باللّه ... لا يبعث الله من يموت

۶_ منکرین معاد، یہ خیال کرتے تھے کہ خود خداوند عالم ، مردہ انسانوں کو زندہ نہیں کرے گا_
واقسموا باللّه ...لا يبعث اللّه من يموت

۷_ مشرکین مکہ ،زوال پذیر انسان کو مبعوث رسالت کے قابل نہیں سمجھتے تھے_
ما قبل آیات جو کہ انبیاء کی بعثت اور مشرکین کی طرف سے اس کا انکار کئے جانے کے بارے میں ہیں کے قرینہ کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ آیت سے مراد، مذکورہ نکتہ ہویعنی "یبعث" سے مراد نبوت کے لیے مبعوث کرنا ہے نہ کہ اخروی حشر مراد ہے_

۸_ موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے بارے میں خداوند عالم کا وعدہ قطعی اور ناقابل تخلّف ہے _
...لا يبعث اللّه ...بلى وعداً عليه حق

"وعداً وحقاً" افعال محذوف کے لیے مفعول مطلق اور تاکید پر دلالت کررہے ہیں اس بناء پر "بلى وعداً عليه حقاً"کا معنی یہ ہوگا، ہاں انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی خبر، حق کا وعدہ ہے اور اس میں باطل کے لیے کوئی راہ نہیں ہے_

۹_ انسانوں کی اکثریت ، انسانوں کو دوبارہ حیات عطا کرنے پر خداوند عالم کی قدرت سے نا آگاہ ہے _
بلى وعداً عليه حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون

ممکن ہے کہ موضوع کی مناسبت _جو کہ معاد کا انکار اور اثبات ہے_کے قرینے کی بناء پر "لا یعلمون" کا متعلق انسانوں کو دوبارہ حیات عطا کرنے پر خداوند عالم کی قدرت ہو_

۱۰_ مشرکین مکہ کی اکثریت ، انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر خداوند عالم کی قدرت سے بے خبر تھي_

بلى وعداً عليه حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون

مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب "الناس "پر الف و لام عہد ذکری کا ہو اور اس سے مراد، وہ مشرک ہوں جن کے بارے میں ماقبل آیات میں گفتگو ہوئي ہے_

۱۱_ حشر اور قیامت کے انکار کا سرچشمہ جہالت اور ناآگاہی ہے_بلى وعداً عليه حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون

۱۲_ جہالت اور نادانی، حقائق کے انکار کا سبب ہے_واقسموا بالله ...لا يبعث الله من يموت بلى وعداً عليه حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون

۱۳_ انسانوں کی اکثریت ، معاد کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہے_ولكن اكثر الناس لا يعلمون

احتمال ہے کہ "لا یعلمون " کا مفعول بہ "شیئاً" محذوف ہو اور اس بناء پر مذکور بالا نکتے کا استفادہ ہوتا ہے_

اکثریت:اکثریت کی جہالت ۱۳،۹

اللہ تعالي:اللہ تعالی کا کردار۶; اللہ تعالی کی قدرت سے جہالت ۹،۱۰; اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا۸

انسان:انسانوں کی جہالت۱۳،۹

جہالت:جہالت کے آثار ۱۲،۱۱

حقائق:حقائق کی تکذیب کرنے کے اسباب ۱۲

حیات:اخروی حیات کو جھٹلانے والے۱; حیات کا سرچشمہ ۵

قسم:خدا کی قسم ۱; صدر اسلام میں خدا کی قسم ۳

مردے:مردوں کی اخروی حیات سے جہالت ۹، ۱۰; مردوں کی اخروی حیات کا حتمی ہونا ۸;مردوں کی اخروی حیات کی تکذیب۶،۴

مشرکین:مشرکین کا عقیدہ ۵; مشرکین کی سازش۴; مشرکین کی قسم ۱; مشرکین کی کوشش ۴

مشرکین مکہ:مشرکین مکہ اور نبوت ۷; مشرکین مکہ کا عقیدہ ۲;

مشرکین مکہ کی اکثریت کا جاہل ہونا ۱۰; مشرکین مکہ کی خدا شناسی ۲; مشرکین مکہ کی فکر ۷

معاد: معاد سے جاہل ۱۳، ۱۰، ۹; معاد کا حتمی ہونا ۸; معاد کو جھٹلانے والے ۴; معاد کی تکذیب کا سرچشمہ ۱۱; معاد کے جھٹلانے والوں کی فکر ۶

نبوت: بشر کی نبوت کا انکار کرنے والے ۷; نبوت کے شرائط ۷

آیت ۳۹

﴿لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَنَّهُمْ كَانُواْ كَاذِبِينَ﴾

وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لئے اس امر کو واضح کردے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور کفار کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ واقعی جھوٹ بولا کرتے تھے_

۱_ خداوند عالم، موت کے بعد انسانوں کو زندہ کرے گا تا کہ حقائق کو ان کے لیے آشکار کردے_

بلى وعداً عليه حقاً ...ليبين لهم الذى يختلفون فيه

۲_ اختلافی مسائل کی حقیقت کا ظاہر ہونا، قیامت میں انسانوں کے زندہ ہونے کی ایک دلیل ہے_

بلى وعداً عليه حقاً ...ليبين لهم الذى يختلفون فيه

۳_ قیامت، حقائق کے آشکار ہونے کا دن ہے_ بلى وعداً عليه حقاً ...ليبين لهم الذي يختلفون فيه

۴_ اختلافی امور کی مکمل حقیقت ظاہر ہونا، اس دنیا میں ممکن نہیں ہے_ بلى وعداً عليه حقاً ...ليبين لهم الذى يختلفون فيه

باوجود اس کے کہ دنیا میں حقائق کو آشکار کرنا، خداوند عالم کے لیے ممکن ہے لیکن قیامت کے حتمی وقوع کی دلیل کو اس دن حقائق کے آشکار ہونے کو بیان کیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ حقائق کو آشکار کرنے کی علت فاعلی کی طرف سے کوئی مشکل نہیں ہے بلکہ "ظرف" اس چیز کی

قابلیت نہیں رکھتا ہے_

۵_حقائق کو آشکار کرنا، نہایت اہم اور شائستہ اقدام ہے_...لیبن لهم الذی یختلفون فیه

چونکہ خداوند عالم نے قیامت کے وقوع کی ایک دلیل، حقائق کو آشکار کرنا قرار دی ہے لہذا اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

٦_ موحدین کے ساتھ مشرکین کے اختلافات کی ہمیشگي_لیبین لهم الذی یختلفون فیه

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب اختلاف کا متعلق وہ تعلیمات ہوں جن کو انبیاء لائے اور مشرکین نے ان کا انکار کیا_لازم الذکر ہے کہ فعل "یختلفون"کا مضارع آنا اختلاف کے دائمی ہونے کو بتارہا ہے_

۷_ اختلافی مسائل میں حق کا واضح اور اختلاف کا برطرف ہونا، بعثت انبیاء کی حکمتوں میں سے ہے_

...ولقد بعثنا فی کل امة روسولاً لیبین لهم الذی یختلفون فیه

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب" لیبین" میں لام تعلیل، آیت "ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً" کے لیے علت ہو_ فعل مضارع "یختلفون" جو زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے ممکن ہے اس دنیا میں آشکار اور واضح ہونے پر قرینہ ہو_

۸_ کفار کا اپنی کذب بیانی سے مطلع ہونا، قیامت میں انسانوں کے دوبارہ زندہ ہونے پر ایک دلیل ہے_

بلی وعداً علیه حقاً ...ولیعلم الذین کفروا انّهم کانو کذبین

۹_ کفار، معاد کے بارے میں ہمیشہ کذب بیانی سے کام لیتے ہیں_

واقسموا باللّه ...لا یبعث الله من یموت بلی وعداً علیه ...ولیعلم الذین کفرواا نهم کانوا کذبین

۱۰_دنیا میں کفار کا معاد کے بارے میں اپنی کذب بیانی سے نا آگاہ ہونا_

وا قسموا باللّه ... لا یبعث الله من یموت بلی وعداً علیه ... ولیعلم الذین کفر ا ا نفهم کانوا کذبین

۱۱_ بعثت انبیاء، مشرکین کے اس دعوی کہ ہدایت اورگمراہی جبری ہے کے جھوٹ ہونے پر واضح دلیل ہے_

شيء ...ولقد بعثنا فی کل امّة رسولاً ... ولیعلم الذین کفروا انهم کانوا کذبین

۱۲_معاد کا انکار، کفرہے_ولیعلم الذین کفروا انهم کانو اکذبین

"الذین کفروا "سے مراد، وہ لوگ ہیں جو روز قیامت کو جھٹلانت تھے_

اختلاف:اختلاف کو حل کرنے کی اہمیت ۷

انبیاء:انبیاء کی بعثت کا فلسفہ ۷;انبیاء کی بعثت کے آثار ۱۱

جبر و اختیار:جبر کے بطلان کے دلائل ۱۱

حقائق:حقائق کو بیان کرنے کی اہمیت ۵; حقائق کے ظہور کی اہمیت ۷

دنیا:دنیا میں حقائق کا ظہور پذیر ہونا ۴

قیامت:قیامت کی خصوصیات ۳; قیامت میں حقائق کا ظہور ۱،۲،۳،۸

کفار:کفار اور معاد ۹،۱۰;کفار کی اخروی آگاہی ۸ ; کفار کی جہالت ۱۰; کفار کی کذب بیانی ۸،۹،۱۰; کفار کی کذب بیانی کے دلائل ۱۱; کفار کے دعوی کے بطلان کے دلائل ۱۱

کفر:کفر کے اسباب ۱۲

مردے:مردوں کو آخرت میں زندہ کرنے کا فلسفہ ۱،۲،۸

مشرکین:مشرکین کا جبر ۱۱;مشرکین کا موحدین کے ساتھ اختلاف ٦

معاد:معاد کا فلسفہ ۱،۲،۸;معاد کی تکذیب کے آثار ۱۲

آیت ۳۰

﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ﴾

ہم جس چیز کا ارادہ کرلیتے ہیں اس سے فقط اتنا کہتے ہیں کہ ہوجا اور پھر وہ ہوجاتی ہے _

۱_ خداوند عالم جس وقت کسی چیز کے تحقق کا ارادہ کرتا ہے تو "تو ہوجا" کے فرمان کے ذریعے سے وجود میں لے آتا ہے_

انّما قولنا لشيء اذا اردنه ان نقول له کن فیکون

۲_ خداوند عالم کے ارادہ اوراشیاء کے پیدا کرنے کے لیے اس کے حکم کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا ہے_
انّما قولنا لشيء اذا ا ردنه ان نقول له كن فيكون

۳_ خداوند عالم، مطلق قدرت کا مالک ہے_انّما قولنا لشيء اذا ا ردنه ان نقول له كن فيكون

۴_ موجودات کی پیدائش و ایجاد، ارادہ (قضا) اور فرمان خداوندی کے دومرحلوں کی بعد ہے_
انّما قولنا لشيئ: اذا اردنه ان نقول له كن فيكون

۵_ خداوند عالم کے تکوینی فرامین، ناقابل تخلّف ہیں_انّما قولنا لشيء اذا اردنه ا ن نقول له كن فيكون

٦_ خداوند عالم کا یہ فرمان "کن" (ہوجا) اس کے ارادہ کے تحقق کے لیے کافی ہے_
انمّا قولنا لشيء اذا ا ارنه ا ن نقول له كن فيكون

۷_ خداوند عالم کا ارادہ، اس کے حکم پر مقدم ہے_انّما قولنا لشيء اذا ا ردنه ا ن نقول له كن فيكون

۸_ خداوند عالم کی خلقت وپیدائش میں استمرار ہے اور تمام موجودات کو اس نے ایک ہی دفعہ خلق نہیں کیا ہے_
انّما قولنا لشيء اذا ا رانه ا ن نقول له كن فيكون

"اذا" زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے اور صیغہ امر "کن" (ہوجا) کے متعلق کا آئندہ زمانے میں وقوع پر دلالت کرتا ہے_

۹_ خداوند عالم کی قدرت مطلقہ، انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور قیامت کے برپا کرنے کے وعدہ کے تحقق کی ضامن ہے_
وا قسموا بالله ...لا يبعث الله من يموت بلى وعداً عليه ... انّما قولنا لشى اذا اردنه ان نقول له كن فيكون

۱۰_ مشرکین، موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر خداوند عالم کو قادر نہیں سمجھتے تھے_
واقسموا بالله ...لا يبعث الله من يموت بلى وعداً عليه ... انما قولنا شيء اذا ا ردنه ا ن نقول له كن فيكون

انسانوں کو دوبارہ زندہ نہ کرنے کے بارے میں مشرکین کے نظریہ کو بیان کرنے کے بعد "انّما قولنا لشيء اذا اردناان نقول له كن فيكون" کہ جو خداوند عالم کی قدرت مطلقہ کے اثبات کے لیے ہے کا ذکر ممکن ہے مشرکین پر اعتراض ہو چونکہ وہ اس نظریہ کے قائل تھے_

۱۱_"عن صفوان بن يحيى قال : قلت لا بى

الحســـن ﷺ اخبر نی عن الار ادة من اللّه ... فقال ...الا رادة ... من اللّه تعالی احراثه ... فارادة اللّه الفعل لا غير ذلك يقول له "كن فيكون" بلا لفظ ولا نطق ...

صفوان بن یحیی کہتے ہیں : میں نے امام ابو لحسن ﷺ کی خدمت میں عرض کی مجھے بتایئےہ خداوند عالم کا ارادہ کیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا ...ارادہ خداوند اس کی ایجاد ہے ...پس ارادہ خدا فعل ہے نہ کہ اس کے علاوہ کوئي چیز(وہ جب ، چیز کا ارادہ کرتا ہے) تو کہتا ہے "کن فیکون" اور یہ زبان پر جاری کیئے بغیر ہی کہتا ہے_

اللہ تعالي: اللہ تعالی کا ارادہ تکويني ۲; اللہ کی خالقیت کی دائمی ہونا۸; اللہ تعالی کی قدرت ۱۰،۳; اللہ تعالی کی قدرت کے آثار ۹; اللہ تعالی کے ارادے سے مراد ۱۱; اللہ تعالی کے ارادے کا متحقق ہونا ٦; اللہ تعالی کے ارادہ کا مقدم ہونا ۷; اللہ تعالی کے ارادے کی حتمیت ۱; اللہ تعالی کے اوامر ۷،۴; اللہ تعالی کے اوامر کی حتمیت۵; اللہ تعالی کے تکوینی ارادے کے کردار ٦; اللہ تعالی کے تکوینی اوامر ۵،۲; اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا ۹

روایت:۱۱

قضاو قدر:۴

قیامت:قیامت کا حتمی ہونا ۹

مردے :آخرت میں مردوں کا حتمی طور پر زندہ ہونا ۹; مردوں کی اخروی حیات ۱۰

مشرکین :مشرکین اورمعاد۱۰; مشرکین کا عقیدہ ۱۰

آیت ۴۱

﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ فِي اللّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ﴾

اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد راہ خدا میں ہجرت اختیار کی ہے ہم عنقریب دنیا میں بھی ان کو بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو یقینا بہت بڑا ہے_ اگر یہ لوگ اس حقیقت سے باخبر ہوں_

۱_ وہ مسلمان جو مظلوم واقع ہوئے اورانہوں نے خدا کے لیئے ہجرت کی خداوند عالم دنیا میں انہیں بہت اچھا مقام اور آخرت میں عظیم اجر عطا کرتے گا_والذين هاجروا فى الله من بعد ما ظلموا لبوّئنهم فى الدنيا حســـنة والا جرالا خرة ا كبر

"في" الله "میں "في "لام" کے معنی اور علت کے لیے ہے اس بناء پر عبارت کا معنی یہ ہوگا ہجرت خداوندعالم کی رضا کے حصول کے لیے ہے_

۲_ صدر اسلام کے کچھ مسلمان، مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے نجات کی خاطر اس شر سے ہجرت کر گئے_

والذين هاجروا فى الله من بعد ما ظلموا

سورۃ نحل چونکہ مکہ میں نازل ہوتی ہے لہذا اس دلیل کی بناء پر احتمال ہے کہ "الذین ہاجروا" سے مراد ایسے مسلمان ہوں جو مکہ سے ہجرت کرکے حبشہ یا مدینہ چلے گئے تھے_

۳_ مکہ میں مسلمان، مشرکین کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے_والذين هاجروا فى الله من بعد ما ظلموا

۴_ مسلمان مہاجرین کی مکہ سے (مدینہ یا حبشہ) کی طرف ہجرت، ان کے لیے شائستہ اور مناسب مقام تھا_

والذين هاجروا فى الله من بعد ما ظلموا نبوّنهم فى الدنيا حسنة

۵_ ہجرت سے پہلے شہر مکہ، مسلمانوں کے لیے ناشائستہ اوران کی زندگی کے لیے نامناسب مقام تھا_

والذين هاجروا فى الله من بعد ما ظلموا لنبوّئنهم فى الدنيا حسنة

۶_زندگی کے لیے مناسب اور شائستہ ماحول کا حصول، ایک پسندیدہ اور مطلوب چیز ہے_لنبوّ ئنهم فى الدنيا حسنة

۷_ ظالمین کے ظلم و ستم سے بچنا، ایک شائستہ عمل اور قابل تشویق ہے_

والذين هاجروا فى الله من بعد ما ظلموا نبوّئنهم فى الدنيا حسنة

۸_ ہجرت کی اہمیت کی شرط یہ ہے کہ وہ راہ خدا میں ہو_ هاجروا فى الله

احتمال یہ ہے کہ "فی " اپنے معنی میں ہو اور اس بناء پر اس سے مراد، ممکن ہے "فی سبیل اللہ " ہو_

۹_ ستم گر معاشروں سے ہجرت، ظلم سے بچنے کا راستہ اور کامیابی کا پیش خیمہ ہے_

والذين هاجروا فى الله من بعد ماظلمو

۱۰_ خدا کی راہ میں ہجرت کا اخروی اجر، اس کے دنیاوی اجر سے بہت زیادہ ہے_

والذين هاجروا فى الله من بعد ماظلموا نبوّئنهم فى الدنيا حسنة لأ جر الاخرة ا كبر

۱۱_ خدا کی راہ میں ہجرت کا اخروی اجر، قابل توصیف نہیں ہے_

والذين هاجروا فى الله ...لنبوّ ئنهم فى الدنيا حسنة لأ جر الاخرة ا كبر

"اکبر" افعل تفضیل کا " مفضل علیہ" محذوف ہے اور اس کو عمومیت دینے کے لیے حذف کیا گیا ہے اس بناء پر عبارت کا معنی یوں ہو گا ہجرت کا اخروی اجر اس سے بلند و بالا ہے کہ کوئی شخص اس کو درک کرسکے_

۱۲_ مہاجرین، خدا کی راہ میں ہجرت کے دنیاوی فوائد اور اخروی اجر سے بے خبرہیں_

والذين هاجروا ...الا جر الا خرة اكبر لو كانوا يعلمون

۱۳_ ظالمین، خدا کی راہ میں ہجرت کی قدرو قیمت اور اس کے اجر سے نا آگاہ ہیں_ من بعد ما ظلموا ... لو كانوا يعلمون

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب "یعلمون "کی ضمیر کا مرجع فعل "ظلموا" کا فاعل محذوف ہو_

۱۴_ خدا کی راہ میں ہجرت کے دنیاوی فوائد اور اس کے اخروی اجر سے آگاہ ہونا، مطلوب خداوندی ہے_

والذين هاجروا ... لو كانوا يعلمون

"لو "کا ایک استعمال اور معنی" تمنّا" ہے مذکورہ بالا مطلب اسی بناء پر ہے_

۱۵_ خدا کی راہ میں ہجرت کے تمام دنیاوی فوائد اور اس کے اخروی اجر سے آگاہی، ناممکن چیز ہے_

والذين هاجروا فى الله ... ولأ جر الا خرة ا كبر لو كانوا يعلمون

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب"لو " تمنّي"

کے لیے ہو اور "لو" تمنی وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں کوئ امر محال یا محال کے حکم میں ہو_

١٦_ علم و آگاہي، بیش بہا اقدار کی تشخیص کا وسیلہ ہے_والا جر الاخرہ اکبر لو کانوا یعلمون

اجتماعی ماحول کی اہمیت ٦

اسلام :صدر اسلام کی تاریخ ٥،٤،٣،٢

اقدار:اقدار کا ملاک٨; اقدار کی تشخیص کا ملاک ١٦

پاداش:آخروی پاداش ١; پاداش کے اسباب ١; پاداش کے مراتب ١٠،١

حبشہ:حبشہ کی طرف ہجرت ٤;صدر اسلام میں حبشہ کی معاشرتی حیثیت ٤

خدا:خدا کے اجر، ١; خدا کے تقاضے ١٤

شناخت :شناخت کے وسائل ١٦

ظالمین:ظالمین اور ہجرت کی اہمیت ١٣; ظالمین کی جہالت ١٣

ظلم :ظلم سے فرار٧; ظلم سے فرار کی روش ٩

علم :علم کے آثار ١٦

عمل:پسندیدہ عمل٧

کا میابی :کا میابی کا پیش خیمہ ٩

مدینہ:صدر اسلام میں مدینہ کی معاشرتی حیثیت ٤; مدینہ کی طرف ہجرت ٤

مسلمان:صدر اسلام کے مسلمانوں پر ظلم ٣; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت ٤; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت کا فلسفہ ٢; مظلوم مسلمانوں کا اجر، ١

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کا ظلم ٣،٢

مکّہ:صدر اسلام میں مکہ کی معاشرتی حیثیت ٥;مکہ کی

تاریخ ۵

مہاجرین: مہاجرین کی اخروی پاداش ۱،۱۲; مہاجرین کی جہالت ۱۲; مہاجرین کی دنیاوی پاداش ۱،۱۲; مہاجرین کے اخروی مقامات ۱; مہاجرین کے اخلاص کے آثار ۱

نیت :نیت کے آثار ۸

ہجرت: راہ خدا میں ہجرت ۱،۸،۱۰،۱۱،۱۴; ظالم معاشرےسے ہجرت ۹; مکہ سے ہجرت ۲،۴; ہجرت کی اخروی پاداش سے آگاہی ۱۴،۱۵; ہجرت کی ارزش کے شرائط ۸; ہجرت کی اخروی پاداش کی اہمیت; ہجرت کی دنیاوی پاداش ۱۰; ہجرت کے آثار ۹; ہجرت کے دنیاوی فوائد سے آگاہی ۱۴،۱۵; ہجرت کے فوائد ۱۲

آیت ۴۲

﴿الَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے صبر کیا ہے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے رہے ہیں _

۱_ مسلمان مہاجرین ، مشرکین مکہ کے ظلم کے مقابلہ میں ایسے صابر افراد تھے کہ جنہوں نے ظالموں کے ظلم کے سامنے صبر و شکیبائي کا مظاہرہ کیا_والذین ھاجروا فی اللہ ...الذین صبروا

"الذین" گذشتہ آیت میں "الذین "کے لیے عطف بیان ہے_

۲_ دشواریوں کے مقابلہ میں صبر کرنا ، دنیاوی و اخروی فوائد کا حامل ہے_

لنبؤنھم فی الدینا ...ولأجر الآخرة اکبر ...الذین صبروا

۳_ خداوندعالم کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی دنیاوی و اخروی سعادت کے عوامل و شرائط میں صبر و شکیبائي اور خداوند عالم پر توکل کرنا ہے_والذین ھاجروا فی اللہ ...لنبؤنّھم فی الدنیا ... ولأ جرلآخرة اکبر ...الذین صـــبرو اعلی ربّھم یتوکلّون

۴_ خدا کی راہ میں ہجرت اور وطن ترک کرنا ، مشکلات اور دشواریوں کا حامل ہے_والذین ھاجروا ... الذین صبرو

راہ خدا میں مہاجرین کے لیے "صبروا" کی

صفت اور ان کے لیے مقرر شدہ پاداش کا ذکر ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ ہجرت ، بہت سی مشکلات کی حامل ہے اور مہاجرین نے اپنے آپ کو اس کے لیے آمادہ کیا ہے_

۵_ خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والے ہمیشہ اور تمام امور میں فقط اپنے پرودرگار پر بھروسہ کرتے ہیں _

والذین ھاجروا فی اللہ ...و علی ربّھم یتوکلّون

"علی ربّھم" کو مقدم کرنا ممکن ہے حصر کے لیئے ہے ہو اور "یتوکلون" کے فعل کو مضارع لانا اور اس کے متعلق کا حذف، ممکن ہے استمرار اور اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ مہاجرین تمام امور میں خدا پر توکل کرتے ہیں _

۶_ تمام امور میں خداوند عالم پر توکل کرنا، نہایت شائستہ و پسندیدہ اور دنیاوی و اخروی فوائد کا حامل ہے _

الذین ھاجروا ...و علی ربّھم یتوکلّون

۷_ خداوند عالم کی ربوبیت ہر لحاظ سے اس پر توکل کرنے کے سزوار ہے_وعلی ربّھم یتوکلّون

۸_ مسلمانوں کا صبر، وقتی ضرورت اورجب کہ توکل کرنا دائمی ضرورت ہے_

الذین ھاجروا ...الذین صبروا و علی ربّھم یتوکلّون

چونکہ مہاجرین کی صبر سے توصیف کرنے کے لیے فعل ماضی سے استفادہ کیا گیا ہے جبکہ ان کے توکل کی تعریف کے لے فعل مضارع کا استفادہ ہوا ہے لہذا ممکن ہے اس سے مذکورہ نکتہ کا استفادہ ہو_

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی بوبیت کے آثار۷

توکل: اللہ تعالی پر توکل۸،۷،۶،۵،۳; توکل کا ملاک ۷ ; توکل کے آثار۳; توکل کے آخروی فوائد۶; توکل کے دنیاوی فوائد ۶

سختی : سختی میں صبر۲

صابرین:۱

صبر:صبر کے آثار۳; صبر کے اخروی فوائد۲; صبر کے دنیاوی فوائد ۲

عمل:پسندیدہ عمل ۶

مسلمان: مسلمانوں کی معنوی ضروریات ۸

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کے ظلم پر صبر ۱

مہاجرین: مہاجرین کا توکل ۵; مہاجرین کا صبر ۱; مہاجرین کی اخروی سعادت کے اسباب ۳; مہاجرین کی دنیاوی سعادت کے اسباب ۳;

مہاجرین کے فضائل ۵

نیازمندي: توکل کی نیازمندي ۸; صبر کی نیاز مندی ۸

ہجرت: راہ خدا میں ہجرت کی سختیاں ۴

آیت ۴۳

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ﴾

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے ہیں تو ان سے کہئے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو_

۱_ تمام انبیاء اور الہی رسل کا تعلق جنس بشریت سے ہے_وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم

۲_ تمام انبیاء، مرد تھے_و ما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم

۳_ خداوند عالم، تمام انبیاء کی طرف وحی نازل کرتا رہا ہے_وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم

۵_ پیغمبر اکرم ﷺ سے پہلے متعدد انبیاء مبعوث رسالت ہوئے ہیں_وما ارسلنا من قبلك الاّ رجال

آیت، مشرکین پر اعتراض اور ان کے اس نظریے کا جواب ہے جیسا کہ قرائن اور قرآن کی دوسری آیات (سورة یونس آیت ۲) کی بناء پر وہ انبیاء کو خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر نہیں مانتے تھے آیت میں فعل "نوحي" مذکورہ نکتہ پر قرینہ و علامت ہے_

۶_ نبوت، خداوند عالم کی عطا ہے جس سے اس نے اپنے پیغمبروں کو نوازا ہے_وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم

۷_ نبوت وہ الہی ذمہ داری ہے جو فقط مردوں کے سپرد کی گئي ہے_وما ارسلنامن قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم

۸_ خداوندعالم کی طرف انبیاء کا مبعوث ہونا، مشرکین کے اس عقیدہ کے باطل ہونے کی دلیل ہے کہ ان کے اعتقادات جبری ہیں_وقال الذین أشرکوا لوشاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شي ...وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیھم

احتمال ہے کہ آیت مشرکین کے اس خیال کے جواب کے بارے میں ہے جس کی بناء پر وہ یہ کہتے تھے کہ خداوندعالم کی مشیّت نے انہیں شرک عبادی پرآمادہ کیا ہے(لوشاء اللہ ما عبدنا من دونہ)

خداوندعالم ان کو یہ جواب دے رہا ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے سلسلہ میں خداوندعالم کی سنت و طریقہ انسانوں کوہدایت کے لیے آمادہ کرنا ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کا جبر درکار نہیں ہے_

۹_ لوگوں کی ہدایت کے سلسلہ میں خداوندمالک کا یہ اصول نہیں کہ وہ اپنی قہرانہ قدرت سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں مجبورکرے_لو شاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شيء ...وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیھم

۱۰_ خداوندعالم کا مشرکین مکہ کو علماء سے تحقیق و جستجو کرنے کی دعوت دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ انسانوں پر وحی کے نزول کی حقیقت کو درک کرسکےں_وما ارسلنامن قبلك الاّ رجالاً ...فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون

ما قبل آیات جوکہ مشرکین کے بارے میں تھیں کے قرینہ کی بناء پر "فاسئلوا "کا مخاطب ممکن ہے مشرکین ہوں_

۱۱_ انسان پر وحی کے امکان سے نا آگاہ افراد کے لیے اس کی حقیقت کو درک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ علماء کی طرف رجوع کریں_وما أرسلنامن قبلك ... فاسئلو اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

۱۲_ ناآگاہ افراد کو مختلف امور میں اپنی جہالت دور کرنے کے لیے علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے_

فاسئلو ا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

۱۳_ علم، انسان کی ہوشیاری اوراس کی حقائق سے آگاہی کا سبب ہے_فاسئلو اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

لغت میں "ذکر"(علمی صورت میں) کسی چیز کادل میں ہونا ہے اس معنی کے مطابق ذکر، غفلت اور نسیان کی ضد ہوگا اور "لاتعلمون" کے قرینہ کی بناء پر اہل ذکر سے مراد صاحبان علم ہیں_ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ علم کے لیے ذکرکی تعبیر استعمال ہوتی ہے ممکن ہے مذکورہ نکتے کا فائدہ دے_

۱۴_ سوال، شناخت کا ذریعہ ہے_فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

۱۵_ علماء کی اپنے علم کے دائرہ کارمیں رائے، معتبر اور قابل احترام ہے_فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

نا آگاہ افراد کا انبیاء کے بارے میں اطلاعات اور حقیقت نبوت کو درک کرنے کے لیے علماء کی طرف رجوع، اس چیز سے حکایت ہے کہ ان کی بات معتبر ہے_

۱۶_ صدر اسلام میں مکّہ میں آگاہ، عالم اور انبیاء الہی کے حالات سے مطلع افراد کا موجود ہونا_

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

۱۷_ لوگوں کے سوالات کے مرجع، وہ علماء ہو سکتے ہیں جو مجسمہ علم ہوں_فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

"اہل ذکر" ان افراد کو کہا جاتا ہے جن کے دلوں میں غفلت اور نسیان نہ پائی جائے اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے "اہل علم" کی جگہ "اہل ذکر" کا لانا ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو_

۱۸_ انبیاء کی خصوصیات اور دین کے حقائق کے حصول کے لیے مشورت کرنا ضروری ہے_

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

"لا تعلمون" کا متعلق محذوف ہے اور ابتداء آیت کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے اس کا متعلق انبیاء اور ان کی خصوصیات ہوں اورچونکہ انبیاء اور ان کے عقیدہ کے بارے میں بحث دینی معارف میں سے ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ باقی دینی مسائل بھی اس میں شامل ہیں_

۱۹_"عن رسول الله ﷺ قال: لا ينبغى للعالم ان يسكت على علمه و لا ينبغى للجاهل ان يسكت على جهله وقد قال الله : (فاسئلوا اهل الذكر ...")[1]

رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عالم کے لیے یہ سزاوار نہیں کہ وہ اپنے علم پر سکوت اختیار کرے اور جاہل کے لیے یہ شائستہ نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: فاسئلوا اهل الذكر ..."

اسلام:صدر اسلام کی تاریخ ۱۶

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی دعوتیں ۱۰; اللہ تعالی کی سنتیں ۹; اللہ تعالی کی نعمات ۶

---

۱) الدر المنثور ج۵، ص۱۳۳_

انبیاء:انبیاء کا بشر ہونا ۱; انبیاء کا مرد ہونا ۲،۷; انبیاء کو وحی ۳; انبیاء کی بعثت کے آثار ۸; انبیاء کی تاریخ ۴; انبیاء کی جنس۲; انبیاء کی خصوصیات کی تحقیق۱۸; انبیاء کی نعمات۶; حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء ۴
انسان:انسان کا اختیار ۹; انسانوں کی ہدایت ۹
تقلید:علماء کی تقلید ۱۲; تقلید کے وجوب کے دلائل ۱۲
جبر و اختیار:جبر و اختیار کے باطل ہونے کے دلائل ۸
جہلائ:جہلا اور علماء۱۲
حقائق :حقائق بیان کرنے کے اسباب۱۳
دین:دین کے حقائق کی تحقیق۱۸
روایت:۱۹
سوال:سوال کرنے کے فوائد ۱۴
شناخت:شناخت کے وسائل ۱۴
علم:علم کو چھپانے کی مذمت ۱۹; علم کے آثار۱۳
علماء:صدر اسلام کے علماء ۱۶; علماء اور انبیاء ۱۶; علماء کا کردار ۱۱،۱۲; علماء سے سوال۱۰،۱۷،۱۹; علماء کی طرف رجوع ۱۲،۱۷; علماء کی طرف رجوع کی اہمیت ۱۱; علماء کے قول کی حجیّت کی حدود ۱۵
علماء مکہ:۱۶
مشرکین:مشرکین کا باطل عقیدہ ۸; مشرکین کی جبر گرائی۸
مشرکین مکہ:مشرکین اور بشر کا نبی ہونا ۵; مشرکین مکہ کو دعوت ۱۰; مشرکین مکہ کی فکر ۵
نبوت:نبوت کے شرائط ۷
نبوت کی نعمت ۶
وحي:بشر پر وحی کا نازل ہونا ۵; بشر پر وحی نازل ہونے کے بارے میں سوال ۱۰
ہوشیاری :ہوشیاری کے اسباب ۱۳

آیت ۴۴

﴿بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

اور ہم نے ان رسولوں کو معجزات اور کتابوں کے ساتھ بھیجا ہے اور آپ کی طرف بھی ذکر کو (قرآن) نازل کیا ہے تا کہ ان کے لئے ان احکام کو واضح کردیں جو انکی طرف نازل کئے گئے ہیں اور شاید یہ اس بارے میں کچھ غور و فکر کریں ـ

۱ـ خداوند عالم نے اپنے تمام انبیاء اور رسولوں کو روشن دلائل (معجزات) اور کتاب کے ساتھ لوگوں کیطرف بھیجا ہےـوماء ارسلنا من قبلك الا رجالاً بالبيّنات و الزبر

"زبر" "زبور" کی جمع ہے جس کا معنی کتابیں ہیں ـ

۲ـ انبیاء اور دیگر انسانوں میں فرق یہ ہے کہ انبیاء ،خدا سے وحی دریافت کرتے اور مقام نبوت و آسمانی کتاب کے حامل ہوتے ہیںـوما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم ...بالبيّنات و الزبر

مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب آیت میں انبیاء کے بارے میں گفتگو جاری ہو وہ اسطرح کہ ان کا تعلق جنس بشریت سے ہےـ(وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليهم...) اور ان کیطرف وحی نازل ہوتی ہے وغیرہ

۳ـخدوند عالم نے انبیاء کو دلائل و کتاب دینے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کو قرآن مجید عطا کیا ہےـ
وأنزلنا اليك الذكر

۵ـ قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام "ذکر" ہےـ

وأنزلنا اليك الذكر

٦_ پیغمبر اکرم ﷺ کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے لیے قرآن مجید کی وضاحت کریں_وأنزلنا اليك الذكر لبيّن للناس

٧_ قرآن کے مخاطب، تمام افرادہیں اور اس کا پیغام عالمیگر ہے_وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن ما نزّل اليهم

٨_ پیغمبر اکرم ﷺ کا فہم و درک، تمام انسانوں کے فہم سے زیادہ ہے_وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للناس

٩_ پیغمبر اکرم ﷺ کا علم، فراموشی اور نسیان سے منزا او مبرّا ہے_وأنزلنا الذكر لتبيّن للناس

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے جب "مانزل الیھم" کے قرینہ کی بناء پر "الذکر" سے مراد "علم" ہو اور لغت میں "ذکر" سے مراد کسی چیز کا (علمی صورت) میں ہونا ہے چونکہ پیغمبر اکرم کو عطا شدہ علم کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے_ لہذا احتمال ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے چونکہ اس میں غفلت و فراموشی درکار نہیں ہے_

١٠_ قرآن ایسی تعلیمات و حقائق پر مشتمل ہے کہ جن کے فہم کی کنجی پیغمبر اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ہے_

وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للناس ما نزّل اليهم

١١_ فقط قرآن وہ کتاب ہے جو گذشتہ انبیاء کے دلائل اور معجزات کے کردار کو ادا کرنے والی ہے_

وما أرسلنا ...بالبيّنات و الزبر و انزلنا اليك الذكر يتبيّن ما نزل اليهم

چونکہ خداوند عالم نے گذشتہ انبیاء کو روشن دلائل اور کتاب عطا کرنے کے ذکر کے ساتھ پیغمبر اکرم ﷺ کے لئے مخصوص کتاب کا ذکر کیا ہے لہذا ممکن ہے یہ مذکورہ نکتہ کی بناء پر ہو_

١٢_ خداوند عالم نے گذشتہ انبیاء کو حسّی معجزات عطا فرمائے اور ان کے مقابلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کو ایک عالمیگر آسمانی کتاب عنایت فرمائي ہے_وما أرسلنا ...بالبيّنات والزبر و انزلنا اليك الذكر

"بیّنة" کا معنی واضح اور روشن دلیل ہے چاہے وہ دلیل عقلی ہو یا حسی تاریخی شواہد کے مطابق آیت میں "بیّنات" سے مراد ممکن ہے حسی معجزات ہوں، قرآن عطا کرنے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کو جدا ذکر کرنا، مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے_

١٣_ لوگوں کو چاہیے کہ وہ درک و فہم اور حقائق کو کشف کرنے کے لیے پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف رجوع کریں_

فاسئلو اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ...أنزلناأليك الذكر لتبيّن للناس

۱۴_قرآن کے نزول اور اس کی وضاحت اور تفسیر کا مقصد، لوگوں کی فکری سطح کو بلند کرنا ہے_
وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للناس ...لعلّهم يتفكّرون

۱۵_تفکر، معرفت اور حقائق کو درک کرنے کا ذریعہ ہے_...ولعلّهم يتفكرون

۱٦_قرآن، دو قسم کے نزول (دفعي وتدريجي) کا حامل ہے_وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للناس ما نزّل اليهم

نزول قرآن کے لیے دو فعل "انزل "اور "نزّل" کو لانا شاید اس وجہ سے ہو کہ " نزل" کا معنی پراگندہ اور تدریجی نزول ہے_

۱۷_قرآني آیات میں تفکر، حقانیت کو کشف کرنے اور بشر پر نزول وحی کے جائز و ممکن ہونے کا سبب ہے_
وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی اليهم ... وأنزلنا الذكر لتبيّن للناس ... ولعلّهم يتفكرّون

احتمال ہے کہ "يتفكّرون" کا متعلق وہ اعتراض ہو جو مشرکین کی طرف سے پیش کیا گیا ہے کہ بشر پر وحی کا نزول، ممکن نہیں ہے_

۱۸_تفکر اور غور و فکر، ایک مطلوب اور شائستہ چیز ہے_ولعلّهم يتفكّرون

۱۹_"عن ابی عبدالله عليه السلام ...وسمّی الله عزّوجل القرآن ذكراً فقال تبارك و تعالي: "وأنزلنا اليك الذكر ..."[1]

امام صادق عليه السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ خداوند عالم نے قران کو "ذکر" کا نام دیا ہے_ اور فرمایا ہے "وأنزلنا اليك الذكر"

الله تعالي: الله تعالی کے عطایا ۱۲،۳

انبیاء: آنحضرت سے پہلے والے انبیاء کے معجزہ کی خصوصیات ۱۲; انبیاء عليهم السلام کو وحي ۲; انبیاء عليهم السلام کی بعثت کے دلائل ۱; انبیاء عليهم السلام کی کتاب ۲،۱; انبیاء عليهم السلام کی نبوت ۲; انبیاء عليهم السلام کے بیّنات ۳،۲،۱; انبیاء عليهم السلام کے حسی معجزات ۱۲; انبیاء عليهم السلام کے خصوصیات ۲; انبیاء عليهم السلام کے معجزات ۱

تذکر کے اسباب

تفکر: تفکر کی اہمیت ۱۸; تفکر کے آثار ۱۵; قرآن میں تفکر کے آثار ۱۷

حقائق:

---

۱) کافی، ج۱، ص۲۹۵، نورالثقلین، ج۳ ص۵۷، ح۹۷_

حقائق کو بیان کرنے کی روش ۱۳; حقائق کو بیان کرنے کے اسباب ۱۷; حقائق درک کو کرنے کے وسائل ۱۵

ذکر: ۵،۱۹

روایت ۱۹

شناخت: شناخت کے وسائل ۱۵

عمل: پسندیدہ عمل ۱۸

قرآن: قرآن فہمی کے اسباب ۱۰; قرآن کا اعجاز ۱۱،۱۲; قرآن کا تدریجی نزول ۱۶; قرآن کا کردار ۴; قرآن کا نزول دفعي ۱٦; قرآن کو بیان کرنا ٦; قرآن کو بیان کرنے کا فلسفہ ۱۴; قرآن کی فضیلت ۱۱،۱۲; قرآن کے خصوصیات ۴; قرآن کے مخاطب ۷; قرآن کے نام ۵،۱۹; قرآن کے نزول کا فلسفہ ۱۴; قرآن مبین ۱۰

محمد صلى الله عليه وآله وسلم : محمد صلى الله عليه وآله وسلم پر نزول قرآن ۳; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کا کردار ۱۰،۱۳; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کا منزہ ہونا ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کی ذمہ داري ٦; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کی طرف رجوع ۱۳; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کی فہم و فراست ۸; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کی کتاب ۳; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کے فضائل ۸،۹،۱۰،۱۲; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کے علم کی خصوصیات ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم کے معجزہ کی خصوصیات ۱۲; محمد صلى الله عليه وآله وسلم و فراموشي ۹; محمد صلى الله عليه وآله وسلم و قرآن ٦

آیت ۴۵

﴿أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُواْ السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللّهُ بِهِمُ الأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ﴾

کیا یہ برائیوں کی تدبیریں کرنے والے کفار اس بات سے مطمئن ہوگئے ہیں کہ اللہ اچانک انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان تک اس طرح عذاب آجائے کہ انھیں اس کا شعور بھی نہ ہو _

۱_ خداوند عالم نے پیغمبر کے خلاف سازش کرنے والوں کو دھنسا دینے کی دھمکی دی _

أفا من الذين مکرو السيّات ان يخسف الله بهم الأرض

ما قبل آيات جو کہ مشرکین اور پیغمبر اکرم ﷺ وقرآن کے خلاف ان کی سازشوں کے بارے میں ہیں کے قرینہ کی بناء پر "الذين كفروا" سے مراد وہ افراد ہیں جو پیغمبر اکرم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے_

۲_ قیامت اور پیغمبر اکرم ﷺ کے بارے میں شبہ پیدا کرنا ، قبیح اور ناپسندیدہ عمل ہے_

واقسموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت ...وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحى اليهم ...أفا من الذين مکرو السيّات

"سيئة" کی جمع "سیّات" ہر قبیح عمل کے معنی میں ہے "فاصابهم السيّات ما عملوا" کے قرینہ کی بناء پر آیات میں "سیّات" سے مراد، ممکن ہے ایسے شبہات ہوں جو ما قبل آیات میں مشرکین کی جانب سے پیش کے گئے تھے_

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والے مشرکین کے احساس امن کی خداوند عالم نے مذمت کی ہے_

أفأمن الذين مكروالسيّات

"ا فأمن" میں ہمزہ استفہام تو توبیخ کے لیے ہے_

۴_ بدکردار افراد، کو کبھی بھی الہی عذاب سے امان کا احساس نہیں کرنا چاہیے_

ا فامن الذين مکرو السيّات ان يخسف الله بهم الارض

۵_ پیغمبر اکرم ﷺ کو ان کے مقصد سے روکنے کے لیے ہر قسم کی کوشش قبیح ہے_ا فأمن الذين مكروا لسيّات

لغت میں "مکر" کا معنی کسی شخص کو اس کے مقصد سے روکنا ہے اور "سیّات" فعل "مکروا" کے لیے مفعول بہ اور اس میں "عملوا" جیسے فعل متعدی کا معنی متضمن ہے_

٦_ زمین ، الہی عذاب کا ایک ذریعہ ہے_ان يخسف الله بهم الارض

۷_ قبیح اعمال کے لیے نقشہ کشی اور پروگرام بنانے والے، انواع و اقسام کے الہی عذاب سے دوچار ہوں گے_

ا فأمن الذين مكروا السيّات ان يخسف الله بهم الأرض او يأتيهم العذاب من حيث لا يشعرون

۸_ خداوند عالم کی قدرت ، پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کی نقشہ کشی اور ان کے خلاف سازش کرنے والوں نیز ان کے مکر سے بلند و برتر ہے_ا فأمن الذين مکرو السّيات ان يخسف الله بهم الأرض

۹_ پیغمبر اکرم ﷺ کو ان کے مقصد سے روکنے کے لیے لوگوں

کے ذہن میں خدا، معاد اور پیغمبر کے بارے میں شبہہ پیدا کرنا، مشرکین کا نہایت ہی گھٹیا فعل تھا_
قالوا لوشاء اللّٰہ ما عبدنا من دونہ من شيء ...واقسموا باللّٰہ ... لا یبعث اللّٰہ من یموت ... وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم ...ا فامن الذین مکروالسیّات

یہ مطلب اس بناء پر ہے جب "سیّات "اس مصدر محذوف کے لیے صفت ہو جو فعل "مکروا" کے لیے مفعول مطلق ہے اس بناء پر قبیح اور برے مکر سے مراد، وہی نکات ہیں جو مشرکین کی طرف سے خدا، معاد اور پیغمبر اکرم ﷺ کے بارے میں بیان کیے جاتے تھے_

۱۰_ بعض گناہوں کا ارتکاب، دنیاوی عذاب کا حامل ہے_
ا فأمن الذین مکروا السیّات ان یخسف اللّٰہ بھم الارض اویأتیھم العذاب

۱۱_ کچھ گناہ، زمین میں دھنسنے کی سزا کے حامل ہیں_ ا فأمن الذین مکروالسیّات ان یخسف اللّٰہ بھم الارض

۱۲_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والے مشرکین کو ناگہانی عذاب کی دھمکی دی جانا_
ا فأمن الذین مکروالسیّات ...او یأتیھم العذاب من حیث لا یشعرون

۱۳_ الہی عذاب، درک، پیشگوئي اور دفع کے قابل نہیں ہے_ ا ویأتیھم العذاب من حیث لا یشعرون

۱۴_ قبیح اعمال کا ارتکاب اور پیغمبر اکرم ﷺ و دین کے خلاف سازش کرنے والے، انواع و اقسام کے عذاب سے دوچار ہیں_ ا فأمن الذین مکروا لسیّات ان یخسف اللّٰہ بھم الأرض اویأتیھم العذاب

۱۵_ جس وقت انبیاء و دین کے خلاف سازش کرنے والوں کی سازشیں سنگین اور حد سے بڑھ جائیں تو ان کا راستہ روکنے کے لیے خداوند عالم مداخلت کرتا ہے_ ا فأمن الذین مکروالسیّات ان یخسف اللّٰہ بھم الأرض او یأتیھم العذاب

سازش کرنے والوں کا سامنا کرنے کے لیے "خسف" (زمین میں دھنسنا) اور عذاب کو خداوند عالم کی طرف نسبت دینا، ایک قسم کی پیغمبر ﷺ اور ان کے خلاف سازش برداشت نہ کرنے سے حکایت ہے "سیّات" کو الف لام کے ساتھ جمع لانا جو کہ عمومیت کا فائدہ دے رہا ہے ممکن ہے سازش کی اقسام اور سنگینی اور اس کے مختلف زاویوں سے حکایت ہو_

۱٦_ "عن ابی عبداللّٰہ عليه السلام " سئل عن قول اللّٰہ: "ا فأمن الذین مکروا لسیّات ان یخسف اللّٰہ بھم الارض" قال :ھم اعداء اللّٰہ وھم

يمسخون و يقذفون و يسيخون فى الأرض[1]

امام صادق عليه‌السلام سے خداوند عالم كے اس قول "ا فأمن الذين مكروا السيّات ان يخسف الله بهم الارض" كے بارے ميں سوال كيا گيا تو امام نے جواب ميں فرمايا كہ وہ دشمنان الہى ہيں اور مسخ شدہ ہيں اور انہيں نشانہ بنايا جائے گا اور وہ زمين ميں دھنس جائيں گے_

عياشى كے نسخہ ميں "يسيحون" لكھا ہے ليكن ہم نے نورالثقلين سے نقل كيا ہے جو كہ صحيح معلوم ہوتا ہے_

الله تعالي: الله تعالى كا كردار ١٥; الله تعالى كى سرزنشيں ٣; الله تعالى كى قدرت٨; الله تعالى كے انذار ١; الله تعالى كے بارے ميں شبہہ ڈالنا٩; الله تعالى كے دشمنوں كو سزا_١٦; الله تعالى كے عذاب كى خصوصيات ١٣

انذار: زمين ميں دھنس جانے والے عذاب سے ڈرانا ١; عذاب سے ڈرانا ١٢

بدكار: بدكاروں كا عذاب ١٣; بدكاروں كے عذاب كا حتمى ہونا٣

دين: دين كے خلاف سازش كرنے كى ممانعت ١٥; دين كے دشمنوں كو عذاب١٣

روايت: ١٦

زمين: زمين دھنس جانا١٦; زمين ميں دھنس جانے كے اسباب ١١

سازش كرنے والے: سازش كرنے والوں كو عذاب٧

عذاب: دنياوى عذاب كے اسباب ١٠; عذاب سے محفوظ ہونے كا احساس٣; عذاب كا ٹل جانا١٣; عذاب كى پيشگوئي١٣; زمين كے ساتھ عذاب٦; عذاب كے وسائل٦

عمل: ناپسنديدہ عمل ٥، ٢; ناپسنديدہ عمل كى نقشہ كشى كرنے والوں كا عذاب٧

گناہ: گناہ كا دنياوى كيفر و سزا١٠; گناہ كى سزا_ ١١; گناہ كے آثار ١٠

محمد صلى الله عليه وآله وسلم: حضرت محمد صلى الله عليه وآله وسلم كے بارے ميں شبہہ پيدا كرنے والوں كى سرزنش٢; حضرت محمد صلى الله عليه وآله وسلم كے بارے ميں

---

١) تفسير عياشي، ج٢، ص ٢٦١، ح ٣٥، نورالثقلين، ج٣ ص ٥٩، ح ١٠٥_

شبہہ ڈالنا۹; حضرت محمد ﷺ کے خلاف سازش کرنے پر سرزنش۵; حضرت محمد ﷺ کے خلاف سازش کرنے کی ممانعت ۱۵; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کا مکر و فریب; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کو انذار ۱۲،۱; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کو عذاب ۱۴; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کی سازش۹،۸

مشرکین: مشرکین کا ناپسندیدہ عمل ۹; مشرکین کو انذار۱۲; مشرکین کے انیت کے احساس کی سرزنش۳; مشرکین کے شبہہ ڈالنے کا فلسفہ۹

معاد: معاد کے بارے میں شبہہ ڈالنا ۹; معاد کے بارے میں شبہہ ڈالنے کی سرزنش ۲

آیت ۴۶

﴿أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ﴾

یا انہیں چلتے پھرتے گرفتار کرلیا جائے کہ یہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے ہیں ـ

۱ـ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کو ان کی روزمرّہ کی سرگرمیوں کی بناء پرہلاکت آمیز عذاب کی دھمکی ـ

ا فأمن الذين مكروالسيّات ... اويأخذهم فى تقلّبهم

"اخذ"(لینا) ہلاکت سے کنایہ ہے اور"تقلّب" (تصرف) ممکن ہے کہ ہر قسم کی تلاش و کوشش اور آنے جانے اور سرگرمیوں سے کنایہ ہوـ

۲ـ بدکارلوگوں کو خداوند عالم کی طرف سے ہلاکت اور عذاب استیصال کی دھمکی دی گئي ہےـ

ا فأمن الذين مكروالسيّات ... اوياخذ هم فى تقلّبهم

۳ـ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کو خداوند عالم کی طرف سے یہ دھمکی کہ انہیں سازش کے وقت ،ہلاکت آمیز عذاب اپنی لپیٹ میں لے لے گاـ

۱ فأمن الذين مکرو السیّات ...اویأخذهم فی تقلّبهم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب "تقلّبہم" سے مراد، مشرکین اور سازش کرنے والوں کی پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف اپنے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش ہو_

۴_خداوند عالم کے دنیاوی عذابوں میں سے ایک ناگہانی ہلاکت ہے_أو یأخذ هم فی تقلّبهم

۵_بدکارلوگ کبھی بھی خداوند عالم کے عذاب استیصال اورہلاکت آمیزعذاب سے امان میں نہیں ہیں_

۱ فأمن الذین مکروالسیّات ...اویأخذ هم من تقلّبهم

۶_پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والے اپنے آپ کو کبھی بھی عذاب استیصال الہی سے محفوظ نہ سمجھیں_

۱ فأمن الذین مکروالسیّات ...أویأخذ هم فی تقلّبهم

۷_پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کے پاس خداوند عالم کے عذاب استیصال سے فرار کا کوئی راستہ نہیں تھے_۱ فأمن الذین مکروالسیّات ...اویأخذ هم فی تقلّبهم فی هم بمعجزین

۸_ خداوند عالم کے عذاب کے مقابلے میں انسانی توانائیاں بے کارہیں_۱ ویأخذهم فی تقلّبهم فما هم بمعجزین

۹_ عذاب الہی کے مقابلے میں ناتوانی سبب بنتی ہے کہ انسان عذاب استیصال کے مقابلے میں سر تسلیم خم کرلے_

أویأخذهم فی تقلّبهم فما هم بمعجزین

"فما ہم "میں "فا" علّت کے لیے ہے_

اللہ تعالي: اللہ تعالی کے انذار۳،۲

انذار: عذاب استیصال سے انذار۲; عذاب سے انذار۳،۱

انسان: انسان کا عجز۸

بدکار: بدکاروں کو انذار۲; بدکاروں کے عذاب کا حتمی ہونا۵

عجز: عجز کے آثار۹

عذاب:عذاب استیصال سے عذاب۷; عذاب سے محفوظ ہونے کا احساس۶; عذاب سے نجات۸;عذاب کے مقابلے میں تسلیم ہوجانا۹

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کو انذار۳،۱; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کی ہلاکت ۱; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کے عذاب کا حتمی ہونا ۷،۶

ہلاکت:ناگہانی ہلاکت

آیت ۴۷

﴿أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

یا پھر انھیں ڈرا ڈرا کر دھیرے دھیرے گرفت میں لیا جائے کہ تمھارا پروردگار بڑا شفیق اور مہربان ہے _

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کو خوف وہراس کی حالت میں ہلاکت کی دھمکی دی گئي ہے_

ا فأمن الذين مکرو السيّات ... اويأخذهم علی تخوّف

"أخذ" (لینا) ہلاکت سے کنایہ ہے اور"علی تخوّف""یأخذ" کے مفعول کے لیے حال ہے ممکن ہے "تخوّف"کی اصل خوف ہو جس کا معنی ڈر ہے_

۲_ بدکردار افراد کو خوف وہراس کی حالت میں دھمکی دی گئي ہے_

ا فأمن الذين مکرو السيّات ...اويأخذ هم علی تخوّف

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کو تدریجی ہلاکت کی دھمکی دی گئي ہے_

ا فأمن الذين مکرو السيّات ...او يأخذ هم علی تخوف

لغت میں "تخوّف" کا معنی "تنقص" ذکرہوا ہے جس سے مراد، موت کی وجہ سے انسانوں کے اموال اور نفوس کی تعداد میں کمی واقع ہونا ہے اس بناء پر "تخوّف" یہ ہے کہ کچھ تعداد ہلاک ہوگئي ہے اور پھر دوسرے گروہ کی باری آئے گی اور یہ

تدریجی ہلاکت سے حکایت ہے_

۴_لوگوں کے ایک گروہ کو ہلاک کرنا اور اس کے بعد باقی افراد میں نفسیاتی بحران پیدا کرنا ، خداوند عالم کا ایک دنیاوی عذاب ہے_اویأخذهم علی تخوّف

۵_ خداوند عالم ، رؤوف(محبت رکھنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_فان ربّکم لرووف رحيم

۶_خداوند عالم کی بندوں پر مہربانی و رحمت، اس کی ربوبیّت کا تقاضا ہے_فان ربّكم لرووف رحيم

۷_پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کو دھمکی دینا ، خداوند عالم کی مؤمنین پر نرمی اور رحمت کا جلوہ ہے_

ا فأمن الذين مكروالسيّات ان يخسف الله بهم ...أويأتيهم العذاب ...فان ربّكم لرووف رحيم

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے جب عبارت "فان ربّکم لرووف رحیم" مؤمنین کو خطاب ہو اور سازشیوں کے خلاف انواع و اقسام کی دھمیکوں کے بعد اس کا ذکر ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_

۸_بدکردار اور سازش کرنے والوں کو تدریجی طور پر ہلاک کرنا ، خداوند عالم کی نرمی اور رحمت کا جلوہ ہے_

ا فأمن الذين امنوا مكروالسيّات ...اويأخذهم على تخوّف فان ربّكم لرووف رحيم

"فانّ" میں "فا" علّت کے لیے ہے اور ممکن ہے بدکردار افراد کی ہلاکت کے تدریجی ہونے کی علّت کے سلسلہ میں ہو_

۹_بدکردار اور پیغمبر ﷺ کے خلاف سازش کرنے والے، انواع و اقسام کے دنیاوی عذاب سے دوچار ہیں_

ا فأمن الذين مكروالسيّات ان يخسف الله بهم الأرض أويأتيهم العذاب ...اويأخذهم فى تقلّبهم ...اوياخذهم على تخوّف

۱۰_ منطقی استدلال کے بعد بدکرداروں کو دھمکی دینا، قرآن کریم کا ایک تبلیغی شیوہ ہے_

وما ارسلنا من قبلك الارجالاً نوحی اليهم فاسئلوا اهل الذكر ...وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للنّاس ...ا فأمن الذين مكروا ...ان يخسف الله بهم ...اؤيأخذهم على تخوّف

۱۱_ انسانوں میں خوف و امید کی حالت پیدا کرنا ، قرآن کریم کا ایک تبلیغی طریقہ ہے_

أويأخذ هم على تخوّف فان ربّكم لرؤوف رحيم

بدکردار افراد کو دھمکی دینے کے بعد "فان ربّكم

لرؤوف رحیم"کی عبارت جو کہ خداوند عالم کی محبت و مہربانی پر دلالت کررہی ہے کا ذکر ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_

۱۲_ عملی طورپر اقدام کی جگہ عذاب کی دھمکی دینے کا سرچشمہ ، خداوند عالم کی نرمی اور رحمت ہے_

أویأخذ هم علی تخوّف فان ربّکم لروؤف رحیم

اسماء و صفات:رووؑف۵;رحیم۵

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار۶; اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں ۸،۷; اللہ تعالی کی رحمت کے آثار۱۲; اللہ تعالی کی مہربانی کا سرچشمہ۶; اللہ تعالی کی مہربانی کی نشانیاں ۸،۷; اللہ تعالی کی مہربانی کے آثار۱۲

انذار:عذاب سے انذار۳،۲،۱; عذاب سے انذار کا سرچشمہ ۱۲

بدکار:بدکاروں پر اتمام حجت ۱۰;بدکاروں کا دنیاوی عذاب۹;بدکاروں کو انذار ۱۰،۲; بدکاروں کو ڈر۲; بدکاروں کی تدریجی ہلاکت ۸; بدکاروں کی ہلاکت ۲;

تبلیغ:تبلیغ کا طریقہ کار۱۱،۱۰

خوف:خوف و امید۱۱

سازش کرنے والے:سازش کرنے والوں کی تدریجی ہلاکت ۸

عذاب:دنیاوی عذاب ۴;عذاب سے باقی بچ جانے والوں کا خوف۴

مؤمنین:مؤمنین پر رحمت۷

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کا خوف۱; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کو انذار۷،۳،۱; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کی تدریجی ہلاکت ۳; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کی ہلاکت ۱; حضرت محمد ﷺ کے دشمنوں کے لیے دنیاوی عذاب۹

آیت ۴۸

﴿أَوَ لَمْ يَرَوْاْ إِلَى مَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلاَلُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالْشَّمَآئِلِ سُجَّداً لِلّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ﴾

کیا ان لوگوں نے ان مخلوقات کو نہیں دیکھا ہے جن کا سایہ داہنے بائیں پلٹتا رہتا ہے کہ سب اس کی بارگاہ میں تواضع و انکسار کے ساتھ سجدہ ریز ہیں ۔

۱ ۔ خداوند عالم نے انسانوں کو مادی موجودات اور ان کے سایہ کی گردش میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے ۔

أولم يروا الى ماخلق الله من شى يتفيّوا ظلاله عن اليمين و الشمائل

مذکورہ مطلب درج ذیل نکات پر موقوف ہے ۔ ۱ ۔ فعل "راي" جب "الي" کے ساتھ متصل ہو تو اس میں "نظر" کا معنی متضمن ہوتا ہے اور لغت میں "نظر" کا معنی کسی چیز میں نگاہ کے ذریعہ تاٴمّل کرنا ہے ۔ ۲ ۔ آیت میں "یروا" کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ "الناس" ہو ۔ ۳ ۔ ہمزہ استفہام انکار توبیخی ہے اور اس کا نتیجہ مطالعہ کی دعوت ہے ۔

۲ ۔ خداوند عالم نے مشرکین کو مادی موجودات اور ان کے سایہ کی گردش میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے ۔

أولم يروا الى ما خلق الله من شى يتفّيوا ظلاله

اس مطلب میں "یروا" کی ضمیر کا مرجع مشرکین ہے کہ جن کے بارے میں ما قبل آیات میں گفتگو ہوئی ہے ۔

۳ ۔ خداوند عالم نے نظام شمسی کے حرکات و آثار میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے ۔

أولم يروا الى ما خلق الله من شيء يتفيّوا ظلاله من اليمين والشمائل

مادی موجودات کے سایوں میں دقیق نگاہ کی دعوت دینا، ممکن ہے نظام شمسی میں مطالعہ کی طرف اشارہ ہو کیونکہ اجسام کے سایہ کی گردش کی علت خود اجسام نہیں ہیں بلکہ نظام شمسی کے طلوع و غروب اور گردش کا نتیجہ ہے ۔

۴ ۔ انسانوں کو چاہیے کہ وہ مادی موجودات اور ان کے

تحولات کا مشاہدہ کرنے کے ذریعہ ان کے بارے میں دقیق مطالعہ کریں۔
ا ولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
"ا ولم یروا" میں ہمزہ، توبیخی ہے اور 'رای' کا معنی دیکھنا ہے چونکہ خداوند عالم نے لوگوں کو مادی اشیاء کو نہ دیکھنے کی وجہ سے مورد سرزنش قرار دیا ہے لہذا یقیناً ان کی طرف نہ دیکھنے سے مراد، نگاہ نہ کرنا نہیں ہے چونکہ لوگ مادی اشیاء کو دیکھتے ہیں لہذا لوگوں کی سرزنش، ان مادی موجودادت میں عمیق نگاہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔
۵_ مادی موجودات اور ان کے سایہ کی پیدائش نیز دائیں اوربائیں طرف ان کی گردش، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے_أولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
اشیاء اور ان کے سایہ کی گردش میں عمیق نگاہ نہ کرنے والوں کی سرزنش، یقیناً خود ان کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ان کی طرف نگاہ کے ذریعہ وہ خداوند عالم کو درک کرسکیں۔
٦_ مادی موجودات میں عمیق نگاہ نہ کرنے کی وجہ سے مشرکین، خداوند عالم کی مذمت کے مصداق ٹھہرے ہیں۔
أولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
۷_ سایہ دار اجسام اور ان کے سایہ کی تخلیق، خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔
أولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
۸_ اجسام کے سایہ کی گردش، خداوند عالم کے سامنے سجدہ، فرمانبرداری اور ان کے تذلّل کی نشانی ہے۔
اولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل سجداً للہ وھم داخرون
۹_ مادی موجودات میں گہرا مطالعہ کرنے کے ذریعہ، خداوند کے سامنے ان کی فرمانبرداری اور تذلل کا استفادہ کیا جا سکتا ہے_اولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ عن الیمین و الشمائل سجداً للہ وھم داخرون
١٠_خداوند عالم کے سامنے مادی موجودات کی فرمانبرداری اور تذلل، یہ زمینہ فراہم کرتا ہے کہ انسان خدا کے سامنے تسلیم خم ہو جائے_اولم یروا الی ما خلق اللہ من شی ء یتفیّوا ظلالہ عن الیمین و الشمائل سجداً وھم داخرون
خداوند عالم کے مقابلہ میں مادی موجودات کے تذلل اور سجدہ کے بارے میں غور فکر کی دعوت حقیقت میں ان سے عبرت لینے کی دعوت ہے۔
١١_ تمام موجودات مادي، مکمل خضوع کے ساتھ خداوند

عالم کو سجدہ کرتے ہیں_اولم یروا، من شيء ...سجداً لله وهم داخرون

لغت میں "داخر" کا معنی ذلیل ہے اور جملہ "وہم ذاخرون" کلمہ "ظلال" کے لیے حال ہے_

۱۲_خداوند عالم کے سامنے سایوں کا مکمل خضوع و فرمانبرداری نے انہیں ایک خاص اہمیت عطا کی ہے_

من شيء يتفيّوا ظلاله ...سجداًلله وهم داخرون

"ہم "کی ضمیر ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتی ہے "ظلال" کے بارے میں اس کا استعمال ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_

آیات خدا: خداوند عالم کی آفاقی آیات ۵

اقدار: اقدار کا ملاک ۱۲

پیدائش کائنات: پیدائش کائنات کے مطالعہ کی اہمیت ۶،۴؛ پیدائش کائنات کے مطالعہ کی دعوت ۳،۲،۱؛

تسلیم: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا سرچشمہ ۹،۱۰

خدا: خداوند عالم کی خالقیت ۷؛ خداوند عالم کی دعوتیں ۳،۲،۱؛ خداوند عالم کی سرزنشیں ۶

ذکر: موجودات کے تسلیم ہونے کے ذکر کے آثار ۱۰؛ موجودات کے خضوع کے ذکر کے آثار ۱۰

سایہ: سایہ کا تسلیم ہونا ۸؛ سایہ کا خضوع ۸؛ سایہ کا سجدہ کرنا ۸؛ سایہ کی قدر و قیمت ۱۲؛ سایہ کی گردش ۸،۵؛ سایہ کی گردش کا سرچشمہ ۷؛ سایہ کے تسلیم خم ہونے کے آثار ۱۲؛ سایہ کے خضوع کے آثار ۱۲

سجدہ: خدا کے لیے سجدہ ۸،۱۱

مشرکین: مشرکین کو دعوت ۲؛ مشرکین کو سرزنش ۶

منظومہ شمسي: منظومہ شمسی کی حرکت کا مطالعہ ۳

موجودات: سایہ دار موجودات کی خلقت ۷؛ مادی موجودات ۵؛ مادی موجودات کے مطالعہ کے آثار ۹؛ موجودات کا خضوع ۱۱؛ موجودات کا سجدہ ۱۱؛ موجودات کا سر تسلیم کرنا ۹،۱۱

آیت ۴۹

﴿وَلِلّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَالْمَلآئِكَةُ وَهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ﴾

اور اللہ ہی کے لئے آسمان کی تمام چیزیں اور زمین کے تمام چلنے والے اورملائکہ سجدہ ریزہیں اور کوئی استکبار کرنے والا نہیں ہے_

۱_دنیا کے تمام چلنے والے موجودات ، خداوندعالم کے سامنے ہمیشہ مطیع اور سجدہ ریزہیں_

ولله يسجد ما فى السموات وما فى الأرض من دابّة والملائكة

۲_آسمانوں میں چلنے والے جسمانی موجودات کا موجودہونا_ولله يسجد ما فى السموات ...من دابّة

"من" "ما" موصولہ کے بیان کے لیے ہے لغت میں "دابۃ"کا معنی ایسا چلنے والا ہے جس کی حرکت محسوس نہ ہو"دابۃ" محلاً منصوب ہے اور"یسجد" کے فاعل کے لیے حال ہے، اس بناء پر"ما "پر ملائکہ جوکہ مجرد موجودات ہیں کا عطف کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے جسمانی موجودات ہوں_

۳_کائنات کے متعدد آسمان ہیں_ما فى السموات وما فى الارض

۴_تمام چلنے والے موجودات اور ملائکہ ، فقط خداوندعالم کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں_

ولله يسجد ما فى السموات وما فى الأرض من دابة والملائكة

۵_کائنات کے زندہ موجودات کے درمیان، ملائکہ کا ایک بلند و بالا مقام ہے_

ولله يسجد ما فى السموات وما فى الارض من دابة والملائكة

تمام موجودات میں ملائکہ کے ذکر کے ساتھ تخصیص ممکن ہے ان کے بلند مقام سے حکایت ہو_

٦_تمام چلنے والے موجودات ، خداوندعالم کے مقابلہ میں مطیع ہیں اور وہ غرور تکبر سے کام نہیں لیتے ہیں_

ولله يسجد ما فى السموات وما فى الارض من دابة ...وهم لايستكبرون

۷_ تمام ملائکہ، خداوند عالم کے مطیع اور فرمانبردار اور اس کی احکام کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں_
ولله يسجد ... والملائكه وهم لا يستكبرون

۸_ استکباری فکر، ایک ناپسندیده اور قبیح چیز ہے_وهم لا يستكبرون

فرشتوں کی توصیف کے لیے ان سے تکبر کی نفی اس کے مذموم ہونے سے حکایت ہے_

آسمان:آسمان کا متعدد ہونا ۳

اخلاق:رزائل اخلاقي۸

استکبار:استکبار کا ناپسندیده ہونا ۸

اطاعت:خداوند عالم کی اطاعت۷،۶

چوپائے:چوپائے آسمانی مادي ۲;چوپائے اور استکبار ۶; چوپاؤں کا سجده ۱، ۴; چوپاؤں کا سر تسلیم خم کرنا۶، ۱; چوپاؤں کی توحید عبادی ۴

سجده:خداوند عالم کے لیے سجده۴، ۱

ملائکہ:ملائکہ اور معصیت۷; ملائکہ کا سجده ۴; ملائکہ کا سر تسلیم خم کرنا۷; ملائکہ کی توحید عبادي ۴; ملائکہ کے خصوصیات ۷; ملائکہ کے فضائل ۵

آیت ۵۰

﴿يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾

یہ سب اپنے پروردگار کی برتری اور عظمت سے خوفزدہ ہیں اور اسی کے امر کے مطابق کام کر رہے ہیں_

۱_ ملائکہ، ہمیشہ خداوند عالم کے مقام ربوبیت اور اس کے قہر و غضب سے خوف وہراس میں ہیں_
والملائكه ...يخافون ربّهم من فوقهم

"من فوقهم" "رب" کے لیے حال ہے اور خداوند عالم کے اس علم و برتری پر دلالت کر رہا ہے جو اس کے قہر و غضب سے حاکی ہے اور فعل مضارع "یخافون" ہمیشگی پر دلالت کررہا ہے_

۲_ملائکہ ، نفسیاتی تاثیر اور انعطاف کے حامل ہیں_والملائکة ...یخافون ربّھم

۳_ملائکہ ہمیشہ خداوند عالم کے بلند و برتر مقام کی طرف توجہ کئے ہوئے ہیں_یخافون ربّھم من فوقھم یفعلون

۴_خداوند عالم کی ربوبیت و قہر کا مقام، خوف و ہراس کے سزا وار ہے_یخافون ربّھم من فوقھم

۵_ملائکہ ،ہمیشہ خداوند عالم کے احکام اور فراین کے مطیع ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں_

(نافرمانی سے معصوم ہیں)والملائکة ...یفعلون ما یؤمرون

٦_ملائکة، اوامر الہی کو انجام دینے پرمامور ہیں_والملائکة ...ویفعلون ما یؤمرون

۷_خوف الهي، اس کے احکام کی بجا آوری کا زینہ فراہم کرتا ہے_یخافون ربّھم ...ویفعلون ما یؤمرون

۸_خوف خدا اور اس کے فراین کو بے چون وچرا انجام دینا ، پسندیدہ اور مطلوب امر ہے_

یخافون ربّھم ...ویفعلون ما یؤمرون

۹_ملائکہ ، خداوند عالم کی خاص ربوبیت کے تحت ہیں_والملائکة ...یخافون ربّھم

خداوند عالم کا تمام موجودات کے "رب" ہونے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور لفظ "رب" کا ضمیر "ہم"کہ جس کا مرجع ملائکہ ہے کی طرف اضافہ ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_

۱۰_ مشرکین ، ملائکہ کے بلند مقامات و مرتبہ کے معتقد تھے_والملائکة وھم لا یستکبرون _یخافون ربّھم

احتمال ہے کہ موجودات میں سے ملائکہ کا خاص ذکر، خداوند عالم کے سامنے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی بناء پر ہو چونکہ مشرکین ان کے بارے میں بلند مقامات کے معتقد تھے خداوند عالم نے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری پر تاکید کے ذریعہ مشرکین کو اس فکر کے کسب کی دعوت دی ہے_

اطاعت:خداوند عالم کی اطاعت۸،۵; خداوند عالم کی اطاعت کا زینہ۷

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علو۳;اللہ تعالی کی خاص ربوبیّت۹; اوامر الهي۸،۷

ذکر:ذکر الهي۳

خوف:

خوف خدا_۸; خوف خدا کے آثار۷; ربوبیت الہی کا خوف۴،۱; قہاریت الہی کا خوف۴،۱

عمل:پسندیدہ عمل۸

مشرکین:مشرکین کا عقیدہ ۱۰

ملائکہ:ملائکہ کا اثر قبول کرنا ۲; ملائکہ کا خوف_۱; ملائکہ کا سر تسلیم خم کرنا ۵; ملائکہ کا مرّبي ۹; ملائکہ کی خصوصیات ۵; ملائکہ کی ذمّہ داری ۶; ملائکہ کی عصمت۵; ملائکہ کے مقامات کا عقیدہ رکھنا ۱۰

آیت ۵۱

﴿وَقَالَ اللّهُ لاَ تَتَّخِذُواْ إِلهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلهٌ وَاحِدٌ فَإيَّايَ فَارْهَبُونِ﴾

اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبردار و خدا نہ بناؤ کہ اللہ صرف خدائے واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو_

۱_دو معبودوں کے انتخاب اور اس دو گانگی پر عقیدہ رکھنے سے خداوند عالم نے منع کیا ہے_

قال الله لا تتخّذ واالهين اثنين

۲_خداوند عالم، معبودیکتا اور خدائے وحدہ لا شریک ہے_انّما هو الهٌ واحد

۳_خود خداوند عالم کی طرف سے اس کی یکتائي کا اعلان_وقال الله ...انّما هو الهٌ واحد

۴_توحید کی دعوت اور شرک کی نفی، ادیان الہی کی روح ہے_

وقال الله لا تتخذوا الهين اثنين انّما هو الهٌ واحد

۵_خداوند عالم کی یکتائي اوراس کے علاوہ ہر معبود کا باطل ہونا، شرک سے اجتناب کے ضروری ہونے پر دلیل ہے_

وقال الله لا تتخذوا الهين اثنين انّما هو الهٌ واحد

"انّما هو اله واحد" کا جملہ "لا تتخذوا" نہی کے لیے علت ہے اور خداوند عالم کی وحدانیت اور اس کے علاوہ ہر غیر خدا اور معبود کے بطلان پر دلالت کررہا ہے_

۶_فقط خداوند عالم کی ذات سے ڈرنا چاہیے_فايّاى فارهبون

لغت میں "رہب" ایسا خوف ہے جس کے ساتھ اضطراب ہو_

۷_ احکام کو مستدلّ اور منطقی قرار دینا ، ایک مطلوب اور پسندیدہ طریقہ اور اس کی پابندی کے لیے رغبت پیدا کرنے کی روش ہے_لا تتخذوا الهين انّما هو الهٌ واحد

"انّما ہو الہٌ واحد"کی علت لانا ممکن ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

۸_ خداوند عالم کی یکتائي کا لازمہ یہ ہے کہ خوف کو صرف اس کی ذات سے ڈرنا قرار دیا جائے_

انّما هو الهٌ واحد فايّاى فارهبون

۹_ متعدد خداوؤں کا اعتقاد رکھنے والے مشرکین اپنے معبودوں سے ہراساں تھے_لا تتخذوا الهين اثنين ...فايّاى فارهبون

"فايّاى " ميں "فا" جو شرط مقدر کا جواب ہے اور اس کو مفعول مقدم کی ابتداء ميں لانا جو کہ حصر کا فائدہ دے رہا ہے ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_

ادیان: ادیان کی تعلیمات ۴; ادیان کی ہم آہنگي ۴

استدلال: استدلال کی اہمیت ۷; اوامر میں استدلال ۷

اطاعت: اطاعت پر تشویق کرنے کی روش ۷

اللہ تعالي: اللہ تعالی اور توحید ۳; اللہ تعالی کی نواہي ۱; اللہ تعالی کے مختصّات ۶،۸

الوہیت: غیر خدا کی الوہیت کا بطلان ۵

توحید: توحید ذاتی ۵، ۲; توحید کی طرف دعوت ۴; توحید عبادی ۲; توحید کا اعلان ۳; توحید کی اہمیت ۴; توحید کے آثار ۸

ثنویت : ثنویت کی نفي ۱

خوف: باطل معبودوں سے خوف ۹; خوف الهي ۶،۸

شرک: شرک سے اجتناب کی دعوت ۴; شرک سے اجتناب کے دلائل ۵ شرک سے نهي ۱

مدیریت: مدیریت کی روش ۷

مشرکین: مشرکین کا خوف ۹

آیت ۵۲

﴿وَلَهُ مَا فِي الْسَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِباً أَفَغَيْرَ اللهِ تَتَّقُونَ﴾

اور اسی کے لئے زمین وآسمان کی ہر شے ہے اور اسی کے لئے دائمی اطاعت بھی ہے تو کیا تم غیر خدا سے بھی ڈرتے ہو_

۱_تمام آسمان اور زمین کے موجودات کی مالکیت اور ان پر حاکمیت ، خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہے_

وله ما فى السموات والارض

مالکیت کا لازمہ ، حاکمیت ہے ممکن ہے عبارت "افغیر الله تتقون'(کیا تم غیر خدا سے ڈرتے ہو) اس بات پر قرینہ ہو کہ "له مافی السموات و..." سے مراد حاکمیت بھی ہے_

۲_کائنات میں متعدد آسمان ہیں_وله ما فى السموات والارض

۳_تمام موجودات پر خداوند عالم کی مالکیت ، اس کی وحدانیت کی دلیل ہے_انّما هو اله واحد ...وله ما فى السموات والارض

۴_دین کی تشریع اور قانون سازی کا حق، خداوند عالم کے ساتھ مخصوص ہے_وله الدين واصب

۵_فقط خداوند عالم دائمی اطاعت کے سزاوار ہے_وله الدين واصبا

لغت میں "دین" کے بیان کے گئے معانی میں سے ایک معنی اطاعت ہے یہ تفسیر اس مذکورہ معنی کی بناء پر ہے_

۶_خداوند عالم کی یکتائي کا لازمہ یہ ہے کہ دین کی تشریع کا حق اس کے ساتھ خاص ہے_

انّما هو اله واحد ...وله الدين واصبا

یہ جو خداوند عالم نے دو خداؤں پر عقیدہ سے اجتناب کے حکم کے سلسلہ میں اپنی کچھ خصوصیات کہ جن میں دین کا اس کے ساتھ خاص ہونا بھی ہے کا ذکر کیا ہے لہذا احتمال یہ ہے کہ ایسا مذکورہ نکتہ کے بیان کے لیے ہو_

۷_بندوں کو جزا(سزاوثواب) دینا، خداوند عالم کا دائمی اور مخصوص حق ہے_وله الدين واصبا

"دین" کے چند معانی میں سے ایک معنی جزا ہے مذکورہ تفسیر اس معنی کی بناء پر ہے_

۸_غیر خدا سے ڈرنا ، ایک ناپسندیدہ اور مذموم امر ہے_افغير الله تتقون

تقوی کا اصل میں معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایسی چیز سے محفوظ رکھنا جو پریشانی اور خوف کا سبب ہو اور یہ خود خوف کے معنی میں بھی آیا ہے مذکورہ تفسیر دوسرے معنی کی بناء پر ہے_

۹_ خداوند عالم کی وحدانیت اور کائنات پر اس کی تنہا مالکیت پر توجہ کرتے ہوئے، غیر خدا کا توہم کرنا تعجب خیز اور غیر منطقی چیز ہے_ انمّا هو اله واحد ...وله ما فی السموات والأرض ...افغیر الله تتقون

"افغیر اللہ" میں ہمزہ استفہام انکار ہے اور تعجب کے معنی کو متضمن ہے_ تعجب وہاں ہوتا ہے جہاں کام غیر طبیعی اور معمول سے ہٹ کر ہو یہ جو "انمّا ہو الہ واحد" اور "لہ ما فی السموات والارض" کی یاد دہانی کے بعد تعجب خیز انداز میں "افغیر اللہ تتقون" کا اظہار کیا گیا ہے اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے_

۱۰_ جزا (ثواب و عقاب) کا خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خوف کو اسی کے خوف کے ساتھ خاص قرار دیا جائے_ وله الدین واصباً افغیر الله تتقون

موضوع (غیر خدا سے ڈرنے کی مذمت) کی مناسبت سے احتمال ہے کہ "الدین" سے مراد، جزا ہو یہ جو غیر خدا سے ڈرنے کی مذمت کی گئي ہے ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ جزا خداوند عالم کے اختیار میں منحصر ہے اور اس صورت میں غیر خدا سے ڈرنے کا کوئي معنی نہیں بنتا_

۱۱_ "سماعة عن أبی عبدالله علیه‌السلام قال: سا لته عن قول الله : "وله الدین واصباً" قال واجباً[1]

سماعة کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیه‌السلام سے خداوند عالم کے اس قول "ولہ الدین واصباً" کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے فرمایا "واصب" کا معنی واجب ہے_

آسمان: آسمان کا متعدد ہونا ۲

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت ۵

امور: حیرت انگیز امور ۹

---

۱) تفسیر عیاشی، ج ۲ ص ۲۶۲، ح ۳۷، تفسیر برہان، ج ۲، ص ۳۷۳، ح ۱_

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی حاکمیت ۱;اللہ تعالی کی مالکیت ۱; اللہ تعالی کی مالکیت کے آثار ۳;اللہ تعالی کے مختصات ۱۰،۷،۵،۴،۳،۱; حقوق اللہ ۷،۶،۴

پاداش:پاداش کا سرچشمہ ۱۰،۷

توحید:توحید کے آثار ٦; توحید کے دلائل ۳

حقوق:قانون سازی کا حق ۴

خوف:غیر خدا سے خوف پر حیرت زدگی ۹;غیر خدا سے خوف پر سرزنش ۸; غیر خدا سے خوف کے اسباب ۱۰

دین:دین کی پیروی کا واجب ہونا ۱۱; دین کی تشریع کا سرچشمہ ٦،۴

ذکر:توحید کا ذکر۹; خدا کی مالکیت کا ذکر۹

روایت:۱۱

سزا:سزا کا سرچشمہ ۱۰،۷

صفات:ناپسندیدہ صفات۸

موجودات:موجودات کا حاکم ،۱; موجودات کا مالک، ۱

نظریہ کائنات:توحیدی نظریہ کائنات ۱

آیت ۵۳

﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ﴾

تا کہ ان نعمتوں کا انکار کردیں جو ہم نے انھیں عطا کی ہیں خیر چند روز اور مزے کرلو اس کے بعد انجام معلوم ہی ہوجائے گا_

۱_تمام نعمات، خداوند عالم کے اختیار میں ہیں_وما بکم من نعمة فمن اللّه

۲_ خداوند عالم کا تمام نعمتوں کے بنیادی سرچشمہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خوف کو اس کی ذات کے خوف سے مخصوص قرار دیا جائے_افغیر الله تتقون ...وما بکم من نعمة فمن الله

چونکہ آیات کا سیاق ایکھے اور یہ ایسے نکات کو بیان کہ رہی ہیں جو انسانوں کو خداوند عالم سے خوف کی ترغیب دلاتے ہیں لہذا غیر خدا سے خوف کی توبیخ کے بعد"وما بکم من نعمة ..."کا بیان ممکن ہے مذکورہ مطلب کی خاطر ہو_

۳_ انسان، فقط ضعف کا احساس اور رنج و تکلیف میں بتلا ہونے کی صورت میں تضرع اور درخواست کے ساتھ بارگاہ خداوندی کا رخ کرتے ہیں_ثم اذا مسّکم الضّر فالیه تجئرون

"ضرّ" کا معنی جسمانی اور روحانی بیماری اور اقتصادی کمی ہے اور "جؤار مصدر سے" "تجئرون" کا معنی تضرع میں زیادتی ذکر ہوا ہے_

۴_ تمام انسان فطرتی طور پر فقط خداوند عالم کو اپنا ملجاء و ماوی سمجھتے ہیں_ثم اذا مسّکم الضّر فالیه تجئرون

۵_ خداوند عالم کا تمام نعمتوں کے لیے سرچشمہ اور اس کا مصیبت اور رنج میں گرفتار افراد کی تنہا پناگاہ ہونا، اس کی وحدانیت اور (عقیدہ) دوگانگی کے بطلان پر دلیل ہے_

وقال الله لا تتخذوا الهین اثنین هو اله واحد ...ومابکم من نعمة فمن الله ثم اذا مسکم الضرّ فالیه تجئرون

٦_ انسانوں کی دنیاوی زندگی، نعمت و محرومیت پر مشتمل ہے_وما بکم من نعمة من الله ثم اذا مسّکم الضّر

۷_ مشکلات و تکالیف میں گرفتار ہونا، انسانوں کی توحیدی فطرت کو بیدار کرنے کا سبب ہے_

ثم اذا مسّکم الضرّ فالیه تجئرون

۸_ مشکلات سے دوچار ہونے کے وقت، انسانوں کا خداوند عالم کی طرف متوجہ ہونا، وجود خداوندی پر دلیل ہے_

ثم اذا مسّکم الضّر فالیه تجئرون

اگرچہ ما قبل آیات میں خداوند عالم کا شریک قرار دینے سے منع کیا گیا ہے اور بعد والی آیت میں بھی انسانوں کے شرک سے ان کے مشکلات کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے اور ان آیات کا سیاق توحید کے بارے میں ہے لیکن ان تمام اوصاف کے ذریعہ دلالت اقتضائی کی بناء پر یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ اس طریقہ سے بھی وجود خداوند عالم قابل اثبات ہے_

ابتلاء:

سختی میں ابتلاء کے آثار ۷

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی پناہ ۵،۴ ; اللہ تعالی کی نعمتیں ۱ ; اللہ تعالی کے مختصات ۴ ; خدا شناسی کے دلائل ۸

انسان: انسان کی پناہ گاہ ۵،۴،۳ ; انسانوں کی خصوصیات ۳ ; انسان کی زندگی کے تحولات ۶ : انسان کی فطریات ۴ ; انسان کے عجز کے آثار ۳ ; سختی میں انسان ۳

توحید: توحید کے دلائل ۵

ثنویت: ثنویت کے بطلان کے دلائل ۵

خوف: خوف خدا کے دلائل ۲

ذکر: سختی کے وقت ذکر خدا ۸

زندگي: دنیاوی زندگی میں محرومیت ۶ ; دنیاوی زندگی میں نعمت ۶

سختي: سختی میں تضرّع ۳

فطرت: فطرت توحیدي ۷ ; فطرت کو متنبہّ کرنے کے اسباب ۷

نعمت: نعمت کا سرچشمہ ۵،۲،۱

آیت ۵۴

﴿ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ﴾

اور جب وہ تکلیف کو دور کردیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے پروردگار کا شریک بنانے لگتا ہے _

۱_ مصائب سے دوچار ہونے کے وقت ، انسانوں کا تضرع کی حالت میں خداوند عالم کی طرف رخ کرنے کے باوجود مشکلات کے دور ہوجانے کے بعد ان میں ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور شرک اختیار کر لیتا ہے _

ثم اذا مسّکم الضرّ فالیه تجئرون _ثم اذا کشف

الضرّ عنكم اذا فریق منهم بربّوهم یشرکون

۲_انسانوں کی مشکلات اور مصائب کو دور کرنا، خداوند عالم کے اختیار میں ہے_ثم اذل کشف الضرّ عنکم

۳_ناگوار حالات سے دوچار، انسانوں کی دعا اور تضرّع خداوند عالم کی بارگاہ میں مستجاب ہوتی ہے_

اذا مسّکم الضرّ فالیه تجئرون _ثم اذا کشف الضرّ عنکم

خداوند عالم کی بارگاہ میں ملتمسانہ دعا کرنے والے مصائب میں گرفتار افراد سے ناگورای کو برطرف کرنا، ممکن ہے ان کی دعاؤں کے سبب ہو_

۴_مشکلات سے نجات یافتہ انسانوں کا خداوند عالم کی ربوبیت میں شرک کرنا در حالانکہ انہی مصائب نے خداوند عالم کی طرف متوجہ کیا تھا، ایک خلاف توقع اور تعجب خیز امر ہے_

ثم اذا کشف الضّر عنکم اذا فریق منکم بربّهم یشرکون

اس مقام پر "اذا" فجائیہ کا استعمال جوکہ خلاف توقع اور ناگہانی امور میں استعمال ہوتا ہے ممکن ہے مذکورہ مطلب پر دلیل ہو ضمیر "ہم" کی طرف کلمہ "رب" کا مضاف ہونا بھی ممکن ہے مذکورہ مطلب پر مؤید ہو_

۵_انسان، آسائش اور مصائب سے چھٹکارے کے وقت یکساں نہیں ہیں_

ثم اذا کشف الضّر عنکم اذا فریق منکم بربّهم یشرکون

۶_ایسے انسان موجودہیں جو ہر حالت میں اپنے توحیدی عقیدہ کی حافظت کرتے ہیں_

ثم اذا کشف الضّر عنکم اذا فریق منکم بربّهم یشرکون

۷_مصائب سے چھٹکارا پانے والے کہ جنہوں نے شرک اختیار کیا باوجود اس کے کہ انہوں نے مصائب میں دوچار ہوتے وقت خداوند عالم کی بارگاہ میں التماس کی تھی انہوں نے توحید ربوبی کو قبول نہیں کیا اور اپنی نجات کے سلسلہ میں دوسرے اسباب کو دخیل سمجھتے ہیں_ثم اذا کشف الضّر عنکم اذا فریق منکم بربّهم یشرکون

"بربّہم" فعل "یشرکون "کے متعلق ہے مطلق کلام لانے یا توحید کے باقی موارد کے ذکر کے بجائے کلمہ "رب" کا ذکر ان کی ربوبیت میں شرک سے حکایت ہے اور خودیہی ممکن ہے اس بات پر قرینہ ہوکہ ان کا شرک ربوبیت کو اختیار کرنے کا شاید سبب ان کے عقیدہ میں دوسرے اسباب کا موثر ہونا بھی ہو_

۸_خداوند عالم کے ذریعہ، انسانوں سے مصائب و مشکلات کو دور کرنا ظاہری اسباب و عوامل کی بناء پر ہے_

ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا فريق منكم بربّهم يشركون

ايمان: سختی میں ایمان ۱

الله تعالي: الله تعالی کی افعال ۲; الله تعالی کے افعال کے مجاري ۸

امور: تعجب انگیز امور ۴

انسان: آسائش کے وقت انسان ۵; انسانوں کا تفاوت ۵; سختی کے خاتمے پر انسان ۵

توحید: توحید ربوبی کو جھٹلانے والے ۷

دعا: دعا کا مستجاب ہونا ۳

سختي: سختی کے ختم ہونے کا سرچشمہ ۲، ۸; سختی میں تضرّع ۳ ، ۷; سختی میں دعا ۳

شرک: سختی کے ختم ہونے کے وقت شرک ۴، ۱

طبیعی اسباب: طبیعی عوامل و اسباب کا کردار ۸

مشرکین: مشرکین کا عقیدہ ۷; سختی کے ختم ہونے کے وقت مشرکین ۷; سختی میں مشرکین ۷

موحدین: موحدین کی استقامت ۶

نظام علّیت ۸

آیت ۵۵

﴿لِيَكْفُرُواْ بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُواْ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾

تا کہ ان نعمتوں کا انکار کردیں جو ہم نے انھیں عطا کی ہیں خیرچند روز اور مزے کرلو اس کے بعد انجام معلوم ہی ہوجائے گا_

۱_ مصائب سے نجات یافتہ افراد کا شرک ربوبیت ، خداوند عالم کی نعمتوں کی ناشکری ہے_

بربّهم يشركون ليكفر وا بما آتيناهم

احتمال ہے کہ "ليكفروا" ميں لام عاقبت کے ليے ہو اس بناء پر معنی یوں ہوگا : ان کے شرک کی عاقبت نعمتوں کا کفران ٹھری لازم الذکر ہے کہ "ما آتینا ہم" کی مناسبت سے "یکفروا" سے مراد، ناشکری ہے _

۲_ مصائب سے چھٹکارا پانے والوں کا شرک کی طرف ميلان رکھنے کا مقصد ، اپنی نجات کے خدائي ہونے سے انکار کرنا ہے_ثم اذا مسّكم الضرّ ...ليكفروا بما آتينا هم

احتمال یہ کہ "ليكفروا" ميں لام "کی " کے معنی ميں ہو اس بناء پر آیت کا معنی یوں ہوگا انہوں نے شرک اختيار کيا تا کہ یہ ثابت کریں کہ ان کی نجات خداوند عالم کی طرف سے نہيں ہے اس تفسير ميں "ما اتينا ہم" سے مراد، مصائب کو دور کرنا اور "یکفروا" کا معنی چھپانا اور انکار کرنا ہے_

۳_ مصائب اور مشکلات کو دور کرنا ، خداوند عالم کی نعمت اور عطيّہ ہے_ثم اذا كشف الضّر عنكم ...بما آتينا هم

۴_ قدرناشناس مشرکين، خداوند عالم کی شدید مذّمت کے مصداق ٹھہرے ہيں_

بربّهم يشركون _ليكفروا ...فتمتّعوا فسوف تعلمون

۵_ نعمتوں کی ناشکری کرنے والے مشرکين ، الہی نعمتوں کے کفران کے باوجود ان سے بہرہ مند ہوئے اور انہيں زندگی کی مہلت مل گئي ہے_بربّهم يشركون _ليكفروا بما اتينا هم فتمتّعوا فسوف تعلمون

٦_ناسپاس مشرکين ، اپنی ناشکری کی سزا سے مطلع ہوجائيں گے_بربّهم يشركون ...فتمتعوا فسوف تعلمون

۷_ مشکلات و مصائب سے نجات پانے والے ناسپاس مشرکين ، خداوند عالم کے شدید قہر و غضب کا نشانہ ہيں_

ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا ...بربّهم يشركون ...فتمتعوا فسوف تعملون

احتمال ہے کہ غيب کے صيغہ سے مخاطب کی طرف عدول کرنا ، خداوند عالم کے قہر و غضب کی شدت کو بيان کرنے کے ليے ہو_

۸_دنياوی لذتوں اور نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے بعد مشرکين کا عذاب الہی ميں گرفتار ہونا_

فتمتعوا فسوف تعلمون

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی طرف سے نجات دینے کو جھٹلانے والے ۲; اللہ تعالی کی نعمتيں ۳; اللہ تعالی کے انذار ۴

شرک:

سختی کے ختم ہونے کے بعد شرک ۱

کفران:کفران نعمت۵،۱; کفران نعمت کی سزا ۶

مشرکین: سختی کے ختم ہوتے وقت ۲; مشرکین کا کفر ۵،۴،۱; مشرکین کو عذاب ۸; مشرکین کو مہلت ۵;

ناسپاس مشرکین پر غضب۷;مشرکین کی آگاہی ۶; مشرکین کے انذار_۷; مشرکین کے مقاصد ۲; مشرکین کی دنیاوی نعمت

مغضوبان خدا:۷

نعمت: سختی کے ختم ہونے کے نعمت ۳

آیت ۵۶

﴿وَيَجْعَلُونَ لِمَا لاَ يَعْلَمُونَ نَصِيباً مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ﴾

اور یہ ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ان کا بھی حصّہ قرار دیتے ہیں جنھیں جانتے بھی نہیں ہیں تو عنقریب تم سے تمھارے افترا کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا_

۱_مشرکین ، عطا شدہ رزق میں اپنے معبودوں کے لیے حصہ کے قائل تھے_

يشركون ... و يجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقناهم

آیت مشرکین کی خلاف کاریوں کے بیان کا تسلسل ہے مذکورہ بالا مطلب اس پر موقوف ہے کہ "ما" موصول سے مراد معبود ہیں اور فعل "یعلمون" کا مفعول بہ محذوف ہے_

۲_مشرکین ، امورکی انجام دہی میں اسباب اورظاہري علل کی مستقل تاثیر کے قائل تھے_

بربّهم يشركون _ليكفروا بما اتيناهم ... و يجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقناهم

مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے جب "ما " موصول سے مراد، وہ اسباب اور عوامل ہوں جنہیں مشرکین مشکلات سے اپنی نجات کے سلسلہ میں دخیل سمجھتے تھے در حالانکہ ان کی کیفیت سے آگاہ نہیں تھے اور یہ جو خداوندعالم نے مشرکین کو اس فکرکی وجہ سے مورد سرزنش قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے اسباب کی

مستقل تاثیر کے قائل تھے ورنہ سرزنش اور مذمت کا کوئي مقام نہیں تھا_

۳_ مشرکین اپنی آمدنی کا کچھ حصہ اپنے معبودوں کے لیے مخصوص کرتے تھے_ویجعلون لما لا یعلمون نصیباً ممّا رزقناهم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "لا یعلمون" کا فاعل "ما" ہو کہ جس سے مراد، بُت ہوں اور اس کا مفعول حذف ہوا ہو اس بناء پر عبارت کا معنی یوں ہوگا مشرکین ایسے موجودات کے لیے حصہ قرار دیتے ہیں جنہیں کچھ معلوم نہیں ہے_

۴_ مشرکین کے معبود، بے خبر اور نا آگاہ موجودات ہیں_ویجعلون لما لا یعلمون نصیب

احتمال ہے کہ "یعلمون" کی ضمیر کا مرجع وہ "آلہہ" ہو جس کا "ما" سے استفادہ ہوتا ہے لہذا جملہ "لا یعلمون" "ما" کی توصیف کے بیان کے لیے ہے_

۵_ تمام انسانوں کی مانند مشرکین کا رزق، خداوند عالم کے اختیار میں ہے_ممّا رزقناهم

۶_ اپنے اموال کا، کچھ حصہ باطل معبودوں کے لیے مخصوص قرار دینا، مشرکین کی بدعت ہے_

ویجعلون لما یعلمون نصیباً ممّا رزقناهم تالله تسئلنّ

۷_ عطا شدہ رزق میں باطل معبودوں کا حصہ خیال کرنے کی خداوند عالم نے سرزنش کی ہے_

ویجعلون لما یعلمون نصیباً ممّا رزقناهم تالله تسئلنّ

۸_ اللہ تعالی کے عطا کردہ رزق میں باطل معبودوں کا کچھ حصہ مخصوص کرنے پر خداوند عالم نے مذمت کی ہے_

یجعلون لّما لا یعلمون نصیباً ممّا رزقناهم تالله لستئلنّ

۹_ مشرکین کو خبردار اور مورد مواخذہ قرار دینے کے لیے خداوند عالم نے اپنی ذات کی قسم اٹھائي ہے_

تالله تسئلنّ عمّا کنتم تفترون

۱۰_خداوند عالم پر افتراء باندھنے کی وجہ سے مشرکین کا مورد مواخذہ قرار پانا، یقینی امر ہے_تالله لتسئلنّ عمّا کنتم تفترون

۱۱_ مشکلات سے نجات دینے (جو کہ خداوند عالم کا کام ہے) کی نسبت غیر خدا کی طرف دینے پر شدید مؤاخذہ کیا جائے گا_

ثم اذا کشف الضرّ عنکم اذا فریق منکم بربّهم یشرکون ...ویجعلون لما لا یعلمون نصیباً ...تالله لتسئلنّ عمّا کنتم تفترون

۱۲_بندوں کو رزق پہنچانے میں باطل معبودوں کو دخیل سمجھنا، افتراء ہے_

ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقنا هم تالله لتسئلن عمّا كنتم تفترون

ممکن ہے "تفترون" کا متعلق مشرکین کی جانب سے باطل مبعودوں کے لیے "جعل نصیب" (حصّہ قرار دینا ہو) اور معبودوں کے سہم قرار دینے سے مراد، انہیں رزق پہنچانے کے سلسلہ میں دخیل سمجھنا ہے_

۱۳_خداوند عالم پر افتراء باندھنا (جو امر رزق میں خداوند عالم کے شریک قرار دینے پر مشتمل ہو) شرک ربوبیت پر اعتماد رکھنے والوں کا دائمی فعل ہے_ بربّهم يشركون ...ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقناهم ...كنتم تفترون

۱۴_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا، خداوند عالم کے شدید غضب و ناراضگی کا سبب ہے_

ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقنا هم تالله لتسئلن عمّا كنتم تفترون

مخاطب سے غائب کے صیغہ کی طرف عدول، ممکن ہے مذکورہ نکتہ سے حکایت ہو_ لفظ جلالہ کے ذریعہ قسم اٹھانا اور فعل مجہول "تُسئلنّ " پر نون تاکید کا آنا، نیز ممکن ہے مذکورہ تفسیر پر مؤیّد ہو_

۱۵_ شرک ربوبیّت (رزق پہنچانے میں خدا کا شریک قرار دینا) کے معتقد افراد نے اپنے اعتقاد کی بنیاد، خود ساختہ جھوٹ پر رکھی ہے_ بربّهم يشركون ...ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ...عمّا كنتم تفترون

(مصدر ثلاثی مزید) سے "یفترون"کا معنی جھوٹ ہے اس کے اور کذب (خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا) کے درمیان فرق یہ ہے کہ "افتراء' خود ساختہ اور جعلی ہے_

عوامل اور اسباب کے کردار کو مستقل قرار دینا ، ایسا افتراء ہے جس پر مواخذہ کیا جائیگا_

ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ...تالله لتسئلن عمّا كنتم تفترون

افترائ:خدا پر افتراء باندھنے کے آثار ۱۴; افتراء کی مغضوبیت ۱۴; افتراء کے موارد ۱۶،۱۲

الله تعالي:الله تعالی کے انذار ۹; الله تعالی کی رازقیّت ۵; الله تعالی کی سرزنشیں ۸،۷; الله تعالی کے مواخذے ۱۱ ، ۱۶; الله تعالی کے غضب کے اسباب ۱۴

باطل:باطل معبودوں کا جہل ۴; باطل معبودوں کی رازقیّت ۱۳،۱۲; باطل معبودوں کے سہم المال کی سرزنش ۸; باطل معبودوں کا سہم المال ۶،۳; باطل معبود اور رازقیّت ۱

خدا پر افتراء باندھنے والے:

خدا پر افتراء باندھنے والوں کے مواخذہ کا حتمی ہونا ۱۰

روزي:روزی کا سرچشمہ ۵

شرک:رازقیّت میں شرک ۱۳،۱۲،۱; رازقیّت میں شرک کی سرزنش ۷;شرک افعالی ۲; شرک افعالی پر مواخذہ۱۶; شرک ربوبی کا فضول ہونا ۱۵

طبیعی عوامل: طبیعی عوامل کا کردار۱۶،۲

عقیدہ:باطل معبودوں کی رازقیّت پر سرزنش ۷; شرک ربوبی کا عقیدہ۱۳

قرآن:قرآن مجید کی قسم ۹

قسم:خدا کی قسم ۹

مشرکین:مشرکین اور باطل معبود۳; مشرکین کا مواخذہ ۹;مشرکین کی بدعت گذاري۶; مشرکین کی تہدید ۹; مشرکین کی روزي۵; مشرکین کی فکر۲،۱; مشرکین کی کذب بیاني۱۵; مشرکین کے افتراء ۱۳; مشرکین کے عقیدتی مباني۵; مشرکین کے مواخذ کا حتمی ہونا ۱۰

نجات:غیر خدا کی طرف نجات دینے کی نسبت کی سزا۱۱

آیت ۵۷

﴿وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ﴾

اور یہ اللہ کے لئے لڑکیاں قرار دیتے ہیں جب کہ وہ پاک اور بے نیاز ہے اور یہ جو کچھ چاہتے ہیں وہ سب انھیں کے لئے ہے_

۱_زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی بیٹیوں کے قائل تھے_ويجعلون لله البنات

۲_مشرکین ، وجود خدا کے معتقد تھے_يجعلون لله البنات

۳_خداوند عالم، بیٹیوں جیسی اولاد سے منزّہ ہے_

ويجعلون لله البنات سبحانه

۴_ خداوند علم کے لیے اولاد (بیٹی کا ہونا) نقص ہے_ویجعلون لله البنات سبحانه

تنزیہ کے لیے "سبحان" کا ذکر خداوند عالم کو اس نسبت سے منزّہ و مبرّہ قرار دینا ہے جو مشرکین اس کی طرف دیتے تھے اور یہ تنزیہ اس نقص و عیب سے حکایت ہے جو خداوند عالم کی طرف اولاد کی نسبت دینے سے پیدا ہوتا ہے_

۵_ خداوند عالم، اولاد و نسل سے منزّہ ہے_ویجعلون لله البنات سبحانه

۶_ مشرکین کا خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت دینا ، افتراء اور خودساختہ جھوٹ ہے_
ويجعلون لله البنات سبحانه

۷_ مشرکین کے تمایلات کی بنیاد، خواہشات نفسانی تھي_ولهم ما يشتهون

۸_ مشرکین کے نزدیک ، بیٹا رکھنا پسندیدہ اور بیٹی کا ہونا نا پسندیدہ تھا_ويجعلون لله البنات ...ولهم ما يشتهون

قرینہ مقابلہ کی بناء پر احتمال ہے کہ "ما" سے مراد بیٹے کی صورت میں اولاد ہے_ مشرکین کا خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینے کا مقصد اس کی تنقیص تھا اور یہ اس چیز سے حکایت ہے کہ وہ لڑکی کے وجود سے نفرت کرتے تھے_

۹_ مشرکین کا خداوند عالم کے لیے بیٹی رکھنے اور اپنے لیے دلخواہ اولاد (بیٹا) رکھنے کے بارے میں اظہار نظر کی بنیاد، خواہش نفسانی تھي_ويجعلون لله البنات ...ولهم ما يشتهون

۱۰_ مشرکین ، خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینے کے مقابلے میں اپنی طرف دلخواہ اولاد (بیٹے) کی نسبت دیتے تھے_
ويجعلون لله البنات ...ولهم ما يشتهون

"ولہم" میں ممکن ہے "واو" حالیہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ عاطفہ ہو_ عاطفہ ہونے کی صورت میں جملہ "ما ..." "البنات" پر عطف کی وجہ سے محلاً منصوب ہوگا بہرحال ہر صورت میں مذکورہ تفسیر قابل استفادہ ہے اور خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینا اس بات پر قرینہ ہے کہ "ما یشتہون" میں "ما " سے مراد، بیٹے کی صورت میں اولاد ہے_

اسماء وصفات: صفات جلال ۵، ۴، ۳

افترائ: اللہ تعالی پر افترائ ۶

اللہ تعالي:

الله تعالی اور بیٹی ۳،۴; الله تعالی اور تولید مثل ۵; الله تعالی کا منزّہ ہونا ۳،۴،۵;الله تعالی کی طرف بیٹی کی نسبت ۱،۶،۹،۱۰
جاہلیت:جاہلیت کے مشرکین ۶،۹;جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ ۱
عقیدہ:الله تعالی کے فرزند رکھنے کا عقیدہ۱
علائق و محبت:بیٹے کے ساتھ محبت۸
مشرکین:مشرکین اور بیٹی۸; مشرکین کا بیٹے کو پسند کرنا ۸،۹،۱۰; مشرکین کا عقیدہ ۲; مشرکین کی خواہشات نفسانی کی پرستش۷;مشرکین کی خدا شناسی ۲; مشرکین کی فکر ۱۰;مشرکین کے افترائ۶; مشرکین کے خواہشات کی پیروی کے آثار ۹; مشرکین کے علائق و بحث ۸،۱۰; مشرکین کے میلانات کا سرچشمہ ۷

آیت ۵۸

(وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ)

اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہے_

۱_ لڑکی کی ولادت کی خبر سن کر زمانہٴ جاہلیت کے مشرکین کا چہرہ، غصّہ اور ناراضگی کی شدت سے متغیّر ہوجاتا تھا_
واذا بشّر أحدهم بالانثی ظلّ و جهه مسودّا

۲_ انسان کے نفسیاتی حالات کا اثر، اس کے جسم اور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے_واذا بشّر أحدهم بالانثی ظلّ وجهه
اگرچہ آیات میں فقط ایک مقام پر ذکرہوا ہے کہ خبرچہرے کے تغیّر و تبدل کا باعث ہوتی ہے لیکن یہی ایک مورد مذکورہ دعوی کے لیے کافی اور اس قضیہ کوثابت کررہا ہے_

۳_ ناگوار خبریں، انسان پر اپنا اثرچھوڑتی ہیں_واذا بشّر احدهم بالانثی ظلّ وجهه مسوّدا

۴_ بیٹی کی ولادت کی خبر سن کر مشرکین کا دل غم و غصّہ

سے بھر جاتا تھا اور وہ انتہائي شرمندگی کی وجہ سے اپنا چہرہ نہیں دکھاتے تھے_واذا بشرّ احدھم بالانثی

لغت میں "کظم "کا معنی نفس کے خروج کا راستہ ہے اور نفس کے حبس اور سکوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے

اور آیت میں "کظیم" سے مراد، وہ شخص ہے جو غم واندہ سے پر ہو_

٦_مشرکین، بیٹیاں رکھنے سے نفرت کرنے کے باوجود انہیں خداوند عالم کی طرف نسبت دیتے تھے_

ويجعلون لله البنات ...واذا بشر أحدهم بالانثى ظلّ وجهه مسودّا كظيم

٧_انسان اپنے غصّہ اور جذبات کو کنٹرول کرنے پر قادر ہے_واذا بشّر احدھم بالانثی ظلّ وجھہ مسودّا وھو کظیم

احساسات :احساسات کا معتدل کرنا٧

الله تعالي:الله تعالی کی طرف بیٹی کی نسبت٦

انسان:انسان کا غضب٧; انسان کی انعطاف پذیري٣; انسان کی صفات٣،٧

بدن:بدن میں موثر اسباب٢

بشارت:فرزندکی ولادت کی بشارت٣

جاہلیت:جاہلیت کی رسوم; جاہلیت کے مشرکین٦،٥،١; جاہلیت میں بیٹی ١; جاہلیت میں فرزندکی ولایت

حالات رواني:حالات روانی کے آثار٢

مشرکین:مشرکین اور بیٹی ٦،٥،١; مشرکین کا غم ٥; مشرکین کی صورت ١;; مشرکین کی فکر٦

مشرکین کے غضب کے اسباب١

آیت ۵۹

﴿يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلاَ سَاء مَا يَحْكُمُونَ﴾

قوم سے منھ چھپاتا ہے کہ بہت بری خبر سنائی گئی ہے اب اس کو ذلت سمیت زندہ رکھے یا خاک میں ملادے یقینا یہ لوگ بہت برا فیصلہ کررہے ہیں_

١_ زمانہ جاہلیت میں بیٹیاں رکھنے والے مشرکین کا مخفی اور چھپنے کا سبب وہ ناراضگی تھی جو بیٹی کی ولادت کی خبر سے پیدا ہوتی تھي_واذا بشرّ احدهم بالانثى ...يتورى من القوم من سؤ ما بشرّ به

٢_ لڑکی کی ولادت کی خبر، مشرکین کے لیے ناگوار اور بری خبر تھي_يتورى من القوم من سؤ ما بشرّ به

٣_ زمانہ جاہلیت میں خاندانوں پرمرد کی حاکمیت_

واذا بشّر احدهم بالانثى ظلّ وجهه ...يتورى من القوم من سو ما بشر به ايمسكه على هون ام يدسّه فى التراب

۴_ مشرکین اس بات میں متحيّر اور متردّد تھے کہ نوزاد بیٹی کی کفالت ذلت کے ساتھ کریں یا اسے زندہ در گور کردیں_

أيمسكه على هون ام يدسّه فى التراب

"یمسکہ" میں ضمیر کامرجع "بشربہ" ہے اور اس سے مراد، نوزاد بیٹی ہے اور "علی ہون" "یمسکہ"کی ضمیر مفعول کے لیے حال ہے "ہون" کا معنی ذلّت اور خواری ہے (دسّ) مصدر سے "یدسّ" کا معنی مخفی کرنا ذکر ہوا ہے_

۵_ زمانہ جاہلیت میں خواتین اور لڑکیوں کی کوئي قدر و قیمت نہیں تھی اور وہ مایہ ننگ و عار شمار ہوتی تھیں_

أيمسكه على هون ام يدسّه فى التراب

٦_ زمانہ جاہلیت میں بیٹی رکھنے والے مشرکین، بیٹیوں

کی کفالت کو اپنے لیے ننگ وعار سمجھتے تھے_أیمسکه علی هون

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ"علی ہون" "یمسکہ" کی ضمیر فاعل کے لیے حال ہو_

۷_زمانہ جاہلیت میں مرد حضرات کو اپنی اولاد پر مکمل ولایت و اختیار حاصل تھا_

أیمسکه علی هون ام یدسّه فی التراب

یہ جو خداوند عالم نے نوزاد بیٹیوں کے بارے میں مشرکین کے اس ارادے کا ذکر کیا ہے کہ وہ انہیں زندہ رکھیں یا زندہ در گور کردیں اور کسی دوسرے شخص کو دخیل اور اعتراض کرنے والا قرار نہیں دیا لہذا ممکن ہے یہ مذکورہ نکتہ سے حکایت ہو_

۸_بیٹی رکھنے والے مشرکین، بیٹی رکھنے کی وجہ سے اپنی اجتماعی شخصیت کو خطرے میں دیکھتے تھے_

یتوری من القوم من سوء ما بشرّ به أم یمسکه علی هون أم یدسّه فی التراب

۹_مشرکین کی طرف سے خداوند عالم کے لیے بیٹی اور اپنے لیے بیٹا قرار دینا، نہایت قبیح اور نامناسب فیصلہ تھا_

ویجعلون لله البنات سبحانه و لهم ما یشتهون ... الأ ساء ما یحکمون

۱۰_زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی طرف سے لڑکیوں اور لڑکوں کے مابین تفاوت کا قائل ہونا، نا مناسب اور قبیح فیصلہ تھا_ویجعلون لله البنات سبحانه ولهم ما یشتهون ...الا ساء ما یحکمون

۱۱_نوزاد بیٹیوں کی ذلّت کے ساتھ کفالت یا انہیں در گور کرنے کے بارے میں مشرکین کا ارادہ نہایت قبیح اور نامناسب ارادہ تھا_أیمسکه علی هون ام یدسّه فی التراب الا ساء ما یحکمون

۱۲_خداوند عالم نے مشرکین کو نوزاد بیٹیوں کے بارے میں تصمیم لینے پر خبردار کیا ہے_

أیمسکه علی هون أم یدسّه فی التراب الا ساء ما یحکمون

۱۳_اسلام نے عورتوں اور لڑکیوں کی شخصیت اور حقوق کا دفاع کیا ہے_ألا ساء ما یحکمون

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی طرف بیٹی کی نسبت دینا۹; اللہ تعالی کے انذار۱۲

باپ:باپ کی ولایت۷

بیٹي:بیٹی کا زندہ در گور کرنا۴; بیٹی کے زندہ در گور کرنے

کا ناپسندیدہ ہونا ۱۱

جاہلیت:جاہلیت کی رسوم ۱،۳،۱۱; جاہلیت کے مشرکین ۱، ۲ ،۱۲; جاہلیت کے مشرکین کا بیٹے سے محبت کرنا ۹; جاہلیت کے مشرکین کا متحیر ہونا ۴; جاہلیت کے مشرکین کی فکر۶،۸; جاہلیت کے مشرکین کی ناپسندیدہ قضاوت ۹،۱۰; جاہلیت میں امتیازی سلوک ۱۰ ; جاہلیت میں بیٹی ۲،۳،۸،۱۱،۱۲; جاہلیت میں بیٹی کا بے وقعت ہونا ۵; جاہلیت میں بیٹی کی ذلّت۶ ; جاہلیت میں خاندان کا نظام ۳; جاہلیت میں عورت کا بے وقعت ہونا ۵; جاہلیت میں مرد کی حاکمیت ۳،۷

ذلت:ذلّت کے اسباب

عورت:عورت کی شخصیت ۱۳;عورت کے حقوق ۱۳

فرزند:فرزند پر ولایت ۷

مشرکین:مشرکین اور بیٹی ۱،۲; مشرکین کا فرار ۱; مشرکین کے انذار ۱۲

آیت ۶۰

﴿لِلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّهِ الْمَثَلُ الأَعْلَىَ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

جن لوگوں کا آخرت پر ایمان نہیں ہے ان کی مثال بدترین مثال ہے اور اللہ کے لئے بہترین مثال ہے کہ وہی صاحب عزّت اور صاحب حکمت ہے_

۱_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا بیٹی کو قتل کرنے کا سبب، عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنا ہے_

واذا بشرّ احدهم بالانثی یتوری من القوم ...ام ید سّه فی التراب ...للذین لا یومنون بالاخرة

۲_ عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے، قبیح صفت اور بدسیرت کے مالک ہیں_

للذین لا یومنون بالاخرة مثل السّوئ

"مثل السّوئ" سے مراد جیسا کہ مفسرین کی جماعت نے کہا ہے_بری اور قبیح صفت ہے_

۳_عصر جاہلیت کے مشرکین، عالم آخرت کے منکر تھے_للذین لا یومنون بالآخرة

یہ آیت ان آیات کے سیاق میں ہے جو مشرکین کی مذمت کے بارے میں تھیں اور یہ خود اس پر قرینہ ہے کہ "الذّین" سے مراد، مشرکین ہیں_

۴_جاہل مشرکین کے نزدیک بیٹی رکھنا ، قبیح صفت شمار ہوتا تھا_للذین لا یومنون بالآخرة مثل السوّئ

"مثل السوئ" ایسی مثل ہے جو کہ جاہل مشرکین بیٹی والوں کے لیے استعمال کرتے تھے اور ان کی اس سے مراد بد حالی اور برائي کے لیے ضرب المثل تھا یہ جو خداوند عالم نے نوزاد بیٹی کے بارے میں ان کے نظریے کو بیان اور ان کی مذمت کرنے کے بعد، "مثل السوئ" کو خود ان کی طرف نسبت دی ہے ممکن ہے مذکورہ مطلب پر قرینہ ہو_

۵_عالم آخرت پر ایمان نہ لانا، قبیح ہے نہ کہ بیٹی رکھنا_للذین لا یومنون بالآخرة مثل السّوئ

احتمال ہے کہ آیت ان مشرکین پر انگشت نمائي کررہی ہے جو بیٹی رکھنے کو"مثل السّوئ" سے تعبیر کرتے تھے اور خداوند عالم جواب دے رہا ہے کہ عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنا "مثل السّوئ" ہے_

٦_عالم آخرت پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے مشرکین، قبیح صفت کے مالک ہیں_
للذین لا یومنون بالآخرة مثل السّوئ

اسم ظاہر کی جگہ" الذین" موصول کو قرار دینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا بد صفت سے متصف ہونا ان کے کفر کی وجہ سے ہے_

۷_عقیدہ، انسان کی روحانی صفات اور خصلتوں پر موثر ہوتا ہے_للذین لا یومنون بالآخرة مثل السّوئ

۸_فقط خداوند عالم، بلندترین صفات کا مالک ہے_ولله المثل الا علي

۹_بلندترین صفات کا مالک ہونا، اس بات پر دلیل ہے کہ خداوند عالم مشرکین کی ناروا نسبتوں سے منزّہ ہے_
ویجعلون لما لا نصیباً ممّا رزقناهم ... کنتم تفترون ...ویجعلون لله النبات سبحانه ...ولله المثل الا علي

۱۰_خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینا ، اس کی بلند صفات اور اس کے بلند و برتر مقام سے سازگار نہیں ہے_
ولله المثل الاعلي

عبارت" ولله المثل الا علي" اس ناروا نسبت کے جواب کے مقام پر ہے جو مشرکین خداوند عالم کی طرف دیتے تھے اور وہ نسبت خدا کے لیے بیٹی کا ہونا ہے در حالانکہ خداوند عالم بلند

ترین صفات کا مالک ہے اور یہ نسبت اس دعوی کے ساتھ سازگار نہیں ہے_

۱۱_خداوند عالم عزیز (ناقابل شکست) اور حکیم (صاحب حکمت) ہے_وهو العزيز الحكيم

۱۲_عزت اور حکمت، خداوند عالم کی عالی ترین صفات کا مظہر ہیں_ولله المثل الا على وهو العزيز الحكيم

۱۳_خداوند عالم کی عزت و حکمت اس چیز سے سازگار نہیں کہ اس کی طرف بیٹی کی نسبت دی جائے_

ويجعلون لله البنات ...وهو العزيز الحكيم

۱۴_عن الصادق عليه‌السلام في معنى قوله تعالي"ولله المثل الا علي" انّه قال: الذى لا يشتبه شى ولا يوصف ولا يتوهم ملاك المثل الا علي"(۱)

امام صادق سے خداوند عالم کے اس قول "ولله المثل الآ علي" کے معنی کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے: آپ عليه‌السلام نے فرمایا: خداوند عالم وہ ذات ہے جس کے مشابہ کوئی چیز نہیں اور وہ قابل توصیف نہیں ہے اور نہ ہی وہ وہم و خیال میں سما سکتا ہے اوریہی "ولله المثل الا علي"کا مطلب ہے_

آخرت:آخرت کو جھٹلانے والوں کی پلیدی ۲; آخرت کو جھٹلانے والے ۳

اسماء وصفات: حکیم ۱۱; عزیز۱۱

اللہ تعالي:اللہ تعالی کا بے نظیر ہونا ۱۴; اللہ تعالی کی توصیف ۱۴; اللہ تعالی کی حکمت ۱۲،۱۳; اللہ تعالی کی صفات۸، ۱۱، ۱۰،۹; اللہ تعالی کی طرف بیٹی کی نسبت دینا۱۳، ۱۰; اللہ تعالی کی عزّت ۱۲،۱۳; اللہ تعالی کے مختصّات۸; اللہ تعالی کے منزّہ ہونے کے دلائل ۹

جاہلیت:جاہلیت کی رسوم۱; جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ۳; جاہلیت کے مشرکین کی فکر ۴; جاہلیت میں بیٹی ۴; جاہلیت میں دخترکشی کا سرچشمہ ۱

روایت:۱۴

صفات:عالی ترین صفات ۸،۹،۱۰; ناپسندیدہ صفات ۵

عقیدہ:عقیدہ کے نفسیاتی آثار ۷

---

۱) توحید صدوق، ص۳۲۴، ح۱، ۵۰تفسیر برہان، ج۲، ص۳۷۳، ح۴_

آيت ٦١

﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاء أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ﴾

اگر خدا لوگوں سے ان کے ظلم کا مواخذہ کرنے لگتا تو روئے زمین پر کسی رینگنے والے کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ سب کو ایک معین مدّت تک کے لئے ڈھیل دیتا ہے اس کے بعد جب وقت آجائے گا تو پھر نہ ایک ساعت کی تاخیر ہوگی اور نہ تقدیم_

١_خداوند عالم، ظالم افراد کو مہلت دیتا ہے اور انہیں ان کی خلاف کاریوں کے مقابلہ میں فوراً ہلاک کرتا ہے_

ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة ولكن يوخّر هم الى اجل: مسمّي

ظلم کے معنی_ جو کہ اشیاء کو ان کے مناسب مقام پر قرار نہ دینا ہے_ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے مراد، ہر غلط اور نامناسب کام ہے_

٢_ظالم انسانوں کا مورد مؤاخذہ قرار پانا، خود ان کے عمل کا نتیجہ ہے_ولو يؤاخذالله الناس بظلمهم

٣_ خداوند عالم کی طرف سے ظالم افراد کے دنیاوی مؤاخذہ کی صورت میں زمین پر چلنے والی کوئي چیز باقی نہیں رہے گي_

ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة

٤_ خدا پر افتراء اور شرک کی سزا، اس قدر شدید اور سخت ہے کہ اس کے تحقق کی صورت میں تمام چلنے والی اشیاء اس سے محفوظ نہیں رہیں گي_

بربّهم يشركون ...كنتم تفترون _يجعلون لله البنات ولويوا خذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة

٥_ خداوند عالم کی طرف نامناسب امور کی نسبت دینا اور بیٹیوں کا قتل، ایک ظالمانہ فعل ہے_

كنتم تفترون _ ويجعلون لله البنات سبحانه ...ا م يدسّه فى التراب ...ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة

آیات کا سیاق جو کہ مشرکین اور خدا کے بارے میں ان کے باطل عقائد کے سلسلہ میں تھا کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے "الناس" سے مراد، مشرکین ہوں اور "الناس" پر الف لام عہد ذکری ہو_

٦_ خداوند عالم کی طرف ناروا باتوں کی نسبت دینے کے با وجود مشرکین مکہ دنیاوی عقوبت میں گرفتار نہ ہوئے اور انہیں زندگی کی مہلت مل گئي_كنتم تفترون _ويجعلون لله لبنات ... ولو يؤاخذ الله الناس من بظلمهم ما ترك عليها من دابّة

۷_ ظالموں کے دنیاوی مؤاخذہ اور عقوبت پر خداوند عالم کی تصمیم کی صورت میں تمام انسان ہلاک ہو جاتے اور ان کی نسل ختم ہو جاتی_ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة

احتمال ہے کہ "الناس" اور "بظلمهم" کے قرینہ نیز گناہ گار کے گناہ سے متناسب سزا کی بناء پر "دابّۃ" سے مراد، انسان ہوں_

۸_ تمام انسانوں کی موت کا وقت، مقرر ہے_ولكن يوخّر هم الى ا جل مسمّي

۹_ ظالم افراد کو وقتی طور پر معاف کرنا اور ان کی عقوبت اور مؤاخذہ میں تاخیر کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑدیا گیا ہے_ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة ولكن يوخّر هم الى اجل مسّمي

۱۰_ تمام انسان ایک قسم کے گناہ اور نامناسب فعل کے مرتکب ہوتے ہیں_

ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة

کلمہ "الناس" پر الف لام استغراق کی وجہ سے عمومیت پر دلالت کر رہا ہے اور نیز یہ کہ عقوبت اور مؤاخذہ کی صورت میں کوئي انسان (اگر دابہ سے مراد انسان ہوں) باقی نہیں بچے گا ممکن ہے یہ مذکورہ تفسیر کے لیے موید ہو_

۱۱_ ظالم انسانوں کی سزا اور مؤاخذہ، مقررہ وقت پر انجام پائے گا_ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ...ولكن يوخّر هم الى اجل مسمّي

۱۲_ ظالم انسانوں کی موت کا وقت مقرر ہونا، ان کے مؤاخذہ اور عقوبت کو تاخیر میں ڈالنے پر دلیل ہے_

ولو يؤاخذه الله الناس بظلمهم ...ولكن يوخّر هم الى اجل : مسمّي

۱۳_ انسانوں کے لیے موت کا وقت مقرر کرنا اور ظالموں کو سزا اور مؤاخذہ دینے کا ارادہ کرنا یا اسے موخّر کرنا خداوند عالم کے اختیار میں ہے_

ولو يؤاخذه الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة ولكن يوخّرهم الى اجل: مسمّي

۱۴_ زمین پر زندگی کی بقاء کی مصلحت، ظالموں کو دنیاوی سزا دینے کی مصلحت سے زیادہ اہم ہے_

ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابّة ولكن يوخرّ هم الى اجل: مسمّي

۱۵_ ظالم انسانوں کی موت کا مقرر وقت پہنچتے ہی وہ بغیر کسی فاصلہ کے فوراً مرجائیں گے_

فاذا جاء ا جلهم لا يستا خرون ساعة ولا يستقدمون

۱٦_ کوئي سبب بھی انسانوں کی موت کے مقررہ وقت میں کمی و بیشی نہیں کر سکتا_

فاذا اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون

۱۷_"عن ابی عبدالله" ...وامّا الاجل المســـمّی فهو الذی ینزّل ممّا یرید ان یکون من لیلة القدر الی مثلها من قابل ..."(۱)

امام صادق عليه السلام سے روایت نقل ہوئي ہے..."اجل مسمّي"یہ ہے کہ خداوند عالم ایک شب قدر سے دوسری شب قدر کے ما بین جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا وقت پہنچ جاتا ہے_

۱۸_"عن ابی عبدالله عليه السلام " ...قال: تعدّ السنین ثم تعّد الشهور ثم تعدّ الایام ثم تعدّا الساعات ثم تعّد النفس "فإذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون"(۲)

امام صادق عليه السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا: عمر کے سال شمار ہوتے ہیں پھر اس کے مہینہ اور پھر اس کے دن اور اس کے بعد اس کی گھڑیاں اور پھر انسان کے سانس: فإذا جاء اجلهم

۱۹_"عن ابی عبدالله عليه السلام فی قوله تعالي"اجل مسمّی "قال : ...هو الذی قال الله : (اذا جاء أجلهم لایستأخرون ساعة ولا یستقدمون" وهوالذی سمّی لملك الموت فی لیلة القدر...(۳)

امام صادق عليه السلام سے اجل مسمّی کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا کہ وہ اجل یہ ہے کہ جس کے بارے میں خداوند عالم نے یہ فرمایا ہے:"اذا جاء اجلهم دیستا خرون ساعة ولا یستقدمون" اور وہی ہے کہ جس کا ذکر شب قدر میں آسمان کے ملائکہ کے لیے کیا گیا ہے اور وہ معین شدہ ہے_

---

۱) تفسیر عیاشی ،ج۱،ص۳۵۴،ح۵، نوراثقلین،ج۱،ص۷۰۳، ح۱۴

۲)کافی ج۳، ص۲٦۲،ح۴۴ نورا لثقلین ،ج۲، ص۲۷ ح۹۸_

۳) تفسیر عیاشی ،ج۱،ص۳۵۴، ح٦نورا لثقلین ،ج۲ ،ص۲۷ ، ح۱۰۰_

اجل:اجل مسمّي۸،۱۵; اجل مسمّی سے مراد۱۷; اجل مسمّی کا حتمی ہونا ۱۶،۱۸،۱۹; اجل مسمّی کو معین کرنے کا سرچشمہ ۱۳
افترائ:اللہ تعالی پر افتراء ۶; اللہ تعالی پرافتراء کا ظلم ہونا ۵; اللہ تعالی پر افتراء کی سزا۴
اللہ تعالي:اللہ تعالی کا ارادہ ۷; اللہ تعالی کی سنتیں ۱; اللہ تعالی کی مہلتوں کا فلسفہ ۳; اللہ تعالی کی مہلتیں ۱،۶
انسان:انسانوں کا ختم ہو جانا ۷; انسان کا معصیت کرنا ۱۰; انسانوں کی اجل ۸،۱۳; انسانوں کی موت ۱۵
دخترکشي:دخترکشی کا ظلم ہونا ۵
روایت:۱۷،۱۸،۱۹
سنت الہي:الہی سنت کا مہلت دینا ۱
سزا:سزا کے مراتب
شرک:شرک کی سزا۴
ظالمین:ظالموں کو مہلت دینا ۱،۹، ۱۴; ظالموں کو مہلت دینے کا فلسفہ ۳،۱۲; ظالموں کی دنیاوی سزا۱۴; ظالموں کی دنیاوی سزا کے آثار۷; ظالموں کی سزا۲; ظالموں کی سزا کا حتمی ہونا ۱۱; ظالموں کی سزا کا سرچشمہ ۱۳; ظالموں کی سزا کی تاخیر کا فلسفہ ۱۲; ظالموں کی سزا میں تاخیر۹،۱۳; ظالموں کے دنیاوی مؤاخذہ کے آثار ۷
ظلم:ظلم کے موارد۵
عذاب:عذاب کے اسباب۲
عمل:عمل کے آثار۲
گناہ گار:۱۰
مکّہ کے مشرکین:مکّہ کے مشرکین کا افترائ۶; مکّہ کے مشرکین کو مہلت دینا ۶
نسل:نسل کی بقاء کی اہمیت ۱۴

آیت ٦٢

﴿وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَى لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ﴾

یہ خدا کے لئے وہ قرار دیتے ہیں جو خود اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں یہ غلط بیانی بھی کرتی ہیں کہ آخرت میں ان کے لئے نیکی ہے حالانکہ یقینی طور پر ان کے لئے جہنم ہے اور یہ سب سے پہلے ہی ڈالے جائیں گے _

١_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی طرف ایسی چیزوں کی نسبت دیتے تھے _ جنہیں وہ خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے تھے _ويجعلون لله ما يكرهون

ما قبل آیات (ویجعلون للہ البنات) کے قرینہ کی بناء پر ""یجعلون" (وہ قرار دیتے ہیں) سے مراد، نسبت دینا اور متصف کرنا ہے_

٢_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، اپنے ہاں بیٹی کی ولادت سے نفرت کرتے تھے _

ويجلعون لله البنات ...واذا بشرّ احدهم بالانثى ظلّ وجهه مسوداً و هو كظيم ...ويجعلون لله ما يكرهون

آیت نمبر (٥٧) "ویجعلون للہ البنات" کے قرینہ کی بناء پر "ما یکرہون" میں "ما " سے مرد ممکن ہے "بنات" ہو_

٣_ مشرکین، خداوند عالم کی پاکیزگی کو ختم اور اس کی عظمت کو کم کرنے کے در پے تھے_ويجعلون لله ما يكرهون

احتمال ہے کہ خداوند عالم کی طرف مشرکین کا ایسی مذموم چیز کہ جو خود ان کے لیے ناپسندیدہ تھی کی نسبت دینے کا مقصد، ممکن ہے مذکورہ نکتہ ہو_

٤_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی طرف ناروا چیزوں کی نسبت دینے کے باوجود اس کی

ذات پریقین رکھتے تھے_ويجعلون لله ما يكرهون

۵_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، جھوٹ بولنے والے اور جھوٹے مطالب کوآراستہ و مزّین کرنے والے تھے_
وتصف السنتهم الكذب

"الكذب ""تصف" کا مفعول ہے _ مشرکین کے لیے فعل "يكذب "کی بجائے اس طرح صفت لانا ، اس چیز سے حکایت ہے کہ وہ جھوٹے مطالب کی توصیف کرتے اور ان کو آراستہ و مزّین صورت میں پیش کرتے تھے_

٦_ خداوند عالم کی طرف ناپسندیدہ امور کی نسبت دینے کے باوجود ، مشرکین اپنے لیے اچھی عاقبت کا دعوی کرتے تھے_
ويجعلون لله ما يكرهون و تصف السنتهم الكذب ان لهم الحسنى

۷_ مشرکین کا اپنے لیے اچھے انجام کا دعوی کرنا ، ایک جھوٹا اور حقیقت سے دور دعوی تھا_وتصف السنتهم الكذب ان لهم الحسنى "ا ن لهم الحسنى ""الكذب" کے لیے بدل ہے_

۸_ مشرکین یہ دعوی کرتے تھے کہ جنت ان کے لیے ہے_وتصف السنتهم الكذب ان لهم الحسنى

احتمال ہے کہ بعد والے جملہ "ان لہم النار" کے قرینہ کی بناء پر "ان لہم الحسني" سے مراد، بہشت ہو_

۹_ مشرکین ، بیٹے کے ذریعہ اپنی نسل کو باقی رکھنا ، اپنے لیے نیک انجام خیال کرتے تھے_
ويجعلون لله ما يكرهون و تصف السنتهم الكذب ان لهم الحسنى

احتمال ہے کہ "يجعلون لله البنات ...و لہم ما يشتہون" اور "يجعلون لله ما يكرہون" کے قرینہ کی بناء پر "الحسنى" سے مراد، مشرکین کا ان بیٹوں کے ذریعہ کہ جن کا وہ اپنے لیے دعوی کرتے تھے ، نسل کو جاری رکھنا ہے_

۱۰_ خداوند عالم کی طرف ناروا امور کی نسبت دینے کے مقابلہ میں مشرکین اپنے لیے برتر چیزوں کے قائل تھے_
ويجعلون لله ما يكرهون ...ان لهم الحسنى

۱۱_ بے شک، خداوند عالم پر افتراء باندھنے والے مشرکین کی سزا ، جہنم کی آگ ہے_لاجرم ان لهم النار

۱۲_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا اور اس کی طرف ناروا نسبت دینا ، جہنم کی آگ کا سبب ہے_
عمّا كنتم تفترون ويجعلون لله البنات ...ويجعلون لله ما يكرهون ...لا جرم ان لهم النار

۱۳_ مشرکین، سب سے پہلے جہنم کی آگ میں داخل ہو نگے_لا جرم ان لهم النار و انهم مفرطون

(فرط مصدر) سے مفرط کا معنی آگے ہونا، سبقت اور جلدی کرنا ہے_

۱۴_ افتراء باندھنے والے مشرکین کو جہنم میں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور ان کو فراموش کردیا جائے گا_

لا جرم ان لهم النار انهم مفرطون

لغت میں "فرط" کا معنی ترک ذکر ہوا ہے اور مذکورہ تفسیر اسی معنی کی بناء پر ہے_

افترائ: اللہ تعالی پر افتراء ۱،۱۰; اللہ تعالی پر افتراء باندھنے کی سزا ۱۲

اللہ تعالي: اللہ تعالی پر افتراء باندھنے والوں کا جہنم میں ہونا ۱۴; اللہ تعالی پر افتراء باندھنے والوں کی سزا ۱۱; اللہ تعالی پر افتراء باندھنے والے افراد ۳،۱; اللہ تعالی کی پاکیزگی کو ختم کرنا ۳

بیٹي: بیٹی سے نفرت

جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسومات ۲; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا افتراء ۱; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا بیٹے کو پسند کرنا ۹; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا جھوٹ بولنا ۵; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا دعوي ۸; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی خدا شناسی ۴; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ ۴; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی فکر ۹; زمانہ جاہلیت کے مشرکین ۱،۶،۷; زمانہ جاہلیت کے مشرکین کے سلوک کا طریقہ ۵; زمانہ جاہلیت میں بیٹی کا وجود ۲

جہنم: جہنم کے اسباب ۱۱،۱۲; جہنم میں پہلے داخل ہونے والے ۱۳

جھوٹ: جھوٹ بولنے والے افراد ۵; جھوٹ کو مزّین و آراستہ کرنا ۵

مشرکین: مشرکین اور جنت ۸; مشرکین اور نیک انجام ۶،۷،۹; مشرکین جہنم میں ۱۳،۱۴; مشرکین کا باطل دعوی ۷،۸; مشرکین کو فراموش کردیا جانا ۱۴; مشرکین کی دشمني ۳; مشرکین کی سزا ۱۱; مشرکین کی نسل کی بقائ ۹; مشرکین کے افتراء ۱۰; مشرکین کے تسلط کی خواہش ۱۰; مشرکین کے دعوے ۶

آیت ٦٣

﴿تَاللّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

اللہ کی اپنی قسم کہ ہم نے تم سے پہلے مختلف قوموں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کاروبار کو ان کے لئے آراستہ کردیا اور وہی آج بھی ان کا سرپرست ہے اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے ـ

١ـ ظہور اسلام سے قبل، مختلف امتوں کی طرف انبیاء کو بھیجنے کے سلسلہ میں خداوند عالم کا اپنی ذات کی قسم اٹھانا ـ

تالله لقد ارسلنا الى امم مين قبلك

٢ـ خداوند عالم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے، امتوں میں انبیاء کو بھیجا ہے ـ تالله لقد ارسلنا الى امم من قبلك

٣ـ شیطان نے گذشتہ امتوں کے قبیح اعمال کو ان کی نگاہوں میں مزّین کرکے پیش کیا ہے ـ

لقد ارسلنا الى امم من قبلك فزين لهم الشيطان اعملهم

عمل و کردار کو مزین کرنا اور آیت کا ذیل "ولہم عذاب الیم" اس بات پر قرینہ ہے کہ اعمال سے مراد، نامناسب اور قبیح کردار ہے ـ

٤ـ نامناسب اعمال کو مزّین کرکے پیش کرنا، شیطان کے اغوا کرنے کا ایک طریقہ ہے ـ فزيّن لهم الشيطن اعملهم

٥ـ انسان خوبصورتی کی طرف میلان وجھکاؤ رکھتا ہے جبکہ بدصورتی سے منہ پھیرتا ہے ـ فزين لهم الشيطن اعملهم

چونکہ شیطان، لوگوں کے قبیح اعمال کو آراستہ کرکے پیش کرتا ہے اور اس طرح وہ ان کو گمراہ

کرتا ہے یہ مذکورہ نکتہ پر علامت ہے_

٦_ گذشتہ امیتں شیطان پر فریفتہ ہوئیں او رانھوں نے انبیاء کی اطاعت نہیں کي_

لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزّ ین لھم الشیطان اعمالھم

اس آیت میں امتوں کو دیئے گئے وعدہ عذاب کے قرینہ کی بناء پر جملہ "زیّنا لہم الشیطان" اس بات سے کنایہ ہے کہ وہ انبیاء کے سامنے سر تسلیم خم نہیں ہوئیں_

٧_ ظاہری نمود و نمائش کے ذریعہ ،دوسروں کو دھو کہ دینا شیطانی اور مذموم کام ہے_فزیّن لھم الشیطان اعمالھم

٨_وہ امتیں جنھوں نے شیطانی کی گمراہی کے تحت تاثیر، انبیاء کی اطاعت نہیں کی وہ شیاطین کی ولایت کے زیر سایہ ہیں_

امم من قبلك فزیّن لھم الشیطان اعمالھم فھو ولیّھم الیوم

٩_ مشرکین کا خداوند عالم پر افتراء اور اس کی طرف ناروا نسبت دینے کا سرچشمہ ، شیطان کی گمراہی ہے _

ویجعلون للہ النبات ... ویجعلون للہ ما یکرھون ... لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزیّن لھم الشیطان اعمالھم

گذشتہ امتوں کے درمیان انبیاء کی بعثت اور ان کا شیاطین کی گمراہی کے تحت تاثیر قرار پانے کاذکر، ممکن ہے ان مشرکین مکّہ پر انگشت نمائي ہو جو خداوند عالم کی طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیتے تھے_

١٠_ مشرکین کے منفی پروپیگنڈہ اور افتراء کے مقابلے میں خداوند عالم نے پیغمبر اکرم ﷺ کو تسلّی دی ہے_

ویجعلون للہ البنات ...ویجعلون للہ ما یکرھون ... تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزیّن لھم الشیطان اعمالھم

ان آیات کہ جن کا سیاق ایک ہے ان میں غیب کے صیغہ سے مخاطب کی طرف انصراف کرنے سے احتمال یہ ہے کہ یہ مذکورہ مطلب کی خاطر ہو_

١١_ شیطان کی ظاہری نمود نمائش ، انبیاء کی تحریک کے لیے مانع ہے_تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزیّن لھم الشیطان اعمالھم

١٢_ شیطان کی گمراہی اور اس کا ظاہرسازی کو تسلم کرنا ، اس کی سرپرستی کو قبول کرنے کا سبب ہے_

فزّ ین لھم الشیطان اعمالھم فھو و لیّھم الیوم

١٣_طول تاریخ میں انبیاء کی مخالفت کے واقعات ایک جیسے ہیں_

تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزّ ین لھم الشیطان اعمالھم فھو ولیّھم الیوم

١٤_ انبیاء کی دعوت کا مناسب جواب نہ دینے والی امتوں کے لیے دردناک عذاب ہے_

ولهم عذاب اليم

۱۵_ خداوند عالم نے مشرکین کو شیطان کے گمراہ کرنے اور اس کی ظاہری سازش سے اجتناب کرنے سے خبردار کیا ہے_

تاالله لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزيّن لهم الشيطان اعمالهم ... ولهم عذاب اليم

اغوا کرنا: اغوا کرنے کی سرزنش ۷

افترائ: خدا کی طرف افتراء باندھنے کا سرچشمہ ۹

الله تعالي: الله تعالی کی قسم ۱; الله تعالی کے انذار ۱۵

امتیں: امتوں کے عمال کو مزّین کرنا ۳

انبیاء: انبیاء کی تاریخ ۱۳،۲; انبیاء کی تحریک کے موانع ۱۱; انبیاء کے دشمن ۱۳; بعثت انبیاء ۱; حضرت محمد صلی الله علیه وآله وسلم سے قبل انبیاء ۲،۱

انسان: انسان کی زیبائی طلبي ۵; انسان کے میلانات ۵

برائي: برائي سے نفرت ۵

تاریخ: تاریخ کا تکرار ۱۳

شیطان: شیطان سے اجتناب ۱۵; شیطان کا ورغلانا ۳، ۱۵; شیطان کی سرپرستی کا زینہ ۱۲; شیطان کی سرپرستی کے شامل حالاافراد ۸; شیطان کے پیروکار ۶; شیطان کے پیروکاروں پر ولایت ۸; شیطان کے ورغلانے کی روش ۴; شیطان کے ور غلانے کے آثار ۱۱،۹; شیطان کے بہکاوے میں آنے کے آثار ۱۲

عذاب: عذاب کے اسباب ۱۴; عذاب کے مراتب ۱۴

عصیان: انبیاء کی معصیت ۱۴،۶; انبیاء کی معصیت کرنے کے آثار ۸; انبیاء کی معصیت کرنے والوں کو سزا ۱۴

عمل: شیطانی عمل ۷; ناپسندیدہ عمل ۷; ناپسندیدہ عمل کو مزیّن کرنا ۴،۳

قرآن: قرآن کی قسمیں ۱

گذشتہ امتیں :گذشتہ امتوں کا ورغلانے میں آجانا ٦

میلانات :زیبائي کی طرف میلانات ٥

محمد ﷺ : محمد ﷺ کی دلداري ١٠

مشرکین:مشرکین کا افترائ ١٠; مشرکین کے افتراء کا سرچشمہ ٩

مشرکین مکّہ :مشرکین مکہ کو انذار ١٥

آیت ٦٤

﴿وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلاَّ لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾

اور ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان مسائل کی وضاحت کردیں جن میں یہ اختلاف کئے ہوئے ہیں اور یہ کتاب صاحبان ایمان کے لئے مجسمہ ہدایت اور رحمت ہے_

١_ قرآن، خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل شدہ کتاب ہے_وأنزلنا عليك الكتاب

"الکتاب" میں "الف لام" عہدی ذہنی ہے اور اس سے مراد، قرآن کریم ہے_

٢_ قرآن، نزول کے ابتدائي زمانہ سے ہی کتاب کے عنوان سے جانا پہچانا جاتا ہے_وما أنزلنا عليك الكتاب

٣_ قرآن کریم کے نزول کا مقصد، لوگوں کے عقائدی اختلافات کی وضاحت کرنا ہے_

وما أنزلنا عليك الكتاب الاّلتبيّن لهم الذى اختلفوا فيه

٤_ لوگوں کے عقائدی اختلافات کی وضاحت کرنا ،

نہایت اہم اور ضروری امر ہے_وما أنزلنا علیك الکتب الاّ لتبيّن لھم الذی اختلفو ا فیه

٥_لوگوں کے عقائدی اختلاف کو حل کرنے کے لیے قرآن مجید کی وضاحت کرنا، پیغمبر اکرم کی ایک ذمہ داری ہے_
وما أنزلناعلیك الکتاب لتبيّن لھم الذی اختلفوا فیه

٦_ قرآن، معاشرہ میں عملی طور پر متحقق ہونے کے لیے ایک مفسر قرآن کا محتاج ہے_
وما أنزلنا علیك الکتاب التبيّن لھم الذی اختلفوا فیه

٧_ انسان، عقائدی اختلافات کو دور کرنے اور صحیح و برتر عقیدہ تک رسائي حاصل کرنے کے لیے وحی اور آسمانی تعلیمات کا محتاج ہے_وما أنزلنا علیك الکتاب لتبيّن لھم

٩_قرآن مجید، مؤمنین کے لیے ہدایت اور رحمت کی کتاب ہے_وما أنزلنا علیك الکتاب ...ھديً ورحمة لقوم یومنؤن

انسان :انسان کی معنوی ضرورتیں ٧

ضرورتیں :دین کی ضرورت ٧; وحی کی ضرورت ٧

عقیدہ:عقیدتی اختلاف کو بیان کرنا٣; عقیدتی اختلاف کو حل کرنا ٥،٧; عقیدتی اختلاف کو حل کرنے کی اہمیت ٣; عقیدہ کی تصحیح کے عوامل و اسباب٧

علماء:علماء کی ذمہ داری ٦

قرآن:تاریخ قرآن ٢; قرآن کا کردار٦; قرآن کا نزول ١; قرآن کا وحی ہونا ١; قرآن کا ہدایت کرنا٣،٩; قرآن کو بیان کرنا٥; قرآن کو بیان کرنے کی اہمیت٦; قرآن کی رحمت٩; قرآن کے اسماء گرامي٢

کتاب:٢

مؤمنین:مؤمنین پر رحمت٩; مؤمنین کی ہدایت ٩

محمد ﷺ :محمد ﷺ اور قرآن ٨; محمد ﷺ کا علم٨; محمد ﷺ کو وحی ١; محمد ﷺ کی ذمہ داری ٥

آیت ٦٥

﴿وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ﴾

اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کیا ہے اس میں بھی بات سننے والی قوم کے لئے نشانیاں پائي جاتی ہیں_

١_ خداوند عالم آسمان سے پانی (بارش) کو نازل کرنے والا ہے_والله انزل من السّماء ماء

٢_ آسمان ، پانی کا سرچشمہ ہے_والله انزل من السّماء ماء

٣_ خداوند عالم ، بارش کے پانی کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ کرنے والا ہے_
والله انزل من السّماء ماء فا حيا به الارض بعد موته

٤_ خداوند عالم نے پانی کو زندہ موجودات کے لیے مایہ حیات قرارديا ہے_فا حيا به الارض بعد موته

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "الارض" "اہل زمین" سے مراد ، ایسے زندہ موجودات ہوں جو زندگی اور موت کی لیاقت رکھتے ہوں_

٥_ زمین، پانی سے بہرہ مند ہونے سے پہلے حیات سے محروم تھي_فاحياء به الارض بعد موته

٦_ طبیعی اسباب، خداوند عالم کی مشیت و ارادہ کے جاری ہونے کا مقام ہیں_
والله انزل من السماء ماء فاحيا ء به الارض بعد موته

یہ جو خداوند عالم نے زمین کو پانی کے ذریعہ ، زندہ کیا (فاحیا بہ الارض) ممکن ہے مذکورہ تفسیر کو بیان کررہا ہو_

۷_ آسمان سے ، بارش کا نزول اور اس کا ذریعہ ،مردہ زمین کا زندہ ہونا ، خداوند عالم کی نشانی ہے_

واللہ انزل من السّماء ماء فا حیا بہ الارض بعد موتھا_ ان فی ذلك لایة

۸_ بارش کے پانی اور موجودات کی حیات کا خداوندعالم کی نشانی ہونا ، اہل حق کے لیے قابل درک ہے_

واللہ انزل من السماء ماء ...ان فی ذلك لایة لقوم یسمعون

۹_ حق کی سماعت، حقائق کو درک کا پیش خیمہ ہے_إن فی ذلك لا یة لقوم یسمعون

آسمان:آسمان کے فوائد ۲

آیات خدا:اللہ تعالی کی آفاقی آیات ۷; آیات خدا کو درک کرنا۸

برسنا:بارش کا برسنا ۷; بارش کے فوائد ۳; بارش کے برسنے کا سرچشمہ ۱

پانی:پانی کے فوائد۵،۴; پانی کے منابع ۲

حقائق:حقائق کو درک کرنے کا پیش خیمہ ۹

حق:حق کو قبول کرنے کے آثار۶; حق کو قبول کرنے والوں کا ادراک ۸

خدا :خدا کا زندگی عطا کرنا۳;خدا کی مشیت کے مقامات کا اجراء ۶; خدا کے افعال ۳،۱

زمین:زمین پرزندگی عطا کرنے کا سرچشمہ۳; زمین پرزندگی کے اسباب۵; زمین کو زندگی عطا کرنا ۷; زمین کی تاریخ۵

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کا کردار۶

موجودات:موجودات کی زندگی کے اسباب۴

آیت ٦٦

﴿وَإِنَّ لَكُمْ فِي الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَناً خَالِصاً سَآئِغاً لِلشَّارِبِينَ﴾

اور تمھارے لئے حیوانات میں بھی عبرت کا سامان ہے کہ ہم ان کے شکم سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکالتے ہیں جو پینے والوں کے لئے انتہائي خوشگوار معلوم ہوتا ہے _

١_ اونٹ ، گائے اور گوسفند میں انسانوں کے لیے درس عبرت ہے_وان لکم فی الانعام لعبرة نسقیکم

"انعام" اونٹ ، گائے اور گوسفند کو کہا جاتا ہے_

٢_ خداوند عالم ،اونٹ ، گائے اور گوسفند کے داخل معدہ میں فضلات اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکالنے والا ہے_وان لکم فی الانعام لعبرة نسقیکم ممّا فی بطونه من بین فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین

"فرث" وہ گوبر ہے جو معدے کے اندر ہو اور ابھی باہر نہ نکلا ہو_

٣_ اونٹ گائے اور گوسفند کے داخل معدہ میں فضلات اور خون کے درمیان سے خالص دودھ کو نکالنے اور اس کو پینے کے قابل بنانا ، خداوندعالم کی نشانی ہے_وانّ لکم فی الا نعم لعبرة نسقیکم ممّا فی بطونه من بین فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین

٤_ اونٹ، گائے اور گوسفند کے غذائي فضلہ اور خون کے درمیان سے خالص دودھ کو خارج کرنے میں انسانوں کے لیے عبرت ہے_وانّ لکم فی الا نعم لبعرةٌ نسقیکم ممّا فی بطونه من بین فرث ودم لبناًخالصاً سائغ

للشاربین

۵_ اونٹ ، گائے اور گوسفند کا دودھ پینے کے قابل ، سالم اور تناول میں سہل ہے_

وان لکم فی الا نعم لعبرۃٌ نسقیکم ممّا فی بطونه من بین فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین

"خالصاً" (ہرچیز کا نچوڑ) اس کی سلامتی سے حکایت اور ، "سائضاً" (آسانی سے جاری ہونے والا)تناول میں سہل ہونے سے حکایت کررہاہے_

٦_ طبیعی اسباب، خداوند عالم کے ارادہ اور مشیت کے تحقق کا مقام ہیں_نسقیکم ممّا فی بطونه ...لبناً خالصاً سائغ

یہ جو خداوند عالم نے اونٹ گائے اور گوسفند کے خون اور فضلات سے انسان کے لیے خالص دودھ قرار دیا ہے_ ممکن ہے مذکورہ نکتے کو بیان کررہا ہو_

٧_ اونٹ ، گائے اور گوسفند کے دودھ کی پیدا وار کا نظام اور اس کے غذائي مواد کی کیفیت ایک دوسرے سے مشابہ ہے_

وان لکم فی الا نعم لعبرۃ نسقیکم ممّا فی بطونه من بین فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین

مذکورہ حیوانات کو مشترک تعبیر "انعام" کے ساتھ ذکر کرنا ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کو رہا ہو_

آیات الهي:آیات الہی کے موارد۳

الله تعالي:الله تعالی کی مشیت کے اجرا کے مقام٦; الله تعالی کے افعال ۲

چوپائے:چوپاؤں کے دودھ دینے میں مشابہت ٧; چوپاؤں کے دودھ میں مشابہت٧

شتر:اونٹ سے عبرت حاصل کرنا۱; اونٹ کے دودھ کا آیات الہی سے ہونا ۳; اونٹ کے دودھ کے فوائد۵; اونٹ کے دودھ کے نکلنے سے عبرت حاصل کرنا ۴; اونٹ کے دودھ کے نکلنے کی کیفیت ۲

طبیعی عوامل:طبیعی عوامل و اسباب کا کردار ٦

عبرت:عبرت کے اسباب ۱،۴

غذا:غذا کے منابع۵

گائے:گائے سے عبرت ۱; گائے کے دودھ کا آیات الہی سے ہونا ۳; گائے کے دودھ کے فوائد ۵; گائے کے دودھ کے نکلنے سے عبرت ۴; گائے کے دودھ کے نکلنے کی کیفیت ۲

گوسفند:گوسفند سے عبرت ۱; گوسفند کے دودھ کا آیات الہی سے ہونا ۳; گوسفند کے دودھ کے فوائد۵; گوسفند کے دودھ کے نکلنے سے عبرت ۴; گوسفند کے دودھ کے نکلنے کی کیفیت ۲

آیت ۶۷

﴿وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾

اور پھر خرمہ اور انگور کے پھلوں سے وہ شیرہ نکالتے ہیں جس سے تم نشہ اور بہترین رزق سب کچھ تیار کرلیتے ہو اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں ـ

۱ـ خداوند عالم نے انسانوں کے لیے کھجور اور انگور کے میوہ دار درختوں سے قابل نوش مائعات کا انتظام کیاہےـ

نسقیکم ممّا ... ومن ثمرات النخیل والا عناب

"من ثمرات" جارو مجرور ما قبل آیت ذکر" نسقیکم" کے قرینہ کی بناء پر کا متعلق "نسقیکم" مقدر ہے اوراسی طرح اس کا جملہ "انّ لکم فی الانعام لعبرۃ" پر عطف ہوا ہےـ

۲ـ کھجور و انگور کے درخت اور ان سے پینے والی چیزوں کا حصول، نصیحت اور عبرت ہےـ

من ثمرات النخیل و الا عناب تتخذون منه سکر

جملہ "من ثمرات ..." کا جملہ"وان لکم فی الانعام لعبرۃ" پر عطف کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مذکورہ تفسیر کا استفادہ کیا گیا ہےـ

۳ـ کھجور اورانگور کے درخت، انواع و اقسام کے محصولات اور ثمرات کے حامل ہیںـومن ثمرات النخیل والا عناب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسن

۴ـ صدراسلام میں کھجور اور انگور سے شراب تیار کرنا رائج تھاـ

ومن ثمرات النخیل و الا عناب تتخذون منه سکراً و رزقاً حسن

۵ـ نشہ آور چیزوں کے علاوہ کھجور اورانگور کے تمام محصولات اچھے اور پسندیدہ ہیںـ

ومن ثمرات النخیل والا عناب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسن

مذکورہ "تفسیر" سکر کے "رزقاً حسناً" کے تقابل سے حاصل ہوئی ہے یعنی سکرات کے علاوہ خرما اور انگور کے تمام محصولات کو اچھا اور پسندیدہ رزق قرار دیا گیا ہے_

٦_ اسلام میں مسکرات کا مقابلہ تدریجی صورت میں اور مرحلہ وار تھا_

ومن ثمرات النخیل والا عناب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسن

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور اس وقت مسکرات ، حرام نہیں ہوئے تھے_ لہذا مسکرات کو پسندیدہ رزق کے مقابلہ میں قراردینا ، مسکرات کے خلاف جہاد کرنے کے سلسلہ میں پہلا قدم شمار کیا گیا ہے_

٧_ خرما اور انگور کے محصولات، انسان کے لیے کھانے پینے کے بہترین اور سالم محصولات ہیں_

نسقیکم ممّا ...من ثمرات النخیل والا عناب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسن

تمام کھانے پینے کی چیزوں میں انگور اور کھجور کے درختوں کے محصولات کا خاص وطور پر ذکر کرنا، ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی طرف اشارہ ہو_

٨_ صاحبان عقل کے لیے کھجور اور انگور کے محصولات میں خداوند عالم کی قدرت اور ربوبیت کی آیت اور نشانی ہے_

ومن ثمرات النخیل والاعنب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسناً ان فی ذلك لا یه لقوم یعقلون

٩_ کائنات کے حقائق کو صحیح درک کرنے اور آیات الہی سے بہرہ مندی کے لیے سمجھ بوجھ اور عقل مندی شرط ہے_

ان فی ذلك لا یه لقوم یعقلون

١٠_ طبیعت اور قدرت الہیہ کے آثار کی شناخت کے لیے تعقل و خردمندی کے ذریعہ انسان کی تشویق کرنا چاہیے_

ومن ثمرات النخیل ...ان فی ذلك لا یة لقوم یعقلون

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوتے ہے کہ آیت شریفہ کا لحن اور انداز تشویق اور ترغیب دلانے کے ساتھ سازگار ہے_

١١_ تعقل اور خردمندی ، حقائق کی صحیح شناخت کا ذریعہ

ہے_انّ فی ذلک لایة لقوم یعقلون

یہ تفسیر اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے کہ خداوند عالم نے طبیعت اور قدرت ربوبیت کے آثار کی شناخت کے سلسلہ میں انسان کو تعقل اور فہم کی دعوت اور تشویق دلائي ہے_

۱۲_"عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ...قد انزل اللہ ..."ومن ثمرات النخیل و الاعناب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسناً "فکان المسلمون بذلک ثم انزل اللہ آیة التحریم هذه الآیة:"انّما الخمر والمیسر والانصاب ... فاجتنبوا ..." فهذه آیة التحریم وهی نسخت الآیة الاخری"[1]

امام صادق علیہ السلام سے روایات نقل ہوئي ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک خداوند عالم نے (یہ آیت) نازل فرمائي ہے "ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکراً ورزقاً حسناً" لہذا مسلمان اس طرح (شراب بنانا اور اس کو پینا) عمل کرتے تھے پھر خداوند عالم نے شراب کی تحریم کے سلسلہ میں یہ آیت نازل فرمائي "انمّا الخمر والمسیر والا نصاب ...فاجتنبوا ..."پس یہ آیت تحریم اور آیت دوسری آیت کو نسخ کررہی ہے_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں ۸; اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۸; اللہ تعالی کے افعال ۱

آیات خدا:آیات آفاقی کو درک کرنے کی تشویق ۱۰; آیات خدا سے استفادہ کرنے کے شرائط ۹; آیات خدا کو درک کرنے کے شرائط ۹; اللہ تعالی کی آفاقی آیات ۸

احکام:احکام کا تدریجی ہونا ۱۲

انگور:آب انگور ۱; انگور کا آیات الہی سے ہونا۸; انگور کی محصولات ۲،۸،۵; انگور کی محصولات کا متنوع ہونا ۳;: انگور کے درخت سے عبرت ۲;انگور کے درخت کے فوائد۳; انگور کے فوائد۷،۱

تعقل:تعقل کے آثار ۱۱،۱۰،۹

روایت:۱۲

روزي:پسندیدہ روزي۵

شناخت:شناخت کے وسائل ۱۱

---

۱) تفسیر عیاشی ج۴، ص ۲۶۳، ح ۴۰; نور الثقلین، ج۳، ص۶۳، ح ۱۲۶_

شراب: انگور سے شراب کا تیار ہونا ۴; شراب کا شرعی طور پر حرام ہونا ۱۲; شراب کو آمادہ کرنے کی تاریخ ۴; شراب کے احکام ۱۲; صدر اسلام میں شراب ۴; کھجور سے شراب کا تیار ہونا ۴

طبیعت: طبیعت شناسی کی تشویق ۱۰

عقلمند: عقلمند اور آیات الہي ۸

عبرت: عبرت کے اسباب ۲

قرآن: قرآن کی منسوخ آیات ۱۲

کھانے کی اشیائ: کھانے کی بہترین اشیاء ۷; کھانے کی صحیح و سالم اشیاء ۷

کھجور: کھجور کا آیات الہی سے ہونا ۸; کھجور کی محصولات ۲،۵،۸; کھجور کی محصولات کا متنوع ہونا ۳; کھجور کے فوائد ۱،۷

کھجور کا درخت: کھجور کے درخت سے عبرت ۲; کھجور کے درخت کے فوائد ۳

مائع جات: بہترین مائع جات ۷; سالم مائع جات ۷

محرمات; ۱۲

مسکرات: مسکرات کا ناپسندیدہ ہونا ۵; مسکرات کے خلاف جہاد کی روش ۶

آیت ۶۸

﴿وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ﴾

اور تمھارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو اشارہ دیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور گھروں کی بلندیوں میں اپنے گھر بنائے _

۱_ شہد کی مکھیوں کا الہی الہام کے ذریعہ پہاڑوں ، درختوں ،گھروں کی بلندیوں اور سائبانوں میں گھر

کا انتخاب کرنا_واوحی ربّك النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ومن الشجر وممّا یعرشون

۲_ شہد کی مکھیوں کو خداوند عالم کا الہام اور انہیں اپنے لیے مناسب گھر بنانے کی ہدایت کرنا ، اس کی ربوبیت کا تقاضا ہے_واوحی ربّك الی النحل ...وممّا یعرشون

۳_ شہد کی مکھیوں میں ایک قسم کا شعور اور وحی و الہی الہام دریافت کرنے کی صلاحیت موجود ہے_
واوحی ربّك الی النحل

۴_ شہد کی مکھیوں کی زندگی کے لیے پہاڑوں کے دامن ، درختوں ، گھروں اور سائبانوں کی بلندی طبیعی اور مناسب مقام ہے_واوحی ربّك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ومن الشجر وممّا یعرشون

۵_ رات کے وقت شہد کی مکھیاں ، پہاڑوں کے دامن درختوں ، مکانوں اور سائبانوں کی بلندیوں پر استراحت کرتی اور انہیں اپنی پناہ گاہ قرار دیتی ہیں_وأوحی ربّك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ومن الشجر وممّا یعرشون

"بیت " کا اصلی معنی رات کے وقت انسان کی پناہ گاہ ہے (مفردات راغب) شہد کی مکھی کے گھر کو "بیت " کا نام دینے کی وجہ ممکن ہے مذکورہ مطلب ہو_

٦_ محمد بن یوسف عن ابیه قال : سا لت ا با جعفر علیه‌السلام عن قول الله : "واوحی ربّك الی النحل "قال : الهام[1]

محمد بن یوسف نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیه‌السلام سے خداوند عالم کے اس قول "واوحی ربّك الی النحل" کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علیه‌السلام نے فرمایا : اس آیت میں وحی کا معنی الہام ہے_

الله تعالي: الله تعالی کی ربوبیت کے آثار ۲

چھتا بنانا: درختوں کے اوپر چھتا بنانا ۴; سائبانوں کے اوپر چھتا بنانا ۴; گھروں کے اوپر چھتا بنانا ۴

روایت: ٦

شہد کی مکھي: شہد کی مکھی رات کو ۵; شہد کی مکھی کا چھتا بنانے کا سرچشمہ ۱،۲; شہد کی مکھی کا شعور ۳; شہد کی مکھی کو الہام ٦،۳،۲،۱; شہد کی مکھی کی استعداد ۳; شہد کی مکھی کی خصوصیات ۳; شہد کی مکھی کی زندگی کرنے کا مکان ۴; شہد کی مکھی کے استراحت کا زمانہ ۵

آیت ٦٩

﴿ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاء لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾

اس کے بعد مختلف پھلوں سے غذا حاصل کرے اور نرمی کے ساتھ خدائي راستہ پر چلے جس کے بعد اس کے شکم سے مختلف قسم کے مشروب برآمد ہوں گے جس میں پورے عالم انسانیت کے لئے شفا کا سامان ہے اور اس میں بھی فکر کرنے والی قوم کے لئے ایک نشانی ہے ۔

١۔ خداوند عالم نے شہد کی مکھیوں کو گھر بنانے کے لیے الہام کرنے کے بعد انہیں پھولوں، پھلوں کے غنچوں، درختوں اور کوہستانی محصولات سے غذا حاصل کرنے کی راہنمائي کی ہے۔

واوحى ربّك الى النحل ان اتخذى من الجبال بيوتاً ... ثم كلى من كل الثمرات

شہد کی مکھی ایسا موجود ہے جو پھلوں، درختوں اور نباتات کے شگوفوں سے غذا حاصل کرتا ہے۔

ثم كلى من كل الثمرات

٣۔ خداوند عالم نے شہد کی مکھیوں کی زندگی گذارنے کے لیے ان کے لیے مناسب راستوں کو ہموار کیا ہے ۔

فاسلكى سبل ربّك ذللا مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے جب "ذللاً" "سبل" کے لیے حال ہو۔

٤۔ خداوند عالم نے شہد کی مکھیوں کو ان کے مقرر کردہ راستوں پر انہیں اطاعت و خضوع کی حالت میں حرکت کرنے کا الہام کیا ہے۔فاسلكى سبل ربّك ذللا

مذکورہ تفسیر اس نظریہ کی بناء پر ہے جب"ذللاً" فعل "فاسلكي" سے فاعل جو کہ "انت "کی ضمیر ہے کے لیے حال ہو۔

۵_ شہد کی مکھیاں، خداوند عالم کے الہام کے مقابلہ میں خاشع اور مطیع ہیں اور عالم طبیعت میں مقرر شدہ راستہ پر گامزن ہوتی ہیں_فاسلکی سبل ربّك ذلل

٦_ عالم طبیعت میں شہد کی مکھیوں کی زندگی کا راستہ متعدد اور مختلف قسم کا ہے_فاسلکی سبل ربّك ذللا

مذکورہ بالا تفسیر "سبل" کے جمع آنے سے حاصل ہوئي ہے_

۷_ شہد کی مکھیوں کو طبیعی زندگي (گھر بنانے کے انگیزہ کو ابھارنا، نباتات سے غذا حاصل کرنا اور شہد کی پیداوار) کے راستہ کی نشاندہي، وپروردگار کی ربوبیت کا تقاضا ہے_فاسلکی سبل ربّك ذللا

۸_ خداوند عالم کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ کائنات خشوع و اطاعت کی حالت میں حرکت کرے اور انسان اس کی جانب سے مقرر شدہ راستہ پر گامزن ہو_فاسلکی سبل ربّك ذللا

اگرچہ آیت شریفہ شہد کی مکھی کے بارے میں ہے لیکن انسان کے لیے ان کی زندگی کی یاد ممکن ہے اس پیغام کو لیے ہوئے ہو کہ انسان بھی دوسرے عالم طبیعت کے موجودات کی طرح ہے لہذا اسے اپنے پروردگار کے راستہ پر گامزن ہونا چاہیے_

۹_ وسائل اور خداوند عالم کی نعمت سے اسکی مقررہ کردہ حدود میں رہتے ہوئے بہرہ مند ہونا چاہیے_

واوحی ربّك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربّك ذللا

۱۰_ شہد کی مکھیوں کا شکم، پھلوں اور پودوں کے اس کو شہد میں تبدیل کرنے کا مقام ہے_

ثم کلی من کلّ الثمرات ...یخرج من بطونها شراب

۱۱_ طبیعی اور خالص شہد مختلف قسم کے رنگوں میں دستیاب ہے_یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه

۱۲_ شہد کا انواع و اقسام کے رنگوں میں ہونا، شہد کی مکھیوں کا مختلف قسم کے پودوں سے استفادہ کا نتیجہ ہے_

ثم کلی من کل الثمرات _ یخرج من بطونها شراب

پھلوں اور مختلف نباتات سے شہد کی مکھیوں کی غذا حاصل کرنے کے بیان کے بعد انواع و اقسام کے شہد کا ذکر، ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی خاطر ہو_

۱۳_ شہد، تمام انسانوں کے لیے شفا بخش دوا ہے_فیه شفاء للنّاس

۱۴_ خالص شہد سے استفادہ کرنے کے لیے خداوند عالم

نے تشویق دلائي ہے_فيه شفاء للناس   مذکورہ تشویق آیت کے انداز سے سمجھی جارہی ہے_

۱۵_ طبیعت (پہاڑ اور صحرا) اور شہد کی مکھی کو انسان کی خدمت کے لیے قرار دیا گیا ہے_

واوحى ربّك الى النحل ان اتخذى من الجبال بيوتاً ...ثم كلى من كلّ الثمرات ...فيه شفاء للناس

۱۶_خداوند عالم نے انسان کے امراض کی شفا کو طبیعی علل و اسباب میں قرار دیا ہے_

شراب مختلف الوانه فيه شفا للناس

مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ خداوند عالم نے انسان کی بیماری کی بہبود کو شہد جو کہ طبیعی طریقہ سے حاصل ہوتا ہے اور یہ خود اسباب طبیعت میں سے ہے قرار دیا ہے_

۱۷_ انسان ، عالم طبیعت کے دیگر موجودات کے مقابلہ میں ایک خاص مقام و منزلت کا حامل ہے _

ان لكم فى الانعام لعبرة نسقيكم ...شراب مختلف الوانه فيه شفا للناس

خداوند عالم نے عالم طبیعت کے بہت سے موجودات جیسے اونٹ ، گائے گوسفند اور شہد کی مکھیوں کو انسان کی بہرہ مندی کے لیے خلق کیا ہے یہ موضوع ممکن ہے کائنات میں انسان کی خصوصی شرافت و منزلت سے حکایت کررہا ہو_

۱۸_ شہد کی مکھیوں کی زندگی میں صاحبان عقل و فکر کے لیے خدا کی شناخت پر اہم نشانی موجود ہے _

واوحى ربّك الى النحل ...ان فى ذلك لدية لقوم يتفكرون

۱۹_ تفکر اور غور فکر، حقائق کو صحیح درک کرنے اور آیات الہی سے بہرہ مندی کی شرط ہے_

ان فى ذلك لاية لقوم يتفكرون

۲۰_ خداوند عالم کا الہی حقائق کی شناخت کے لیے عالم طبیعت میں تفکر اور غور و فکر کی تشویق اور دعوت دینا_

ان فى ذلك لاية لقوم يتفكرون

۲۱_عالم طبیعت میں غور و فکر اور تعقّل ، خداوند عالم کی شناخت اور کائنات کے حقائق کو درک کرنے کا راستہ ہے_

ان فى ذلك لاية لقوم يتفكرون

۲۲_"عن امير المؤمنين عليه‌السلام قال ...لعق العسل شفاء من كلّ داء قال الله تبارك و تعالي:"يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس" وهو مع قراء ة القرآن...(۱)

امیر المؤمنین عليه‌السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه‌السلام

---

۱)كافي، ج۶،ص ۳۳۲ ، ح۲،نور الثقلین، ج۳، ص ۶۶، ح۱۳۹_

نے فرمایا: ایک انگشت کی مقدار میں شہد کھانا تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے خداوند عالم نے فرمایا ہے "یخرج من بطونها شرابٌ مختلف الوانه فیه شفاء للناس " یہ اس صورت میں ہے جب قرآن کی تلاوت بھی اس کے ساتھ ہو...

الله تعالي: الله تعالی کا شفا دینا ۱۶؛ الله تعالی کا کردار ۳؛ الله تعالی کی تقدیریں ۱۶ ؛ الله تعالی کی دعوتیں ۲۰؛ الله تعالی کی ربوبیت کے آثار ۷،۸؛ خداشناسی کے دلائل ۱۸،۲۱

الله تعالی کی نشانیاں : الله تعالی کی آفاقی نشانیاں ۱۸؛ الله تعالی کی نشانیوں سے استفادہ کرنے کے شرائط ۱۹

اطاعت: الله تعالی کی اطاعت کی اہمیت ۹

انسان: انسان کے تسلیم ہونے کے اسباب ۸؛ انسان کے فضائل ۱۵، ۱۷

بیماري: بیماری سے شفا حاصل کرنے کے اسباب ۱۶

تفکر: تفکر کی اہمیت ۱۹؛ تفکر کی ترغیب ۲۰؛ تفکر کی دعوت ۲۰؛ تفکر کے آثار ۱۹؛ طبیعت میں تفکر ۲۰؛ طبیعت میں تفکر کرنے کے آثار ۲۱

حقائق: حقائق کو درک کرنے کی روش ۲۱؛ حقائق کو درک کرنے کے شرائط ۱۹؛ حقائق کی تشخیص کی اہمیت ۲۰

روایت: ۲۲

شناخت: شناخت کے وسائل ۲۰

شہد: شہد بنانے کا سرچشمہ ۷؛ شہد سے استفادہ کرنے کی ترغیب ۱۴؛ شہد کا شفا بخش ہونا ۱۳،۲۲؛ شہد کا مختلف رنگوں میں ہونا ۱۱؛ شہد کو بنانے کی جگہ ۱۰؛ شہد کے فوائد ۱۳؛ شہد کے مختلف رنگوں میں ہونے کا سرچشمہ ۱۲

شہد کی مکھي: شہد کی مکھی سے استفادہ کرنا ۱۵؛ شہد کی مکھی کا تسلیم ہونا ۴،۵؛ شہد کی مکھی کو الہام ۱،۴،۵؛ شہد کی مکھی کی حرکت کا سرچشمہ ۴،۷؛ شہد کی مکھی کی خصوصیات ۱۰؛ شہد کی مکھی کی زندگی کا سرچشمہ ۷؛ شہد کی مکھی کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے آثار ۱۸؛ شہد کی مکھی کی زندگی کی روش ۳،۶؛ شہد کی مکھی کی غذا ۱،۲،۱۲؛ شہد کی مکھی کی غذا کا سرچشمہ ۷؛ شہد

کی مکھی کے چھتا بنانے کا سرچشمہ ۷; شہد کی مکھی کے فوائد ۲۲

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کا کردار ۱۶

طبیعت: طبیعت سے استفادہ کرنا ۱۵

غذا: پھل سے غذا ۲، ۱; پھول سے غذا ۱; شگوفہ سے

غذا ۲، ۱; غذا کے منابع ۲

کائنات: کائنات کے تسلیم ہونے کے اسباب ۸

گیاہ: گیاہ کے متنوع رنگ کے آثار ۱۲

نعمت: نعمت سے استفادہ کرنے کی کیفیت ۹

آیت ۷۰

﴿وَاللّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لاَ يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ﴾

اور اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا ہے پھر وہ ہی وفات دیتا ہے اور بعض لوگوں کو اتنی بدترین عمر تک پلٹا دیا جاتا ہے کہ علم کے بعد بھی کچھ جاننے کے قابل نہ رہ جائیں بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا اور ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے _

۱_ انسانوں کی خلقت اور موت خداوندعالم کے اختیار میں ہے_ والله خلقكم ثم يتوفّاكم

۲_ موت، خداوند عالم کی طرف سے انسان کی مکمل طور پر روح کو قبض کرنا ہے نہ کہ اس کی نابودی مراد ہے_

والله خلقكم ثم يتوفّاكم

باب تفاعل سے "توفّي" کا معنی کسی چیز کو مکمل اور پورے طور پر لینا ہے واضح سی بات ہے کہ موت کے وقت انسان کا بدن زمین کے اوپر باقی رہ جاتا ہے اور خداوند عالم کی طرف سے قبض کی جانے والی چیز وہ حقیقت ہے جس کا نام روح ہے _

۳_ انسان کی روح اس کی انسانی حقیقت اور ماہیت کو تشکیل دینے والی ہے_ والله خلقكم ثم يتوفّاكم

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب موت کے وقت انسان کا جسم اس طرح باقی ہے اور وہ چیز خداوند عالم کے توسط سے قبض کی جائے گی وہ وہی روح ہے جسکو ضمیر "کم" سے تعبیر کیا گیا ہے_

۴_ انسان کی زندگی کا آغاز، ادارک اور جسم کے پست ترین مراتب سے ہوتا ہے اور بالآخر اس کی بازگشت اس نقطہ کی طرف ہوتی ہے_والله خلقكم ثم يتوفكم و منكم من يردّالی ارذل

مادہ "یردّ" میں بازگشت کا معنی مضمر ہے اس بناء پر یہ آیت اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ ابتداء میں انسان نطفہ تھا پھر اس نے کمال کے سفر کو طے کیا اور بالآخر اسی نقطہ آغاز کی طرف لوٹ جائے گا خداوند عالم نے اس ابتدائي نقطہ کوزندگی کے پست ترین نقطہ سے یاد کیا ہے_

۵_ بڑھاپے میں انسان کی جسمانی اور فکری قوتوں کا ضعف، تدبیر الہی کے مقابلہ میں اس کے مغلوب ہونے کا جلوہ ہے_
ومنكم من يردّ الى ارذل العمر

خداوند عالم کازمانہ توانائي کے بعد انسان کی ناتوانی کا ذکر کرنا، ممکن ہے تدبیر الہی کے مقابلہ میں انسان کی مغلوبیت کی طرف اشارہ ہو کیوں کہ کلمہ "یرّد" جو مجھول کی صورت میں آیا ہے انسان سے اختیار کی نفی کررہا ہے اور آیت میں "اللہّ خلقکم" کی تعبیر ممکن ہے اس چیز کی طرف اشارہ ہو کہ یہ بازگشت صرف اسی ذات کے اختیار میں ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے_

۶_ بعض انسان، زندگی کے تمام مراحل میں اپنے علمی سرمایہ کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں_
ومنكم من يرّد الي ...لكی لا يعلم بعد علم شي

۷_ انسان کی زندگی کا پست ترین مرحلہ بڑھاپے کا وہ زمانہ ہے جس میں نادانی اور جہالت ہو_
ومنكم من يرّد الی ارذل العمر لكی لا يعلم بعد علم شي

۸_ کچھ انسانوں پر بڑھاپا اس طرح آتاہے کہ وہ اپنے تمام علمی سرمایہ سے ہاتھ دھوبیٹھے ہیں_ومنكم ...

۹_ علم و آگاہی کے بغیر زندگی پست اور بے قیمت ہے_من يرّد إلی ارذل العمر لكی لا يعلم بعد علم شي

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسان کی لاعلمی اور ہر قسم کی آگاہی سے محرومیت کے مرحلہ کو پست ترین مرحلہ قرار دیا ہے_

۱۰_ خداوند عالم، وسیع علم و قدرت کا مالک ہے_انّ الله عليم قدير

۱۱_ خلقت، موت اور انسان کو علم عطا کرنا یا اس سے محروم کرنا، علم و قدرت الہی کا جلوہ ہے_

والله خلقكم ثم يتوفّاكم ... ان الله عليم قدير

۱۲_ انسان کا علم و قدرت ناپائیدار اور خداوند عالم کی قدرت و علم جاودانی ہے_

ومنكم من يردّ الى ارذل العمر لكى لا يعلم بعد علم شيأً ان الله عليم قدير

۱۳_"عن ابى جعفر عليه‌السلام اذا بلغ العبد ماءة منه فذلك ارذل العمر"[۱]

امام محمد باقر عليه‌السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ جس وقت بندہ سو سال کا ہو جائے تو (اس کی عمر) "ارذل العمر" پست ترین عمر ہے_

۱۴_"عن على فى قوله "و منكم من يردّالى ارذل العمر" قال خمس و سبعون سنة"[۲]

حضرت امام علي عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے خداوند عالم کے اس قول "منكم من يرّد الى ارذل العمر" کے بارے میں فرمایا: ارذل العمر"(پست ترین عمر) پچھتر سال کی ہے_

۱۵_روي: ان ارذل العمر ان يكون عقله عقل ابن سبع سنين[۳]

روایت نقل ہوئي ہے کہ "ارذل العمر" (پست ترین عمر) وہ ہے کہ (بڑھاپے کی وجہ سے) انسان کی عقل سات سالہ بچے کی مانند ہو_

اسماء وصفات: عليم ۱۰;قدیر ۱۰

اقدار:اقدار کا ملاک ۹

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی تدبیر ۵; اللہ تعالی کی قدرت کی جاودانگی ۱۲; اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۱۱; اللہ تعالی کے افعال ۱،۱۲; اللہ تعالی کے علم کی جاودانگی ۱۲; علم الہی ۱۰; علم الہی کی علامت ۱۱; قدرت الہی ۱۰

---

۱) تفسیر قمي، ج ۲ ص ۷۹، تفسیر برہان، ج ۲، ص ۳۷۶، ح ۱_

۲) تفسیر طبری، ج ۷ ص ۶۱۵، الدر المنثور، ج ۵ ص ۱۴۶_

۳) خصال صدوق، ص ۵۴۶، ح ۲۵، نور الثقلین، ج ۳، ص ۶۷، ح ۱۴۴_

انسان:انسان کا انجام ۴; انسان کی فراموشی ۱۱; انسان کا بڑھاپا ۱۳; انسان کی حقیقت ۳: انسان کی خلقت ۱۱: انسان کی خلقت کا سرچشمہ ۱; انسان کی عمر ۸،۷،۶،۴; انسان کی قدرت کا ناپائیدار ہونا ۱۲; انسان کے ابعاد ۳; انسان کے علم کا ناپائیدار ہونا ۱۲; انسانوں کا عجز آنا ۶; انسانوں کا علم ۶،۱۱; انسانوں کی موت ۱۱

بڑھاپا:بڑھاپے کے آثار ۱۵; بڑھاپے میں جہالت ۷; بڑھاپے میں ضعف ۵; بڑھاپے میں فراموشی ۸

روایت:۱۵،۱۴،۱۳

روح:روح کا کردار;روح کو قبض کرنے والا ۲

زندگی:زندگی کا بے قیمت ہونا ۹

علم:علم کی ارزش ۹

عمر:آغاز عمر ۴; عمر کا بدترین دورانیہ ۱۵،۱۴،۱۳،۷; عمر کا دورانیہ ۴،۸،۶

موت:موت کا سرچشمہ ۱; موت کی حقیقت ۲

آیت ۷۱

﴿وَاللّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُواْ بِرَآدِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاء أَفَبِنِعْمَةِ اللّهِ يَجْحَدُونَ﴾

اور اللہ ہی نے بعض کو رزق میں بعض پر فضیلت دی ہے تو جن کو بہترین بنایا گیا ہے وہ اپنا بقیہ رزق ان کی طرف نہیں پلٹا دیتے ہیں جو ان کے ہاتھوں کی ملکیت ہیں حالانکہ رزق میں سب برابر کی حیثیت رکھنے والے ہیں تو کیا یہ لوگ اللہ ہی کی نعمت کا انکار کر رہے ہیں _

انسانوں کی نسبت بعض افراد کے رزق کی زیادتی ، خداوند عالم کے اختیار اور اس کی تقدیر کے تحت ہے_والله فضّل بعضكم على بعض فى الرزق

۲_ خدائي رزق و روزی سے بہرہ مند ہونے کے لحاظ سے انسان متفاوت ہيں_والله فضّل بعضكم على بعض فى الرزق

۳_ انسانوں کا رزق متفاوت ہونے کے لحاظ سے خداوند عالم کی مشیت کا سرچشمہ ان کی ضروریات اور ان کے حقیقی مصالح سے متعلق اس کا علم ہے_انّ الله عليم قدير_ والله فضّل بعضكم على بعض فى الرزّق

خداوند عالم کے عالم و قادر ہونے کی یا دآوری کے بعد اس بات کی وضاحت کرنا کہ دوسروں کی نسبت بعض افراد کے رزق کی زیادتی کا سبب خداوند عالم کی ذات ہے ممکن ہے یہ اس حقیقت کو بیان کو رہا ہو کہ یہ برتری علم پر مشتمل ہے اور اس کا سرچشمہ انسانوں کے مصالح اور ان کی واقعی ضرورتوں سے خداوند عالم کی آگاہی ہے۔

۴۔ انسانوں کے درمیان، مادی اور اقتصادی وسائل سے بہرہ مندی کے لحاظ سے مکمل مساوات ممکن نہیں ہے۔

والله فضل بعضكم على بعض

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسانوں کے تفاوت کو ایک سنت اور طریقہ کی صورت میں ذکر کیا ہے اور نیز الہی سنتیں قابل تغییر نہیں ہیں۔

۵۔ مالک کبھی بھی اپنے غلاموں کو اپنے فراوان اقتصادی وسائل اور معیشت میں شریک نہیں کرتے اور اپنے آپ کو ان کے مساوی و برابر نہیں سمجھتے ہیں۔فما الذين فضّلوا برادّى رزقهم على ما ملكت ايمنهم فهم فيه سوائ

مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب آیت غلاموں سے متعلق حکم واقعی کے بیان کے سلسلہ میں نہ ہو بلکہ ایک حقیقت اور مسئلہ شرک سے اس کے ربط کو بیان کررہی ہو اس بناء پر آیت کا پیغام یہ ہوگا جب تم لوگ خودغلاموں کو اپنے جیسا نہیں سمجھتے ہو تو پھر تم کیسے خدا کے کچھ بندوں کو خدا کے برابر قرار دیتے ہو اور انہیں خدا کا شریک خیال کرتے ہو؟

٦۔ مالک حضرات اپنے آپ کو غلاموں جیسا نہیں سمجھتے اور کبھی بھی ان کی غلامی سے دستبردار نہیں ہوتے ہیں۔

فما الذين فضّلوا برادّى رزقهم على ما ملكت ايمنهم فهم فيه سوائ

۷۔ انسانوں کے رزق کے تفاوت میں سنت الہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی نسبت مساوات اور اجتماعی عدالت کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔والله فضلّ ...فما الذين فضّلو برادّى رزقهم على ما ملكت ايمنهم فهم فيه سوائ

مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ جملہ "فما الذين فضّلوا ..." ان افراد کی توبیخ اور سرزنش

کے مقام پر ہو جو اپنے درمیان مساوات کا لحاظ نہیں کرتے ہیں ابتداء آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ اگرچہ خداوند عالم نے رزق کے سلسلہ میں انسانوں کو متفاوت قرار دیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ اپنے درمیان مساوات کی رعایت نہ کریں_

۸_ زندگی کے تمام حالات میں آزادی و استقلال اور الہی رزق وروزی کی عطاء خداوند عالم کی واضح اور عظیم الشان نعمتوں میں سے ہے_فماالذین فضلّوا برادّی رزقهم علی ما ملکت ایمانهم

۹_ وسائل سے بہرہ مند ہونا اور اپنے ماتحت افراد کو ان سے محروم رکھنا، حقیقت میں نعمت خداوندی کا انکار ہے_
فما الذین فضلّوا برادّی رزقهم علی ما ملکت ایمنهم فهم فیه سواء ا فبغمة الله یجحدون

۱۰_خداوند عالم کا شریک قرار دینا، اس کی نعمتوں کا انکار ہے_ا فبعمة الله یجحدون
مذکورہ مطلب اس نکتہ کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ آیت کے مخاطب ، مشرکین مکّہ ہوں_

آزادي:آزادی کا سرچشمہ۸

الله تعالي:ارادہ الهي۳; الله تعالی کی روزی ۸،۲،۱; الله تعالی کی سنتیں ۷; الله تعالی کی نعمتوں کی تکذیب۹; الله تعالی کی نعمتیں ۸; الله تعالی کے علم کے آثار۳: الله تعالی کے مقدرات ۱

امور:ناممکن امور۴

انسان:انسان کی مادی ضرورتیں ۳; انسان کے مصالح ۳; انسانوں کا اقتصادی لحاظ سے متفاوت ہونا ۴،۲; انسانوں کی روزی کا متفاوت ہونا ۷،۲; انسانوں کی روزی کے متفاوت ہونے کا سرچشمہ ۳; انسانوں میں مساوات ۷،۵

انفاق:انفاق کو ترک کرنے کی حقیقت ۹; ماتحت افراد پر انفاق کو ترک کرنا۹

روزي:روزی کے زیادہ کرنے کا سرچشمہ ۱

شرک:حقیقت شرک ۱۰

عدالت:سماجی عدالت کی اہمیت۷

غلام:

غلام کی اقتصادی محرومیت ۵

غلام رکھنے والے:غلام رکھنے والوں کا برتاؤ ۵; غلام رکھنے والوں کی فکر ۶،۵; غلام رکھنے والوں کی لجاجت ۶

کفران:کفران نعمت ۱۰

نعمت:آزادی کی نعمت ۸; استقلال کی اہمیت ۸

آیت ۷۲

﴿وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ﴾

اور اللہ نے تمھیں میں سے تمھارا جوڑا بنایا ہے پھر اس جوڑے سے اولاد اور اولاد اولاد قرار دی ہے اور سب کو پاکیزہ رزق دیا ہے تو کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ ہی کی نعمت سے انکار کرتے ہیں _

۱_ انسانوں کے لیے خود ان کی جنس سے شریک حیات قرار دینا، خداوند عالم کی نعمتوں میں سے ہے _

والله جعل لكم من انفسكم ازواجا

۲_انسانوں کے نظام زندگی میں ان کے منافع اور مصالح کی خاطر زوجیت ایک نعمت ہے _

والله جعل لكم من انفسكم ازواجا

مذکورہ تفسیر،"لکم" میں"لام" سے استفادہ کرتے ہوئے ہے جو کہ انتفاع کے لیے ہے_

۳_ مرد اور عورت ایک انسانی حقیقت و نفس کے مالک اور انسانیت کے لحاظ سے ان میں ذرہّ برابر بھی تفاوت نہیں ہے_والله جعل لكم من انفسكم ازوجا

یہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ تمام انسان چاہے وہ مرد ہوں یا عورت "انفسکم" کا مخاطب قرار پائے ہیں اور ان سب کو ایک روح اور جان شمار کیا گیا ہے_

۴_ شریک حیات کے نظام کے زیر سایہ انسان کا اولاد

کی نعمت سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے_
والله جعل لکم من انفسکم ازوجاً وجعل لکم من ازوجکم بنين و حفده

مذکورہ آیت ان ما قبل چند آیات میں سے ہے جو انسان پر احسان اور توحید اور شرک کے باطل ہونے کے بارے میں ہیں قابل ذکر ہے کہ اس آیت (ا فباطل یومنون ...) کا ذیل مذکورہ تفسیر پر مویّد ہے_

۵_ زوجیت اور ہمسری کے ذریعہ نسل انسانی کے بقاء کی ضمانت دینا، خداوند عالم کی نعمت ہے_
والله جعل لکم من انفسکم ازواجاً و جعل لکم من ازوجکم بنين وحفدة

٦_ ازدواج و ہمسری اور اولاد سے بہرہ مند ہونا الہی سنت اور انسانی فطرت میں شامل ہے_
والله جعل لکم من انفسکم ازواجاً وجعل لکم من ازواجکم بنين وحفدة

مذکورہ بالا تفسیر اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ مادہ "جعل" سنت الہی کو بیان کررہا ہے اور وہ چیز جو سنت کے عنوان سے بیان ہوئي ہے وہ طبیعی معمول کے مطابق ہوگي_

۷_ ازدواجی زندگی میں انسان کا اپنی اولاد اور رشتہ داروں جیسے افراد کی بے دریغ مدد سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے_وجعل لکم من ازواجکم بنين وحفدة

"حفدة" کا مادہ ان مددگاروں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو خدمت گذاری کے سلسلہ میں کسی قسم کا دریغ نہیں کرتے اور مفسرین نے اولاد یا تمام رشتہ داروں کو اس معنی کا مصداق قرار دیا ہے_

۸_ انسان کی زندگی میں رشتہ داری کے تعاون کا اہم کرداروجعل لکم ...حفدة

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے شریک حیات اور اولاد کے موضوع کے بعد چند اہم نعمتوں کو شمار کرنے کے ضمن میں رشتہ داری کے متعلق مسئلہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کا "حفدہ" کے لغوی معنی سے استفادہ کیا گیا ہے_

۹_ انسان کا پاکیزہ اور پسندیدہ غذاؤں سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے_
والله جعل لکم ...ورزقکم من الطيّبات

۱۰_ اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں الہی نعمتوں اور آثار کا مشاہدہ کرنے کے باوجود، کفار بطلان پر یقین رکھنے کی خاطر خداوند عالم کی سرزنش کا مصداق ٹھہرے ہیں_والله جعل لکم ...أفبالبطل يؤمنون و بنعمت الله هم يكفرون

۱۱_ خاندان کی تشکیل، صاحب اولاد ہونے، اجتماعی تعاون اور خدائي حلال روزی سے بہرہ مند ہونے سے اعراض کرنا

ایک باطل اور غلط طریقہ ہے_واللہ جعل لکم من انفسکم ازوجاً ... ا فبالبطل یؤمنون

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ"واللہ جعل لکم ..." شریک حیات و غیرہ کے موضوع کو اہمیت دینے کے مقام بیان میں ہے _ اور آخرمیں اعتراض آمیزبیان "ا فبالباطل یومنون" ان لوگوں کے رد کے سلسلہ میں ہے جو ان اقدار سے رو گردانی کرتے ہیں _

۱۲_ کائنات کے مناظر میں وجود خداوند کے آثار سے چشم پوشی کرنا ، اس کی نعمتوں کا کفران اور ناشکری ہے _

واللہ جعل لکم ...بنعمت اللہ هم یکفرون

۱۳_ نعمت کی طرف توجہ کا لازمہ، منعم کی شکر گذاری ہے_ا فبالباطل یؤمنون و بنعمت اللہ هم یکفرون

۱۴_"عن ابی عبداللہ علیه‌السلام فی قوله اللہ "وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة" قال: الحفدة بنو البنت ونحن حفدة رسول اللہ (۱)

امام صادق علیه‌السلام سے خداوندعالم کے اس قول "وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدہ" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ علیه‌السلام نے فرمایا "حفدہ" سے مراد بیٹی کے بیٹے ہیں اور ہم رسول خدا علیه‌السلام کے نواسے ہیں _

۱۵_"الحفده" هم اختان الرجل علی بناته وهو المروی عن ابی عبداللہ علیه‌السلام (۲)

بیٹیوں کے شوہر (داماد) کو الحفدہ کہا جاتا ہے اور یہ مطلب امام صادق علیه‌السلام سے نقل ہوا ہے_

آیات خدا:۷،۴

آیات خدا سے منہ موڑنا۱۲

ائمہ علیه‌السلام :ائمہ علیه‌السلام کے فضائل ۱۴

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی سرزنشیں ۱۰; اللہ تعالی کی سنتیں ٦; اللہ تعالی کی نعمات ۱،۲،۳،۵،۷،۹

اللہ تعالی کی سنتیں :اللہ تعالی کی بقاء نسل کی سنت ٦

انسان:انسان کی فطرت ٦; انسان کے ابعاد ٦; انسان کے مصالح ۲

---

۱) تفسیر عیاشی ج۲۰،ص۲۶۴، ح۴۶، نور الثقلین ج۳، خ۶۸، ح۱۵۰_

۲) مجمع البیان ، ج۶،ص۵۷۶،نور الثقلین ، ج۳، ص۶۸، ح۱۵۲، فی مجمع البحرین "ختن الرجل زوج البنتہ"_

باہمی امداد:باہمی امداد کے آثار۸; سماجی امداد کو ترک کرنا ۱۱; گھریلو امداد ۸
داماد:داماد کی رشتہ داری ۱۵
ذکر:نعمت کے ذکر کے آثار۱۳
رشتہ دار:رشتہ داروں کی امداد۷; رشتہ داروں کی اہمیت۸
رویات:۱۴،۱۵
روزي:حلال روزی سے استفادہ کو ترک کرنا۱۱
زہد:ناپسندیدہ زہد
شادي:شادی کا فطری ہونا ٦; شادی کو ترک کرنا ۱۱; شادی کے آثار ۵
شکر:نعمت کے شکر کا زینہ۱۳
طیّبات:طیّبات سے استفادہ کرنا۹
عمل :ناپسندیدہ عمل ۱۱
عورت:عورت کی حقیقت ۳; عورت و مرد کا مساوی ہونا ۳
کفار:کفار کا باطل عقیدہ ۱۰; کفار کو سرزنش ۱۰; کفار کی لجاجت ۱۰
کفران:کفران نعمت ۱۲
محمد ﷺ : محمد ﷺ کی نسل (نواسے ...)
مرد:مرد کی حقیقت۳
نسل:بقاء نسل کی روش ۵
نعمت:انسانوں میں زوجیت کی نعمت ۲;بقاء نسل کی نعمت ۵;پاکیزہ طعام کی نعمت ۹; رشتہ داروں کی نعمت ۷; طیّبات کی نعمت ۹; فرزند کی نعمت ۴; میاں بیوی کی نعمت ۱; نسل (پوتے ونواسے) کی نعمت ۷
نسل کی امداد: ۷

آیت ۷۳

﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقاً مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ شَيْئاً وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ﴾

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ آسمان و زمین میں کسی رزق کے مالک ہیں اور نہ کسی چیز کی طاقت ہی رکھتے ہیں۔

١۔ مشرکین کے خدا، انسانوں کو روزی پہنچانے کے سلسلہ میں کسی قسم کی تاثیر نہیں رکھتے ہیں۔

ويعبدون من دون الله ما لا يملك لهم رزقا

٢۔ فقط خداوند عالم، انسانوں کو روزی عطا کرنے والا اور وہی تنہا پرستش کے لائق ہے۔

ا فبالباطل يؤمنون ...ويعبدون من دون الله ما لا يملك لهم رزقا

اس آیت اور ما قبل آیت کے درمیان ربط سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ خداوندعالم نے رازق ہونے کو اپنی ذات میں منحصر قرار دیا ہے اور حقیقی روزی رساں کو عبادت کے لائق سمجھا ہے اور اس ضمن میں رازقیت میں بتوں کے ہر قسم کے کردار کی نفی کی ہے۔

٣۔ معبود حقیقی کا اس کے غیر سے شناخت کا معیار، روزی پہنچانا ہے۔ويعبدون من دون الله ما لايملك لهم رزقا

۴۔ انسانوں کو روزی پہنچانے میں آسمان اور زمین موثر ہیں۔مالا يملك لهم رزقاً من السموات والارض شي

یہ جو خداوندعالم نے فرمایا ہے کہ معبود، آسمان اور زمین سے انسان کو رزق پہنچانے پر قادر نہیں ہیں اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ زمین اور آسمانوں میں رزق پہنچانے کا زینہ موجود ہے۔

۵۔ غیرخدا کی عبادت، باطل پر ایمان اور الٰہی نعمتوں کا کفران ہے۔

ا فبالباطل يؤمنون و بنعمت الله هم يكفرون ويعبدون من دون الله

٦_ غیر موثر اور ناتوان عناصر کی پرستش، مشرکین کی پست فکری اورجہالت کی علامت ہے _
ويعبدون من دون الله مالا يملك لهم رزقاً ...ولا يستطيعون

٧_ مشرکین کے معبود، کائنات میں ہر قسم کی توانائی اور قدرت سے عاری ہیں _
ويعبدون من دون الله ما لا يملك ...ولا يستطيعون

آسمان:آسمان کے فوائد۴

الله تعالي:الله تعالی کی رازقیت ۲;الله تعالی کے مختصات ۲

الوہیت:الوہیت کا معیار ۳

باطل معبود:باطل معبود اور رازقیت ۱;باطل مبعودوں کا عجز٧; باطل معبودوں کی عبادت٦

توحید:توحید افعالی ۲; توحید عبادي ۲; رازقیت میں توحید ۲

جہلا:جہلا کی نشانیاں ٦

روزي:روزی کے موثر اسباب ۴

زمین:زمین کے فوائد۴

شرک:شرک کی حقیقت ۵

صادق معبود:صادق معبودوں کی رازقیت ۳

عبادت:غیر خدا کی عبادت۵; غیر خدا کی عبادت کے آثار٦

عقیدہ:باطل عقیدہ۵

کائنات:توحیدی نظریہ کائنات ۲

کفران:کفران نعمت ۵

مشرکین:مشرکین کی جہالت٦; مشرکین کے معبود٧

آیت ۷۴

﴿فَلاَ تَضْرِبُواْ لِلّهِ الأَمْثَالَ إِنَّ اللّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ﴾

تو خبردار اللہ کے لئے مثالیں بیان نہ کروکہ اللہ کچھ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے ہو_

۱_ خداوند عالم کی مالکیت اور قدرت مطلقہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان توحید کی طرف میلان پیدا کرے اور اس کا شریک قرار دینے سے اجتناب کرے_فلا تضربوا لله الا مثال

مذکورہ تفسیر دو نکتوں پر موقوف ہے [(۱)] "فا" نے اس آیت کے مضمون کو ماقبل آیت پر متفرع کیا ہے اور ماقبل آیت میں خدا کی مالکیت اور قدرت مطلقہ کے بارے میں گفتگو ہوئي ہے_

(ب)"ضَرَبَ مثَل" سے مراد، خداوند عالم کا شریک قرار دینا ہو_

۲_ خداوند عالم کا مخلوقات سے مقائسہ کرنا اور اس کی صفات کو مخلوق کی صفات کے مشابہ قرار دینا، ممنوع ہے_ فلا تضربوا لله الا مثال

۳_ خداوند عالم کی مالکیت و قدرت مطلقہ کی طرف توجہ اور اس کے مقابلہ میں موجودات کی عاجزی کا لازمہ یہ ہے کہ اس کو غیر کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے_ويعبدون من دون الله مالا يملك ...فلا تضربوا لله الامثال

ماقبل آیات سے جس بہترین موضوع کا استفادہ ہوتا ہے وہ خداوند عالم کی مالکیت وقدرت مطلقہ اور مشرکین کے جھوٹے خداوں سے ہر قسم کی مالکیت و قدرت کی نفی ہے اس آیت میں خداوند عالم نے مذکورہ مطلب کا نتیجہ و لازمہ یہ قرار دیا ہے کہ اس کو غیر کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے_

۴_ فقط خداوند عالم ہی اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ ہے_فلا تضربوا لله الا مثال ان الله يعلم و انتم تعلمون

۵_ انسان کے لیے خداوند عالم کی ذات و صفات کی

حقیقت سے شناخت کا واحد راستہ، وحی ہے_فلا تضربوا لله الا مثال ان الله یعلم و انتم لا تعلمون

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہ کہ جملہ "ان الله یعلم و انتم لا تعلمون" جملہ "فلا تضربوالله الامثال" کے لیے تعلیل واقع ہو اور فعل "یعلم" و "تعلمون" کا متعلق اور مفعول ،خدا اور اس کی مقدس ذات ہو یعنی تم خدا کے لیے شریک اور مثل تصور نہ کرو کیوں کہ تم اس کی ذات اور حقیقت کو درک نہیں کر سکوگے اور اس کا علم فقط خداوند عالم کو ہے نیز وحی کے علاوہ اس کی شناخت ممکن نہیں ہے_

٦_خداوند عالم کو دوسرے موجودات سے تشبیہ دینے کا سرچشمہ یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کے غیر کی نسبت اس کی ذات و صفات کے امتیازات سے جاہل ہے_فلا تضربو لله الامثال ...انتم لا تعلمون

چونکہ "انتم لا تعلمون" سے مراد، مطلق علم کی نفی نہیں ہے کیونکہ واضح سی بات ہے کہ انسان اپنی مادی زندگی کے شعبوں میں علم رکھتا ہے بلکہ علم کی نفی کا تعلق اس چیز سے ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا ہے یعنی خداوند عالم کی ذات و صفات دوسری مخلوقات سے قابل مقائسہ نہیں ہیں لہذا اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے_

الله تعالي:الله تعالی کا علم حضوري٢; الله تعالی کی تشبیہ دینے کا سرچشمہ ٦; الله تعالی کی تشبیہ دینے کے موانع٣; الله تعالی کی قدرت کے آثار١; الله تعالی کی مالکیت کے آثار ١; الله تعالی کے مختصات ٢; خدا شناسی کے راستے ٥; صفات خدا کی خصوصیات٦

ایمان:توحید پر ایمان لانے کا زینہ ١

جہالت:جہالت کے آثار ٦

ذکر:خدا کی مالکیت کا ذکر ٣; قدرت خدا کا ذکر ٣

شرک:شرک سے اجتناب کا زینہ ١

شناخت:شناخت کے وسائل ٥

قیاس:قیاس کا ممنوع ہونا ٢

موجودات :موجودات کا عجز٣

وحي:وحی کا کردار٥

آیت ۷۵

﴿ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً عَبْداً مَّمْلُوكاً لاَّ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقاً حَسَناً فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرّاً وَجَهْراً هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾

اللہ نے خود اس غلام مملوک کی مثال بیان کی ہے جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا ہے اور اس آزاد انسان کی مثال بیان کی ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کیا ہے اور وہ اس میں خفیہ اور علانیہ انفاق کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں _ ساری تعریف صرف اللہ کے لئے ہی ہے مگر ان لوگوں کی اکثریت کچھ نہیں جانتی ہے _

۱_ خداوند عالم کے مقابلے میں مخلوق اس زر خرید غلام کی مانند ہے جو زرہ برابر ارادہ اختیار نہیں رکھتا ہے_

ضرب مثلاً عبداً معلوكاً لا يقدر على شيئ

۲_ خداوند عالم نے عوام الناس کے ذہن کو مفاہیم وحی سے آشنا کرنے کے لیے مثال اور تشبیہ سے استفادہ کیا ہے_

ضرب الله مثلاً عبدا

۳_ انسانوں کا رزق و روزي، خداوند عالم کی جانب سے ہے_ومن رزقناه منّا رزقاً حسن

۴_ انفاق کرنے کے ساتھ صاحب قدرت ہونا ، خداوند عالم کا انسان پر لطف اور اس کی نعمت ہے_

ومن رزقنا ه مناً رزقاً حسناً فهو ينفق منه سراً وجهر

۵_ مالکیت اور اختیارات کے سلسلہ میں انسان متفاوت ہیں_

عبداً مملوكا لا يقدر على شيء ومن رزقنه ...فهو ينفق سراً وجهر

مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ قرآن کی مثالیں حقیقی اور خارجی واقعیت سے حکایت کرتی ہیں نہ یہ کہ فرضی اور خیالی ہیں _

پنہاں اور پوشیدہ طور پر انفاق، علی الاعلان اور آشکار انفاق سے بہتر اور قابل قدر ہے_فهو ينفق سراً و جهر

اس مطلب کا استفادہ اس لیے کیا گیا ہے کہ "سراً" کلمہ "جهراً" پر مقدم ہے_

۷_ حقیقی طور پر آزاد وہ ہے جو مال و منال کی بندگی سے آزاد اور اپنی دولت کو پنہان و آشکار خرچ کرنے والا ہو_
عبداً مملوکاً لا یقدر علی شيء ومن رزقنه منّا رزقاً حسناً فهو ینفق منه سراً وجهرا
مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے صاحب قدرت انفاق کرنے والے انسان کو فاقد قدرت غلاموں کے مقابلہ میں قرار دیا ہے یعنی وہ شخص جو قدرت رکھتا ہو اور انفاق کرے وہ غلام نہیں بلکہ حر اور آزاد ہے_
۸_ فقط حلال اور پسندیدہ روزی مقدّر شدہ اور الہی روزی ہے نہ کہ حرام اور ناپسندیدہ روزی _
ومن رزقناه مناً رزقاً حسن
چونکہ خداوند عالم نے اپنی روزی "رزقناہ" کو اچھی و پسندیدہ روزی "رزقاً حسناً" سے مقیّد کیا ہے لہذا ممکن ہے کہ مذکورہ مطلب کا استفادہ کیا جا سکے_
۹_ خداوند عالم جیسے غنی کے مقابلہ میں تمام موجودات فقیر اور ہر لحاظ سے محتاج ہیں _
ضرب الله مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شيء ومن ...فهو ینفق منه سراً وجهر
مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خاوند عالم نے مشرکین کے عقیدہ کو رد کرنے کے مقام پر اور اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے کہ خداوند عالم مخلوقات کے ساتھ قابل مقائسہ نہیں ہے ایسی مثال سے استفادہ کیا ہے جس میں تمام کائنات کو ایک ناتوان غلام اور خداوند عالم کو صاحب قدرت انفاق کرنے والے کی مانند قرار دیا گیا ہے کہ کائنات جس کی نعمتوں سے بہرہ مند ہوتی ہے_
۱۰_ دوسری تعلیمات اور اقدار الہی کی نسبت، انفاق ایک خاص مقام اور اہمیت کا حامل ہے_فهو ینفق منه
یہ جو خداوند عالم نے اچھے اور برے انسانوں کے ما بین فقط انفاق سے مقائسہ کیا ہے ممکن ہے اس تفسیر کو بیان کررہا ہو_
۱۱_ مالی لحاظ سے مستقل ہونا اور تونگری کے ساتھ انفاق کرنا، دوسروں پر مالی لحاظ سے انحصار کرنا اور فقر اور انفاق کرنے سے ناتوانی کے ساتھ قابل مقائسہ نہیں ہے_

ضرب الله مثلاً مملوكاً لا يقدر على شيء ومن رزقنه هل يستون

۱۲_ خدا کے ساتھ مخلوقات کا قابل مقائسہ نہ ہونا ایک واضح اور غیر مبہم چیز ہے_

ضرب الله مثلاً عبداً مملوكاً ...ومن ...فهو ينفق منه سراً وجهراً هل يستون

"ہل یستون" کا جواب واضح اور روشن ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں ہوا ہے در حقیقت خداوند عالم فرمارہا ہے کہ جس طرح اختیار سے عاری غلام کا ایک قدرت اور آزاد کرنے والے شخص سے مقائسہنہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ موضوع واضح اور بیان کے محتاج نہیں اسی طرح مخلوق کا خدا سے مقائسہ کرنا بھی ہے_

۱۳_ حمد وستائش، خداوند عالم کے ساتھ مخصوص ہے_الحمدلله

۱۴_ تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں اور وہی اس کا سزا وار ہے_الحمدالله

"الحمدللہ" میں "الف و لام" جنس کا ہے اور استغراق (عمومیت) کا فائدہ دے رہا ہے_یعنی "كل حمدٌ لله "

۱۵_ کائنات کے نظام میں ہر قدر وقیمت اور خوبصورتی کا سرچشمہ، خداوند عالم کی ذات ہے_الحمدلله

خداوند عالم کی ذات کے لیے ستائش کا منحصر ہونا اس وجہ سے ہے کہ خوبصورتی اور ہر ستائش کا سرچشمہ اس کی ذات ہے اور اس مطلب پر مویّد جملہ"ضرب الله مثلاً عبداً ..." جو خدا اور مخلوقات کے درمیان مقائسہ کے سلسلہ میں ہے یعنی مخلوقات کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ خدا کا عطا کردہ ہے_

۱٦_ خداوند عالم کے علاوہ کوئي موجود بھی کمال، جمال، کامل اور مستقل نہیں ہے_الحمدلله

بے شک کائنات کے تمام موجودات ایک طرح کے جمال سے بہرہ مندہیں لہذا تمام ستائش کا خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہونا ممکن ہے اس حقیقت کو بیان کررہا ہو کا ان کا کمال و جمال مستقلنہیں ہے بلکہ ناقص اور خدا سے وابستہ ہے_

۱۷_ خداو عالم کی صفات اور مخلوقات کا اس سے قابل مقائسہ نہ ہونے کے لحاظ سے اکثر مشرکین جاہل ہیں_

بل اكثر هم لا يعلمون

مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ ابتداء آیت، مخلوق کا خدا سے قابل مقائسہ نہ ہونے کے بارے میں ذکر ہوئي ہے اور علم کی نفی "لایعلمون" بھی اسی لحاظ سے ہے_

۱۸_ شرک کا سبب، جہالت اور پست فکری ہے_

بل اكثر هم لا يعلمون

خداوندعالم نے مخلوق کا خدا کے ساتھ قابل مقائسہ نہ ہونے کو سمجھانے کے لیے ایک واضح سی مثال سے استفادہ کیا ہے اور فرمایا ہے ان تمام وضاحت کے باوجود پھر بھی اگر مشرکین شرک کے راستہ کو اختیار کرتے ہیں تو اس کا سبب فقط ان کی جہالت اورنادانی ہے_

۱۹_"عن ابی جعفر عليه‌السلام وابی عبدالله عليه‌السلام قالا: المملوك لا يجوز طلاقه ولا نكاحه الاّ باذن سيده ..."ضرب الله مثلاً عبداً مملوكاً لا يقدر على شيئ"[۱]

امام باقر عليه‌السلام و امام جعفرصادق عليه‌السلام سے روایات نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا غلام کا نکاح اور طلاق اس کے مالک کی اجازت کے بغیرنافذ نہیں ہے_ضرب الله مثلاً عبداً مملوكاً لا يقدر على شيء...

۲۰_"حسن العطّار ، قال: سا لت ابا عبدالله عليه‌السلام عن رجل امر مملوكه ان يتمتع بالعمرة الى الحج اعليه ان يذبح عنه ؟ قال : لا ان الله تعالى يقول : "عبداً مملوكاً لا يقدر على شيئ[۲]

حسن عطار کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه‌السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنے زرخرید غلام کو حکم دیا کہ وہ حج تمتع بجا لائے کیا اس غلام پر اپنے مولی کی طرف سے قربانی دینا واجب ہے ؟حضرت نے فرمایا نہیں خداوند عالم نے فرمایا ہے :" عبداً مملوكاً لا يقدر على شي"

آزاد:آزادبندوں کا انفاق۷; آزادبندوں کی خصوصیات ۷

احکام:۲۰،۱۹

ازدواج:ازدواج کے احکام ۱۹

استقلال:مالی استقلال کی اہمیت ۱۱

اقدار:۱۰،۶اقدار کا سرچشمہ ۱۵

الله تعالي:الله تعالی کا بے نظیر ہونا ۱۷; الله تعالی کا بے نیاز ہونا ۹; الله تعالی کا کردار ۱۵; الله تعالی کی رازقیت ۳; الله تعالی کی روزی ۸; الله تعالی کی نعمات ۴; الله تعالی کے صفات۱۷; الله تعالی کے کمال ۱۶; الله تعالی کے مختصات۱۳،۱۴،۱۶; الله تعالی کے مقدّرات

انسان:انسانوں کی مالکیت کی حدود۵; انسانوں کے دائرہ اختیار کی حدود ۵; انسانوں میں اقتصادی تفاوت ۵

جہالت: جہالتکے آثار ۱۸

حمد: خدا کی حمد ۱۳،۱۴

روایت: ۱۹،۲۰

روزی: پسندیدہ روزی ۸; حلال روزی ۸: روزی کا سرچشمہ ۳

زیبائي: زیبائي کا سرچشمہ ۱۵

شرک: شرک کے اسباب ۱۸

طلاق: طلاق کے احکام ۱۹

غلام: غلام کا حج ۲۰

قرآن: قرآن کی تعلیمات کی روش ۲; قرآنی مثالوں کا فلسفہ ۲; قرآنی مثالیں ۱

قرآنی مثالیں: غلام کے ساتھ تشبیہ ۱; موجودات کی مثال ۱

قیاس: باطل قیاس ۱۱،۱۲; موجودات کا خدا کے ساتھ قیاس ۱۲،۱۷

کائنات: کائنات کی نیاز مندی ۹

مشرکین: مشرکین کی اکثریت ۱۷; مشرکین کی جہالت ۱۷

موجودات: موجودات کا عجز ۱; موجودات کا نقص ۱۶

نعمت: ثروت کی نعمت ۴

آیت ٧٦

﴿وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلَىَ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لاَ يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾

اور اللہ نے ایک اور مثال ان دو انسانوں کی بیان کی ہے جن میں سے ایک گونگا ہے اور اس کے بس میں کچھ نہیں ہے بلکہ وہ خود اپنے مولا کے سر پر ایک بوجھ ہے کہ جس طرف بھی بھیج دے کوئی خیر لے کر نہ آئے گا تو کیا وہ اس کے برابر ہوسکتا ہے جو عدل کا حکم دیتا ہے اور سیدھے راستہ پر گامزن ہے_

١_ خداوند عالم کی نسبت، مخلوق ناتوان، گونگوں کی مثل اور سرپرست کی محتاج ہے_

وضرب الله مثلاً رجلين احد هما ابكم لا يقدر على شيء وهو كلّ على موله

٢_ خداوند عالم کا عوام الناس کو مفاہیم وحی سے آشنا کرنے کے لیے مثال اور تشبیہ سے استفادہ کرنا_

وضرب الله مثلاً رجلين

٣_ کائنات کے موجودات عاجز اور اپنی حیات میں خداوند عالم پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں_لا يقدر على شيء وهوكلّ على موله

۴_ کائنات کے تمام موجودات، خداوند عالم کی امداد اور تدبیر کے بغیر امور کی انجام دہی اور رائے خیر وکمال کی نشاندہی میں عاجزہیں_لا يقدر على شيء ...اينما يوجّهه لا يأت بخير

۵_ انسان کی حقیقی قدر و قیمت، اس کا سودمند اور اس کی خلقت کے اثر کا ثبت ہونا ہے_اینما یوجّہہ لایات بخیر

٦_ کائنات کے موجودات کی تمام اچھائیوں اور کمالات کا سرچشمہ، خداوند عالم کی ذات ہے_أینما یوجّهه لایأت بخیر
بے شک تمام موجودات ایک قسم کے خیر اور فیض کمال سے بہرہ مند ہیں لہذا موجودات سے خیر رسانی کی نفی کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ تمام اچھائیوں کا سرچشمہ خداوند عالم ہے_

٧_ عدل کی دعوت دینا ، ایک جلیل القدر انسان کی نشانی اور علامت ہے_

ضرب اللہ مثلاً رجلین احد هما ابکم لا یقدر علی شیئ ...هل یستوی هوو من یا مر بالعدل

٨_ مخلوقات کا خداوند عالم سے قابل مقائسہ نہ ہونا، ایک واضح ، روش اور غیر مبہم امر ہے_

وضرب اللہ مثلاً رجلین احدهما ابکم لا یقدر علی شيء ...هل یستوی هو و من یامر بالعدل

مذکورہ تفسیر کا استفادہ جواب استفہام (ہل یستوی ہو ...) کے حذف سے کیا گیا ہے ممکن ہے کہ جسے واضح اور بدیہی ہونے کی بناء پر حذف کیا گیا ہو_

٩_ خداوند عالم انسانوں کو عدل کی دعوت دینے والا ہے_هل یستوی هو ومن یا مر بالعدل

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت کی ضرب المثل کو شرک کی نفی کے لیے قرار دیں یعنی عاجز گونگا انسان ، مخلوقات کے لیے مثال ہو اور عدل کا حکم دینے والا خداوند عالم کے لیے مثال ہو_

١٠_ فقط باکردار اور صراط مستقیم پر قائم انسان، دوسروں کو عدل کی دعوت دینے کی لیاقت رکھتا ہے_

ومن یا مر بالعدل وهو علی شيء صراط مستقیم

عدل کی دعوت دینے والے کو اس بات سے متصف کرنا کہ وہ خود صراط مستقیم پر ہو یہ در حقیقت اس مسؤلیت کی لیاقت کے لیے شرط کو بیان کرنے کے لیے ہے_

١١_ نظریہ عدالت پر انسانی معاشرہ کی اصلاح کرنا ضروری ہے اور فقط اپنی تربیت پر اکتفاء نہ کیا جائے_

ومن یامر بالعدل وهو علی صراط مستقیم

مذکور تفسیر اس بناء پر ہے ہے کہ خداوند عالم نے جہاں اس بیان "وہو علی صراط مستقیم" کے ذریعہ خود سازی کو اہمیت دی ہے وہاں عدالت کی طرف دعوت اور اصلاح معاشرہ کو بھی بیان فرمایا ہے بلکہ اس کو مقدّم قرار دیا ہے_

١٢_ عدالت کی دعوت اور صراط مستقیم پر ہونا ، قدرت، استقلال اور معاشرہ کے لیے خیر کا سبب ہے_

احد هما ابکم لا یقدر علی شيء ...هل یستون هو ومن یا مر بالعدل وهو علی صراط مستقیم

مذکورہ تفسیر کا "من یامر بالعدل ..."اور "احد ھما ابکم ..." "لایات بخیر" کے باہمی مقابل سے استفادہ کیا گیا ہے_

۱۳_عدالت طلبی کی فکر سے عاری انسان ، الہی فکر کے مطابق گونگا اور بے قدر و قیمت انسان ہے _

احد ھما ابکم ...ومن یا مر بالعدل

مذکورہ مطلب کا "یامر بالعدل" "ابکم" سے تقابل کی بناء پر استفادہ کیا گیا ہے_

اصلاح: سماجی اصلاح کی اہمیت ۱۱

اقدار: اقدار کا ملاک

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی امدار کے آثار ۴; اللہ تعالی کی تدبیر کے آثار ۴; اللہ تعالی کی دعوتیں ۹

انسان: انسان کی سودمندی کے آثار ۵; انسان کی قدر و قیمت کا معیار ۵; با ارزش انسان کی علامت ۷

بھروسہ : اللہ تعالی پر بھروسہ ۳

تزکیہ: تزکیہ کی اہمیت ۱۱

ثابت قدم رہنے والے: صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے والے ۱۰

خیر: خیر کا سرچشمہ ٦

شخصیت : شخصیت کو نقصان پہنچانا ۱۳

صالحین: صالحین کی دعوتیں ۱۰

صراط مستقیم: صراط مستقیم کی دعوت ۱۲

ظالم: ظالموں کا گنگ ہونا ۱۳

عدالت: عدالت کی طرف دعوت دینا ۱۲، ۱۰، ۹، ۷

عدالت خواہي: عدالت خواہی کی اہمیت ۱۳

قرآن: قرآن کی تعلیمات کی روش ۲; قرآنی مثالیں ۱، ۲

قرآنی مثالیں :

گنگ ہوجانے کی مثال ۱; موجودات کی مثال ۱

قیاس:باطل قیاس۸; موجودات کا خدا کے ساتھ قیاس ۱،۸

مثال:مثال کے فوائد۲

معاشرہ:معاشرے کے استقلال کا سرچشمہ ۱۲; معاشرے کی قدرت کا سرچشمہ ۱۲

موجودات:موجودات پر بھروسہ۳;موجودات کا عجز۳،۴

ہدایت پانے والے:ہدایت پانے والوں کی دعوتیں ۱۰

آیت ۷۷

﴿وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلاَّ كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

آسمان و زمین کا سارا غیب اللہ ہی کے لئے ہے اور قیامت کا حکم تو صرف ایک پلک جھپکنے کے برابر یا اس سے بھی قریب تر ہے اور یقینا اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے_

۱_ آسمانوں اورزمین کے غیبی امور، خداوندعالم کے ساتھ خاص ہیں_وللہ غیب السموات والارض

۲_ آسمانوں اورزمین کےپنہانی حوادث کا وجود، انسانوں کے لیے قابل کشف نہیں ہے_
وللہ غیب السموات والارض

آسمانوں میں موجود بعض واقعات اور امورکو غیب قراردینا، اس بات پر دلیل ہے کہ یہ انسانی علم کے دائرہ سے خارج ہیں_

۳_آنکھ جھپکنے یا اس سے بھی کم تر وقت میں لحظہ قیامت کا واقع ہونا_وما ا مر الساعة الاّ کلمح البصر ا و هو ا قرب

۴_ قیامت کا برپا اپنی تمام وسعت اور عظمت کے باوجود، خداوند عالم کے لیے آسان ہے_
وما ا مر الساعة الا کلمح البصر ا و هو ا قرب

۵_ انسانوں کی نگاہ میں قیامت کا برپا ہونے کی دوری کے باوجود، نگاہ قدرت میں اس کا نزدیک ہونا _
وما ا مر الساعة الاّ کلمح البصر ا وهو ا قرب

مذکورہ تفسیر اس نکتہ اس بناء پر ہے کہ "امر الساعة" سے مراد، قیامت کا واقع ہونا ہو نہ کہ اس کے برپا ہونے کا حکم اس صورت میں ممکن ہے آیت اس چیز کی طرف اشارہ کرے کہ قیامت کا واقع ہونا لوگوں کی نگاہ میں دور ہے_

٦_ قیامت کا برپا ہونا آسمانوں اور زمین کے غیبی امور میں سے ہے_ولله غيب السموات والارض وما ا مر الساعة

امور غیبی کو خداوند عالم کے ساتھ خاص کرنے بعد قیامت کے برپا ہونے کے مسئلہ کی یاد آوری ممکن ہے اس کو امور غیبی میں سے قرار دے رہی ہو_

۷_ وحی کے علاوہ انسان کے لیے قیامت کی حقیقت، کیفیت اور اس کے وقوع کے وقت سے آگاہی ممکن نہیں ہے_
ولله غيب السموات الارض وما ا مر الساعة

"لله غیب السموات" کے بعد "امر الساعة" کا بیان ممکن ہے عام کے بعد خاص کے ذکر کے عنوان سے ہو_

۸_ توحید کے بعد معاد اور قیامت، دینی معارف کے اہم ترین موضوعات میں سے ہیں_وماا مر الساعة الا کلمح البصر

مذکورہ تفسیر کو آیات کے باہمی ارتباط اور گذشتہ آیات میں اصل موضوع توحید اور شرک سے پرہیز کی بناء پر اور اس آیت میں جو قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے سے استفادہ کیا گیا ہے_

۹_ خداوند عالم کی قدرت کی حدو انتہا نہیں ہے اور وہ ہر کام انجام دینے پر قادر ہے_انّ الله على كلّ شيء قدير

١٠_ قیامت کا برپا ہونا، الہی قدرت مطلقہ کا جلوہ ہے_وماا مر الساعة الا کلمح البصر ا ...ان الله على كلّ شيء قدير

١١_ خداوند عالم کی مطلق اور لا متناہی قدرت اس بات پر دلیل ہے کہ قیامت کا برپا اس کے لیے آسان ہے_
وما ا مر الساعة الا کلمح البصر ا و هو ا قرب إنّ الله على كلّ شيء قدير

جملہ" انّ اللہ..."جملہ "وما امر الساعة..." کے لیے تعلیل کے مقام امر قیامت، خدا کے لیے آسان ہے چونکہ وہ ہر کام انجام دینے پر قادر ہے_

آسمان:آسمانوں کے پوشیدہ راز ۱،۲،۶

الله تعالي:الله تعالی کا علم غیب ۱; الله تعالی کی قدرت ۴; الله تعالی کی قدرت کی خصوصیات ۹; الله تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۱۰; الله تعالی کی قدرت کے آثار ۱۱; الله تعالی کی وسعت قدرت ۹; الله تعالی کے مختصّات ۱

انسان:انسانوں کی جہالت ۲

توحید:توحید کی اہمیت ۸

حقائق:حقائق غیبي ۶

دین:اصول دین ۸

زمین:زمین کے پوشیدہ راز ۱،۲،۶

قیامت:قیامت کا برپا ہونا ۶،۱۰; قیامت کا علم ۷; قیامت کا ناگہانی برپا ہونا ۳; قیامت کا نزدیک ہونا ۵; قیامت کا وقت ۵; قیامت کی اہمیت ۸; قیامت کی خصوصیات ۳; قیامت کی سہولت کے دلائل ۱۱

معاد:معاد کی اہمیت ۸

وحي:وحی کا کردار ۷

آیت ۷۸

﴿اللهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئاً وَجَعَلَ لَكُمُ الْسَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

اور اللہ ہی نے تمھیں شکم مادر سے اس طرح نکالا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اسی نے تمھارے لئے کان آنکھ اور دل قرار دیئے ہیں کہ شاید تم شکرگذار بن جاؤ_

۱_ انسانوں کی اپنی ماؤں سے ولادت، خداوند عالم کی قدرت مطلقہ کا جلوہ ہے_

انّ الله علی کلّ شی قدیر والله اخرجکم من بطون امهاتکم

مذکورہ تفسیر کا اس آیت اور ما قبل آیت کہ جس کے آخر میں خداوند عالم کی لا متناہی قدرت کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے کہ باہمی ارتباط سے استفادہ کیا گیا ہے_

۲_ والدہ سے پیدائش کے وقت انسان ،ہر قسم کے علم و آگاہی سے عاری ہے_اخرجكم من بطون امهتكم لا تعلمون شي

۳_ ولادت کے وقت اولاد انسان کا سماعت ،بصارت اور قلب کے ذریعہ علم و آگاہی سے بہرہ مند نہ ہونا الہی تدبیر اور حکمت کی علامت ہے_والله اخر جكم من بطون امهتكم لا تعلمون شي

یہ آیت توحید کے اثبات اور انسانوں کو الہی آثار و نشانیوں کی طرف متوجہ کرنے کے مقام پر ہے اس بناء پر ولادت کے مراحل اوراس کے بعد اولاد انسان کا علم سے خالی ہونا او راپنی حیثیت کی طرف اس کی عدم توجہی ممکن ہے حکمت الہی اور انسانوں کی زندگی میں اس موضوع کی اہمیت کی طرف اشارہ ہو_

۴_ سماعت ، بصارت اور قلب(ادراک کا مرکز) شناخت کے اہم ترین ذرائع ہیں _

والله اخرجكم ...لا تعلمون شياءً وجعل لكم السمع والابصرا والا فئدة

۵_ سماعت ، بصارت اور دل (ادارک کی قدرت) خداوند عالم کی اہم ترین نعمتوں میں سے ہے_

والله اخر جكم ... وجعل لكم السمع الا بصر والا فئدة

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کے آیت کریمہ قدرت الہی کی نشانیوں کو بیان کرنے کے علاوہ الہی نعمتوں کو شمار کرنے کے ساتھ مقام امتنان میں ہے_

٦_حقائق کی شناخت کے لیے انسان کے پاس حسی اور غیر حسی دو ذرائع ہیں_وجعل لكم السمع والابصر والا فئدة

۷_ حس اور تجربہ (سننا اور دیکھنا) ادراک اور انسانی علوم کے پروان چڑھنے کا سبب ہیں _

وجعل لكم السمع و الابصر والافئدة

یہ تفسیراس احتمال کی بناء پر ہے کہ "السمع والابصار" کا "ا فئدة" پر مقدم ہونا ،مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو_

۸_سماعت ، بصارت اور ادراک کی اہمیت کی طرف توجہ کا لازمہ یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کا شکر ادا کرے_

وجعل لكم السمع والا بصر والا فئدة لعلّكم تشكرون

۹_ خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر ،ایک ضروری اور لازمی چیزہے_

وجعل لكم ...لعلّكم تشكرون

۱۰_ انسان کی خلقت اور اس کو نعمت (قوت ادراک و غیرہ) عطا کرنے کا مقصد، خداوند عالم کی شناخت اور اس کا شکرہے_والله اخرجكم من بطون ...وجعل لكم السمع ...لعلّكم تشكرون

۱۱_ انسان، خداوند عالم کی نعمتوں کی ناشکری کے خطرہ سے دوچار ہے_

ادراک:ادراک کا زمینہ۷; ادراک کی اہمیت ۸; قوت ادراک کا فلسفہ ۱۰

الله تعالي:الہی تدابیر کی علامات۳; الہی حکمت کی علامات ۳; الہی قدرت کی علامات ۱; الہی نعمات۵; الہی نعمات کا فلسفہ ۱۰; خداشناسی کی اہمیت ۱۰

انسان:انسان کی خلقت کا فلسفہ ۱۰;انسانوں کی جہالت ۲ ،۳ ،۲; انسانوں کی ولادت ۳،۲،۱

بچہ:بچے کا ادراک ۳; بچے کا دل ۳; بچے کی بینائي ۳; بچے کی سماعت ۳

بينائي :بینائي کا کردار۷;بینائي کی اہمیت ۸،۴

تجربہ:تجربہ کردار۷

تعلیم:تعلیم کا زمینہ ۷

حواس:حواس کے ذکر کے آثار۸

سماعت:سماعت کا کردار۷;سماعت کی اہمیت ۸،۴

شکر:شکر خدا کی اہمیت ۱۰; شکر کا زمینہ ۸; شکر نعمت کی اہمیت۹

شناخت:شناخت حسی کے وسائل ٦; شناخت کے وسائل ۴،۳; شناخت کے وسائل کی اقسام ٦; غیر حسی شناخت کے وسائل٦

قلب:قلب کی اہمیت۴

کفران:کفران نعمت کا زمینہ ۱۱

نعمت:بینائي کی نعمت۵; دل کی نعمت ۵; سماعت کی نعمت ۵ ; قوت ادراک کی نعمت ۵; مہم ترین نعمت ۵

آیت ۷۹

﴿أَلَمْ يَرَوْاْ إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاء مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلاَّ اللّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾

کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح فضائے آسمان میں مسخر ہیں کہ اللہ کے علاوہ انھیں کوئی روکنے والا اور سنبھالنے والا نہیں ہے بیشک اس میں بھی اس قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی قوم ہے۔

۱۔ انسانوں کے لیے آسمانی فضامیں پرندوں کی پرواز کی کیفیت اور اس پر حاکم قوانین کے بارے میں تدبّر کرنا ضروری ہے۔ا لم یروا الی الطیر مسخّرات: فی جوّ السّماء

"رویئت"کہ جس کا معنی آنکھ کے ذریعہ دیکھنا ہے جب بھی "الی "کے ذریعہ متعدی ہو اس میں دقت اور غور کا معنی متضمن ہوتا ہے۔

۲۔پرندوں کی پرواز کی کیفیت میں دقت اور فکر، خدا کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔

ا لم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السّما ما یمسکھنّ الا اللہ

۳۔اجرام فلکی کی منظم حرکت اور ان کی تسخیر میں خداوند عالم کی شناخت کا ایک طریقہ ہے۔

الم یروا الی الطیر ...ما یمسکھنّ الا اللہ

ممکن ہے کے "طیر" سے مراد صرف پرندے نہ ہوں بلکہ یہ فضامیں پرواز کرنے والے تمام اجسام کو شامل ہو۔

۴۔آسمانی فضامیں سکوت کیے بغیر پرندوں کی پرواز قدرت الہی کی نشانیوں میں سے ہے۔

الم یروا الی الطیر مسخرت فی جوّ السماء ما یمسکھنّ الا اللہ

۵_ طبیعی اسباب، خداوند علم کی قدرت اور ارادے کے جاری ہونے کا مقام ہیں_
الم یروا الی الطیر ...ما یمسکھنّ الا اللہ

با وجود اس کے کہ پرندوں کی پرواز اس خاص طاقت کی وجہ سے ہے جو ان کے وجود میں پوشیدہ ہے لیکن خداوند عالم نے اس توانائي کو اپنی طرف نسبت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام طبیعی اسباب خداوند عالم کے ارادہ کے بل بوتے پر ہیں_

٦_پرندوں کی حرکت، با قاعدہ طور پر خداوند عالم کی قدرت او رحفاظت پر موقوف ہے_
الم یروا الی الطیر ...ما یمسکھنّ الا اللہ

٧_پرندوں کی پرواز اور آسمانی اجرام کی حرکت میں خداوند عالم کی عظمت اور قدرت پر بہت زیادہ نشانیاں ہیں_
الم یروا الی الطیر ...ما یمسکھنّ الا اللہ ان فی ذلک لأیآت لقوم یؤمنون

٨_آیات الہی سے بہرہ مند ہونے کے لیے حق قبول کرنے اور حق کی تلاش کی فکر کا ہونا شرط ہے_
ان فی ذلک لا یت لقوم یؤمنون

آسمانی فضا ١،٢

آیات الهي:آفاقی آیات الہی ٣،٢; آیات الہی سے استفادہ کی شرائط ٨

اجرام آسماني:اجرام آسمانی کا سر تسلیم خم کرنا ٢; اجرام آسمانی کی حرکت ٧;اجرام آسمانی کی حرکت کا مطالعہ ٣

اللہ تعالي:ارادہ الہی کے جاری ہونے کا مقام٥; اللہ تعالی کی قدرت کے آثار ٦; خداشناسی کے دلائل ٣،٢; عظمت خداکی علامات ٧ ; قدرت الہی کی علامات ٧،٤

پرندے:پرندوں کا محافظ ٦; پرندوں کی پرواز ٧،٤;پرندوں کی پرواز کا سرچشمہ ٦; پرندوں کی پرواز کا مطالعہ ٢، ١

تعقّل:تعقّل کی اہمیت ١

حق:حق کو قبول کرنے کی اہمیت ١

حق طلبي:حق طلبی کی اہمیت ٨

طبیعی عوامل:طبیعی عوامل کا کردار ٥

کائنات:کائنات کا مطالعہ ١; نظام کائنات ١

آیت ۸۰

﴿وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَناً وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الأَنْعَامِ بُيُوتاً تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثاً وَمَتَاعاً إِلَى حِينٍ﴾

اور اللہ ہی نے تمھارے لئے تمھارے گھروں کو وجہ سکون بنایا ہے اور تمھارے لئے جانوروں کی کھالوں سے ایسے گھر بنادیئے ہیں جن کو تم روز سفر بھی ہلکا سمجھتے ہو اور روز قیامت بھی ہلکا محسوس کرتے ہو اور پھر ان کے اون، روئیں اور بالوں سے مختلف سامان زندگی اور ایک مدت کے لئے کار آمد چیزیں بنادیں _

۱_ خداوند عالم نے گھر اور مکان کو انسان کے لیے آرام اور سکون کا سرچشمہ قرردیا ہے_والله جعل لكم من بيوتكم سكن

۲_ انسان کا اپنے گھر میں آرام و سکون سے بہرہ مند ہونا ، خداوند عالم کی نعمت ہے_والله جعل لكم من بيوتكم سكن

۳_ انسان کی زندگی میں آرام و سکون کی اہمیت_والله جعل لكم من بيوتكم سكن

مذکورہ مطلب کا آیت میں موجود دو نکات سے استفادہ ہوتا ہے (۱) آیت امتنان اور الہی نعمتوں کو شمار کرنے کے مقام پر ہے (۲) گھر اور منزل کے تمام فوائد میں سے فقط اس کے آرام اور سکون کی طرف اشارہ ہوا ہے_

۴_ آسائش و سکون کی فراہمی، گھر اور منزل بنانے کی حکمت اور فلسفہ ہے_والله جعل لكم من بيوتكم سكن

۵_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) کی طرح خلقت کہ ان کی جلد سے گھر اور ہلکی اور قابل انتقال پناہ گاہ بنائی جائے یہ خداوندعالم کی قدرت ہے_واللہ ...جعل لکم من جلود الا نعم بیوتاً تستحفونھا یوم ظعنکم و یوم اقامتکم

٦_ ہلکی اور قابل انتقال چھت بنانے کے لیے چوپایوں (اونٹ ، گاء ، گوسفند) کے چمڑے سے انسان کا استفادہ کرنا ،الہینعمتوں میں سے ہے_وجعل لکم من جلود الا نعم بیوت

٧_ سفر و حضر میں انسان کی آسائش اور سہولت کے اسباب کا خداوند عالم کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے_
واللہ ...وجعل لکم ...تستخفونھا یوم ظعنکم ویوم اقامتکم

٨_ حیوانات کی پشم کھال اور بالوں سے زندگی کا ساز و سامان بنانے کے لیے استفادہ کرنا ایک الہی نعمت ہے_
ومن اصوا فھا و ا وبارھا و اشعارھا ا ثثاً و متاعا

٩_ چوپایوں (اونٹ، گائے ، گوسفند) کی پشم ، بال اور کھال زندگی کے لوازمات بنانے کے لیے انسان کی طبیعی زندگی کے مناسب ہیں_جعل لکم من الا نعم ...تستخفونھا ...اثثاً ومتاعا

یہ جو خداوندعالم نے چوپایوں کی پشم ، کھال اور بالوں کو زندگی کا ساز و سامان مہیّا کرنے کے لیے خلق کیا ہے گویا یہ انسان کی طبیعی زندگی کے متناسب ہے چونکہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہے_

١٠_ انسانوں کے لیے اپنی زندگی کی طبیعی ترین سہولیات میں فکر کرنا اور اس سلسلہ میں کردار الہی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_

١١_ خداوند عالم نے انسان کی ضروریات کو اس کی زندگی کی مختلف شرائط کے متناسب فراہم کیا ہے_
یوم ظعنکم و یوم اقامتکم ومن اصوافھا واوبارھا و اشعارھا اثثاً ومتاعا

مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ خداوندعالم نے حیوانات کی جلد کو اس لحاظ سے نعمت کے عنوان سے یاد فرمایا کہ یہ سفر و حضر میں چھت بنانے کے لیے مناسب وسیلہ ہیں_

١٢_ دنیا میں انسان کی زندگی محدود اور دنیاوی نعمتوں سے اس کا بہرہ مند ہونا ،بہت کم اور ایک مقرر مدت تک ہے_
اثثاً و متعاً الی حین

١٣_دنیاوی نعمتوں کی ناپائداری کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_

اثاثاً و متعاً الی حین

۱۴_ حیوانات کی پشم، کھال اور بالوں سے انسان کا بہرہ مند ہونا، ایک خاص زمانہ تک محدود ہے_

ومن اصوافها و ا بارها وا شعار ها اثثاً ومتعاً الی حین

"الی حین" کے لیے چند احتمال موجودہیں ان میں ایک یہ ہے کہ مذکورہ اشیاء خاص ادوار اور زمانوں میں قابل استفادہ ہیں _

آرام :آرام کی اہمیت ۳،۴; آرام کے عوامل ۱

آسائش :آسائش کا سرچشمہ ۷; آسائش کی اہمیت ۴

الله تعالي:الله تعالی کی قدرت کے آثار ۵; الله تعالی کی نعمات ۲،۸،۶;الله تعالی کے عطایا ۱۱

انسان:انسان کی ضرورتوں کوپورا کرنے کا سرچشمہ ۱۱

اونٹ:اونٹ کی پشم کے فوائد۹; اونٹ کی کھال کے فوائد۹; اونٹ کے بال کے فوائد۹; اونٹ کے چمڑے کے فوائد ۵،۶

تعقل:تعقل کی اہمیت ۱۰; زندگی میں تعقل ۱۱

چوپائے :چوپایوں کی پشم کے فوائد_ ۹، ۱۴;چوپایوں کی خلقت کا فلسفہ۵;چوپایوں کی کھال کے فوائد ۵، ۶; چوپایوں کے فوائد ۹،۱۴; چوپایوں کے بالوں کے فوائد۱۴،۹

حیوانات:حیوانات سے استفادہ ۱۴;حیوانات کی پشم سے استفادہ ۱۴; حیوانات کے بالوں سے استفادہ ۱۴

خانہ بدوش:خانہ بدوشوں کا گھر بنانا۵

ذکر:دنیا کی نعمتوں کی ناپائداری کا ذکر۱۳; ذکر خدا کی اہمیت ۱۰

رفاہ:رفاہ کا سرچشمہ ۷

زندگي:دنیاوی زندگی کا محدود ہونا ۱۲

صحرا نشین:صحرا نشینوں کا گھر بنانا۵

گائے:

گائے کی کھال کے فوائد ٦،٥; گائے کے بالوں کے فوائد ٩

گھر: گھر کا اثاثہ مہیا کرنا ٩،٨; گھر کا کردار ١; گھر میں سکون ١،٢; ہلکا گھر بنانے کے وسائل ٦،٥

گھر سازي: گھر سازی کا فلسفہ ٣

گوسفند: گوسفند کی پشم کے فوائد ٩; گوسفند کی کھال کے فوائد ٦،٥; گوسفند کے فوائد ٩

مسافرت: مسافرت میں آرام٧; مسافرت میں سکون٧

نعمت: آرام کی نعمت ٢; اونٹ کی کھال کی نعمت ٦; حیوانات کی پشم کی نعمت ٨; حیوانات کے بالوں کی نعمت ٨; گھائے کی کھال کی نعمت ٦; گوسفند کی کھال کی نعمت ٦; نعمت سے استفادہ کرنے میں محدویت ١٢

نیازمندي: نیازمندی کو پورا کرنے کا سرچشمہ ١١

آیت ٨١

﴿وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلاَلاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَاناً وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ كَذَالِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ﴾

اور اللہ ہی نے تمھارے لئے مخلوقات کا سایہ قرار دیا ہے اور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائي ہیں اور ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچاسکیں اور پھر ایسے پیراہن بنائے ہیں جو ہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں_ وہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تمھارے اوپر تمام کردیتا ہے کہ شاید تم اطاعت گذار بن جاؤ_

١_ ایسے موجودات کی خلقت جو انسان کے لیے سائبان کی خاصیت رکھتے ہیں خداوند عالم کی قدرت کی بناء پر ہے_

والله جعل لكم ممّا خلق ظلالا

٢_ انسان کا سائبان اور مختلف اشیاء کے ذریعہ چھت سے بہرہ مند ہونا، ایک الہی نعمت ہے_

والله جعل لكم ممّا خلق ظلالا

٣_ سایہ کی اہمیت ، سایہ کرنے کے اسباب اور مسلسل سورج کی تپش سے محفوظ رہنے میں غور و فکر کرنا، خدا کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے_والله جعل لكم ممّا خلق ظلالا

۴_ پہاڑوں کی اس طرح خلقت جو انسان کے لیے پناہ لینے کے قابل ہو قدرت خداوند کا نتیجہ ہے_
والله ...جعل لکم من الجبال اکنانا

۵_ پہاڑوں کی چوٹیوں اور غاروں میں انسان کے لیے پناہ گاہ کا ممکن ہونا، الہی نعمت ہے_
وجعل لکم من الجبال اکنانا

٦_ بعض موجودات اور الہی مخلوقات فاقد سایہ ہیں_والله جعل لکم ممّاخلق ظلال
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "ممّا خلق" میں "من" غیر سایہ مخلوقات کو سایہ دار موجودات سے جدا کرنے کے لیے ہو_

۷_ حرارت اور جنگی شدائد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے انسان کی مناسب لباس تک دسترسي، الہی نعمت ہے_
وجعل لکم سرابیل تقیکم الحرّ و سربیل تقیکم بائسکم

۸_ خدا کی شناخت کے لیے اپنی مورد استعمال اشیاء کے خواص میں غور و فکر کرنا ، انسان کے لیے ضروری ہے_
ممّا خلق ظلالاً ...من الجبال اکناناً ...سربیل تقیکم الحرّ و سربیل تقیکم با سکم

۹_ انسان کی زندگی میں مسکن ، سایہ ، پہاڑی پناہ گاہیں حفاظتی اور انواع و اقسام کے لباس کی اہمیت_
والله جعل لکم من بیوتکم سکناً ...ضلالاً ...اکناناً سربیل تقیکم الحرّ ...تقیکم با سکم

۱۰_ انسان کی زندگی کے مختلف وسائل کی فراہمی اور اس کی ضرورتوں کے متناسب سہولیات کے ذریعہ خداوند عالم نے انسان پر نعمت کو مکمل کر لیا ہے_والله جعل لکم من بیوتکم سکناً ...اثثاً و متعاً ...سربیل تقیکم با سکم کذالك یتمّ نعمة علیکم

۱۱_ خداوند عالم کی وسیع نعمتوں اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ ، اس بات کا سبب ہے کہ انسان اس کے ارادہ اور فرمان کے سامنے سر تسلیم خم ہو_کذالك یتمّ نعمة علیکم

۱۲_ انسان کے اختیار میں مختلف قسم کی نعمتوں کو دینے کا اصل مقصد یہ ہے وہ خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہو_
کذالك یتّم نعمة علیکم لعلّکم

۱۳_ خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم ہونا، اس کے مقابلہ میں انسان کی شکر گذاری کا ایک نمونہ ہے_
لعلّکم تشکرون ...کذالك یتّم نعمة علیکم لعلّکم تسلمون

مذکورہ تفسیر اس سورہ کی آیت نمبر۷۸(واللہ اخرجکم من بطون ...لعلّکم تشـکرون)کہ جس میں انسانوں کو نعمتیں عطا کرنے کا فلسفہ و مقصد پروردگار کی شکر گذاری بیان کیا گیا ہے کے ساتھ باہمی ربط کو ملحوظ خاطر رکھے ہوئے کی گئي ہے_

۱۴_ مادہ طبیعت کے مناظر، انسانوں کا خدمت اور ان کے منافع کی خاطر خلق کیے گئے ہیں_

واللہ جعل لکم من بیوتکم ...لعلّکم تسلمون

"لکم" میں "لام" انتفاع کے لیے اور دونوں آیات میں تکرار کی صورت میں اس کا ذکر ہونا ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کررہا ہے_

۱۵_ انسان، خداوند عالم کے خاص لطف و کرم اور کائنات میں ایک خاص مقام و منزلت پر فائز ہے_

واللہ جعل لکم من بیوتکم ...وجعل لکم من الجبال ...لعلّکم تسلمون

۱٦_ انسان کے لیے لباس کی ضرورت ایک دائمی ضرورت ہے اور حیوانی محصولات سے اس کی فراہمی ایک وقتی چیز ہے_ومن اصوافھا و ا و بارھا و ا شعارھا ا ثاثاً و متعاً الی حین ...وجعل لکم سربیل تقیکم الحرّ

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "الی حین" کی قید کا تعلق پشم، کھال اور بال سے بہرہ مندی کے محدود ہونے کے ساتھ ہو اور یہ جو مذکورہ اشیاء محدود وقت سے مقیّد ہوئي ہیں لیکن "سرابیل" جو خاص کے بعد عام کے ذکر ہونے کے عنوان سے ہے کے لیے اس قید کا ذکر نہیں ہوا ممکن ہے اس سے مذکورہ نکتہ کا استفادہ ہوتا ہو_

۱۷_ انسانوں کی لازم ضروریات کی فراہمی کے بعد ان سے ہدایت و تربیت کی امید رکھنا، ایک بجا اور مناسب امید ہے_

واللہ جعل لکم ...لعلّکم تسلمون

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسانوں پر اپنی فراواں نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد جملہ "لعلّکم تسلمون" کو بیان کیا ہے_

۱۸_ خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم ہونا، ایک بلند اور قابل قدر مقام ہے_

والله جعل لكم عليكم لعلّكم تسلمون

مذکورہ تفسیر اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ انسان کی خلقت اور اس کو انواع و اقسام نعمتوں کی عطا کا مقصد، انسان کا تسلیم ہونا ہے_

۱۹_ خداوند عالم کے مقابلہ میں انسان، سرکشی کے خطرہ سے دوچار ہے_ كذالك

کلمہ "لعَل" کا استعمال جو توقع اور فقط انتظار کے لیے استعمال ہوتا ہے اس بات کو بیان کررہا ہے کہ اگر خداوند عالم کی فراواں نعمتوں کی طرف توجہ نہ ہو تو اس کے سامنے انسان کا سر تسلیم خم ہونا دور کی بات ہے_

آیات خدا: اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی قدرت کے آثار ۱; الہی نعمات ۲، ۵، ۷ ; الہی نعمات کا وافر ہونا ۱۱; خداشناسی کے دلائل ۳،۸; قدرت الہی ۴; متنوع الہی نعمات کا فلسفہ ۱۲

اميدواري: پسندیدہ امیدواری ۱۷

انسان: انسان کی پناہ گاہ۵، ۴; انسان کی دائمی ضرورتیں ۱۶; انسان کی ضروریات کو پورا کرنا ۱۰; انسانوں کی عصیان گری کا خطرہ۱۹; انسان کی کرامت ۱۵; انسان کی مادی ضرورتیں ۱۵; انسان کے مقامات ۱۵; انسان کے منافع ۱۴

پہاڑ: پہاڑوں کی خلقت ۴; پہاڑوں میں سکونت ۵; پہاڑی پناہ گاہوں کی اہمیت ۹

تربیت: تربیت کا زینہ۱۷

تسلیم: خدا کے سامنے تسلیم ہونا ۱۳; خدا کے سامنے تسلیم ہونے کا زینہ ۱۱; خدا کے سامنے تسلیم ہونے کی اہمیت ۱۲، ۱۸; مقام تسلیم کی ارزش ۱۸

تعقل: تعقل کی اہمیت ۸; سایہ میں تعقل ۳

چوپائے: چوپایوں کے فوائد۱۶

ذکر: نعمت کے ذکر کے آثار ۱۱

شکر: شکر خدا کی علامات ۱۳

عصیان: خدا کی عصیان کا خطرہ۱۹

لباس: لباس کو تهیه کرنے کے منابع ۱٦

لطف خدا: لطف خدا کے شامل حال ۱۵

مادی امکانات: مادی امکانات سے استفادہ ۱۴; مادی امکانات کا فلسفه ۱۴

مسکن: مسکن کی اہمیت ۹

نعمت: اتمام نعمت ۱۰; پہاڑوں کی نعمت ۵; سایه کی نعمت ۲; لباس کی نعمت ۷

نیازمندی: ضروری حاجتوں کو پورا کرنے کی اہمیت ۱۷; لباس کی ضرورت ۱٦

ہدایت: ہدایت کا زینه ۱۷

آیت ۸۲

﴿فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَ غُ الْمُبِينُ﴾

پھر اس کے بعد بھی اگر یه ظالم منھ پھیر لیں تو آپ کا کام صرف واضح پیغام کا پہنچا دینا ہے اور بس ـ

۱ـ کفار پر آیات الہی کو واضح کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی دعوت سے ان کی روگردانی کے سلسله میں پیغمبر اکرم ﷺ کی کوئي ذمه داری نہیں تھي ـ فان تو لّو ا فانّما عليك البلغ المبين

۲ـ پیغمبر اکرم ﷺ کا وظیفه فقط انسانوں تک الہی پیغام پہنچانا تھا نه که لوگوں کو اس پیغام کو قبول کرنے پر مجبور کرنا ـ

فانّما عليك البلغ المبين

مذکوره آیت میں "فانّما علیک" کی حصر اضافی حصر ہے اور اجبار و کراہت کی نسبت مطابقت رکھتی ہے ـ

۳ـ پیغمبر اکرم ﷺ کا وظیفه ہے که وه دین کی تبلیغ کے سلسله میں واضح اور روشن مفاہیم کا استعمال کریں ـ

فانّما عليك البلغ المبين

"بلاغ" کا معنی تبلیغ اور پیغام کا پہنچانا ہے اس کی "المبین""واضح اور آشکار" سے توصیف، مذکوره مطلب کو بیان کررہی ہے ـ

۴ـ تبلیغ دین کے سلسله میں واضح اور روشن مفاہیم اور مطالب سے استفاده کرنا ضروری ہے ـ

فانّما عليك البلغ المبين

۵_ فقط لوگوں کی دینی رہبروں سے روگردانی کی وجہ سے پیغمبر اکرم ﷺ اور دینی راہنماؤں سے ابلاغ دین کے وظیفہ کا سلب نہ ہونا_فان تولّوا فانّما عليك البلغ المبين

مذکورہ تفسیر کا اس احتمال کی بناء پر استفادہ ہوتا ہے کہ اس آیت کا معنی اس طرح ہو کہ اگر لوگ روگردانی کریں تو تم اپنی ذمہ درای کو ترک نہ کرو بلکہ اس طرح الہی پیغام کے ابلاغ کی کوشش کرتے رہو_قابل ذکر ہے کہ"فانما علیک"کے جملے کا اسمیہ کی صورت میں آنا جوکہ استمرار پر دلالت کرتا ہے اسی مطلب پر مویّد ہے_

٦_ خداوند عالم کا حق قبول نہ کرنے والوں کی روگردانی کی وجہ سے پیغمبر اکرم ﷺ کی پریشانی پر انہیں تسلّی دینا _

فان تولّوا فانّما عليك البلغ المبين

٧_ حق اور دینی حقائق کے واضح اور روشن ہونے کے باوجود ان سے انسان کی روگردانی ممکن ہے_

فان تولّوا فانّما عليك البلغ المبين

٨_ زندگی کے مختلف شعبوں میں الہی نعمتوں کا بیان 'بلاغ مبین" (روشن اور واضح دین کا بیان) کا مصداق ہے_

والله جعل لكم ممّا خلق ظلالاً ...كذالك يتّم نعمة عليك لعلّكم تسلمون ...فإنما عليك البلغ المبين

گذشتہ آیات میں خداوند عالم کی مختلف نعمات بیان ہوئي ہیں آخر میں یہ اشارہ ہوا ہے کہ ان نعمتوں کے بیان کا مقصد انسانوں کا خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ہے اور اگر لوگ روگردانی کریں تو اس روشن بیان (نعمتوں کا بیان) کے علاوہ کوئي ذمہ داری نہیں ہے_

آیات خدا:آیات خدا کو بیان کرنا ١

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی نعمات کا بیان ٨

تبلیغ:تبلیغ میں صراحت ٣،٤

جبر و اختیار:٢

حق:حق سے منہ پھیرنا ٧;حق کو قبول نہ کرنے والوں کا اعراض ٦

دين: تبليغ دين كی اہميت ۵; تبليغ دين كی روش ۳،۴; تبليغ دين ميں استقامت ۸،۵; دين سے منہ پھيرنا۷; دين كو بيان كرنے كی روش_۸; دين ميں اكراه كی نفي ۲

ديني رہبر: ديني رہبروں كی ذمہ داري ۵

كفار: كافروں كا منہ پھيرنا ۱

محمد ﷺ : حضرت محمد ﷺ سے اعراض ۱; حضرت محمد ﷺ كو دلداری ۶; حضرت محمد ﷺ كی تبليغ ۲،۳; حضرت محمد ﷺ كی ذمہ داري ۵،۳; حضرت محمد ﷺ كی ذمہ داری كی حدود ۱،۲

آيت ۸۳

﴿يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ﴾

يہ لوگ اللہ كی نعمت كو پہچانتے ہيں اور پھر انكار كرتے ہيں اور ان كی اكثريت كافر ہے _

۱_ مشركين ، الہی نعمتوں كی شناخت كے باوجود ان كا عملی طور پر انكار كرتے ہيں اور ناشكری كی راہ اختيار كرتے ہيں _

يعرفون نعمت الله ثم ينكرو نه

اس آيت ميں انكار، معرفت اور شناخت كے مقابلہ ميں قرار پايا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے كہ نعمت كے انكار سے مراد عملی انكار ہے نہ كہ اعتقادی _

۲_ صدر اسلام كے اكثر مشركين نے الہی نعمتوں سے آگاہی كے باوجود ناشكری كے راستہ كو اختيار كيا اور كافر ہوئے _

يعرفون نعمت الله ثم ينكرونها و اكثر هم الكافرون

۳_ صدر اسلام كے اكثر مشركين نے الہی نعمتوں كا عملاً انكار كرنے كے علاوہ زبانی طور پر بھی كفر اختيار كيا _

يعرفون نعمت الله ثم ينكرونها و اكثر هم الكافرون

الہی نعمتوں كا انكار اور ناشكری يا زبان كے ساتھ ہے يا عمل كے ذريعہ جملہ "ثم ينكرونها" عملی كفران نعمت اور جملہ "اكثرهم الكافرون" زبانی طور پر ناشكری كو بيان كررہا ہے _

۴_ الہی نعمتوں کا اکثر انکار کرنے والے، کفر کا مجسمہ کامل اور مصداق ہیں_یعرفون نعمت اللہ ...واکثر ھم الکافرون

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "ہم" کی ضمیر "یعرفون" کے فاعل کی طرف لوٹ رہی ہو اور "الکافرون" میں "الف و لام" استغراق (عمومیت) کے لیے ہو_

اللہ تعالی:اللہ تعالی کی نعمتوں کی تکذیب کرنے والے ۱،۳; اللہ تعالی کی تکذیب کرنے والوں کی اکثریت ۴; الہی نعمتوں کی تکذیب کرنے والوں کا کفر ۴

کفار:۴،۳،۲

مشرکین:صدر اسلام کے مشرکین کا کفر ۲،۳; صدر اسلام کے مشرکین کا کفران ۲،۳; صدر اسلام میں مشرکین کی اکثریت ۳; مشرکین کا کفر ۱; مشرکین کی لجاجت ۱

آیت ۸۴

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً ثُمَّ لاَ يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ وَلاَ هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ﴾

اور قیامت کے دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اس کے بعد کافروں کو کسی طرح کی اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سنا جائے گا_

۱_ روز قیامت ہر امت میں سے ایک فرد گواہ اور شاہد کے عنوان سے مبعوث ہوگا_ویوم نبعث من کل امّة: شهید

۲_ خداوند عالم نے انسانوں کو قیامت یاد کرنے کی تاکید کی ہے_ویوم نبعث من کل امّة شهید

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "یوم" ظرف تقدیر میں "ذکر" یا "اذکروا" کے متعلق ہو_

۳_ روز قیامت تمام زمانوں کے متعلق ہر امت میں سے ایک فرد شاہد اور گواہ کے عنوان سے حاضر ہوگا_ویوم نبعث من کل امة شهید

ہر امت کے ایک گواہ کا حاضر ہونا ممکن ہے اس صورت میں ہو کہ ہر زمانہ اور نسل سے متعلق تمام امتوں میں سے ایک شخص گواہ کے عنوان سے روز قیامت حاضر ہوگا اس بناء پر نسلوں اور زمانوں کی تعداد کے مطابق گواہ، گواہی دیں گے_

۴_ ہر زمانہ میں تمام امتوں میں سے خدا کی جانب سے افراد، لوگوں کے اعمال پر نظارت رکھتے ہیں_

ویوم نبعث من کل امة شهید

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ نظارت رکھنا گواہی دینے کا لازمہ ہے کیونکہ جب تک کسی چیزپر نظارت نہ کی جائے اس کے متعلق گواہی دینا ممکن نہیں ہوگا_

۵_ قیامت ، تمام انسانوں کے اعمال و کردار اور حقیقت کے ظاہر ہونے کا دن ہے_ویوم نبعث من کل امة شهید

مذکورہ تفسیر اس لیے ہے کہ گواہوں کی گواہی دینے کے ذریعہ انسانوں کے اعمال، کردار و غیرہ جو روز قیامت تک پنہاں ہوں گے سے پردہ چاک کردیا جائے گا_

۶_ قیامت کے دن اپنی امت کے اعمال پر گواہی دینے والے اپنی امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہیں_

ویوم نبعث من کل امة شهید

ہر امت میں سے گواہ و شاہد کا انتخاب اس چیز کو بیان کررہا ہے کہ وہ گواہ امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے کیوں کہ اگر ان کا تعلق بھی گناہ گار افراد سے ہو اور ان کے اعمال پر کوئی دوسرا گروہ شاہد ہو تو گواہی دینے کے لیے ان کا انتخاب لغو اور بے ہودہ قرار پائے گا_

۷_ ہر زمانے اور عصر میں گناہ و خطا سے محفوظ اور صالح انسان موجود ہوتا ہے_ویوم نبعث من کل امّة شهید

۸_ روز قیامت امت کے گواہوں اور شاہد کے حضور کے وقت کفار کو بات اور معذرت کرنے کی اجازت نہیں ہوگي_

ویوم نبعث من کل امّة شهیداً ثم لا یوذن للذین کفروا

۹_ روز قیامت گواہوں کے پیش ہونے سے کفار کے لیے اپنا دفاع کرنے کی مہلت ختم ہوجائے گي_

ویوم نبعث من کل امّة شهیداً ثم لا یوذن للذین کفروا

کلمہ"ثم" جو ترتیب کے لیے ہے ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ گواہوں کے پیش ہونے کے بعد او ر نہ اس سے پہلے کفار کو اجازت نہیں ہوگي_

۱۰_ قیامت کی عدالت میں کفار کی محکومیت گواہوں کی شہادت کے ذریعہ ہوگي_

ویوم نبعث من کل امّة شهیداً ثم لا یوذن للذین کفروا

۱۱_ قیامت میں گواہوں کی شہادت ناقابل خدشہ اور رد نہیں کی جاسکتی ہے_ویوم نبعث من کل امّة شهیداً ثم لا یوذن

للذين كفروا

۱۲_ روز قیامت کفار پر خداوند عالم کی رضایت کو جلب کرنے کے تمام راستے مسدود ہوجائیں گے_

ثم لا یوذن للذین کفروا ولا هم یستعتبون

"استعتاب"(یستعتبون) کا مصدر ہے جس کا معنی برائي کرنے والے سے بدکاری سے بازگشت کی درخواست اورجس کے ساتھ برائي ہوئي ہے اس کی جلب رضایت کرنا ہے اس بناء پر جملہ "ولا هم یستعتبون" کا معنی یہ ہوگا کہ ان یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ عذر خواہی کریں یا خدا کی رضایت جلب کرنے کے لیے کوئي اقدام کریں_

امتیں :امتوں کے برگزیدہ ٦; امتوں کے صلحاء ۷; امتوں کے گواہ۱،۲،۳،۴،٦،۸،۹; امتوں کے معصوم۷

خدا:خدا کی تاکیدیں_۲

ذکر:قیامت کے ذکر کی اہمیت ۲

عمل:گواہوں کا عمل ۴;گواہوں کے عمل کا برگزیدہ ہونا ٦

قیامت:قیامت کی خصوصیات ۵; قیامت میں حقائق کا ظہور۵; قیامت میں گواہ ۱،۳،٦،۸،۹; قیامت میں گواہی ۱۱; قیامت میں گواہی کا قبول ہونا ۱۱; قیامت میں گواہی کی خصوصیات ۱۱

کفار:قیامت میں کفار۱۲; کفار اور خداوند عالم کی جلب رضایت ۱۲;کفار کی آخری مہلت۹; کفار کی اخروی مذمت ۱۰; کفار کی اخروی معذرت۸

معصومین:۷

آیت ۸۵

﴿وَإِذَا رَأى الَّذِينَ ظَلَمُواْ الْعَذَابَ فَلاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ﴾

اور جب ظالمین عذاب کو دیکھ لیں گے تو پھر اس میں کوئي تخفیف نہ ہوگی اور نہ انھیں کسی قسم کی مہلّت دی جائے گئي_

۱_ ظالم افراد اپنے عذاب کے حتمی ہونے کے بعد ذرہ بھر رعایت اور مہلت سے محروم ہوں گے_

وإذا را الذين ظلموا العذاب فلا يخفّف عنهم

اس آیت میں "رویت" سے مراد آنکھ سے دیکھنا نہیں ہے بلکہ اس کا کنائي معنی مراد ہے یعنی عذاب کا حتمی ہونا_

۲_ کافر، ظالم افراد ہیں_لا يوذن كفروا ...وإذا رأ الذين ظلموا العذاب

۳_ ظلم ، عظیم اورناقابل بخشش گناہ اور انسان کے اخروی عذاب میں مبتلاء ہونے کا سبب ہے_

وإذا راء الذين ظلموا العذاب

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ باوجود اس کے کہ آیت قیامت کے دن کفار کی حالت بیان کرنے کے سلسلہ میں ہے لیکن انہیں ظالم افراد سے توصیف کیا ہے اور وصف علت کو بیان کررہا ہے قابل ذکر ہے کہ اخروی عذاب کا وعدہ اس کے عظیم اورناقابل معافی ہونے کو بیان کررہا ہے_

۴_ ظالم کفار، عذاب الہی کا مشاہدہ اور سزا کے حتمی ہونے کے بعد اپنی سزا میں رعایت اور تاخیر کے خواہشمند ہوں گے_

فلا يخفّف عنهم العذاب ولا هم ينظرون

ظالموں کو عذاب میں رعایت اور مہلت نہ دینے کے بارے میں الہی تذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ رعایت اور مہلت طلب کرنے کے خواہش مندہوں گے_

ظالم:عذاب کے وقت ظالم ۴; ظالموں کے عذاب کا حتمی ہونا ۱

ظلم:ظلم کاگناہ ہونا ۳; ظلم کے آثار ۳

عذاب:اخروی عذاب کے اسباب ۳; عذاب کی تخفیف کی درخواست ۴

کفار:عذاب کے وقت کفار ۴;کفار کا ظلم ۲; ظالم کفار کا مہلت طلب کرنا ۴; ظالم کفار کی خواہشات ۴

گناہ:گناہ کے آثار ۳; ناقابل معافی گناہ ۳

گناہ کبیرہ:۳

آیت ۸۶

﴿وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُواْ شُرَكَاءهُمْ قَالُواْ رَبَّنَا هَـؤُلاء شُرَكَآؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوْ مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ﴾

اور جب مشرکین اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے پروردگار یہی ہمارے شرکاء تھے جنھیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے پھر وہ شرکاء اس بات کو انھیں کی طرف پھینک دیں گے کہ تم لوگ بالکل جھوٹے ہو _

۱_ مشرکین روز قیامت اپنے جھوٹے معبودوں کا سامنا کرتے وقت ان سے نزاع پر اترآئیں گے _

وإذا را الذين اشركوا شركاء هم قالوا ربّنا هؤلائ شركاؤن

۲_ روز قیامت مشرکین ، خداوند عالم سے تکلم کریں گے اور اپنے معبودوں کی شکایت کریں گے_قالوا ربّنا هوء لاء شركاؤن

جملہ"فالقوا اليهم القول ..." ممکن ہے اس

بات پر قرینہ ہو کہ مشرکین کی بات (قالوا ...) شکایت کے عنوان سے ادا ہوگی_

۳_ قیامت کے دن مشرکین، خداوحدہ کی ربوبیت کا اقرار کریں گے_قالوا ربّنا هو لاء شركاء ن

۴_ قیامت کے دن مشرکین اپنے دائمی شرک کے گناہ اور غلط ہونے کا عتراف کریں گے_
هولاء شركا ء نا الذين كنّا ندعوا من دونك

۵_ قیامت کے دن مشرکین کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ اپنی گمراہی کے سلسلہ میں اپنے معبودوں کے جھوٹ کو دخیل قرار دیں
_وإذا رأ الذين اشركوا شركاهم قالوا ربّنا هولاء شركائ نا الذين كنّا ندعوا من دونك

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ مشرکین کا اپنے جھوٹے معبودوں کی نشاندہی کرنے کی غرض اپنے گناہ کے بوجھ کو کم کرنا اور اسے اپنے معبودوں کے دوش پر لادنا ہو_

۶_ قیامت کے دن مشرکین کا خداوند عالم کے لیے معبودوں کو شریک قرار دینے کا دعوی، خود معبودوں کی طرف سے جھوٹا قرار دیا جائے گا_فالقوا اليهم القول انّكم لكازبون

قیامت کے دن مشرکین کا اپنے معبودوں سے شکوہ (قالوا هؤلائ ...) ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ وہ معبودوں کو اپنی گمراہی کا سبب قرار دیں گے اس بنا پر معبودوں کی تکذیب ممکن ہے اسی دعوی سے متعلق ہو_

اقرار: ربوبیت خدا کا اقرار۳; گناہ کا اقرار۴

باطل معبود: باطل معبودوں کا کردار۵; باطل معبودوں کی تکذیب۶; باطل معبودوں کی شکایت ۲; باطل معبودوں کے ساتھ نزاع_۱

مشرکین: قیامت میں مشرکین ۶،۵; مشرکین اور باطل معبود۱; مشرکین کا اخروی اقرار ۴،۳; مشرکین کا اخروی نزاع ۱; مشرکین کا خدا سے کلام ۲; مشرکین کی اخروی شکایت ۲; مشرکین کی اخروی کوشش ۵; مشرکین کی گمراہی کے اسباب۵; مشرکین کے دعوی کی تکذیب۶

آیت ۸۷

﴿وَأَلْقَوْاْ إِلَى اللهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ﴾

اور پھر اس دن اللہ کی بارگاہ میں اطاعت کی پیشکش کریں گے اور جن باتوں کا افترا کیا کرتے تھے وہ سب غائب اور بے کار ہوجائیں گی_

۱_ روز قیامت مشرکین خداوند عالم کے حضور اپنے تسلیم ہونے کے مراتب کا اظہار کریں گے _

وإذا راء الذين ا شركوا ...وا لقوا الی الله يومئذ: السّلم

۲_ مشرکین، فقط قیامت کے دن اور مجبوری کے بعد تسلیم خم ہوں گے_وا لقوا الی الله يومئذ السّلم

یہ بات مخفی نہ رہے کہ مشرکین دنیا میں کبھی بھی فرمان خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ تھے_

(يعرفون نعمت الله ثم ينكرو نها ...) اس بناء پر اظہار تسلیم کو "یومئذ" (اس دن) کے ساتھ مقیّد کرنا مذکورہ تفسیر کو بیان کررہا ہے_

۳_ قیامت کے دن مشرکین، خداوند عالم کا شریک قرار دینے والے اپنے خود ساختہ جھوٹے خداؤں کو نہیں پائیں گے_

وضلّ عنهم ما كانوا يفترون

۴_ شرک، جھوٹ سے کام لینا اورشرک آلو نظریات، باطل اور بے بنیاد ہیں_

وإذا رء الذين اشركوا ...وضلّ عنهم ماكانوا يفترون

شرک:شرک کا بے منطق ہونا ۴

مشرکین:قیامت میں مشرکین۲، ۱; مشرکین کا آخرت میں تسلیم ہونا ۱، ۲; مشرکین کی آخرت میں ناکامي۳; مشرکین کی افتراء بازی ۳; مشرکین کی فکر۳

آیت ۸۸

﴿الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يُفْسِدُونَ﴾

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ پیدا کی ہم نے ان کے عذاب میں مزید اضافہ کردیا کہ یہ لوگ فساد برپا کیا کرتے تھے_

۱_ راہ خدا کو مسدود کرنے والے کفار، دوسرے کفار کی نسبت عظیم عذاب سے دوچار ہیں_

الذین کفروا وصدّ وا عن سبیل الله زدنٰهم عذاباً فوق العذاب

۲_ معارف اور آسمانی ادیان کے قوانین، "سبیل الله" کا مظہر ہیں_الذین کفروا و صدّوا عن سبیل الله

۳_ دین الہی کی ترویج سے روکنا، فساد برپا کرنا ہے اور راہ خدا مسدود کرنے والے مفسد ہیں_

الذین کفروا و صدّوا عن سبیل الله ...بما کانوایفسدون

۴_ معاشرہ میں فساد کو ترویج دینے کی سزا فساد سے آلودہ ہونے سے زیادہ ہے_

الذین کفروا وصدّوا عن سبیل الله زدنٰهم عذاباً فوق العذاب بما کانوا یفسدون

۵_ الہی ادیان، انسانی معاشرہ کو خیر و بھلائي فراہم کرنے کے لیے ہیں_الذین کفروا ...بما کانوا یفسدون

"افساد" کے بازگشت کا معنی یہ ہے کہ انسان خیر کو ختم کردے یا اس کے تحقق کے لیے رکاوٹ بنے اس بناء پر الہی ادیان کی مفسدین کے ساتھ جنگ در حقیقت معاشرہ میں خیر و صلاح سے دفاع ہے_

٦_ الہی ادیان کے نفوذ کے لیے رکاوٹ بننا اور بے دینی کی ترویج، معاشرہ میں فساد اور تباہ کاری کے رائج ہونے کا پیش خیمہ ہے_الذین وکفروا صدّوا عن سبیل الله ...بما کانوا یفسدون

۷_کفار کا عذاب، ان کے اعمال اور فساد کے لحاظ سے متفاوت ہے_زدنٰھم عذاباً ...بما کانوا یفسدون

۸_کفار کا اخروی عذاب، خود ان کے مسلسل فساد پھیلانے کا نتیجہ ہے_زدنٰھم عذاباً ...بما کانوا یفسدون

۹_"ان النبي" سـئل عن فوق الله "زدنا هم عذاباً فوق العذاب"قال: عقارب ا مثال النخل الطوال ينهشـــو نهم فى جهنّم [1]

رسول خدا سے خداوند عالم کے اس قول "زدنہم فوق العذاب" کے بارے میں سوال ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا (عذاب زیادہ ہونا) کھجور کے بلند درختوں کی مانند بچھوہیں جو جہنم میں جہنمیوں کو ڈسے _

۱۰_"عن النبي ﷺ "قال : الزيادة خمسة ا نهار تجرى من تحت العرش على رؤس من اهل النار فذلك قوله :"زدناهم عذاباً فوق العذاب ..."[2]

رسول خدا ﷺ سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب کا اضافہ پانچ نہریں ہیں جو عرش کے نیچے سے اہل جہنم پر جاری ہوں گی...اور خداوند عالم کے اس قول "زدنٰھم عذاباً فوق العذاب" سے یہی مراد ہے_

ادیان: ادیان کا کردار ۵; ادیان کی تعلیمات ۲; ادیان کے قوانین ۲

بے دینی: بے دینی کے آثار ۶

جرم: جرم کا زمینہ ۶

دین: دین کے پھیلاؤ کی ممانعت ۳،۶

روایت: ۹،۱۰

سبیل اللہ : سبیل اللہ سے روکنے والوں کا عذاب ۱; سبیل اللہ

---

۱) الدر المنثور، ج۵، ص ۱۵۷_

۲) الدر المنثور، ج۵، ص ۱۵۸_

سے روکنے والوں کا فساد کرنا۳; سبیل اللہ کے موارد۲

سزا:سزا کا نظام۷; سزا کے مراتب۴; گناہ کی مناسبت سے سزا۴

عذاب:عذاب کے مراتب ۱۰،۹،۷،۱

فساد:سماجی فساد کا زمینہ ٦; فساد پھیلانے کی سزا ۴;فساد کی سزا ۴

فساد پھیلانا:فساد پھیلانے کے موارد ۳

کفار:کفار کا فساد پھیلانا ۷; کفار کے اخروی عذاب کے اسباب۸; کفار کے عذاب ۱; کفار کے فساد پھیلانے کے آثار ۸

مفسد:۳

معاشرہ:معاشرہ کی اجتماعی آسیب شناسي٦; معاشرہ کے اجتماعی مصالح کو پورا کرنا۵

آیت ۸۹

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيداً عَلَى هَـــؤُلاء وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾

اور قیامت کے دن ہم ہر گروہ کے خلاف انھیں میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے اور پیغمبر آپ کو ان سب کا گواہ بنا کر لے آئیں گے اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب اطاعت گذاروں کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے_

۱_ انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہرزمانہ میں اپنے اعمال پر الہی گواہوں کی نظارت کی طرف متوجہ رہے

ويوم نبعث فى كلّ ا مّة شهيدا

چند آیات کے ضمن میں "يوم نبعث ..." کے مضمون کا تکرار نیز"اذکر" یا "اذکروا" کا تقدیر میں ہونا، الہی گواہوں کی نظارت اور اس سلسلہ میں انسان کی تکلیف کے موضوع کی اہمیت کو بیان کررہا ہے_

۲_ روز قیامت جن حقائق کا ہر صورت میں انسانوں کو سامنا کرنا پڑے گا ان کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_

ويوم نبعث فى كل امّة شهيدا

"یوم" سے مراد، قیامت کا دن ہے خداوند عالم کی طرف سے اس دن کی یادآوری کی تاکید کہ جس کا "اذکر" امر سے استفادہ ہوتا ہے مذکورہ مطلب سے حکایت ہے_

۳_قیامت، ہرامت میں سے ان کے متعلق شہادت دینے کے لیے گواہوں کے مبعوث ہونے کا دن ہے_

ویوم نبعث فی کلّ امّة شهیداً علیهم من ا نفسهم

۴_ قیامت کے دن امت کے اعمال سے متعلق گواہی دینے والے افراد فقط اپنی امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے_ویوم نبعث فی کلّ امّة علیهم من انفسهم

ہر امت میں سے ایک گواہ اور شاہد کا انتخاب اس بات کو بیان کررہا ہے کہ وہ افراد امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے کیوں کہ اگر ان افراد کا تعلق گناہ گار افراد سے ہو اور ان کے اعمال پر کوئي دوسرا گروہ گواہ و شاہد ہو تو گواہی و شہادت کے لیے ان کا انتخاب لغو اور بے ہودہ قرار پائے گا_

۵_ ہرزمانے میں گناہ و خطا سے معصوم اور صالح انسان کا موجود ہونا_ویوم نبعث فی کلّ ا مّة شهیداً علیهم من انفسهم

٦_ خداوند عالم کا قیامت کے دن انسانوں کے ما بین فیصلہ اور حکم، دلیل اور گواہوں کی شہادت کی بنیاد پر ہوگا_

ویوم نبعث فی کلّ ا مّة شهیداً علیهم من انفسهم

مذکورہ مطلب اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھنے کی بناء پر ہے کہ گواہوں کی پیشي، حکم اور فیصلہ کے سلسلہ میں ہے اور نیز یہ اتمام حجت کی خاطر اس کام کو انجام دیا جائے گا_

۷_ ہرزمانے اور گروہوں کے درمیان شائستہ اور بلند کردار انسانوں کی موجودگی ، خداوند عالم کی دوسروں پر اتمام حجت کا سرچشمہ ہے_ویوم نبعث فی کلّ امّة شهیداً علیهم من انفسهم

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ شہادت اور گواہی سے مراد، شہادت اور گواہی قولی نہ ہو بلکہ شہادت عملی ہو یعنی خود صالح افراد کا وجود دوسروں پر اتمام حجت کا ذریعہ ہے_

۸_ پیغمبر اکرم ﷺ اپنی امت کے اعمال پر ناظر اور روز قیامت ان پر گواہ ہیں_وجئنا بك شهیداً علی هؤلائ

مذکورہ تفسیر آیت میں موجود دو نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے (الف) اس بناء پر کہ "فی کل امّة" میں امت سے مراد ہر زمانے کے لوگ نہ ہوں بلکہ ہر پیغمبر کی امت ہو (ب) "ہؤلائ" قیامت کے دن تک پیغمبر اکرم ﷺ کی تمام امت کی

طرف اشارہ ہونہ فقط آنحضرت ﷺ کے زمانے کے لوگوں کی طرف ـ

۹ـ پیغمبر اکرم ﷺ مقام عصمت پر فائز ہیں ـوجئنا بك شهيداً على هؤلائ

پیغمبر اکرم ﷺ کا اپنی امت کی نسبت گواہ ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ خود معصوم ہیں ورنہ وہ خودکسی اور گواہ کے نیازمند ہیں ـ

۱۰ـ پیغمبر اکرم ﷺ ،طول تاریخ کے تمام گواہوں پر شاہد و گواہ ہیں ـوجئنابك شهيداً هؤلائ

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کا "ہؤلائ" کا اشارہ "شہیداً" یعنی ہر امت کے گواہوں کی طرف ہو ـ

۱۱ـ تاریخ بشریت میں پیغمبر اکرم ﷺ ،کامل ترین اور بلند کردار انسان ہیں ـ

مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ "ہؤلائ" کا اشارہ "شہیداً" یعنی ہر امت کے گواہ ہوں ـ

اس صورت میں پیغمبر اکرم ﷺ وہ اکیلے انسان ہوں گئے جو طول تاریخ کے انسانوں اور تمام گواہوں پر شرافت و برتری رکھتے ہیں ـ

۱۲ـ پیغمبر اکرم ﷺ پر قرآن مجید کا نزول انسانی رشد و سعادت اور اس کی ہدایت سے متعلق ضروریات کے حقائق کی وضاحت کے لیے ہے ـونزّلنا عليك الكتب تبيّناً لكلّ شيئ

اگرچہ "کل شیئ" عمومیت کا فائدہ دیتا ہے اور ظاہراً کائنات کے تمام حقائق کو شامل ہو سکتا ہے لیکن یہاں عرفی قرائن کی بناء پر اس کا دائرہ محدود ہے جن میں سے ایک یہ کہ چونکہ قرآن کتاب ہدایت اور سعادت و رشد کی کتاب ہے وہ ایسے حقائق کو بیان کرتی ہے جو ان تین موضوعات سے متعلق ہوں ـ

۱۳ـ قرآن ، کائنات کے تمام حقائق پر مشتمل ہے جن سب سے آگاہی پیغمبر اکرم ﷺ کے اختیار قدرت میں ہے ـ
ونزّلنا عليك الكتب تبيناً لكلّ شيء وهديً

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "تبيناً لكل شـــ ئ" سے مراد ، کائنات کے تمام حقائق ہوں لیکن چونکہ قرآن ذات پیغمبر ﷺ پر نازل ہوا "نزلّنا عليك" اور آپ ﷺ قرآن حقائق کی وضاحت کرنے کے ذمہ داری ہیں "وانزلن

عليك الذكر لتبيّن للناس ..." اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کے تمام قرآن کے حقائق جو کائنات کے حقائق پر مشتمل ہیں پیغمبر اکرم ﷺ کے پاس موجود ہیں اور مصلحت کے مطابق کچھ حقائق کو لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں _

۱۴_ پیغمبر اکرم ﷺ شائستہ ترین انسان اور قرآن مجید انسانوں کے رشد اور ہدایت کے لیے کامل ترین پروگرام ہے _

وجئنا بك شهيداً على هؤلاء و نزلنا عليك الكتب تبياناً لكلّ شيء و هديً

آیت کے دو جملوں کے باہمی ربط کو مد نظر رکھتے ہوئے یعنی "وجئنا بک شہیداً ..." اور "ونزّلنا علیک ..." نیز اس بناء پر کہ "شہیداً" کا معنی نمونہ قرار دیں اور شہادت سے مراد عملی شہادت لیں تو ممکن ہے کہ مذکورہ مطلب کا استفادہ ہو_

۱۵_ انسان کے رشد وہدایت کے حقیقی عوامل کی شناخت کے لیے قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے _

ونزّلنا عليك الكتب تبياناً لكلّ شيء هديً

۱۶_ انسانوں کے لیے خداوند عالم کی اتمام حجت کے طور پر قرآن مجید ایک بہترین آئین نامہ ہے _

ويوم نبعث فى كلّ امّة شهيداً ...ونزّلنا عليك الكتب تبياناً لكلّ شيء وهديً

۱۷_ حق کے سامنے تسلیم ہونے والوں کے لیے قرآن ہدایت ، رحمت اور بشارت کا سرچشمہ ہے _

ونزلنا عليك الكتب ...وهدى و رحمة و بشرى للمسلمين

۱۸_ ہدایت ، رحمت اور قرآنی بشارت سے بہرہ مند ہونے کے لیے حق قبول کرنے کی فکر ، شرط ہے_

ونزّلنا عليك الكتب ...وهديً و رحمة و بشرى للمسلمين

۱۹_ علم ، ہدایت کا مقدمہ اور ہدایت رحمت الہی کو جلب کرنے کا پیش خیمہ اور رحمت مسلمانوں کی بشارت اور سرور حقیقی کا سبب ہے_ونزّلنا عليك الكتب ...وهديً ورحمة وبشرى للمسلمين

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ آیت میں ترتیب رہتی ہو یعنی ان میں ہر ایک دوسرے کے لیے مقدّمہ ہو_

الله تعالي: الله تعالی کی اتمام حجت۱۶،۷; الله تعالی کی اخروی قضاوت کرنے کا معیار۶; الله تعالی کی رحمت کا زمینہ۱۹; الله تعالی کی رحمت کے آثار۱۹

امتیں :امتوں کے برگزیدہ۴; امتوں کے صلحایٔ۵; امتوں کے صلحاء کا کردار۷; امتوں کے گواہ۳،۴،۸،۱۰:

امتوں کے گواہوں کا کردار۷; امتوں کے معصوم ۵
انسان:انسان کامل ۱۴، ۱۱; انسان کی ذمہ داري ۱; انسان کی سعادت کا زینہ ۱; انسان کی معنوی ضرورتیں ۱۲
بشارت:بشارت کے اسباب ۱۹
تکامل:تکامل کا زینہ ۱۴، ۱۲
حق:حق قبول کرنے والوں کو بشارت ۱۷; حق قبول کرنے کے آثار ۱۸; حق قبول کرنے والوں پر رحمت کے اسباب ۱۷;
حق قبول کرنے والوں کی ہدایت کے اسباب ۱۹
ذکر:عمل کے گواہوں کا ذکر ۱
رحمت:رحمت سے استفادہ کی شرائط ۱۸; رحمت کا زینہ ۱۹
رشد:رشد کے اسباب ۱۵
زندگي:زندگی کا بہرین پروگرام ۱۶، ۱۴
سرور:سرور کے اسباب ۱۹
عصمت:مقام عصمت ۹
علم:علم کے آثار ۱۹
عمل:عمل کے گواہوں کا برگزیدہ ہونا ۴
قرآن:رحمت قرآن ۱۷; فضیلت قرآن ۱۴; قرآن کا کردار ۱۲; قرآن کا کمال ۱۴; قرآن کی اہمیت ۱۵; قرآن کی بشارتوں کی تاثیر کے شرائط ۱۸; قرآن کی بشارتیں ۱۷; قرآن کی تعلیمات ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶; قرآن کی خصوصیات ۱۴، ۱۳; قرآن کی ہدایت کی تاثیر کے شرائط ۱۸; قرآن کی ہدایت گری ۱۵، ۱۲، ۱۷; قرآن کے نزول کا فلسفہ ۱۲
قیامت:قیامت کے خصوصیات ۳; قیامت کے گواہوں کا کردار ۶; قیامت میں گواہ ۸، ۴; قیامت میں حقائق کا ظہور کرنا ۲;
قیامت میں گواہي ۳
محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ پر قرآن کانزول ۱۲; حضرت محمد ﷺ قیامت میں ۸; حضرت محمد ﷺ کا علم لدنی ۱۳;
حضرت

محمد ﷺ کا کردار ۱۰; حضرت محمد ﷺ کا کمال ۱۱،۱۴; حضرت محمد ﷺ کی عصمت ۹; حضرت محمد ﷺ کی گواہی ۸،۱۰; حضرت محمد ﷺ کے فضائل ۱۱،۱۴; حضرت محمد ﷺ کے مقامات ۹

مسلمان: مسلمانوں کا سرور ۱۹; مسلمانوں کو بشارت ۱۹

معصومین: ۵،۹

ہدایت: ہدایت کا زینہ ۱۲; ہدایت کے آثار ۱۹; ہدایت کے اسباب ۱۵

آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاء ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بیشک اللہ عدل، احسان اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاري، ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے کہ شاید تم اسی طرح نصیحت حاصل کرلو۔

۱۔ خداوند عالم، عدل کی رعایت اور رشتہ داروں پر احسان اور بخشش کا حکم دیتا ہے۔

انّ اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتا ی ذی القربي

۲۔ عدل، احسان اور صلہ رحمی، ہدایت قران کے اہم ترین احکام ہیں۔

ونزلنا علیك الکتاب ان اللہ یأمربالعدل والاحسان وایتای ذی القربي

خداوند عالم نے قران کے تعارف کے بعد عدل، احسان اور رشتہ داروں پر بخشش کے مسئلہ کو پیش کیا ہے ان موضوع کا باہمی ربط ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کررہا ہو

۳۔ تمام نیکیوں میں سے رشتہ داروں پر بخشش ایک خاص اہمیت کی حاصل ہے۔

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربي

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ یقینی طور پر رشتہ داروں سے بخشش احسان کے مصادیق میں سے ہے اور یہ جو دوبارہ جداگانہ طور پر اس کا ذکر ہوا ہے یہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ صلہ رحمی، مسئولیت کا سبب اور خصوصی حقوق کے پیدائش کا سرچشمہ ہے۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربي

۵_اسلام کی سیاست ،رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور ان کی موجودہ مشکلات کو دور کرنے کے استحکام پر مشتمل ہے_
ان الله يأمر بالعدل والاحسان

٦_خداوندعالم،عدالت کی رعایت کے علاوہ انسان کے معاشرتی تعلقات پر روح احسان کی حاکمیت کو چاہتا ہے _
ان الله يأمربالعدل والاحسان

٧_عدالت کی رعایت، لوگوں پراحسان اور رشتہ داروں پر بخشش کرنے سے اہم اور ترجیح رکھتی ہے _
ان الله يأمر بالعدل والاحسان وايتاى ذى القربي

احسان اور رشتہ داروں پر بخشش سے پہلے عدل کا ذکر ممکن ہے تقدم رتبی کا فائدہ دے رہا ہو کیوں کہ عدالت کی رعایت ایک عمومی ذمہ داری اور ایسی چیز ہے جس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا اور اس کی رعایت کے بغیر احسان اور بخشش کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوگی _

٨_خداوند عالم نے قبیح،ناپسندیدہ اعمال اور ظلم وسرکشی سے منع کیا ہے_وينهى عن الفحشا والمنكر والبغي

٩_فحشا و قبیح اور ظلم کے ارتکاب سے نہی ،قرآن مجید کے اہم ترین انذار اور نواہی میں سے ہے _
ونزلنا عليك الكتاب ان الله ينهى عن الفحشا والمنكر والبغي

١٠_اسلام نے انسانوں کے اجتماعی تعلقات کو سالم قرار دینے اور اسے محکم نیز معاشرہ کو برائي اور فحشا اور ظلم وسرکشی سے پاک کرنے کے لیے اہتمام کیا ہے_ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاى ذى القربى و ينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي

١١_معاشرہ میں عدالت کی رعایت نہ کرنا اور رشتہ داروں پر احسان نہ کرنا اور قطع تعلق کرنا،معاشرہ میں برائي وفحشاء اور ظلم وسرکشی کے رواج پانے کا سبب ہے_ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاى ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي

مذکورہ تفسیر کا استفادہ، عدل واحسان اور رشتہ داروں پر انفاق کا فحشاء و منکر کے باہمی تقابل سے ہوتا ہے اگر معاشرہ میں عدالت ہو تو برائي و فحشاء کے پھیلانے کا سبب ختم ہو جاتا ہے _

١٢_دوسروں کے حقوق پر ظلم و تجاوز، دوسری برائیوں کی

نسبت بہت زیادہ قبیح ہے_وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغي

مذکورہ مطلب اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ با وجود اس کے کہ "بغی " خود منکرات کا ایک مصداق ہے لیکن خصوصی طور پر اس کا جدا ذکر ہوا ہے_

١٣_تمام کمالات ونقائص کی وضاحت ،قران مجید کی ذمہ داری ہے_

تبیاناً لکل شی ء ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغي

قران مجید کو "تبیاناًلکل شی ئ" سے متصف کرنے کے بعد عدالت کی رعایت غیرہ کا حکم اور فحشا ء سے انذار ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کر رہا ہو یعنی قران تمام کمالات ونقائص کو بیان کرنے والا ہے_

١٤_لوگ، معاشرہ میں بے عدالتی، فحشاء وبرائي، ظلم ،فقر اور لوگوں کی اقتصادی ضروریات جیسے مسائل کی نسبت ذمہ دار ہیں_انّ اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم

١٥_خداوند عالم کا امر ونہی لوگوں کو وعظ کرنے کے لئے ہے_انّ اللہ یأمر بالعدل والاحسان وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم

١٦_عدالت کی رعایت ،احسان ، رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی، فحشاء وقبیح اور ظالمانہ اعمال سے دوری خداوند عالم کا انسان کو ایک وعظ و نصیحت ہے_ان اللہ یامربالعدل والاحسان وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم

١٧_خداوند عالم کے وعظ و نصیحت انسانوں کی عقل وفطرت کو بیدار کرنے کے لیے ہیں_

انّ اللہ یأمر بالعدل والاحسان وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذّکرون

"تذّکرون مادہ"سے "تذکّر" کا معنی کسی فراموش شدہ چیز کی یادآوری ہو اس بناء پر مواعظ الہی کا تذکر ایسے امور کی بارے میں وعظ و نصیحت ہے جن تک انسان تعلیم وحی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور در حقیقت فطرتی وعقل چیز ہے لیکن انسانوں نے اس کو فراموش کردیا ہے وحی کے ذریعہ ان کو اس کی یاددہانی کرائي جاتی ہے_

١٨_عدل و احسان اور رشتہ داروں پر انفاق ، انسانی فطرت کے میلانات میں سے ہے_

یا مر بالعدل والاحسن وا یتای ذی القربی لعلّکم تذکرون

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے عدالت و غیرہ کے امر کو انسانوں کے تذکر کی خاطر مواعظہ قرار دیا ہے او رلفظ "تذکر" میں یہ

معنی مضمر ہے کہ مذکورہ کمالات کی طرف میلان کی اصل تمام انسانوں میں موجود ہے اور غفلت کی صورت میں یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے_

١٩_ فحشاء ، برائي اور ظلم سے بیزاري، انسانوں کی سرشت میں مضمر ہے_و ینھی عن ... لعلّکم تذکّرون

"تذکر" ایسی چیزکی یادآوری ہے کہ جس کے بارے میں انسان پہلے سے ایک قسم کی آگاہی رکھتا ہو اور اس کی طرف مائل ہو_

٢٠_ انسان ، غفلت اور اپنی فطرتی میلانات اور عقلی معلومات سے روگردانی کے خطرہ سے دوچار اورتذکراور بیداری کا محتاج ہے_انّ اللہ یا مر ...وینھی ...یعظکم لعلکّم تذکرّون

٢١_ لوگوں کی بیداری اور ہوشیاری کے لیے موعظہ ، قرآن کا ایک تربیتی و ہدایتی طریقہ ہے_

٢٢_"قال علی عليه‌السلام :فی قولہ تعالی "ان اللہ یا مر بالعدل و الا حسان "العدل الانصاف والا حسان: التفیضل[1]

حضرت علي عليه‌السلام سے خداوندعالم کے اس قول "انّ اللہ یا مربالعدل والاحسان" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا :عدل کا معنی انصاف اور احسان کے معنی تفضّل ہے_

احسان :احسان کا مفہوم ٢٢;احسان کو ترک کرنے کے آثار ١١; احسان کی اہمیت١،٢،٣،۴،٦،٧،١٦

اقدار:اقدرا کو بیان کرنا ١٣

اسلام:اسلام کی تعلیمات ٥

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی تاکیدیں ٦; اللہ تعالی کی نواہی کا فلسفہ ١٥; اللہ تعالی کے اوامر ١; اللہ تعالی کے اوامر کا فلسفہ ١٥; اللہ تعالی کے مواعظ١٦; اللہ تعالی کے نواہی ٨،٩;اللہ تعالی کے وعظ کا فلسفہ١٧

انسان:انسان کی سماجی ذمہ داري١۴; انسان کی عدالت خواہي١٨;انسان کی غفلت ٢٠; انسان کی فطریات ١٨،١٩; انسان کی معنوی ضروریات ٢٠; انسانون کو موعظہ کرنے کی اہمیت ١٥

تجاوز: تجاوز سے اجتناب ١٠; تجاوز سے نہی ٨; تجاوز کا زینہ ١١; تجاوز کا ناپسند ہونا١٢

---

١) نہج البلاغہ صبحی صالح، کلمات قصار، کلمہ ٢٣١; بحار الانوار، ج٧٢، ص٢٩، ج ٢١_

تربیت:تربیت کا روش ۲۱

رشتہ درا:رشتہ داروں پر احسان ۱۸،۳،۱; رشتہ داروں کو ہبہ کرنا ۱۸،۱،۷،۳

رشتہ داری :رشتہ داری کے آثار ۴; رشتہ داری کے حقوق کا زمینہ ۴; رشتہ داری کی رعایت کرنے کی اہمیت ۱۶;رشتہ داری کے روابط کی اہمیت ۵

روابط:سالم سماجی روابط کی اہمیت ۱۰; سماجی روابط میں احسان ۶; سماجی روابط میں عدالت ۶

روایت:۲۲

صلہ رحم:صلہ رحم کی اہمیت ۲،۵; قطع رحم کرنے کے آثار ۱۱

ظلم:ظلم سے اجتناب ۱۰; ظلم سے اجتناب کی اہمیت ۱۶; ظلم سے نفرت ۱۹; ظلم سے نهي۸،۹; ظلم کا زمینہ ۱۱

عدالت:عدالت کا مفہوم۲۲; عدالت کی اہمیت ۲،۱ ،۶، ۱۶،۷

عمل:ناپسند عمل سے اجتناب کی اہمیت ۱۶; ناپسند عمل سے نفرت ۱۹; ناپسند عمل سے نهي۸،۹

فحشاء:فحشاء سے اجتناب ۱۰; فحشاء سے اجتناب کی اہمیت ۱۶; فحشاء سے نفرت ۱۹; فحشاء سے نهي۸،۹; فحشاء کا زمینہ ۱۱

فطرت:فطرت سے اعراض ۲۰; فطرت کو متنبہ کرنے کی اہمیت۱۷

قرآن:قرآن مجید کا کردار ۱۳; قرآن مجید کی مہم ترین تعلیمات ۲،۱۳; قرآن مجید کی ہدایت گری ۲; قرآن مجید کے انذار۹

گناہ:گناہ سے اجتناب ۱۰

گھر:گھریلو مشکلات دور کرنے کی اہمیت ۵

لوگ:لوگوں کی ہوشیاری کی اہمیت ۲۱

مسؤلیت:مسؤلیت کا زمینہ ۲

مشکلات:سماجی مشکلات دور کرنے کی اہمیت ۱۴

معاشرہ:معاشرہ کی اہمیت ۱۴،۱۰

موعظہ:موعظہ کا کردار ۲۱

ہبہ:ہبہ کی اہمیت ۳،۱

ہدایت:ہدایت کی روش ۲۱

آیت ۹۱

﴿وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلاَ تَنقُضُواْ الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾

اور جب کوئي عہد کرو تو اللہ کے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسموں کو ان کے استحکام کے بعد ہرگز مت توڑو جب کہ تم اللہ کو کفیل اور نگراں بنا چکے ہو کہ یقینا اللہ تمھارے افعال کو خوب جانتا ہے_

۱_خداوند عالم سے باندھے گئے پیمان و عہدوں کی پابندی انسان کے لیے ضروری ہے_وا وفوا بعهد الله إذا عهد تم

۲_ خداوند عالم کے ساتھ خداوند عالم کا پیمان باندھنا ایک مشروط اور دین میں قابل قبول عمل ہے_

وا وفو بعهد الله إذا عهد تمّ

۳_ خدا کی محکم قسم کھانے کے بعد اسے توڑنا حرام ہے_ولا تنقضوا لا يمن بعد توكيدها

۴_ خداوند عالم کی قسم کھانا جائز ہے_ولا تنقضوا الا يمن بعد توكيدها

۵_ قسم پر متوجہ اور سنجیدہ ہونا اس کے وقوع اور ترتیب اثر کی شرط ہے_ولا تنقضوا الا يمن بعد توكيدها

۶_ انسان ، خداوند عالم کے ساتھ باندھے گئے پیمان اور عہدوں کو توڑنے کے خطرہ سے دوچار ہے_

واؤفوا بعهد اللہ إذا عهد تمّ ولا تنقضوا الا يمن بعد توكيدها

۷_ خداوندعالم سے پیمان باندھنا اور اس کی قسم کھانا درحقیقت خداوند عالم کو اپنے نفس کے لیے ضامن اور کفیل قرار دینا ہے_وا وفوا بعهد الله ...وقد جعلتم الله عليكم كفيل

۸_خداوندعالم سے کیے گئے عہد اور قسم توڑنا ضمانت الہی سے خیانت کے مترادف ہے _

ولا تنفضوا الا يمن بعد توكيد ها و قد جعلتم الله

۹_ خداوندعالم، انسان کے تمام اعمال سے آگاہ ہے_انّ الله يعلم ما تفعلون

۱۰_انسان کا اپنی رفتار و کردار پر خداوندعالم کے علمی احاطہ کی طرف توجہ ،پیمان اور قسم توڑنے میں رکاوٹ ہے_

وا وفوا ...ولا تنقضوا ...انّ الله يعلم ما تفعلون

۱۱_ تمام انسانوں کے اعمال سے متعلق خداوندعالم کے علم پر اعتقاد اورتوجہ اس کے احکام اور فرامین کو جاری کرنے میں معاون اور مددگارہے_وا وفوابعهد الله ...انّ الله يعلم ما تفعلون

مذکورہ تفسیرجملہ "انّ الله يعلم ما تفعلون" کے علت واقع ہونے سے حاصل ہوئي ہے یعنی خداوندعالم کے ساتھ عہد و پیمان سے وفا کرو کیونکہ خداوندعالم تمھارے اعمال سے آگاہ ہے_

احکام:۱،۳،۴،۵

اطاعت:خدا کی اطاعت کرنے کے اسباب ۱۱

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علم غیب۱; اللہ تعالی کی کفالت ۷;اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکني۶،۸; اللہ تعالی کے ساتھ عہد کی حقیقت ۷; اللہ تعالی کے ساتھ عہد کی شرعی حیثیت ۲

انسان:انسان کا عمل۹،۱۱

خیانت:اللہ تعالی کے ساتھ خیانت ۸

ذکر:علم خدا کے ذکر کے آثار ۱۰،۱۱

شرعی ذمہ داري:شرعی ذمہ داری پر عمل کا پیش خیمہ ۱۱

قسم:

الله تعالی کی قسم۴؛ الله تعالی کی قسم کی حقیقت ۷؛ جائز قسم ۴؛ قسم توڑنے کے موانع ۱۰؛ قسم کا توڑنا ۸؛

قسم کی تاکید۳؛ قسم کے احکام ۵،۴،۳؛ قسم کے عملی ہونے کے شرائط ۵

عقیدہ:علم خدا کا عقیدہ رکھنے کے آثار ۱۱

عہد:عہد کے احکام ۲،۱؛ وفا، عہد کا واجب ہونا ۱

عہد شکني:عہد شکنی کے موانع ۱۰

محرمات:۳

واجبات:۱

آیت ۹۲

﴿وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾

اور خبردار اس عورت کے مانند نہ ہوجاؤ جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر سے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا_ کیا تم اپنے معاہدے کو اس چالاکی کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرے_ الله تمھیں انھیں باتوں کے ذریعہ آزما رہا ہے اوریقینا روز قیامت اس امرکی وضاحت کردے گا جس میں تم آپس میں اختلاف کر رہے تھے _

۱_ حتمی عہد وپیمان توڑنا ، محکم رشتہ جوڑنے کے بعد اسے توڑنے کی مانند ہے_

۱ وفوا بعهد الله ...ولا تنفضوا ...ولا تكونوا كا لتى نقضت غزلها من بعد قوّة انكث

۲_ پیمان شکنی ایک غیر عاقالانہ اورناقابل توجیہ کام ہے_ والا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوة ا نکث

رشتہ جوڑنے کے بعد اسے توڑنا نقض غرض کا واضع نمونہ ہے اور روشن سی بات ہے کہ نقض غرض غیر عاقلانہ کام ہے_

۳_ دوسرے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے قسم کو بطور وسیلہ استعمال کرنا ممنوع ہے_

ولا تکونوا ...تتّخذون ایمنکم دخلاً بینکم

۴_ الہی فکر کے مطابق لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینا، ناپسندیدہ فعل ہے_ تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم

۵_ اجتماعی تعلقات میں قسم اور پیمان پر عمل کرنا، ایک ضروری امر او راہم اصول ہے_

ولا تکونوا کا لتی نقضت غزلھا ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم

٦_ دوسروں سے کے گئے عہد و پیمان کو توڑنا اگرچہ اس میں بہت زیادہ فائدہ ہی کیوں جائز نہیں ہے_

ولاتکونوا ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ا ن تکون امّة ھی اربی من امة

۷_ طاقتور گروہ سے پیمان باندھنے کی خاطر کسی دوسرے گروہ سے پیمان توڑنا، حرام اور غیر عاقلانہ کام ہے_

ولا تکونوا ...تتّخذون ایمنکم دخلاً بینکم ا ن تکون امّة ھی ا ربی من امّة

۸_ طرف مقابل میں کمزوری کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے اہل پیمان کو عہد شکنی کا رخ نہیں کرنا چاہیئے

تتّخذون ایمانکم دخلاً بینکم ا ن تکون امّة ھی ا ربی من امّة

۹_ قسم اور پیمان ایسی قابل قدر چیز ہے جسے مادی معاملات کے تحت الشعاع نہیں ہونا چاہیئے

دخلاً بینکم ان تکون امّة ھی ا ربی من امّة

۱۰_ خداوند عالم کا پیمان و عہد اور قسم کو توڑنے سے اجتناب کرنے کا حکم دینا فقط انسان کی آزمائش کے لیے ہے_

وا وفوا بعهدالله ...ولا تکونوا ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ...انما یبلوکم الله به

۱۱_ قسم اور دوسروں کے ساتھ انسان کا پیمان اس کے لیے الہی آزمائش کا پیش خیمہ ہے_

تتخذون ایمنکم ...انما یبلوکم به

۱۲_ خداون عالم یقینی طور پر قیامت کے دن انسانوں کے مورد اختلاف حقائق کو بیان کرے گا_

ولیبیّن لکم یوم القیمة ما کنتم فیه تختلفون

۱۳_ قیامت کے دن پیمان توڑنے والے خداوند عالم کے مورد مواخذہ اور فیصلہ قرار پائیں گے_

تتخذون ایمنکم دخلاً ...ولیبیّن لکم یوم القیمة ما کنتم فیه تختلفون

۱۴_ عہد و قسم توڑنے والوں کو خداوند عالم کا خبردار کرنا، روز قیامت ان کے مواخذہ پر مشتمل ہے_
ا وفوا بعهد الله ...تتخذون ايمنكم دخلاً ...وليبيّن لكم يوم القيمة ماكنتم فيه تخ تلفون

۱۵_ دنیاوی زندگی میں انسانوں کے مسلسل جھگڑے اور اختلافات موجودہیں_وليبيّن لكم يوم القيمة ماكنتم فيه تختلفون
فعل "کنتم" اور اس کی مانند فعل کا دوسرے فعل کی ابتداء میں آنا اس فعل کے استمرار مضمون کو بیان کررہا ہے_

۱۶_ دنیا میں انسانوں کے کچھ مورد اختلاف حقائق و مسائل مخفی ہیں_وليبيّن لكم يوم القيمة ما كنتم فيه تختلفون
اس میں شک نہیں کہ دنیا میں لوگوں کے بعض مورد اختلاف مسائل کا حق ہونا واضح ہے اس بناء پر قیامت کے دن مورد اختلاف حقائق کی وضاحت ان مسائل سے متعلق ہے جن کا حق ہونا واضح نہیں ہے_

۱۷_ قیامت کی طرف انسان کی توجہ اور اعتقاد اس کی پیمان شکنی سے مانع ہے_
وا وفوا بعهد ...تتخذون ايمنكم دخلاً بينكم وليبينّ لم يوم القيمة ما كنتم فيه تختلفون
پیمان اور قسم توڑنے کے مسئلہ کے بعد خداوند عالم کا روز قیامت حقائق کی وضاحت کے بارے میں تذکر، ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو_

عی ا بی جعفر عليه‌السلام قال: الّتي نقضت غزلها إمراة ...يقال لها ء رابطة (ريطة) كانت حمقاء تغزل الشعر فإذا غزلت نقضه ثم عادت فغزلته فقال الله "كالتي نقضت غزلها ..."

امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا کہ وہ عورت جو رشتہ ناطہ جوڑنے کے بعد توڑتی ہے وہ عورت ...رابطہ یا ریطہ)...ہے وہ ایک بے وقوف عورت تھی جو بکری کے بالوں کو بنتی تھی اور پھر اسے کھول دیتی تھی اور پھر دوبارہ بننا شروع کردیتی تھی پس خداوند عالم نے اس کے بارے میں فرمایا :"كالتي نقضت غزلها ..."[1]

احکام۷،٦،۳

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی اخروی قضاوت ۱۳; اللہ تعالی کی سرزنشیں ۴; اللہ تعالی کا امتحان ۱۱،۱۰; اللہ تعالی کے اوامر کا فلسفہ ۱۰; اللہ تعالی کے ڈراوے ۱۴

---

۱) تفسیر قمي، ج ۱،ص۳۸۹، نور الثقلین ،ج۳، ص۸۲، ح ۲۱۵_

امتحان:امتحان کا زینہ ۱۱; عہدپورا کرنے کا امتحان ۱۰; قسم کوپورا کرنے کا امتحان ۱۰
انسان:انسانوں میں اختلاف ۱۲،۱۵،۱۶
دینا:حقائق کا دنیا میں مخفی ہونا ۱۶
ذکر:قیامت کے ذکر کے آثار ۱۷
روابط:سماجی روابط کے اصول ۵
روایت:۱۸
زندگی:دنیاوی زندگی کی خصوصیات ۱۵
عقیدہ:قیامت پر عقیدہ رکھنے کے آثار ۱۷
عمل:جاہلانہ عمل ۲،۷; ناپسندیدہ عمل ۴
عہد:عہد کوپورا کرنے کی اہمیت ۵،۸،۱۴; عہد کی اہمیت ۹; عہد کے آثار ۱۱; عہد کے احکام ۶،۷
عہد توڑنا:عہد توڑنے کا بے منطق ہونا ۲،۷; عہد توڑنے کی حرمت ۶،۷; عہد توڑنے کے موانع ۱۷
عہد کو توڑنے والے:عہد کو توڑنے والوں کا اخروی مواخذہ ۱۳،۱۴; عہد کو توڑنے والوں کوانذار ۱۴
عہد کرنے والے :عہد کرنے والوں کی ذمہ داری ۸
قرآن:قرآن کی تشبیہات ۱،۱۸
قرآنی تشبیہات :بننے کے ساتھ تشبیہ دینا ۱; عہد شکنی کی تشبیہ ۱
قسم:حرام قسم کھانا ۳; قسم کوپورا کرنے کی اہمیت ۵،۱۴; قسم کی اہمیت ۹; قسم کے آثار ۱۱; قسم کے احکام ۳
قسم توڑنے والے:قسم توڑنے والوں کا اخروی مواخذہ ۱۴; قسم توڑنے والوں کو انذار ۱۴
قیامت:قیامت میں اختلاف کو بیان کرنا ۱۲; قیامت میں حقائق کا ظہور ہونا ۱۲
محرمات:۶،۷

معاملہ: معاملہ میں قسم ۹

مکر: قسم کھانے کے ساتھ مکر کرنا ۳; مکر کی سرزنش ۴

آیت ۹۳

﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

اور اگر پروردگار چاہتا ہو جبراً تم سب کو ایک قوم بنا دیتا لیکن وہ اختیار دے کر جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے منزل ہدایت تک پہنچا دیتا ہے اور تم سے یقینا ان اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا جو تم دنیا میں انجام دے رہے تھے_

۱_ انسان کے عقائد و فکری اختلافات کا ختم ہونا اور امتوں کا ایک امت میں تبدیل ہونا مشیت الہی میں ایک ممکن امر ہے_و لوشاء لجعلکم امّة وحدة

جملہ "یضلّ من یشاء یہدی من یشائ ..." کے قرینہ کی بناء پر "امت واحدہ" سے مراد عقیدہ اور دین میں امت کا واحد ہونا ہے _ جیسا کہ لغت کے لحاظ سے کلمہ " امت" ایسے گروہ کے لیے استعمال ہوا ہے جن کا دین ایک ہے (مفردات راغب)

۲_ خداوند عالم کا ارادہ اور مشیت ناقابل تخلفّ ہے_ولو شاء لجعلکم امّة واحدة

۳_ تمام انسانوں کا عقیدہ کردار میں ایک جیسانہ ہونا اور ان کے درمیان تفاوت ، خداوند عالم کی مشیت اور تدبیر کی بناء پر ہے_ولو شاء لجعلکم امّة واحدة

۴_ ایک گروہ کا ہدایت اور دوسرے کا گمراہی کے راستہ کو اختیار کرنا، مشیت الہی پر مبتنی ہے_

يضلّ من يشاء و يهدى من يشاء

۵_ انسانوں کا جبر و اکراہ کی بجائے اختیار و زمہ داری کے راستہ پر گامزن ہونا، مشیت خداوند عالم ہے_

مشیت الہی کو بیان کرنے کے بعد انسان کی مسؤلیت "لتسل ن..."کا ذکر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ مشیت الہی انسان سے مسؤلیت کے سلب کا سبب نہیں ہے بلکہ مسؤلیت کو تحقق بخشتی ہے_

٦_ انسان اپنے اعمال کے بارے میں مسئول ذمہ دار ہے_ولتسل ن عمّا كنتم تعملون

۷_ قیامت کے دن انسانوں سے ان کے اعمال کے بارے میں بازپرس ہوگي_ولتسئلن عمّا كنتم تعملون

۸_ خداوند عالم کے توسط سے انسان کی ہدایت اور گمراہی خود ان کی خواہش اور انتخاب کے تابع ہے_

يضّل من يشاء و يهدى من يشاء

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "یشاءَ" میں فاعل ایسی ضمیر ہو جو '' من" کی طرف لوٹ رہی ہو اور "یضّل" کے فاعل سے متحد نہ ہو_

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی تدبیر کے آثار ۳; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا ۲; اللہ تعالی کی مشیت کے آثار ۳، ۱، ۴; مشیت الہی ۵

امتیں: امت واحدہ ۱

انسان: انسان کا اختیار ۸، ۵; انسانوں کا اخروی مواخذہ ۵; انسانوں کا عقیدہ ۳; انسانوں کا عمل ۳; انسان کی مسؤلیت ۵، ٦; انسانوں میں تفاوت ۳

جبر و اختیار: جبر کا باطل ہونا ۵

عقیدہ: عقیدتی مسائل کے حل ہونے کا امکان ۱

عمل: عمل کا ذمہ داري ٦

گمراہی: گمراہی کا سرچشمہ ۸، ۴

ہدایت: ہدایت کا سرچشمہ ۴، ۸

آیت ۹۴

﴿وَلاَ تَتَّخِذُواْ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُواْ الْسُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

اور خبردار اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ نو مسلم افراد کے قدم ثابت ہونے کے بعد پھر اکھڑ جائیں اور تمھیں راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں بڑے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمھارے لئے عذاب عظیم ہو جائے _

۱_ فریبانہ مقاصد کی پیش رفت کے لیے قسم کو وسیلہ قرار دینا حرام ہے_ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم

۲_ اسلام نے لوگوں کو اپنی قسموں اور پیمان کی پابندی کرنے کی تاکید کی ہے_ولا تنقضوا ایمنکم دخلاً بینکم

۳_ ناشائستہ مقاصد تک دسترسی کے لیے دینی اقدار کو وسیلہ قرار دینا ممنوع ہے_ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم

مذکورہ بالا تفسیر "ایمان" کی خصوصیت کو ختم کرنے اور اسے تمام اقدار اور مقدسات میں عمومیت دینے کے لیے ہے_

۴_ قسم اور دینی مقدسات سے سوء استفادہ کرنا، دوسروں کے عقیدہ اور ایمان کو ضعیف کرنے کا سبب ہے_

ولا تتخدوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعد ثبوته

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "قدم" سے مراد ان لوگوں کا ایمان اور عقیدہ ہو جنہوں نے دین کی طرف میلان پیدا کیا ہو اور کچھ دینی اقدار سے سوء استفادہ کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے وہ لغزش کا شکار ہو جائیں اور ایمان سے منہ پھر لیں_

۵_ قسم کے ذریعہ دوسروں کو دھوکہ دینا اپنے آپ کو بد اعتماد کرنے کا پیش خیمہ ہے_

ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعد ثبوته

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ ان کے قدموں کا ضعیف ہونا لوگوں کی نگاہ میں اصل قسم کے بے اعتبار ہونے سے کنایہ ہو_

٦_ دین اوردینی مقدسات کی نسبت لوگوں کو بے عقیدہ کرنے کا زمینہ فراہم کرنا حرام ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعدثبوتھا و تذوقوا السوئ

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "حنث قسم" (قسم توڑنا) سے نہی اس وجہ سے کی گئی ہے کہ یہ دوسروں کے عقیدہ کو ضعیف کرنے کا ہوتا ہے_ آیت کے ذیل میں یہ عمل "صد عن سبیل اللہ" اور عظیم عذاب کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے_

٧_ قسم توڑنے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کا ضرر اور نقصان خود قسم توڑنے اور دھوکہ دینے والوں کو ہوگا_
ولا تتخدوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعد ثبوتھا وتذوقوا لسوئ

یہ جو خداوند عالم نے قسم توڑنے کے نقصان کو خود قسم توڑنے والوں کے لیے قرار دیا ہے اور انہیں مخاطب قرار دیا ہے(وتذوقوا السوئ) اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

٨_ قسم توڑنے والے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے والے ہیں_ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً ...بما صددتمّ عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم

٩_ دینی مقدسات سے سوء استفادہ کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو ضعیف کرنا "صد عن سبیل اللہ" ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً ...وتذوقوا السوئ

یہ جو خداوند عالم نے حنث قسم اور فریب کاری کو راہ خدا کو مسدود کرنے سے تعبیر کیا ہے (بما صددتم عن سبیل اللہ) اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ حنث قسم اور فریب کاری کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو ضعیف کرنا راہ خدا کو مسدود کرنے کا واضح مصداق ہے_

١٠_ قسم اور پیمان کو توڑنا، سخت دنیاوی عکس العمل اور عظیم عذاب کا حامل ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً ...وتذوقوا لسوء بما صددتم عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "تذوقوا..." دیناوی سختیوں کی طرف اور "عذاب عظیم" اخروی عذاب کی طرف اشارہ ہو_

۱۱_ راہ خدا (دینی الہی) میں روڑے اٹکانا، دنیاوی مشکلات اور عظیم اخروی عذاب کا سبب ہے_

وتذوقوا السّوء بما صددتم عن سبيل الله ولكم عذاب عظيم

"سبیل اللہ " سے مراد، دین خدا ہے قرآن کی بہت ساری آیات میں اسی عنوان سے یہ ذکر ہوا ہے_

اپنی ذات: اپنی ذات کو نقصان ۷

احکام: ۱،٦

اسلام: اسلام کی تعلیمات ۲

اقدار: اقدار سے سوء استفادہ ۳; اقدار سے سوء استفادہ کے آثار ۴; اقدار کی اہمیت ۳

ایمان: ایمان میں سستی کا زمینہ ۹; ایمان میں سستی کے اسباب ۴

دین: دین سے ممانعت کے آثار ۱۱; دین سے ممانعت کے اخروی آثار ۱۱

دینداری: دینداری میں سستی کا زمینہ ٦

سبیل اللہ : سبیل اللہ سے روکنے والے ۸; سبیل اللہ سے ممانعت ۹; سبیل اللہ سے ممانعت کے آثار ۱۱; سبیل اللہ سے ممانعت کے اخروی آثار ۱۱

سختی: سختی کے اسباب ۱۱

قسم: حرام قسم ۱; قسم توڑنے کا اخروی عذاب ۱۰; قسم توڑنے کا ضرر ۷; قسم توڑنے کے اسباب ۱۰; قسم سے سوء استفادہ ۱; قسم سے سوء استفادہ کے آثار ۴،۵; قسم کو پورا کرنے کی اہمیت ۲; قسم کے بے اعتبار ہونا کا زمینہ ۵

قسم توڑنے والے: ۸

عذاب: عذاب کے اسباب ۱۰،۱۱; عذاب کے مراتب ۱۰،۱۱

عقیدہ: عقیدہ میں سستی کے اسباب ۴

عہد شکنی: عہد شکنی کا اخروی عذاب ۱۰; عہد شکنی کے آثار ۱۰

محرمات: ۱،٦

مقدسات: مقدسات سے سوء استفادہ کے آثار ۹

آیت ۹۵

﴿وَلاَ تَشْتَرُواْ بِعَهْدِ اللّهِ ثَمَناً قَلِيلاً إِنَّمَا عِندَ اللّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

اور خبردار اللہ کے عہد کے عوض معمولی قیمت (مال دنیا) نہ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے بوجھتے ہو_

١_ الہی عہدو پیمان سے سودا بازی اور دنیا کی ناچیز قیمت کے مقابلہ میں اسے پامال کرنا ممنوع اور ناقابل بخشش گناہ ہے_

ولا تتخذوا ايمانكم دخلاً ...ولكم عذاب عظيم ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلا

خدا کے عہدوپیمان سے سودا بازی سے نہی "لا تشتروا" اوراس کا عظیم گناہ ہونا ما قبل آیت کے ذیل "ولکم عذاب عظیم "جو کہ عظیم عذاب سے خبردار کیا گیا ہے سے استفادہ کیا گیا ہے_

٢_ دنیا کا مال ومتاع اگرچہ ظاہری طور سے عظیم اور بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو الہی عہد وپیمان توڑنے کے مقابلہ میں ناچیز اور بے قیمت ہے_ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلا

٣_ دین اور معنویات کی بلند قدر و قیمت مادی امور سے قابل مقائسہ نہیں ہے_

ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلاً انما عند الله هو خير لكم

٤_ الہی قسم اور عہد کو توڑنے والے افراد، دنیاپرست ، پست فکر، عاجز اور ناتواں ہیں_

لا تتخذو ا ايمانكم دخلاً بينكم ...ولا تشتروا بعهد الله ثمنا قليلا

"ثمناًقلیلاً" (کم اور ناچیز قیمت) کی تعبیر سے پست فکری اور ناتوانی کا استفادہ ہوتا ہے کیونکہ کوئي صاحب عقل و فکر اجناس کو کم اور ناچیز قیمت

اور اس کی حقیقی قیمت سے کم نہیں بیچتا _
۵_ انسان ،مادیات کے حصول کے لیے معنوی مقدسات کوپامال کرنے کے خطرہ سے دوچار ہے_
ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلا

٦_ پست فکری ، ناتوانی اور دنیا طلبي، انسان کا الہی پیمانوں کوتوڑنے کی طرف میلان اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا سبب ہے_ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلا

۷_ انسانوں کا حقیقی نفع اور خیر، دنیا کے ناچیز مال و متاع کی بجائے فقط معنوی والہی مقدسات میں مضمر ہے_
ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلاً انمّا عندالله هو خيرٌ لكم

۸_ الہی عہد سے وفا کرنے والوں کی جزا، خداوند عالم کے ہاں محفوظ ہے_
ولا تشتروا بعهد الله ...انما عند الله هو خير لكم

۹_ سب سے برترین الہی پاداش کی طرف توجہ ، انسان کو خداوند عالم سے کے گئے پیمان سے روگردانی کرنے سے روکتی ہے_ولا تشتروا بعهد الله ...انما عند الله هو خير لكم ان كنتم تعلمون

۱۰_ دین کے ساتھ سودا بازی اوردنیا کو آخرت پر ترجیح دینا ، جہالت اور نادانی کی علامت ہے _
ولا تشتروا بعهد الله ...انمّا عند الله هو خير لكم ان كنتم تعلمون

۱۱_ ذمہ داریوں اور الہی تعہدّات سے روگردانی کرنے والے لوگ، جاہل اورخداوندعالم کی عظیم پاداش کی طرف متوجہ نہیں ہیں_ولا تشتروا بعهد الله ...انمّا عندالله هوخير لكم ان كنتم تعلمون

۱۲_ علوم و افکار کی سطح کوبلند کرنا ، عظیم الہی مقدسات اور حقیقی نفع و نقصان کو بہتر سمجھنے کا وسیلہ ہے_
ولا تشتروا بعهد الله ...انمّا عندالله هو خير لكم ان كنتم تعلمون

۱۳_ انسان، عظیم اقدار کا اسیر ہے_انمّا عندالله هو خير لكم ان كنتم تعلمون

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے برترین مقدسات کی نشاندہی کے ذریعہ انسان کو حقیقی اقدار کی طرف راہنمائی کی ہے_

۱۴_ اسلام انسان کے لیے اقدار کا معیار مقرر کرنے والا اور برترین اقدار کا تعارف کرانے والا ہے_
ولا تشتروا بعهد الله ثمناً قليلاً انمّا عندالله

هو خير لكم ان كنتم تعلمون

۱۵_ انسان ، اقدار کی تشخیص اور قدر و قیمت لگانے کے لحاظ سے خطا سے دوچار ہوتا ہے_

ولا تشتروا ...ثمناً قليلاً انمّا عندالله هو خير لكم ان كنتم تعلمون

اسلام :اسلام کا کردار۱۳

اقدار:اقدار سے سوء استفادہ کرنا۵;اقدار کا معیار ۱۴; اقدار کو بیان کرنا۱۴; اقدار کو سمجھنے کے اسباب ۱۲

اقدار کا مقائسہ کرنا:اقدار کا مقائسہ کرنے میں غلطی کرنا ۱۵

اللہ تعالی :اللہ تعالی کی جزائیں ۸;اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکنی کا زمینہ۶; اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکنی کا گناہ ۱ ; اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکنی کا ممنوع ہونا ۱;اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکنی کے موانع۹

انسان:انسان کی خطائیں ۱۵;انسان کے مصالح ۷ ; انسان کے میلانات ۱۳

جہالت :جہالت کی نشانیاں ۱۰

دنیا :آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کا سبب۶_آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کے آثار ۱۰

دنیا طلبی :دنیا طلب کرنے والے ۲; دنیا طلبی کے آثار ۶

دین :دین سے اعراض کرنے والوں کی جہالت ۱۱; دین سے اعراض کرنے والوں کی غفلت ۱۳;دین کی اہمیّت ۳

دین فروشی :دین فروشی کے آثار ۱۰

ذکر :خدا کی جزاوں کے آثار کا ذکر ۹

علم :علم کے اضافہ کے آثار ۱۲

عہد :عہد سے وفا کرنے والوں کی پاداش ۸_عہد سے وفا کی اہمیّت ۲

عہد توڑنے والے :عہد توڑنے والوں کی تنگ نظری ۴_عہد توڑنے والوں کی دنیا طلبی ۴

غافل افراد: خدا کی پاداش سے غافل افراد ۱۱

کوتاہ نظری: کوتاہ نظری کے آثار ٦

گناہان کبیرہ: ۱

مادی امکانات: مادی امکانات کی بے وقعتی ،۷،۳،۲

میلانات: اقدار کی طرف میلانات ۱۳

معنویات: معنویات سے سوء استفادہ۵; معنویات کی اہمیّت ۷; معنویات کی قدر و قیمت ۳

آیت ۹٦

﴿مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُواْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾

جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ سب خرچ ہوجائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے اور ہم یقینا صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال سے بہتر جزا عطا کریں گے _

۱_ انسان کا حاصل کردہ مادی مال ومتاع فنا ہونے والے اور معنوی مقدسات اور الہی جزائیں باقی اور جاودانی ہیں _

ما عندکم ینفد و ما عنداللہ باق

۲_ معنوی مقدسات اور الہی پاداش کی جاودانیت ان کی مادی مال ومتاع پر مطلق برتری کا راز ہے_

انّما عندکم ھو خیر لکم ما عندکم ینفد وما عنداللہ باق:

۳_ خداوند عالم صابرین کے ہرنیک عمل کے مطابق انہیں بہترین جزا دے گا_

ولنجزینّ الذین صبروا اجرھم باحسن ما کانوایعملون

۴_ ہرنیک عمل نیکی میں مختلف مراتب اور گوناگوں اور متناسب پاداش کا حامل ہے _

ولنجزینّ الذین صبروا ا جرھم با حسن ما کانوا یعملون

یہ جو خداوند عالم صبر کرنے والوں کو ان کے نتیجہ میں بہترین نوعیت کی جزا دے گا اس چیز پر علامت ہے کہ ہرنیک عمل مختلف انواع ومراتب کا حامل ہے کہ خداوند عالم نے مقام جزا میں ان کی بہترین نوعیت کو معیار قرار دیا ہے اور صابرین کو عطا کرے گا_

۵_صبر کرنے والے خداوند عالم کے خصوصی لطف و کرم سے بہرہ مندہیں_

ولنجزينّ الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون

٦_تعہدات اور پیمان کی پاسداری، برترین الہی جزاوں سے بہرہ مند ہونے کا سبب ہے_

ولا تشتروا بعهدالله ثمناًقليلاًولنجزينّ الذين صبروا اجرهم با حسن ما كانوا يعملون

۷_خداوند کی جاودانی جزاوں تک پہنچنے کی امید سے مادیات سے دست بردار ہونا، صبر وشکیبائي کا محتاج ہے_

ما عندكم ينفذ وما عندالله باق ولنجزينّ الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوايعملون

مادیات کے فنا ہونے اور معنویات کی جاودانیت کا تذکر اورپھر صبر وشکیبائي کے مسئلہ کو پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مادیات کوچھوڑنا اور اخروی نعمتوں سے دل لگانا، صبر کا محتاج ہے_

۸_ایسا عمل جو سختی، تسلسل صبر اور استقامت کے ساتھ انجام پائے وہ عظیم قدر وقیمت کا حامل ہے_

ولنجزينّ الذين صبروا ا جرهم باحسن ما كانوا يعملون

۹_انسانی سعادت اور بارگاہ الہی میں بلند مقام کے حصول میں صبر واستقامت کا اہم کردار ہے_

ولنجرينّ الذين صبروا ا جرهم باحسن ما كانوا يعملون

جزا اور معنوی مقام تک رسائي کے لیے مؤمنین کی بہترین اور خوب صفات میں سے صبر واستقامت کی صفت کا خصوصی طورپر ذکر کرنے سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتاہے_

۱۰_انسان کے عمل کا تسلسل، الہی فضل سے بہرہ مند ہونے اور معنوی مقام اور اخروی سعادت تک رسائي کا سرچشمہ ہے_ولنجزينّ الذين صبروا ا جرهم با حسن ما كانوا يعملون

اقدار: اقدار معنوی کا برترہونا ۲; اقدار معنوی کا جاودانہ ہونا ۱، ۲; اقدار معنوی کاملاک۸;

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی برترین جزائیں ۲; اللہ تعالی کی جزاوں کا سبب۷; اللہ تعالی کی جزاوں کی جاودانیت ۲، ۱; اللہ تعالی کے فضل کا سبب ۱۰;

جزا: جزا کے اسباب ۶; جزا کے مراتب; ۴

سختی: سختی کے آثار ۸

سعادت: اخروی سعادت کا سرچشمہ ۱۰; سعادت کے عوامل ۹

صبر: صبر کی اہمیّت۸; صبر کے آثار ۹، ۸، ۷

صبر کرنے والے افراد: صبر کرنے والوں پر لطف وکرم ۵; صبر کرنے والوں کا پسندیدہ عمل ۳; صبر کرنے والوں کی پاداش۳; صبر کرنے والوں کے مقامات ۵

عہد: عہد سے وفا کے آثار ۶

عمل: پسندیدہ عمل کی پاداش ۴; پسندیدہ عمل کے مراتب ۴; عمل کی قدروقیمت۸; عمل کے آثار ۱۰

لطف خدا: لطف خدا کے شامل حال افراد۵

مادی امکانات: مادی امکانات سے اعراض کا سبب ۷; مادی امکانات کی ناپائیداري ۱

معنوی مقامات: معنوی مقامات کے اسباب ۱۰، ۹

آیت ۹۷

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾

جو شخص بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو ہم اسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے اور انھیں ان اعمال سے بہتر جزا دیں گے جو وہ زندگی میں انجام دے رہے تھے ـ

۱ـ خدا کی بارگاہ میں عمل صالح کی اہمیّت، ایمان کے ساتھ مشروط ہے ـ من عمل صالحاًوھومؤمن

۲ـ الٰہی پاداش سے بہرہ مند ہونے اور پاکیزہ وپسندیدہ حیات سے مستفید ہونے میں مرد و عورت برابر ہیں ـ

من عمل صالحاًمن ذكر وانثى وھومؤمن فلنحيينّه حياةًطيّبةً

۳ـ انسان کا پاکیزہ اور خوشحال زندگی کا حصول، ایسے عمل صالح کا مرہون منت ہے جس کا سرچشمہ ایمان ہو ـ

من عمل صالحاً وھومؤمنٌفلنحيينّه حياةًطيبةً

۴ـ انسان کے لیے کمال اور برترین حیات تک رسائي کے لیے ایمان اور عمل صالح دو اہم سبب ہیں ـ

من عمل صالحاًوھومؤمنٌ فلنحيينّه حياةطيبةً

"فلنحيينّه حياةطيبةً" جملہ سے مراد، معنوی زندگی ہے چونکہ یہ واضع سی بات ہے جو لوگ عمل صالح انجام دیتے ہیں ان کے پاس مادی زندگی ہے اور معنوی حیات سے مراد، وجود کا کمال و رشد وبلندی ہے ـ

۵ـ انسان کی دنیوی زندگی کی سلامتی اور پسندیدہ ہونے

میں ایمان اور عمل موثرہیں_من عمل صالحاً وهومؤمن فلنحيينّه حياةطيبةً

مذکورہ بالاتفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "حیاۃ طیبۃً" سے مراد، یہی دنیوی زندگی ہو_

٦_حقیقی اور قابل قدر زندگی ایسی زندگی ہے جو ایمان اور عمل صالح کے ساتھ ہو_من عمل وهومؤمنٌفلنحيينّه حياةً طيبةً

مذکورہ تفسیر دو نکات پر موقوف ہے (الف)اس بناء پر کہ "حیاۃً طیبۃً" سے مراد، دنیوی زندگی ہو (ب)دنیوی زندگی میں مؤمن اورنیک کردار لوگوں کا زندہ ہونا اس مطلب کی طرف اشارہ ہوکہ زندگی ایمان کے بغیر در حقیقت انسان کے لیے شائستہ اور اس کی شان کے خلاف ہے اور حقیقی زندگی ایمان اور عمل صالح ہے_

٧_خداوند عالم نیک کردار مؤمنین کو ان کے بہترین عمل کی بناء پر پاداش عطا کرنے والا ہے_

من عمل صالحاً ...وهو مؤمن ... لنجز ينهّم ا جر هم باحسن ما كانوا يعملون

٨_سعادت اور اخروی پاداش تک رسائي میں عمل صالح کا اساسی اوربنیادی کردار ہے_

من عمل صالحاً وهو مؤمن ...لنجز ينّهم اجر هم باحسن ما كانوا يعملون

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت کی ابتداء میں عمل کا موثرہونا، ایمان کے ساتھ مشروط ہے_

(ومن عمل صالحاً ...وهو مؤمن) درحالانکہ آیت کے آخر میں اخروی پاداش کو فقط عمل کے ساتھ مربوط قرار دیا گیا ہے اور ایمان کے بارے میں گفتگو نہیں کی گئي_

٩_"عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم فى قوله تعالى "فلنحيينه حياة طيبةّ" قال : انّها القنا عة والرضا بما قسم الله [1]

رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم سے خداوند عالم کے اس قول "فلنحيّنه حياة طيبة" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا : بے شک حیات طیبہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے جو چیز تقسیم کی ہے اس پر قانع اور راضی ہوجائیں_

اقدار:اقدار کا ملاک ١،٦

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی جزائیں ٧; اللہ تعالی کے افعال٧; اللہ تعالی کے مقررات پر راضی ہونا ٩

ایمان:ایمان کے آثار ١،٣،٣،٥

---

١) مجمع البیان ،ج ٦،ص ٥٩٣،نورالثقلین ،ج ٣، ص ٨٤ ، ح ٢٠٦_

پاداش:اخروی پاداش کے اسباب ۸; پاداش سے استفادہ ۲; پاداش کے اسباب ۷

تکامل:تکامل کے اسباب ۴

حیات:حیات طیبہّ سے مراد ۹

زندگي:پاکیزہ زندگی کا سبب ۳; زندگی میں ایمان ٦; زندگی میں عمل صالح ٦; سلامت زندگی کے اسباب ۵; قابل قدر زندگي ٦

روایت:۹

سعادت:سعادت کے عوامل ۸

عورت:عورت کی پاکیزہ زندگی ۲;مرد و عورت کا مساوی ہونا ۲

عمل صالح: عمل صالح کی قدر وقیمت کے شرائط ۱; عمل صالح کے آثار ۳،۸،۵،۴

قناعت:قناعت کی اہمیت ۹

مرد:مردکی پاکیزہ زندگي ۲

معنوی مقامات:معنوی مقامات کے اسباب ۴

آیت ۹۸

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

لہذا جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان رجیم کے مقابلہ کے لئے اللہ سے پناہ طلب کریں _

۱_ قرآن کی تلاوت کے وقت شیطان کے شرسے خداوند عالم کی پناہ لینا ضروری ہے_

فإذا قرا ت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم

۲_ شیطان کے شر سے محفوظ رہنے میں استعاذہ اور خدا کی پناہ موثر ہے_فاستعذ با للہ من الشیطان الرجیم

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ پر نزول وحی کے ابتدائي مراحل میں قرآن ، اسلام کی آسمانی کتاب کے ناموں سے متعارف تھا_
فإذا قرآت القرآن

۴_ تلاوت قرآن کے وقت انسان، شیطان کے حملہ و غضب کے خطرہ سے دوچار ہوتا ہے_فإذا قرا ت القرآن فاستعذ

۵_ شیطان، قرآن کی تلاوت اور انسان کا اس کی تعلیمات سے آگاہ ہونے کے مخالف ہے_
فإذا قرا ت القرآن فاستعذ باالله من الشيطان الرجيم

شیطان کے شر سے انسان کی خداوند عالم کی پناہ لینا اس چیز کو بیان کرہا ہے کہ شیطان تلاوت قرآن اور اس سے آشنائ سے خوش نہیں ہے قابل ذکر ہے کہ بعد والی آیت جو کہ شیطان کے تسلط اور مؤمنین کے اس تسلط سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہے اس مطلب پر مؤید ہے_

٦_ شیطان ، بارگاہ الہی سے دھتکار ا ہوا ہے_من الشیطان الرجیم

۷_ بارگاہ الہیہ سے شیطان کا دھتکار ا جانا اس بات کا سبب ہے کہ وہ انسان کے لیے شر پیدا کرتا ہے اور اس کے شر سے خدا کی پناہ لینے کے ضروری ہونے کا فلسفہ بھی یہی ہے_فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم

۸_ شیطان کی "رجیم" کے ساتھ توصیف ، ممکن ہے علّت کو بیان کرنے کی طرف اشارہ اورپناہ لینے کے لزوم کا فلسفہ ہو_

۹_ تلاوت قرآن، عمل صالح اور خاص اہمیت کی حامل ہے_من عمل صالحاً ...فاذا قرا ت القرآن فاستعذ

مذکورہ تفسیر ماقبل آیت جو عمومی صورت میں عمل صالح کے بارے میں تھی اور مذکورہ آیت کہ جو ایک باعظمت عمل (تلاوت قرآن) کے بارے میں ہے کے باہمی ربط کی بناء پر ہے_

۱۰_ انسان ہر نیک عمل میں شیطان کے حملہ و وسوسہ سے دوچار اور خداوند عالم کی پناہ لینے کا محتاج ہے _
من عمل صالحاً ...فاذا قرا ت القرآن فاستعذبالله من الشيطن الرجيم

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ تلاوت قرآن عمل صالح کے ایک نمونہ کے عنوان سے

ذکر ہو کہ ما قبل آیت میں اس کے بارے میں گفتگو ہوئی تھی_

۱۱_ تمام انسان حتی کہ پیغمبر اکرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بھی شیطان کے شر سے خدا کی پناہ لینے کے محتاج ہیں_

فاذا قرا ت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم

۱۲_ "عن ابی جعفر عليه‌السلام قال: فاذا قرا ت بسم اللہ الرحمن الرحیم فلا تبالی الا تستعیذ ...امام باقر عليه‌السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا: جس وقت بھی تم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی تلاوت کرو تو ضرور استعاذہ "اعوذ بسم اللہ من الشیطان الرجیم " بھی کہو_

۱۳_ عن سماعة عن ابی عبداللہ عليه‌السلام فی قول اللہ : "واذا قرا ت القرآن فاستعذباللہ من الشیطن الرجیم "قلت کیف اقول قال: تقول : استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم و قال :انّ الرجیم ا خبث الشیّاطین[1] سماعة کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق عليه‌السلام سے خداوند عالم کے اس قول "واذا قرا ت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم" کے بارے میں سوال کیا کہ ہم کس طرح پڑھیں تو حضرت نے فرمایا کہ اس طرح کہو "استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم" "رجیم" خبیث ترین شیطان ہے_

۱۴_ "عن علی بن محمد العسکری عليه‌السلام یقول : معنی الرجیم انه مرجوم باللعن مطرود من مواضع الخیر لا یذکره مؤمن الا لعنه و ان فی علم اللہ السابق انه إذا خَرَجَ القائم عليه‌السلام لا یبغی مؤمن فی زمانه الا رجمه بالحجاره کما کان قبل ذلك مرجوماً باللعن[2] امام ہادي عليه‌السلام سے "رجیم" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا کہ اس "شیطان" کو لعنت کے ساتھ رجم اور خیر کے دروازے نکالا اور دھتکارا گیا ہے مؤمن جب بھی اس کو یاد کرتا ہے تو اس پر لعنت بھیجتا ہے چونکہ علم الہی میں یہ واضح تھا کہ جب حضرت قائم آل محمد عليه‌السلام خروج فرمائیں گے تو اس وقت ہر مؤمن شیطان کو پتھر کے ساتھ رجم کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے لعنت کے ذریعہ رجم ہوا تھا_

استعاذہ:

---

۱) عیاشی، ج ۲، ص ۲۷۰، ح ۶۷، نورالثقلین، ج ۳، ص ۸۵، ح ۲۲۵_

۲) معانی الاخبار، ص ۱۳۹، ح ۱، نورالثقلین، ح ۳، ص ۸۵، ح ۲۲۷_

استعاذہ کی کیفیت ۱۲;اللہ تعالی کی پناہ میں جانا ۱۱،۱۰،۹،۱; اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کا فلسفہ ۷;اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کی اہمیت ۱۰; اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کے آثار ۲;تلاوت قرآن مجید میں استعاذہ ۱۲،۱; شیطان سے استعاذہ ۱، ۱۰، ۱۱ ،۱۲; شیطان سے استعاذہ کا فلسفہ ۷

انسان:انسان کی معنوی ضروریات ۹،۱۰

بسم اللہ :بسم اللہ کے آثار ۱۱

حضرت محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کی معنوی ضروریات ۱۰

خدا کے دھتکارے ہوئے:۶،۱۳

روایت:۱۱،۱۲،۱۳

شیطان:شیطان پر لعنت ۱۳; شیطان سے محفوظ رہنے کا زینہ ۲; شیطان کا دھتکار اجانا ۶،۱۳;شیطان کی دشمنی ۴،۵; شیطان کی شرارت کے اسباب۷; شیطان کے دھتکارے جانے کے آثار ۷; شیطان کے غضب شدہ ۴; شیطان کے وسوسہ ڈالنے کازینہ ۹

عمل صالح: عمل صالح کے آثار ۹

قرآن:قرآن کی تلاوت کی اہمیت ۸; قرآن کی تلاوت کے آداب ۱; قرآن کی تلاوت میں استعاذہ ۱۲،۱; قرآن کے اسماء گرامی ; قرآن کے دشمن ۵; قرآن کے قاریوں کے دشمن ۴،۵

آیت ۹۹

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

شیطان ہرگز ان لوگوں پر غلبہ نہیں پاسکتا جو صاحبان ایمان ہیں اور جن کا اللہ پر توکل اور اعتماد ہے _

۱_ خدا پر توکل کرنے والے مؤمنین پر شیطان ہر قسم کے تسلط سے عاجز ہے_

الشیطان الرجیم انه لیس له سلطان علی الذین امنوا و علی ربهم یتوکلّون

لفظ "سلطان" چونکہ "تنوین" کے ساتھ اورحرف نفی کے بعد آیا ہے لہذا مطلق نفی پر دلالت کر رہا ہے _

۲_ خدا پرتوکل کے ساتھ ایمان ، انسان پر شیطان کے ہر قسم کے تسلّط کے لیے رکاوٹ ہے _

انه لیس له سلطان علی الذین ء امنوا و علی ربّھم یتوکّلون

۳_ فقط ، خداوندعالم پرتوکل کرنے والے مؤمنین ،شیطان کے تسلط سے امان میں ہیں _

انه لیس له سلطان علی الذین ء امنوا وعلی ربّھم یتوکّلون

مذکورہ تفسیر اس بات کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ آیت تمام انسانوں کی نسبت شیطان کے کردار کو بیان کرنے کے مقام پرہے اور متوکلّ مؤمنین کو جملہ وصفیہ کی صورت میں استثنا ،کرنا حصر پر دلیل ہے_قابل ذکر ہے کہ بعد والی آیت "انمّا سلطانه علی الذین یتولونه ..."اسی مطلب پر موید ہے_

۴_ خداوندعالم کی پناہ طلب کرنا، اس پر ایک قسم کا توکل کرنا اور شیطان کے تسلط سے رکاوٹ ہے_

فاستعذ بالله من الشیطن الرجیم _ انه لیس له سلطان علی الذین ء امنوا و علی ربّھم یتوکّلون

مذکورہ تفسیر کا جملہ "انّه لیس له سلطان علی الذین ...یتوکلون" "فاستعذ بالله " کے لیے علت ہے سے استفادہ ہوتا ہے_

۵_ خداوندعالم پر توکل اور بھروسہ کرنے سے غافل مؤمنین، شیطانی تسلّط سے دوچار ہونے کے خطرے میں ہیں_

انّه لیس له سلطان علی الذین و امنوا وعلی ربّھم یتوکّلون

شیطان کے تسلط سے محفوظ رہنے کی بنیاد دو اصول پر ہے (۱) ایمان(۲) پرودگار عالم پر توکّل اس بناء پر اگر ایمان ہو لیکن توکّل نہ ہو تو مکمل طور پر تحفظ حاصل نہیں ہوگا_

۶_ انسان ، شیطانی وسوسوں اور سازشوں کے مقابل میں خود مختار اور اس کی مخالفت پر قادر ہے _

انّه لیس له سلطان علی الذین ء امنوا وعلی ربّھم یتوکّلون

۷_ خداوندعالم کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ اس کی ذات پر توکل کیا جائے _وعلی ربّھم یتوکلون

۸_"ابو بصیر عن ابی عبدالله علیه‌السلام قال : قلت له: "فاذا قرا ت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم انه لیس له سلطان علی الذین امنوا وعلی ربّھم یتوکلون؟ فقال :

یا ا با محمد یسلطّ واللہ من المؤمن علی بدنہ ولا یسلط علی دینہ ...[1]

حضرت ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس قول "فاذا قرا ت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم انّہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا و علی ربّھم یتوکلون "کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام فرمایا کہ اے ابو محمد خدا کی قسم شیطان، مؤمن کے بدن پر مسلّط ہوگا لیکن اس کے دین پر مسلّط نہیں ہوگا ...

استعاذہ: اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کے آثار ۴

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار ۷

انسان: انسان کا اختیار ۶; انسان کی قدرت ۶

ایمان: ایمان کے آثار ۲

توکل: توکل کا زینہ ۷; توکل کے آثار ۲; توکل کے موارد ۳

روایت: ۸

شیطان: شیطان سے محفوظ رہنا ۸،۳،۱; شیطان کا عجز ۱; شیطان کی سازش کو دفع کرنے کا ممکن ہونا ۶; شیطان کے تسلّط کا زینہ ۵; شیطان کے تسلط کی حدود ۸،۳،۱; شیطان کے تسّلط کے موانع ۲،۳; شیطانی وسوسوں کو دفع کرنے کا ممکن ہونا ۶

مؤمنین: غیر متوکل مؤمنین ۵; مؤمنین کا محفوظ ہونا ۸،۳،۱

متوکلین: متوکلین کا محفوظ ہونا ۳،۱

آیت ۱۰۰

﴿إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ﴾

اس کا غلبہ صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اسے سرپرست بناتے ہیں اور اللہ کے بارے میں شرک کرنے والے ہیں ـ

۱ـ شیطان کا تسلّط اور حکمرانی فقط دو گروہوں ، اس کی اطاعت کرنے والوں اور مشرکین پر ہے ـ

انّما سلطانه علی الذین یتولّونه والذین هم به مشرکون

۲ـ انسان ، شیطانی وسوسوں اور سازشوں کے مقابلہ میں خودمختار اوراس کی مخالفت پر قادر ہے ـ

انّما سلطانه علی الذین یتولّونه

۳ـ خودانسان کا کردار و عمل شیطان کے تسلط کا زمینہ فراہم کرتا ہے ـ انّما سلطانه علی الذین یتولّونه

۴ـ فقط مؤمنین اورخداوند عالم پر توکل کرنے والے شیطانی تسلط سے آزاد ہیں ـ

لیس له سلطان علی الذین ...انما سلطانه علی الذین یتولّونه والذین هم به مشرکون

۵ـ شیطان کی سرپرستی کو قبول اوراس کی اطاعت کرنا ، خداوند عالم کے ساتھ شرک ہے ـ

الذین یتولّونه ...هم به مشرکون

مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "بہ" میں "با" سببیت کے لیے ہو اور اس کی ضمیر (قبول کرنے) جو (یتولونہ) (اس کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں) کے معنی میں مضمر ہے لوٹ رہی ہو ـ

۶ـ شرک، انسان پر شیطانی تسلط اور حکمرانی کا زمینہ فراہم کرتا ہے ـ انّما سلطانه علی ...الذین هم به مشرکون

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ "بہ" کی ضمیر لفظ "اللہ" کی طرف لوٹے اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا ، اور شیطان کا تسلط بھی ان افراد پر ہوگا جو خدا کے ساتھ شریک قرار دیتے ہیں _

۷_ شیطان ، خداوند عالم کے ساتھ شریک قرار دینے کا اصلی سبب ہے _والذین هم به مشرکون

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر کہ "بہ" کی ضمیر شیطان کی طرف لوٹے اور "با" سببیت پر دلالت کررہی ہو_

۸_ابی بصـــیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: قلت له ...قوله تعالی :"انّما سـلطان علی الذین یتوکّلون والذین هم به مشرکون" قال : الذین هم باللّه مشرکون یسلط علی ا بدانهم و علی ا دیانهم"[1]

ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس قول:"انمّا سـلطانه علی الذین یتولونه والذین هم به مشرکون"کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ جنھوں نے خدا کے ساتھ شریک قرار دیا (شیطان) ان کے بدن اوردین پر مسلطّ ہو جائے گا"

انسان:انسان کا اختیار ۲; انسان کی قدرت ۲

روایت :۸

شرک:شرک کے آثار ۶; شرک کے اسباب ۷; شرک کے موارد ۵

شیطان:شیطان سے محفوظ ہونا ۴; شیطان کا کردار ۷; شیطان کی پیروی ۵; شیطان کی سازش کو دفع کرنے کا ممکن ہونا ۲; شیطان کی ولایت کو قبول کرنا ۵; شیطان کے پیروکار ۸،۱; شیطان کے تسلّط کا زمینہ ۳،۶; شیطان کے تسلّط کی حدود ۸،۱; شیطانی وسوسوں کو دفع کرنے کا ممکن ہونا ۲

عمل: عمل کے آثار ۳

مؤمنین:مؤمنین کا محفوظ ہونا ۴

متوکلین:متوکلین کا محفوظ ہونا ۴

مشرکین:مشرکین پر شیطان کا تسلّط ۸،۱

---

۱)کافی ، ج ۸، ص ۲۸۸، ح ۴۳۳، نورالثقلین ، ج ۳، ص ۸۶، ح ۲۲۴_

آیت ۱۰۱

﴿وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُواْ إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾

اور ہم جب ایک آیت کی جگہ پر دوسری آیت تبدیل کرتے ہیں تو اگرچہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کر رہا ہے لیکن یہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ محمد تم افترا کرنے والے ہو حالانکہ ان کی اکثریت کچھ نہیں جانتی ہے _

۱_ قرآن مجید کی بعض آیات کا نسخ اور ایک پیغام کو دوسرے پیغام میں تبدیل کرنے کی وجہ سے مشرکین کا پیغمبر اکرم پر جھوٹ کی تہمت لگانا_واذا بدّلنا اية مكان اية قالوا انّما انت مفتر

۲_ نسخ اور بعض الہی پیغامات کی تبدیلی ، مشرکین کے لیے پیغمبر اکرم کے ساتھ جدال اور انہیں جھوٹ سے متہم کرنے کے لیے سہارا تھا_واذا بدّلنا اية مكان آية قالوا انّما انت مفتر

۳_ قرآن مجید میں نسخ اور بعض الہی پیغامات کی تبدیلی کا خود قران مجید کے ذریعہ موجودہونا_واذا بدّلنا ا ية مكان آية

۴_ قرآنی آیات ،تدریجی اور مرور زمان کے ساتھ نازل ہوئی ہیں_واذا بدّلنا ا ية مكان آية

قرآنی پیغامات میں تبدیلی یا آیات کا نسخ ان کے تدریجی نزول کا لازمہ ہے_

۵_ قرآنی آیات کا تدریجی نزول اور بعض میں مرورزمان کے ساتھ مضمون کے اعتبار سے تبدیلی کا سرچشمہ علم الہی ہے_
و اذابدّلنا ا ية مكان آية والله اعلم بماينزل

٦_ نسخ وقرآنی پیغامات اور آیات کی تبدیلی حکمت اور عالمانہ دلیل کی بناء پر ہے _
واذا بدّلنا ء اية مكان آية والله اعلم بما ينزّل

٧_ اکثر منکرین اور قرآن وپیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت کی تکذیب کرنے والے، نسخ کی حقیقت اور اس کی حکمت سے جاہل ہیں_واذابدّلنا ء اية اكثرهم لا يعلمون

٨_ مشرکین اور پیغمبر اکرم کی تکذیب کرنے والوں میں بعض آگاہ وخود غرض افراد کا موجود ہونا_بل اكثرهم لا يعلمون

٩_ کفر وشرک اور پیغمبر اکرم کی تکذیب کی طرف میلان کا اصلی سبب جہالت اور نادانی ہے _
قالوا انّما انت مفتر بل اكثرهم لا يعلمون

صدر اسلام کی تاریخ :٨، ٢

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا علم ٥

جہالت :جہالت کے آثار ٩

شرک:شرک کا سرچشمہ ٩

قرآن:قرآن مجید کا تدریجی نزول ٥، ٣; قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کی جہالت ٧; قرآن مجید میں نسخ ٥،٣، ١; قرآن مجید میں نسخ کا فلسفہ ٧، ٦; قرآن مجید میں نسخ کی حقیقت ٧; قرآن مجید میں نسخ کے آثار ٢

کفر:کفر کا سرچشمہ ٩

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ پر کذب کی تہمت ٢، ١; حضرت محمد ﷺ کو جھٹلانے والوں کی جہالت ٧; حضرت محمد ﷺ کو جھٹلانے والوں کی لجاجت ٨; حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کا سرچشمہ ٩; حضرت محمد ﷺ کے ساتھ مبارزہ ٢

مشرکین:لجوج مشرکین ٨; مشرکین کی بہانہ جوئی ٢; مشرکین کی تہمتیں ١، ٢; مشرکین کے علماء کی دشمني٨

آیت ۱۰۲

﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾

تو آپ کہہ دیجئے کہ اس قرآن کو روح القدس جبریل نے تمھارے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ صاحبان ایمان کو ثبات و استقلال عطا کرے اور یہ اطاعت گذاروں کے لئے ایک ہدایت اور بشارت ہے _

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ کا وظیفہ ہے کہ وہ وحی کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے مشرکین کے ان اعتراضات کا جواب دیں جو قرآن کے خود ساختہ ہونے پر مبتنی ہیں_انّما انت مفتر ... قل نزّ له روح القدس من ربّك

۲_ ناسخ اور منسوخ تمام آیات، پرودرگار کی طرف سے نازل ہوئي ہیں_قل نزّله روح الله القدس من ربّك

۳_ روح القدس (جبرائیل) ابلاغ وحی کا واسطہ اور پروردگار کی طرف سے منزّہ مخلوق ہے_

قل نزّله روح القدس من ربّك

اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ "قدس" کا معنی طہارت اور پاکیزگی ہے حضرت جبرائیل کا روح القدس سے ملقب ہونا ممکن ہے ان کے آیات الہی میں دخل و تصرف سے منزّہ ہونے کو بیان کرنے کے لیے ہو_

۴_ قرآن، ایک بلند و بالا حقیقت کا حامل ہے_قالوا انّما انت مفتر ...قل نزّ له روح القدس من ربّك

"نزّل" کہ جس کا معنی اوپر سے نیچے کی جانب نازل ہونا ہے کی تعبیر حضرت جبرئیل کے توسط سے پیغمبر اکرم ﷺ پر قرآن کو القاء کرنے کے سلسلہ میں ممکن ہے مذکورہ نکتہ سے حکایت ہو_

۶_ قرآن مجید، مجسمہ حق اور باطل و بیہودہ کلام سے منزّہ کتاب ہے_قل نزّله روح القدس من ربّك بالحق

۷_ قرآن مجید کا تدریجی نزول اور اس کا ناسخ و منسوخ ہونا، ایک برحق اور درست امر ہے_

واذا بدلّنا ء آيه مكان ايه ...قل نزّ له روح القدس من ربّك بالحقّ

۸_ قرآن اور اس کی آیات کا تدریجی نزول ، مؤمنین کے ایمان کو محکم اور پختہ کرنے کا سرچشمہ ہے_
نزّ له ...ليثبّت الذين ء امنو

۹_ قرآن اور اس کی آیات مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت کی حامل ہیں_ وھدیً وبشری للمسلمین

۱۰_ نسخ اور الہی پیغامات میں تبدیلی نیز قرآنی آیات سے تدریجی نزول کا مقصد، مؤمنین کے ایمان کو پختہ اور مسلمانوں کو ہدایت اور بشارت دینا ہے_ واذا ابدلنّا اية مكان ء اية ...قل نزّله ... ليثبّت الذين ء امنوا وهدى و بشرى للمسلمين

۱۱_ ہدایت اور قرآنی بشارت سے بہرہ مند ہونے کی شرط یہ ہے کہ انسان حق کے مقابلہ میں تسلیم کی فکر رکھتا ہو_
وهديً بشرى للمسلمين

۱۲_ مؤمنین ، حق کے مقابلہ میں روح فرمانبرداری سے بہرہ مند ہیں_ ليثبّت الذين ء امنوا وهديً و بشرى للمسلمين

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "للمسليمن" "الذين ء امنوا" کے لیے دوسری صفت ہو نہ کہ لوگوں کے دوسرے گروہ کو بیان کرنے والا ہو_

۱۳_ قرآن سے لوگوں کا بہرہ مند ہونا ، متفاوت اور مختلف مراتب کا حامل ہے_
قل نزّ له روح القدس من ربّك بالحق ليثبّت الذين ء امنوا و هديً وبشرى للمسلمين

یہ جو قرآن مجید نے اپنے مقصد کو مؤمنین کی ثابت قدمی پیدا کرنے والا اور مسلمانوں کے لیے بشارت اورہدایت قرار دیا ہے اور یہ دونوں گروہ متفاوت ہیں اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ قرآن سے بہرہ مند ہونے کے لحاظ سے لوگ یکساں نہیں ہیں_

۱۴_ "عن ابى جعفر عليه‌السلام فى قوله "روح القدس "قال هو جبرئيل ، والقدس الطاهر ..."[1]

---

۱) بحار الانوار ج ۹ ص ۲۲۱ ح ۱۰۶ نور الثقلین ج ۳ ص ۸۶ ح ۲۲۷_

امام باقر عليه السلام سے خدا کے کلام میں "روح القدس" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے آپ نے فرمایا: وہ جبریل عليه السلام ہے اور قدس کا معنی پاک و پاکیزہ ہے_

۱۵_"عن ابی عبدالله عليه السلام قال : ان الله تبارك و تعالی خلق روح القدس فلم يخلق خلقاً ا قرب الی الله منها وليست با كرم خلقه عليه فاذا ا راد ا مراً فا لقاه اليها فا لقاه الی النجوم فجرت به[۱]

امام صادق عليه السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خداوند تبارک و تعالی نے "روح القدس" کو خلق کیا ہے اور کسی مخلوق کو خلق نہیں کیا کہ جو اس کی نسبت خدا کے زیادہ نزدیک ہو لیکن وہ خدا کے نزدیک تمام مخلوقات میں معزّز نہیں ہے پس جب بھی خداوند تعالی الہی امر کا ارادہ کرتا ہے تو روح القدس کو اس کا القاء کرتا ہے اور پھر ستاروں کو اور اس طرح وہ امر ستاروں کے ذریعہ انجام پاتا ہے_

انسان:انسانوں کی فہم کا متفاوت ہونا ۱۳

جبرئیل:جبرئیل کا تقدس ۵; جبرئیل کا کردار ۳،۱۵; جبرئیل کا منزّہ ہونا ۴;جبرئیل کی امانت داري۴;جبرئیل کے فضائل ۱۵

حق:حق کو تسلیم کرنے کے آثار ۱۱

روایت:۱۴، ۱۵

روح القدس :روح القدس سے مراد۱۴

قرآن مجید:قرآن مجید سے استفادہ کے مراتب ۱۳; قرآن مجید کا کردار۸; قرآن مجید کا منزّہ ہونا ۶; قرآن مجید کا وحی ہونا ۲; قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کو جواب ۱; قرآن مجید کی بشارتوں سے استفادہ ۱۱; قرآن مجید کی بشارتیں ۹; قرآن مجید کی حقانیت ۶; قرآن مجید کی حقیقت ۵; قرآن مجید کی فضیلت ۵;قرآن مجید کی منسوخ آیات ۲; قرآن مجید کی مسنوخ آیات کی حقانیت ۷; قرآن مجید کی ناسخ آیات ۲; قرآن مجید کی ناسخ آیات کی حقانیت ۷; قرآن مجید کی ہدایت کرنا ۹; قرآن مجید کے تدریجی نزول کا فلسفہ ۱۰; قرآن مجید کے تدریجی نزول کی حقانیت ۷; قرآن مجید کے تدریجی نزول کے آثار۸; قرآن مجید میں نسخ ۲; قرآن مجید میں نسخ کا فلسفہ ۱۰; نزول قرآن ۳

مؤمنین:مؤمنین کا حق قبول کرنا ۱۲; مؤمنین کا سر تسلیم خم کرنا ۱۲; مؤمنین کے ایمان کی تثبیت ۱۰

---

۱) تفسیر عیاشی ، ج۲، ص ۲۷۰ ، ح ۷۰، نورالثقلین،ج۳، ص ۸۷، ح ۲۲۸_

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کی ذمہ داری ۱

مسلمان:مسلمانوں کو بشارت ۹،۱۰; مسلمانوں کو ہدایت ۹، ۱۰

مشرکین:مشرکین کی تہمتوں کا جواب ۱

ملائکہ:ملائکہ اور وحی ۳

وحي:وحی کو بیان کرنا ۱

ہدایت:ہدایت کی شرائط ۱۱

آیت ۱۰۳

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ﴾

اور ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ مشرکین یہ کہتے ہیں کہ انھیں کوئی انسان اس قرآن کی تعلیم دے رہا ہے_ حالانکہ جس کی طرف یہ نسبت دیتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ زبان عربی واضح و فصیح ہے_

۱_ خداوندعالم کا پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت و قرآن کے خلاف کفار اور مشرکین کی مخفیانہ سازشوں سے پردہ چاک کرنا اور ان کے بارے میں خبر دینا_ولقد نعلم انهّم يقولون انما يعلّمه بشر

۲_ کفار اور مشرکین لوگوں میں قرآن کا اس عنوان سے تعارف کرتے تھے کہ یہ ایک عجمی انسان کی پیغمبر اکرم ﷺ کو سکھائي گئي تعلیمات ہیں_ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلّمه بشر ... ا عجمي

خداوندعالم کے اس جواب میں کہ جس میں اس نے فرمایا :"لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی..." سے قرآن کے عجمی سمجھنے کا استفادہ ہوتا ہے_

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ پر کفار و مشرکین کی ایک تہمت یہ تھی کہ یہ پیغمبر اکرم ﷺ کو بشر کا سکھایا ہوا کلام ہے_
ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلّمه بشر

۴_ پیغمبر اکرم ﷺ نے قرآن نامی کتاب پیش کرنے میں کسی انسان کی مدد نہیں لی ہے_
نزّ له روح القدس من ربّك ...ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلّمه بشر

پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین نے ضمناً یہ اعتراف کیا کہ کوئی عرب ، قرآن جیسے مطالب لانے کی قدرت نہیں رکھتا ہے_
ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلّمه بشر لسان الذى يلحدون اليه اعجمي

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مشرکین ، قرآن کو عجمی افراد کی تعلیمات قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے ان مطالب کو ان سے حاصل کیا ہے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ قرآنی مطالب کو اپنی طاقت سے بالاتر سمجھتے تھے_

٦_ پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین کی کوشش رہی ہے کہ وہ قرآن مجید کو غیر الہی جلوہ دیں_يقولون انما يعلّمه بشر

٧_ قرآن مجید، فصیح و واضح عربی زبان کے قالب میں نازل ہوا ہے_
لسان الذى يلحدون اليه اعجمى وهذا لسان عربى مبين

٨_ عربی زبان کے قالب میں فصیح و روشن قرآن کا بیان اس بات پر واضح ترین دلیل ہے کہ یہ عجمی شخص (غیر عرب) کے توسط سے پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل نہیں ہوا ہے_لسان الذى يلحدون اليه اعجمى و هذا لسان عربى مبين

٩_ قرآن مجید کی اعلی ترین فصاحت اور اس کا واضح بیان کو تمام افراد حتی کہ کفار اور مشرکین بھی قبول کرتے ہیں_
وهذا لسان عربى مبين

کفار کے دعوی کو رد کرنے کے لیے خداوند عالم کا استدلال اس بات پر مبتنی ہے کہ قرآن مجید کی فصاحت کو تمام لوگ قبول کریں_

١٠_ قرآن کو بشر کی طرف نسبت دینا، ایک ناروا اور حق سے دور نسبت ہے_لسان الذى يلحدون اليه اعجمي

"الحاد" کے مفہوم میں حق سے انحراف ، مضمر ہے_

اللہ تعالی :اللہ تعالی کا بھیدوں کو کھولنا ١

حضرت محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کو تعلیم دینے کی تہمت ٣، ٢; حضرت محمد ﷺ کے خلاف سازش کو بے نقاب کرنا ١; حضرت محمد ﷺ کے مخالفین کا اقرار ٥; حضرت محمد ﷺ کے مخالفین

کی کوشش ٦

قرآن:قرآن مجیدپر افتراء باندھنا ١٠; قرآن مجید کا بے نظیر ہونا ٥; قرآن مجید کا عربی ہونا ٧; قرآن مجید کا وحی ہونا ٣،١٠; قرآن مجید کی فصاحت ٧،٨; قرآن مجید کے خلاف سازش کو بے نقاب کرنا ١; قرآن مجید کے عجمی ہونے کا رد٨; قرآن مجید کے وحی ہونے کوپنہاں کرنا٦; قرآن مجید کے وحي ہونے کے دلائل ٨

کفار:کفار اور قرآن مجید کی فصاحت ٩; کفار کی تہمتیں ٢،٣; کفار کی سازش کو بے نقاب کرنا ١

مشرکین:مشرکین اور قرآن مجید کی فصاحت ٩; مشرکین کی تہمتیں ٢،٣; مشرکین کی سازش کو افشاء کرنا ١

آیت ١٠٤

﴿إِنَّ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّهِ لاَ يَهْدِيهِمُ اللّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

بیشک جو لوگ اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت بھی نہیں دیتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب بھی ہے _

١_ وہ لوگ جنہوں نے کفر پر اصرار اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے حق قبول نہیں کیا الہی ہدایت سے محروم ہیں_

انّ الذین لا یومنون بایات الله لا یهدیهم الله

فعل مضارع "لا یومنون" استمرار پر دلالت کرتا ہے اور اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ قرآن واضح اور فصیح زبان میں نازل ہوا ہے لیکن اس کے باوجود کفار اس پر ایمان نہیں لائے ممکن ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی اور حق قبول نہ کرنے کی فکر کو بیان کررہا ہو_

٢_ واضح ترین الہی دلائل، ہٹ دھرم وحق قبول نہ کرنے والوں کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتے_

لسان الذی یلحدون الیه اعجمی و هذا لسان عربی مبین ان الذین لا یومنون ... لا یهدیهم الله

خداوندعالم نے ماقبل آیت میں واضح ترین بیان کے ساتھ قرآن کی حقانیت پر استدلال کیا ہے_

اور اس آیت میں بھی فرمایا: یہ دلیل اپنی وضاحت کے ساتھ ان لوگوں کے لیے فائدہ مند نہیں ہے

جنہوں نے ایمان نہ لانے کا پختہ ارادہ کیا ہے_

۳_ہدایت تک رسائی خود انسان کی خواہش اور اس کے ارادہ و اختیار سے وابستہ ہے_

انّ الذين لا يومنون با يات الله لا يهديهم الله

"لایومنون" سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان نہیں لانا چاہتے الہی ہدایت و لطف سے محروم ہیں لہذا اس کی ہدایت او رلطف تک پہنچنا خود انسان کے ارادہ سے مشروط ہے_

۴_ وہ کفار جو ھٹ دھرمی اور عناد کی وجہ سے الہی آیات پر ایمان نہیں لاتے ان کا انجام اور سزا، دردناک عذاب ہے_

انّ الذين لا يومنون با يات الله ...لهم عذاب اليم

الہی آیات: الہی آیات کو جھٹلانے والے۴

انسان: انسان کا اختیار۳

جبر و اختیار: ۳

حق: حق قبول نہ کرنے کے آثار۱; حق قبول نہ کرنے والوں کا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۲; حق قبول نہ کرنے والوں کی لجاجت ۲; حق قبول نہ کرنے والوں کی محرومیت ۱

عذاب: اہل عذاب ۴; دردناک عذاب ۴; عذاب کے اسباب ۴; عذاب کے مراتب ۴

کفار: لجوج کفار کا عذاب ۴; لجوج کفار کی سزا ۴; کفار کی محرومیت ۱

کفر: کفر پر اصرار کے آثار ۱

ہدایت: ہدایت سے محروم ۱; ہدایت کا زمینہ ۳

آیت ۱۰۵

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَأُوْلئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾

یقینا غلط الزام لگانے والے صرف وہی افراد ہوتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور وہی جھوٹے بھی ہوتے ہیں۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین، قرآن مجید کو خداوند عالم کی طرف نسبت دینے پر آنحضرت ﷺ کو جھوٹا اور افتراء پرداز سمجھتے تھے۔یقولون انما یعلمّه بشر ...انما یفتری الکذب الذین لا یومنون با یات اللہ

۲۔ فقط، الہی آیات پر ایمان نہ رکھنے والے قرآن پر جھوٹ اور افتراء باندھتے ہیں۔

انمّا یفتری الکذب الذین لا یومنون بایات اللہ

۳۔ کفر اور حق کا انکار، دینی حقائق پر جھوٹ اور افتراء باندھنے کا سرچشمہ ہے۔

انمّا یفتری الکذب الذین لا یومنون بایات اللہ

۴۔ فاسد عمل، باطل عقیدہ کی پیدا وار ہے۔انمّا یفتری الکذب الذین لا یومنون با یا ت اللہ

"افترائ" ایسا فاسد عمل ہے جس کا سرچشمہ کفار کا باطل عقیدہ ہے۔

۵۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا مقام و منزلت، خداوند عالم پر جھوٹ باندھنے سے منزّہ ہے۔

انمّا یفتری الکذب الذین لا یومنون با یات اللہ

مذکورہ بالا تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت ان لوگوں کے جواب میں ہے جو پیغمبر اکرم ﷺ کو جھوٹ باندھنے والا شمار کرتے تھے خداوند عالم نیز ان کے ردّ میں فرماتا ہے کہ افتراء کفر کی پیدا وار ہے اور وہ پیغمبر جو الہی آیات پر ایمان رکھتا ہے اس سے افتراء صادر نہیں ہو سکتا ہے۔

۶۔ ایمان، جھوٹ اور افتراء پردازی کے لیے رکاوٹ

ہے_انّما یفتری الکذب الذین لا یومنون بایات اللہ

۷_ پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن پر افتراء باندھنے والے خود حقیقی جھوٹے افراد ہیں_واولئك هم الکذبون

۸_ پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن مجید پر افتراء باندھنا، دردناک اخروی عذاب کا موجب ہے _
لهم عذاب الیم _ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون

آیات الہي: آیات الہی کو جھٹلانے والے ۲

افترائ: افتراء کے موانع ۶; اللہ تعالی پر افتراء باندھنا۵

ایمان: ایمان کے آثار۶

جھوٹ: جھوٹ کے موانع ۶

حضرت محمد ﷺ : حضرت محمد ﷺ پر افتراء باندھنے والوں کا جھوٹ بولنا ۷; حضرت محمد ﷺ پر افتراء باندھنے والوں کی سزا ۸; حضرت محمد ﷺ پر افتراء کی تہمت ۱; حضرت محمد ﷺ کا منزہ ہونا ۵; حضرت محمد ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت ۱; حضرت محمد ﷺ کے مخالفین کی تہمتیں ۱

حق: حق کو قبول نہ کرنے والوں کے آثار۳

جھوٹ بولنے والے:۷

دین: دین پر افتراء باندھنے کا سرچشمہ ۳;دین کو ضرر پہنچانے والی چیزوں کو پہچاننا۳

عذاب: دردناک عذاب۸ ; عذاب کے اسباب۸; عذاب کے مراتب ۸

عقیدہ: باطل عقیدہ کے آثار ۴

فساد: فساد کا سرچشمہ ۴

قرآن: قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا جھوٹ بولنا۷; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی سزا ۸; قرآن پر افتراء باندھنے والے ۲

کفر: کفر کے آثار۳

آیت ۱۰۶

﴿مَن كَفَرَ بِاللّهِ مِن بَعْدِ إيمَانِهِ إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَـكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْراً فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلے_ علاوہ اس کے کہ جو کفر پر مجبور کردیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو_ اور کفر کے لئے سینہ کشادہ رکھتا ہو اس کے اوپر خدا کا غضب ہے اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے_

۱_ ایمان قبول کرنے کے بعد کفر کی طرف میلان و رغبت (ارتداد) خداوند عالم کے شدید غضب کا سبب ہے_

من كفر بالله من بعد ايمنه ...فعليهم غضب من الله

۲_ مؤمنین کے زمرے میں شامل ہونے کے بعد ایمان پر ثابت قدم رہنا ضروری ہے_

من كفر بالله من بعد ايمنه ...فعليهم غضب من الله

۳_ قلبی طور پر محکم ایمان کے با وجود جبر و اکراہ کی صورت میں دین میں تقیّہ اور لفظی طور پر کفر کا اظہار کرنا جائز ہے_

الاّمن اكره و قلبه مطمئن بالايمان

۴_ صدر اسلام کے کچھ مسلمانوں (جیسے عمار یاسر) نے اپنے باطنی ایمان کے باوجود کفار کے شدید دباؤ کی وجہ سے اپنی زبان پر کفر آمیز الفاظ جاری کیے_من كفر بالله من بعد ايمنه الاّ من اكره و قلبه مطمئن بالايمان

آیت کے بارے میں ذکر، شان نزول کے مطابق یہ واقعہ حضرت عمّار یاسر کے متعلق ہے جنہوں نے شکنجہ کی سختی کی وجہ سے کفر آمیز الفاظ اپنی زبان پر جاری کیے_

۵_ انسان کے قلبی اعتقادات، اس کے ایمان و کفر کا حقیقی معیار ہیں_الاّ من اكره قلبه مطمئن بالايمان

۶_ اجبار اور اکرہ کے بغیر عام حالات میں زبان پر کفر آمیز الفاظ کا جاری کرنا جائز نہیں ہے_

من كفر بالله من بعد ايمنه الاّ من اكره ...فعليهم غضب من الله

۷_ حقیقی مؤمنین اپنے ایمان اور عقیدہ کی حقانیت میں ذرہ بھر شک اور تردید سے منزّہ ہیں_وقلبه مطمئن بالايمان

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ "ایمان پر مطمئن ہونے سے مراد، اپنے عقائد کے صحیح ہونے اور ان کی حقانیت پر مطمئن ہونا ہے_

۸_ ایمان کا اظہار کرنے کے بعد اجبار و اکراہ کے بغیر قلبی طور پر کفر قبول کرنے کا نام، ارتداد ہے_

من كفر بالله من بعد ايمنه ...ولكن من شرح بالكفر صدر

۹_ ان لوگوں کے لیے تقیّہ اور زبانی طور پر کفر کا اظہار کرنا ممنوع ہے کہ جن کا عمل دوسروں کو کفر کی طرف میلان پیدا کرنے کا سبب ہے_ولكن من شرح بالكفر صدر

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "لکن " کا استدراک"من اکرہ" سے ہویعنی اکراہ کی شرائط میں تقیّہ کرنا جائز ہے لیکن اگر کسی کا تقیّہ اس بات کا سبب بنے کہ دوسرے مؤمنین ایمان میں ضعف کا شکار ہوں اور کفر کی طرف میلان پیدا کریں تو جائز نہیں ہے_

۱۰_ اکراہ و اجبار، رفع تکلیف کے اسباب میں سے ہیں_من كفر الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان

یہ جو خداوند عالم نے اجبار و اکراہ کی صورت میں زبان پر کفر آمیز کلمات بیان کرنے کی اجازت فرمائي ہے اس سے یہ استفادہ ہوتا کہ اکراہ و اجبار کی صورت میں تکلیف ساقط ہوجاتی ہے_

۱۱_ اسلام اور کفر، فقط زبانی اور کلامی نہیں ہیں_

من كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره و قلبه مطمئن بالايمان ولكن من شرح بالكفر صدراً فعليهم غضب من الله

یہ جو خداوند عالم نے ان افراد کو کہ جو زبانی طور پر کافر ہوں لیکن قلبی طور پر مؤمن ہوں کو کفار کے زمرے میں قرار نہیں دیا بلکہ انہیں مؤمن سمجھا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

۱۲_ اسلام ایک پیار و محبت اور تمام شرائط اور تحولات سے سازگار آئین ہے_

من کفر ...الاّ من اکرہ ...ولکن من شرح بالکفر صدراًفعلیھم غضب من اللہ

یہ جو خداوند عالم نے جبر و اکراہ کی شرائط میں زبان پر کفر آمیز کلمات جاری کرنے کی اجازت فرمائي ہے اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام حالات و شرائط سے سازگاراور مہر و محبت کا دین ہے اور اس نے انسانی زندگی کے حالات و شرائط کو اپنے احکام میں ملحوظ خاطر رکھا ہے_

۱۳_مرتد لوگوں پر خداوند عالم کا قہر و غضب نازل ہوتا ہے_من کفر باللہ من بعد ایمانہ ... فعلیھم غضبٌ من اللہ

۱۴_ مرتد افراد کے لیے خداوند عالم کا عظیم عذاب ہے_من کفر باللہ من بعد ایمانہ ...لھم عذاب عظیم

۱۵_ عظیم عذاب، خداوند عالم کے شدید غضب کا پرتو ہے_فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم

۱۶_"عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: ...ما فرض علی القلب من الا یمان فالاقرار و المعرفة ...وھو قول اللہ عزّوجل "الاو مَن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان"

امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:وہ چیز جو دل پر ایمان کے لیے واجب ہوئي ہے وہ اقرار اور معرفت ہے...اوریہی خداوند عالم کے اس فرمان کا مطلب ہے"الاّ من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان "

۱۷_"عن ابی عبداللہ علیہ السلام ...انزل اللہ عزوجل فیہ(عمار بن یاسر) الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان"(۲)

امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ خداوند عالم نے آیت "الا ّمن اکرہ وقلبہ مطمئن ..."کو حضرت عمّار یاسر علیہ السلام کے بارے میں نازل فرمایا ہے..."

۱۸_"بکربن محمد عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال : انّ التقیہ ترس المؤمن ولاایمان لمن لا تقیہ لہ قلت جعلت فداک ا رایت قول اللہ تبارک و تعالی "الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان" قال : ھل التقیہ الا ھذا"(۲)

بکربن محمد نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "تقیہ مؤمن کی ڈھال ہے...اور جو تقيّہ نہ کرے وہ مؤمن نہیں ہے بکر کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی :

---

۱)کافی ج۲ص ۳۴ ح ۱ ،نورالثقلین ج۳ص ۸۸ ح ۲۳۵_

۲)کافی ،ج۲،ص۱۲۹،ح۱۰،نورالثقلین ،ج۳،ص۸۹،ح۲۳۷_

۳)قرب الاسناد،ص۳۵، ،ح۱۱۴،نورالثقلین ،ج۳ ،ص۸۹،ح۲۴۱_

آپ فدا ہو جاؤں : خداوند عالم کے اس قول کے بارے میں آپ کی کیا نظر ہے "الا ّ من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان" توحضرت علیہ السلام نے فرمایا : کہ تقیّہ اس کے علاوہ کچھ اور ہے ؟"

۱۹_"عن ابی عبدالله علیہ السلام قال: رســول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم رفع عن امتی اربع خصـــال ...وما اکرهوا علیه وذلك قول الله عزوجل ..."الاّ من اکره وقلبه مطمئن بالا یمان"(۱)

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے چہار چیزوں کو اٹھایا گیا ہے (ان میں سے ایک) وہ چیز ہے کہ جہاں ایک چیز کو دوسرے پر زبردستی ٹھونسا جائے ...اور یہ ہے خداوند عالم کا فرمان "الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان"

اجبار:اجبار کے آثار ۱۰

احکام:احکام ثانوي۱۹،۱۰،۳

ارتداد:ارتداد کا مفہوم ۸; ارتداد کے آثار ۱

اسلام:اسلام کی انعطاف پذیری ۱۲; اسلام کی حقیقت ۱۱; اسلام کے خصوصیات ۱۲; صدر اسلام کی تاریخ ۴

اطمینان:اطمینان قلب سے مراد۱۶

اکراہ:اکراہ کے آثار ۱۰

اللہ تعالي:اللہ تعالی کے غضب کی علامات ۱۵; اللہ تعالی کے غضب کے اسباب ۱

ایمان:ایمان کا معیار ۵;ایمان میں ثابت قدم رہنے کی اہمیت ۲; قلب ایمان کی اہمیت ۱۱

تقیہ:تقیّہ کی اہمیت ۸; تقیّہ کے احکام ۹،۳;جائز تقیّہ ۳; ممنوع تقیّہ ۹

دین:دین میں جبر کی نفی ۱۹

روایت:۱۹،۱۸،۱۷،۱۶

شرعی ذمہ داري:شرعی ذّمہ داری کے رفع کے اسباب ۱۰

---

۱)کافی ، ج ۲ ، ص ۴۶۲،ح ۱ ،نورالثقلین ، ج ۳، ص ۸۹، ح ۲۳۹ _

عذاب: اہل عذاب ۱۴; عذاب کے مراتب ۱۴; عظیم عذاب ۱۴، ۱۵
عقیدہ: عقیدہ کے آثار
عمار یاسر: عمار یاسر کا ایمان ۳; عمار یاسر کا تقیہ ۴; عمار یاسر کا جبری کفر ۴
کفار: صدر اسلام کے کفار کی دھمکیوں کے آثار ۴
کفر: کفر کا زبانی اظہار ۳، ۶، ۹; کفر کا معیار ۵; کفر کی حقیقت ۱۱; کفر کی طرف تشویق ۹
مجبور: مجبور انسان کے احکام ۱۹
مؤمنین: مؤمنین کا اطمینان ۷; مؤمنین کا منزّہ ہونا ۷
مرتد: مرتدوں پر غضب ۱۳; مرتدوں کا عذاب ۱۴
مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کا زبانی طور پر کفر کا اظہار ۴
مغضوب خدا: ۱۳
میلانات: کفر کی طرف میلان ورجحان ۱

آیت ۱۰۷

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّواْ الْحَيَاةَ الْدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾

یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے زندگانی دنیا کو آخرت پر مقدم کیا ہے اور اللہ ظالم قوموں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا ہے _

۱_ ارتداد اور کفر کی طرف میلان کا اصل سرچشمہ ، آخرت کی زندگی پر دنیاوی زندگی کو ترجیح دینا ہے _

من كفر بالله من بعد ايمانه ...ذلك بانهم استحبوا الحياة الدنيا على الاخرة

جملہ "ذلک بانّہم ..." ما قبل آیت کے لیے علّت کے مقام پر ہے اور "ذلک" کا ایمان کے بعد کفر اور ارتداد کی طرف اشارہ ہے_

۲_ ارتداد کے مادی اسباب ہیں نہ کہ عقلی اور حقیقی دلائل_من كفر بالله من بعد ايمانه ...ذلك بانهم استحبوا الحياة الدنيا على ا لاخرة

۳_ ایمان کی پابندی کا لازمہ ،دنیا اور مادی منافع سے دل نہ لگانا ہے_ذلك بانهم استحبوا الحياة الدنيا على الاخرة

۴_ انسان کی دنیا سے دل لگی اور آخرت کو پس پشت ڈالنا ، غضب الہی اور اخروی عذاب کا سبب ہے_
فعليهم غضب ...ذلك با نهم استحبوا الحياة الدنيا على الاخرة

اس بناء پر کہ "ذلک" "غضب من الله ..." کی طرف اشارہ ہو سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے _

۵_ آخرت کی توجہ اور اسے اہمیت دینا، ایمان سے روگردانی اور کفر و ارتداد کی طرف میلان کے لیے رکاوٹ ہے_
ذلك با نهم استحبوا الحياة الدنيا على الاخرة

"ذلک بانہم" کا جملہ مرتد اور ارتداد کے انگیزہ کو بیان کرنے کے سلسلہ میں ہے_ اور وہ ایسا شخص ہے جو دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دے در حالانکہ اگر وہ آخرت کو ملحوظ خاطر رکھتا اور اس کی اہمیت کا قائل ہوتا تو ایمان سے دستبردار اور مرتد نہ ہوتا_

٦_ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا(نہ صرف ضروریات زندگی کی فراہمي) ایک مذموم امر ہے_
فعليهم غضب من الله ...ذلك با نهم استحبوا الحياوة الدينا على الاخرة

۷_ دنیا پرست کفار، الہی ہدایت سے محروم ہیں_استحبوا الحياة الدنيا على الا خرةوان الله لا يهدى القوم الكفرين

ارتداد: ارتداد کا انگیزہ ۲; ارتداد کا بے منطق ہونا ۲; ارتداد کا زمینہ ۱; ارتداد کے موانع ۵

الله تعالي: الله تعالى کی ہدایت سے محروم ۷; الله تعالى کے غضب کا زمینہ ۴

ایمان: ایمان سے اعراض کے آثار ۵; ایمان کے آثار ۳

دنیا:

آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا ۶،۴،۱

دنیا کو طلب کرنے والے :دنیا کو طلب کرنے والوں کی محرومیت ۷

دنیا طلبي:دنیا طلبی کی سرزنش ۶; دنیا طلبی کے آثار ۴،۱

ذکر:آخرت کے ذکر کے آثار ۵

زندگي:زندگی کی ضرورتوں کوپورا کرنے کی اہمیت ۶

زہد:زہد کا زینہ ۳

عذاب:اخروی عذاب کے اسباب ۴

غفلت:آخرت سے غفلت کے آثار ۴

کفار:کفارکی محرومیت ۷

میلانات:کفرکی طرف میلان کا زینہ ۱; کفرکی طرف میلان کے موانع ۵

آیت ۱۰۸

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور آنکھ کان پر کفر کی چھاپ لگا دی گئی ہے اوریہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً حقائق سے غافل ہیں _

۱_خداوندعالم نے دنیا پرست کفار (مرتدین) کے دلوں اور قوت سماعت وبصارت پر مہر لگادی ہے اور انہیں حقائق کو درک کرنے سے محروم رکھا ہے_استحبوا الحیاة الدنیا ...الکفرین _ اولئك

الذین طبع اللہ علی قلوبھم ...واولئك ھم الغفلون

۲_ انسانوں کا اپنا کردار (کفر اور دنیا پرستی) ان کے معنوی حقائق کو درک کرنے سے محرومیت کا سبب ہے_

من کفر باللہ ...با نھم استحبوا الحیاۃ الدنیا ...اولئك الذین طبع اللہ علی قلوبھم

جملہ "اولئك الذین طبع اللہ ..." ان لوگوں کی سزا کو بیان کرنے کے مقام پر ہے جنہوں نے اپنے اختیار سے کفر اختیار کیا اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہے کہ جس کے بارے میں ما قبل آیت میں گفتگو ہوئی ہے لہذا یہی اختیار اور انتخاب _ کہ یہ اختیاری عمل ہے_ سزا، دلوں پر مہر کا موجب ہے_

۳_ دنیا پرست کفار (مرتدین) کا معنوی حقائق کے درک سے محرومیت، وہی الہی ہدایت سے محرومیت ہے_

لا یھدی القوم الکفرین _ اولئك الذین طبع اللہ علی قلوبھم

جملہ "اولئك الذین طبع اللہ ..." جملہ "انّ اللہ لا یھدی القوم الکافرین "کو بیان کررہاہے یعنی ہدایت الہی سے کفار کی محرومیت کی کیفیت اور تفسیر بتارہا ہے_

۴_ آخرت پر دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کی سزا، دل اور قوت سماعت و بصارت پر مہر (درک حقائق سے محرومیت)ہے_استحبوا الحیاۃ الدنیا ...اولئك الذین طبع اللہ علی قلوبھم

۵_ دل ،آنکھ اور کان، معرفت کا ذریعہ ہیں_طبع اللہ علی قلوبھم و سمعھم و ابصرھم

۶_ معرفت اور شناخت فقط حسی ذرائع میں منحصر و موقوف نہیں ہیں_طبع اللہ علی قلوبھم و سمعھم و ابصرھم

۷_ دنیا پرست کفار، حقیقی غافل ہیں_استحبوا الحی وۃالدنیا ...الکفرین ...واولئك ھم الغفلون

۸_ دنیا پرستی اہم اور علمی حقائق سے انسان کی غفلت کا سبب ہے_

ذلك بانھم استحبوا الحیاۃ الدنیا علی الاخرۃ ...والئك ھم الغفلون

آیت کریمہ میں "غافلون" کا متعلق ذکر نہیں ہو ایعنی یہ بیان نہیں ہوا کہ دنیا پرست کفار کس چیز کی نسبت غافل ہیں اس بناء پر اسے ذکر نہ کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ انسان کے لیے ہر قسم کے حقائق کو درک کرنے سے غفلت کا سبب، دنیاپرستی ہے_

۹_ ادراکی ذرائع پر مہر لگنے کا انسان کی مکمل غفلت سے براہ راست رابطہ ہے_

طبع الله على قلوبهم وسمعهم و ابصرهم اولئك هم الغفلون

ادراک:قوت ادراکی کے ختم ہونے کا زمینہ ۹

اللہ تعالیٰ:اللہ تعالیٰ کی ہدایات سے محرومیت ۳

چشم:چشم کا کردار۵

حقائق:حقائق کو درک کرنے سے محروم ۱; حقائق کو درک کرنے سے محرومیت ۳،۴;حقائق کو درک کرنے سے محرومیت کے اسباب۲

دنیا:آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا۴

دنیا کو طلب کرنے والے:دنیا کو طلب کرنے والوں کا اندھاپن ۴; دنیا کو طلب کرنے والوں کا بہرہ پن ۱،۴; دنیا کو طلب کرنے والوں کی سزا ۴; دنیا کو طلب کرنے والوں کی غفلت ۷; دنیا کو طلب کرنے والوں کی محرومیت ۱; دنیا کو طلب کرنے والوں کے دل کا ختم ہونا ۱،۴

دینا طلبي:دینا طلبی کے آثار۲،۸

شناخت :شناخت کے وسائل ۵،۶

عمل:عمل کے آثار ۲

غافل:۷

غفلت:غفلت کے آثار۹; غفلت کے اسباب ۸

قلب:قلب کا کردار۵

کان:کان کا کردار۵

کفار:دنیا طلب کفار کی محرومیت ۳;کفار کی غفلت ۷;کفار کے دل کا ختم ہونا ۱

کفر:کفر کے آثار ۲

مرتد:مرتدوں کا اندھاپن۱; مرتدوں کا بہرہ پن۱; مرتدوں کی محرومیت ۱،۳; مرتدوں کے قلب کا ختم ہونا ۱

آیت ۱۰۹

﴿لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرونَ﴾

اور یقینا یہی لوگ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں ہیں۔

۱۔بے شک غافل و دنیا پرست کفار (مرتدین) آخرت میں نقصان و زیاں اٹھانے والے ہیں۔

استحبوا الحیاۃ الدنیا ...القوم الکفرین ...هم الغفلون ـلا جرم انهم فی الاخرۃ هم الخاسرون

۲۔ انسان کا اخروی نقصان وزیان، اس کی دنیا پرستی اور غفلت سے نہ بچنے کا قہری نتیجہ ہے۔

استحبوا الحاۃ الدنیا ...القوم الکفرین ... اولئك هم الغفلون ـ لاجرم انّهم فی الاخرۃ هم الخاسرون

۳۔دنیا میں الہی ہدایت سے محروم افراد، آخرت میں نقصان اور حقیقی سرمایہ کھو دینے والے ہیں۔

وان الله لا یهدی القوم الکفرین ...لا جرم انهم فی الاخرۃ هم الخاسرون

۴۔ معنوی حقائق کے فہم کے سلسلہ میں معرفت کے ذرائع سے بہرہ مند نہ ہونا آخرت میں انسان کے حقیقی زیاں کا سرچشمہ ہے۔طبع الله علی قلوبهم و سمعهم و ا بصرهم ...لا جرم انهم فی الاخرۃ هم الخاسرون

۵۔ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا ،آخرت میں انسان کے حقیقی نقصان اور گھاٹے کا سبب ہے۔

ذلك بانّهم استحبوا الحاۃ الدنیا علی الاخرۃ ...لا جرم ا نهم فی الا خرۃ هم الخاسرون

۶۔ اخروی دنیا ، انسان کے حقیقی سود و زیاں کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔لاجرم انهم فی الاخرۃ هم الخاسرون

کفار کے اخروی گھاٹے کا ذکر اور اس پر تاکید ممکن ہے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہو کہ دنی

تمام زیاں و نقصان کے ظاہر ہونے کی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ آخرت ہے کہ جب ہر صورت میں نقصان اٹھانے والوں کے زیاں کو آشکار کیا جائے گا_

آخرت:آخرت کی خصوصیات ٦; آخرت میں حقائق کا ظہور ٦

الله تعالي:الله تعالی کی ہدایات سے محروم ٣

دنیا:آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا ٥

دنیا کو طلب کرنے والے:دنیا کو طلب کرنے والوں کا آخرت میں خسارہ ١

دنیا طلبي:دنیا طلبی کے آثار ٢،٥

زیاں :اخروی زیاں کے اسباب ٢،٣،٥

زیاں کار:اخروی زیاں کار ١،٣

شناخت:شناخت کے وسائل سے استفادہ ٣

غافل:غافلوں کی اخروی زیان کاری ١

غفلت:غفلت کے آثار ٢

کفار:کفار کی اخروی زیان کاری ١

مرتد:مرتد کی اخری زیاں کاری ١

آیت ۱۱۰

﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُواْ مِن بَعْدِ مَا فُتِنُواْ ثُمَّ جَاهَدُواْ وَصَبَرُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

اس کے بعد تمھارا پروردگار ان لوگوں کے لئے جنھوں نے فتنوں میں مبتلا ہونے کے بعد ہجرت کی ہے اور پھر جہاد بھی کیا ہے اور صبر سے بھی کام لیا ہے یقینا تمھارا پروردگار بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے _

۱_ خداوند عالم نے ایسے مؤمنین کی تمجید کی ہے جو مشکل اور کھٹن وقت میں ایمان پر ثابت قدم رہے انہوں نے ہجرت ، جہاد اور صبر کا مظاہرہ کیا_ ثم انّ ربّك للذين هاجرو ا من بعد ما فتنوا

۲_ خداوندعالم ان مہاجرین کی نسبت بہت زیادہ مہربان اور بخشنے والا ہے جنہوں نے ہجرت ،جہاد اور صبر کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت كي_ ثم انّ ربّك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جهدوا و صبروا

"انّ ربّك للذين ..."کی خبر محذوف ہے جس پر "لغفورٌ رحيم" دلالت کررہا ہے_

۳_ اسلام کے دشمنوں کا مؤمنین کو اذیت و آزار پہنچان ان کے ایمان کی آزمائش کا پیش خیمہ ہے_

الاّ من اكره وقلبه مطمئن بالايمن ...ثمّ ان ربّك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا

اس آیت میں جو لفظ "فتنوا" امتحان اور آزمائش کے معنی میں استعمال ہوا ہے اس میں رنج و عذاب کا معنی مضمر ہے اس فعل کی اصل کا معنی سونے کو خالص بنانے کے لیے رکھنا ہے (مفردات راغب) قابل ذکر ہے کہ آیت نمبر ۱۰۶، میں جو مسلمانوں کا آزار و اذیت سے دوچار ہونے اور تقیّہ کے حکم کے بارے میں ہے اس مطلب پر مویّد ہے_

۴_ کچھ مسلمان، دشمنوں کے رنج و تکلیف کو برداشت کرنے کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کرگئے_

للذين هاجروا من بعد ما فتنوا

"فتنہ" کا ایک معنی آزار و اذیت دینا ہے (مفردات راغب) اور مذکورہ تفسیر اسی معنی پر موقوف ہے_

۵_ایمان کی حفاظت ، جابرانہ ماحول اور کفر کی حاکمیت سے نجات کے لیے حرکت کرنا ،ہجرت کہلاتا ہے_

هاجروا من بعد ما فتنوا

اس آیت اور آیت "من کفر بالله من بعد ایمانهم الا من اکره ..."کے درمیان موجود ربط کہ جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سخت اور مشکل شرائط میں تقیہ کرنا جائز ہے لیکن انسان کو ہمیشہ ظاہری کفر کا اظہار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ممکن صورت میں کفر کے ماحول کو ترک کردینا چاہئے و مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

٦_جب انسان کے لیے مسلسل کفر کا اظہار ضروری ہوجائے تو اس صورت میں خداوند عالم نے کفر کی سرزمین سے ہجرت کرنے کی تاکید فرمائي ہے_الاّ من اکره ...ثمّ ان ربّك للذین هاجروا من بعد ما فتنوا

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے جبر کی وجہ سے کفر آمیز کلمات زبان پر جاری کیے اور خداوند عالم یہ فرماتا ہے :ایسے لوگ اس کام کے بعد اگر ہجرت و غیرہ کریں تو خداوند عالم کی بخشش ان کے شامل حال ہوگی اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے افراد کی ہجرت ایک ضروری امر ہے_

٧_ ایمان اور جہاد کو محفوظ رکھنے کے لیے ہجرت کا راستہ معاشرہ میں دینی تفکر کی رکاوٹوں کو ختم کرنے کا سرچشمہ ہے_

هاجروا من بعد ما فتنوا ثمّ جهدوا و صبروا

ہجرت کے ساتھ جہاد کا قرار پانا اور اس کی تکمیل شمار ہونا ، ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو_

٨_ ہجرت اور جہاد کے راستہ میں صبر و استقامت ایک اہم اور ضروری عنصر ہے_للذین هاجروا ...ثمّ جهدوا و صبروا

یہ جو ہجرت اور جہاد کے ساتھ مسلسل مشکلات اور شدید صبر و استقامت کی ضرورت ہے_ اور اس کے با وجود خداوند عالم نے صبر استقامت کی تاکید فرمائي ہے_ لہذا کہا جا سکتا ہے کہ یہ تاکید ہجرت اور جہاد کے میدان میں صبر کے خصوصی موثر ہونے کو بیان کررہی ہے_

٩_رنج والم کو برداشت کرنے والے مہاجرین ، مجاہد اور صبر واستقامت کا مظاہر کرنے والے خداوند عالم کی خصوصی عنایت اور اس کی نصرت سے بہرہ مندہیں_ثم انّ ربّك للذین هاجروا من بعد ما فتنوا ثمّ جهدوا و صبروا

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "انّ" کا اسم "ربّک"ہو اور حرف جر"لام" "الذین"

"ہونا صرلم" کی مانند محذوف خبر کے متعلق ہو_

۱۰_ مجاہد مہاجرین اور صابرین کو خداوند عالم کی مغفرت اور وسیع رحمت کی بشارت دی گئي ہے _

ثم انّ ربّك للذين هاجروا ... انّ ربّك من بعد ها لغفوررحيم

۱۱_ ہجرت ،جہاد اور صبر، بخشش اور وسیع رحمت الہی کو جلب کرنے کا کو موجب ہیں _

ثم انّ ربّك للذين هاجروا ...انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

۱۲_ زبان پر کفر آمیز کلمات جاری کرنا اگرچہ تقیّہ اور مجبوری کی خاطر ہی کیوں نہ ہوں مغفرت الہی کا محتاج ہیں _

الاّ من اكره و قلبه مطمئن بالايمن ... ان ربّك من بعدها لغفور رحيم

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "ان ّ ربّک ..." ان لوگوں کے حال کو بیان کررہا ہے جنہوں نے اجبار و اکراہ کی صورت میں کفر کا اظہار کیا ہے کہ اس صورت میں خداوند عالم کا کیا گیا مغفرت کا وعدہ اس بات پر علامت ہے کہ یہ چیز مغفرت کی محتاج ہے_

۱۳_ مغفرت اور رحمت الہی سے بہرہ مند ہونا ، خود انسانوں کی کوشش اور جدوجہد کا محتاج ہے_

للذين هاجروا ...وصبروا انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

۱۴_ خداوند عالم کے ہاں مرتد کی توبہ قبول ہونا ممکن ہے_من كفر بالله من بعد ايمنه ...ثم ...انّ ربّك من بعدهالغفور رحيم

ممکن ہے یہ آیتبلکہ ان لوگوں کے متعلق ہو جنہوں نے تقیّہ کے بغیر کفر اختیار کیا اور اگر"فتنوا" کا معنی فریب کھانا ہو تو یہ مذکورہ مطلب پر مؤید ہوگا_

۱۵_ مرتدین افراد، توبہ، ہجرت ، راہ خدا میں جہاد اور کفار کے مقابلہ میں صبر و استقامت کے ذریعہ الہی مغفرت اور رحمت کے مصداق قرار پائیں گے_من كفر بالله من بعد ايمنه ... ثمّ ...ان ربّك من بعدها لغفور رحيم

۱۶_ سختی اور مجبوری کی حالت میں زبان پر کفر آمیز کلمات جاری کرنے کا عذر اس وقت قابل قبول ہے_ جب اپنی صداقت کو ہجرت جہاد اور راہ خدا میں استقامت کے ذریعہ ثابت کیا جائے_

من كفر بالله ...الاّ من اكره وقلبه مطمئن بالايمن ...انّ ربّك للذين هاجروا انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

۱۷_ الہی کفر میں لغزشوں کا تدارک ممکن ہے_ان ّ ربّك من بعد ها لغفور رحيم

۱۸_ گناہ گاروں کا رحمت اور بخشش الہی سے بہرہ مند ہونا، توجہ اور گذشتہ غلیطوں کے تدارک سے مشروط ہے _
ثم انّ ربّك للذين هاجروا من بعد ها فتنوا ثمّ جهدوا وصبرو ا انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

استغفار: استغفار کے موارد۱۲

اسلام: دشمنان اسلام کے شکنجے ۳; صدا اسلام کی تاریخ ۴

امتحان: امتحان کے آلات ۳; شکنجہ کے ساتھ امتحان ۳

اللہ تعالي: اللہ تعالی کی بشارتیں ۱۰; اللہ تعالی کی تاکیدیں ٦; اللہ تعالی کی مدحتیں ۱

اللہ تعالی کی امداد: اللہ تعالی کی امداد کے شامل حال ۹

ایمان: ایمان کی حفاظت کے اسباب ۷; حفظ ایمان کی اہمیت ۵

بخشنا: بخشنے کا زینہ ۱۳; بخشنے کے اسباب ۱۱; بخشنے کے شامل حال ۲،۱۵،۱۰

تفکر: دینی تفکر کا زینہ ۷

توبہ: توبہ کے آثار ۱۸،۱۵

جہاد: جہاد کے آثار ۱٦،۱۵،۱۱،۷; جہاد میں صبر کی اہمیت ۸

حبشہ: حبشہ کی طرف ہجرت ۴

دشمن: دشمن کے شکنجوں پر صبر ۴

دينداري: دینداری میں استقامت ۲

رحمت: رحمت کا زینہ ۱۳; رحمت کے شامل حال ۱۵،۲،۱۰; رحمت کے شرائط ۱۸

صابر: صابروں کو امداد ۹; صابروں کو بشارت ۱۰; صابروں کی مدح ۱; صابروں کے فضائل ۹

صبر:صبر کے آثار ۱۱، ۱۶،۱۵

عذر:عذر کے قبول کرنے کے شرائط ۱۶

عذرخواہي:عذر خواہی میں صداقت ۱۶

عمل: عمل کے آثار ۱۳

کفر:اجباری کفر ۱۶;جبری کفر سے استغفار ۱۲; کفر سے نجات کی اہمیت ۵; کفر کا لفظی اظہار ۱۶،۱۲

گناہ:گناہ کا جبران ۱۷;گناہ کے جبران کے آثار ۱۸

گناہ گار:گناہ گاروں پر رحمت کے شرائط۱۸; گناہ گاروں کی بخشش کے شرائط ۱۸

لطف خدا: لطف خدا کے شامل حال ۹،۲

مؤمنین:مؤمنین کی مدح ۱; مؤمنین کے امتحان کا زمینہ ۳

مجاہدین:مجاہدین کو بشارت ۱۰; مجاہدین کی امداد ۹; مجاہدین کی دینداری ۲; مجاہدین کی مدح ۱; مجاہدین کے فضائل ۲،۹

مرتد:مرتدوں کی بخشش کے شرائط ۱۵; مرتدوں کی توبہ کا قبول ہونا ۱۴

مسلمان:صدراسلام کے مسلمانوں کو شکنجہ۴; صدراسلام کے مسلمانوں کی ہجرت ۴

مہاجرین:مہاجرین کوامداد۹; مہاجرین کو بشارت ۱۰; مہاجرین کی دینداري۲; مہاجرین کے فضائل ۹،۲

ہجرت:دارالکفر سے ہجرت ٦; ہجرت کا فلسفہ ۵; ہجرت کی تاکید٦; ہجرت کے آثار ۱۵،۱۱،۷ ،۱٦; ہجرت میں صبر کی اہمیت ۸

آیت ۱۱۱

﴿يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ﴾

قیامت کا دن وہ دن ہوگا جب ہر انسان اپنے نفس کی طرف سے دفاع کرنے کے لئے حاضر ہوگا اور ہر نفس کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا _

۱_ قیامت ہر انسان کا اپنے نفس (عقائد، کردار، عواطف) سے سخت دفاع کرنے کا دن ہے _

یوم تا تی کلّ نفس تجدل عن نفسه

۲_ تمام انسان، قیامت کے دن اپنی سرنوشت کے بارے میں پریشان ہیں _یوم تا تی کلّ نفس تجدل عن نفسه

ہر شخص کا اپنے نفس سے دفاع اور مجادلہ کرنا اس بات پر دلیل کہ روز قیامت لوگ پریشان ہوں گے _

۳_ قیامت کے دن ہر شخص کی توجہ اور کوشش، فقط اپنا ذاتی دفاع کرنے کی طرف مبذول ہوگی _

یوم تا تی کلّ نفس تجدل عن نفسه

۴_ روز قیامت، مغفرت اور خدا کی وسیع رحمت کے جلوہ اور ظہور کرنے کا دن ہے _

انّ ربّك ...لغفور رحيم _ يوم تا تی كل نفس تجدل عن نفسه

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "یوم" "لغفور رحیم" کے لیے ظرف ہو _

۵_ قیامت کے دن تمام انسان مغفرت و رحمت الہی کے سخت محتاج ہیں _

انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم_ يوم تا تی كل نفس تجدل عن نفسه

مذکورہ تفسیر اس مطلب کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ ما قبل آیت مغفرت اور رحمت الہی کی بشارت دے رہی ہے اور مغفرت کے وعدہ کی بشارت

اس صورت میں ہے کہ جب انسان اس کا سخت محتاج ہو کیونکہ اپنے نفس کے لیے دفاع اور مجادلہ خداوند عالم کی عنایت کی طرف محتاج ہونے کو.بیان کررہا ہے_

٦_ قیامت کی طرف توجہ اور اس کی یاد آوری ایک ضروری امر اور کردار سازی اورہدایت میں موثر ہے_

یوم تا تی کل نفس تجدل عن نفسه

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ "یوم" فعل مقدر "اذکر" یا "اذکروا" کی وجہ سے منصوب ہو_

٧_ قیامت کے دن تمام انسانوں کو ان کے اعمال کی سزا مل جائےگي_یوم ...وتوفّی کلّ نفس ما عملت

مادہ (توفّي) سے "توفّي" کا معنی مکمل طور پر دینا اور لینا ہے_

٨_ انسانوں کا عمل، روزقیامت اس کی سرنوشت کو معین کرنے والا ہے_یوم و تجادل عن نفسها و توفّی کلّ نفس ما عملت

٩_ قیامت کے دن، انسان کا اپنے کردار سے دفاع اس کی سرنوشت میں کسی طرح موثرنہیں ہوگا_

یوم تا تی کل نفس تجدل عن نفسها و توفيّ کلّ نفس ما عملت

خداوند عالم نے انسان کے عمل کو سزا اور پاداش کی تعیین کا معیار اور اس کی سرنوشت میں اسے موثر قرار دیا ہے (و توفّی کل نفس ما عملت) اور یہ اس بات پر قرینہ ہے کہ انسان کا اپنے اعمال کی توجیہہ کے ذریعہ اپنے نفس کا دفاع بے فائدہ ثابت ہوگا_

١٠_ دنیا، عمل کا میدان اور آخرت سزا و جزا دریافت کرنے کا مقام ہے_یوم تا تی ...و توفّی کلّ نفس ما عملت

١١_ روزقیامت، اعمال کا مجسّم ہونا_یوم ...توفّی کلّ نفس ما عملت

یہ جو دریافت کو خود عمل کی طرف نسبت دی گئي ہے نہ کہ سزا اورجزا کی طرف ممکن ہے مذکورہ تفسیر کو.بیان کررہاہو_

١٢_ روزقیامت کوئي انسان بھی اپنے اعمال کی سزا اور جزا کے سلسلہ میں ظلم اوربے عدالتی کا مشاہدہ نہیں کرے گا_

یوم توفّی کلّ نفس ما عملت و هم لا یظلمون

آخرت:آخرت، روزجزا ١٠; آخرت سزا کا مقام ١٠

اللہ تعالي:قیامت میں اللہ تعالی کا بخشنا ٣; قیامت میں اللہ

تعالی کی رحمت ۴

انسان:انسان کی اخروی ضرورتیں ۵; انسان کی معنوی ضرورتیں ۵; انسانون کی پریشاني۲

خود:اپنے آپ سے قیامت کے دن دفاع ۱،۳

ذکر:قیامت کے ذکرکی اہمیت ٦; قیامت کے ذکر کے آثار ٦

سرنوشت:اخروی سرنوشت سے پریشانی ۱; اخروی سرنوشت کے موثر اسباب ۸،۹

سزا کا نظام:۷

عمل:عمل کا مجسم ہونا ۱۱; عمل کی اخروی پاداش ۷،۱۰; عمل کی اخروی سزا ۷،۱۰; عمل کی سزا کا مکان ۱۰; عمل کی سزا کو جھٹلانے والے ۱۰; عمل کی فرصت ۱۰; عمل کے آثار ۸

قیامت:قیامت کے خصوصیات ۱،۳،۷; قیامت میں دفاع کا بے اثرہونا ۹; قیامت میں سزا کا نظام ۱۳; قیامت میں عدالت ۱۲

نیازمندي:بخشنے کی ضرورتیں ۵; رحمت کی ضرورت ۵

ہدایت:ہدایت کازینہ ٦

آیت ۱۱۲

﴿وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّهِ فَأَذَاقَهَا اللّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ﴾

اور اللہ نے اس قریہ کی بھی مثال بیان کی ہے جو محفوظ اور مطمئن تھی اور اس کا رزق ہر طرف سے باقاعدہ آرہا تھا لیکن اس قریہ کے رہنے والوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو خدا نے انھیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھا دیا صرف انکے ان اعمال بناپر کہ جو وہ انجام دے رہے تھے _

۱_ خداوند عالم کا مثل اور نظیر لانا ، اس کی نعمتوں کي کفران کے قبیح انجام کی تصویر کشی کرنا ہے_

ضرب الله مثلاً قرية ...فكفرت با نعم الله فا ذقها ... بما كانوا يصنعون

٢_ اجتماعی و سماجی امن و سکون، خداوند عالم کی اہم نعمت ہے_قرية كانت ا منه مطمئنة ...با نعم الله

٣_ معاشرہ کی اقتصاد ترقی اور وسیع پیمانہ پر تجارتی معاملات خداوند عالم کی نعمت ہیں_
قرية ...يا تيها رزقها رغداًمن كلّ مكان فكفرت با نعم الله

٤_ معاشرہ کی اقتصادی اور فلاحی ترقی کا حصول، اجتماعی امن و سکون کے مرہون منت ہے_
قرية كانت ء امنة مطمئنة يا تيها رزقها رغداً من كل مكان

مذکورہ تفسیر "آمنۃً مطمئنۃ" کے بعد جملہ "یا تیہا رزقہا" کے ذکر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے قابل ذکر ہے کہ ابتدا میں فعل "کانت" کا صیغہ ماضی کی صورت میں ہونا اور اس کے بعد "یا تیہا" کا فعل مضارع کی صورت میں آنا مذکورہ تفسیر پر مؤید ہے_

٥_ آسائش و فلاح کے بعد معاشرہ، الہی نعمتوں کے کفران کے خطرہ سے دوچار ہے_
قرية كانت ا منة مطمئنة ياتيها رزقها رغداً ...فكفرت با نعم الله

٦_ الہی نعمتوں کی ناشکری کے نتیجہ میں معاشرہ، بھوک، فقر اور ناامنی سے دوچار ہو جاتا ہے_
قرية كانت ء امنة مطمئنة ...فكفرت با نعم الله فا ذقها الله لباس الجوع و الخوف

٧_ ناسپاس معاشرہ کی کم ترین الہی سزا یہ ہے کہ غربت، بھوک اور ناامنی اسے اپنے لپیٹ میں لے لیتی ہے_
فأذاقهاالله منه لباس الجوع و الخوف

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "اذاق" سزا کے ایک گوشہ کو ظاہر اور چکھانے کی طرف اشارہ ہو اور لباس اس سزا کے اثرات اور پھیلاؤ کی طرف اشارہ ہو_

٨_ بھوک اور ناامنی اہم معاشرتی مصائب میں سے ہیں_قرية كانت ا منة مطمئنة ...فا ذقها الله لباس الجوع والخوف

٩_ گناہوں کے لیے جدید طریقوں کی ایجاد اور اس کا تسلسل نیز خدا کے مقابلہ میں ناشکری، معاشرتی فقر، بھوک اور ناامنی کے اسباب ہیں_فكفرت با نعم الله ...بما كانوا يصنعون

مذکورہ تفسیر کلمہ "یصنعون" جو کہ مسبوق بالعدم چیز کو ایجاد کرنے کا معنی بیان کررہا ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے_

١٠_ الہی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے_

فکفرت با نعم اللہ فا ذقھا اللہ لباس الجوع و الخوف

۱۱_ خداوند عالم کا امن سے بہرہ مند اور خوشحال قوموں کو اپنی نعمتوں کے کفران کے بارے میں خبردار کرنا_

قریة کانت ا منة ...فکفرت با نعم اللہ فا ذقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون

۱۲_ معاشرتی گناہ اورناشکری ، تمام معاشرہ کے لیے برے آثار کی حامل ہے_

قریة کانت ء امنة ...فکفرت ...فاذا قھا اللہ لباس الجوع والخوف

۱۳_ نعمتوں کی ناشکری ان کے سلب اور شکر گذاری ان کی بقاء کا سبب ہے_

قریة کانت ء امنة مطمئنة ...فکفرت با نعم اللہ فا ذقھا اللہ لباس الجوع و الخوف

آیت کے مفہوم سے استفادہ ہوتا ہے کہ اگر ناشکری انجام نہ پاتی تو نعمتیں بھی سلب نہ ہوتیں_

۱۴_ شہرمکہ کے آباد ہونے کے بعد فقر، بھوک اورنا امنیت کا اس کی طرف رخ کرنا ، الہی نعمتوں کے کفران کا نتیجہ ہے_

ضرب اللہ مثلاً قریة کانت ء امنة مطمئنة ...فاذا قھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون

مذکورہ تفسیر جیساکہ بعض مفسرین نے کہا ہے اس احتمال کی بناء پر ہے کہ آیت میں مثال کا مورد، شہرمکہ کی قحطی ہے_

۱۵_ لوگوں کا فقر اور بھوک ، معاشرتی نا امنی کا پیش خیمہ ہے_فکفرت با نعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع و الخوف

خداوند عالم نے کفران نعمت کی سزا سے پہلے فقر و بھوک اور پھر خوف و نا امنی کو بیان کیا ہے ممکن ہے کہ اس سے یہ استفادہ کیا جائے کہ فقر وبھوک معاشرتی نا امنی جیسے چوری و غیرہ کا زمینہ فراہم کرتے ہیں_

۱٦_ معاشرتی امن کا حصول، اقتصادی ترقی اور فلاح یا معاشرہ کا فقر،بھوک اور نا امنی سے دوچار ہونا اس معاشرہ کے افراد کے اعمال کا مرہون منت ہے_

وضرب اللہ مثلاً قریة کانت ء امنة مطمئنة فکفرت با نعم اللہ فاذا قھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون

۱۷_"عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ...ان اھل قریة ممّن کان قبلکم کان اللہ قد اوسع علیھم حتی طغوا فقال بعضھم لبعض: : لو عمدنا الی شيء من ھذا النقی فجعلنا ھ نستنجی بہ کان ا لین علینا من الجحارةفلّما فعلوا ذلک بعث اللہ علی ارضھم دواباً اصغر من الجراد فلم یدع لھم شیا خلقہ اللہ ... الاّ اکلہ من شجراً ا و غیرہ فبلغ بھم

الجهد إلى ان اقبلوا على الذى كانوا يســتنجون به فا كلوه وهى القرية التى قال الله "ضــرب الله مثلاً قرية كانت ا منة مطمئنة يا تيها رزقها رغداً من كلّ مكان فكفرت با نعم الله فاذاقها الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يصنعون"[1]

امام جعفر صادق عليه السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا:...تم سے پہلے ایسی بستیاں تھیں جنہیں خداوند عالم نے زندگی کی آسائشات سے مالامال کیا تھایہاں تک کہ انہوں نے سرکشی کی اور بعض نے بعض دوسروں سے کہا کہ اگر ہم ان روٹیوں کو لیں اور ان کے ذریعہ استنجا کریں تو یہ ہمارے لیے پتھر سے بہت زیادہ نرم ثابت ہوگا اور کیونکہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو خداوند عالم نے ٹڈی سے چھوٹی رینگنے والے مخلوق کو ان کی زمینوں میں بھیجا جس نے خدا وند عالم کی تمام پیدا کردہ چیزوں درخت و غیرہ کو کھا لیا جس کے نتیجہ میں سختی اور تنگی اس نیتجہ تک پہنچ گئي کہ ان روٹیوں کو کہ جن سے وہ استنجا کرتے تھے ان کو لیتے اور کھا لیتے تھے اور یہ بستی ہے جس کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے "ضرب الله مثلاً قریۃً کانت آمنۃً مطمئنۃ..."

آرام و سکون:اجتماعی آرام و سکون کے آثار ۴

آسائش:آسائش کے آثار ۵

آسودہ لوگ:آسودہ لوگوں کو انذار ۱۱

اقتصاد:اقتصادی رشد کے اسباب ۱۶;اقتصادی کے رشد کا زمینہ ۴

امنیت:سماجی امنیت کے آثار ۴; سماجی امنیت کے اسباب ۱۶

الله تعالي:الله تعالی کی سزائیں ۷; الله تعالی کی مہم نعمتیں ۲ ; الله تعالی کے انذار ۱۱

انذار:کفران نعمت سے انذار ۱۱

انجام:برا انجام ۱

بلا:سماجی بلائیں ۸

بھوک:

---

۱) تفسیر عیاشی ج۲ص ۲۷۳ ح ۷۹ نورالثقلین ح۳ص ۹۲ ح ۲۴۸

بھوک کی بلائیں ۸; بھوک کے آثار ۱۵; بھوک کے اسباب ۹،۱۶

رشد: سماجی رشد کے اسباب ۱۶

رفاہ: رفاہ کے آثار ۵

روایت: ۱۷

شکر: نعمت کے شکر کی اہمیت ۱۰; نعمت کے شکر کے آثار ۱۳

عمل: سماجی عمل کے آثار ۱۶

فقر: فقر کے آثار ۱۵; فقر کے اسباب ۶،۷،۹،۱۶

قرآن: قرآنی مثالوں کا فلسفہ ۱

کفران: کفران نعمت کا انجام ۱; کفران نعمت کی سزا ۷،۱۷; کفران نعمت کے آثار ۱۳; کفران نعمت کے اجتماعی آثار ۶،۹،۱۲،۱۴

گناہ: گناہ کے اجتماعی آثار ۹،۱۲

معاشرہ: معاشرتی آسیب شناسی ۵، ۱۵،۱۲،۶; معاشرہ میں کفران نعمت ۵

مشکلات: اجتماعی مشکلات ۸

مکّہ: اہل مکہ کے کفران کے آثار ۱۴; مکہ کی تاریخ ۱۴; مکہ میں بھوک کے اسباب ۱۴; مکہ میں فقر کے اسباب ۱۴; مکہ میں نا امنی کے اسباب ۱۴

نا امنی: اجتماعی نا امنی کا زمینہ ۱۵; اجتماعی نا امنی کے اسباب ۶،۱۶،۹،۷; نا امنی کی بلائیں ۸

نعمت: اقتصادی رشد کی نعمت ۳; سماجی آرام کی نعمت ۲; سماجی امنیت کی نعمت ۲; نعمت کی بقاء کے اسباب ۱۳; نعمت کے سلب کے اسباب ۱۳; نعمت کے شامل حال کو انذار ۱۱

آیت ۱۱۳

﴿وَلَقَدْ جَاءهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ﴾

اوریقینا ان کے پاس رسول آیا تو انھوں نے اس کی تکذیب کردی تو پھر ان تک عذاب آپہنچا کہ یہ سب ظلم کرنے والے تھے۔

۱۔ انبیاء و رسول، قوموں کے لیے نعمت ہیں۔فکفرت با نعم الله ...ولقد جاء هم رسول منهم

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت کریمہ ما قبل آیت میں ذکر شدہ خداوند عالم کی عطا کردہ نعمتوں میں سے دوسرے مصداق کو بیان کررہی ہے۔

۲۔ انبیاء اور رسل عليهم السلام کو عوام الناس اور خود ان کے معاشرہ میں سے مبعوث کیا گیا ہے۔جاء هم رسول منهم

۳۔ انبیاء اور الٰہی قائدین کی تکذیب، خداوند عالم کی نعمتوں کا کفران ہے۔فکفرت با نعم الله ...ولقد جاء هم رسول منهم فكذّ بوه

۴۔ خود انسانوں اور ان کے معاشرہ میں سے انبیاء کا انتخاب، رسالت میں اہم کردار کا حامل ہے۔جاء هم رسول منهم

خداوند عالم کا عبارت "رسولٌ منهم" (خود ان میں سے رسول) کی تصریح کرنا، ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

۵۔امتوں کا عذاب اور سزا، ان میں انبیاء بھیجنے کے ذریعہ الٰہی حجت کو تمام کرنے کے بعد تھا۔

لقد جاء هم رسول منهم فكذّبوه فا خذهم العذاب

۶۔ معاشرہ کی حیات و بقائ،مادی نعمتوں کے علاوہ معنوی کمالات کے زیر سایہ ہے۔

يا تيها رزقها رغداً من كلّ مكان ...ولقد جاء هم رسول منهم

جملہ "یا تیہا رزقہا..." ممکن ہے مادی نعمتوں کی طرف اور "ولقد جاء ہم رسول منہم" معنوی اقدار کی طرف اشارہ ہو۔

۷۔ فقر، ناامنی اور دنیاوی عذاب، انبیاء اور الٰہی رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت ہے۔

فا ذا قها الله لباس الجوع و الخوف ...رسول منهم فكذّبوه فا خذهم العذاب

۸_ رسولوں اور الٰہی قائدین کی تکذیب ، ظلم اور عذاب، دنیاوی مشکلات کا سبب ہے _
رسول منهم فكذّ بوه فا خذهم العذاب و هم ظلمون

۹_ خود انسانوں کا کردار، ان کے خداوند عالم کے وسیع عذاب میں بتلاء ہونے کا سبب ہے _
فكذّبوه فا خذهم العذاب و هُم ظلمون

۱۰_ اہل مكّہ ، پیغمبر اكرم ﷺ كی تكذیب كے بعد عذاب سے دوچار ہوئے_
قرية كانت ا منة ...ولقد جاء هم رسول منهم فكذّبوه فا خذهم العذاب

مذكورہ تفسیر اس نكتہ كی بناء پرہے كہ ما قبل آیت میں مذكورہ "قریہ" سے مراد"مكہ "ہو اور (جاء ہم) و (فا خذہم) كی ضمیریں اہل مكہ كی طرف لوٹ رہی ہوں _

اتمام حجت:اتمام حجت كا كردار۵

اقدار:معنوی اقدار كے آثار۶

الله تعالي:الله تعالی كا اتمام حجت كرنا ۵; الله تعالی كی سزا كا قانون كے مطابق ہونا ۵; الله تعالی كی نعمتیں ۱; الله تعالی كے عذاب ۹

امتیں :امتوں پر اتمام حجت۵; امتوں پر عذاب كا قانون كے مطابق ہونا ۵

انبیاء:انبیاء كا انسانوں میں سے ہونا ۲; انبیاء كی بعثت كے آثار۵; انبیاء كی تكذیب۳; انبیاء كی تكذیب كے آثار۷،۸; انبیاء كی ذمّہ داری میں موثر اسباب ۴; انبیاء كے انسان ہونے كا كردار۴; انبیاء كے تقاضے ۴،۲

دینی رہبر:دینی رہبروں كی تكذیب كے آثار۸

رشد:اجتماعی رشد كے اسباب ۶

سختي: سختی كے اسباب۸

ظلم:

ظلم کے موارد۸

عذاب:اتمام حجت کے بعد عذاب ۵; دنیاوی عذاب کے اسباب ۷; عذاب کے اسباب ۸،۹،۱۰

عمل : عمل کے آثار ۹

فقر:فقر کے اسباب۹

کفران:کفران نعمت ۳

مادی امکانات:مادی امکانات کے آثار ٦

محمد ﷺ :حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کے آثار ۱۰

مکہ:اہل مکہ پر عذاب ۱۰

نا امنی:سماجی نا امنی کے اسباب۷

نعمت:انبیاء کا نعمت ہونا ۱

آیت ۱۱۴

﴿فَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلالاً طَيِّباً وَاشْكُرُواْ نِعْمَتَ اللهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾

لہذا اب تم اللہ کے دیئےوئے رزق سے حلال و پاکیزہ کو کھاؤ اور اس کی عبادت کرنے والے ہو تو اس کی نعمتوں کا شکریہ بھی ادا کرتے رہو_

۱_حلال اور پسندیدہ رزق و روزی سے بہرہ مند ہونا ، جائز اور مطلوب ہے_

فكلوا ممّا رزقكم الله حلالاًطيبا

۲_حلال اور پسندیدہ الہی رزق اور روزی سے بہرہ مند ہونے کے مقابلہ میں انسان کا شکر ضروری ہے_فكلوا ممّا رزقكم الله حللاًطيباً واشكروا نعمت الله

۳_پاک و پاکیزہ اور پسندیدہ ہونا ، حلال روزی کے حلال ہونے کا راز اور حکمت ہے_فكلوا ممّا رزقكم الله حللاً طيب

مذکورہ تفسیر میں "حلاً" "فکلوا" کے لیے مفعول بہ اور "طیباً" اس کے لیے توضیحی صفت ہے یعنی فقط حلال اور مشروع روزی کھانے کے قابل ہے اور یہ حلال روزی وہی پاک و پاکیزہ اور پسندیدہ رزق ہے_

۴_ انسانوں کا تمام رزق و روزی ، خداوند عالم کی طرف سے ہے_یا تیھا رزقھا ...فکلوا ممّا رزقکم اللہ

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسانوں میں موجود تمام رزق کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور ان کا خدا کی عطا کردہ روزی کے عنوان سے تعارف کرایا ہے_

۵_ خداوند عالم ، انسانوں کی ضرورت سے پہلے رزق ان کے اختیار میں دے دیتا ہے_فکلوا ممّا رزقکم اللہ حلالاً طیب

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "ممّا رزقکم الله " میں "من" تبعیض کے لیے اوردوسری طرف خداوند عالم نعمتوں کو کھانے کی تشویق دلاتاہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ روزی خدا ، انسان کے لیے کافی ہے اور اس کے مفہوم سے اس تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے _

٦_ حرام چیزوں سے استفادہ کرنا ، الہی نعمتوں کی ناشکری ہے_

یا تیھا رزقھا رغداً من کل مکان فکفرت با نعم اللہ ... فکلوا ممّا رزقکم اللہ حلالاً طیباً واشکروا نعمت اللہ

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "فکلوا ممّا ...حلالاً طیباً" اس چیز کی طرف اشارہ ہو کہ ما قبل آیت میں ذکر شدہ کفران سے مراد، حرام سے استفادہ کرنا ہے_

۷_ حلال اور پسندیدہ رزق کو حرام قرار دینا اور ان سے استفادہ نہ کرنا ، الہی نعمتوں کا کفران ہے_

فکفرت با نعم اللہ ...فکلوا ممّا رزقکم اللہ حلالاً طیبا

اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ بعد والی آیت نے کھانے والی حرام چیزوں کو چند اشیاء میں محدودکیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفران سے مراد حلال روزی کو حرام اور ان سے استفادہ نہ کرنا ہے_

۸_فلاح و بہبود کا تسلسل اور معاشروں کی اقتصادی حیات ، حلال روزی سے بہرہ مند ہونے کا پرتو اور ان سے بہترین استفادہ نیز ناشکری سے اجتناب میں مضمر ہے_وضــربّ اللہ مثلاً قریة ...فکفرت با نعم اللہ ...فکلوا ممّا رزقکم اللہ حلالاً طیباً واشکروا

"فکلوا" میں "فا"اس جملہ کو ما قبل آیات پر متفرع کرنے کے لیے ہے یعنی حلال اور پسندیدہ رزق سے استفادہ کروا ور الہی نعمت کا شکر بجالاؤ تا کہ ان لوگوں جیسا تمہارا بھی انجام نہ ہو جو آسائش کی دولت سے مالامال تھے لیکن کفران نعمت کی وجہ سے عذاب سے دوچار ہوئے ہیں_

۹_ نعمتوں کی نابودی میں کفران نعمت کی تاثیر کی طرف توجہ، قناعت کا باعث اور انسان کو حلال اور پسندیدہ روزی پر اکتفاء کرنے اور ان سے بہتر استفادہ کرنے کا سبب ہے_ فکفرت با نعم الله ...فکلوا ممّا رزقکم الله حلالاً طیباً و اشکروا

۱۰_ اقتصادی اور معاشرتی نعمتوں کا شکر، ان سے صحیح اور جائز استفادہ کرنا ہے_
فکلوا ممّا رزقکم الله حلالاً طیباً واشکروا نعمت الله

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "واشکروا نعمت الله "جملہ "کلوا ... حلالاً طیباً" کے لیے تفسیر ہو_

۱۱_ حلال اور دلپذیر رزق، شکرگذاری کے قابل نعمتیں ہیں_ فکلوا ممّا رزقکم الله حلالاً طیباً واشکروا نعمت الله

۱۲_ فقط، حلال اور طبیعت انسان کے مطابق خوراک، انسانوں کے لیے خداوند عالم کا رزق ہے نہ کہ حرام اور ناپاک رزق_ فکلوا ممّا رزقکم الله حلالاً طیب مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "حلالاً طیباً" حال موکدّہ ہو_

۱۳_ الہی احکام، فطرت اور طبیعت کے مطابق ہیں_ حلالاً طیبا

مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ "طیب" کا معنی ایسی چیز ہے کہ جسے انسان نفس کی رضا اور مکمل رغبت سے قبول کرے اور قرآن نے ایسی چیز کو حلّیت کے متعلق قرار دیا ہے_

۱۴_ خوراک اور کھانے والی چیزوں کے جواز کا معیار، ان کا انسانی طبیعت کے مطابق اور شرعی طور حلال ہونا ہے_
فکلوا ممّا رزقکم الله حلالاً طیبا

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ آیت شریفہ بعد والی آیت (انمّا حرم علیکم المیتة) کے قرینہ کی بناء پر کھانے والی چیزوں کے جائز اور ناجائز ہونے کو بیان کررہی ہو_

۱۵_ خداوند عالم کے لیئے عبادت کے مخصوص ہونے پر اعتقاد، اس کی نعمتوں کے شکر کو مستلزم ہے_
واشکروا نعمت الله ان کنتم ایاّہ تعبدون

جملہ "ان کنتم ایاّ ھ تعبدون" کا "اشکروا" کے لیے جملہ شرطیہ کی صورت میں آنا، شکر اور توحید عبادی پر اعتقاد کے درمیان ناقابل انفکاک

اتصال اور لازمہ کو بیان کررہا ہے_

آسائش :آسائش کے باقی رہنے کے اسباب ۸

احکام:۱۴

اشیاء خوددونوش :اشیاء خوردونوش کی حلّیت کے شرائط ۱۴

اللہ تعالي:اللہ تعالی کا رزق وروزی ۱۲; اللہ تعالی کی رازقیّت ۵،۴

انسان:انسانوں کی روزي۵

دین:دین کا فطرتی ہونا۱۳

ذکر:کفران نعمت کے ذکر کے آثار ۹

رفاہ و آسودگی :رفاہ و آسودگی کی بقاء کے اسباب ۸

روزي:پاکیزہ روزی ۱۲،۱۱،۳،۱; پاکیزہ روزی کو حرام کرنا ۷; حرام روزی ۱۲; حلال روزی ۱۲; حلال روزی سے استفادہ ۱،۲; حلال روزی سے استفادہ کے آثار ۸; روزی کا سرچشمہ ۴،۵; روزی کے حلال ہونے کا فلسفہ ۳

شکر:شکر نعمت ۱۱،۱۰; شکر نعمت کی اہمیت ۲; نعمت کے شکر کے اسباب ۱۵

عقیدہ:توحید عبادی کا عقیدہ ۱۵

قناعت:قناعت کے اسباب ۹

کفران:کفران نعمت ۷،۶; کفران نعمت سے اجتناب کے آثار ۸

مباحات:مباحات کو حرام کرنا ۷

محرمات:محرمات سے اجتناب کے اسباب ۹; محرمات سے استفادہ ۶

نعمت:پاکیزہ نعمت ۱۱ ; حلال روزی کی نعمت ۱۱; نعمت سے صحیح استفادہ ۱۰

آیت ۱۱۵

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

اس نے تمھارے لیے صرف مردار، خون، سور کا گوشت اور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اسے حرام کردیا ہے اور اس میں بھی اگر کوئی شخص مضطر و مجبور ہوجائے اور نہ بغاوت کرے نہ حد سے تجاوز کرے تو خدا بہت بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے_

۱_ مرداد، خون اور سور کا گوشت کھانا حرام ہے_حرّم عليكم الميتة والدم و لحم الخنزير

۲_ ایسے حیوانات کا گوشت کھانا حرام ہے جن کو ذبح کرتے وقت غیراللہ کا نام لیا گیا ہو_
حرّم عليكم الميتة ...ما اهل لغيرالله به

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ "ما اہل" سے مراد حیوانات کو ذبح کرتے وقت غیرخدا جیسے بت و غیرہ کا نام لینا ہو_

۳_ غیر خدا کے لیے قربانی شدہ حیوان کا گوشت کھانا حرام ہے_حرّم عليكم ... ما اهل لغيرالله به

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ"ما اہل ..." سے مراد وہ قربانیاں ہوں جو مشرکین بتوں کے لیے انجام دیتے تھے_

۴_ اسلام کا وسیع پیمانہ پر شرک اور شرک آلودہ، افعال کے خلاف جہاد_حرّم عليكم ... ما ا هل لغيرالله به

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ جب خداوند عالم نے حتی اس گوشت کا کھانا کہ جس پر غیر خدا کا نام لیا گیا ہو حرام قرار دیا ہو _

۵_ تمام خوردونوش کی چیزوں میں پہلا اور بنیادی قاعدہ، ان کا حلال ہونا ہے_
فكلوا ...حلالاً طيباً ...انما حرّم عليكم الميتة ...وما اهل لغيرالله به

"کلوا" کا مطلق ہونا اور "انما حرم" سے حصر کا استفادہ، مذکورہ مطب کا فائدہ دے دیا ہے_

٦_ حرام خوردونوش کی چیزیں محدود اور خاص دلیل کی محتاج ہیں_انمّا حرّم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير و ما اهل لغيرالله به

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے حلال چیزوں کو ذکر کرنے کے سلسلہ میں کلی بیان پر اکتفاء کیا ہے لیکن محرّمات کو علیحدہ علیحدہ اور مشخص کیا ہے_

۷_ اضطرار اور مجبوری، حرام شدہ اشیاء سے ممنوعیت کو برطرف کرنے کا سبب ہے_
انما حرّم علیکم المیتة ...فمن اضطرّ ...فانّ الله غفور رحیم
۸_ جو شخص، سرکشی اور ظلم کے سلسلہ میں حرام کھانے پر مضطّر و مجبور ہوا ہو تو اسے مضطرّ کے احکام شامل نہیں ہو نگے_انما حرّم المیتة ...فمن اضطرّغیر باغ ولا عاد فانّ الله غفور رحیم
۹_ مضطرّ سے حرمت کا برطرف ہونا اس بات سے مشروط ہے کہ اس نے خود اپنے نفس کو اضطرار سے دوچار نہ کیا ہو_
فمن اضطرّ غیر باغ ولا عاد: حقیقت میں "بغي"کا معنی طلب ہے اور ما قبل جملات کے قرینہ کی بناء پر "غیر باغ" سے مراد غیر طالب"لا ضطرّار" ہے یعنی در حالانکہ اپنے آپ کو اضطرار میں ڈالنے کے در پے نہ ہو_
۱۰_اضطراری حالت کے برطرف ہوتے ہی حرمت کا حکم لوٹ آتا ہے_
انمّا حرّم علیکم المیتة ...فمن اضطرّ غیر باغ ولا عاد:
۱۱_اضطراری حالت میں حرام سے استفادہ کرنے میں فقط ضروری مقدار پر اکتفاء کرنا ضروری ہے_
انما حرّم علیکم المیتة ...فمن اضطرّ غیر باغ والا عاد:
"مضطرّ" کا "لا عاد" (زیادہ چاہنے والا نہ ہو) سے مقیّد ہونا، گویا اس نکتہ کو بیان کرتا ہے کہ مضطرّ کے لیے اس صورت میں حرام کھانا جائز ہے جب وہ اس کے کھانے میں افراط اور زیادہ روی سے کام نہ لے اور اس سے مراد کم سے کم اور بمقدار ضرورت پر اکتفاء کرنا ہے_
۱۲_ احکام اور الہی وظائف میں انسان کی ضرورت اور طاقت کو ملحوظ خاطر رکھا گیا تھے_
انما حرّم علیکم ...فمن اضطرّ غیر باغ ولا عاد: فان الله غفور رحیم
۱۳_ اسلام، آسان و معتدل اور انسان کی ضرورتوں اور

احتیاج کے مقابلہ میں عطوفت پذیر دین ہے_انما حرّم علیکم المیتة ...فمن اضـــطرّ غیر باغ: ولا عاد: فانّ الله غفور رحیم

۱۴_ مضطرّ شخص سے حرمت کی برطرفي، خداوند عالم کی بخشش او ر وسیع رحمت کا جلوہ ہے_
انما حرّم ...فمن اضطرّ ...فان الله غفور رحیم

۱۵_ دینی تعلیمات میں سلامتی کی حفاظت اور بدن کی لازم ضروریات کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے_ خداوندعالم نے اضطراری صورتحال (بدن کی لازم ضرورت اور جسم کی سلامتی کا حرام خوردونوش کی طرف محتاج ہونا) میں حرام اشیاء کو حلال قرار دیا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

۱۶_ اضطرار، شرعی محرمات کی حقیقی قباحت اور خباثت کو دور کرنے کے بجائے فقط ان کی ممنوعیت کوبرطرف کرتا ہے _انما حرّم علیکم المیتة ...فمن اضطرّ ...فان الله غفور رحیم

الہی رحمت اور مغفرت کا ذکرکرنا، ممکن ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ فعل حرام اضطراری میں ایک قسم کی قباحت باقی رہتی ہے_

۱۷_ اضطراری حالت میں خوردونوش کی حرام اشیاء کے جائز ہونے کا حکم خداوند عالم کی طرف سے تمام مکلفین پر ایک احسان ہے_انما حرّم علیکم المیتة ...فمن اضطرّ ...فان الله غفور رحیم

مذکورہ تفسیر جملہ "فان الله غفور رحیم" کے علت واقع ہونے سے استفادہ کیا گیا ہے_ چونکہ رحمت اور مغفرت وہاں قابل تصور ہے کہ جہاں کوئي حق ہو اور خدائي حق کا ترک، محرمات میں سے ہے پس محرمات کو ترک کرنے کا جواز اس بات پر علامت ہے کہ خداوند عالم کا اپنے بندوں پر خاص لطف و کرم اور احسان ہے_

۱۸_ خداوند عالم وسیع رحمت اور مغفرت کا مالک ہے_فان الله غفور رحیم

احکام:۱،۲،۳،۷،۸

احکام ثانویہ:۷،۹،۱۱،۱۷; احکام ثانویہ کا رفع ۱۰; احکام ثانویہ کی خصوصیات ۱۲; احکام ثانویہ کے شرائط ۱۰

اسلام:اسلام کا آسان وسہل ہونا ۱۳; اسلام کا شرک سے مقابلہ ۴; اسلام کا عطوفت پذیر ہونا ۱۳

اضطرار:اضطرار کے آثار ۷،۱۶،۱۷; اضطرار کے احکام ۱۱; اضطرار کے رفع کے آثار ۱۰; اضطرار کے شرائط ۸،۹; اضطرار معمولی ۸; اضطرار میں سرکشی ۸،۹

الله تعالي:الله تعالی کا احسان ١٧; الله تعالی کی رحمت ١٨; الله تعالی کی رحمت کی نشانیاں ١٣;الله تعالی کی مغفرتیں ١٨

انسان:انسان کی ضروریات ١٢

خوردونوش کی اشیاء :حرام خورد ونوش کی اشیاء ١،٢،٣; حلال خوردونوش کی اشیاء ٥; خوردونوش اشیاء کے احکام ١،٣،٢

خون:خون کا حرام ہونا ١

دین:دین اور حقیقت ١٢،١٥

ذبیحہ :بغیر بسم الله والے ذبیحہ کا حرام ہونا ٢

سلامتي:سلامتی کی اہمیت ١٥

شرعی وظیفہ:شرعی وظیفہ کے رفع کی شرائط ٩،١٠; شرعی وظیفہ کے رفع کے اسباب ١٦; شرعی وظیفہ میں قدرت ١٢

ضرورتیں :ضرورتوں کوپورا کرنے کی اہمیت ١٥

آیت ١١٦

﴿وَلاَ تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَـذَا حَلاَلٌ وَهَـذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُواْ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ لاَ يُفْلِحُونَ﴾

اور خبردار جو تمھاری زبانیں غلط بیانی سے کام لیتی ہیں اس کی بناپر یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اس طرح خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے والے ہوجاؤگے اور جو الله پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ان کے لئے فلاح اور کامیابی نہیں ہے_

١_ اپنے بے بنیاد اور جھوٹے فہم کودین کی طرف نسبت دینا حرام اور ممنوع ہے_

ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلالٌ و هذا حرام

۲_ کسی منطقی و شرعی دلیل کے بغیر امور کو حلال یا حرام قرار دینا ،حرام اور خداوند عالم نے اس سے منع فرمایا ہے_
ولا تقولوا ...هذا حلل وهذا حرام

۳_ حرمت یا حلیت کا حکم فقط شارع مقدس (خداوند عالم) کے اختیار و قدرت میں ہے _
ولا تقولو ا ...هذا حلالٌ هذا حرام

۴_ بدعت (بے بنیاد اور خود ساختہ حکم کودین کی طرف نسبت دینا) خداوند عالم پر جھوٹی تہمت ہے_
ولاتقولوا ... هذا حلالٌ وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "لتفتروا" میں لام نتیجہ کے بیان کیلئے ہو_

۵_ دین میں بدعت پیدا کرنے کا سبب ، بے بنیاد اور جھوٹے نظریات اور آراء ہیں_
ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلالٌ وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب

۶_ خدا پر افتراء باندھنے والے ،فلاح و کامیابی سے محروم افراد ہیں_ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون

۷_ دین میں بدعت اور خداوند عالم کی طرف بغیر دلیل کے احکام کی نسبت دینا، فلاح و کامیابی سے محرومیت کا سبب ہے_ولا تقولوا ...هذا حلالٌ وهذا حرام ...ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون

۸_ فلاح و کامیابی کا راستہ، الہی حلال و حرام کے مقابلہ میں تسلیم خم ہونے کا پرتو ہے_
ولا تقولوا ...هذا حلل و هذا حرام لتفتروا على الله الكذب ...لا يفلحون

یہ تفسیر اس آیت کریمہ کے مفہوم سے استفادہ کی بناء پر ہے _

احکام ۲، ۱: احکام کی تشریع کا سرچشمہ ۳

افترائ: خدا پر افتراء باندھنا ۴

الله تعالي: الله تعالی کی خصوصیات ۳; الله تعالی کے نواہي ۲

الله تعالی پر افتراء باندھنے والے : الله تعالی پر افتراء باندھنے والوں کی محرومیت ۶

بدعت : بدعت سے نہی ۲; بدعت کا سبب ۵; بدعت کی حرمت ۲; بدعت کی حقیقت ۴;بدعت کے آثار ۷

جھوٹ :جھوٹ کے آثار ۵

دین:دین پر افتراء باندھنا ۱; دین میں بدعت پیدا کرنا ۵; دینی آفات کی پہچان ۱

فرمانبرداري:فرمانبرداری کے آثار ۸

فلاح و کاميابي:فلاح و کامیابی سے محروم ہونے والے ۶; فلاح و کامیابی کے اسباب ۸; فلاح و کامیابی کے موانع ۷

محرمات:۱،۲

آیت ۱۱۷

﴿مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

یہ دنیا صرف ایک مختصر لذت ہے اور اس کے بعد ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے _

۱_دین میں بدعت پیدا کرنے کے ذریعہ حاصل کردہ سود، دوسرے خساروں کی نسبت بہت ہی ناچیز ہے_

ولاتقولوا ...هذا حلالٌ وهذا حرام لتفتروا على الكذب ...لا يفلحون _ متاع قليل ولهم عذاب اليم

ممکن ہے کہ آیت کریمہ سوال مقدر کا جواب ہو وہ اس طرح کہ کفار اوردین میں بدعت پیدا کرنے والے کیوں دنیاوی مال ومتاع سے بہرہ مندہیں اور کس لیے ان سے دنیا سلب نہیں ہوئي ہے_

۲_ہر دنیاوی فائدہ،دردناک آخروی عذاب کے مقابلے میں ناچیز ہے_متاع قليل و لهم عذاب ا ليم

۳_بدعت پیدا کرنا،دردناک اخروی عذاب کا حامل ہے_ولا تقولوا ...هذا حللٌ وهذاحرام ...متاع قليل ولهم عذاب اليم

۴_تھوڑی سی دنیاوی بہرہ مندی کے بعد بدعت پید

کرنے والوں کا دردناک عذاب سے دوچار ہونا انکی ناکامی پر گواہی ہے_

انّ الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ... متاع قليل و لهم عذاب اليم

٥_ امور کا خاتمہ اور انجام، انکی قدر و قیمت کی تشخیص کیلئے ایک شائستہ معیار ہے_متاع قليل ولهم عذاب اليم

٦_ دنیاوی زندگی کے متاع کا فانی ہونا ،اسکی حقارت اور پستی پر دلیل ہے_متاع قليل و لهم عذاب اليم

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ"قلیل" سے قلت زمانی مراد ہو_ اس بناء پردنیاوی کوتاہ بہرہ مندی کے مقابلہ میں آخرت کا دردناک عذاب قرار پانا ،مذکورہ مطلب کو بیان کررہا ہے_

امور:امور کا انجام ٥

بدعت:بدعت کا زیان ١;بدعت کے منافع کی بے وقعتي ١;بدعت کی سزا ٣

دنیا:دینا سے تھوڑا استفادہ ٤

فلاح و کامیابي:فلاح و کامیابی سے محروم افراد ٣

عذاب:اخروی عذاب ٢; اخروی عذاب کی دردناکی ٢،٣; اخروی عذاب کے اسباب ٣; اخروی عذاب کے مراتب ٢،٣;اہل عذاب ٣

قیمت کی تشخیص:قدر و قیمت کا معیار ٥

مادی وسائل :مادی وسائل کا فناء ہونا ٦; مادی وسائل کی بے وقعتی کے دلائل ٦

منافع:دنیاوی منافعوں کی بے وقعتي ٢

آیت ۱۱۸

﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾

اور ہم نے یہودیوں کے لئے ان تمام چیزوں کو حرام کردیا ہے جن کا تذکرہ ہم پہلے کرچکے ہیں اور یہ ہم نے ظلم نہیں کیا ہے بلکہ وہ خود اپنے نفس پر ظلم کرنے والے تھے _

۱_ خداوند عالم کی جانب سے یہودیوں پر اصل محرمات کے علاوہ بعض حلال چیزوں کا حرام ہونا_

وعلى الذين هادوا حرّمنا ما قصصنا عليك من قبل

آیت ما قبل میں محرمات کے ذکر کے بعد ممکن ہے کہ کوئي شخص یہ سوال کرے کہ یہود پر کس لیئۓ اصلی محرمات کے علاوہ دوسرے امور کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے؟ تو خداوند عالم اس سوال کے جواب میں فرماتاہے: یہ اضافی محرمات فقط انکے خاص کردار کی وجہ سے ہے اس لیئۓ یہ ثابت اور باقی نہیں رہے گئیں _

۲_ تمام امتوں میں فقط اہل یہود زیادہ اور سخت ترین شرعی وظائف انجام دینے کے ذمہ دار قرار پاتے تھے_

وعلى الذين هادو احرّمنا

"علی الذین" جارو مجرور فعل "حرّمنا " کے متعلق ہے اور اسکا فعل پر مقدم ہونا، حصر کا فائدہ دے رہا ہے _

۳_ دوسری اقوام کی نسبت اہل یہود کیلئۓ زیادہ شرعی وظائف ، انکی سزا و مجازات کے سبب تھے نہ کہ ان سے ضرو مفسدہ دور کرنے کیلئۓ _وعلى الذين هادوا حرّمنا

دین میں کسی چیز کا حرام قرار پانا، مفسدہ اور ضرر کو دور کرنے کیلئۓ ہے اور اہل یہود کیلئۓ خصوصی طور پر حرمت اس مطلب کو بیان کررہی ہے کہ یہ حرمت کسی اور امر کی وجہ سے ہے وگرنہ تمام مکلفین کیلئۓ یہ چیزیں حرام ہوتیں اور جملہ 'و لكن كانوا انفسهم يظلمون" بتاتا ہے کہ اس تحریم کا فلسفہ انکے ظلم کی سزا تھی اور قابل ذکر ہے کہ (آیت نمبر۱۲۶) سورہ انعام) کے جملہ "جزینا ہم بغیہم" میں اس کی وضاحت کی گئي ہے_

۴_ بعض حلال چیزوں کو اہل یہود پر حرام کرنا ، الہی ستم کے بجائۓ خود انکے ظالمانہ کردار کا عکس العمل اور سزا تھی_

وعلى الذين هادو احرّمنا ... وما ظلمنهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون

۵_ رسول اکرم ﷺ ان محرمات سے جنہیں فقط قوم یہود کیلئے حرام قرار دیا گیا تھا وحی کے ذریعہ آگاہ ہوئے_
وعلى الذين هادوا حرّمنا ما قصصنا عليك من قبل

٦_ خوردونوش اشیاء کی اصل حرمت تمام شریعتوں میں جاری ہے_
وعلى الذين هادوا حرّمنا ...وما ظلمنهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون

جیسا کہ اس آیت اور ما قبل آیت کے باہمی ارتباط سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ آیت کریمہ اس سوال مقدر کے مقام جواب میں ہے کہ کسی لیے اہل یہود کو زیادہ تکالیف کا مکلف ٹھرایا گیا ہے_ لیکن مقام بیان میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ہر شریعت کی مخصوص تکلیف ہے بلکہ شرعی وظائف کی یکسانیت کو بتلایا گیا ہے_ اور اسی بناء پر اہل یہود کے ظالمانہ کردار کو بعض حلال چیزوں کو حرام قرار دینے کی دلیل کے طور پر ذکر کیا گیا ہے_

٧_ خداوند عالم، دینی تکالیف میں بے عدالتی اور بندوں پر ظلم کرنے سے منزّہ ہے_
وعلى الذين هادوا حرّمنا ...وما ظلمناهم

٨_ مشکلات سے دوچار ہونے میں انسان کا ظالمانہ اور دائمی کردار موثر ہے_و ما ظلمنا ولكن كانوا انفسهم يظلمون
فعل مضارع "یظلمون" فعل "کانوا" جو کہ "یظلمون "کے مضمون کی تاکید کیلئے آیا ہے کے ضمیمہ کیساتھ استمرار پر دلالت کررہا ہے_

٩_ ممکن ہے کہ بعض الہی محرمات کا جعل، ان میں مفسدہ وضرر موجود ہونے کی بناء پر نہ ہو بلکہ سزا کی خاطر ہو_
و على الذين هادوا حرّمنا ...وما ظلمناهم ولكن كانواانفسهم يظلمون
اہل یہود کیلئے خاص محرمات، خود انکے کردار کی سزا تھی اور اگروہ ظلم نہ کرتے تو ان امور میں کوئی مفسدہ ایسا نہیں تھا کہ ان کو حرام قرار دیا جاتا_

آنحضرت ﷺ :آنحضرت ﷺ اور اہل یہود کے محرمات ۵:آنحضرت ﷺ پر وحي ۵
احکام:

احکام کا فلسفہ ۹; احکام کی تشریع ۷

ادیان: ادیان کا توافق ٦; ادیان میں محرمات ٦

اسماء صفات: صفات جلالیہ ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور ظلم ۷،۴; اللہ تعالی کا منزہ ہونا ۷

اہل یہود: اہل یہود پر حلال چیزوں کی حرمت ۱۴; اہل یہود کی تاریخ ۲; اہل یہود کی خصوصیات ۲; اہل یہود کی دنیاوی سزا ۴;

اہل یہود کی سزا کے اسباب ۳; اہل یہود کے شرعی وظائف کی سختی ۲; اہل یہود کے شرعی وظائف کی سختی کا فلسفہ ۳

خوردونوش اشیائ: خوردونوش اشیاء کی حرمت ٦

سختي: سختی کے اسباب ۸

سزا: سزا کے ذرائع ۹

ظلم: ظلم کے آثار ۸

آیت ۱۱۹

﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُواْ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

اس کے بعد تمھارا پروردگار ان لوگوں کے لئے جنھوں نے نادانی میں برائیاں کی ہیں اور اس کے بعد توبہ بھی کرلی ہے اور اپنے کو سدھار بھی لیا ہے تمھارا پروردگار ان باتوں کے بعد بہت بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے ـ

۱ـ خداوند عالم نے بدکار افراد کو توبہ اور اصلاح کرنے کی صورت میں حتمی طور پر انکے گناہوں کی بخشش کا وعدہ

فرمایا ہے_ثم انّ ربّك للذين عملوا السوء بجهالة ثم تابوا من بعد ذلك وا صلحوا ء انَّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

۲_ توبہ کے ذریعے ہر قسم کے گناہ اور بدکاری قابل بخشش ہے_

ثم ان ربّك للذين عملوا السوء ...ثم تابوا من بعد ذلك ...لغفور ر حيم

قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا تفسیر کلمہ" السوئ" کے مطلق ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے_

۳_ ہر قسم کا قبیح اور ناشائستہ عمل، اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے_ولكن كانوا نفسهم يظلمون ...للذين عملوا السوئ

۴_ خداوند عالم اس صورت میں بدکار افراد کی بخشش کرے گاجب انہوں نے عمداً اور سرکشی کرنے کی بجائے انجام کے حقائق سے جہالت و نادانی کی بناء پرگناہ کا ارتکاب کیا ہو_ثمّ انّ ربّك للذين عملوا السوء بجهالة

ممکن ہے کہ "بجہالۃ" سے مراد علم کے مقابلہ میں الہی احکام سے جہالت نہ ہو کیونکہ اس صورت میں گناہ سرزد نہیں ہوا ہے تا کہ توبہ یا مغفرت الہی کی ضرورت ہو بلکہ اس سے مراد سرکشی اور جانتے ہوئے عمل کرنے کے مقابلہ میں جہالت ہے اور بلند آسمانی معارف سے جہالت بھی مراد ہے_

۵_ حقائق سے جہالت و نادانی، ہرگناہ اور بدکاری کا سبب ہے_للذين عملوا السوء بجهالة

کلمہ "بجہالۃ" بدکار افراد کو دو گروہوں میں تقسیم نہیں کررہا ہے بلکہ احتمال یہ ہے کہ یہ بدکردار افراد کی ماہیت کی وضاحت کے بیان کے مقام پر ہے یعنی ہر بدکار حتمی طور پرجاہل اور بے عقل ہے_ کیونکہ اگر وہ عقل مند ہوتا تو وہ اپنے آپ کو گناہ کے برے انجام میں کبھی بھی بتلا نہ کرتا_

٦_ گذشتہ لغزشوں کی اصلاح اور عملی طورپر اصلاح کی طرف میلان، حقیقی توبہ کی علامت اور اسکی قبولیت کی شرط ہے_

ثم تابوامن بعد ذلك وا صلحوا انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ "اصلحوا" کا متعلق اور مفعول ذکر نہیں ہوا ہے_ لیکن ما قبل جملہ (للذين عملوا السوئ ...) جو کہ خطاء اور بدکاری کے بارے میں بیان کررہا ہے، کے قرینہ کی بناء پر اس سے مقصور گذشتہ حالت کی اصلاح اور اصلاح کرنے کے درپے ہونا ہے_

۷_ اگر امور کو حلال و حرام قرار دینا (بدعت پیدا کرنا) جہالت اور کم علمی کی وجہ سے ہو تو توبہ اورگذشتہ غلطیوں کی اصلاح کی صورت میں الہی مغفرت اور بخشش کے قابل ہے_

لا تقولوا ...هذا حلال وهذا حرام ...وعلى الذين هادوا حرّمنا ...ولكن كانوا نفســـهم يظلمون ثم انّ ربّك للذين عملوا السوء بجهالة ...انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

۸_انسان کا عمل ، اسکے عقائدونیت اور باطنی کیفیات پر علامت ہے :ثم تابوا من بعد ذلك و ا صلحو

آیت کریمہ میں عملی طورپر اصلاح کرنا، توبہ کی شرط اورا سکے حقیقی ہونے کے عنوان سے ذکر ہوا ہے اور یہ اس بات پر علامت ہے کہ انسان کے خدا کی طرف اندرونی تحولات عمل صالح کے بغیر ناممکن ہیں_

۹_ گناہگار توبہ کرنے والوں کی نسبت مغفرت اور وسیع رحمت ، خداوند عالم کی ربوبیت کا تقاضا ہے_

إنّ ربّك للذين ...انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

۱۰_ خداوند عالم، وسیع رحمت اور بخشنے والا ہے_انّ ربّك ...لغفور رحيم

۱۱_ ظلم اور گناہ ، انسان کیلئے مغفرت اور خدا کی وسیع رحمت سے بہرہ مند ہونے کیلئے رکاوٹ ہے_

كانوا ا نفسهم يظلمون ...ثم تابوا ...وانّ ربّك من بعد هالغفور رحيم

"من بعدہا " کی تعبیر اور قید یہ بتارہی ہے کہ حقیقی توبہ سے پہلے انسان خداوند عالم کی اس قدر وسیع رحمت اور بخشش سے بہرہ مند نہیں ہو سکتا ہے_

۱۲_خداوند عالم کی بخشش ، مہربانی سے مخلوط ہے_انّ ربّك من بعدها لغفور رحيم

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "رحیم " کلمہ "غفور" کیلئے صفت ہو_

اصلاح:اصلاح کے آثار ۷، ۱

الله تعالي:الله تعالی کی ربوبیت کے آثار ۹; الله تعالی کی رحمت ۱۰; الله تعالی کی مغفرتیں ۱۰; الله تعالی کی مغفرت کی خصوصیات ۱۲; الله تعالی کی مہربانی ۱۲; الله تعالی کے وعدے ۱

ایمان:ایمان کے علامتیں ۱۸

بدعت:بدعت کی بخشش کے شرائط۷; بدعت کے بارے میں جہالت ۷

بدکار افراد:بدکار افراد کی مغفرت ۱

توبہ :

توبہ کی قبولیت کے شرائط ٦; توبہ کے آثار ١، ٢

توبہ کرنے والے:توبہ کرنے والوں کی مغفرت کا سبب ٩

جہالت:جہالت کے آثار ٧، ٥، ٣

رحمت:رحمت کا سبب ٩; رحمت کے موانع ١١

ظلم:ظلم کے آثار ١١

عمل:عمل کی اصلاح ٦; عمل کے آثار ٨; ناپسندیدہ عمل کا ظلم ٣; ناپسندیدہ عمل کا سرچشمہ ٥

گناہ:جاہلانہ گناہ کی مغفرت ٣; گناہ سے پشیمانی ٦; گناہ کا سرچشمہ ٥; گناہ کی مغفرت کے اسباب ٢; گناہ کے آثار ١١

نفس:نفس پر ظلم ٣

آیت ١٢٠

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِلّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

بیشک ابراہیم ایک مستقل امت اور اللہ کے اطاعت گذار اور باطل سے کترا کر چلنے والے تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے_

١_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اکیلے ایک امت کے مقام وبلند منزلت پر فائز اور تمام انسانی فضائل اور اقدار کے مالک تھے_

انّ ابراهيم كان امّة

حضرت ابراہیم عليه‌السلام كي"امت " كيساتھ توصیف ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ تمام فضائل و اقدار جنکا ایک قوم نہ کہ فرد میں جمع ہونا ممکن ہو ان حضرت عليه‌السلام میں جمع تھا اور وہ ایک ایسے مکمل معاشرہ کہ جسمیں تمام گوناگوں فضائل اور اقدار موجود ہوں سے بہرہ مند تھے_

٢_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اپنی نبوت کے آغاز میں ہی اپنے زمانے کے تن تنہا موّحد اور عبارت کرنے والے تھے_

ان ابراهيم كان اُمّة قانتاًللّه

٣_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام "توحیدی امت کے عظیم بانی ہیں"انّ ابراهيم كان امّة

مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام پر امت کا اطلاق اس وجہ سے ہو کہ آنحضرت عليه‌السلام کا توحید

ی امت کی تشکیل میں اہم کردار ہو_ مسلسل اورپر اخلاص عبادات نیز افراط وتفریط وکج روی سے اجتناب، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہم خصوصیات میں سے ہے_انّ ابراهيم ...قانتا لله حنيف

مذکورہ تفسیر دو نکتہ پر موقوف ہے_

۱_"قنوت" کا معنی خاضعانہ اطاعت کا تسلسل ہے_

۲_"الحنف" کا معنی گمراہ سے ہدایت اور حق کی طرف میلان ہے (مفردات راغب) اور اس میں افراط و تفریط سے دوری اور حد وسط و میانہ روی کی طرف میلان کا معنی مضمر ہے_

۴_ خدا کے سامنے زیادہ سے زیادہ سر تسلیم خم اور سیدھے معتدل راستہ پر گامزن ہونا، اسکے نزدیک انسانی کمالات کی بلندی کا سبب ہے_انّ ابراهيم كان اُمّة قانتاً لله حنيف

۵_ شریعتوں کے احکام کے صحیح اور نا صحیح ہونے کا معیار و ملاک، دین ابراہیم علیہ السلام کیساتھ توافق اور عدم توافق ہے_
ولا تقولوا ...هذا حلال وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب ... انّ ابراهيم عليه السلام كان امّة قانتا لله حنيفاً ولم يك من المشركين

اس آیت کریمہ کا ما قبل آیت سے ربط اور درج ذیل ۳ نکات کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے_

۱_گذشتہ آیات بدعت اور حلال کو حرام اور حرام الہی کو حلال کرنے کے بارے میں تھیں_

۲_ تمام آسمانی ادیان کے پیروکار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے دعوی دار ہیں_

۳_ اس چیز کا ذکر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے سامنے خاضع اور حنیف تھے ان افراد پر انگشت نمائی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا دعوی کرتے ہیں لیکن اسکے باوجود کسی دلیل کے بغیر امور کو حلال اور حرام قرار دیتے ہیں_

٦_حضرت ابراہیم علیہ السلام ،شرک سے منزہ اور مشرکین کیصنف سے جدا تھے_انّ ابراهيم ...ولم يك من المشركين

۷_عن ا بى جعفر عليه السلام فى قوله "انّ ابراهيم عليه السلام كان امّة قانتا لله حنيفا" وذلك انه على دين لم يكن عليه احد غيره فكان اُمة واحدة وا مّا "قانتاً" فالمطيع وامّا الحنيف فالمسلم ..."

امام باقر عليه السلام سے خداوند عالم کے اس قول "ان ابراهيم كان امة قانتاً لله حنيفاً" کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے: حضرت ابراہیم عليه السلام کا امت ہونا اس وجہ سے ہے کہ وہ ایسے دین پر تھے کہ جس دین پر انکے علاوہ کوئی دوسرا نہیں تھا اور "قانتا" کا معنی مطیع اور "حنیف" مسلم کے معنی میں ہے۔

ابراہیم عليه السلام: حضرت ابراہیم عليه السلام اور شرک ۷; حضرت ابراہیم عليه السلام کا اخلاص ۴; حضرت ابراہیم عليه السلام کا اعتدال ۴; حضرت ابراہیم عليه السلام کا امت ہونا ۱; حضرت ابراہیم عليه السلام کا حنیف ہونا ۸; حضرت ابراہیم عليه السلام کا دین ۸; حضرت ابراہیم عليه السلام کا کردار ۳; حضرت ابراہیم عليه السلام کا قصہ ۲; حضرت ابراہیم عليه السلام کا منزہ ہونا ۷; حضرت ابراہیم عليه السلام کی اطاعت ۸; حضرت ابراہیم عليه السلام کی توحید عبادي ۲; حضرت ابراہیم عليه السلام کی خصوصیات ۴،۲; حضرت ابراہیم عليه السلام کی عبادت کا دوام ۴; حضرت ابراہیم عليه السلام کے امت ہونے کا فلسفہ ۸; حضرت ابراہیم عليه السلام کے دین کی اہمیت ٦; حضرت ابراہیم عليه السلام کے فضائل ۴،۱

ادیان: ادیان کے صحیح ہونے کا معیار ٦

اطاعت: اطاعت کے آثار ۵

اعتدال: اعتدال کے آثار ۵

اقوام: توحیدی امت کا بانی ۳

تسلیم: خدا کے سامنے تسلیم کے آثار ۵

روایت: ۸

صراط مستقیم: صراط مستقیم کی اہمیت ۵

موّحد افراد: ۷،۲

آیت ۱۲۱

﴿شَاكِراً لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾

وہ اللہ کی نعمتوں کے شکرگذار تھے خدا نے انھیں منتخب کیا تھا اور سیدھے راستہ کی ہدایت دی تھی _

۱_ خداوند عالم کی نعمتوں کے مقابلہ میں شکر گزاری ، حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے اوصاف اور خصوصیات میں سے تھا_
ان ابراهيم عليه‌السلام كان ... شاكراً لا نعمه

۲_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام خدا کے برگزیدہ (بندے) تھے_ان ابراهيم عليه‌السلام ... اجتباه

۳_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام میں فرمان خداکو دل و جان سے قبول کرنے کی فکر، انکی حق پرستی اور شرک سے اجتناب نیزان کی شکر گزاری نے خداوند عالم کی جانب سے ان کے انتخاب میں اہم کردار ادا کیا_
ان ابراهيم عليه‌السلام ...اجتباه كان امّة قانتاً لله حنيفاً ولم يك من المشركين شاكراً الا نعمه اجتباه

خداوند عالم نے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے لیے چار کسبی صفات بیان کرنے کے بعد ان کے انتخاب و برگزیدگی کے مسئلہ کو پیش کیا ہے ان دوکلاموں کے درمیان باہمی ارتباط سے استفادہ ہوتا ہے کہ معنوی اوصاف اور اخلاقی فضائل کے حصول نے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے انتخاب میں اہم کردار ادا کیا ہے_

۴_ خداوند عالم نے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی "صراط مستقیم"کی طرف ہدایت فرمائي ہے_هذ ه إلى صراط مستقيم

۵_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا صراط مستقیم کی طرف ہدایت پانے کے سلسلہ میں ان میں خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونے کی فکر، حق پرستی ، شرک سے اجتناب اور ان کی شکر گزاری کا اہم کردار ہے_
ان ابراهيم كان امّة قانتاً لله حنيفاً ولم يك من المشركين شاكراً الا نعمه اجتباه وهذه الى صراط مستقيم

۶_صراط مستقیم کو پانے کے لیئے انسان الہی ہدایت ک

محتاج ہے_هذه إلى صراط مستقيم

۷_خداوند عالم کی جانب سے انسانوں کے انتخاب کے سلسلہ میں ان کی معنوی شخصیت اور شخصی فضائل، معیار ہیں_

ان ابراہیم کان امۃ قانتاللہ حنیفاً و لم یک من المشرکین شاکراً لا نعمہ اجتبہ

۸_صراط مستقیم کے راستے پر گامزن ہونے کی توفیق کے حصول کے لیئے انسان کی شخصی کوشش اور معنوی فضائل کا کسب مؤثر ہے_ان ابراهيم كان امة قانتا لله حنيفاً _ هذه الى صراط مستقيم

ابراہیم: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتخاب ۲۰; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کے آثار ۳،۵; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق پرستی ۳،۵; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شکر گزاری ۳،۵; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شکر گزاری کے آثار ۳،۵; حضرت ابراہیم کی صفات ۱; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہدایت ۵; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہدایت کے اسباب ۵; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شرک سے مقابلہ کے آثار ۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل ۱; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقامات ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ہدایتیں ۴; اللہ تعالی کے منتخب شدہ بندے ۲

انتخاب: انتخاب کا معیار ۷

آیت ۱۲۲

﴿وَآتَيْنَاهُ فِي الْدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ﴾

اور ہم نے انھیں دنیا میں بھی نیکی عطا کی اور آخرت میں بھی ان کا شمار نیک کردار لوگوں میں ہوگا_

۱_حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دنیاوی زندگی میں خداوند عالم کی عنایات اور احسانات سے بہرہ مند ہونا_

ان ابراهيم كان ...وء اتينه فى الدنيا حسنة

۲_حضرت ابراہیم علیہ السلام آخرت میں صالحین کے زمرہ میں ہیں_وانه فى الاخرة لمن الصالحين

۳_حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں الہی احسانات و نعمتوں اور آخرت میں بلند و برتر منزلت سے بہرہ مند ہونے میں خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونے کی فکر، حق پرستی، شرک سے اجتناب اور انکی شکر گذاری کا اہم کردار ہے_

انّ ابراهيم علیہ السلام كان امّة قانتاً لله ...وء اتينه فى الدنيا حسنة و انّه فى الاخرة لمن الصالحين

۴_آخرت میں صالحین کا مقام و منزلت، بلند اور خصوص مقام ہے_وانه فى الاخرة لمن الصالحين

یہ جو خداوند عالم نے حضرت ابراہیم ؑ پر احسان جتلانے کے مقام پر انہیں صالحین کے زمرہ میں شمار کیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ صالحین کا مقام و مرتبہ بلند و برتر ہے اور حضرت ابراہیم ؑ جیسی شخصیات اس مقام کے اہل ہیں (وانّه فی الاخرة لمن الصالحین)

۵_دنیا میں انسان کا عنایات و احسانات اور آخرت میں بلند مقامات سے بہرہ مند ہونا ، خود اس کی کوشش اور معنوی فضائل کے حصول کا مرہون منت ہے_ان ابراهیم ؑ کان امّة قانتاً لله و انّه فی الاخرة لمن الصالحین

٦_ نعمت کا شکر ، دنیاوی نعمتوں میں اضافہ کا سبب ہے_شاکراً لأ نعمه ...و ء اتینه فی الدنیا حسنة

۷_ الہی پاداش و اجر ، اخروی جہان میں منحصر نہیں ہے_واتینه فی الدنیا حسنة وانه فی الاخرة لمن الصالحین

۸_ دین ، سعادت اور دنیاوی و اخروی نیکیوں کا حامل ہے_واتینه فی الدنیا حسنة وانه فی الاخرة لمن الصالحین

آخرت :آخرت میں اخروی مقامات کا سبب ۵

ابراہیم ؑ :حضرت ابراہیم ؑ صالحین کے زمرہ میں ۲; حضرت ابراہیم ؑ کی اطاعت کے آثار ۳; حضرت ابراہیم ؑ کی حق پرستی کے آثار ۳; حضرت ابراہیم ؑ کی شکرگذاری کے آثار ۳; حضرت ابراہیم ؑ کی نعمتیں ۳، ۱; حضرت ابراہیم ؑ کے شرک سے مقابلہ کے آثار ۳; حضرت ابراہیم ؑ کے فضائل ۱; حضرت ابراہیم ؑ کے مقامات اخروي ۳

اقدار:اقدار کی تحصیل کے آثار ۵

الله تعالي:الله تعالی کی اخروی جزائیں ۷; الله تعالی کی دنیاوی جزائیں ۷

دین:دین کا کردار

سعادت:سعادت کے عوامل ۸

شکر:شکر نعمت کے آثار ٦

صالحین:آخرت میں صالحین ۲; صالحین کے اخروی مقامات ۴

عمل : عمل کے آثار ۵

نعمت:نعمت کا سبب ۵; نعمت کے اسباب ۳; نعمت کے شامل حال افراد ۱; نعمت میں اضافہ کے اسباب ٦

آیت ۱۲۳

﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

اس کے بعد ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ابراہیم حنیف کے طریقہ کا اتباع کریں کہ وہ مشرکین میں سے نہیں تھے_

۱_ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،دین ابراہیم علیہ السلام کی پیروی پر مامور ہوئے ہیں_ثم ا وحینا الیك ان ابتع ملّة ابراهیم

۲_ ہر قسم کے انحراف و شکر سے اجتناب کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنا ضروری ہے_

ثم اوحینا الیك ان ابتع ملّة ابراهیم علیہ السلام

۳_ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، وحی کے ذریعہ دین ابراہیم علیہ السلام سے آگاہ ہوئے_ثم ا وحینا الیك ا ن اتبع ملّة ابراهیم حنیف

مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جملہ "ان اتبع ..." جملہ تفسیریہ نہ ہو یعنی ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اور ہماری وحی کا مضمون وہی دین ابراہیم علیہ السلام ہے_

۴_ اسلام ،دین ابراہیمی علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات و معارف کے مطابق اور اسکے سازگار ہے_

اتبع ملّة ابراهیم حنیف

۵_ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنے کا فلسفہ و حکمت ان حضرت علیہ السلام کا توحید پرست اور ہر قسم کی کج روی اور افراط و تفریط سے منزّہ و مبرّا ہونا ہے_اتبع ملّة ابراهیم حنیف

"حنیفاً" جو ابراہیم علیہ السلام کیلئے حال ہے اتباع کے حکم کے لیے بمنزلہ علت ہے یعنی دین ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کروچونکہ وہ "حنیف" ہے_

٦_حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے تمام عرصہ حیات میں حق پرست شخصیت ، شرک سے منزّااور مشرکین کے مقاصد سے الگ انسان تھے_ملّة ابراهیم حنیفاًوما کان من المشرکین

۷_ ابراہیمی مقاصد پراعتقاد، خداوند عالم کے ساتھ ہر قسم کا شریک قرار دینے سے ناسازگار ہے_

ملّة ابراهیم حنیفاً وما کان من المشرکین

مذکورہ تفسیر اس نکتہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہے کہ عبارت "ما کان من المشرکین"ان مشرکین مکہ پر انگشت نمائي ہو جو ایک طرف تو، خانہ کعبہ کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اہمیت دیتے تھے لیکن دوسری طرف شرک اختیار کرتے تھے_

۸_ صحیح فکر اور دین (توحید) کا مالک ہونا ، حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادی اور برجستہ خصوصیت تھي_

یہ جو خداوند عالم نے ماقبل آیات میں حضرت ابراہیم ؑ کی چار صفات میں سے صفت "حنیف" کو پیغمبر اکرم ؐ کے لیے ان کی پیروی کا معیار قرار دیا ہے اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے_

۹_ حق و صحیح فکر اور مقصد، انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار ہے_اتبع ملّة ابراهیم حنیفاً و ماکان میں المشرکین

۱۰_ حنیف (معتدل اورکج روی سے پاک) ابراہیمی مقاصدکی پیروی میں دنیاوی نیکیاں اور اخروی اصلاح مضمر ہے_

وء اتینه فی الدنیا حسنةً و انّه فی الاخرة لمن الصالحین ...اتبّع ملّة ابراهیم حنیف

ابراہیم ؑ :ابراہیم ؑ کے دین کی پیروی کے آثار۱۰; ابراہیم اور شرک، ابراہیم کی میانہ روی ۵; ابراہیم کی دین کی اہمیت ۱; ابراہیم کے دین کی پیروی ۲،۱; ابراہیم کی پاکی ۵،۶;ابراہیم کی توحید ۸،۵; ابراہیم کی حق دوستی ۶; ابراہیم کا دین ۸; ابراہیم کا عقیدہ ۸; ابراہیم کی پیروی کی وجہ ۵; ابراہیم کی خصوصیات ۸; ابراہیم کے دین کی خصوصیات

ادیان:ادیان کی ہم آہنگی ۴

عظمتیں : عظمتوں کا معیار۹

اسلام:اسلام اور ابراہیم ؑ کا دین ۴; اسلام کی حقیقت ۴

انحراف :انحراف سے دوری ۲

فکر کرنا:درست فکر کرنے کا کردار۹

اچھائیاں :دنیاوی اچھائیوں کا سبب ۱۰

شرک:شرک سے دوری ۲; شرک کی مشکلات ۷

بھلائیٔ:آخرت کی بھلائیٔ کا سبب ۱۰

عقیدہ:ابراہیم ؑ کے دین پر عقیدہ ۷

محمد ؐ :محمد ؐ اور ابراہیم ۴،۵; محمد ؐ اور ابراہیم کا دین محمد ؐ کی ذمہ داری ۱; محمد ؐ پر وحي۳

وحي:وحی کا کردار۳

آیت ۱۲۴

﴿إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴾

ہفتہ کے دن کی تعظیم صرف ان لوگوں کے لئے قرار دی گئي تھی جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے اور آپ کا پروردگار روز قیامت ان تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ـ

١ـ ہفتہ کے دن کو چھٹی کے طور پر معین کرنا، یہودیوں کے ساتھ ایک خاص حکم تھا ـ

انما جعل السبت علی الذین اختلفوا فیه

"سبت" لغت کے اعتبار سے "قطع" کے معنی میں ہے اور اس ایت میں اس سے یہودیوں کے لئے ہفتہ کے دن کی چھٹی مراد ہے اسلئے کہ چھٹی کے دن تمام کام اور کوششیں چھوڑ دی جاتی ہیں ـ

٢ـ ہفتہ کے دن چھٹی کا قانون جو یہودیوں کے برخلاف ایک حکم تھا وہ ان کے ابراہیم عليه‌السلام کے توحیدی دین کے بارے میں اختلاف کرنے کے جرم میں دیا گیا تھا ـ انما جعل السبت علی الذین اختلفوا فیه

یہ آیت اس سوال کا جواب ہے کہ : ابراہیم عليه‌السلام کے دین اور ان کے بعد والے ادیان میں تو جمعہ کے دن کو چھٹی کا دن قرار دیا گیا لیکن یہودیوں کے کیوں ہفتہ کے دن کو چھٹی کا دن قرار دیا گیا ؟

جواب یہ ہے کہ: یہودیوں کے لئے یہ خاص حکم ان کے دین ابراہیم عليه‌السلام میں اختلاف کرنے کے جرم میں قرار دیا گیا تھا ـ کہا جاسکتا ہے کہ "فیه" کی ضمیر حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی طرف، مضاف کو مقدر مانتے ہوئے یعنی "ملته" لوٹتی ہے ـ

٣ـ چھٹی کے دن کی تعیین میں یہودیوں کا اختلاف ، ان کے لئے ہفتہ کے دن کو چھٹی کا دن قرار دینے کا باعث بنا ـ انما جعل السبت علی الذین اختلفوا فیه گذشتہ مطلب اس نکتے کی بناپر ہے کہ "جعل السبت"، "اختلفوا فیه" کا نتیجہ اول معلول ہو اور "فیه " کی ضمیر "سبت" کے لغوی معنی (کہ جو چھٹی کا دن ہے) کی طرف لوٹتی ہے نہ اس کے اصطلاحی معنی کی طرف کہ جو ہفتہ کے دن معنی میں ہے ـ

٤ـ توحیدی مذاہب میں ہفتہ میں ایک دن کی چھٹی ، ایک سابقہ اور تاریخی حیثیت رکھتی ہے ـ انما جعل السبت علی الذین اختلفوا فیه

گذشتہ مطلب اس نکتے کی بناپر ہے اس آیت میں ادیان الہی میں ہفتے میں ایک دن کی چھٹی کے بارے میں بحث نہیں کی گئي ہے بلکہ یہودیوں کے لئے خاص طور سے ہفتہ کے دن کو چھٹی کا دن قرار دینے کی علت کے متعلق بات کی گئي ہے ـ

۵_ قیامت میں خداوند عالم یہودیوں کے اختلافات اور انحرافات کا فیصلہ کرے گا_

و ان ربک لیحکم بینهم یوم القی مة فیما کانوا فیه یختلفون

٦_قیامت، انسان کے اختلافات اور انحرافات میں خدا کے فیصلہ کرنے کا دن ہوگا_

و ان ربّك لیحکم بینهم یوم القی مة فیما کانوا فیه یختلفون

۷_یہودیوں کا چھٹی کے دن کے بارے میں اختلاف، ایک طویل اور بے نتیجہ قسم کا اختلاف تھا_

و ان ربّك لیحکم بینهم یوم القی مة فیما کانوا فیه یختلفون

گذشتہ مطلب اس نکتے کی بناپر ہے کہ "فیه" کی ضمیر "سبت" کی طرف لوٹے_ کہا جاسکتاہے کہ فعل مضارع "یختلفون" فعل "کانوا" کے ہمراہ مضمون کے استمرار اوردوام پر دلالت کرتاہے_

۸_یہودیوں کے دین حق اور صراط مستقیم کے بارے میں اختلافات ایک طویل اور بے نیتجہ قسم کے اختلافات تھے_

و ان ربک لیحکم بینهم یوم القی مة فیما کانوا فیه یختلفون

گذشتہ مطلب اس نکتے کی بناپر ہے کہ "فیه" کی ضمیر ابراہیم عليه‌السلام اور ان کے دین کی طرف لوٹے_

۹_ حق و باطل کی آخری شناخت اور انسانی اختلافات کا فیصلہ ، خدا کی ربوبیت کا تقاضا ہے_

و ان ربّك لیحکم ... فیما کانوا فیه یختلفون

ابراہیم عليه‌السلام :دین ابراہیم عليه‌السلام میں اختلاف ۲

اختلاف :اختلاف کے حل کے اسباب۹

ادیان:ادیان کا معطّل ہوجانا۴

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی اخروی قضاوت۵،--٦; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار ۹

باطل :باطل کو بیان کرنے کے اسباب۹

حق:حق کو بیان کرنے کے اسباب ۹

دین:دین حق میں اختلاف۹

سنیچر:

سنیچر کو تعطیل ۱

صراط مستقیم:صراط مستقیم میں اختلاف ۸

قیامت :قیامت کے خصوصیات ۶;قیامت میں قضاوت ۶،۵

معطلّی:ہفتہ میں تعطیل کی تاریخ ۴

یہود:یہود کی تاریخ ۸،۷;یہودیوں کی شرعی ذمہ داریاں ۱ ، ۲ ;یہودیوں کے اختلاف ۲ ، ۵;یہودیوں کے اختلاف کے آثار ۳;یہودیوں کے انحرافات ۵یہودیوں کے خصوصیات ۱ ;یہودیوں میں تعطیل ۱ ،۷;یہودیوں میں سنیچر ۷، ۱;یہودیوں میں سنیچر کو تعطیل کا فلسفہ ۲ ;یہودیوں میں سنیچر کی تعطیل کے اسباب ۳

آیت ۱۲۵

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیں اور ان سے اس طریقہ سے بحث کریں جو بہترین طریقہ ہے کہ آپ کا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بہک گیا ہے اور کون لوگ ہدایت پانے والے ہیں _

۱_ پیغمبر اکرم ﷺ ، لوگوں کو حکمت (عقلی و نقلی دلائل) اور موعظہ حسنہ کی روشنی میں پرودگار عالم کے راستہ کی طرف دعوت دینے پر مامور تھے_اُدع الی سبیل ربّك بالحکمه والموعظة الحسنة

"حکمت" کا معنی علم و عقل کے پرتو میں حق کو حاصل کرنا ہے (مفردات راغب) لہذا "بالحکمۃ" یعنی عقلی و علمی دلائل کے بل بوتے پر حق تک پہنچنا _

۲_ خداوند عالم کے راستہ کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا تقاضا یہ ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا رشد وکمال ، ربوبیت الہی کی روشنی میں ہو_ادع الی سبیل ربّك لغت میں "ربّ" کا لفظ تربیت کے معنی میں آتا ہے (مفردات راغب) ممکن ہے کہ اس سے مراد بیان یہ ہو کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ربوبیت الہی سے بہرہ مند ہونا ، اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ بھی دوسروں کو ربوبیت الہی سے بہرہ مند کریں_

۳_ راہ خدا پر دوسروں کو تبلیغ اور دعوت دینا ، تمام انسانوں کی شرعی ذمہ داری ہے_ادع الی سبیل ربّك
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں حاصل ہوتا ہے جب یہ فرض کریں کہ آیت شریفہ میں مخاطب پیغمبر اکرم ﷺ کے علاوہ دوسرے افراد بھی ہوں (یعنی پیغمبر اکرم ﷺ کی خصوصیات کو ملغی کریں)

۴_ مخاطبین کی مناسبت سے دعوت دین دینے کے لیے مختلف تبلیغی طریقہ کار اختیار کرنے ضروری ہیں_
ادع الی سبیل ربّك بالحکمة والموعظة الحسنة وجندلهم
راہ خدا کی طرف دعوت دینے کے لیے "حکمت" "موعظہ" اور احسن طریقہ سے جدال جیسے الفاظ کو بطور وسیلہ ذکر کرنا، مندرجہ بالا معنی کو بیان کررہا ہے_

۵_ تبلیغی طریقے پر جمود، عمومی ہدایت کے لیے ضروری وسائل کے فقدان کا سبب ہے_ادع الی سبیل ربّك بالحکمة والموعظة الحسنة وجاد لهم مختلف طریقہ کار اور روشوں (برہان، موعظہ وجدال احسن) سے استفادہ کرنے کا الہی حکم، یہ بتاتا ہے کہ ایک ہی طریقہ کار کو بروئے کار لانا کافی نہیں ہے_

٦_ مبلغین دین کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکمت، موعظہ اور برترین جدلی طریقہ کار سے آشنا ہوں_
ادع الی سبیل ربّك بالحکمة ولموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن
دین کی تبلیغ کے لیے حکمت، موعظہ حسنہ اور برترین جدل کو اختیار کرنے کا الہی حکم یہ بتاتا ہے کہ جو لوگ ان طریقہ کار کو نہیں اپناتے وہ تبلیغ دین کے سلسلہ میں ضروری و شائستہ وسائل سے بے بہرہ ہیں_

۷_ پیغمبر اکرم ﷺ کا وظیفہ ہے کہ وہ کفار اور مشرکین کے ساتھ بہترین انداز وروش سے مجادلہ مناظرہ کریں_
وجادلهم بالّتی هی ا حسن

۸_ تبلیغ دین کے لیے حکمت (دلائل عقلی و علمي) بنیادی اور ارزش مندترین وسیلہ ہے_
ادع الی سبیل ربّك بالحکمة ولموعظه الحسنة وجادلهم
مندرجہ بالا مطلب اس صورت میں لیا گیا ہے کیونکہ "حکمت" کو "موعظہ" اور "جدال" پر مقدم کیا گیا ہے اور یہ ان کی اہمیت و ارزش کے لیے معلول واقع ہو رہا ہو_اس کے علاوہ "حکمت" کا مطلق استعمال کرنا اور "جدال" اور "موعظہ" کو "احسن" کے ساتھ مقیّد کرنا، مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے_

۹_ انسان، راہ خدا کی طرف میلان پیدا کرنے کے لیے

محکم عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ موعظہ حسنہ کا محتاج ہے_ادع الی سبیل ربّك بالحکمة والموعظة الحسنة

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ "الموعظہ"کا عطف"بالحکمة"پر ہے اور ایک ہی سیاق میں ذکر ہوا ہے_جبکہ "جادلہم" ایک دوسرے مطلب کو بیان کرنے کے لیے اور جدا ذکر ہوا ہے_

١٠_ تبلیغ دین کے سلسلے میں انسان کے عقلی ، برہانی ، عاطفی اور احساسی پہلو کو مدنظر رکھنا ضروری ہے_

ادع الی سبیل ربّك الحکمة والمرعظة الحسنة

١١_ راہ خدا اور اسلام ، عقل ، علم اور انسانی احساسات کے ساتھ سازگار ہیں_ادع الی سبیل ربّك بالحکمة والموعظة الحسنة

١٢_ نیک اور اور موثر روش کی مراعات کرنا ، وعظ وخطابت کے شرائط میں سے ہے_ادع ...و لموعظة الحسنة

١٣_ مسائل دینی اور حقائق الہی کو اجاگر کرنے کے لیے، جدل (مباحثہ و مناظرہ) میں برترین اور موثر ترین طریقہ کار کو اپنانا چاہیے_ادع الی سبیل ربّك ...وجادلهم بالتی هی احسن

١۴_ تبلیغ دین اور وسعت اسلام کے سایہ میں ثقافتی حرکت_ادع الی سبیل ربّك بالحکمة ولموعظة الحسنة وجالهم بالتی هی احسن

١۵_ تبلیغ دین میں "حکمت، موعظۃ حسنۃ" اور بہترین مناظرہ سے استفادہ کرنا، روش ابراہیمی ہے_

اتبع ملّة ابراهیم ...ادع الی سبیل ربّك بالحکمة والموعظة الحسنة وجالهم بالتی هی احسن

١٦_ مختلف تبلیغی طریقہ کار اپنانا ، اتمام حجت کے لیے ہے نہ کہ یہ سبب ہے کہ تمام لوگ حتماً ہدایت یافتہ ہو جائیں_

ادع ...ان ربّك هو اعلم بمن ضلّ عن سبیله و هو اعلم بالمهتدین جملہ "انّ ربّک ...بالمہتدین" سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے دو گروہ ہیں :

گمراہ اورہدایت یافتہ ، اس بناء پر "ادع " کا فرمان اتمام حجت کے لیے ہے نہ کہ تمام انسان کی ہدایت کے لیے_

١٧_ بعض افراد، ہر قسم کی مناسب تبلیغی روش کے باوجودہدایت یافتہ نہیں ہو سکتے اگرچہ ان کوہدایت اور تبلیغ کرنے والی ذات پیغمبر اکرم ﷺ ہی کی کیوں نہ ہو_

ادع الی سبیل ربّك بالحکمة ...ان ربّك هو اعلم بمن ضلّ عن سبیله و هو اعلم بالمهتدین

۱۸_ خداوند عالم، گمراہوں اور ہدایت یافتہ لوگوں کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتا ہے_

انّ ربّك هو اعلم بمن ضلّ عن سبیله وهو اعلم بالمهتدین

۱۹_"عن ابی عبدالله علیه‌السلام " قال : والله نحن السبیل الذی ا مرکم الله باتباعه ، قوله "وجادلهم بالتی هی احسن" یعنی بالقرآن(۱)

امام جعفر صادق علیه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ علیه‌السلام نے فرمایا: خدا کی قسم وہ راہ جس پیروی کا امر، خداوند عالم نے آپ کو دیا ہے وہ ہم ہیں اور خداوند عالم کے اس قول "وجادلهم بالتی هی احسن" سے مراد، قرآن مجید ہے_

ابراہیم علیه‌السلام :حضرت ابراہیم علیه‌السلام کی روش تبلیغ

اتمام حجت:اتمام حجت کے اسباب ۱۶

اسلام :اسلام کا احساسات کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ۱۱; اسلام کا عقل کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ۱۱; اسلام کا علم کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ۱۱; اسلام کی وسعت کے ارکان ۱۴; اسلام کے خصوصیات ۱۱

اطاعت:ائمہ طاہرین علیه‌السلام کی اطاعت ۱۹

اللہ تعالی:اللہ تعالی کا علم ۱۸; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار ۲

انسان:انسان کی معنوی ضرورتیں ۹

برہان:برہان عقلی کی اہمیت ۹

تبلیغ:تبلیغکا مخاطبین کی مناسبت سے ہونا ۴; تبلیغ کی تاثیر کے موانع ۵; تبلیغ کی روش ۳،۵،۶،۱۰; تبلیغ کے ارکان ۱۴; تبلیغ کے ضرر کوپہچاننے ۵; تبلیغ کے وسائل ۸; تبلیغ میں احساسات ۱۰; تبلیغ میں احسن مناظرہ ۵،۶; تبلیغ میں انعطاف پذیری ۵; تبلیغ میں برہان ۱۰; تبلیغ میں حکمت ۶،۸،۱۵; تبلیغ میں مختلف روشوں سے استفادہ کرنا ۱۶; تبلیغ میں موعظہ ۶،۱۵

ثقافت:ثقافت کی اہمیت ۱۴

حقائق:حقائق کو بیان کرنے کی روش ۱۳

---

۱) کافی، ج۵، ص۱۳، ح۱، نور الثقلین، ج ۳، ص ۹۵، ح ۲۶۵_

حکمت: حکمت سے استفادہ ۱۵; حکمت کی قیمت ۸

دعوت: دعوت کی روش ۲، ۱; دعوت میں برہان ۹، ۱; دعوت میں حکمت ۱; دعوت میں موعظہ ۹، ۱

دین: دین کی تبلیغ ۳; دین کی روش بیان کرنے کا طریقہ ۱۳

روایت: ۱۹

سبیل اللہ: سبیل اللہ سے مراد ۱۹; سبیل اللہ کا عقل سے ہم آہنگ ہونا ۱۱; سبیل اللہ کا علم سے ہم آہنگ ہونا ۱۱; سبیل اللہ کی خصوصیات ۱۱; سبیل اللہ کی طرف دعوت ۹، ۳، ۲، ۱

شرعی ذمہ داري: شرعی ذمہ داری کا تمام افراد کے لیے ہونا ۳

قرآن: قرآن کے ساتھ مجادلہ و مناظرہ ۱۹

کفار: کفار کے ساتھ مجادلہ و مناظرہ ۷

گمراہ: گمراہوں کا علم ۱۸

مبلغین: مبلغین کا کردار ۱۷; مبلغین کی ذمہ داری ۶

مجادلہ: بہترین انداز میں مجادلہ ۱۳، ۷، ۱۹، ۱۵; مجادلہ کی روش ۱۳

محمد ﷺ: محمد ﷺ کا مجادلہ و مناظرہ ۷; محمد ﷺ کی دعوتیں ۲; محمد ﷺ کی ذمہ داري ۱، ۷; محمد ﷺ کے تکامل کے آثار ۲

مشرکین: مشرکین کے ساتھ مجادلہ

موعظہ: موعظہ سے استفادہ ۱۵; موعظہ کے شرائط ۱۲; موعظہ میں روش شناسي ۱۲

مہتدین: مہتدین کا علم ۱۸

میلانات: سبیل اللہ کی طرف میلان کا زینہ ۹

نیاز مندی و ضرورتیں: موعظہ کی ضرورت ۹

ہدایت: ہدایت سے محروم لوگ ۱۷

آیت ۱۲۶

﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرينَ﴾

اور اگر تم ان کے ساتھ سختی بھی کرو تو اسی قدر جس قدر انھوں نے تمھارے ساتھ سختی کی ہے اور اگر صبر کرو تو صبر بہرحال صبر کرنے والوں کے لئے بہترین ہے_

۱_ دشمن کے ساتھ مقابلہ بالمثل کے سلسلہ میں عدالت و انصاف کی رعایت کرنا ضروری ہے_

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به

۲_ قصاص اور مقابلہ بالمثل میں ہرلحاظ سے مساوات کی رعایت ضروری ہے_

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عو قبتم به

۳_ کفار کو دین اسلام کی دعوت دیتے وقت یہ امکان بھی موجود ہے کہ وہ مسلمانوں پر ظلم و ستم کریں_

ادع الى سبيل ربّك ...او عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به

۴_ قصاص اور مقابلہ بالمثل ، اسلام میں قابل قبول امور ہیں_وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به

۵_ قصاص اور بالمثل مقابلہ کرنے کی بجائے صبر و شکیبائي سے کام لینا ،زیادہ باعظمت اور مفید ہے_

انّ عاقبم فعا قبوا ...ولن صبرتم لهو خير للصابرين

۶_ تبلیغ دین اور لوگوں کو ہدایت کرنے کا نتیجہ ، دشمنوں کی طرف سے اذیت و آزار اور استقامت کی ضرورت ، صبر و شکیبائي اور عفو ودر گذر ہے_

ادع الى سبيل ربّك ...ان عاقبتم ...ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

۷_ اسلام کی دعوت دیتے ہوئے مؤمنین کا عظیم نفع اور صلاح اس میں ہے کہ وہ صبر سے کام لیں اور دشمن سے مقابلہ بالمثل یا انتقام لینے میں عجلت کا مظاہرہ نہ کریں_ادع الى سبيل ربّك ...وان عاقبتم فعاقبوا ...ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

۸_ دشمن کو معاف کردینا اور اس کی دی گئي اذیتوں اور تکالیف سے صرف نظر کرنا ، ایک انتہائي مشکل امر ہے جو کہ صبر و شکیبائی کا تقاضا کرتا ہے_و عاقبتم فعا قبوا ...ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

۹_"عن على بن الحسين عليه السلام ...و اما حق من ساء ك القضاء على يديه بقول ا و فعل فان كان تعمد ها كان العفو ا ولى بك لما فيه له من القمع و حسن الا دب ... قال عزّوجل " ...ولئن صبرتم لهو خير للصابرين" ...فان لم يكن عمداً لم تظلمه ..."[۱]

امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ ...جس شخص کی بات یا کسی عمل سے تجھے نقصان پہنچا ہو اس کا تجھ پر یہ حق ہے کہ اگر اس نے جان بوجھ کر تیرے ساتھ برائي کی ہو تو تیرے لیے بہتر ہے کہ اسے معاف کردے اس لیے کہ یہ معاف کرنا سبب بنے گا کہ وہ شخص برائي کرنے سے اجتناب کرلے اور ایک نیک انسان بن جائے ... خداوند عالم فرماتا ہے:"...ولئن صبرتم لهو خير للصابرين ..." اور اگر اس نے جان بوجھ کر برائي نہیں کی (تو معاف کرنے کی وجہ سے) تونے اس پر کوئي ظلم نہیں کیاہے_

اسلام :اسلام کی دعوت دینے میں صبر ۷

انتقام :انتقام میں صبر ۷

تبلیغ:تبلیغ کے آثار ۶; تبلیغ میں صبر ۶،۷; تبلیغ میں عفو ۶

دشمن:دشمنوں کو معاف کرنا ۸; دشمنوں کی اذیتوں پر صبر ۸، ۹; دشمنوں کی اذیتوں کا زمینہ ۶;دشمنوں کے ساتھ مقابلہ بالمثل ۱،۷

دین:دین کی دعوت دینے کے آثار ۳

روایت:۹

۱) تحف العقول ص ۲۷۱، فراز ۳۸، بحارالانوار، ج ۷۱، ص ۲۰، ح ۲_

صبر:صبر کی اہمیت ۷; صبر کی فضیلت ۵; صبر کی قیمت ۵;صبر کے آثار ۷

عدالت:عدالت کی اہمیت ۱،۲

عفو:عفو کی سختی ۸، عفو کی قیمت ۹

قصاص:قصاص کا شرعی ہونا ۴; قصاص کی قیمت ۵; قصاص کے شرائط ۲;قصاص میں عدالت ۲

کفار:کفار کے ستم کرنے کا زمینہ ۳

مؤمنین:مؤمنین کے مصالح ۷

مقابلہ بالمثل :مقابلہ بالمثل کا شرعی ہونا ۴; مقابلہ بالمثل کی قیمت ۵; مقابلہ بالمثل کے شرائط ۱،۲; مقابلہ بالمثل میں صبر ۷; مقابلہ بالمثل میں عدالت ۱،۲

ہدایت:ہدایت کے آثار ۶

آیت ۱۲۷

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللهِ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ﴾

اور آپ صبر ہی کریں کہ آپ کا صبر بھی اللہ ہی کی مدد سے ہوگا اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور ان کی مکاریوں کی وجہ سے تنگدلی کا بھی شکار نہ ہوں_

۱_ دشمنوں کے آزار و اذیت کے مقابلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کا وظیفہ صرف یہ تھا کہ وہ صبر و شکیبائي سے کام لیں انہیں مقابلہ بالمثل کرنے کی اجازت نہیں تھي_ادع الی سبیل ربّك ...وان عاقبتم فعا قبواو اصبر

گذشتہ آیت میں خداوند عالم نے تمام مسلمانوں کو مقابلہ بالمثل کرنے کی اجازت دی ہے_ لیکن اس آیت میں صرف پیغمبر اکرم ﷺ کو خطاب کیا ہے اور انہیں مخصوصاً صبر و استقامت کا حکم دیا ہے_ ان دونوں آیات کے باہمی ربط سے مندجہ بالا معنی حاصل ہوتا ہے_

۲_ دینی مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ وہ تبلیغ کی راہ میں پائیدار اور دشمنوں کی اذیت و تکلیف کے مقابلے میں استقامت کا مظاہرہ کریں_ادع الی سبیل ربّك ...ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین واصبرو ما صبرك الاّ باللہ

۳_ پیغمبر اکرم ﷺ کا وظیفہ ہے کہ دشمنوں کو دعوت دیتے وقت برترین اور باعظمت ترین راستوں پر گامزن اور ان کا انتخاب کریں_ولئن صبرتم لهو خير للصابرين واصبر

مندرجہ بالا معنی اس بناء پر ہے کہ گذشتہ آیت میں مسلمانوں کے لیے قصاص اور صبر دونوں کی اجازت دی گئی ہے لیکن اس آیت میں شخص پیغمبر اکرم ﷺ کے لیے اور صرف صبر کو جو کہ برترین راستہ ہے مشخص کیا گیا ہے_

۴_ دشمنان دین کی آزار و اذیت کے مقابلے میں صبر و استقامت موثرترین جوابی کا روائی اور تبلیغ دین کے لیے بہترین راستہ ہے_ادع الی سبیل ربّك ...وان عاقبتم ...ولئن صبرتم لهو خير للصابرين _ واصبر

۵_ دشمنان دین کی اذیت و تکلیف کے مقابلہ میں صبر و استقامت ، صرف خداوند عالم کی عنایت و مدد کے زیر سایہ حاصل ہوتے ہیں_ولئن صبرتم لهو خير للصابرين _ واصبرو ما صبرك الا بالله

٦_ دشمنوں کے ظلم ستم کے مقابلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کا صبر و شکیبائی ، خداوند عالم کی مدد اور توفیق کا محتاج ہے_ واصبرو ما صبرك الا بالله

۷_ دشمنان دین کی اذیت و تکلیف اور ستم ، بہت زیادہ سخت اور اس کو برداشت کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کے لیے بہت دشوار تھا_واصبر وما صبرك الاّ بالله

چونکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے : کہ اے پیغمبر اکرم ﷺ تیرا صبر صرف توفیق الہی کی وجہ سے ہے ، اس سے مندرجہ بالا معنی حاصل ہوتا ہے_

۸_ پیغمبر اکرم ﷺ ، کفار کے حق کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے بہت پریشان اور غمگین تھے_ولا تحزن عليهم

۹_ کفار کی طرف سے مؤمنین کو شکنجہ اور اذیت دینے پر پیغمبر اکرم ﷺ سخت پریشان اور متاثر ہوتے تھے_

ولا تحزن عليهم مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ "علیہم" کی ضمیر کا مرجع مؤمنین ہوں جو کہ مکّہ کے کفار اور مشرکین کی طرف سے سخت شکنجہ و اذیت میں بتلاء تھے_

۱۰_ کفار کے کفر اور حق قبول نہ کرنے پر، پیغمبر اکرم ﷺ کو جو غم و حزن تھا خداوند عالم نے انہیں اس پر دلداری و تسلّی دی ہے_ولا تحزن عليهم

۱۱_ لوگوں کی ہدایت پر پیغمبر اکرم ﷺ کو بہت زیادہ اشتیاق تھا_ولا تحزن عليهم

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کفار کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ کا حزن و ملال اس وجہ سے تھا کہ وہ لوگوں کی ہدایت کو بہت زیادہ چاہتے تھے اگر پیغمبر اکرم ﷺ کی یہ چاہت نہ ہوتی تو ان میں حزن ملال بھی موجود نہ ہوتا_

۱۲_ پیغمبر اکرم ﷺ کی دعوت اور ہدایت کے مقابلہ میں کفار کا دائماً مکر و حیلہ سے کام لینا_

ولا تك فى ضيق مّما يمكرون

۱۳_ کفار کے مسلسل مکر و حیلہ پر پیغمبر اکرم ﷺ کا حزن و ملال_ولا تك ضيق ممّا يمكرون

۱۴_ دشمن کی اذیت و تکلیف اور ستم کے مقابلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ ، صبر و تحمل کے اعلی ترین مرتبہ پر فائز تھے_

واصبر ... ولا تحزن عليهم و لا تك فى ضيق ممّا يمكرون

چونکہ صبر اختیار کرنا ، صرف پیغمبر اکرم کے ساتھ مخصوص تھا اورانہیں اس کا حکم تھا اور ان کا صبر، الہی مدد اور عنایت کی روشنی سے میسر تھا_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا صبر ایک مخصوص اور عظیم الشان تھا_

الله تعالي: الله تعالی کی امداد کے آثار ۵; الله تعالی کی توفیقات کی اہمیت ٦

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۴; تبلیغ میں صبر ۲

دشمن: دشمن کی اذیتوں پر صبر ۱۴،۵،۴،۲،۱; دشمنوں کے ساتھ روش کا طریقہ کار ۴،۳

دین: دشمنان دین کی اذیت کی سختی ۷

صابر: ۱۴

صبر: صبر کے مراتب ۱۴

کفار: کفار کی چالوں اور فریبوں کا دائمی ہونا ۱۳،۱۲ کفار کے حق کو قبول نہ کرنے پر غمگین ہونا ۱۰،۸; کفار

کے شکنجے ۹

مبلغین: مبلیغن کی ذمہ داری ۲

محمد ﷺ : محمد ﷺ اور لوگ ۱۱; محمد ﷺ کا صبر۱،۱۴; محمد ﷺ کو دلداری ۱۰; محمد ﷺ کی خواہش وچاہت ۱۱; محمد ﷺ کی دعوتوں کی روش ۳;

محمد ﷺ کی دعوتیں ۱۲; محمد ﷺ کی ذمہ داری ۱،۳; محمد ﷺ کي ضرورتیں ۶; محمد ﷺ کی مشکلات ۷; محمد ﷺ کی ہدایت گری ۱۱،۱۲; محمد ﷺ کے صبر کا زینہ ۶; محمد ﷺ کے غمگین ہونے کے اسباب ۸،۹،۱۲

مسلمان: صدر اسلام میں مسلمانوں کو شکنجہ ۹

نیازمندی و ضرورتیں: خداوند عالم کی امداد کی ضرورت ۶

آیت ۱۲۸

﴿إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ﴾

بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنھوں نے تقوی اختیار کیا ہے اور جو نیک عمل انجام دینے والے ہیں _

۱_ خداوندعالم کی حمایت اور لطف، متقی لوگوں کے ساتھ ہے _انّ الله مع الذين اتقوا

۲_ خداوندعالم کی حمایت اور لطف، نیک لوگوں کے شامل حال ہوتا ہے_انّ الله مع ...الذين هم محسنون

۳_ مقابلہ بالمثل کرتے ہوئے عدالت کی رعایت یا معاف و درگذر کردینا ، تقوی و احسان کی علامت اور خداوند عالم کی حمایت جلب کرنے کے اسباب ہیں_

وان عاقبتم فعا قبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم ...ان الله مع الذين اتقوا و الذين هم محسنون

۴_ تبلیغ دین اور لوگوں کو ہدایت کرنے میں صبر اختیار کرنا ، تقوی اور احسان ہے _

ادع الی سبیل ...واصبر ...ان اللہ مع الذین اتقّوا والذین ہم محسنون

۵_ہدایت کرنے والے اوردین کے صابر مبلغین کو دشمنوں کے آزار و اذیت اور فریب وچالوں کے مقابلہ میں خداوند عالم کی حمایت و لطف، شامل حال تھا_واصبر ...انّ اللہ مع الذین اتقوا و الذین ہم محسنون

٦_ احسان اور تقوی اختیار کرنا خداوند عالم کی حمایت و عنایت جلب کرنے کے دو اسباب ہیں_

انّ اللہ مع الذین اتقّوا والذین ہم محسنون

تقوی اختیار کرنا اور احسان ، ہردو کو مستقل جملوں کی صورت میں ذکر کرنا، اس نکتہ کو بیان کرہا ہے کہ یہ دونوں ، خداوند عالم کی حمایت جلب کرنے کے مستقل اسباب ہیں_

۷_ دشمن سے انتقام لیتے وقت ،عدل و انصاف کی رعایت کرنا، تقوی اختیارکرنے کے مصادیق میں سے ہے_

وانّ عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم ...انّ اللہ مع الذین اتقوا

۸_ تبلیغ دین کی راہ میں دشمن کو معاف کردینا اور انتقام و مقابلہ بالمثل سے چشم پوشی کرنا، احسان کے مصادیق میں سے ہے_وان عاقبتم فعاقبوا ...ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین ...ان اللہ مع ...والذین ہم محسنون

۹_ متقی اور نیک لوگوں کے لیے خداکی حمایت پر توجہ کرنا، نفسیاتی دباؤ میں جانے سے مانع ہے_

ولا تک فی ضیق ممّا یمکرون _انّ اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

۱۰_ مختلف رسوم و جاہلانہ اخلاق میں مبتلاء انسانوں کی تربیت اور انہیں ان سے نجات دینا ، خصوصی تربیتی مراحل کی رعایت کا محتاج ہے_وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر ...واصبر ...ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

جملہ "ان عاقبتم ..."یہ انتقام اور مقابلہ بالمثل کی محدودیت کو بیان کرہا ہے جو کہ تربیتی کام کا نقطہ آغاز ہے اس لیے صبر اختیار کرنے اور انتقام سے دستبردار ہونے کی تاکید ہے اور اس کے بعد تقوی اور احسان کا مرحلہ بیان کیا گیا ہے_ ان نکات کو اس ترتیب سے بیان کرنا، مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہے_

احسان:احسان کے آثار٦; احسان کے علامات ٣; احسان کے موارد۸،۴

اللہ تعالي:اللہ تعالی کی حمایت کے اسباب۳،۶; اللہ تعالی کے لطف کے اسباب ۶

اللہ تعالی کی حمایت :اللہ تعالی کی حمایت کے شامل حال افراد ۱،۹،۵،۲

انتقام:انتقام سے درگذر کرنا۸; انتقام میں عدالت ۷

تبلیغ:تبلیغ میں صبر ۴

تربیت:تربیت کی روش ۱۰

تقوی :تقوی کے آثار ۶; تقوی کے علامات ۳; تقوی کے موارد ۷،۴

جہلائ:جہلاء کی تربیت ۱۰

دشمن:دشمن سے انتقام۷; دشمن سے درگذر کرنا ۸

ذکر:اللہ تعالی کی حمایت کے ذکر کے نفسیاتی آثار ۹

لطف خدا:لطف خدا کے شامل حال افراد ۵،۲،۱

لوگ:لوگوں کی ہدایت ۴

مبلغین:مبلغین کے فضائل ۵

متقی لوگ:متقی لوگوں کی حمایت ۹; متقی لوگوں کے فضائل ۱

محسنین:محسنین کی حمایت ۹; محسنین کے فضائل ۲

مشکلات :نفسیاتی مشکلات کے موانع ۹

مقابلہ بالمثل:مقابلہ بالمثل سے درگذر کرنا ۸،۳; مقابلہ بالمثل میں عدالت ۳

ہدایت کرنے والے :ہدایت کرے والوں کے فضائل ۵

اشاریوں سے استفادہ کی روش

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تک آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمایئے

۱) فرعی عناوین ، اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تک پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان ، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائے۔

۲) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیاگیا ہے جو مناسب تر ہے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں (ر_ ک) (رجوع کیجئے) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً :

آگ :ر_ ک آتش

۳) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تا ہم خود کسی اور عنوان کے تحت آئے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً :

آرزو:ر_ ک انبیاء، انسان و ...

۴) وہ الفاظ و موضوعات جو ایک دوسرے کے نزدیک ہیں اور ایک موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور مؤثرہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیزر_ک (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائی کی گئي ہے مثلاً آخرت : نیزر، ک ایمان ، دنیا ، قیامت ، معاد_ یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے ۔

۵) وہ اشاریے جنہیں " اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایک خاص رابطہ پایا جاتا ہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفاہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں مؤثر ہے جیسے "ایمان اور عمل" (چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفاہیم کی بجائے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب" اور "کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں " ایمان"، " آنحضرت" اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے۔

٦) بسا اوقات ایک عنوان کو اسکے مفاہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بنا پر کئی اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کردیا گیا ہے تا کہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہوسکیں مثلاً "آیات خدا، اسما و صفات، توحید اور خدا" اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے۔

۷) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت "_" مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئی ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب (اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتا ہے جیسے ایثار: _کا اجر، _کی قدر و قیمت، _کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکاروں کا اعراض یہ ہوجائے گا آنحضرت ﷺ کے پیروکاروں کا اعراض وغیرہ۔

ملاحظات:

۱) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبر ان آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیں بلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔

۲) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریوں کے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کردیئے گئے ہیں تا کہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہوجائے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائے۔

اشاریے (۱)

"آ"

آبرو:_کی حفاظت ;_کی ہتک ، اس کے موانع ،۱۵/ ۶۹;اس کا فطرتی ہونا ،۱۵/۶۹;اس کی اہمیت ،۱۵/۶۹
نیز ر_ک لوط علیہ السلام
آگ:دنیاوی _ اس کی خصوصیات ،۱۵/۲۷ ; زہریلی _ ،۱۵/۲۷نیز ر_ک جن ، جہنم
آثارقدیمہ :_سے عبرت ،۱۵/ ۷۹ ;_کی حفاظت ،۱۵/۷۹نیز ر_ک اصحاب ایکہ ،ظالم افراد، قوم لوط علیہ السلام اور مکہ
آخرت:_کا آسمان ،۱۴/۴۸ ;_کو جھٹلانے والے ۱۶/ ۶۰،۲۴ ;_کی اہمیت ،۱۶/ ۳۰ ;_کی خصوصیات ۱۴/۱۶،۳۱ /۱۰۹_کی دنیا پر برتری ،۱۶/ ۳۰ ;;_کی زمین ،۱۴/ ۴۸ ;_کی قدر و قیمت ،۱۵/۸۵ ;_ میں اخروی مقامات اس کا سبب ۱۶/ ۱۲۲ ;_میں حقائق کا ظاہر ہونا ،۱۶/۱۰۹ ;_میں دوستی ، ۱۴/ ۳۱ ;_میں قطع تعلقات ۱۴/۳۱ ; میں معاملہ ۱۴/ ۳۱ ;_ ان کے دعوے،۱۶/۲۴ ;ان کا استکبار،۱۶ /۲۲ ; ان کا انذار،۱۶/۲۳ ; ان کی خباثت ،۱۶/۶۰ ;ان کی تہمتیں،۱۶/ ۲۴ ;ان کا حق کو قبول نہ کرنا۱۶/ ۲۲ ; ان کے اسرار ۱۶/۲۳ ; ان کی خودپسندی ۱۶/ ۲۴ ;ان کی محرومیت ۱۶/ ۲۳
نیز ر_ک آخرت فروشی ، ایمان ، دنیا ، ذکر ، صالحین ، عمل ، غفلت ، کفراور مشرکین
آخرت فروشي:

_کی ناپسندیدگی ۳/۱۴ ;_کے آثار ۳/۱۴ نیز ر_ک آخرت اور کفار

آسودہ حال افراد: _کا انذار، ۱۶/ ۱۱۲ نیز ر_ک قائدین

آدم علیہ السلام : _کے سامنے پہلا سجدہ کرنے والا ،۱۵/ ۳۰; _کی تحقیر ۱۵/ ۳۳; _کی خلقت ،۱۵/ ۲۹; _کے سامنے سجدہ ;اس کا ترک ،۱۵/ ۳۲،۳۳ ;_کو ترک کرنے کے آثار ۱۵/ ۳۵، ۳۹; _کے سامنے ملائکہ کا سجدہ ۱۵/ ۲۹،۳۰; اس کا زمانہ ،۱۵/ ۳۰;اس کی مدت ۱۵/ ۳۰; _کی نسل ، اس میں اضافہ ۱۵/ ۴۰; _میں نفخ روح ۱۵/ ۳۰ نیز ر_ک ابلیس

آرام و سکون:معاشرتي_ ، اس کے آثار ،۱۶/ ۱۱۲; اس کی اہمیت ،۱۶/ ۸۰; _کے اسباب ،۱۴/ ۲۷، ۱۵/ ۹۸، ۱۶/ ۸۰ نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام گھر، زمین اور نعمت

آرزو: باطل_، اس کے آثار ۱۵/ ۳; مسلمانی_ ۱۵/ ۲; ناپسندیدہ_ ،۱۵/ ۳ نیز ر_ک کفار

آزاد افراد: _پر انفاق ،۱۶/ ۷۵; _کی خصوصیات ۱۶/ ۷۵

آزادي: _کا سرچشمہ ،۱۶/ ۷۱ نیز ر_ک ، عقیدہ، قیامت ، متقین اور نعمت

آزمایش: ر_ک ، آزمایش اور امتحان

آسائش: _کے آثار ،۱۶/ ۱۱۲; _کی اہمیت ،۱۶/ ۸۰; _کی بقاء ، اس کے عوامل ۱۶/ ۱۱۴; _کا سرچشمہ ۱۶/ ۸۰ نیز ر_ک اہل بہشت ، متقین اور سفر

آسمان: _کے برج ،۱۵/ ۱۶ ; _کی تبدیلي ، ۱۴/ ۴۸; اس کا فلسفہ ۱۴/ ۵۱; _کی زینت ،۱۵/ ۱۶ ; _کا تعدّد ،۱۴/ ۲، ۱۰، ۱۹، ۳۲، ۱۵،۴۸/ ۸۵، ۱۶/ ۳۱، ۲۹، ۵۲; ان کی فضا ۱۶/ ۷۹; ان کا خالق، ۱۴/ ۱۰، ۱۶،۳۲/ ۳; _کی خبریں ،۱۵/ ۱۸ ; _کی خلقت ۱۴/ ۳۲،۱۹، ۱۶/ ۳; ان کی حقانیت ۲۵/ ۸۵; _ان کی عظمت ۱۴/ ۱۹; ان کا مقصد ،۱۴/ ۱۹; _کے دروازے، ان کی وسعت ۱۵/ ۱۴، ۱۵; _کا شگافتہ ہونا ۱۴/ ۱۰ ; _کا غیب، ۱۶/ ۷۷; _کے فوائد ۱۴/ ۳۲ ، ۱۶/ ۲۲ ، ۱۶/ ۶۵،۱۰/ ۷۳; کی حفاظت ، ۱۵/ ۱۷، ۱۸ ; _کے موجودات ، ان کا مالک ،۱۴/ ۲

نیز ر_ک آخرت ، ابلیس ، زمین پر رینگنے والے ، ذکر، شیطان، شیطان اور قیامت

آفت پذیری : ر_ک انسان // آفت کی پہچان: ر_ک تبلیغ ، معاشرے، دین اور شخصیت

آل ابراہیم: ۱۴/ ۳۶

آل فرعون:_کا ظلم ،۱۴/ ٦؛_کے شکنجے ۱۴/ ٦نیز ر_ک فرعون اور فراعنہ

آل محمد ﷺ ۱۴/ ۳٦:_کی پیروی ، اس کے آثار ۱۴/ ۳٦؛_کی ولایت ، اس کے آثار ۱۴/ ۳٦نیز ر_ک ائمہ عليه السلام اور محمد ﷺ //آرزوئیں :ر_ک آرزو

آیات خدا۱٦/ ۷۲:آفاقی آیات ۱۴/ ۳۳،۳۲،۱۹،۱۰، ۱۵/ ۱٦، ۱۹، ۲۲، ۱٦/ ۳، ۱۱، ۱۰، ۱۲، ٦۷،٦۵،۴۸،۱۳، ٦۹، ۷۹، ۸۱؛ ان کا درک ۱۴/ ۱۹، ان کی طرف تشویق ۱٦/ ٦۷ ؛آیات انفس، ۱۵/ ۲٦؛_سے استفادہ اس کی شرائط ۱٦/ ٦۷، ٦۹، ۷۹؛_سے اعراض، ۱۵/ ۸۱، ۱٦/ ۷۲، اس کی سزا ۱۵/ ۸۳؛_کی وضاحت ۱٦/ ۸۲؛_کی تکذیب ، اس کے آثار ۱۵/ ۸۳؛ _کا درک ، ۱٦/ ٦۵؛ اس کا سبب ، ۱۴/ ۱۵، ۱٦/ ۱۱؛ اس کی شرائط ۱۴/ ۱٦،۵/ ٦۷؛_کی شناخت ۱۵/ ۷۷؛ اس کا سبب ۱۵/ ۷۵؛_کو جھٹلانے والے ۱۵/ ۱٦،۱۳/ ۱۰۵،۱۰۴؛_کے موارد ۱۵/ ۷۲، ۷۷، ۱٦/ ٦٦؛_کا نقش ۱۴/ ۵
نیز ر_ک ابراہیم عليه السلام ،انگور، ایاّم اللہ ، بارش، تعقّل، اونٹ ،حیات ، خرما، عقلمند افراد، قوم ثمود، قوم لوط، گائے ، گنہگار افراد، گوسفند، نباتات، لوط عليه السلام ، موت

آیات الاحکام:ر_ک احکام

آئندہ زمانے کے افراد:_کا علم ،۱۵/ ۲۵،۲۴

آئین:ر_ک دین

"۱"

ائمہ عليه السلام :_سے سوال ۱۴/ ۲۵؛_کا علم ۱۴/ ۲۵؛_کے فضائل۱۴/ ۷۲،۱٦،۳۷؛_کے مقامات ۱۴/ ۲۴
نیز ر_ک :آل محمد ﷺ ، اطاعت ، امام علی عليه السلام ،امام مهدي عليه السلام اور نعمت
ابتلائ: سختی میں_؛ اس کے آثار ۱٦/ ۵۳نیز ر_ک بنی اسرائیل

ابراہیم عليه السلام :_صالحین کے زمرہ میں ۱٦/ ۱۲۲؛_حنیف ۱٦/ ۱۲۰؛_ اور شرک ۱٦/ ۱۲۰، ۱۲۳؛_اور قوم لوط کا عذاب ۱۵/ ۵۸؛_ اور ملائکہ ۱۵/ ۵۴، ۵۷، ۵۸؛_کا اخلاص،۱٦/ ۱۲۰؛_کا ادب ۱۴/ ۳٦؛_کا استغفار ۱۴/ ۴۱؛_کا اضطراب ۱۵/ ۵۲؛ اس کا سبب ۱۵/ ۵۲؛_کی میانہ روي،۱٦/ ۱۲۰، ۱۲۳؛_کا اقرار ۱۴/ ۳۸؛_کو نمونہ عمل بنانا ،۱۴/ ۳٦؛_کا امت ہونا ، ۱٦/ ۱۲۰؛ اس کا فلسفہ ۱٦/ ۱۲۰؛_کی امیدواري۱۴/ ۱۵،۳٦/ ۵٦؛_کی اطاعت، ۱٦/ ۱۲۰ ؛ اس کے آثار ،- ۱٦/ ۱۲۱، ۱۲۲؛_کا آل ابراہیم عليه السلام کا اہتمام کرنا ۱۴/ ۳۱؛_کا مکہ کے امن کا اہتمام کرنا ،۱۴/ ۳۵؛_

کا توحید کیلئے اہتمام ۱۴/ ۴۱; _کا اہتمام عبادت ۱۴/ ۴۱; _کا اولاد کیلئے اہتمام ۱۴/ ۳۶، ۴۱; _کا محبت خدا کا اہتمام ۱۴/ ۳۶; _کا نماز کیلئے اہتمام ۱۴/ ۴۰; _کے زمانہ میں بت پرستی، ۱۴/ ۳۵; _کا انتخاب ۱۶/ ۱۲۱; اس کے اسباب ۱۶/ ۱۲; _کو بشارت ۱۵/ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۷; _کا بشر ہونا ۱۵/ ۵۷; _کی فکر ۱۴/ ۳۶; _کے والد ۱۴/ ۴۱; ان کا ایمان ۱۴/ ۴۱; ان کی توحید ۱۴/ ۴۱; _کا بیٹا، اس کے مقامات ۱۵/ ۵۳; _کی پرستش ۱۵/ ۵۴، ۵۸، ۵۷; _کے پیروکار، ان کی محبوبیت ۱۴/ ۳۶; _کی پیروی، اس کا فلسفہ ۱۶/ ۱۲۳; _کا بڑھاپا ۱۵/ ۵۵; _کی تاریخ ۱۵/ ۵۹; اس کا سبب ۱۵/ ۵۲; _کا تضرّع، ۱۴/ ۳۷; _کا تعجب، ۱۵/ ۵۶، ۵۴; اس کا فلسفہ ۱۵/ ۵۶; _کا منزّہ ہونا ۱۶، ۱۲۰، ۱۲۳; _کی توحید، ۱۶/ ۱۲۳; اس کی توحید عبادی ۱۶/ ۱۲۳، ۱۲۰; _کو وصیت ۱۵/ ۵۵; _کی حق طلبی ۱۶/ ۱۲۳، اس کے آثار ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۶; _کا حلم ۱۴/ ۳۶; _کی حمد وثناء ۱۴/ ۳۹; _کا خاندان، اس کا اضطراب، ۱۵/ ۵۲; اس کا خوف ۱۵/ ۵۲; _کی خواہشات ۱۵/ ۵۴; _سے سکون کی درخواست ۱۵/ ۵۳; _کی دعا ۱۴/ ۳۵، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶; اس کی اجابت ۱۴/ ۳۹; اس کی قبولیت ۱۴/ ۴۰، اس کا فلسفہ ۱۴/ ۳۶; _کو تسلّی، ۱۵/ ۵۳; _کا دین، ۱۶/ ۱۲۰، ۱۲۳; اس میں اختلاف ۱۶/ ۱۲۴، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۱۲۰، ۱۲۳، اس کی پیروی، ۱۶/ ۱۲۳; اس کی پیروی کے آثار ۱۶/ ۱۲۳; اس کی خصوصیات، ۱۲۳، ۱۶; _پر سلام ۱۵/ ۵۲; _کا شرک سے مقابلہ، ۱۴/ ۳۶، ۳۵; اس کے آثار ۱۶/ ۱۲۲، ۱۲۱; _کی شکرگزاری ۱۶/ ۱۲۱; اس کے آثار، ۱۶/ ۱۲۱، ۱۲۲; _کی صفات، ۱۵/ ۵۲، ۵۷، ۱۶/ ۱۲۱; _کی عبادات، ان کا دوام ۱۶/ ۱۲۰: _کا عقیدہ، ۱۵/ ۱۶، ۵۶/ ۱۲۳; _کے علائق، ۱۵، ۵۳; _کا علم ۱۵/ ۵۸; اس کا دائرہ کار، ۱۵/ ۵۷; _کی اولاد ۱۴/ ۳۹، ۳۵; ان کا تعدّد ۱۴/ ۳۵; ان کی توحید ۱۴/ ۳۵; وہ اور بت پرستی، ۱۴/ ۳۵; بڑا بیٹا ۱۴/ ۳۹; _کی اولاد، ۱۴/ ۳۹، ۱۵/ ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷; _کے فضائل ۱۴/ ۳۶، ۳۷، ۱۵/ ۵۳، ۱۶/ ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰; _کا قصہ، ۱۴/ ۳۷، ۱۵/ ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۷، ۵۸، ۱۶/ ۱۲۰; اس سے آگاہی، ۱۵/ ۵۱; اس میں خدا کی نشانیاں، ۱۵/ ۷۵; اس کے بیان کی اہمیت ۱۵/ ۵۱; اس کی اہمیت ۱۵/ ۵۱; اس کی تعلیمات ۱۴/ ۳۵; اس سے عبرت ۱۴/ ۳۵; اس کے فوائد، ۱۵/ ۵۱; _کی خدا سے کلام، ۱۴/ ۳۶; _کی ملائکہ سے گفتگو ۱۵/ ۵۲; _کی ماں، ۱۴/ ۴۱; _کے محبوب افراد، ۱۴/ ۳۶; _کے زمانہ کے لوگ، ان کی بت پرستی ۱۴/ ۳۶; ان کی گمراہی، ۱۴/ ۳۶; ان کی گمراہی کے اسباب، ۱۶/ ۳۶; _کا لوگوں سے سلوک، ۱۴/ ۴۱; _کے مقامات، ۱۶/ ۱۲۱; ان کے اخروی مقامات، ۱۶/ ۱۲۲; _کے مہمان، ۱۵/ ۵۱، ۵۳، ۵۲; ان کی اہمیت ۱۵/ ۵۱; ان کی ذمہ داری ۱۵/ ۵۷; ان کی خصوصیات ۱۵/ ۵۲; _کی مہمان نوازی، ۱۵/ ۵۲; _

کی نسل، اس کی مکہ میں سکونت ، ۱۴/ ۳۷; اس کی مکہ میں سکونت کا فلسفہ ۱۴/ ۳۷; اس کی بقاء ،۱۵/۳۵; اس کی توفیق کیلئے درخواست ، ۱۴/ ۳۷; اس کی محبوبیت کیلئے درخواست ، ۱۴/۳۷; اس کے لیے نعمت کی درخواست، ۱۴/ ۳۷; اس کی شکرگزاری ،۱۴/ ۳۷; اس کے فضائل ، ۱۵/ ۵۳; اس سے مراد ،۱۴/ ۳۷;_کی نعمتیں ، ۱۶/ ۱۲۲;_کا نقش،۱۶/ ۱۲۰ ;_کی پریشانی ، ۱۴/۳۶;_کے زمانہ میں نماز، ۱۴/۳۷;_پر ملائکہ کا نزول ، ۱۵/ ۵۲،۵۳;_کی خصوصیات ۱۶/۱۲۳،۱۲۰;_کی ہدایت ، ۱۶/ ۱۲۱; اس کے عوامل ۱۶/ ۱۲۱;_کی ناامیدی ،۱۴، ۱۵/ ۳۹، ۵۴نیز ر_ک :آل ابراہیم ؑ ، اسلام، انبیاء، تذکر، عقیدہ، قوم ابراہیم ؑ ،حضرت محمد ﷺ ،ملائکہ اور نماز

ابلیس:_ملائکہ میں سے ،۱۵/۳۱;_قیامت کے دن ، ۱۴/ ۲۲;_اور آدم ؑ ۱۵/ ۳۳;_اور آدم ؑ کو سجدہ ،۱۵/ ۳۱ ;_انسان کی خلقت کے وقت، ۱۵/ ۳۱;_کا اختیار۱۵/ ۳۱;_کا اخراج،۱۵/ ۳۴;_کے دعوے، ۱۵/ ۴۲;_کا ارادہ ۱۵/ ۳۱;_کی مہلت طلب کرنا، ۱۵/ ۳۶;اس کی اجابت،۱۵/ ۳۸، ۳۷;_کی گمراہی قبول کرنا ،اس کے آثار،۱۵/ ۴۲;_کا گمراہ کرنا ، ۱۵/ ۳۹، ۴۲، ۴۱، ۴۰; اس کا طریقہ ، ۱۵/ ۳۹; اس کا سبب ، ۱۵/ ۴۲; اس سے نجات کے شرائط ، ۱۵/ ۴۰; اس کے عوامل ، ۱۵/ ۳۹; اس کا دائرہ کار ، ۱۵/ ۴۰; اس کی جگہ ، ۱۵/ ۳۹;_کا اقرار، ۱۵/ ۳۹، ۳۶;_کا پیماں ، ۱۵/ ۳۶;_کی فکر ، ۱۵/ ۳۹، ۳۳;_کے پیروکار ، ۱۵/ ۴۲: ان کا جہنم میں ہونا ، ۱۵/ ۴۳; ان کی گمراہی ،۱۵/ ۴۲; ان کی مدّت ، ۱۵/ ۴۳; ان کو عذاب کا وعدہ ، ۱۵/ ۴۳;_کی پیروی ، اس کے آثار ،۱۵/ ۴۳;_کی برائت، ۱۴/ ۲۲:_کی نسلی تفریق ،۱۵/ ۳۳;_کا ترک سجدہ، ۱۵/ ۳۲; اس کے آثار ،۱۵/ ۳۴ ، ۳۵ ، ۳۹ ; اس کا انگیزہ ، ۱۵/ ۳۲، ۳۳; اس کے عوامل ، ۱۵/ ۳۳;_کا تکبّر، ۱۵/ ۳۳; اس کے آثار ،۱۵/ ۳۴;_کا شرعی وظیفہ ، ۱۵/ ۳۱;_کی جنس، ۱۵/ ۳۱;_کی دعا ، ۱۵/ ۳۶; اس کی اجابت،۱۵/ ۳۷;_کا رجم، اس سے مراد ۱۵/ ۳۴;_کی سرزنش ،۱۵/ ۳۲;_کا تسلّط، اس کا سبب ،۱۵/ ۴۲; اس کا دائرہ کار ،۱۵/ ۴۲; اس کے شامل حال افراد، ۱۵/ ۴۲; اس سے تحفظّ ۱۵/ ۴۲; اس کی نفي،۱۵/ ۴۲;_کا مردود ہونا ، ۱۵/ ۳۴، ۳۵، ۳۶;_کا عجز، ۱۵/ ۴۲;_کا دنیاوی عذاب ، ۱۵ / ۳۶ ;_کا عصیان،۱۵/ ۳۲، ۳۱; اس کے آثار ۱۵/ ۳۵، ۳۴; اس کا سبب ،۱۵/ ۳۲، ۳۳; اس کے آثار ،۱۵/ ۳۵، ۳۴; اس کا انگیزہ، ۱۵/ ۳۳، ۳۲; اس کے عوامل ،۱۵/ ۳۳;_کا عقیدہ ، ۱۵/ ۳۹، ۳۶;_کا علم ، ۱۵/ ۴۰، ۳۳;_کی عمر، اس کا خاتمہ، ۱۵/ ۳۸، اس کی طولانی عمر ، ۱۵/ ۳۷، ۳۶;_کا کفر، ۱۴/ ۲۲;_کی سزا، ۱۵/ ۳۹ ; اس کی اخروی سزا ،۱۵/ ۳۵; اس کی دنیاوی سزا ، ۱۵/ ۳۵;_کی خدا سے گفتگو ،۱۵/ ۳۲، ۳۷;_کی

گمراہی ، ۱۵/ ۳۹; اس کا سبب ، ۳۹/۱۵; اس کے عوامل ،۳۹/۱۵; پر نعت،۳۴،۳۵/۱۵;اس کا دن ،۳۵/۱۵;_ کا مواخذہ، ۳۲/۱۵;_کی محرومیت ، ۳۵/۱۵;_کی موت ،۳۸/۱۵;_کی مغضوبیت، ۳۵/۱۵;_کی مہلت ، اس کا فلسفہ ،۳۷،۳۸/۱۵;_سے نجات ، اس کے عوامل، ۴۲/۱۵;_کا آسمان میں نفوذ،۱۷/۱۵;_کا کردار، ۳۹/۱۵;_ کا وعدہ، اس کا تخلّف، ۲۲/۱۴;_کا سقوط، ۳۴/۱۵; اس کے عوامل، ۳۴/۱۵نیزر_ک کفار

اتحاد:_کا معیار، ۳۶/۱۴

اتفاق:ر_ک اتحاد

اتمام حجت:_کے اسباب ، ۱۲۵/۱۶;_ کا کردار، ۸۳/۱۵، ۱۱۳/۱۶نیزر_ک امتیں ، بدکار افراد، خدا ، ظالم افراد، عذاب، گہنکارافراد، قوم لوط علیہ السلام ، لوط علیہ السلام

اجبار:_کے آثار،۱۰۶/۱۶

اجر:ر_ک پاداش

اجرام فلکي:_کی اطاعت ، ۷۹/۱۶;_کی حرکت ، ۷۹/۱۶;_کا مطالعہ ، ۷۹/۱۶نیزر_ک ، سورج ، چاند، ستارے

احتضار:ر_ک کفار اور متقین

احسان:_کے آثار، ۳۰،۱۲۸/۱۶;_کی قدرو قیمت، ۳۰/۱۶;_کی اہمیت ،۹۰/۱۶;_کی پاداش، ۳۰/۱۶;_ کا ترک، اس کے آثار،۹۰/۱۶;_کا مفہوم، ۹۰/۱۶;_کے موارد، ۳۰،۱۲۸/۱۶;_کی نشانیاں ، ۱۲۸/۱۶نیزر_ک ، خدا، رشتہ دار، تعلّقات اور متقین

احکام:۱۵/۱۴،۱۶/۳۱،۹۳/۹۴،۹۲،۹۱،۷۵،۶۷،۱۴،۸،۷،۶، ۱۱۶،۱۱۵،۱۱۴،۱۰۶;_ ثانویہ،۱۰۶/۱۶، ۱۱۵، ان کا رفع، ۱۱۵/۱۶; اس کے شرائط ، ۱۱۵/۱۶;_کا تدریجی ہونا ۶۷/۱۶;_کی تشریع،۱۱۸/۱۶، ان کا سرچشمہ، ۱۱۵/۱۶;_ کا فلسفہ ۱۱۸/۱۶;_کی خصوصیات ۱۱۵/۱۶

(خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے)

اختلاف:_کا حل، اس کی اہمیت ،۳۹/۱۶; اس کے اسباب، ۱۲۴/۱۶نیزر_ک ، ابراہیم علیہ السلام ، انسان، دین، صراط مستقیم، عقیدہ، قیامت ، مشرکین اوریہود

اختیار: _کے آثار ۱۵،۱۴ نیز ر_ک ابلیس، انسان، جبر و اختیار اور دین
اخلاص: _کے آثار، ۴۰/۱۵; _کی اہمیت ۴۱/۱۵ نیز ر_ک، ابراہیم علیہ السلام، متقین اور مہاجرین
اخلاق: اخلاقی رزائل، ۴۹/۱۶
ادب: ر_ک ابراہیم علیہ السلام اور انبیاء
ادراک: _کی اہمیت، ۷۸/۱۶; _کا سبب، ۷۸/۱۶; _کی قوّتیں، ان کے خاتمہ کا سبب، ۱۰۸/۱۶، اس کا فلسفہ، ۷۸/۱۶ نیز ر_ک، کائنات، حق، حضرت محمد ﷺ، نعمت اور نوزاد
ادیان: _کی امداد، ۴۷/۱۴; _کی کامیابی، ۲۶/۱۴; _کی تعلیمات، ۸۸/۱۶، ۵۱; _کا تعدّد، ۱۲/۱۴; میں تعطیل ۱۲۴/۱۶; _کا تنوّع، ۱۲/۱۴; _کی جاودانیت، ۴۶/۱۴; _کا صحیح ہونا، اس کا معیار، ۱۲۰_/۱۶; _کے قوانین، ۸۸/۱۶; _میں محرّمات ۱۱۸/۱۶; _کا نقش، ۸۸/۱۶; _کا باہمی توافق، ۱۶/۱۵، ۱۲۳/۸۰، ۱۱۸، ۵۱ نیز ر_ک اسلام
ارتداد: _کے آثار، ۱۰۶/۱۶; _کے اسباب ۱۰۷/۱۶۰; _کی بے منطقی، ۱۰۷/۱۶; _کی دھمکی، ۱۳/۱۴; کا سبب، ۱۰۷/۱۶; _کا مفہوم، ۱۰۶/۱۶; _کے موانع، ۱۰۷/۱۶
ارشاد: ر_ک تبلیغ
ازدواج: _کے آثار، ۷۲/۱۶; _کے احکام، ۷۵/۱۶; _کا ترک، ۷۲/۱۶; _کی فطریت، ۷۲/۱۶; _کے موانع، ۷۱/۱۵۰ نیز ر_ک قوم لوط و لوط علیہ السلام
استبداد: کی شکست، ۱۵/۱۴; _کا انجام، ۱۵/۱۴ نیز ر_ک فرعون
استدلال: اوامر میں_، ۵۱/۱۶، _کی اہمیت، ۵۱/۱۶
استعاذہ: شیطان سے_، ۹۸/۱۶; _کا فلسفہ، ۹۸/۱۶; خدا کا_، ۹۸/۱۶، اس کے آثار، ۹۸/۱۶، ۹۹، اس کی اہمیت، ۹۸/۱۶; اس کا فلسفہ ۹۸/۱۶; اس کی کیفیت، ۹۸/۱۶ نیز ر_ک قرآن
استعداد:

_کا کردار،۱۴/ ۵نیز ر_ک انسان اور شهد کی مکھي

امور کی تنظیم:_کا طریقه، ۱۶/ ۵۱

اندھاپن:ر_ک دنیا طلب افراد اور مرتدین

انجام:برا_،۱۶/ ۱۱۲؛ اس کا سبب ۱۴/ ۲۱، اس کے عوامل، ۱۴/ ۲۸

(خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے)

استغفار:_کے موارد، ۱۶/ ۱۱۰نیز ر_ک ابراهیم علیہ السلام ، باپ، کفر، مومنین اور ماں

استقامت:_کے عوامل، ۱۵/ ۹۸نیز ر_ک ، ایماں ، دین د، دین داري، خدا کے رسول، سختی ،آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موحدین

استقلال:_مالی ،اس کی اهمیت، ۱۶/ ۷۵نیز ر_ک معاشره اور نعمت

استکبار:_کے آثار،۱۶/ ۲۴، ۲۲؛_ سے مراد، ۱۴/ ۲۱؛_کی ناپسندیدگي، ۱۶/ ۴۹نیز ر_ک آخرت ، زمین پر رینگنے والے جانور اور قائدین

استهزائ:ر_ک اسلام ، اقوام، انبیاء، خدا، دشمن، قرآن، قریش، کفار، گنهگار افراد، مبلغین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکین

استهزاء کرنے والے:_کا انذار، ۱۶/ ۳۴نیز ر_ک انبیاء، قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسحاق علیہ السلام :۱۴/ ۳۹_کا علم ،۱۵/ ۵۳؛_کے فضائل، ۱۵/ ۵۳؛_کی ولادت، ۱۴۰/ ۳۹؛_کی تاریخ، ۱۴/ ۳۹

اسلام:_اور دین ابراهیم علیہ السلام ۱۴/ ۱۲۳؛_کا عطوفت پذیر هونا ۱۶/ ۱۵۵،۱۰۶؛_کی کامیابي،۱۶/ ۱؛ صدر_ کی تاریخ،۱۴/ ۱۵،۲۸/ ۸،۷،٦، ۸۵، ۹۳،۹۰، ۹۵ ، ۱۶/ ۱۱۰،۱۰٦،۱۰۱،۳۳،۴۱؛_ کا تجزیه،اس سے اجتناب ، ۱۵/ ۹۱؛ _کا تجزیه قبول نه کرنا ، ۱۵/ ۹۱ ؛_کی تعلیمات، ان کا باهمی ربط ،۱۵/ ۹۱ ؛_کی حقانیت،اس کا ظهور، ۱۵/ ۳؛_کی حقیقت ، ۱۶/ ۲۳،۱۰٦؛_کے دشمن ، ان کی اذیتیں ، ۱۵/ ۹۷، ان کے استهزائ، ۱۵/ ۹۷، ان کے شکنجے، ۱۶/ ۱۱۰ ؛_کا سهل هونا ، ۱۶/ ۱۱۵؛_کا شرک سے مقابله، ۱۶/ ۱۱۵؛_کیطرف دعوت، اس میں صبر، ۱۶/ ۱۲٦ ؛_کی قبولیت اس کے شرائط ، ۱۵/ ۲؛_کا پھیلاؤ،

اس کا امکان، ١٢٥/١٦؛ _ کا کردار، ١٦/ ٩٥؛ _کی خصوصیات، ١٦/ ١٠٦، ١٥٥، ١٢٥؛ _کا عقل کے ساتھ سازگار ہونا، ١٢٥/١٦؛ _ کا علم کے ساتھ سازگار ہونا، ١٦/ ١٢٥؛ _کی احساسات کے ساتھ سازگاری ١٢٥/١٦نیز ر_ک کفار

اسماعیل عليه السلام: ٣٩/١٤_کی مکہ میں سکونت، ٣٧/١٤؛ _کی ولادت، ٣٩/١٤؛ اس کی تاریخ، ٣٩/١٤

اسماء صفات: حکیم، ١٥/١٤، ٣/١٦، ٢٥/ ٦٠؛ حمید، ٨٠١/١٤، خلاّق، ٨٦/١٥؛ ذوانتقام، ٤٧/١٤؛ رؤوف، ٧/١٦، ٤٧؛ ربّ، ١٥/ ٩٢؛ رحیم، ١٤/ ٣٣، ١٥/ ٣٩، ٧/١٦، ١٨، ٤٧؛ سریع الحساب، ١٤/ ٥١؛ صفات جلاّلیة، ١٦/ ٥٧، ١١٨؛ عزیز، ٣/ ٤٧، ٣، ١، ١٦، ٦٠؛ علیم، ٢٥/١٥، ٨٦، ٢٨/١٦، ٧٠؛ غفور، ١٥، ٣٦، ١٤/ ٣٩، ١٨/١٦؛ غني، ٨/١٤، قدیر، ١٦/ ٧٠؛ قہار، ٤٨/١٤، واحد ٤٨/١٤، وارث، ٢٣/١٥نیز ر_ک دع

اصحاب ایکہ: _کے صدر اسلام میں قدیمی آثار ٧٩/١٥؛ _ سے انتقام، ٧٩/١٥_؛ _کے پیغمبر، ٧٨/١٥؛ _کا ظلم، ١٥/ ٧٨؛ اس کے آثار، ٧٩/١٥نیز ر_ک سرزمین او رمکہ

اصلاح: _کے آثار، ١١٩/١٦؛ معاشرتي_، اس کی اہمیت، ٧٦/١٦نیز ر_ک عمل

اصل اباحۃ: ١١٥/١٦

اصول دین: ر_ک دین

اضطراب: _کا رفع، اس کے اسباب، ١٤/ ٢٧نیز ر_ک، ابراہیم عليه السلام انبیاء اور ظالمین

اضطرار: _کے آثار ١١٥/١٦؛ _کے احکام، ١٦/ ١١٥؛ _میں بغاوت کرنے والا، ١٦/ ١١٥؛ _کا رفع، اس کے آثار ١٦/ ١١٥؛ _کے شرائط، ١٦/ ١١٥؛ _میں معمول ١١٥/١٦

اضلال: ر_ک، بت پرست، بت، دولت مند افراد، خداوند عالم، دنیا پرست، شیطان، ظالم افراد، قرآن اور لوگ

اطاعت: _کے آثار، ١٤/ ١٦، ١/ ١٢٠؛ ائمہ عليه السلام کي_، ١٦/، ١٢٥؛ اس کی اہمیت، ٣٧/١٤، انبیاء کی_، ١٤/ ٣٣؛ اس کے آثار ٣٣/١٤، خداوند عالم کي_، ١/١٤، ٢٩/١٦، ٥٠/ ٥٢، اس کے آثار، ٣٣/١٤، اس کی اہمیت، ٦٩/١٦؛ اس کا سبب، ٥٠/١٦؛ اس کے عوامل، ٩١/١٦؛ قرآن کی_، ١/١٤؛ _کی طرف تشویق، اس کا طریقہ، ٥١/١٦

اطمینان:_قلب، اس سے مراد، ۱۶/ ۱۰۶نیز ر_ک مومنین اور آنحضرت ﷺ

اعتدال:_کے آثار، ۱۶/ ۱۲۰نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام

اعتراف:ر_ک اقرار

اعداد:سات کا عدد ۱۵/ ۴۴

افترائ:خدا پر_، ۱۴/ ۱۶،۲۱/ ۵۶، ۵۷، ۶۱، ۶۲، ۱۰۵، ۱۱۶ ; اس کے آثار، ۱۶/ ۵۶; اس کا ظلم، ۱۶/ ۶۱; اس کی سزا، ۱۶/ ۶۲،۶۱; اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۳; _کی مغضوبیت، ۱۶/ ۵۶، _کے موارد، ۱۶۰، ۵۶; _کے موانع، ۱۶/ ۱۰۵

نیز ر_ک تہمت، جاہلیت، دین، رہبر، قرآن، قریش، مشرکین، مشرکین مکہ اور آنحضرت ﷺ

افسانہ :ر_ک قرآن

اقتصاد:اقتصادی ترقی، اس کا سبب،۱۶/ ۱۱۲، اس کے عوامل ،۱۶/ ۱۱۲، نیز ر_ک انسان ، غلام ، مکہ اور نعمت

اقرار:حشر کا_، ۱۵/ ۳۶، خدائی وعدوں کی حقانیت کا_، ۱۴/ ۲۲; حق کا_، ۱۴/ ۱۱/ ۲۲; اس کا سبب، ۱۶/ ۳۰; ربوبیت کا_، ۱۶/ ۸۶، گمراہی کا_، ۱۵/ ۳۹; گناہ کا_، ۱۶/ ۸۶، قیامت کا_، ۱۵/ ۳۶; _کا بے ثمر ہونا ۱۴/ ۲۲

اقوام:_کو کسی کے مقام، پر قرار دینا، ۱۴/ ۱۹;اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۱۹; _کا عمل، اس کے آثار، ۱۵/ ۶۹نیز ر_ک قوم ابراہیم علیہ السلام ، قوم ثمود، قوم لوط علیہ السلام ، قوم عاد، قوم نوح علیہ السلام

اکثریت:_کا گمراہی کو قبول کرنا، ۱۵/ ۴۱،۴۰; _کی جہالت، ۱۶/ ۳۸نیز ر_ک اللہ تعالی، مشرکین اور مشرکین مکّہ

الوھیت:_غیر خدا کی_ اس کا بطلان، ۱۶/ ۵۶; _کے شرائط، ۱۶/ ۲۱; کا معیار، ۱۶/ ۲۰، ۷۳نیز ر_ک خالقیت اور خد

الہام:ر_ک شہد کی مکھی

امامت:_کے شرائط، ۱۴/ ۳۵

امام علی علیہ السلام :

_کے فضائل ،۳۵/۱۴، ۳۱/۱۵؛ _کے مقامات، ۲۴/۱۴نیز ر_ک ائمہ عليه‌السلام

امام مهدي عليه‌السلام : _کا ظهور، اس کا دن ، ۱۴/ ۵نیز ر_ک ائمہ عليه‌السلام

امانت داري:ر_ک جبرائیل

امتحان: _کا ذریعہ، ۶/۱۴، ۱۱۰/۱۶؛ _ شکنجہ کے ساتھ، ۱۶/۱۴،۱۱۰/۶؛ _قتل کے ذریعہ، ۶/۱۴؛ _ نجات کے ذریعہ، ۱۴/ ۶ ؛ _ قسم سے وفا کے ذریعہ، ۱۶/ ۹۲؛ _عہد سے وفا کے ذریعہ، ۹۲/۱۶؛ _ عظیم ،۶/۱۶؛ _کا سبب، ۹۲/۱۶؛ _کے مراتب، ۶۱/۱۴نیز ر_ک انسان، بنی اسرائیل ، خدا اور مومنین

امتوں :_پر اتمام حجت، ۱۱۳/۱۶؛ _ کی موت ، ۸/۱۵،۵؛ _کے استہزاء ،۱۵/ ۱۱؛ موحد امت ، ۱۲۰/۱۶؛ امت واحدة،۹۳/۱۶؛ گذشتہ امتیں ، ان کا گمراہی قبول کرنا،۶۳/۱۶؛ _کے برگزیدہ افراد، ۸۴/۱۶، ۸۹؛ _کے صالحین، ۸۴/۱۶، ۸۹؛ ان کا نقش، ۱۶/ ۸۹؛ _کا ظلم، اس کے آثار، ۴۵/۱۴؛ _کا عجز، ۱۵/ ۵؛ _کا عذاب، اس کا قانون کے مطابق ہونا ، ۱۱۳/۱۶؛ اس کے اسباب، ۴۵/۱۴؛ _کا عمل ، اس کی تزیین ، ۱۶/ ۶۳؛ _کا انجام ، اس سے عبرت، ۱۴/ ۴۵؛ _کے گمراہی ، ۳۶/۱۶؛ _کی گواہ، ۸۴/۱۶/ ۸۹؛ ان کا کردار، ۱۶/ ۸۹؛ _کے معصوم افراد۸۴/۱۶، ۸۹؛ _کی ہدایت ، ۳۶/۱۶؛ _کا ہدایت قبول نہ کرنا، ۳۶/۱۶

الہی امداد: _کے شامل حال افراد، ۱۳/۱۴، ۴۷، ۱۱۰/۱۶

امن و امان: معاشرتی_ ، اس کے آثار، ۱۱۲/۱۴،۳۵،۱۶؛ اس کی اہمیت، ۳۵/۱۴؛ اس کے عوامل،۱۱۲/۱۶؛ اخروي_ ، اس کے عوامل ، ۴۶/۱۵؛ _کی اہمیت، ۴۶/۱۵نیز ر_ک ابراہیم عليه‌السلام ، علائق، لوط عليه‌السلام ، متقین، مکہ اور نعمت

اموات: ر_ک مردے

امور: _پسندیدہ_ ۱۵/ ۱۶؛ تعجب خیز_ ،۵۲/۱۶،۴، ۵۴ ; نا ممکن_ ، ۱۶/ ۷۱؛ _کا انجام، ۱۱۷/۱۶؛ _ کا استحکام، اس کا سرچشمہ، ۱۲/۱۴

امیدواري: خداوند عالم کی مغفرتوں پر_ ،اس کا اہمیت۱۵/ ۴۹؛ خدا کی حمایت پر_ ،۹۷/۱۵؛ رحمت خدا پر_ ،۱۵/ ۳۷، اس کی اہمیت، ۴۹/۱۵، ۵۵؛ اس کے عوامل ۵۶/۱۵، بڑھاپے میں اولادکي_ ، ۵۶/۱۵؛ لطف خدا پر_ ۱۵/ ۹۷،۵۵، اس کی اہمیت، ۵۵/۱۵؛ پسندیدہ_ ، ۸۱/۱۶؛ _کی اہمیت ، ۵۰/۱۵؛ _کا سبب ، ۱۴/ ۳۹؛ اس کی اہمیت، ۵۰/۱۵نیز ر_ک ابراہیم عليه‌السلام ، خوف ، دینی قائدین ، گنہگار افراد، اور مبلّغین

انبیاء:_کا استدلال،۱۴/۱۰; اس کا طریقہ ، ۱۴/ ۱۱، ۱۰; _کے اختیارات، ان کا دائرہ کا ر،۱۴/۱۱; _کا ادب، ۱۴/ ۱۱; _کو اذیت، ۱۴/۱۴، ۱۲; _ کا استہزاء کرنے والے ، ۱۵/۱۵، ۱۲/ ۳۵; ان کا ناپسندیدہ عمل ،۱۶/ ۳۴; _کا استہزائ، ۱۴/ ۵،۹/ ۱۱، ۱۳، ۱۲; اس کا جرم ،۱۵/ ۱۲; _کی امداد، ۱۴/ ۴۷; _اپنی سرزمین میں ۱۴/ ۱۴; _کا اضطراب، ۱۵/ ۵۲; _ اور گذشتہ اقوام، ۱۴/ ۱۱; _اور خدائي امداد، ۱۴/ ۱۴; _ اور برہان ، ۱۴/ ۱۰; _اور منطقی جواب، ۱۴/ ۱۱; _ اور دین کی وضاحت ، ۱۴/ ۴; _اور خوف، ۱۵/ ۵۲; _اور تقلید، ۱۴/ ۱۰; _اور کفار کے شبہات، ۱۴/ ۱۱; _اور دل خواستہ معجزہ، ۱۴/ ۱۱; _ اور ہدایت ، ۱۴/ ۴; _اولوالعزم، ان کے علم کا دائرہ کار ،۱۵/ ۵۲، ۵۷; _آنحضرت سے پہلے ۱۵/ ۱۰، ۱۶/ ۳۳، ۳۴، ۴۳، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہم عصر ،۱۵/ ۵۹; _کے انذار، ۱۶/ ۲; _کا یماں، ۱۴/ ۱۱; _کا برتاؤ، ان کا طریقہ ، ۱۴/ ۱۱; _کے ساتھ برتاؤ، اس کا طریقہ ، ۱۶/ ۳۵; _کا انتخاب، ۱۴/ ۱۱، ۱۶/ ۲; _کا بشر ہونا، ۱۴/ ۱۱، ۱۰، ۱۵/ ۹۷، ۱۶ / ۴۳; _کی بعثت، ۱۴/ ۹، ۱۶/ ۶۳; اس کے آثار ، ۱۶/ ۳۹، ۴۳، ۱۱۳; اس کی اہمیت، ۱۶/ ۳۶ ; اس کے دلائل، ۱۶/ ۴۴، اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۳۶، ۳۹; اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۴; _کی دلیلیں ، ۱۴/ ۹ ، ۱۳ ، ۱۶/ ۴۴; ان سے اعراض، ۱۴/ ۱۵; _کی فکر ۱۴/ ۱۱/ ۱۲; _کی کامیابی ۱۴/ ۱۵; _کی تاریخ ۱۴/ ۹، ۱۰، ۱۵/ ۱۶، ۱۱/ ۴۳، ۶۳، اس کی اہمیت، ۱۴/ ۹، اس کے مطالعہ کی اہمیت، ۱۵/ ۱۱; _کی تاثیرپذیري، ۱۵/ ۹۷; _کی تبلیغ، اس کا طریقہ، ۱۶/ ۳۵; اس سے ممانعت، ۱۴/ ۹; _کی تعلیمات، ۱۴/ ۱۲، ۱۱; ان کے ارکان، ۱۶/ ۳۶، ان سے سوء ظن، ۱۴/ ۹، ان سے سوء ظن کے آثار، ۱۴/ ۹; ان پرشک، ۱۴/ ۹، ان پر شک کے آثار، ۱۴/ ۹; ان کا فہم ، ۱۴/ ۴; ان کی خصوصیات، ۱۴/ ۴; _کی فکری تقویت، ۱۵/ ۱۱; _کی تکذیب، ۱۵/ ۱۶، ۸۰/ ۱۱۳; اس کے آثار ، ۱۴/ ۴۵، ۱۵/ ۱۶، ۸۳، ۶۳/ ۱۱۳; اس کا جرم، ۱۵/ ۱۲; اس کی سزا، ۱۵/ ۸۳; _کا تواضع، ۱۴/ ۱۱ ; _کی توحید، ۱۴/ ۱۲; _کا توّکل، ۱۴/ ۱۲; _کو دھمکي، ۱۴/ ۱۴، ۱۳; اس کے آثار، ۱۴/ ۱۳; _کا حامي، ۱۴/ ۱۴، ۱۳; _کی درخواست، کا مقام، ۱۶/ ۱۱۳; _کا خوف خدا ، ۱۴/ ۱۴; _کی خداشناسي، ۱۴/ ۱۰; _کے تقاضے، ۱۴/ ۱۵; _کے دشمن، ۱۴/ ۱۳، ۹، ۶۳ ۱۵، ۱۶ ان کی خواہشات ۱۴، ۱۵ ، ان کا ظلم ۱۳، ۱۴; ان کی ہلاکت، ۱۴/ ۱۳; _کی دعا، ۱۴/ ۱۵، اس کی اجابت، ۱۴/ ۱۵; _کی دعوتیں ، ۱۴/ ۹، ۱۲، ۱۰، ۱۶/ ۲; ان کا ردّ، ۱۴/ ۱۰، ان کا طریقہ ۱۵/ ۷۱ ; ان کا باہمی توافق،۱۶/ ۳۶; _کو تسلّي، ۱۴/ ۱۵، ۱۴/ ۱۱; اس کا راستہ، ۱۴/ ۱۲; _کی رسالت ; اس کا عالمگیر ہونا، ۱۶/ ۳۶; _کا شرک سے مقابلہ، ۱۴/ ۱۰; _کا صبر، ۱۴/ ۱۲; _کا علم ،اس کا دائرہ کار، ۱۵/ ۵۲، ۵۷; _کے فضائل، ۱۴/ ۱۱، ۱۴، ۱۲، ۱۶/ ۲; _کا انکار کرنے والے ، ۱۴/ ۹; _کی

کتاب، ۱۶/۴۴؛ _کے ساتھ مقابلہ، ۱۴/۱۳؛ _کے مخالفین، ان کے استہزائ، ۱۵/۱۱؛ ان کے برتاؤ کا طریقہ، ۱۴/۱۰،
۱۵، ۱۱؛ ان کا باہمی توافق، ۱۵/۱۱؛ _کا مربیّ، ۱۴/۱۳؛ _کا مرد ہونا، ۱۶/۴۳؛ _کا لوگوں میں سے ہونا ۱۴/۱۱۳؛ ان کا
نقش ۱۶/۱۱۳؛ _کی ذمہ داري، ۱۴/۱۳، ۱۶، ۴؛ اس میں موثر عوامل، ۱۶/۱۱۳؛ اس کادائرہ کار ۱۴/۴، ۱۶/۳۵؛ _کے
مشترکات، ۱۵/۸۰؛ _کو جھٹلانے والے، ۱۵/۸۰؛ اس کی سزاء ۱۶/۳۶؛ ان کے انجام کا مطالعہ ۱۶/۳۶؛ _کی نبوت،
۱۶/۴۴؛ اس کا فلسفہ، ۱۵/۱۰؛ _کی نعمتیں، ۱۶/۴۳؛ _کی نفرین، ۱۴/۱۵؛ _کاکردار، ۱۴/۱۵، ۴/ ۱۲؛ _کی نہضت، اس
کے موانع، ۱۶/ ۶۳؛ _کی ضرورتیں، ۱۵/۱۱؛ ان کی معنوی ضروریات، ۱۴/۴۱؛ _پروحي، ۱۴/ ۱۳، ۱۶/۴۴، ۴۳؛ _کو
وعدہ، ۱۴/۴۷، ۱۴؛ ان کو سکونت کا وعدہ، ۱۴/۱۴؛ _کی خصوصیات، ۱۶/ ۴۴؛ ان کی تحقیق، ۱۶/۴۳؛ _کا کارہدایت،
۱۴/۵، ۱۶، ۱۰/۳۶؛ _کی ہدایات، اس کی تاثیر کی شرائط، ۱۶/۳۷؛ _کا باہمی توافق، ۱۴/۱۱، ۱۰، ۵، ۸۰، ۱۶/۳۵؛ _کا لوگوں
کے ہم زبان ہونا، ۱۴/۴؛ اس کا فلسفہ، ۱۴/۴؛ _کی مایوسي، ۱۴/۱۵ نیز رـک اطاعت، گذشتہ اقوام، خوف، سرزمینیں،
عصیاں، علماء، قوم ثمود، کفر، مشرکین، نعمت، ضرورت، ہدایت قبول نہ کرنے والے اور انبیاء میں سے ہر ایک
انتقام: _میں صبر، ۱۶/۱۲۶؛ _میں عدالت، ۱۶/ ۱۲۸؛ _سے درگذر، ۱۶/۱۲۸ نیز رـک اصحاب ایکہ، خدا، دشمن، ظالم
افراداور قوم لوط علیہ السلام //انحراف: _سے اجتناب، ۱۶/۱۲۳ نیز رـک انحراف جنسي، دین اور کفار
اندوہ: _کا رفع، اس کے عوامل، ۱۵/ ۹۸ نیز رـک: خدا، کفار، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکین
انذار: _کے آثار، ۱۵/ ۳؛ _کا ذریعہ، ۱۴/۵۲؛ عذاب سے _۱۶/ ۴۷، ۴۶، ۴۵؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۴۷؛ نزول عذاب سے
_، ۱۶/۱۳۰، ۴۶، ۴۴؛ برے انجام سے _، ۱۵/۳؛ زمین میں دھنسنے سے _، ۱۶/۴۵؛ کفران نعمت سے _، ۱۶/۱۱۲؛ سزا سے
_، ۱۴/۷؛ ہلاکت سے _، ۱۵/۴ نیز رـک آخرت، استہزاء کرنے والے، امتیں، انبیاء، انسان، بدکار افراد، تبلیغ، تربیت،
حق کا انکار کرنے والے، خدا، خطرہ، قسم توڑنے والے، ظالم افراد، عہد توڑنے والے، قرآن، قوم ثمود، قوم لوط علیہ السلام،
کفار، کفار مکہ، آسمانی کتابیں، کفر کرنے والے، لوط علیہ السلام، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، لوگ، عیش پرست افراد، مشرکین، مشرکین مکّہ،
موسی علیہ السلام اور نعمت //انسان: _وں کی آفت پذیري، اس کا سبب، ۱۴/۵۲؛ _وں کے ابعاد، ۱۵/۲۹،
۱۶/۷۲، ۷۰، ۳۲، ۲۸؛ _وں کی موت، ۱۶/۶۱؛ _نوں کا اختلاف، ۱۶/۹۲؛ _وں کا اختیار، ۱۴/۱۵، ۵۱، ۲۲، ۳/۳۲، ۶۰،
۱۶/ ۹، ۱۰۰، ۹۹، ۹۳، ۴۳، ۳۵، ۳۳، ۱۰۴؛ _ں کے اختیارات، ان کا دائرہ کار، ۱۶/۷۵؛ _وہ کی قدر وقیمت، اس کا معیار،
۱۶/۷۶؛ _وں کی استعداد، ۱۶/۴؛ _وں کے اعضاء ان کا تناسب،

۲۹/۱۵;_ وہ کی گمراہی قبول کرنا، ۱۵/ ۳۹، ۴۰، ۴۱،۴;_وں کے امتحان، ۱۴/۶;_وں کی پستی ان کا قانون کے مطابق ہونا ۱۶/۳۶;_ قابل قدر، اس کی نشانیاں ، ۱۶/۷۶، _ خشک مٹی سے ،۱۵/۳۳،۸۲،۲;_ نطفہ سے ۱۶/۴;_ کامل،۱۶/۸۹; _وں کا سختی میں ہونا ، ۱۶/ ۵۳;_ وں کا قیامت میں ہونا ، ۱۴/۲۸،۲۱;_ وں کا خدا کی بارگاہ میں ہونا ، ۱۴/۲۸،۲۱;_ آسانی کے وقت، ۱۶/۵۴;_ سختی دور ہونے کے وقت، ۱۶/۵۴;_ پیروکار، ان کی اخروی استعداد، ۱۴/۲۱; ان کا اعتراض، ۱۴/۲۱;ان کا قیامت میں ہونا، ۱۴/۲۱; ان کی رحم دلي،۱۶/۵۸;_وں کا خاتمہ ، ۱۶/۶۱;_ کی اطاعت، اس کے عوامل، ۱۶/۶۹;_ کا بدن، ۱۵/۲۹ ;_ کی ملائکہ پر برتری ، ۱۵/ ۳۰،۲۹;_وں کی اخروی پاداش،۱۴/۵۱;_ وں کی پناہ گاہ، ۱۶/ ۸۱،۵۳;_ وں کی پیدائش، اس کا سرچشمہ ، ۱۶/ ۴;_ وں کا بڑھاپا ، ۱۶/ ۷۰;_ کا متاثر ہونا، ۱۵/۳۹، ۶۴;__وں کا تساوی ہونا، ۱۶/۷۱;__وں ، کا تفاوت، ۱۴/ ۱۱، ۱۶/ ۵۴ ، ۹۳;_وں کی اقتصادی تفاوت، ۱۶/ ۷۱، ۷۵;_ وں کا تکلّم، ۱۶/ ۴;_ وں کی تکلیف، ۱۵/۹۹;_ وں کو خبر دار کرنا،۱۵/۸۹;_ وں کی جہالت ، ۱۶/۸، ۷۷، ۳۸ ،۷۸;_ وں کا اخروی حساب و کتاب، ۱۴/۱۴;_ وں کا اخروی حشر، ۱۴/ ۲۱، ۱۵/ ۲۵، ۳۶;_ وں کی حقیقت ، ۱۶/۷۰;_ وں کے حقوق ، ۱۴/ ۳۳، ۱۶/ ۱۰;_ کی حیات ،اس کا تداوم ، ۱۵/ ۲۵; اس کا سبب، ۱۶/ ۲; اس کا سرچشمہ ۱۵/ ۲۹;_ وں کا خالق، ۱۶/۴;_ وں کی خدمت، ۱۴/ ۳۱;_ وں کی خطائ، ۱۶/ ۱۵;_ وں کی خلقت ، ۱۴/ ۱۵،۲۰/۱۶،۲۹،۲۶/۴، ۷۰; اس کی تاریخ ، ۱۵/ ۲۷، ۲۸; اس کی تدریجی خلقت، ۱۵/۲۹; اس کا عنصر، ۱۵/۲۶; ۲۹،۲۸، ۳۳; اس کا فلسفہ، ۱۶/۷۸; اس کی کیفیت، ۱۵/ ۲۹; اس کا سرچشمہ ،۱۶/ ۷۰;_ وں کی خواہشات، اس کی اجابت، ۱۶/ ۳۱;_ وں کی دشمني، ۱۶/ ۴; اس کی حیرت انگیزی ، ۱۶/۴;_ وں کی روح، ۱۵/ ۲۹; اس کی خلقت ، ۲۹۱۵;_ وں کی روزي، ۱۶/ ۱۱۴; اس کا تفاوت، ۱۶/۷۱; اس کے تفاوت کا سبب، ۱۶/ ۷۱ ;_ وں کی حسن پرستي، ۱۶/ ۴، ۶۳;_ وں کے سامنے ملائکہ کا سجدہ ۱۵/ ۲۹;_ وں کی سعادت ، اس کا سبب، ۱۶/ ۸۹; ان کا قانون کے مطابق ہونا ،۱۶/۳۶;_ وں کی فائدہ مندي، اس کے آثار ۱۶/۷۶;_ وں کی شخصیت، اس کا نقش، ۱۶/ ۱۲۱;_ وں کی صفات، ۱۴/ ۳۴، ۱۶/ ۵۴ ،۵۸;_ وں کی طبیعت، ۱۴/ ۳۴;_ وں کا ظلم ، ۱۴/ ۳۴;_ وں کا خاندان ، ان کی روزي، ۱۵/ ۲۰ ;_ وں کا عجز، ۱۴/۳۶،۳۴، ۱۵/ ۲۲، ۸۴، ۱۶/ ۱۸ ، ۳۶، ۷۰، اس کے آثار ،۱۶/ ۵۳ ;_ وں کی عدالت خواہي، ۱۶/ ۹۰;_ وں کا کار عصیان، ۱۶/ ۶۱; اس کا خطرہ، ۱۶/ ۸۱;_ وں کی عظمت ، ۱۴/ ۳۳;اس کا سبب، ۱۵/ ۲۹;_ وں کا عقیدہ، ۱۴/ ۱۸، ۱۶/ ۹۳;_ وں کے علائق، ۱۵/ ۴۸ ;_ وں کا علم، ۱۶/ ۷۰;_وں کا عمل، ۱۴/ ۳۸، ۱۶/ ۹۱

،۹۳؛_ وں کا غضب، اس کا غصہ کو کنٹرول کرنا، ۱۶/۵۸؛_ وں کی غفلت ، ۱۶/۹۰؛_ وں کی فراموشي، ۱۶/۷۰؛_ وں کا انجام، ۱۶/۲۸، ۳۰، ۳۲، ۱۶/۷۰؛_ وں کے فضائل ،۱۴/۳۲، ۳۳، ۳۴، ۱۵/۲۰، ۲۹، ۱۶/۵، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۶۹؛_ وں کی فطریات، ۱۵/۶۹، ۱۶/۵۳، ۴۲، ۹۰؛_وں کا فہم، اس کا تفاوت، ۱۶/۱۰۲؛_ وں کی کرامت، ۱۶/۸۱؛اس کا سرچشمہ، ۱۵/۲۹؛_ وں کا کفران، ۱۴/۳۴؛_ وں کی اخروی سزا، ۱۴/ ۵۱؛_ وں کے میلانات، ۱۵/۳۹، ۳۹، ۱۶/۶، ۹۵، ۶۳، ۱۴؛_ وں کی گمراہي، ۱۵/۴۰، ۸۹؛_کی مالکیت اس کا دائرہ کار، ۱۶/۷۵؛_ وں کا اخروی مؤاخذہ، ۱۶/ ۹۳؛_ وں کا مجادلہ کرنا، ۱۶/۴؛اس کی حیرت انگیزي، ۱۶/۴؛_وں کا مربي، ۱۴/ ۱۸؛_ وں کی موت، ۱۴/۲۰، ۱۶/۶۱، ۷۰؛_کی مسئوولیت ، ۱۴/۲۲، ۱۵، ۵۱/ ۹۳، ۱۶/۸۹، ۹۳؛ ان کی معاشرتی مسئوولیت، ۱۶/۹۰؛_ وں کے مصالح، ۱۶/۷۲، ۷۱، ۹۵؛_وں کی معیشت، اس کی فراہمي، ۱۵/۲۰؛_ وں کے مقامات، ۱۵/۲۹، ۳۰، ۱۶/۸۱؛_ وں کی مقہوریت، ۱۶/۷۰؛_ وں کے منافع، ۱۶/۸۱؛_ وں کا موعظہ اس کی اہمیت ۱۶/۹۰؛_ وں کی نعمتیں ، ۱۴/۳۴؛_ وں میں نفخ روح، ۱۵/۲۹؛ اس کے آثار، ۱۵/۲۹؛ اس کا سرچشمہ، ۱۵/۲۹؛_ وں کا نقش، ۱۴/۷، ۱۸، ۱۵/ ۴۲؛_ وں کی پریشاني، ۱۶/۱۱۱؛_ کی ضروریات ، ۱۴/۳۳ ، ۱۶/۱۴، ۱۱۵؛ ان کی فراہمي، ۱۴/۳۳، ۳۹، ۳۴، ۱۶/۹، ۱۱، ۱۴، ۸۰، ۸۱؛ ان میں بعض کی فراہمي، ۱۴/۳۴؛ اس کی اخروی ضرویات، ۱۶/ ۱۱۱، اس کی دائمی ضروریات ، ۱۶/۸۱، ان کی مادّی ضرویات ، ۱۴/ ۳۴ ، ۱۶/۹، ۸۱، ۷۱؛ ان کی معنوي، ضروریات، ۱۴/۳۱، ۴۱، ۱۶/۹، ۶۴ ، ۸۹، ۹۸، ۹۰، ۱۲۱، ۱۱، ۱۲۵؛_وں کی ولادت ، ۱۶/۷۸؛_ وں کی خصوصیات، ۱۵/۲۹، ۳۹، ۱۶/ ۲۸، ۳۵؛_وں کی ہدایت، ۱۴/۱، ۲۵، ۱۵/۱۰، ۱۶/۴۳؛ اس کی اہمیت، ۱۵/۱۲، ۱۶/۱۵ ؛_ وں کو خبردار کیا جانا، ۱۶/۱۹نیز ر_ک خلقت، ابلیس، تذکر، خدا، ذکر، آنحضرت ﷺ اور انفاق:_کی اہمیت، ۱۶/۷۵؛آشکار_، ۱۶/۷۵؛اس کی اہمیت، ۱۴/۷۵، ۱۶، ۳۱، اس کی قدر و قیمت، ۱۴/۳۱؛حلال چیزوں سے_، ۱۴/۳۱؛ ماتحت افراد پر_اس کا ترک، ۱۶/۷۱؛پنہاني_، ۱۶/ ۷۵ ؛ اس کی قدر قیمت، ۱۴/۱۶، ۳۱/۷۵؛ اس کی اہمیت، ۱۴/۳۱؛ ثروت مندی کی حالت میں_، ۱۶/۷۵؛ اس کی اہمیت، ۱۶/۷۵، موت سے پہلے_، ۱۴/۳۱؛ واجب_، ۱۴/۳۱؛ اس کی اہمیت ، ۱۴/۳۱، ۱۶/۷۵ ؛_ کا ترک ، اس کی حقیت ، ۱۶/۷۱؛_کی تشریع، اس کی تاریخ، ۱۴/۳۱؛ اس کا مکہ میں ہونا، ۱۴/۳۱؛_کیطرف دعوت، ۱۴/ ۳۱؛_ کا سبب، ۱۴/۳۱؛_ کے شرائط، ۱۴/۳۱نیز ر_ک آزاد افراد، حلال چیزیں اور ضروریات//انگور:_کا پاني، ۱۶/۶۷؛_کی قدر و قیمت، ۱۶/۱۱؛_کا آیات خداوندی میں سے ہونا، ۱۶/۶۷؛_ کا درخت، اس کو اُگانے والا، ۱۶/۱۱؛ اس کا اگنا،

١١/١٦؛ اس سے عبرت، ٦٧/١٦؛ اس کے فوائد، ٦٧/١٦؛ _کے محصولات ، ٦٧/١٦؛ ان کا تنوّع، ٦٧/١٦؛ _کے فوائد، ٦٧/١٦نیز ر_ک شراب

انگیزہ:_کے عوامل ١٤/ ٢٣،٣١

اولیاء اللہ:_کی قبض روح، ١٦/ ٣٢

اہل عذاب: ر_ک عذاب اہل کتاب: ر_ک قرآن

ایّام اللہ: ٦/١٤_کی اہمیت، ٥/١٤_اور آیات خدا، ٥/١٤؛_ سے مراد، ٥/١٤؛_کا نقش، ٥/١٤نیز ر_ک :تذکر، ذکر، شکر کرنے والے اور صابرین

ایمان:_ کے آثار، ١٤/ ٢٧،٢٤،١١،١٠، ١٥/ ٥٢، ٧٧، ١٦/ ٩٧، ٩٩،١٠٥،١٠٧؛_ میں استقامت، اس کی اہمیت، ١٠٦/١٦؛_کی اہمیت، ١٤/ ١٠،٢٣؛_ سے اعراض اس کے موانع، ١٠٧/١٦؛آخرت پر_اس کی اہمیت، ٢٣/١٦؛ اس کے دلائل، ٢٢/١٦؛ اس کے موانع، ٢٢/١٦؛ قرآن کے کچھ حصّہ پر_ ٩١/١٥؛ توحید پر_، اس کا پیش خیمہ، ٧٤/١٦، اس کے عوامل ٧١/١٦؛ سختی میں_، ٥٤/١٦، قلبی_، اس کی اہمیت، ١٠٦/١٦؛_اور عمل صالح، ١٨/١٤، ٢٣؛_ میں سبقت لینے والے، ٢٣/١٥؛_کی تاثیر اس کے شرائط، ٢٧/١٤؛_ میں ثابت قدم، ٢٧/١٤؛_کا مقام، ٢٣/١٦؛_کی حفاظت، اس کی اہمیت، ١١٠/١٦؛ اس کے عوامل، ١١٠/١٦؛_کی طرف دعوت، ١٠/١٤؛_میں سستی، اس کا سبب٩٤/١٦؛_کی مہلت، ٨/١٥؛_کے فوائد، ١٠/١٤؛_سے محروم افراد، ٤٤/١٥؛_کے مراتب، ٩٩/١٥؛_کا معیار، ١٠٦/١٦؛_کی نشانیاں ، ١١٩/١٦؛_کا نقش، ٨٨/١٥

خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے

اہل جہنم: ١٤/ ١٦، ٢٩، ٣٠، ١٥/ ٣٣، ١٦/ ٢٩_کا مشروب، اس کی کیفیت، ١٧/١٤؛_کی اقسام، ١٥/ ٤٣؛_کا پیراہن، اس کی بو، ١٤/ ٥٠، _کی تشنگی (پیاس)، ١٧/١٤؛_کی جاودانیت، ١٧/١٤؛ _کا جزع، (گریہ و زاری) اس کا بے فائدہ ہونا، ٢١/١٤؛_ کا صبر، اس کا بے ثمر ہونا، ٢١/١٤؛_قیامت میں، ١٤/ ٢١؛_اور موت، ١٧/١٤؛_کی سرزنش، ١٤/ ٢٢؛ _کی قبض روح، ٢٨/١٦؛_کی گمراہی، اس کے عوامل، ١٤/ ٢٢؛_کا ایک دوسرے کو پہچاننا، ١٤/ ٢١؛_میں ورود، اس کی کیفیت، ١٥/ ٤٤نیز ر_ک جہنم // اہل تشیع:_کے فضائل، ١٤/ ٣٧، ١٥/ ٤٢؛_کے مقامات، ١٤/ ٢٣

اشاریے (۲)

"ب"

باپ: _کیلئے استغفار، ۱۴/۱۴؛ _کی ولایت، ۵۹/۱۶نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام
بادیہ نشین افراد: _کی تعمیر منازل، ۸۰/۱۶
بارش: _کا برسنا، ۲۲/۱۵، ۶۵/۱۶، ۱۰؛ _آیات الہی میں سے، ۱۱/۱۶؛ اس کے عوامل، ۲۳/۱۵؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/۱۵، ۶۵/۲۲؛ _کی تقدیر، ۲۲/۱۵؛ _کے فوائد، ۲۲/۱۵، ۶۵/۱۶، ۱۰؛ _کا سرچشمہ، ۱۶/۱۴، ۳۲/۱۰؛ _کا نقش، ۳۲/۱۴
سامان کا حمل و نقل: ر_ک چوپائے اور اونٹ
دینا کی طرف بازگشت: _کی درخواست، ۴۴/۱۴
باطل: _کی وضاحت، اس کے عوامل، ۱۲۴/۱۶؛ _کی تشخیص، اس کا طریقہ ۲۶/۱۴نیز ر_ک ، آرزو، حق، عقیدہ، قیاس، کفار اور مشرکین
بت پرست افراد: ۳۶/۱۴، ۳۵؛ _کا اضلال، ۳۶/۱۴نیز ر_ک ، بت پرستي
باطل معبود: _وں سے روگرداني، ۳۶/۱۶؛ _وں کی بے شعوري، ۱۰/۱۴؛ _وں کا بطلان، ۲۷/۱۶؛ _وں کا تعدد، ۲۱/۱۶، ۲۰؛ _وں کی تکذیب، ۸۶/۱۶؛ _وں کی جہالت، ۲۱/۱۶، ۵۶؛ _وں کی حمایت، ۲۷/۱۶؛ _وں کی رازقیت، ۵۶/۱۶؛ _وں کا سہم المال ۵۶/۱۶؛ اس کی مذمت ۵۶/۱۶؛ _سے شکایت، ۸۶/۱۶؛ _وں کی عبادت، ۷۳/۱۶؛ _وں کا عجز؛ ۲۰/۱۶، ۷۳؛ _وں کے ساتھ مجادلہ، ۸۶/۱۶؛ _وں کی مخلوقیت، ۲۰/۱۶؛ _وں کا مردہ ہونا، ۲۱/۱۶؛ _اور خالقیت، ۲۰/۱۶؛ _اور رازقیت، ۵۶/۱۶، ۷۳؛ _کا نقش، ۶۸/۱۶نیز ر_ک خوف، عقیدہ، مشرکین اور سچے معبود
بت پرستي: _کے آثار، ۳۶/۱۴؛ _کی تاریخ، ۳۵/۱۴؛ _کا پھیلاؤ، اس کی پریشانی، ۳۶/۱۴؛ اس سے محفوظ رہنا، اس کی درخواست، ۳۶/۱۴، ۳۵نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام اور مشرکین مکہ
بھروسہ: خدا پر_، ۷۶/۱۶نیز ر_ک موجودات
بادل: _کا برسنا، ۲۲/۱۵؛ اس کے اسباب ۲۲/۱۵؛ _میں پانی کا جمع ہونا، ۲۲/۱۵؛ _کی حرکت، اس کے عوامل ۲۲/۱۵؛ _کے فوائد، ۲۲/۱۵

بتوں :_کا گمراہ کرنا، ۳۶/۱۴نیز ر_ک بت پرستي

بخشش:ر_ک مغفرت

بدعت:_کے آثار، ۱۱۶/۱۶؛_کی مغفرت، اس کے شرائط ، ۱۱۹/۱۶ ؛_یں جہالت، ۱۱۹/۱۶ ؛_کا حرام ہونا،۱۱۶/۱۶ ؛_کی حقیقت، ۱۱۶/۱۶ ؛_کا زیاں، ۱۱۷/۱۶ ؛_کی سزا، ۱۱۷/۱۶ ؛_کے منافع، ان کی بے قعي، ۱۱۷/۱۶ ؛ _کا سبب، ۱۱۶/۱۶ ؛_سے نہي، ۱۱۶/۱۶نیز ر_ک بدعت پیدا کرنے والے

بدعت پیدا کرنے والے:۳۵/۱۶_ں کا عذاب، ۱۱۷/۱۶ ؛_ں کی محرومیت، ۱۱۷/۱۶نیز ر_ک بدعت

بدعت پیدا کرنا:ر_ک بدعت پیدا کرنے والے اور مشرکین

بہترین_، ۱۶/۱۴،۳۲/۲۳نیر ر_ک اہل بہشت

بہرہ پن :ر_ک دنیا طلب افراد اور مرتدین

برائیاں :_وں کی تزیئین ، اس کے عوامل، ۳۹/۱۵ ؛_وں سے نفرت، ۶۳/۱۶ :بیت المال:۱۰/۱۶

بیٹي:_سے نفرت، ۶۲/۱۶ ؛_کی زندہ درگوري، ۵۹/۱۶؛ اس کی ناپسندیدگی ، ۵۹/۱۶ نیز ر_ک جاہلیت، خدا، لڑکی کا قتل، لوط علیہ السلام اور مشرکین بے جا توقعات:۸/۱۵

بیٹا:ر_ک ابراہیم علیہ السلام ،بنی اسرائیل اور علائق

بیٹے سے محبت:ر_ک مشرکین اور مشرکین مکہ

برائت:ر_ک ابلیس، شرک اور شیطان

بڑھاپا:_کے آثار، ۵۴،۵۵/۱۵، ۷۰/۱۶ ؛_یں جہالت ، ۷۰/۱۶ ؛_یں ضعف،۷۰/۱۶ ؛_یں فراموشي، ۷۰/۱۶ ؛_یں اولاد، ۳۹/۱۴، ۵۴/۱۵ ؛ اس سے تعجب ، ۵۴/۱۵، ۵۶نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام ، امیدواری اور انسان

بدکار افراد:

_کی مغفرت، ۱۱۹/۱۶؛ _پر اتمام حجت، ۳۸/۱۶؛ _کو انذار، ۴۷/۱۶؛ _کا خوف، ۴۷/۱۶؛ _کا عذاب،۴۵/۱۶؛ اس کا حتمی ہونا، ۴۵/۱۶، ۴۶؛ ان کا دنیاوی عذاب ، ۴۷/۱۶؛ _کی ہلاکت، ۴۷/۱۶؛ ان کی ہلاکت تدریجی ، ۴۷/۱۶
بدن: _بہشت میں ، ۴۷/۱۵؛ اس کی خلقت، ۲۹/۱۵؛ _میں موثر عوامل، ۵۸/۱۶نیز ر_ک انسان
بھائی چارگی: _کے عوامل،۴۷/۱۵
برتری کی خواہش: ر_ک مشرکین
برگزیدگی: _کا معیار، ۱۲۱/۱۶نیز ر_ک ابراہیم، علیہ السلام انبیاء، برگزیدہ افراد، شرک کرنے والے، صبر کرنے والے اور عمل
برہان: _ان ۱۰/۱۴؛ _عقلی، اس کی اہمیت ، ۱۲۵/۱۶نیز ر_ک انبیاء ، تبلیغ اور دعوت
بسملہ: _کے آثار، ۹۸/۱۶
بشارت: بے اولاد افراد کو_ ، ۵۵/۱۵؛ پاداش کی _، ۷/۱۴؛ سرور کی _ ، ۳۲/۱۶؛ سلامتی کي_ ،۳۲/۱۶؛ عالم بیٹے کی _۵۳/۱۵؛ بیٹے کی ولادت کی _ ، ۵۸/۱۶؛ _کے عوامل ، ۸۹/۱۶
خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے
بشر: ر_ک انبیاء، انسان، کفار مکہ، مشرکین مکہ، نبوت اور وحي
بیٹی کا قتل: _کا ظلم ، ۶۱/۱۶ نیز ر_ک جاہلیت
بصیرت: _کی قدر و قیمت، ۷۲/۱۵؛ اہل_ اور موجودات کے رنگ کا تنوع، ۱۳/۱۶
بعثت: ر_ک انبیاء، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگ
بلائیں: معاشرتي_،۱۱۲/۱۶؛ طبیعي_ ، ان کا سبب، ۴/۱۵بندگان خدا:۴۵/۱۵_کا گمراہ نہ ہونا ، ۴۰/۱۵، ۴۱؛ _کا تقرّب، ۳۱/۱۴؛ _کی دعوت، ۳۱/۱۴؛ _کی کمی ، ۴۰/۱۵؛ _کی مصونیت، ۴۲/۱۵؛ _کی نشانیاں ، ۳۱/۱۴
بندگی: ر_ک عبودیت

بنی اسرائیل:_کی تاریخ سے آشنائي، ۹/۱۴؛_ کا امتحان، ۶/۱۴؛_کی اذیت، ۶/۱۴؛_کی آزمائش، ۶/۱۴ ؛_ اور قوم ثمود کی تاریخ، ۹/۱۴؛_اور قوم عاد کی تاریخ، ۹/۱۴؛_اور قوم نوح کی تاریخ، ۹/۱۴؛_کی غلط فکر، ۸/۱۴؛_کے بیٹے، ان کا قتل، ۶/۱۴؛_کی تاریخ، ۶/۱۴؛_کو تذکر، ۹/۱۴؛_کو تاکید، ۷/۱۴؛_کی خواتین، ان کا حیائ، ۶/۱۴ ؛_کی سرزنش، ۹/۱۴؛_کا شکنجہ، ۸/۱۴؛_ سے عبرت نہ لینا، ۹/۱۴؛_کا کفر، ۸/۱۴؛ کی گمراہي، ۵/۱۴؛_ کی نجات، ۶،۷/۱۴؛ اس کے عوامل، ۶/۱۴؛_کی نعمتیں، ۶،۷/۱۴؛_کو نہي، ۸/۱۴؛_کی ہدایت، ۵/۱۴؛_اس کی اہمیت، ۵/۱۴ نیز ر_ک، تذکر، ذکر، حضرت محمد ﷺ اور موسي علیہ السلام

بہشت:_کے باغات، ۳۵/۱۵؛ ان کا تعدّد، ۲۳/۱۴، ۳۱/۱۶ ؛ ان کا تنوع، ۳۵/۱۵؛_کے تخت، ۴۷/۱۵؛_میں ہمیشہ رہنے والے، ۲۳/۱۴، ۱۶/۱۵، ۳۱/۴۸،۱۶؛_کی جاودانیت، اس کے شرائط ۲۳/۱۴، اس کے عوامل، ۲۳/۱۴؛_کے چشمے، ۴۵/۱۵؛ ان کا تنوع، ۳۵/۱۵؛_کے درخت، ۲۳/۱۴؛ کی طرف دعوت، ۳۶/۱۵، ۳۲/۱۶؛_میں کینہ کی برطرفي، ۴۷/۱۵؛ _کی صفات، ۲۳/۱۴، ۳۱/۱۶؛_کے اسباب، ۲۳/۱۴، ۳۵/۱۵، ۳۱/۱۶، ۳۲؛_کی نعمتیں، ۴۵/۱۵، ۳۱/۱۶؛ اس کی مادی نعمتیں، ۴۸/۱۵؛ اس کی معنوی نعمتیں، ۴۸/۱۵؛_کی نہرین، ۳۲/۱۴، ۳۱/۱۶

نیز ر_ک: بدن، اہل بہشت، تذکر، مومنین، متقین اور مشرکین

اہل بہشت:۲۳/۱۴، ۱۵/۲۳، ۱۶/۳۶، ۳۲۴/۳۵؛_کی آسائش، ۴۷،۴۸/۱۵؛_کا برتاؤ، اس کا طریقہ، ۲۳/۱۴؛_کی محفل، ۴۷/۱۵؛_اور کینہ، ۴۷/۱۵؛_کا تحیت و سلام، ۲۳/۱۴؛_کی خواہشات، ان کی اجابت، ۳۱/۱۶؛_ کا رفاہ، ۴۸/۱۵ ؛ _کے تعلقات، ۲۳/۱۴؛_کو سلام، ۲۳/۱۴؛_کا سلام، ۲۳/۱۴؛_کی محبت، ۲۳/۱۴نیز ر_ک بہشت

بے تقوي:ر_ک تقو

بے دیني:_کے آثار، ۸۸/۱۶

خوف:ر_ک خوف

بیماري:_کی شفائ، اس کے عوامل، ۶۹/۱۶نیز ر_ک قلب

بینائي:_کی اہمیت، ۷۸/۱۶؛_ کا نقش، ۷۸/۱۶ر_ک نعمت اور نوزاد

"پ"

پاداش:

_ سے استفادہ، ٩٧/١٦;_اخروي، ٤١/١٦; اس کی قدر و قیمت، ٣٠/١٦;اس کے عوامل، ٥١/١٤، ٩٧/١٦;_دنیاوی ، اس کی قدر و قیمت، ٣٠/١٦;_مادّی اس کا وعدہ، ١٠/١٤;_معنوی ، اس کا وعدہ، ١٠/١٤;عمل کے متناسب_ ،٥١/١٤;_کا سبب، ٥١/١٤، ٩٣/١٥;_کے عوامل، ٥١/١٤، ٩٦/١٦ ، ٩٧;_کے مراتب، ٤١/١٦، ٩٦;_کا سرچشمہ، ٥٢/١٦;_کے اسباب ، ٤١/١٦

خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائی

پاکیزگي:_کے آثار، ٥٩/١٥;_کی نشانیاں ، ٦٠/١٥نیزر_ک پاکیزہ افراد اور لوط عليه السلام

پاني:_ سے استفادہ ،١٠/١٦;_کے فوائد،٣٢/١٤ ، ٦٥/١٦،١١;_کے منابع ،٣٢/١٤، ٢٢/١٥ ، ٦٥/١٦،١٠;پینے کا_، اس کے منابع ، ١٥/ ٢٢نیزر_ک بادل اورانگور

پرہیزگار افراد:ر_ک متقین

پرہیزگاري:ر_ک تقو

پاکیزہ افراد:_کا استقبال، ١٦;_کا خاندان، ان کا حق کو قبول نہ کرنے کا امکان، ٦٠/١٥;ان کے فساد کا امکان، ٦٠/١٦;ان کا کفر کا امکان، ٦٠/١٥;_کے ساتھ رشتہ داری ، اس کے آثار ،٦٠/١٥; اس کا نقش، ٦٠/١٥;_کی موت، ٣٢/١٦نیزر_ک پاکیزگي

پائیداري:ر_ک استقامت

پریشاں :ر_کا رفع، اس کے اسباب، ١٤/ ٢٧نیزر_ک ابراھیم عليه السلام ،گذشتہ اقوام، انسان، بت پرستي، سرنوشت، شرک ،کفار، لوط عليه السلام اور محمد صلعم

پنہانی طور پر باتیں سننا:ر_ک جن اور شیطان

پرکھنا:_کا معیار، ٤١/١٦

پرستش:ر_ک عبادت

پرندے:_وں کی پرواز،٧٩/١٦;_وں کا مطالعہ، ١٦/ ٧٩;_وں کا سرچشمہ، ٧٩/١٦;_وں کا محافظ، ٧٩/١٦

پشم:ر_ک چوپائے، حیوانات، اونٹ، گائے، گوسفند اور نعمت

پشیماني:

_کے عوامل، ۲۲/۱۴۰، ۱۵/۳،۲نیز ر_ک کفر، گناہ اور قیامت

پلیدگي:ر_ک آخرت اور مشرکین

پیغمبر ﷺ :ر_ک آنحضرت محمد ﷺ

پیغمبران:ر_ک انبیاء

پیمان:ر_ک عہد

پستي:ر_ک ذلت

پہاڑ:_وں کا استقرار، ۱۹/۱۵؛_وں میں سکونت، ۱۶/ ۸۱؛_وں کی اہمیت، ۱۶/ ۱۵؛کوہستانی پناہ گاہ، ۱۶/ ۸۱؛_وں کی پیدائش ، اس کی تاریخ ، ۱۵/ ۱۹؛_وں کی خلقت، ۱۵/ ۱۹، ۱۶/ ۸۱ ;اس کا فلسفہ ، ۱۵/ ۱۹، ۱۶/ ۱۵؛_کے فوائد، ۱۵/ ۱۹، ۱۶/ ۱۵نیز ر_ک نعمت

پھل:_وں کا اگنا، اس کے عوامل، ۱۴/ ۳۲؛ اس کا فلسفہ، ۱۴/ ۳۲؛ اس کا نقش ، ۱۴/ ۳۲نیز ر_ک تغذیہ اور نعمت

"ت"

تاریخ:_کے تحولات ، ان سے آگاہی کے آثار، ۱۵/ ۱۱؛ ان کی شناخت، ۱۵/ ۷۷؛ ان میں موثر عوامل، ۱۴/ ۱۴، ان کا سرچشمہ، ۱۴/ ۶، ۱۵/ ۴، ۱۶/ ۲۶ ؛_کا تکرار ۱۶/ ۶۳؛_سے عبرت، ۱۴/ ۴۵ ، ۱۵/ ۷۵، ۷۷، ۷۶، ۱۶/ ۳۶؛_کے فوائد، ۱۴/ ۹ ، ۴۵ ، ۱۵/ ۷۷؛_کا مطالعہ ، اس کے آثار، ۱۶ / ۳۶؛ اس کی اہمیت، ۱۵/ ۷۶؛_کے مخفی گو شے ، ۱۴/ ۹ ؛_کا نقل، اس کی اہمیت، ۱۵/ ۵۱؛ اس کے فوائد، ۱۵/ ۵۱

تمام نقلی تاریخ کے موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے

تبلیغ:_کے آثار، ۱۶/ ۱۲۶؛_کی آفت شناسي، ۱۵/ ۱۳، ۱۶/ ۱۲۵؛_کا ذریعہ، ۱۶/ ۱۲۵؛_کے ارکان، ۱۶/ ۱۲۵؛_میں انذار، ۱۵/ ۹۸؛_میں عطوفت پذیري، ۱۶/ ۱۲۵؛_میں برہان، ۱۶/ ۱۲۵؛_کی تاثیر، اس کے موانع، ۱۶/ ۱۲۵؛_مخاطبین کے متناسب، ۱۶/ ۱۲۵؛_میں حکمت، ۱۶/ ۱۲۵؛_کا طریقہ ، ۱۴/ ۴، ۱۶/ ۱۲۷، ۱۲۵، ۴۷، ۳۲؛اس کو استعمال کرنے کے آثار، ۱۶/ ۱۲۵؛_کے شرائط، ۱۵/ ۸۵، ۱۳؛_میں صبر، ۱۶/ ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸؛_میں صراحت، ۱۵/ ۱۶، ۹۴/ ۸۲، ۳۵؛_میں عفو، ۱۶/ ۱۲۶؛_میں جذبات، ۱۶/ ۱۲۵؛_میں لوگوں کی تہذیب، ۱۴/ ۴؛_میں قاطعیت، ۱۵/ ۹۴؛_

یں احسن مجادلہ، ۱۲۵/۱٦؛_یں موعظہ، ۱٦/ ۱۲۵نیز ر_ک :ابراہیم ؑ ،انبیاء، دین ، دینی قائدین ،شرک اور حضرت محمد ﷺ

تجاوز:_سے اجتناب، ۹۰/۱٦؛_کا پیش خیمہ، ۹۰/۱٦؛_کی ناپسندیدگی، ۹۰/۱٦؛_سے نہي، ۹۰/۱٦

تجاوزکرنا:ر_ک کفار

تجربہ:_کانقش، ۷۸/۱٦

تدبیر:ر_ک خد

تہذیب و تمدن:_کے آثار۱۴/ ۱۰؛_کی اہمیت، ۱٦/ ۱۲۵؛_اور عقیدہ، ۱۴/ ۱۰نیز ر_ک انبیاء اور تبلیغ

تذکر:_کے آثار، ۱۷/۱٦؛_کا ذریعہ، ۲۵/۱۴؛بہشت میں خواہشات کے پورا ہونے کا_، ۳۸/۱۵؛ایام اللہ کا_، ۵/۱۴؛گذشتہ اقوام کی تاریخ کا_، ۹/۱۴؛بنی اسرائیل کی تاریخ کا_، ۹/۱۴؛ قوم ثمود کی تاریخ کا_، ۹/۱۴ ؛قوم عاد کی تاریخ کا_، ۹/۱۴؛قوم نوح کی تاریخ کا_، ۹/۱۴؛خلقت انسان کا_، ۲۸/۱۵؛ابراہیم ؑ کی دعا کا_، ۱۴/ ۳۵؛ متقین کی سعادت کا_، ۲۲/۱٦؛ کفار کی شقاوت کا_، ۳۲/۱٦؛قصہ ابراہیم ؑ کا_، ۳۵/۱۴؛ قصہ موسی ؑ کا_، ٦/۱۴؛_کے عوامل، ۲۳/۹،۱٦/۱۵ نیز ر_ک صاحبان عقل بنی اسرائیل اور ضرورتیں

تربیت:

_یں نمونے، ۳۲/۱٦؛_کا طریقہ، ۹۷/۱۴، ۵۱/۱۵، ۵۰، ۱۲۸/۱٦، ۹۰، ۳۲؛_کا پیش خیمہ، ۸۱/۱٦ینز ر_ک: جاہل افراد

ترحم:ر_ک کفار اور مشرکین

تزکیہ:_کی اہمیت، ۷٦/۱٦

تسبیح:ر_ک خدا، ذکر، عبادت اور موجودات

تسلیم:_کے آثار، ۱۱٦/۱٦؛ خدا کے سامنے_، ۱٦/ ۸۱؛ اس کے آثار، ۱٦/ ۱۲۰؛ اس کی اہمیت، ۸۱/۱٦؛ اس کا پیش خیمہ، ۸۱/۱٦، ۴۸؛ اس کا انجام، ۲/۱۵؛_کا مقام، اس کی اہمیت، ۸۱/۱٦نیز ر_ک :حق، دین، عذاب اور مشرکین

تضرّع:ر_ک ابراہیم ؑ ، دعا اور سختي

تعاون:_کے آثار، ۱۶/ ۷۲؛ اجتماعي_، اس کا ترک، ۱۶/ ۷۲؛ خانداني_، ۱۶/ ۷۲

تعصّب:ر_ک گذشتہ اقوام

تعطیل کا دن:ہفتہ وار_، اسکی تاریخ، ۱۶/ ۱۲۴نیز ر_ک ادیان، سینچر اور یہود

تعقل:_کے آثار، ۱۴/ ۵۲، ۱۵، ۷۵، ۱۶/ ۶۷، ۱۲؛_کی اہمیت، ۱۶/ ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۱۲؛ خلقت میں_، ۱۶/ ۱۲؛ آیات خدا میں_، ۱۵/ ۷۵؛ زندگی میں_، ۱۶/ ۸۰؛ تاریخ میں_، ۱۵/ ۷۵، سایوں میں_ ۱۶/ ۸۱؛ طبیعت میں_، اس کی اہمیت، ۱۶، ۱۲؛ صحیح_، اس کا نقش، ۱۶/ ۱۲۳؛_کی طرف دعوت، ۱۵/ ۷۵؛_کے موانع، ۱۵/ ۷۲نیز ر_ک تفکر او ر مومنین

تعلیم:ر_ک تعلیم

تعلم:_کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۷۸نیز ر_ک کشتی رانی اور حضرت محمد ﷺ

تعلیم:_کا طریقہ، ۱۴/ ۲۴، ۱۹

تعمیر منزل:_کی تاریخ، ۱۵/ ۸۲؛_کا فلسفہ، ۱۶/ ۸۰نیز ر_ک بادیہ نشین افراد، گھر، قبائل اور قوم ثمود

تعظیم:_کی نشانیاں، ۱۵/ ۲۹

تفرقہ:ر_ک اختلاف

تقرّب:_خدا، اس کے عوامل، ۱۵/ ۴۲؛ اس سے محروم افراد، ۱۴/ ۳۶نیز ر_ک بندگان خدا اور مومنین

تقلید:قائدین کي_، ۱۴/ ۲۱؛ علماء کی_، ۱۶/ ۴۳؛ گمراہوں کی_، ۱۴/ ۲۱؛ مستکبرین کي_، ۱۴/ ۲۱؛ اس کے عوامل، ۱۴/ ۲۱؛ آباو و اجدادکي_، ۱۴/ ۱۰؛ اندھی_، ۱۴/ ۲۱، ۱۰؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۲۱؛ ناپسندیدہ ۱۴/ ۱۰؛ واجب_، اس کے دلائل، ۱۶/ ۴۳نیز ر_ک گذشتہ اقوام، انبیاء، کفار اور گنہگار افراد

تقوي:_کے آثار، ۱۵/ ۶۹، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۱۶/ ۳۰، ۳۱، ۱۲۸؛_کی قدرو قیمت، ۱۶/ ۲، ۳۰؛_کی اہمیت، ۱۶/ ۳۱، ۲؛ عدم تقوي، اس کے آثار، ۱۵/ ۶۹؛_کی پاداش، ۱۶/ ۳۰؛_کی دعوت، ۱۵/ ۶۹، ۱۶/ ۲؛_کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۲؛_کے

موارد، ١٢٨/١٦؛ _کی نشانیاں ، ١٢٨/١٦
تقیہ:_کے احکام ، ١٦/ ١٠٦ ، _کی اہمیت ، ١٠٦/١٦؛ _کا جواز، ١٦/ ١٠٦؛ _کی ممنوعیت، ١٦/ ١٠٦نیز ر_ک عمار یاسر
تفکر:_کے آثار، ٦٩/١٦، ٣٢؛ _کی اہمیت، ١٥/ ۴۴، ٦٩؛ _کی طرف تشویق، ٦٩/١٦، عالم طبیعت میں _، ١١/١٦؛ ٦٩؛ اس کے آثار، ٦٩/١٦؛ اس کی اہمیت، ١١/١٦؛ کفر کے رہنماؤں کے انجام میں _ ، ٢٨/١۴؛ کفر کرنے والوں کے انجام میں _ ، ٢٨/١۴؛ قرآن میں _ ، اس کے آثار، ۴۴/١٦؛دینی_ ، اس کا پیش خیمہ، ١١٠/١٦؛ _کی طرف دعوت ، ٦٩/١٦؛ _کا پیش خیمہ، ١٦/ ١١؛ _کے مراتب ، ١٦، ١٣؛ _کا نقش، ٨١/١٦نیز ر_ک متفکرین
تکامل:_کا پیش خیمہ، ٨٩/١٦؛ _کے عوامل ، ١۴/ ٥، ٣٢/١٦، ٩۷نیز ر_ک حضرت محمد ﷺ
تکبّر:_کے آثار، ٣٣/١٥نیز ر_ک ابلیس، کفار اور متقین
تکلیف: (شرعی وظیفہ)_کی عمومیت، ٩٩/١٥، ١٦/ ١٢٥؛ _کا رفع، اس کے شرائط ،١١٥/١٦؛ اس کے عوامل، ١٦/ ١٠٦، ١١٥؛ _پر عمل ، اس کا پیش خیمہ، ١١٥/١٦؛ اس کے عوامل ، ١٠٦/١٦، ١١٥؛ _پر عمل ، اس کا پیش خیمہ، ٩١/١٦؛ _میں قدرت ، ١٦/ ١١٥؛ اہم ترین_ ، ٣١/١۴، ۴٠، ٣۷نیز ر_ک ابلیس، انسان، محمد ﷺ ، مضطر اور ملائکہ
تمثیل:ر_ک قرآنی مثالیں
تمدّن:_تاریخ، ٦۷/١٥نیز ر_ک لوط علیہ السلام
توبہ کرنے والے افراد:_کی مغفرت ، اس کا پیش خیمہ، ١٦/ ١١٩نیز ر_ک توبہ
تواضع:_کا ملاک ، ٨٨/١٥نیز ر_ک انبیاء، مومنین، محمد ﷺ اور نعمت
توبہ:_کے آثار، ١٦/ ١١٩، ١١٠، بے نتیجہ_ ، ١۴/ ۴۴؛ _کی قبولیت ، اس کے شرائط، ١١٩/١٦
نیز ر_ک توّابین
توحید:
_کے آثار، ٥٢/١٦، ٥١؛ _کا اعلان، -١٦/ ٥١؛ _کی اہمیت، ١۴/ ٥٢، ۷٥/١٥، ۷۷، ٢/١٦، ٥١،

۷۷; _ افعالی ، ۱۵/ ۲۳; ۲۵، ۳/۱۶، ۱۰، ۱۴ ،۷۳; در خالقیت ، ۱۵/ ۱۶، ۸۶/ ۳، ۷; _ دررازقیت، ۱۶/ ۷۳; _ذاتی ،
۵۱/۱۶; _ ربوبي، ۱۸/۱۴; اس کے دلائل، ۱۴/ ۳۴، ۷/۱۶; اس کی تکذیب کرنے والے ، ۵۴/۱۶; _عبادي، ۱۶/ ۲۲،
۷۳، ۵۱; اس کیطرف دعوت، ۱۶/ ۳۶; _کی دعوت، ۵۱/۱۶، ۲; _ کے دلائل ، ۳۳/۱۴، ۳۲، ۵۲; ۳/ ۱۶، ۴، ۱۰، ۱۳، ۱۱،
۲۲، ۵۲، ۵۳; _کا پیش خیمہ ، ۱۴/ ۵۲; _سے اعراض کرنے والے، اس کا ظلم، ۱۴/ ۱۵; ان کی ہٹ دھرمی ، ۱۴/ ۱۵
نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام ، انبیاء، ایمان، زمین پر رینگنے والے ، خدا، ذکر، قائدین ، عقیدہ، فطرت ، قیامت ، مکہ ، ملائکہ اور
ہدایت

تورات: _کی تعلیمات، ۱۴/ ۵; _کا ہدایت کرنا، ۱۴/ ۵

توفیقات: خدا کی توفیقات سے محروم افراد، ۳۵/۱۵; شکر گزاری کی توفیق ، اس کی درخواست، ۳۷/۱۴; عبادت کی توفیق،
اس کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۳۷; _ میں موثر عوامل ، ۱۲۱/۱۶ نیز ر_ک فرزند اور نماز

توکل: _کے آثار، ۱۴/ ۱۳ ، ۱۶/ ۴۲، ۹۹; _کی اہمیت، ۱۴ /۱۱، ۱۲; خدا پر_ ، ۱۴/ ۱۳، ۱۲، ۱۶/ ۴۲، ۹۹; _کی دعوت،
۱۱/۱۴، ۱۲; _کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۱۲، ۱۱، ۱۶/ ۹۹ ; _کے فوائد: اس کے اُخروی فوائد، ۴۲/۱۶ ; اس کے دنیاوی فوائد،
۱۶/ ۴۲; _کا معیار، ۴۲/۱۶; _کے موارد، ۹۹/۱۶ نیز ر_ک انبیاء، مہاجرین، اور ضرورتیں

تہمت: ر_ک آخرت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکین، قرآن ، قریش، کفار، کفار مکّہ

"ث"

ثابت قدم افراد: ۲۷/۱۴; _صراط مستقیم پر ۷۶/۱۶

ثابت قدمي: _کے عوامل، ۲۷/۱۴ نیز ر_ک ایمان ، قرآن اور مومنین

ثروت: _کا سرچشمہ، ۱۵/ ۸۸ نیز ر_ک دولت مند افراد، ذکر اور نعمت

ثروت مند افراد: _کا گمراہ کرنا، ۱۴/ ۳۰ نیز ر_ک ثروت

ثنویت (دوگانگي): _کا بطلان، اس کے دلائل، ۱۶/ ۵۳; _سے نہي، ۱۶/ ۵۱

ثواب:

ر_ک پاداش

"ج"

جادو:ر_ک حضرت محمد ﷺ
جاہل افراد:_کی تربیت،۱۶/ ۱۲۸;_اور علماء،۱۶/ ۴۳نیزر_ک جہالت اور معاد
جاہلیت:_میں تفریق، ۱۶/۵۹;_میں لڑکی ، ۱۶/۵۸، ۵۹، ۶۲، ۶۰; اس کی بے وقعي، ۱۶/ ۵۹; اس کی ذلّت، ۱۶/ ۵۹; _میں لڑکی کا قتل، اس کا سبب، ۱۶/ ۶۰;_کی رسوم، ۱۶/ ۵۸، ۵۹، ۶۲، ۶۰;_میں عورت ، اس کی بے وقعی، ۱۶/ ۵۹; _میں مردکی حاکمیت، ۱۶/ ۵۲;_کے مشرکین، ۱۶/۵۷;، ۵۸،۵۹، ۶۲;ان کے دعوے، ۱۶/۶۲;ان کے افترائ، ۱۶/ ۶۲; ان کی فکر، ۱۶/۵۹، ۶۰، ۶۲; ان کی بیٹے سے محبت، ۱۶/۵۹; ۶۲; ان کی حیرانگي، ۱۶/۵۹; ان کی خداشناسي، ۱۶/ ۶۲; ان کا جھوٹ بولنا، ۱۶/ ۶۲; ان کے برتاؤ کا طریقہ ۱۶/ ۶۲; ان کا عقیدہ، ۱۶/۵۷، ۶۰، ۶۲; ان کی ناپسندیدہ قضاوت، ۱۶/ ۵۹;_میں خاندان کا نظام، ۱۶/۵۹ ;_میں فرزند کی ولادت، ۱۶/ ۵۸
جبرائیل:_کی امانت داري، ۱۶/ ۱۰۲;_کا تقدس، ۱۶/ ۱۰۲;_کا منزہ ہونا، ۱۶/۱۰۲;_کے فضائل ،۱۶/۱۰۲;_کا نقش، ۱۶/۱۰۲نیزر_ک خدا کے برگزیدہ افراد
جبر کا اعتقاد:ر_ک قائدین ، مشرکین اور مشرکین مکّہ
جبر اور اختیار:۱۴/۲۲،۲۱،۳، ۱۵/ ۳۲، ۶۰، ۱۶/ ۹، ۳۳، ۳۵، ۴۳، ۸۲، ۹۳، ۱۰۳جبر کا بطلان،، ۱۶/ ۹۳; اس کے دلائل ، ۱۶/ ۳۶، ۳۹، ۴۳نیزر_ک عقیدہ
جرم:_کے اقسام، ۱۵/۴۴;_کا پیش خیمہ، ۱۶/۸۸;_کا انجام، ۱۵/ ۴۴;_کے موارد، ۱۵/ ۱۲نیزر_ک انبیاء اور گناہ
جزائ:ر_ک پاداش ، سزا اور جزائي نظام
جزیرۃ العرب:_کی مادّی ضروریات، ان کی فراہمی ، ۱۶/۸;_کی معنوی ضروریات ، ان کی فراہمی ، ۱۶/۸
جن:_کا آسمانی خبریں سننا، ۱۵/۱۷;_کی جنس ، ۱۵/ ۲۷;_آگ سے ، ۱۵/۲۷;_کا پوشیدہ ہونا،

۲۷/۱۵؛_کی خلقت، ۱۵/ ۲۷؛ اس کی تاریخ، ۱۵/ ۲۷؛ اس کا عنصر، ۲۷/۱۵؛_کا دھتکارا جانا، ۱۷/۱۵؛_کی مادیت، ۲۷/۱۵

جذبات:_کا اعتدال، ۵۸/۱٦

جن:_سے مراد، ۲۵/۱۴

جنگلات:_کی پیدائش، اس کے عوامل، ۱٦/ ۱۰؛_کے فوائد، ۱٦/ ۱۰

جہاد:_کے آثار، ۱۱۰/۱٦،_میں صبر اس کی اہمیت، ۱۱۰/۱٦

جہان: ر_ک خلقت

جہان کی سیر:_کی اہمیت، ۱٦/ ۳٦

جہل:_کے آثار، ۲۵/۱٦، ۳۸، ۴۳، ۷۵، ۱۰۱، ۱۱۹؛_کی نشانیاں، ۴۳/۱٦، ۹۵

نیز ر_ک اکثریت، انسان، بدعت، بڑھاپا، جاہل افراد، خدا، دین، ظالم افراد، قرآن، قیامت، کفار، گنہکار افراد، متقین، حضرت محمد ﷺ، مردہ افراد، مشرکین، مشرکین مکّہ، باطل معبود اور مہاجرین

جہنم:_کی آگ، ۴۴/۱۵؛_کے مشروبات، ۱٦/۱۴، ۱۷؛_میں پہلے جانے والے، ٦۲/۱٦؛ میں ہمیشہ رہنے والے، ۱۷/۱۴، ۲۹/۱٦؛_کی جاودانیت، ۱٦/ ۲۹؛_میں ہمیشگی، ۲۹/۱٦؛_کا جسمانی ہونا، ۱۷/۱۴؛_کا گندا پانی، ۱٦/۱۴، ۱۷؛_کے درکات، ۱۵/ ۴۴؛_کے دروازے، ۱۵/ ۴۴؛ ان کی تعداد، ۱۵/ ۴۴؛ ان کا تعدّد، ۲۹/۱٦؛_کی قباحت، ۱۴/ ۲۹؛_کی صفات، ۱۴/ ۱۷، ۲۹؛_میں عذاب، اس کا دوام، ۱۴/ ۱۷؛_کے عذاب ۲/۱۴، ۲۹، ٦؛ ان کی اقسام، ۱۴/ ۱۷؛ ان کا تنوع، ۱۴/ ۱۷، ۱۵/ ۴۴، ۲۹/۱٦؛ ان کی شدت، ۱۷/۱۴؛ ان کے مراتب، ۱۴/ ۱۷، ۱۵/ ۴۴؛_کے اسباب، ۱۴/ ۲۹، ۱۵/ ۴۳، ۱٦/ ۲۹، ٦۲؛_سے نجات، اس کا وعدہ، ۱۴/ ۲۱؛_میں ہلاکت، ۱۴/ ۲۹

نیز ر_ک ابلیس، گمراہ کرنے والے، اہل جہنم، قائدین، شرک، ظالم افراد، کفار، گمراہ افراد، متکبر افراد، مشرکین، خدا پر افتراء باندھنے والے اور منحرف افراد

جھوٹ:_کے آثار، ۱٦/ ۱۱٦؛_کو مزیّن کرنا، ۱٦/ ٦۲؛_کے موانع، ۱٦/ ۱۰۵

نیز ر_ک افترائ، جھوٹ بولنے والے افراد، ظالم افراد، قرآن، قیامت، کفار، حضرت محمد ﷺ اور

مشرکین

"چ"

چراگاہ: ر_ک چوپائے

چشم: _کا نقش، ١٦/١٠٨ نیز ر_ک بصارت، ظالم افراد اور قیامت

چشم پوشي: ر_ک عفو

چشمہ: ر_ک بہشت

چوپائے: _سے استفادہ ١٦/ ٥، ٧؛ _پر سامان لادنا ١٦/ ٨؛ _کی چراگاہ سے بازگشت، ان کی خوبصورتي، ١٦/٦؛ _کی پشم، ١٦/٥؛ اس کے فوائد، ١٦/ ٨٠؛ _کی کھال، اس کے فوائد ١٦/ ٨٠؛ _کا چرنا ١٦/ ١٠؛ _رات کے وقت ١٦/ ١٠؛ _صبح کے وقت، ١٦/ ٦؛ _کا خالق ١٦/ ٥ _کی خلقت، اس کا فلسفہ، ١٦/ ٥، ٧، ٨٠؛ _کا چراگاہ کیطرف جانا، ان کی خوبصورتي ١٦/ ٦؛ _کا دودھ، ١٦/٥؛ اس کی مشابہت ١٦/٦٦؛ _کا دودھ دینا، اس کی مشابہت ١٦/٦٦؛ _کے فوائد ١٦/٨٠؛ _کا گوشت، ١٦/ ٥؛ صدر اسلام میں اس کا کھانا، ١٦/٨، _کے بال ١٦/ ٥؛ اس کے فوائد ١٦/٨٠؛ _کا نقش، ١٦/ ٨ نیز ر_ک نعمت

"ح"

حاکمیت: ر_ک خداوند عالم

حبشہ: _صدر اسلام میں، اس کا معاشرتی مقام، ١٦/ ٤١؛ _کیطرف ہجرت، ١٦/ ٤١، ١١٠

حج: ر_ک غلام حروف مقطعات: ١٤/١، ١٥/١؛ _کی عظمت، ١٥/١؛ _کا فلسفہ، ١٥/ ١

حزن: ر_ک غم و اندوہ

حساب و کتاب: ر_ک انسان، خوف، خدا، دین، عمل، قرآن، قیامت اور کفار

حمد کرنا: ر_ک ذکر اور عبادت

حسنات:_ اخروی ان کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۲۲؛_دنیاوی ، ۱۲۲/۱۶؛ ان کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۲۲، ۱۲۳نیزر_ک عمل صالح

حس گرائي:ر_ک کفار مکہ

حشر:ر_ک اقرار، انسان، ظالمین، کفار اور گنہگار افراد

حق:_ سے اعراض، ۸۲/۱۶؛_کی پیروي، ۱۴/ ۳۶؛_کی وضاحت، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۲۴؛_کے سامنے تسلیم خم، اس کے آثار، ۱۰۲/۱۶؛ اس کا پیش خیمہ ، ۳۰/۱۶؛_کی تشخیص ، اس کا طریقہ ، ۱۴/ ۲۶_قبول کرنے والے ، اس کا ادراک ۶۵/۱۶؛_پر رحمت ، اس کے عوامل ، ۸۹/۱۶؛ اس کی بشارت کے عوامل ، ۸۹/۱۶؛_کی ہدایت کے عوامل ، ۸۹/۱۶؛_کی قبولیت ، اس کے آثار ،۱۵/ ۷۷، ۶۵/۱۶، ۸۹؛ اس کی اہمیت ، ۷۹/۱۶؛ اس کے موانع ، ۱۵/ ۳؛_کا انکار کرنے والے ، ۱۵/ ۱۵ ، ۶،۸۱/۲۲؛ان کا اعراض ،۱۶/ ۸۲؛ ان کی اس سے نفرت، ۳/۱۵؛ ان کی ہٹ دھرمی ، ۱۰۴/۱۶؛ ان کی محرومیت، ۱۶/ ۱۰۴؛ ان کا ہدایت قبول نہ کرنا ، ۱۰۴/۱۶؛_ قبول نہ کرنا ، اس کے آثار ، ۲۲/۱۶، ۲۳،۱۰۴،۱۰۵؛_ سے اعراض کرنے والے ، ان کی ہٹ دھرمی ، ۱۵/۱۴؛_ اور باطل کا مقایسہ ، ۲۶/۱۴؛_کی تکذیب کرنے والے ، ان کی محرومیت ،۱۶/ ۲۳؛_ اور باطل کا امتیاز، ۱/۱۵نیزر_ک آخرت ، اقرار، حق طلبي، دین ، عقیدہ ، قوم ثمود، میلانات اور مومنین

حقانیت:_کا معیار، ۳۶/۱۴

حقائق:_کا اثبات، اس کا طریقہ ، ۱۷/۱۶؛ اس کے لیے قسم کا اٹھانا، ۹۲/۱۵؛_کی وضاحت ، اس کی اہمیت، ۳۹/۱۶؛ اس کا طریقہ ، ۴۴/۱۶، ۱۲۵ ; اس کے عوامل، ۴۳/۱۶، ۴۴؛_کی تشخیص ، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۶۹؛_کی تکذیب ، ۲۳/۱۶؛ اس کے عوامل، ۱۵/ ۱۵، ۳۸/۱۶؛ غیبي_ ، ۷۷/۱۶؛_ کا درک، اس کا ذریعہ ، ۴۴/۱۶؛ اس کا طریقہ ، ۶۹/۱۶؛ اس کا پیش خیمہ ، ۶۵/۱۶، اس کے شرائط، ۶۹/۱۶؛ اس سے محروم افراد، ۱۰۸/۱۶؛ اس سے محرومیت ،۱۰۸/۱۶؛اس سے محرومیت کے عوامل ۱۰۸/۱۶؛_کا ظہور اس کی اہمیت ۳۹/۱۶ اس کے عوامل ۲۸/۱۶ ،_کی قبولیت ، ۲۲/۱۶ نیزر_ک آخرت ، دنیا، دین، قیامت اوریقین

حقوق:_ کا ضائع کرنا، اس کے موانع، ۶۹/۱۵؛ حق تمتع، ۳۳/۱۴، ۱۰/۱۶؛ حق قانون گذاري، ۵۲/۱۶نیزر_ک انسان، خداوند عالم ، رشتہ داري، عورت اور فقراء

حق طلبي:_کی اہمیت، ۷۹/۱۶

نیز رـک ابراہیم علیه‌السلام اور حق
حکمت:ـکی قدرو قیمت، ۱۶/ ۱۲۵;ـسے استفادہ ، ۱۲۵/۱۶نیز رـک تبلیغ، خداوند عالم ، دعوت اور عقیدہ
حکومت:ظالمانہـ، ۷/۱۴،٦نیز رـک فرعون
حلال چیزیں :ـوں سے انفاق، ۳۱/۱۴نیز رـک انفاق، روزی ، نعمت اوریہود
حمد:ـخدا، ۸/۱۴، ۱٦، ۷۵/۳۹;اس کے آثار ، ۷/۱۴; اس کے آداب، ۳۹/۱۴; اس کی اہمیت، ۹۸/۳۹،۱۵/۱۴; اس کے دلائل ، ۱۴/ ۲; اس کے عوامل، ۹۸/۱۵نیز رـک ابراہیم علیه‌السلام
حمل و نقل:ـکے وسائل، ۱۶/ ۷;ـکی پیشگوئي ، ۱۶/ ۸
حوادث:ـکی اطلاعات کا مرکز، ۱۵/ ۴
حواس:ـکا نقش، ۷۸/۱٦
حیات:ـ اخروي، اس کی تکذیب کرنے والے ، ۳۸/۱٦;ـکا تداوم، ۲۳/۱۵;ـ آیات خدامیں سے ، ۲۳/۱۵;ـ موت کے بعد۳۰/۱٦، ۳۲;ـطیبہ ،اس سے مراد، ۹۷/۱٦;ـکے عوامل، ۳۲/۱۴;ـکا سرچشمہ، ۳۲/۱۵، ۳٦، ۲۵، ۳۸/۱٦;ـکا نقش، ۲۱/۱٦نیز رـک انسان، معاشرہ، سچے معبود اور موجودات
حیات طیبہ:رـک حیات
حیوانات:ـکے احکام، ۸/۱٦،۷;ـکی پشم ، اس سے استفادہ، ۱٦/ ۸۰;ـکے پر، ان سے استفادہ، ۸۰/۱٦;ـکے بال ، ان سے استفادہ ، ۱٦/ ۸۰; سمندریـ ، ان کا گوشت، ۱۴/۱٦نیز رـک نعمت

"خ"

خالق:ـکی بے نظیری ، ۱۷/۱٦; اس کی وضاحت، ۱۷/۱٦
نیز رـک آسمان، کائنات، گھوڑا، خچر، استمداد، گدھا، انسان، چوپائے ، زمین، اونٹ، غفلت، گائے ،گوسفند اور موجودات
خالقیت:ـ اور الوہیت، ۲۰/۱٦نیز رـک توحید، خداوند عالم ، عقیدہ، معبود اور باطل معبود
خاندان:ـکا دائرہ کار، ۶۰/۱۵; خاندانی مشکلات ، ان کے رفع کی اہمیت، ۹۰/۱٦نیز رـک جاہلیت اور لوط علیه‌السلام
خداکے خدمتگزار:۱۵/ ۵۷، ۸۵، ٦۰، ۵۹، ٦۳، ٦۴، ۱٦، ۲

خداوند عالم: _کی مغفرتیں، ۱۴/ ۳۶، ۱۶/ ۱۱۵، ۱۱۹؛ قیامت دن مغفرتیں، ۱۶/ ۱۱۱؛ ان کا اعلان، ۱۵/ ۴۹؛ ان کے اعلان کی اہمیت، ۱۵/۴۹؛ ان کی خصوصیات، ۱۵/ ۴۹، ۱۶/۱۱۹؛ _کی ابدیت، ۱۵/ ۳۳؛ _کا اتمام حجت، ۱۴/ ۴۵، ۱۵/۱۲، ۸۳، ۱۶/۱۱۳، ۸۹؛ _کا احسان، اس کے موارد، ۱۴/۳۴؛ _کا خبر دینا، اس کی حتمیت، ۱۶/ ۱؛ _کے مختصات، ۱۴/ ۲، ۹، ۳۲، ۳۹، ۱۵/ ۴، ۲۵، ۲۳، ۱۶، ۸۶/ ۲، ۹، ۱۰، ۱۴، ۲۰، ۲۲، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۶۰، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۷، ۱۱۶؛ _کا اذن، ۱۵/ ۲۹؛ اس کی اہمیت، ۱۴/ ۱۱، ۲۳، ۲۵؛ _کا نقش، ۱۴/ ۱؛ _کا ارادہ، ۱۵/ ۸۴، ۱۶/ ۶۱، ۷۱؛ اس کے آثار، ۱۴/۳۹؛ اس کا ارادہ تکوینی، ۱۶/ ۴۰؛ اس کا تحقق، ۱۶/۴۰؛ اس کا تقدم، ۱۶/ ۴۰؛ اس کی حتمیت، ۱۶/۴۰؛ اس کے جاری ہونے کے مقامات، ۱۵/ ۲۰، ۲۲، ۲۶، ۲۷، ۷۳، ۱۶/ ۴، ۱۱، ۱۴، ۷۹؛ اس سے مراد، ۱۶/ ۴۰؛ اس کا نقش، ۱۵/ ۴، ۲۲؛ _کی طرف بیٹی کی نسبت، ۱۶/۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰؛ _کا گمراہ کرنا، ۱۴/۲۷، ۱۵/ ۳۹؛ اس کے آثار، ۱۵/ ۳۹؛ اس سے مراد ۱۴/ ۲۷؛ اس کی خصوصیات، ۱۶/ ۳۷؛ _کا راز فاش کرنا، ۱۶/ ۱۰۳؛ _کے افعال، ۱۴/۵، ۱۴/۲۷، ۱۵، ۳۳، ۳۲/ ۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۶۶، ۴۷، ۷۴، ۱۶/ ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۴، ۱۶، ۲۶، ۵۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۰، ۹۷؛ ان کا سہل ہونا، ۱۴/ ۲۰؛ ان کے جاری ہونے کے مقامات، ۱۴/۳۲، ۱۵/۲۲، ۶۰، ۱۶/۵۴؛ _کی الوہیت، ۱۴/ ۲۰؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۵۱؛ _کے امتحان، ۱۴/ ۶، ۱۶/ ۹۲؛ _کا امتنان، ۱۶/ ۱۱۵؛ _کی امداد، اس کے آثار، ۱۴/۲۱، ۱۶/ ۷۶، ۱۲۷؛ اس کے شرائط، ۱۴/ ۱۴؛ _کا انتقام، ۱۴/ ۴۸، ۱۵/۷۹؛ اس کا وقت، ۱۴/۴۸؛ اس کا سرچشمہ، ۱۴/۵۱؛ اس کے اسباب، ۱۵/۷۹؛ اس کی نشانیاں، ۱۴/۴۹؛ _کے انذار، ۱۴/ ۴۲، ۱۵/ ۳، ۴، ۱۶/ ۱۹، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۳۴، ۳۶، ۴۵، ۵۵، ۴۶، ۵۶، ۵۹، ۶۳، ۹۲، ۱۱۲؛ ان سے اعراض، ۱۶/ ۳۳؛ _کے اوامر، ۱۴/ ۳۲، ۱۵/۸، ۲۹، ۳۰، ۳۴، ۶۰، ۹۴، ۹۹، ۱۶/ ۱، ۲، ۲۳، ۲۹، ۳۳، ۴۰، ۵۰، ۹۰؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۱۲؛ اس کے تکوینی اوامر، ۱۶/۴۰؛ ان تکوینی اوامر کا نقش، ۱۶/ ۴۰؛ اس کی اہمیت، ۱۴/۲۵؛ اس کا تحقق، ۱۶/ ۱۲؛ اس کی حتمیت، ۱۶/ ۲، ۴۰؛ اس کے نزول کی درخواست، ۱۶/ ۳۳؛ اس کے عوامل، ۱۶/ ۲۹؛ اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۹۰، ۹۲؛ _کو جاری کرنے والے، ۱۶/۲؛ _کی بشارتیں، ۱۵/ ۹۵، ۹۶، ۱۶/ ۱۱۰؛ _کے بارے میں غلط فکر، ۱۶/ ۳؛ _کی بے نظیری، ۱۶/ ۶۰، ۷۵؛ _کی بے نیازی، ۱۴/ ۱۲، ۱۶/ ۷۵؛ اس کے آثار، ۱۴/۸۱؛ _کی جزائیں، ۱۶/ ۳۱، ۴۱، ۹۵، ۹۷؛ اس کی برتری کی اخروی جزائیں ۱۶/ ۲۲؛ _کی دنیاوی جزائیں ۱۶/ ۱۲۲؛ ان کی جاودانیت، ۱۶/ ۹۶؛ ان کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۶؛

_کی طرف پناہ، ١٦/ ٥٣؛ _کی تجلّی ١٤/ ٥؛ _کی تدبیر، ١٦/ ١٠؛ اس کے آثار، ١٦/ ٧٦، ٩٣؛ اس کی نشانیاں، ١٦/ ٧٨؛ _
کی تسبیح، اس کی اہمیت، ١٥/ ٩٨؛ اس کے عوامل، ١٥/ ٩٨؛ _کی تشبیہ، اس کا سبب، ١٦/ ٧٤؛ اس کے موانع، ١٦/ ٧٤؛
_کی تشویقات، ١٤/ ١٤/ ٣٢؛ _کا تکلّم، اس کا ملائکہ کے ساتھ تکلم، ١٥/ ٢٨؛ _کا منزہ ہونا، ١٦/ ٥٧، ١، ١١٨؛ اس کے
دلائل، ١٦/ ٦٠؛ _کی توصیف، ١٦/ ٦٠؛ _کی وصیتیں، ١٥/ ٨٨، ٩٨، ٩٩، ١٦/ ٨٤، ٩٠، ١١٠؛ _کی توفیقات، ١٦/ ٣٦؛
اس کی اہمیت، ١٦/ ١٢٧؛ کی دھمکیاں، ١٤/ ١٤، _کی حاکمیت، ١٥/ ٤١، ١٦/ ٥٢؛ _کا حساب و کتاب، اس کی سرعت،
١٤/ ٥١؛ _کے حقوق، ١٦/ ٥٢؛ _کی حکمت، ١٤/ ١٩، ١٥/ ٨٥، ١٦/ ٦٠؛ اس میں ہدایت، ١٤/ ٤؛ اس کی نشانیاں،
١٦/ ٧٨؛ اس کا نقش، ١٤/ ٤؛ ١٥/ ٢٥؛ _کی حمایتیں، ١٤/ ١٣، ١٤، ١٥/ ٩٨؛ اس کا پیش خیمہ، ١٤/ ١٣؛ اس کے
اسباب، ١٦/ ١٢٨؛ _کی حیات بخشی، ١٦/ ٦٥؛ _کی خالقیت، ١٤/ ١٠؛ ١٩، ١٥، ٣٢/ ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٣، ٨٦، ٨٥،
١٦/ ٣، ٤، ٥، ٨، ١٧، ٤٨؛ اس کا تداوم، ١٦/ ٨، ٤٠؛ اس کا نشانیاں، ١٥/ ٨٧؛ _کی شناخت، اس کے آثار، ١٥/ ٥٦؛
اس کی اہمیت، ١٥/ ٧٥، ٧٧، ١٦/ ٧٨؛ طبیعت میں اس کی شناخت، ١٦/ ١٢، ١٣؛ اس کے دلائل، ١٤/ ١٠، ١٩، ٣٣،
١٦/ ١١، ١٣، ٦٩، ٥٣، ٧٩، ٨١؛ اس کے راستے، ١٦/ ٧٤؛ اس کا طریقہ، ١٤/ ١٠، ١٦/ ١٧؛ اس کا پیش خیمہ، ١٥/ ٧٦،
٧٧، ٧٩، ١٦/ ١٢، ١٣؛ _اور حضرت محمد ﷺ کا غم و اندوہ، ١٥/ ٩٧؛ _اور انسانوں کا ایمان ١٤/ ٨؛ _اور تاریخ، ١٤/
٩؛ _اور توحید، ١٦/ ٥١؛ _اور مثل کا پیدا کرنا، ١٦/ ٥٧؛ _اور نسلوں کی جایگزینی، ١٤/ ٢٠؛ _اور لڑکي، ١٦/ ٥٧؛ _اور
شریک، ١٦/ ١؛ _اور انسان کا ضمیر، ١٥/ ٩٧؛ _اور ظالم افراد، ١٤/ ٤٢؛ _اور ظلم، ١٦/ ١١٨؛ اور انسانوں کا عمل، ١٦
/ ٢٨؛ _اور کفار کا عمل، ١٦/ ٢٨، ٢٩؛ _اور غفلت، ١٤/ ٤٢؛ _اور انسانوں کا کفر، ١٤/ ٧؛ _اور معاد کی تکذیب کرنے
والے، ١٦/ ٢٣؛ _اور انسان کی ضرورتیں، ١٦/ ٩؛ _اور نیتیں، ١٥/ ٢٣؛ _کے خزانے، ١٥/ ٢١؛ ان کا مقام، ١٥/ ٢١؛
_کے تقاضے، ١٦/ ٤١؛ _کے دشمن، ان کی سزا، ١٦/ ٤٥؛ _کی دعوتیں، ١٤/ ١٠، ١٩، ٢٤، ٢٨، ٣١، ٤٤، ١٦/ ٤٣، ٤٨،
٦٩، ٧٦؛ ان کی اجابت، ١٤/ ٤٤؛ _کے ساتھ دوستي، ١٤/ ٣١؛ _کی رازقیت، ١٤/ ٣١؛ ١٥/ ٢٠، ١٦/ ٧١، ٥٦، ٧٣، ٥٥،
١١٤؛ _کی مہرباني، اس کے آثار ١٦/ ٤٧؛ اس کا سرچشمہ، ١٦/ ٤٧؛ اس کی نشانیاں، ١٦/ ٤٧؛ _کی ربوبیت، ١٤/ ١٣،
١٨، ٣٥؛ ١٥/ ٢٢؛ ٩٨، ٩٩؛ اس کے آثار، ١٤/ ١، ٧، ١٣، ٢٣، ٣٥، ٢٥، ٤٠، ١٥/ ٢٥، ٨٦، ٢٨، ٩٣، ١٦/ ٣٠، ٣٢، ٤٧،
٦٨، ٦٩، ٩٩، ١١٩، ١٢٤، ١٢٥؛ اس کی ربوبیت خاص ١٦/ ٥٠؛ اس کی نشانیاں، ١٤/ ٦، ١٦/ ٧، ٦٧؛ _کی رحمت، ١٥/
٤٩، ٥٦، ١٦/ ٧، ١١٥، ١١٩؛ اس کے آثار،

١٥/ ٥٦، ١٦/ ٧، ١٨، ٣٧، ٨٩; اس کا اعلان، ١٥/ ٤٩; اس اعلان کی اہمیت، ١٥/ ٤٩; اس کا تقدم، ١٥/ ٥٠; قیامت کے دن رحمت ، ١٦/ ١١١; اس کا پیش خیمہ، ١٦/ ٨٩; اس کی عظمت، ١٥/ ٥٠; _کی روزي، ١٤/ ٣١، ١٦/ ٥٦، ٧١، ٧٥، ١١٤; _کا ضرر قبول نہ کرنا، ١٤/ ٨; اس کے دلائل ١٤ / ٨; اس کے عوامل ١٥/ ٩٨; _کی سرزنش ١٤/ ٤٤، ٤٥، ١٥/ ٣٢، ١٦/ ٣٥، ٣٨، ٥٦، ٧٢، ٩٢; _کی سنتیں ، ١٤/ ١٣، ٣٢، ٣٥، ١٥/ ٨، ١٣، ٣١، ١٦/ ٣٦، ٤٣، ٦١، ٧١، ٧٢; ان کی حتمیت ١٤/ ٣٥; _کی قسمیں ، ١٥ / ٧٢; _کے شئوون، ١٦/ ٢، ٢٠; _کے بارے میں شبہات، ١٤/ ١٠; _کے بارے میں شبہ پیدا کرنا، ١٦/ ٣٥; _کی شفا بخش، ١٦/ ٦٩; _کی سماعت، ١٤/ ٣٩; _کی صفات ، ١٦/ ٦٠، ٧٥; ان کی خصوصیات، ١٦ / ٧٣; _کے عذاب، ١٤/ ٥، ٢٦، ١٥/ ٥٠، ٧٣، ٧٤، ٨٢، ٨٣، ٨٤، ١٦/ ٢٦، ٢٧، ١١٣; ان سے آگاہی ، ١٥/ ٥٠; ان کا استہزاء ١٦/ ٣٤; ان کے استہزاء کے آثار، ١٦/ ٣٤; ان کے اعلان کی اہمیت، ١٥/ ٥٠; ان کا غلبہ، ١٥/ ٥٠; ان کا قانونی ہونا، ١٥/ ٦٣، ٨٣; ان کی خصوصیات، ١٤/ ٧; ١٦/ ٣٥; _کی عزت ، ١٦/ ٦٠; اس کے دلائل، ١٤/ ٢; اس کی نشانیاں ، ١٤/ ٤٩; اس کا نقش ، ١٤/ ٤; _کی عطایا، ١٤/ ١١، ٣٤، ٣٩، ١٥/ ٢١ ، ٨٧ ، ١٦/ ٤٤، ٨٠; _کی عظمت، ١٥/ ٩; اس کی نشانیاں ، ١٥/ ٧٥، ١٦/ ٧٩; _کا علم ، ١٤/ ٩، ٣٥، ١٥ / ٣٨، ٨٦، ٩٧، ١٦/ ٢٨، ٧٠، ١٠١ ، ١٢٥; اس کے آثار، ١٦/ ٢٩، ٧١; اس کی جاوانیت، ١٦ / ٧٠; اس کا کائنات کے متعلق علم، ١٤/ ٣٩; اس کا گنہگاروں کے بارے میں علم ، ١٥/ ٢٤; اس کا آئندہ کے مومنین کے بارے میں علم، ١٥/ ٢٤; اس کا گذشتہ مومنین کے بارے میں علم، ١٥/ ٢٤; اس کا محسنین کے بارے میں علم ، ١٥/ ٢٤; اس کا علم حضوری ، ١٦/ ٧٤; اس کا سرچشمہ، ١٦/ ٢٣; اس کی نشانیاں ، ١٥/ ٨٧، ١٦/ ٧٠; اس کا نقش، ١٥/ ٢; اس کی وسعت، ١٤/ ٣٨، ١٥/ ٢٤، ١٦/ ١٩; _کا علم غیب، ١٤/ ٣٨، ١٥/ ٢٥; اس کی وسعت، ١٤/ ٣٨; _کی بلندی ، ١٦/ ١، ٣، ٥٠; _کے ساتھ عہد، ١٦/ ٩١; اس کی حقیقت، ١٦/ ٩١; اس سے سوء استفادہ، ١٦/ ٩٥; اس کی مشروعیت، ١٦/ ٩١; _کے ساتھ عہد شکنی، ١٦/ ٩١; اس کا پیش خیمہ، ١٦/ ٩٥; اس کے موانع، ١٦/ ٩٥; _کا غضب ، ١٥/ ٥٠; اس کا پیش خیمہ، ١٦/ ١٠٧; اس کے اسباب، ١٦/ ٥٦، ١٠٦; اس کی نشانیاں ، ١٦/ ١٠٦; _کا فضل ، ١٤/ ١١; اس کا پیش خیمہ، ١٦/ ٩٦; _کی قاہریت، اس کی نشانیاں ، ١٤/ ٤٩; _کا تقدس، اس کی شکست، ١٦/ ٦٢; _کی قدرت، ١٤/ ١٩، ٣٤، ٣٦، ١٥/ ٩، ٣١، ٨٤، ١٦/ ١٢، ٣٥، ٧٠، ٧٧، ٧٩، ٨٠، ٨١; اس کے آثار، ١٤/ ٣٧، ١٥/ ٥٣، ١٦/ ٣٠، ٧٣، ٧٧، ٧٩، ٨٠، ٨١; اس کی جاودانیت، ١٦/ ٨٠; اس سے جہالت ، ١٦/ ٣٨; اس کے

دلائل، ۱۴/ ۱۹، ۱۶/ ۳; اس کے جاری ہونے کے مقامات ، ۱۶/ ۷۹; اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۲۰; اس کی نشانیاں ، ۱۴/ ۱۹، ۱۶، ۱۳، ۷۰،۶۷، ۷۸، ۷۹; اس کا نقش ، ۱۵/ ۲۲; اس کی وسعت، ۱۴/ ۲۷، ۱۵/ ۲۱، ۱۶/۳۰، ۷۷; اس کی خصوصیات، ۱۶/ ۷۷; _کی اخروی قضاوت، ۱۶/ ۹۲، ۱۲۴; اس کا معیار، ۱۶/ ۸۹; _کی کفالت۹۸،۱۶; _کا کلام اس کے آثار۱۴/۲۷; _کا کمال ۱۴/ ۱۲، ۷۵،۱۱ ; _کی سزائیں ، ۱۴/ ۵۱، ۱۶/ ۲۶، ۱۱۲; اس کا قانونی ہونا، ۱۶/ ۱۱۳; _کا لطف، اس کے آثار ۱۴/ ۲۷، ۳۶، ۱۵/ ۵۴، ۵۶; اس کی اہمیت، ۱۴/ ۲۷; اس کا لطف خاص ، ۱۴/ ۱۳، ۳۱; اس کے اسباب، ۱۶/ ۱۲۸; اس کی نشانیاں ۱۴/ ۳۲، ۳۳ ; _کی مالکیت، ۱۴/ ۲، ۱۵/ ۲۱، ۸۸، ۲۲، ۱۶/ ۵۲; اس کے آثار، ۱۶/ ۵۲، ۷۴;اس کی وسعت، ۱۵/ ۲۱; _کے مواخذے ، ۱۶/ ۵۶; _کے بارے میں مجادلہ، ۱۶/ ۴; _کی مدح ۱۶/ ۱۱۰; _کی مشیت، ۱۴/ ۱۱، ۲۱، ۲۷، ۱۶/ ۲، ۷، ۹; اس کے آثار، ۱۴/ ۴، ۳۹، ۱۶/ ۹، ۳۵، ۳۷، ۹۳، اس کی حتمیت۱۴/ ۱۴، ۲۷، ۱۶/ ۹۳; اس میں حکمت، ۱۴/ ۴; اس میں جاری ہونے کے مقامات، ۱۴/۱، ۱۵/ ۲۸، ۳۳، ۱۶/۶۵، ۶۶; اس سے مراد، ۱۴/ ۲۷;اس میں گمراہي، ۱۴/ ۴; اس میں ہدایت، ۱۴/۴، اس کا نقش، ۱۴/ ۱، ۱۹، ۲۷، ۱۵، ۴; _کے ساتھ معاملہ، ۱۴/ ۳۱; _کے مقدرات، ۱۵/ ۴، ۵، ۶۰، ۲۱، ۶۶، ۱۶/ ۶۹، ۷۱، ۷۵; اس سے راضی ہونا ، ۱۶/۹۷; _کے مواعظ ، ۱۶/ ۹۰; اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۹۰; ناس کی مہرباني، ۱۴/ ۳۶، ۱۶/ ۱۱۹، ۷; اس کے آثار، ۱۶/ ۷; اس کا اعلان، ۱۵/ ۴۹; اس کی نشانیاں ، ، ۱۶/ ۷: _کی مہلتیں، ۱۵/ ۴، ۱۶/ ۶۱;اس کا فلسفہ ، ۱۶/ ۶۱; _کی نجات بخشي، ۱۴/ ۶; اس کو جھٹلانے والے ، ۱۶/ ۵۵; _کی نظارت، ۱۴/ ۴۲; _کی نعمتیں، ۱۴/ ۵۵، ۶، ۱۱، ۲۸، ۳۲، ۳۳، ۳۹، ۱۵/ ۵۳، ۱۶/ ۵، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۵ ، ۳۱، ۵۳، ۴۳، ۵۵، ۷۱ ، ۷۲، ۷۵، ۷۸، ۸۰، ۸۱، ۱۱۲، ۱۱۳; ان کا بیان، ۱۴/ ۳۹، ۱۶/ ۸۲، ان کی تکذیب، ۱۶/ ۷۱; ان کی شناخت، ۱۴/ ۳۴ ; ان کے تنوع کا فلسفہ ۱۶، ۸۱ ، ان کا فلسفہ ۱۴/ ۳۷ ، ۱۶/ ۷۸; ان کی تکذیب کرنے والے، ۱۶/ ۸۳، ان کی تکذیب کرنے والوں کی اکثریت، ۱۶/ ۸۳; ان تکذیب کرنے والوں کی سزا ، ۱۶/ ۸۳; ان کا سرچشمہ ، ۱۶/ ۱۱۲; ان کے مقامات ۱۴/ ۳۴ ان کا اہم ترین ہونا ۱۶/ ۱۱۲; ان کا وافرہونا، ۱۴/ ۳۴، ۱۶/ ۱۸، ۱۹، ۸۱; ان کا نقش ، ۱۴/ ۶، ۷، ۱۶/ ۲۶، ۲۷، ۳۳، ۳۷، ۳۸، ۴۵، ۴۹، ۷۵; _کے نواہي، ۱۵/ ۶۵، ۸۸، ۱۶/ ۵۱، ۹۰، ۱۱۶; ان کا فلسفہ، ۱۶/ ۹۰; _پر وجوب، ۱۶/ ۹; اس کی وراثت، ۱۵/ ۲۳; _کے وعدے، ۱۴/ ۱۴، ۴۷، ۱۶/۱۱۹; ان پر شک کے آثار، ۱۵/ ۶۳; ان میں جلد بازی سے اجتناب، ۱۶/ ۱; ان کے تحقق میں تعجیل، ۱۶/ ۱; ان کی حتمیت، ۱۴/ ۲۲، ۴۷، ۱۶/ ۱، ۳۸، ۳،

۳۰؛ ان میں تعجیل کی درخواست، ۱/۱۶؛ ان کی حقانیت، ۱۴/ ۲۲؛ ان کی حتمیت کے دلائل، ۴۷/۱۴؛ ان کے بارے میں سوء ظن، ۱۴/ ۴۷؛ ان کے تحقق پر صبر، ۱/۱۶؛ _کے عذاب کے وعدے، ۱۹/۱۴، ۴۷، ۱۵/ ۴۳؛ ان کا استہزاء، ۱۶/ ۳۴؛ ان کی حتمیت ۱۵/ ۴؛ ان کا قانونی ہونا، ۱۵/ ۴؛ _کا کارہدایت، ۱۲/۱۵؛ _کی ہدایتیں، ۱۴/ ۲۱، ۲۷، ۱۵/ ۱۰، ۱۶/ ۹، ۱۲۱؛ ان سے محروم افراد، ۳۷/۱۶، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۰۹؛ ان سے محرومیت، ۱۶/ ۱۰۸؛ اس کی خاص ہدایتیں، ۱۴/ ۱۲؛ _کی خبرداري، ۱۴/ ۱۹؛ _کیلئے ہم مثل کی تخلیق، ۱۴/ ۳۰نیز ر_ک آیات خدا، ابراہیم علیہ السلام ، بھروسہ، استعاذہ، استمداد، اسماء وصفات، اطاعت، افترائ، اقرار، الہی امداد، امیدواری، انبیاء، انسان، خدا کے برگزیدہ افراد، خدا کے بندے، خوف، سر تسلیم خم ہونا، تقرّب، توسل، توفیقات، توکل، جاہلیت، خدا کی حمایتیں، حمد، خداپرستي، خوف خدا رکھنے والے، دعا، ذکر، خدا کے رسول، سجدہ، خدا کی سنتیں، قسم، شکر، عبادت، نافرماني، عقیدہ، غفلت برتنے والے، غفلت، قیاس، قیامت، کفر، لطف خدا، لعنت، مبغوض خدا لوگ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، مشرکین، مشرکین مکہ، خدا کے مردود افراد، خدا کے مغضوب لوگ، خداپر افتراء باندھنے والے، موجودات، ضرورتیں، ہجرت اورنا امیدي
خداپرستي: _کی طرف دعوت، ۱۴/ ۱۰نیز ر_ک گذشتہ اقوام// خوف الہی رکھنے والے: _وں کے مقامات، ۱۴/۱۴
خوف الهي: ر_ک انبیاء// خدا کی شناخت: ر_ک انبیاء، جاہلیت، خدا، مشرکین اور مشرکین مکہ
خواري: ر_ک ذلت// خرما: _کی قدروقیمت، ۱۶/ ۱۱؛ _آیات خداوندی میں سے، ۱۶/ ۶۷؛ _کے محصولات، ۱۶/ ۶۷؛ ان کا تنوع، ۱۶/ ۶۷؛ _کے فوائد، ۱۶/ ۶۷نیز ر_ک خمر اور نحل
خسارت: ر_ک زیاں// خصومت: ر_ک دشمني
خضوع: ر_ک ذکر، سائے، موجودات اور نماز
خطاء: _کے اقسام، ۱۵/ ۴۴؛ _کا انجام، ۱۵/ ۴۴نیز ر_ک قیمت کا اندازہ اور انسان
خطرہ: _کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۸۹نیز ر_ک انسان اور عصیان
خلقت: _کا تداوم، ۱۶/ ۸؛ خشک مٹی سے_، ۱۵/ ۲۶، ۲۹نیز ر_ک آدم علیہ السلام ، آسمان، کائنات، ابلیس، گھوڑا، خچر، گدھا، انسان، تذکر، جن، چوپائے، ذکر، راستے، زمین، اونٹ، طبیعت، پہاڑ، گائے گوسفند، ملائکہ، موجودات اور نہریں
خداپر افتراء باندھنے والے: ۱۶/ ۶۳_وں کی سزا، ۱۶/ ۶۲؛ _وں کا مواخذہ، اس کی

حتمیت، ۱۶/ ۵۶; _وں کی محرومیت، ۱۶/ ۱۱۶; _جہنم میں، ۱۶/ ۶۲

خدا کی حمایتیں: _وں کے شامل حال افراد، ۱۵/ ۹۵، ۱۶/ ۱۲۸

خوف: اخروی _، اس کے مراتب، ۱۴/ ۴۳; انبیاء، کی تعلیمات میں سے _ ۱۴/ ۱۳، خدا کے حساب و کتاب سے _، ۱۴/ ۱۴، اس کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۱۴; اس کی تشویق، ۱۴/ ۱۴; خدا سے _، ۱۶/ ۵۱، ۵۰; اس کے آثار، ۱۴/ ۱۶، ۱۴/ ۵۰; اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۲; اس کے عوامل، ۱۶/ ۵۲، ۵۳; ربوبیت خداوند سے _، ۱۶/ ۵۰; غیر خدا کا _، اس کی مذمت ۱۶/ ۵۲; اس کی حیرانگی، ۱۶/ ۵۲; خدا کی قہاریت سے _، ۱۶/ ۵۰; باطل معبودوں سے _، ۱۶/ ۵۱; خدا کے عذاب کے وعدوں سے _، ۱۴/ ۱۴; اس کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۱۴; اس کی تشویق، ۱۴/ ۱۴; _ اور امیدواری، ۱۶/ ۴۸; _ کا سبب، اس کی اہمیت، ۱۵/ ۵۰ نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام، گذشتہ اقوام، انبیاء، بدکار افراد، ظالمین، عذاب، قیامت، کفار، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مشرکین اور ملائکہ

خچر: سے استفادہ، ۱۶/ ۸; _ کا خالق، ۱۶/ ۸; _ کی خلقت، اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۸; _ کا زینت ہونا، ۱۶/ ۸; _ کی سواري، ۱۶/ ۸; _ کا صدر اسلام میں گوشت، اس کا کھانا، ۱۶/ ۸

خود: _ سے دفاع، اس کی اہمیت، ۱۵/ ۶۹; قیامت کے دن دفاع، ۱۶/ ۱۱۱; _ کو نقصان پہنچانا، ۱۴/ ۸، ۱۶/ ۹۴; _ پر ظلم، ۱۴/ ۳۴; ۱۶/ ۲۸، ۲۹، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۱۱۹; اس کے آثار، ۱۴/ ۴۵; اس کے موارد، ۱۴/ ۴۵; اس کی نشانیاں، ۱۶/ ۳۴; _ سے دھوکا، ۱۶/ ۲۶

خود کو برتر خیال کرنا: ر_ک تکبر

خود پسندیدي: ر_ک تکبر اور خود پسندي

خود سازي: ر_ک تزکیہ

خوردونوش کی اشیائ: _ کے احکام، ۱۶/ ۱۱۴، ۱۱۵; بہترین، ۱۶/ ۶۷; _ کی حلیّت اس کے شرائط، ۱۶/ ۱۱۴; حرام _، ۱۶/ ۱۱۵، ۱۱۸; _ حلال _ سالم، مباح _، ۱۶/ ۱۴

خوشبختي: ر_ک سعادت

خوف: ر_ک خوف

خون: _ کی حرمت، ۱۶/ ۱۱۵

اشاریے (۳)

خیانت: خدا کے ساتھ_، ۱۶/ ۹۱نیز ر_ک خد

خیر: _کا سرچشمہ، ۱۶/ ۷٦

خیر خواہي: _کی تاثیر، اس کے موانع، ۱۵/ ۷۲

"د"

دار الکفر: ر_ک ہجرت

داماد: _کی رشتہ داری، ۱٦/ ۷۲

درخت: _وں سے استفادہ، ۱٦/ ۱۱؛ اس کے عوامل، ۱۵/ ۲۲؛ _وں کی زوجیت، ۱۵/ ۲۲؛ _وں کا گنا، اس کے عوامل، ۱۱/۱٦؛ اس کا فلسفہ، ۱۱/۱٦نیز ر_ک انگور، بہشت، زیتون، منزل سازي، قرآنی مثالیں اور نخل

دشمن: _وں کی ازیتیں، ۱۵/ ۸٦؛ اس کا پیش خیمہ، ۱٦/ ۱۲٦؛ اس پر صبر، ۱٦/ ۱۲٦، ۱۲۷؛ _وں کا استہزاء، ۱۵/ ۹۷؛ _وں سے انتقام، ۱٦/ ۱۲۸؛ _وں سے برتاؤ، اس کا طریقہ، ۱۲۷/۱٦؛ _وں کے شکنجے، ان پر صبر، ۱٦/ ۱۱۰؛ _وں کو عفو، ۸٦/۱۵، ۱۲٦/۱٦، ۱۲۸؛ اس کی اہمیت، ۱۵/ ۸۵؛ اس کا پیش خیمہ، ۸۵/۱۵؛ _وں سے ان جیسا مقابلہ، ۱۲٦/۱٦ نیز ر_ک اسلام، انبیاء، خداوند عالم، دشمنی، دین، دینی علماء، قرآن، کتب آسماني، محمد ﷺ اور موحّدین

دشمني: _کا مقام، ۴۷/۱۵؛ _کی برطرفی، اس کا سبب، ۱۵/ ۴۷؛ _کی مذمت، ۴/۱٦نیز ر_ک گذشتہ اقوام، انسان، دشمن، شیطان، قریش، کفار، متقین اور مشرکین

دعا: _کے آثار، ۱۴/ ۳۷، ۳۹؛ _کے آداب، ۱۴/ ۳۵، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۱۵/ ۳٦،۳۷؛ _کی اجابت، ۱٦/ ۵۳؛ اس کے عوامل، ۱۴/ ۴۰؛ اس کے موانع، ۱۴/ ۳۳؛ _قبول کرنے والا، ۳۹/۱۴؛ _کی استجابت، ۴۰/۱۴؛ _میں اسماء و صفات، ۱۴/ ۳۸؛ _میں تضرّع، ۱۴/ ۳۷؛ دوسروں کیلئے_، ۱۴/ ۴۱؛ اس کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۴۱؛ ربوبیت خدا میں_ ۱۵/ ۳٦؛ _کا فلسفہ، ۱۴/ ۳۹نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام ابلیس، انبیاء، تذکر، سختی، فرزند، نعمت اور مردودان خد

دعوت: _میں برہان، ۱٦/ ۱۲۵؛ حکمت میں_، ۱٦/ ۱۲۵؛ _کا طریقہ، ۱٦/ ۱۲۵؛ _میں وعظ و نصیحت ۱٦/ ۱۲۵ خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے

دفاع: ر_ک خود، قیامت اور مہمان

دلائل:ر_ک انبیاء، صالح ؑ ، نوح ؑ اور ہود ؑ

دلداري:ر_ک ابراہیم، ؑ انبیاء اور محمد ﷺ

دلسوزي:ر_ک محمد ﷺ

دلیل:ر_ک برہان

دنیا :_کی قدر وقیمت ،۱۶/ ۳۰;_ سے کم استفادہ ، ۱۶/ ۱۱۷;_کی آخرت پر ترجیح ، ۱۴/ ۳، ۱۶/ ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹; اس کے آثار، ۱۶/ ۹۵; اس کا سبب، ۱۶/ ۹۵;_میں حقائق، ان کا خفاء ، ۱۶/ ۹۲; ان کا ظہور، ۱۶/ ۳۹;_کا نقش، ۱۶/ ۳۰ نیز ر_ک آخرت ، دنیا کی طرف بازگشت ، دنیا طلب افراد اور دنیا طلبي

دنیا طلب افراد: ۱۶/ ۹۵

_کا گمراہ کرنا، ۱۴/ ۳۰;_کے دل پر مہر، ۱۶/ ۱۰۸;_کا دنیاوی زیاں ، ۱۶/ ۱۰۹;_کی غفلت، ۱۶/ ۱۰۸;_کا برا انجام، ۱۵/ ۳;_کا بہرہ ہونا ، ۱۶/ ۱۰۸;_کا اندھاپن ، ۱۶/ ۱۰۸;_کی سزا ، ۱۶/ ۱۰۸;_کی گمراہي، ۱۴/ ۳;_کی محرومیت، ۱۶/ ۱۰۷، ۱۰۸نیز ر_ک دنیا، دنیا طلبی اور کفار

دنیا طلبي:_کے آثار، ۱۴/ ۱۵،۳/ ۳، ۱۶/ ۹۵، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹;_کی مذمت، ۱۵/ ۸۸، ۱۶/ ۱۰۷;_کے ساتھ مقابلہ ، اس کا طریقہ ، ۱۵/ ۳;_کی ناپسندیدگي، ۱۴/ ۳; ۱۵/ ۳نیز ر_ک رہبر ، دنیا، دنیا طلب افراد، قسم توڑنے والے ، عہد شکن افرادا ور کفار

دوزخ:ر_ک جہنم

دوزخی افراد:ر_ک اہل جہنم

دھمکی دینا:ر_ک اقوام گذشتہ، انبیاء، انسان، وطن در بدري، خدا، کفار، مشرکین اور مشرکین مکّہ

دن:_سے استفادہ، ۱۶/ ۱۲;_کی تسخیر، ۱۴/ ۳۳، ۱۶/ ۱۲;اس کا نقش، ۱۴/ ۳۳;_کا نقش، ۱۴/ ۳۳

دینی قائدین:_کی امیدواری ، ۱۵/ ۹۷;_کے خلاف پر وپیگنڈہ، ۱۵/ ۹۷;_کی تکذیب ، اس کے آثار، ۱۱۳/۱۶;_کا شرعی وظیفہ، ۱۵/ ۹۴;_کا زہد، ۱۵/ ۸۸;_کی ذمہ داری ، ۱۵/ ۸۸، ۸۹، ۱۶/ ۸۲، ۸۴;_کا نقش، ۱۴/ ۱، ۵;_کی ضروریات، ۱۵/ نیز ر_ک رہبران //درگذر:ر_ک عفو

دل پر مہر :ر_ک دنیا طلب افراد، کفار اور مرتدین

دوستي:_ کا معیار، ۱۴/۳۶نیز ر_ک آخرت، خداوند عالم اور متقی افراد

دین :دینی آفت شناسي، ۱۴/ ۳، ۹، ۱۵/۳، ۹۰، ۱۶/ ۱۰۵؛ ۱۱۶؛ _میں اختیار، ۱۶/ ۳۵؛ _کی قدرو قیمت ، ۱۶/ ۹۵، _ کے اصول ،۱۶/ ۷۷؛ اس کے علم کی اہمیت، ۱۴/ ۵۲؛ _کے بارے میں اظہار نظر، ۱۶/۳۰؛ _ سے اعراض، ۱۶/ ۸۲؛ _پر افترائ، ۱۶/ ۱۱۶؛ _کا سرچشمہ ، ۱۶/ ۱۰۵؛ _میں اکراہ ، اس کی نفي، ۱۶/ ۸۲، ۱۰۶؛ _میں انحراف، ۱۴/ ۳۰؛ _ کے اہداف ، ۱۶/ ۳۰؛ _کی اہمیت، ۱۴/ ۲۵، ۱۵/ ۳، ۸۹؛ _میں بدعت، ۱۶/ ۱۱۶؛ _کے بد نمایاں افراد، ان کی گمراہی ، ۱۴/۳؛ _کی بدنمائي ، ۱۴/ ۳؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۳؛ _کی پیروی ، اس کا وجوب ، ۱۶/ ۵۲؛ _کی تبلیغ، ۱۵/۹۴، ۱۶/ ۳۵، ۱۲۵؛ _کی وضاحت، ۱۴/ ۴؛ اس کا ذریعہ ، ۱۴/ ۴؛ اس کی اہمیت، ۱۴/ ۸۴؛ اس کی روش ، ۱۶/ ۸۳، ۱۲۵؛ _ کا تجزیہ کرنے والے ، ان کا مواخذہ، ۱۵/ ۹۲؛ _ کا تحقق، اس کا سبب ،۱۴/ ۱، ۵؛ _کے سامنے سر تسلیم خم، اس کے موانع ، ۱۵/۵ ؛ _کی تشریع ، اس کا پیش خیمہ ، ۱۶/ ۳۰؛ اس کا سرچشمہ ، ۱۶/ ۵۲؛ _کی تعلیمات، ان پر عمل، ۱۴/ ۳۶؛ _کے کچھ حصّہ کی تکذیب، اس کے آثار، ۱۵/ ۹۰؛ _کی تنقیص ،۱۴/ ۳؛ _کے خلاف سازش ، ۱۶/ ۲۸؛ اس کی تاریخ، ۱۶/ ۲۶؛ اس سے ممانعت، ۱۶/ ۴۵؛ _کے حقائق، اس کی تحقیق، ۱۶/ ۴۳؛ _ کا خیر ہونا، ۱۶/ ۳۰؛ _کے دشمن، ۱۴/ ۳، ۱۳؛ ان کی اذیتیں ، ان کی اذیتوں کی سختي، ۱۶/ ۱۲۷؛ ان کی اخروی حقارت، ۱۶/ ۲۷؛ ان کی سازش، ۱۶/ ۲۶ ؛ ان کی سازش کے آثار، ۱۶/ ۲۶؛ ان کی تاریخ، ۱۶ /۲۷؛ ان کی شکست، ۱۴/ ۴۶؛ ان کی شکست کے عوامل، ۱۶/۲۶؛ ان کا ظلم ، ۱۴/ ۱۳؛ ان کے انجام سے عبرت، ۱۶/ ۲۶؛ ان کا عجز، ۱۶/ ۲۶؛ ان کا عذاب، ۱۶/۲۶، ۲۵؛ ان کا دنیاوی عذاب، ۱۶/ ۲۷؛ ان کی غفلت، ۱۶/۲۶؛ ان کا کفر، ۱۶/۲۷؛ ان کی سزا، ۱۶/ ۲۶: ان کی مبغوضیت،۱۶/۲۶: ان کو دھوکا ، ۱۶/ ۲۶؛ ان کا مکر، ۱۶/ ۲۶؛ ان کے مکر کے آثار، ۱۶/ ۲۶؛ ان کے گھر کی ویرانی ، ۱۶/ ۲۶؛ ان کی ہلاکت، ان کی ہلاکت کی کیفیت، ۱۶/ ۲۶؛ ان کا باہمی توافق، ۱۶/ ۳۶؛ _کی طرف دعوت ، اس کے آثار، ۱۶/ ۱۲۶؛ اس کا طریقہ ،۱۵/ ۴۸؛ _ حق، اس میں اختلاف، ۱۶/ ۱۲۴؛ _ حنیف، اس کی پیروی کے آثار، ۱۶/ ۱۲۳؛ _اور عینیت، ۱۴/ ۱، ۵، ۱۵/ ۷۱، ۱۶/۱۱۵؛ _ سے برتاؤ کا طریقہ ، ۱۶/ ۳۵؛ _کی عقلانیت، ۱۴/ ۵۲؛ _کی فطریت ، ۱۶/ ۱۱۴؛ _ کا فہم ، اس کی اہمیت، ۱۴/۴، ۲۴؛ اس کا معیار، ۱۴/ ۴؛ _کی قبولیت، اس کے کچھ حصّہ کو قبول کرنے کے آثار، ۱۵/۹۰؛ _ کے

ساتھ مقابلہ، اس کا پیش خیمہ، ۱۴/۳؛_ کی وسعت، اس کی ممانعت، ۱۶/ ۸۸؛_ سے اعراض کرنے والے ، ان کی جہالت، ۱۶/۹۵؛ ان کی غفلت، ۱۶/ ۹۵؛_ سے ممانعت، اس کے آثار، ۱۶ ۹۴؛ ان کا اخروی عذاب، ۱۶/ ۹۴؛_ کا نقش، ۱۴/ ۱، ۱۵/ ۸۹، ۱۶/ ۱۲۲نیزر_ک ابراہیم علیہ السلام ، انبیاء، دین داري، دینی فروشي، دینی علماء، لوط علیہ السلام ، مشرکین اور مکہ

دین داری :_ کی قدرو قیمت، ۱۵/ ۸۸؛_ میں استقامت، ۱۴/ ۳۶، -۱۶/ ۱۱۰؛_ کی درخواست، ۱۴/ ۳۵؛_ کی دعوت، ۱۴/ ۴۴؛_ کا ضعف ، اس کی مقدمہ سازی ، ۱۶/ ۹۴؛_ کا معیار، ۱۴/ ۳۶؛_ کا نقش، ۱۴/ ۳۶نیزر_ک دین ، دین فروشی مجاہدین اور مہاجرین

دین فروشي:_ کے آثار، ۱۶/ ۹۵نیزر_ک دین اور دین داري

"ذ"

ذبیحہ:بغیر بسملہ کے_، اس کی حرمت،۱۶/۱۱۵

ذکر:۱۵/ ۶، ۹، ۱۶/ ۴۴؛_ کے آثار، ۱۴/ ۴۲، ۱۶/ ۱۳؛ کفران نعمت کے آثارکا_، ۱۶/ ۱۱۴؛آخرت کا_، اسکے آثار، ۱۶/ ۱۰۷؛ موجودات کی فرمانبرداری کا_، اس کے آثار، ۱۶/ ۴۸؛ ایام اللہ کا_، ۱۴/ ۵؛ خدا کی جزاؤں کا_، اس کے آثار، ۱۶/ ۹۵؛ تاریخ بنی اسرائیل کا_، ۱۴/ ۶؛ توحید کا_، ۱۶/ ۵۲؛ خدا کی وصیتوں کا_، ۱۴/ ۷؛ خدا کی حمایتوں کا_، اس کے نفسیاتی آثار، ۱۶/ ۱۲۸؛ خدا کی حمایت، ۱۶/ ۵۰؛ اس کے آثار، ۱۵ / ۹۸؛ اس کے آداب، ۱۵/ ۹۸؛ اس کی اہمیت، ۱۵/ ۹۸، ۱۶/ ۸۰؛ اس کی حمد، ۱۵/ ۹۸؛ اس کی تسبیح، ۱۵/ ۹۸ ؛ سختی میں حمایت، ۱۶/ ۵۳؛ موجودات کے خضوع کا_، اس کے آثار، ۱۶/ ۴۸؛ خلقت انسان کا_، ۱۵ / ۲۸؛ موجودات کی خلقت کا_ اس کے آثار، ۱۴/ ۱۰، ۱۶/ ۱۷؛ علم خدا کا_، اس کے آثار، ۱۶/ ۹۱؛ خدا کے علم غیب کا_، ۱۴/ ۴۲؛ قدرت خدا کا_، ۱۶/ ۷۴؛ موسي علیہ السلام کے قصہ کا_، ۱۴/ ۶ ؛ قیامت کا_، اس کے آثار، ۱۶/ ۹۲، ۱۱۱؛ اس کی اہمیت، ۱۶/ ۸۴، ۱۱۱؛ عمل کے گواہوں کا_،۱۶/ ۸۹؛ مالکیت خدا کا_، ۱۶/ ۵۲، ۷۴؛ ثروت کے سرچشمہ کا_، اس کے آثار، ۱۴/ ۳۱؛ دنیاوی نعمتوں کی ناپائیداری کا_، ۱۶/ ۸۰؛ بنی اسرائیل کی نجات کا_، ۱۴/ ۶؛ نعمت کا_، ۱۴/ ۶؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۶، ۱۶/ ۱۳، ۷۲، ۷۸،۸۱؛ اس کی اہمیت، ۱۴/ ۶؛ سمندری نعمتوں کا_، ۱۶/ ۱۴نیزر_ک تذکرذلت:اخروی_، اس کے عوامل، ۱۶/ ۲۸؛_ کے عوامل، ۱۵/ ۶۹، ۱۶/ ۵۹

نیز ر_ ک جاہلیت ، دین، قائدین، ظالمین، قیامت، کفار، لوط ؑ اور مفسدین

"ر"

راز ظاہر کرنا: ر_ ک خد

رازقیت: ر_ ک توحید، خداوند عالم ، شرک ، عقیدہ، سچے معبود اور باطل معبود

راستے: _وں سے استفادہ، ١٦/ ١٥; _وں کی خلقت، ان کا فلسفہ، ١٦/ ١٥نیز ر_ ک نعمت

راستہ کا حصول: _ کا ذریعہ، ١٦/ ١٥، ١٦; _کی نشانیاں ، ١٦/ ١٦نیز ر_ ک ستارے

رافت: ر_ ک خد

ربوبیت: ر_ ک خد

رجعت: روز_ ١٣/ ٥

راز و نیاز: ر_ ک دع

رجم: ر_ ک ابلیس اور شیطان

رحمت: _ سے استفادہ ، اس کے شرائط، ١٦/ ٨٩; _کا پیش خیمہ ، ١٦/ ٨٩، ١١٠، ١١٩; _کے شرائط ، ١٦/ ١١٠; _ سے مایوس افراد، ١٥/ ٥٦; _کے شامل حال افراد، ١٦/ ١١٠; _کے موانع ، ١٦/ ١١٩; _کے اسباب، ١٦/ ١١٠

نیز ر_ ک امیدواري، حق، خداوند عالم ، اولاد، قرآن ، گنہگار افراد، مومنین، ضرورتیں اور نا امیدي

رزائل اخلاقي: ر_ ک اخلاق

رزق: ر_ ک روزي

روز قیامت: ر_ ک قیامت اور معاد

رسوائي: _کے عوامل ، ١٥/ ٦٨

انبیاء الٰہی : ١٣/ ٩، ١٥/ ٥٢، ٥٧، ٥٨، ٥٩، ٦٣;

ان کی استقامت، ۱۵/ ۱۱; ان کی ذمہ داری، ۱۵/ ۱۱
رنگ:ر_ک بصیرت، شہد، نباتات اور موجودات
رسوم:ر_ک جاہلیت اور قوم لوط علیہ السلام
رشد:معاشرتي_، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۲، ۱۱۳; _کے عوامل، ۱۶/ ۸۹نیز ر_ک اقتصاد، لوگ اور نعمت
رفاقت:ر_ک دوستي
روابط:معاشرتي_، ان میں احسان، ۱۶/ ۹۰;ان کے اصول،۱۶/ ۹۲; ان کی سلامتی کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰; ان میں عدالت، ۱۶/ ۹۰; دینی_ ان کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۳۶
روایت:۱۴/ ۵، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷،۲۸، ۳۱، ۳۵،۳۶، ۳۷،۳۸، ۵۰، ۱۵/ ۱، ۲، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۴، ۳۵، ۳۷،۳۸، ۴۱،۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۵۲، ۵۳، ۶۳،۶۵، ۷۰، ۷۱،۷۸، ۸۵، ۸۷، ۹۰، ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۱۶/ ۱، ۲، ۱۶، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۲، ۴۰، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۵۲، ۶۰، ۶۱، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۵، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۹۰، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۶، ۱۱۲، ۱۲۵، ۱۲۶
رشتہ دار:_وں پر احسان، ۱۶/ ۹۰; _وں کی امداد،۱۶/ ۷۳; _وں کی اہمیت، ۱۶/ ۷۲; _وں کو بخشش، ۱۶/ ۹۰نیز ر_ک رشتہ داری اور نعمت
رشتہ داري:_کے آثار، ۱۶/ ۹۰; _کے حقوق، ان کی رعایت کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰; اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۰; _کے تعلقات، ان کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۳۶; ان کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰نیز ر_ک پاکیزہ افراد، رشتہ داری اور داماد
رگوں کا پھول جانا: (ایک بیماري) ر_ک قرآنی تشبیہات
روح:_کی اہمیت، ۱۵/ ۲۹; _کی حقیقت، ۱۶/۱۲; _میں موثر عوامل، ۱۴/ ۳۷; _کا قابض، ۱۶/۲۸، ۳۲، ۷۰; _کی لطافت، ۱۵/ ۲۹; _سے مراد، ۱۵/ ۲۹، ۱۶/۲; نفخ_، اس کی کیفیت، ۱۵/ ۲۹; _کا نقش، ۱۶/ ۷۰نیز ر_ک آدم علیہ السلام اور انسان
روح القدس:_سے مراد، ۱۶/ ۱۰۲
روزي:

_کا اضافہ، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۷۱; _کی حلّیت، اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۱۱۴; پاکیزہ_، ۱۶/ ۱۱۴; اس کی حرمت، ۱۶/ ۱۱۴; پسندیدہ_، ۱۶/ ٦٧، ۷۵; حرام_، ۱۶/ ۱۴، حلال_، ۱۶/ ۷۵، ۱۱۴; اس سے استفادہ، ۱۶/ ۱۱۴; اس سے استفادہ کے آثار، ۱۶/ ۱۱۴; اس سے استفادہ کا ترک، ۱۶/ ۷۲; _کے عوامل، ۱۶/ ۷۳; _کا سرچشمہ، ۱۴/ ۳۱، ۱۵/ ۲۰، ۱۶/ ۵٦، ۷۵، ۱۱۴نیز ر_ک انسان، خدا، مشرکین، موجودات اور نعمت

روشن فكري:_کے دعوی دار، ۱۶/ ۲۴

روش شناسي:ر_ک موعظہ

رياست طلبي:ر_ک قائدین

"ز"

زبردستي:ر_ک کفار//زمان:_وں کا تفاوت، ۱۴/ ۵

زمین:_کا آرام و سکون، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۵; _کا احیائ، ۱۶/ ٦۵; اس کے عوامل، ۱۶/ ٦۵; اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ٦۵; _سے استفادہ ۱۵/ ۲۰; _کے وسائل، ۱۵/ ۲۰; _کی تاریخ، ۱۵/ ۱۹، ۱۶/ ٦۵، ۱۰; _کی تبدیلی، ۱۴/ ۴۸; اس کا فلسفہ، ۱۴۰/ ۵۱; _کا مسطح کرنا، ۱۵/ ۱۹; _کا ثبات، اس کے عوامل، ۱۵/ ۱۹; _کا خالق، ۱۴/ ۱۰، ۳۲، ۱۶/ ۳; _کی خلقت، ۱۴/ ۱۹، ۳۲، ۱۵/ ۱۹، ۱۶/ ۳; اس کی حقانیت، ۱۵/ ۸۵; اس کی عظمت، ۱۴/۱۹; اس کا با مقصد ہونا، ۱۴/ ۱۹; _قیامت کے دن، ۱۴/ ۴۸; _کا شگافتہ ہونا، ۱۴/ ۱۰; _کا غیب، ۱۶/ ۷۷; _میں دھنسنا، ۱۶/۴۵; اس کے اسباب، ۱۶/ ۴۵; _کے فوائد، ۱۵/ ۲۰، ۱۶/۷۳; _کی وسعت، ۱۵/ ۱۹; _کی لرزش، اس کے موانع، ۱۶/ ۱۵; _کے موجودات، ۱۴/ ۱۰، ۱۵/ ۲۰; ان کا مالک، ۱۴/ ۲; _کے ناہمواریاں، اس کے فوائد، ۱۶/ ۱۵; _کا نقش، ۱۵/ ۲۰نیز ر_ک آخرت ،عذاب اور قیامت

زندگي:_میں ایمان، ۱۶/ ۹۷; _کا پروگرام، بہترین پروگرام، ۱۶/ ۸۹; _کی مادی ضروریات کی فراہمی، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۱۰۷; _اخروی، ۱۴/ ۴۸; قابل قدر_، ۱۶/ ۹۷; بے وقعت_، ۱۶/ ۷۰; پاکیزہ_، اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۷; دنیاوی_، ۱۴/ ۴۸; اس کی محدودیت، ۱۶/ ۸۰; اس سے محرومیت، ۱۶/ ۵۳; اس میں نعمت، ۱۶/ ۵۳; اس کی خصوصیات، ۱۶/ ۹۲; ناپسندیدہ_، ۵/ ۳;

سلامت_ ،اس کے عوامل، ٩٧/١٦;_ میں عمل صالح ، ١٦/ ٩٧;_ میں موثر عوامل، ١٤/ ١٤نیز ر_ک انسان، عورت، شہد کی مکھی ، ظالم افراد، مرد اور معاش

زہد:_کی اہمیت، ١٥/ ٨٨;_کی تشویق، ١٥/ ٢٣;_کا پیش خیمہ، ١٦/ ١٠٧;ناپسندیدہ_ ، ١٦/ ٧٢نیز ر_ک دینی قائدین

زیاں :اخروی_کی تشخیص، اس کے عوامل، ١٦/ ١٠٩; اس کے مدارد، ١٤/ ١٥نیز ر_ک بدعت ، خدا ، خود، زیانکارافراد، قسم ، ظالم افراد، کفار اور منحرف افراد

زیان کار افراد:١٤/ ١٥; اخروی_ ، ١٦/ ١٠٩

زیبائي:_کی قدر و قیمت، ١٥/ ١٦;_کا سرچشمہ ، ١٦/ ٧٥یز ر_ک خلقت ، چوپائے ، زیبائي طلبي، زینت اور میلانات

زمین پر رینگنے والے جانور:_وں کی فرمانبرداری ، ١٦/ ٤٩;_کی توحید عبادي، ٤٩/١٦;_آسمانی مادی ، ٤٩/١٦;_ اور استکبار ، ١٦/ ٤٩;_ وں کا سجدہ، ٤٩/١٦

زرعی محصولات:_کو اُگانے والا، ١٦/ ١١

زیبائي طلبي:_یک اہمیت، ١٦/ ٦نیز ر_ک زیبائي

زیتون:_کی قدر و قیمت، ١٦/ ١١;_کادرخت، اس کو اگانے والا، ١٦/ ١١; اس کی پیدائش، ١١/١٦

زینت:_سے استفادہ، ١٦/ ١٤; سمندری_یں ١٦/ ١٤; ان کا استخراج، ١٦/ ١٤; ان سے استفادہ، ١٦/ ١٤نیز ر_ک گھوڑا ، خچر اور گدھا

زیور کے آلات :ر_ک میلانات

"س"

الساعۃ:٨٥/١٥

سائبان:ر_ک تعمیر منازل

سایہ :_وں کی فرمانبرداری ، ٤٨/١٦; اس کے آثار ، ١٦/ ٤٨;_وں کی قدر و قیمت، ١٦/ ٤٨;_وں کا خضوع، ١٦/ ٤٨; اس کے آثار، ١٦/ ٤٨;_وں کا سجدہ، ١٦/ ٤٨;_وں کی گردش، ١٦/ ٤٨; ان کے مطالعہ کی دعوت،١٦/ ٤٨; ان کا سرچشمہ، ١٦/ نیز ر_ک تعقل، موجودات اور نعمت

سبیل الله :_کی بدنمائي ، ۱۴/ ۳؛ _کا نیک انجام، ۱۴/ ۱؛ _کی طرف دعوت، ۱۶/۱۲۵؛ _ سے روکنے والے ، ۱۴/ ۳، ۱۶/۹۴؛ ان کا افساد، ۱۶/ ۸۸؛ ان کی گمراہی ، ۱۴/۳؛ ان کا عذاب، ۱۶/ ۸۸؛ _ سے مراد، ۱۶/۱۲۵؛ _ سے ممانعت، ۱۶/۹۴؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۳، ۱۶/۹۴؛ ان کا اخروي، عذاب، ۱۶/ ۹۴؛ _کے موارد، ۱۶/ ۸۸؛ _کی نورانیت، ۱۴/ ۵؛اس کی وحدت، ۱۴/۱؛ _کی وضاحت، ۱۴/۱؛ _کی خصوصیات، ۱۶/ ۱۲۵؛ _کا عقل کے ساتھ توافق، ۱۶/ ۱۲۵؛ _کا علم کے ساتھ توافق، ۱۶/ ۱۲۵نیز ر_ک میلانات
سپاسگزاري:ر_ک شکر
ستارے:_وں سے استفادہ، ۱۶/ ۱۲؛ _وں کی تسخیر،۱۶/ ۱۲؛ اس کے اسباب، ۱۶/ ۱۲؛ _وں کی حرکت، ۱۵/ ۱۶؛ _کے ذریعہ راستہ کا حصول، ۱۶/۱۶؛ ستارہ جدي، ۱۶/ ۱۶؛ _وں کے فوائد، ۱۵/ ۱۶
ستائش:ر_ک حمد
ستمگر افراد:ر_ک ظالم افراد
ستمگری :ر_ک ظلم
سجدہ:_کے احکام، ۱۵/ ۲۹؛ _کی حقیقت، ۱۵/ ۲۹؛ خدا کے سامنے _، ۱۶/ ۴۸، ۴۹؛ غیر خدا کے سامنے _، ۱۵/ ۲۹؛ _کا جواز، ۱۵/ ۲۹نیز ر_ک آدم علیہ السلام ، ابلیس، انسان، زمین پر رینگنے والے جانور، سائے ،ملائکہ ، موجودات اور نماز
سجیل:ر_ک عذاب
سخاوت:ر_ک لوط علیہ السلام
سختي:_کے آثار، ۱۶/۹۶؛ _میں استقامت، ۱۵/۱۱؛ _کی تسہیل، اس کا طریقہ، ۱۵/ ۹۸؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۵/۱۱؛ اس کے عوامل،۱۵/۸۵؛ _میں تضرع ، ۱۶/ ۵۳، ۵۴؛ _میں دعا، ۱۶/ ۵۴؛ _کا رفع، ۱۶/۷؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۷؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/۵۴؛ _میں صبر، ۱۴/ ۴۵، ۱۶/ ۴۲؛ _کے عوامل، ۱۶/۹۴، ۱۱۳، ۱۱۸نیز ر_ک ابتلاء، انسان، ایمان، دین ، ذکر، شرک، عفو، مشرکین، نعمت اوریہود
نافرماني:ر_ک عصیان
سفر:_میں آسائش، ۱۶/ ۸۰؛ _کی اہمیت، ۱۶/۳۶؛ _میں رفاہ اورآسودگی ۱۶/ ۸۰

سرزمینیں: اصحاب ایکہ کی سرزمین، اس کی سرسبز و شادابی، ۱۵/۷۸؛ اس کا جغرافیائی مقام، ۱۵/ ۷۸؛ گذشتہ اقوام کی سرزمین، اس کی مالکیت، ۱۴/ ۱۳؛ انبیاء کی سرزمین، اس کی مالکیت، ۱۴/ ۱۳؛ قوم ثمود کی سرزمین، اس کی جغرافیائی حالت، ۱۵/ ۸۲؛ قوم لوط علیہ السلام کی سرزمین، ۱۵/ ۷۹؛ اس کا صدر اسلام میں ہونا، ۱۵/ ۷۶؛ اس پر عذاب، ۱۵/ ۶۰؛ اس کی سرنگونی، ۱۶/۷۴؛ اس سے ہجرت، ۱۵/۶۵نیز ر_ک گذشتہ اقوام اور انبیاء

سرزنش: _کے عوامل، ۱۴/ ۲۲

خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کے جائے

سرگردانی: _کے عوامل ،۱۵/ ۷۲نیز ر_ک قوم لوط علیہ السلام

سرمستی: _کے آثار، ۱۵/۷۲، ۷۳نیز ر_ک قوم لوط علیہ السلام

سرنوشت: اخروی_، اس میں موثر عوامل، ۱۵/ ۹۳، ۱۶/ ۱۱۱؛ اس کی پریشانی، ۱۶/ ۱۱۱؛ _میں موثر عوامل، ۱۵/ ۴۴، ۶۰نیز ر_ک فرزند

سرور: _کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۶؛ _کے عوامل، ۱۶/ ۸۹نیز ر_ک بشارت، قوم لوط علیہ السلام اور مسلمان افراد

سعادت: اخروی_، اس کی درخواست، ۱۴/ ۳۵؛ اس کے عوامل، ۱۴/ ۱۸، ۵۱، ۱۵/ ۴۶، ۱۶/ ۳۰؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۹۶؛ ادنیاوی_، اس کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۳۱؛ اس کے عوامل، ۱۶/ ۳۰؛ _کے عوامل، ۱۴/ ۱۸، ۱۶/ ۳۲، ۹۶، ۹۷، ۱۲۲ نیز ر_ک انسان، تذکر، سعادت مند افراد، متقی افراد اور مہاجرین

سلام: _کی اہمیت، ۱۴/ ۲۳، ۱۵/ ۵۲؛ _کی خصوصیات، ۱۶/۳۲نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام ، اہل بہشت، متقی افراد اور ملائکہ

سازش: ر_ک گذشتہ اقوام، دین، شیطان، قرآن، کفار، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکین

سازش کرنے والے: _لوں کا عذاب، ۱۶/۴۵؛ _لوں کی تدریجی ہلاکت، ۱۶/۴۷

سرکشی: ر_ک نافرمانی

سچے معبود:_وں کی حیات، ۱۶/ ۲۲؛ _وں کی خالقیت، ۱۶/ ۲۰،۲۲؛ اس کا واضح ہونا، ۱۶/ ۲۰؛ ان کی رازقیت، ۱۶/ ۷۳؛ ان کا علم، ۱۶/ ۲۲؛ ان کی قدرت، ۱۶/ ۲۰، ۱۶/ ۲۲؛ان کی خصوصیات، ۱۶/ ۲۲نیز ر_ک مشرکین اور باطل معبود

سزا:_کا ذریعہ، ۱۶/ ۱۱۸؛ _کا گناہ سے تناسب، ۱۴/ ۵۱، ۱۵/ ۴۴؛ ۱۶/ ۲۹، ۳۴، ۸۸؛ _کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۵۱، ۱۵/ ۹۳؛ _کے عوامل، ۱۴/ ۵۱؛ اخروی_، اس کے عوامل، ۱۴/ ۵۱؛ اس کے مراتب، ۱۴/ ۴۲، ۴۳؛ دنیاوي_، اس کے اسباب، ۱۴/ ۴۵؛ _کے مراتب، ۱۵/ ۹۶، ۱۶/ ۶۱، ۸۸؛ _کا سرچشمہ، ۱۶/ ۵۲؛ کیفری نظام، ۱۵/ ۴۴، ۱۶/ ۲۹، ۸۸،۴۳
(خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے)

سوال:_پیش کرنا، اس کی اہمیت، ۱۴/ ۱۰؛ _کے فوائد، ۱۶/ ۴۳،۱۷نیز ر_ک ائمہ عليه السلام، ابراہیم عليه السلام، خدا، عصیاں، علماء، قانون شکني، ملائکہ اور وحي

سلامتي:_کی اہمیت، ۱۵/ ۴۶، ۱۶/ ۱۱۵؛ اخروي_، اس کے عوامل، ۱۵/ ۴۶نیز ر_ک بشارت، علائق اور متقی افراد

سنت:_کا کارہدایت، ۱۴/ ۱

خدا کی سنتیں:نسل کا بقاء کی سنت۱۶/ ۷۲؛ سزا کی سنت، ۱۴/ ۴۵؛ مہلت کی سنت، ۱۴/ ۴۲؛ ۱۶/ ۶۱

سنگ:ر_ک قوم لوط عليه السلام

سنگ تراشي:_کی تاریخ، ۱۵/ ۸۲نیز ر_ک قوم ثمود

سورج:_سے استفادہ، ۱۶/ ۱۲؛ _کی تسخیر، ۱۴/ ۳۳، ۱۶/ ۱۳؛ _کی گردش، اس کا دوام، ۱۴/ ۳۳؛ _کا نقش، ۱۴/ ۳۳

سود:_کا حرام ہونا، ۱۶/ ۱۱۵

سینچر:_کی تعطیل۱۶/ ۱۲۴، نیز ر_ک یہود

سماعت:_کی اہمیت، ۱۶/ ۷۸؛ _کا نقش، ۱۶/ ۷۸ نیز ر_ک خدا شیطان اور نو مولود

سمندر:_وں سے استفادہ، ۱۴/ ۳۲، ۱۶/ ۱۴؛_وں کی تسخیر، ۱۶/ ۱۴؛_وں کے مناظر، ۱۶/ ۱۴؛_وں کے فوائد، ۱۴/ ۳۴، ۱۶/ ۱۴؛_وں کا نقش، ۱۴/۳۳نیز ر_ک سمندری غوطہ زني، کشتی راني

سوء استفادہ:_کا پیش خیمہ، ۱۶/۲۵نیز ر_ک اقدار، خداوند عالم، قسم، معنویات اور مقدسات

سوء ظن:ر_ک گذشتہ اقوام، انبیاء، خداوند عالم، قوم ثمود، قوم عاد اور قوم نوح

سوء نیت:ر_ک قوم لوط علیہ السلام

سورہ حجر:_کی آیات، ان کی عظمت، ۱۵/ ۱

سورہ حمد:_کی فضلیت ۱۵/ ۸۷؛_کے نام، ۱۵/ ۸۷نیز ر_ک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سہم المال:ر_ک باطل معبود

سیارے:_وں کی تسخیر، ۱۶/ ۱۲

"ش"

شب:_سے استفادہ، ۱۶/ ۱۲؛_کی تسخیر، ۱۴/ ۳۳، ۱۶/ ۱۲؛_کا نقش، ۱۴/۳۳

شبہات:دیني_، ان کے جواب کی اہمیت، ۱۴/۱۱نیز ر_ک چوپائے اور شہد کی مکھي

شبہ پیدا کرنا:ر_ک گذشتہ اقوام، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین اور معاد

شتر:_سے استفادہ، ۱۶/۸؛_کے زریعہ سامان کا حمل ونقل، ۱۶/۸،۷؛_کی پشم، اس کے فوائد، ۱۶/ ۸۰؛_کی کھال، اس کے فوائد، ۱۶/ ۸۰؛_کا خالق، ۱۶/۵؛_کی خلقت، اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۵؛_صدر اسلام میں، ۱۶/ ۷؛_کا دودھ، اس کا آیات خدا میں سے ہونا، ۱۶/۶۶؛ اس کا خارج ہونے سے عبرت، ۱۶/ ۶۶؛ اس کے فوائد، ۱۶/۶۶؛ اس کے نکلنے کی کیفیت، ۱۶/ ۶۶؛_سے عبرت، ۱۶/ ۶۶؛_کے فوائد، ۱۶/ ۵، ۷؛_کی طاقت، ۱۶/ ۷؛_کے بال، اس کے فوائد، ۱۶/ ۸۰؛_کا گوشت، اس صدر اسلام میں کہانا، ۱۶/ ۸؛_کی خصوصیات

، ۱٦/ ۷نیز ر_ ک نعمت

شجرہ خبثیہ:_سے مراد، ۱۴/ ۲٦

شجرہ طیبہ:_کا پھل دینا، ۱۴/ ۲۵; اس کی قدت، ۱۴/ ۲۵;_سے مراد، ۱۴/ ۲۴

شخصیت:_کی آفت شناسي، ۱٦/ ۷٦; جھوٹی_ سازی ، ۱۴/ ۱۵نیز ر_ ک انسان اور عورت

شرک:_کے آثار، ۱۴/ ۳۰، ۳٦، ۱٦/ ۲۷، ۱۱۰;_ سے اجتناب، ۱٦/ ۱۲۳; اس کی دعوت، ۱٦/ ۵۱; اس کے دلائل ،۱٦/ ۵۱; اس کا سبب، ۱٦/ ۷۳;_کی بے منطقی ، ۱٦/ ۸۷;_کا بطلان ، ۱۴/ ۳۰، ۱٦/ ۸۷; اس کے آثار، ۱٦/۱;_کی پیدائش ، ۱۴/ ۳۰;_کی تاریخ ، ۱۴/ ۳۰;_ سے بیزاری ، ۱۴/ ۲۲;_کی تبلیغ، اس کا انجام، ۱۴/ ۳۰;_کی حقیقت، ۱٦/ ۲۸، ۷۱ ، ۷۳;_افعالي، ۱٦/ ۵٦;_دررازقیت، ۵٦/۱٦; اس کی مذمت، ۱٦/ ۵٦;اس کا مؤاخذہ ۵٦/۱٦;_ ربوبی اس کا بطلان ۵٦/۱٦;_ سختی دور ہونے کے وقت، ۱٦/ ۵۴، ۵۵;_کی شکست ، ۱/۱٦;_کے عوامل ، ۱٦/ ۷۵، ۱۱۰;_کی سزا، ۱٦/ ٦۱;_کی وسعت، اس کی پریشانی ، ۱۴/ ۳٦;_کے مبلغین، ان کا جہنم میں ہونا، ۱۴/ ۳۰;_سے مصونیت ، اس کے عوامل ، ۳۵/۱۴;_کا سرچشمہ، ۱٦/ ۱۰۱;_کے موارد، ۱۴/ ۲۲، ۱٦/ ۱۰۰;_کے موانع، ۱٦/ ۱۲۳;_کی ناپائداري، ۱/۱٦;_سے نہي، ۵۱/۱٦نیز ر_ ک ، ابراہیم، عليه‌السلام اسلام ، گذشتہ اقوام، انبیاء، ثنویت، قائدین ، شیطان، عقیدہ، قوم ثمود ، قوم عاد، قوم نوح، محمد صلعم ، مشرکین، مکہ اور ہوشیاري

شراب:_کے احکام، ٦۷/۱٦;_کی تیاری ، اس کی تاریخ، ۱٦/ ٦۷; انگور سے شراب، ۱٦/ ٦۷;کھجور سے شراب، ۱٦/ ٦۷;_کی حرمت، اس کی تشریع، ٦۷/۱٦; صدر اسلام میں_، ٦۷/۱٦

شعور:ر_ ک شہد کی مکھی ، شیطان اور موجودات

شقاوت:اخروي_، اس کے عوامل، ۵۱/۱۴;_کے عوامل، ۱۴/ ۱۸، ۲۸نیز ر_ ک تذکر

شکر:_کی قدر وقیمت، ۱۴/ ۵;_کی حقیقت، ۱۴/ ۷;_کا پیش خیمہ، ۱٦/ ۱۴، ۷۸;_ خدا، اس کی اہمیت، ۱٦/ ۷۸; اس کی نشانیاں ۱٦/ ۸۱;_نعمت ، ۱۴/ ۷، ۱٦/ ۱۱۴، ۱۲۱; اس کے آثار، ۱۴/ ۱۵، ۷، ۱٦/ ۱۱۲ ، ۱۲۲; اس کی اہمیت، ۷/۱۴، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۷، ۳۹، ۱٦/ ۱۴، ۱۸، ۱۱۲،۷۸، ۱۱۴; اس کی طرف تشویق، ۱٦/ ۱۴; اس کا سبب، ۱٦/ ۷۲;

اس سے

عاجزی، ۱۶/ ۱۸؛ اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۴؛ اس کے فوائد، ۱۴/ ۸؛اس سے مراد، ۱۴/ ۷

شکرگزاري:ر_ک ابراہیم، علیہ السلام توفیقات اور نعمت

شکر کرنے والے:_وں کی نعمت میں اضافہ، ۱۴/ ۷؛_وں کا انتخاب، ۱۴/ ۵؛_اور ایام اللہ، ۵/۱۴؛_وں کے فضائل، ۵/۱۴

شکست:_کے عوامل، اس کے ادراک سے عاجزی، ۱۶/ ۲۶

شکنجہ:ر_ک آل فرعون، اسلام، امتحان، دشمن افراد، فراعنہ اور کفار

شہد کی مکھی:_کی استراحت، اس کا وقت، ۱۶/ ۶۸؛_کی استعداد، ۱۶/ ۶۸؛_سے استفادہ، ۱۶/ ۶۹؛_کو ابہام، ۱۶/ ۶۸، ۶۹؛_کی فرمانبرداري، ۱۶/ ۶۹؛_کو غذا کی فراہمي، ۱۶/ ۶۹؛اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۹؛_کی حرکت، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۹؛_کی زندگي، اس کے مطالعہ کے آثار، ۱۶/ ۶۹؛اس کا طریقہ، ۱۶/ ۶۹؛ اس کی جگہ، ۱۶/ ۶۸؛ اس کا سبب، ۶۹/۱۶؛ _رات کا وقت، ۱۶/ ۶۸؛_کا شعور، ۶۸/۱۶؛_کے فوائد، ۱۶/ ۶۹؛_کا گھر بنانا، اس کا سبب، ۱۶/ ۶۸، ۶۹؛_کی خصوصیات، ۱۶/ ۶۸، ۶۹

شناخت:_کا ذریعہ، ۱۶/ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۳۱، ۳۳، ۴۴، ۶۷، ۶۹، ۷۳، ۷۸، ۱۰۸؛ اس سے استفادہ، ۱۶/ ۱۰۹؛ اس کے اقسام، ۱۶/ ۷۸؛_کا طریقہ، ۱۲/۱۶؛_کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۷۷، ۱۶/ ۱۳؛_کے شرائط، ۱۵/ ۷۵؛_حسي، اس کا ذریعہ، ۷۸/۱۶؛_غیر حسی، اس کا ذریعہ، ۱۶/ ۷۸؛_کے مراتب، ۱۵/ ۹۹، ۱۶/ ۱۳؛_کے موانع، ۱۵/ ۳۹نیزر_ک آیات خدا، تاریخ، خدا اور وحي//شہاب آسماني:_کا نقش، ۱۵/ ۱۸نیزر_ک شیطان

شہر نشیني:ر_ک لوط علیہ السلام

شیطان:_سے اجتناب، ۱۶/ ۶۳؛_کا دعوی، ۱۴/ ۲۲؛ شیاطین کا آسمانی خبریں سننا، ۱۵/ ۱۸؛ اس کے موانع، ۱۵/ ۱۸؛ _کا گمراہ کرنا، ۱۴/ ۲۲؛ اس کا طریقہ، ۱۴/ ۲۷؛ اس کا دائرہ کار، ۲۲/۱۴؛_کی گمراہی قبول کرنا، اس کے آثار، ۱۶/ ۶۳؛_کا بہکانا، ۱۶/ ۶۳؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۶۳؛ اس کا طریقہ، ۶۳/۱۶؛_کا اقرار، ۱۴/ ۲۲؛ اس کا اخروی اقرار، ۲۲/۱۴؛_کے پیروکار، ۱۴/ ۲۲، ۱۶/ ۶۳، ۱۰۰؛ اس کی مذمت، ۲۲/۱۴؛ ان کی مذمتیں، ۲۲/۱۴؛ اس کا شرک، ۱۴/ ۲۲؛ اس کی صفات، ۱۴/ ۲۲؛ اس کا عجز، ۲۲/۱۴؛ اس کا برا انجام، ۱۴/ ۲۳؛ اس کی گمراہي، ۲۲/۱۴؛ اس پر ولایت، ۱۶/ ۶۳؛_کی پیروي، ۲۲/۱۴، ۱۶/ ۱۰۰؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۲۲؛ اس کا ظلم، ۱۴/ ۲۲؛_کی برائت، ۱۴/ ۲۲؛

تنوع شیاطین، ۱۵/۱۷؛ _کی سازش، اس کے دفع کا ممکن ہونا، ۱۶/ ۹۹، ۱۰۰؛ _کی دشمني، ۱۶/ ۹۸؛ اس کے عوامل، ۱۶/ ۹۸؛ _کی دعوت ، اس کے آثار، ۱۴/۲۲؛ اس کی اجابت، ۱۴/ ۲۲؛ رجم شیاطین ، ۱۵/ ۱۷؛ _کی اخروی مذمت، ۱۴/ ۲۲؛ _کی اخروی مذمتیں ، ۱۴/۲۲؛ _کا تسلط، اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۰۰،۹۹؛ اس کا دائرہ کا، ۱۶/ ۹۹، ۱۰۰؛ اس کے موانع، ۱۶/ ۹۹؛ اس کی نفی ، ۱۴/ ۲۲؛ _کی شرارت ، اس کے عوامل ، ۱۶/ ۹۸؛ شیاطین کا شعور، ۱۵/ ۱۸؛ شیاطین کی سماعت، ۱۵/ ۱۸؛ ان کی قدرت ، ۱۵/ ۱۸؛ آسمانوں میں شیاطین ، ۱۵/ ۱۸؛ شیاطین آسمان کی طرف صعود کے وقت ۱۵/ ۱۸؛ _اور وحی ، ۱۵/ ۱۸؛ شیاطین اور آسمانی شہاب ۱۵ / ۱۸؛ _قیامت میں ، ۱۴/۲۲؛ _کا دھتکارا جانا، ۱۵/ ۱۷، ۱۶/ ۹۸؛ اس کے آثار،۱۶/ ۹۸؛ _کا عجز، ۱۴/ ۲۲، ۱۶/ ۹۹؛ _کا اخروی عذاب، ۱۴/ ۲۲؛ _کی قدرت، ۱۵/ ۱۷؛ _کا کفر ،۱۴/ ۲۲؛ _پر نصف، ۱۶/ ۹۸؛ _ سے مصونیت، ۱۵/ ۱۷، ۱۶/ ۹۹، ۱۰۰؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۸؛ _کے مغضوب افراد، ۱۶/ ۹۸؛ _کا آسمان میں نفوذ، ۱۵/ ۱۷؛ _کا نقش ، ۱۴/ ۲۲، ۱۶/ ۱۰۰؛ _کے وعدے ، ان کا بطلان ، ۱۴/۲۲؛ _کی ولایت ، اس کا پیش خیمہ ، ۱۶/ ۶۳؛ اس کو قبول کرنا، ۱۶/ ۱۰۰؛ اس کے شامل حال افراد، ۱۶/ ۶۳نیز ر_ک استعاذہ ، قائدین، کفار اور مشرکین

"ص"

صابرین:۱۶/ ۴۲، ۱۲۷؛ _کی امداد، ۱۶/ ۱۱۰؛ _کا انتخاب، ۱۴/ ۵؛ _کو بشارت ، ۱۶/ ۱۱۰؛ _کی پاداش، ۱۶/ ۹۶؛ _پر تفضل، ۱۶/ ۹۶؛ _اور ایام اللہ، ۱۴/ ۶؛ _کا پسندیدہ عمل ، ۱۶/ ۹۶؛ _کے فضائل ۱۴/ ۵، ۱۶/۱۱۰؛ _کی مدح ، ۱۶/ ۱۱۰؛ _کے مقامات ، ۱۶/ ۹۶

صالح علیه‌السلام ؛_کی دلیلیں ، ۱۴/ ۹: _کو جھٹلانے والے ، ۱۵/ ۸۰صالح افراد: _کی دعوتیں ، ۱۶/ ۷۶؛ _آخرت میں ، ۱۶/ ۱۲۲؛ _کے اُخروی مقامات، ۱۶/ ۱۱۲نیز ر_ک ابراہیم علیه‌السلام اور امتیں

صبر: _کے آثار، ۱۴/ ۱۵، ۱۳، ۱۶/ ۴۲، ۹۶، ۱۱۰، ۱۲۶؛ _کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۵، ۱۶/ ۹۶، ۱۲۶؛ _کی اہمیت، ۱۴/ ۱۲، ۱۶/ ۱۲۶؛ _کی فضیلت، ۱۶/۱۲۶؛ _کے اخروی فوائد، ۱۶/ ۴۲؛ _کے دنیاوی فوائد، ۱۶/ ۴۲؛ _کے مراتب، ۱۶/ ۱۲۷ نیز ر_ک اسلام ، انبیاء، انتقام، تبلیغ، جہاد، اہل جہنم، خدا، دشمن افراد، رہبر، سختي، کفار، محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم ، مشرکین مکہ، مقابلہ بالمثل، مہاجرین، ہجرت اور ضروتیں //صداقت: ر_ک عذر خواہی اور محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم

صراط مستقیم:۱۵/ ۳۱_میں اختلاف، ۱۶/ ۱۲۴؛_کی اہمیت، ۱۶/ ۱۲۰؛_کی دعوت، ۱۶/ ۸۶؛_ سے دوری ۱۸/۱۴؛ سے مراد، ۱۵/ ۴۱؛_ کیطرف ہدایت، ۱۶/ ۱۲۱؛_کے عوامل، ۱۶/ ۱۲۱نیز ر_ک ثابت قدم افراد
صفات:پسندیدہ_، ۱۵/ ۵۲؛ناپسندیدہ_،۱۴/ ۱۸، ۱۵/ ۵۵، ۵۶، ۴۷، ۱۶، ۳، ۵۲، ۶۰؛اعلی ترین_، ۱۶/ ۶۰
خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے
صلہ رحم:قطع رحمی کے آثار، ۱۶/ ۹۰؛_کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰
صیحہ آسماني، ر_ک عذاب

"ض"

ضروریات:_کی فراہمی، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۱۱۵؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۷؛اس میں موثر عوامل، ۱۴/ ۳۹، ۱۶/ ۱۱، ۱۴؛ اس کے منابع، ۱۴/ ۳۳، ۳۴؛ اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۳۴، ۱۶/ ۹، ۸۰؛اہم ترین_، ۱۶/ ۶؛ مغفرت کی ضرورت، ۳۱/۱۴، ۱۶/ ۱۱۱؛ خدا کی امداد کی ضرورت، ۱۴/ ۳۵، ۱۶/ ۱۲۷؛ انبیاء کی ضرورت، ۱۶/ ۴۳؛ خدا کی ضرورت، ۱۴/ ۳۴؛دین کی ضرورت، ۱۶/ ۳۶؛ رحمت کی ضرورت، ۱۱۱/۱۶؛ صبر کی ضرورت، ۱۶/ ۴۲؛عبادت کی ضرورت ، ۱۴/ ۳۱؛ غذا کی ضرورت، -۱٦/ ٦؛ لباس کی ضرورت، ۱۶/ ۶، ۸۱؛ موعظہ کی ضرورت،۱۶/ ۱۲۵؛ نماز کی ضرورت،، ۳۱/۱۴؛ وحی کی ضرورت، -۱٦/ ۳٦؛ہدایت کی ضرورت، ۱۶/ ۱۲۱؛ ضروري ، ان کی فراہمی کی اہمیت، ۱۶/ ۸۱نیز ر_ک خلقت، انبیاء، انسان، جزیرہ العرب، خداوند عالم، دینی قائدین، زندگی ، محمد صلعم ، مسلمان افراد، مقربین ، موجودات اور موحدین

"ط"

طاغوت:_سے اجتناب، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۲۶
طبیعت:_سے استفادہ، ۱۴/ ۳۳، ۱۶، ۱۴/ ۶۹؛_کی خلقت، اس کی خصوصیات، ۱۱/۶؛_کی شناخت، اس کی تشویق، ۱۶/ ٦٧نیز ر_ک تعقّل، تفکر، خدا اور متفکران
طلاق:_کے احکام، ۱۶/ ۷۵// طمع:_کی مذمت، ۱۵/ ۸۸
طبیعي اسباب:_کا عمل، ۱۴/ ۲۲/۲۵،۱۵؛_کا نقش، ۱۴/ ۳۲، ۳۹، ۱۵/ ۲۰، ۲۴،۱۶، ۲۲، ۲۸، ۳۳، ۴۷، ۱۶/ ۳، ۱۱، ۱۴

۱۸، ۷۹، ۶۹، ۶۶، ۶۵، ۵۶، ۵۴// طیبات: _سے استفادہ، ۱۶/ ۷۲ نیز _ک نعمت

"ظ"

ظالم افراد: ۱۴/ ۶، ۱۳، ۱۵، ۲۷، ۱۵/ ۷۸، ۱۶/ ۲۸، ۳۳، ۸۵

_کے قدیمی آثار، ۱۴/ ۴۵؛ _پر اتمام حجت، ۱۴/ ۴۵؛ _کا طلب مہلت، ۱۴/ ۴۴؛ اس کا فلسفہ، ۱۴/ ۴۴؛ _کا اضطراب، ۱۴/ ۷۷؛ _کا گمراہ کرنا، ۱۴/ ۳۰؛ _سے انتقام، ۱۴/ ۴۷، ۴۸؛ _کو انذار، ۱۴/ ۴۲؛ _کا برتاؤ، اس کی روش، ۱۴/ ۴۵؛ _کی فکر، ۱۴/ ۴۴؛ _کے پیرو کار، ان کا حبط عمل، ۱۴/ ۱۸؛ _کا اخروی خوف، ۱۴/ ۴۲، ۴۳؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۴۳؛ _کا تزلزل، ۱۴/ ۲۷؛ _کی توبہ، اس کا ردّ، ۱۴/ ۴۴؛ _کی جہالت، ۱۶/ ۴۱؛ _کی آنکھ، اس کا خیر خواہ ہونا، ۱۴/ ۴۳؛ _کا حبط عمل، ۱۴/ ۱۸؛ _کا اخروی حشر، ۱۴/ ۴۳، ۴۸؛ _کا جھوٹاپن، ۱۴/ ۴۴؛ _کی اخروی ذلّت، ۱۴/ ۴۳؛ _کی اخروی زندگی، ۱۴/ ۲۷؛ _کی دنیاوی زندگی، ۱۴/ ۴۳؛ _کا دنیاوی زیاں، ۱۴/ ۱۵؛ _کی سرزنش، ۱۴/ ۴۴، ۲۷؛ _کی سرکوبی، ۱۴/ ۴۷؛ _کی قسم، ۱۴/ ۴۴؛ _جہنم میں، ۱۴/ ۴۷؛ _قیامت میں، ۱۴/ ۲۷، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۸، ۱۶/ ۲۸؛ صدر اسلام کے_، ۱۴/ ۴۵؛ _اور ہجرت کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۴۱؛ _عذاب کے وقت، ۱۴/ ۴۴، ۱۶/ ۸۵؛ اس سے عبرت، ۱۴/ ۴۵؛ _کا اخروی عجز، ۱۴/ ۴۳؛ _کی اخروی عجلت، ۱۴/ ۴۳؛ _کا عذاب، ۱۴/ ۲۲، ۱۶، ۴۷، ۴۵، ۴۹؛ اس کی تاخیر، ۱۴/ ۴۷؛ اس کی حتمیت، ۱۶/ ۸۵؛ اس کی شدت، ۱۴/ ۱۷؛ ان کا اخروی عذاب، ۱۴/ ۴۴؛ ان کا دنیا وی عذاب، ۱۴/ ۴۶؛ _کا عصیان، ۱۴/ ۱۴؛ _کا ناپسندیدہ عمل، ۱۶/ ۲۸؛ _کا انجام، اس کا بیان، ۱۴/ ۴۵؛ اس سے عبرت، ۱۴/ ۴۵؛ ان کا اخروی انجام، ۱۴/ ۱۷؛ ان کا برا انجام، ۱۴/ ۱۷؛ _کی قدرت، ۱۴/ ۴۴؛ _کی سزا، ۱۴/ ۴۲، ۱۶/ ۶۱؛ اس کی تاخیر ۱۶/ ۶۱؛ اس کی تاخیر کا فلسفہ ۱۴/ ۴۲؛ اس کا حتمی ہونا، ۱۶/ ۶۱؛ اس کی شدت، ۱۴/ ۴۲؛ اس سے عبرت، ۱۴/ ۴۵؛ ان کی اخروی سزا، ۱۴/ ۴۲؛ ان کی دنیاوی سزا، ۱۶/ ۶۱؛ ان کی دنیاوی سزا کے آثار، ۱۶/ ۶۱؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۱؛ _کی گمراہي، ۱۴/ ۲۷؛ ان کی اخروی گمراہي، ۱۴/ ۲۷؛ اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۲۷؛ _کا گونگھاپن، ۱۶/ ۷۶: _کا دنیاوی مواخذہ، اس کے آثار، ۱۶/ ۶۱؛ _کی محرومیت، ۱۴/ ۲۷؛ _کا مکر، ۱۴/ ۴۶؛ ۶۷؛ اس کا غیر موثر ہونا، ۱۴/ ۴۶، ۴۷؛ ان کا تنوع، ۱۴/ ۴۶؛ ان کی قدرت، ۱۴/ ۴۶؛ _کو مہلت، ۱۴/ ۴۲، ۱۶/ ۶۱؛ اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۶۱؛ _سے نجات، ۱۴/ ۱۴؛ _کو عذاب کا وعدہ، ۱۴/ ۴۷؛ _کی ہلاکت، ۱۴/ ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۴۶، ۴۷؛ اس کی حتمیت، ۱۴/ ۱۳؛ _کا توافق، ۱۴/ ۴۵

نیز رـ ک خدا، محمد ﷺ اور نعمت

ظلم:ـ کے آثار، ۱۴/ ۲۲; ۲۷، ۳۴، ۴۴، ۴۵، ۱۵/۷۹، ۱۶/ ۵۸، ۱۱۸، ۱۱۹; اس کے معاشرتی آثار، ۱۵/۶۶ ;ـ سے اجتناب، ۱۶/ ۹۰;ـ کی تاریخ، ۱۴/ ۴۵;ـ سے تنفر، ۱۶/ ۹۰;ـ کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۰;ـ کا عام ہونا، اس کے آثار، ۱۵/ ۶۶;ـ کا دنیاوی عذاب، ۱۴/ ۴۴;ـ سے فرار، ۱۶/ ۴۱; اس کا طریقہ، ۱۶/ ۹۰،۴۱;ـ کا برا انجام، ۱۴/ ۴۲;ـ کی سزا، ۱۴/ ۲۲، ۲۷، ;ـ کا گناہ۱۴/۴۴،۴۳، ۱۵/۷۹ ;ـ کے موارد۱۴/۱۳;ـ کے موانع، ۱۴/ ۴۲ ;ـ کی ناپسندیدگي، ۱۶/ ۹۰;ـ سے نجات، اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ٦;ـ سے نہي، ۱۶/ ۹۰

نیز رـ ک آل فرعون، اصحاب ایکہ ، افترائ، امتیں ، انبیاء، انسان، توحید، خدا، دخترکشي، دین ، شیطان، عمل ، فراعنہ، فرعون، کفار، کفر، مسلمان افراد، مشرکین مکہ اور یہود

ظلمت:ـ کا تنوع، ۱۴/ ۱;ـ کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۱;ـ کے موارد، ۱۴/۱;ـ سے نجات، ۱۴/۱

"ع"

عاقبت کی فکر:ـ کی اہمیت، ۱۴/ ۲۳

عبادت:ـ کے آثار، ۱۵/ ۹۸;ـ کے آداب، ۱۵/ ۹۸;ـ خدا، ۱۵/ ۹۹; اس کی اہمیت، ۱۴/ ۳۷، ۱۵/ ۹۸، ۱۶/ ۳٦; اس میں حمد کرنا، ۵/ ۹۸; اس میں تسبیح ، ۱۵/ ۹۸; اس کے عوامل، ۱۵/ ۹۸، ۹۹;ـ غیر خدا، ۱۴/ ۱۰، ۱۶/ ۷۳; اس کے آثار، ۱۶/ ۷۳;ـ کا فلسفہ، ۱۵/ ۹۹نیز رـ ک ابراہیم ؑ ، استعداد، توفیقات، کعبہ، باطل معبود اور ضرورتیں

عبرت:ـ کی اہمیت، ۱۶/ ۲٦;ـ کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۴۵;ـ کے عوامل، ۱۴/ ۹، ۲۸، ۳۵، ۴۵، ۵۲، ۱۵/ ۷۵، ۷۵، ۷٦، ۷۷، ۷۹، ۱۶/ ۱۷، ۲٦، ٦٦،۳٦، ٦۷نیز رـ ک آثار قدیمہ، ابراہیم ؑ ، امتیں ، انگور، اولولباب، بنی اسرائیل ، تاریخ، دین، اونٹ، ظالم افراد، عذاب، قوم ثمود، قوم لوط، قوم نوح، کفر کرنے والے، گائے، گوسفند، موجودات اور نخل

عبرت نہ لینے والے :ـ وں کی مذمت، ۱۴/ ۴۵

عبودیت:ـ کے آثار، ۱۵/ ۴۲، ۴۰، ۱۶/ ۲;ـ کی اہمیت، ۱۵/ ۴۱نیز رـ ک محمد ﷺ

عُجب:ـ کے آثار، ۱۶/ ۲۲، ـ کی ناپسندیدگی، ۱۴/ ۱۵

نیز ر_ک آخرت

عجز:_کے آثار، ۱۴/ ۲۱، ۱۶/ ۳۶

خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے

عجلت:_کی مذمت، ۱۶/ ۱نیز ر_ک ظالم افراد

عدالت:_کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰، ۱۲۶؛_کی دعوت، ۱۶/ ۷۶؛ معاشرتی_، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۷۱، ۷۶؛_کا مفہوم، ۱۶/ ۹۰نیز ر_ک انتقام، عدالت خواہي، قصاص، قیامت اور مقابلہ بالمثل

عدالت خواہي:_کی قدرو قیمت، ۱۶/ ۷۶نیز ر_ک انسان اور عدالت

عداوت:ر_ک دشمني

عذاب:_کا ذریعہ، ۱۵/۷۳، ۸۳، ۱۶/ ۴۵؛اہل_، ۱۴/ ۲، ۲۱،۷، ۲۲، ۴۲، ۴۲، ۱۵/ ۶۰، ۹۰، ۱۶/ ۳۴، ۳۶، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۷؛ ان پر اتمام حجت، ۱۵/ ۶۳؛ ان کے پسماندگان کا خوف، ۱۶/ ۴۷؛ ان سے عبرت، ۱۴/ ۴۵؛ ان کا نقش، ۱۶/ ۳۳؛ ان کے ساتھ ہم نشینی، ۱۵/ ۶۵؛_کی پیشگوئي، ۱۶/ ۵۴؛_کی رعایت، اس کی درخواست، ۱۶/ ۸۵؛_کے سامنے تسلیم، ۱۶/ ۳۶؛_کا دفع، ۱۵/ ۸۴، ۱۶/۴۵؛_کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۶۵، ۷۴، ۷۳، ۹۰، ۱۶/ ۳۳؛ اخروي_، اس کا احاطہ ۱۴/ ۵۰؛ اس کی اہمیت، ۱۶/ ۱۱۷؛_سے نجات کے عوامل، ۱۴/ ۲۲،۲۱؛اس کے مراتب، ۱۴/ ۲۱؛ اس کے اسباب، ۱۴/ ۴۳، ۱۶،۴۹/ ۸۵، ۱۰۷، ۱۱۷؛_کا نزول ۱۴/ ۴۴؛۱۵/۶۳؛ اس کے اہل افراد، ۱۵/ ۵۹؛ اس سے نجات، ۱۴/ ۳۶، ۱۵/ ۵۹، ۱۶/۲۶؛ زمین کے ذریعہ_، ۱۶/ ۴۵؛ سجیل کے ذریعہ_، ۱۵/ ۷۴؛ صیحہ آسمانی کے ذریعہ_، ۱۵/ ۷۳، ۷۴، ۸۳، ۸۴؛ عظیم_، ۱۶/ ۱۰۶؛ اتمام حجت کے بعد_، ۱۵/ ۸۳، ۱۶/ ۱۱۳؛ معجزہ کے بعد_۱۵/ ۸۳؛ دردناک_، ۱۴/ ۲۲، ۱۵،۵۰؛ ۷۴، ۱۶/۱۰۴، ۱۵، ۱۱۷؛ صبح کے وقت_، ۱۵/ ۶۶، ۷۳،۸۳، دنیاوی_، ۱۶/ ۳۶؛ اس کے اسباب، ۱۴/ ۴۴، ۱۶/ ۳۶، ۴۵، ۱۱۳؛ شدید_، ۱۴/ ۲، ۷، ۲۱، ۴۲؛_کے مراتب، ۱۴/۲، ۷، ۱۷، ۲۲، ۱۵/ ۵۰، ۶۶، ۷۳، ۷۴، ۱۶/ ۳۴، ۶۳،۸۸، ۹۴، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۷؛_سے مصونیت، ۱۵/ ۸۳،۸۲؛ اس کا احساس، ۱۶/ ۴۵، ۴۶؛ اس کے اسباب، ۱۴/ ۴۴؛_کا سرچشمہ، ۱۶/ ۳۳؛_کے اسباب، ۱۴/ ۷، ۱۵/ ۶۳، ۷۳، ۱۶/ ۶۱، ۶۳، ۹۴، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۱۳؛_کی قبولیت، اس کے شرائط، ۱۶/ ۱۱۰نیز ر_ک عذر خواہی اور کفار_خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے

عذر خواہي:

_ میں صداقت، ۱۶/ ۱۱۰نیز ر_ک عذر اور کفار
عرش:_ کا نقش، ۱۵/ ۲۱
عزت:_ کے عومل، ۱۴/ ۱نیز ر_ک خدا اور قائدین
عسل:_ سے استفادہ، اس کی تشویق، ۱۶/ ۶۹؛ _ کی پیداوار، اس کی جگہ، ۱۶/ ۶۹؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۹؛ _ کا رنگ، اس کا تنوع، ۱۶/ ۶۹؛ اس کے تنوع کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۹؛ _ کی شفا بخشي، ۱۶/ ۶۹؛ _ کے فوائد، ۱۶/ ۶۹
عشائر:_ کا گھر بنانا، ۱۶/ ۸۰
عصمت:_ کا مقام، ۱۶/ ۸۹نیز ر_ک محمد ﷺ اور ملائکہ
عصیان:_ کا انگیزہ، اس کے بارے میں سوال، ۱۵/ ۳۲؛ یہ ابراہیم علیہ السلام سے ۱۴/ ۳۶؛ انبیاء سے _، ۱۶/ ۶۳؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۶۳؛ اس کی سزا، ۱۴/ ۴۵، ۱۶/ ۶۳؛ خدا سے _، ۱۵/ ۳۱؛ ۳۲؛ اس کے آثار، ۱۵/ ۳۴؛ اس کا ذکرہ ۱۶/ ۸۱؛ اس کی سزا ۱۵/ ۳۴نیز ر_ک ابلیس، انسان، ظالم افراد، عصیان کرنے والے اور ملائکہ
عصیان کرنے والے:_ وں پر اتمام حجت، ۱۴/ ۱۳؛ _ کی سزا، اس کے شرائط، ۱۴، ۱۳؛ _ کی محرومیت، ۱۴/ ۳۶؛ _ کی ہدایت، ۱۴/ ۱۳نیز ر_ک عصیان
عطوفت پذیري:ر_ک اسلام، انسان اور تبلیغ
عفو:_ کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۱۲۶؛ _ کی اہمیت، ۱۵/ ۸۵؛ _ کی سختي، ۱۶/ ۱۲۶؛ بغیر احسان کے _، ۱۵/ ۸۵ نیز ر_ک انتقام، تبلیغ، دشمن، کفار، محمد ﷺ، مشرکین اور مقابلہ بالمثل
عقاب:ر_ک عذاب اور سز
عقل:ر_ک اسلام، تعقل، دین، سبیل اللہ اور قرآن
عقلمند افراد:_ اور آیات خدا، ۱۶/ ٦٧
عقیدہ:_ کے آثار، ۱۵/ ۴۴، ۸۳، ۱۶/ ۳۰، ۳۲، ۱۰۶،۳۳؛ اس کے نفسیاتی آثار، ۱۶/ ۶۰؛ _ کی آزادي، ۱۶/ ۳۳
عقائدی اختلاف: اس کی وضاحت، ۱۶/ ۶۴؛ اس کا حل ۱۶/ ۶۴؛ اس کے حلّ کا امکان، ۱۶/ ۹۳؛ اس کے حل کی اہمیت، ۱۶/ ۶۴؛ _ کی تاریخ، ۱۴/ ۳۰، ۱۶/ ۳۵؛ _ کی تصحیح، اس کے عوامل ۱۶/ ۶۴؛ _ کا ضعف، اس کے عوامل، ۱۶/ ۹۳؛ _ کا صحیح ہونا، اس کا ملاک، ۱۴/ ۱۰؛

باطل_ ۱۴/ ۳۲، ۱۶/ ۲۰، ۷۳؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۱۰۵؛ اس کا بے نتیجہ ہونا، ۱۴/ ۲۶؛ اس کا تنفر، ۱۴/ ۲۶؛ اس کی ناپائیداري، ۱۴/ ۲۶؛ توحیدپر_، اس کے آثار، ۱۶/ ۲؛ توحید عبادی پر_، ۱۶/ ۱۱۶؛ جبرپر_، اس کے آثار، ۱۶/ ۳؛؛ حکمت خداپر_ اس کے آثار۱۵/ ۸۵؛ خالقیت خداپر_ ۱۶/ ۳؛قرآن کے خیر ہونے پر_، ۱۶/ ۳۰؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۳۲؛ دین ابراہیم ؑ پر_، ۱۶/ ۱۲۳؛ باطل معبودوں کی رازقیت پر_، اس کی مذمت، ۱۶/ ۵۶؛ ربوبیت خداپر_، ۱۵/ ۳۶، ۳۹؛ اس کی اہمیت، ۱۴/ ۱۸؛ شرک پر_، ۱۶/ ۳؛ شرک ربوبی پر_، ۱۶/ ۵۶؛ علم خداپر_، ۱۶/ ۲۸؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۹۱؛خداکی اولادپر_، ۱۶/ ۵۷؛ قیامت پر_، اس کے آثار، ۱۵/ ۸۵، -۱۶/ ۹۲؛ مشیت خداپر_، ۱۶/ ۳۵؛ باطل معبودوں پر_، ان کا بطلان، ۱۶/ ۲۰؛ قرآن کے وحی ہونے پر_، ۱۶/ ۳۰؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۳۲؛ خلقت کے بامقصدہونے پر_، اس کے آثار

خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے

علائق:امن و سکون سے لگاؤ، ۱۵/ ۴۸؛ بقاء نسل سے لگاؤ، ۱۵/ ۵۳؛بیٹے سے لگاؤ، ۱۶/ ۵۷؛ جاودانیت سے لگاؤ، ۱۵/ ۴۸؛ سلامتی سے لگاؤ، ۱۵/ ۴۸؛ فرزندسے لگاؤ، ۱۵/ ۵۳؛ لذائذمادی سے لگاؤ، اس کے عوامل، ۱۵/ ۳؛ اس کا انجام، ۱۵/ ۳؛ اس کی ناپسندیدگی، ۱۵/ ۳نیزر_ک ابراہیم ؑ ، انسان، کفار اور مشرکین

عورت:_کا اضافہ، اس کے آثار، ۱۴/ ۶؛_کو اذیت، اس کا سبب، ۱۴/ ۶؛_ اور مرد کا مساوی ہونا،۱۶/ ۷۲، ۹۷؛_کے حقوق، ۱۶/ ۵۹؛_کی حقیقت، ۱۶/ ۷۲؛_کی پاکیزہ زندگي، ۱۶/ ۹۷؛_کی شخصیت، ۱۶/ ۵۹نیز ر_ک جاہلیت اور بنی اسرائیل

عوامی ہونا:ر_ک ابراہیم ؑ

علم:_کے آثار، ۱۶/ ۳۱، ۴۳، ۸۹؛_کی قدرو قیمت، ۱۵/ ۵۳، ۱۶/ ۷۰؛_کا اضافہ اس کے آثار، ۱۶/ ۹۵؛_کی اہمیت، ۱۵/ ۵۳؛_ کا کتمان، اس کی مذمت، ۱۶/ ۴۳نیزر_ک آئندہ کے افراد، ائمہ ؑ ، ابراہیم ؑ ، ابلیس، اسحاق ؑ ، اسلام، انبیاء ؑ ، انسان، گذشتہ افراد، خدا، دین، ذکر، سبیل اللہ، عقیدہ، قیامت، گمراہ فراد، لوط ؑ ، محمد ﷺ ، معبود، ملائکہ ہدایت یافتہ اورنیت

علماء:_کی فکر، ۱۶/ ۲۷؛_ سے سوال کرنا،۱۶/ ۴۳؛_کی طرف رجوع، ۱۶/ ۴۳؛ اس کی اہمیت، ۱۶/ ۴۳؛_کی کلام اس کی حجیت کا دائرہ کار، ۱۶/ ۴۳؛ صدر اسلام میں_، ۱۶/ ۴۳؛ قیامت میں_، ۱۶/ ۲۷؛_ اور انبیاء، ۱۶/ ۴۳؛_

اور کفار، ۱۶/ ۲۷; _کی ذمہ داری، ۱۶/ ۶۴; _کے مقامات، ۱۶/ ۲۷; _کا نقش، ۱۶/ ۴۳; ان کا اخروی نقش، ۱۶/ ۲۷
نیز ر_ک تقلید، جاہل افراد، دینی علماء، علماء مکہ اور مشرکین

علماء دینی:_کی تحقیر، ۱۶/ ۲۷; _کے دشمن; ۱۶/ ۲۷

علماء مکہ: ۱۶/ ۴۳

علم غیب: ر_ک خدا ورذکر

علیّت: ر_ک نظام علیّت

عمار یاسر:_کا ایمان، ۱۶/ ۱۰۶; _کا تقیہ، ۱۶/ ۱۰۶; _کا اکراہی کفر، ۱۶/ ۱۰۶

عمر:_کا آغاز، ۱۶/ ۷۰; _کی تباہی، اس کے موارد، ۱۵/ ۳; _کے دوران، ۱۶/ ۸۰; اس کا بدترین حصہ، ۱۶/ ۷۰; طول_، اس کا سبب ۱۴/ ۱۰

عمل:_ کے آثار، ۱۴/ ۸، ۵۱۲۲، ۱۵/ ۴۴، ۸۳-، ۹۳، ۱۶/ ۲۵، ۳۰، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۶۱، ۹۶، ۱۰۰، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۲; اس کے معاشرتی آثار، ۱۶/ ۱۲۱; _کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۹۶; _کی اصلاح ۱۶/ ۱۱۹; _ سے اجتناب کی اہمیت ۱۶/ ۹۰; _کی پاداش، اس کی اخروی پاداش، ۱۴/ ۵۱، ۱۶/ ۱۱۱; اس کی جگہ، ۱۶/ ۱۱۱; _کا تجسم، ۱۴/ ۵۱، ۱۶/ ۱۱۱; _ کا ثبت و ضبط، ۱۶/ ۲۵; _کا حساب، و کتاب، ۱۴/ ۵۱; اس کا اخروی حساب و کتاب، ۱۴/ ۵۱; پسندیدہ_، ۱۴/ ۱۱، ۳۱، ۳۹، ۴۱، ۴۷، ۱۵/ ۳۲، ۳۶، ۵۰، ۵۵، ۷۶، ۷۹، ۸۵، ۹۸، ۱۶/ ۱۸، ۲۰، ۳۱، ۴۴، ۵۰; اس کی اہمیت، ۱۴/ ۳۱; اس کی پاداش، ۱۴/ ۷، ۱۶/ ۹۶; اس کی طرف دعوت، ۱۶/ ۲; اس کے مراتب، ۱۶/ ۹۶; جاہلانہ_، ۱۶/ ۹۲، آخرت میں_، اس سے انتفاع، ۱۴/ ۸۸; شیطانی_، ۱۶/ ۶۳; ناپسندیدہ_، ۱۵/ ۳، ۶۸، ۶۹، ۸۸، ۱۶/ ۱۷، ۲۸، ۳۵، ۴۳، ۷۲، ۹۲; اس کے آثار، ۱۶/ ۳۴; اس سے اجتناب کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰; اس سے نفرت، ۱۶/ ۹۰; اس کا ظلم، ۱۶/ ۱۱۹; اس کو پیش کرنے والوں کا عذاب ۱۶/ ۴۵، اس کی سزا، ۱۴/ ۷; اس کا سبب، ۱۶/ ۱۱۹; اس سے نہی، ۱۵/ ۷۱، ۱۶/ ۹۰; _کی فرصت، ۱۴/ ۳۱، -۱۶/ ۳۰، ۱۱۱; _کی قبولیت، اس کے عوامل، ۱۴/ ۱۸; _کی سزا، ۱۶/ ۳۴; اس کی اخروی سزا، ۱۴/ ۵۱، ۱۶، ۱۱۱; اس کی جگہ ۱۶/ ۱۱۱; _کے گواہ، ۱۶/ ۸۴; اس کا انتخاب، ۱۶/ ۸۴، ۸۹; _کا مواخذہ، اس کا پیش خیمہ، ۱۹/ ۹۳، اس کا اخروی مواخذہ، ۱۵/ ۹۳; _کا مسئول، ۱۵/ ۹۳،

۱۶/ ۹۳نیز ر_ک ادیان، اصحاب ،یمین، اقوام گذشتہ امتیں ، انبیاء، انسان، پیمان، پاداش، خدا، دعا ،دین، ذکر، سعادت مند افراد، صابرین ، ظالم افراد، علم، عمل صالح، طبیعی عوامل ، قرآن، قوم ثمود، قیامت ، کفار، ; کتب آسمانی ، سزا۲۷ ; گمراہ افراد، متقین ، مشرکین; نامہ عمل اور اجداد

عمل صالح:۱۶/۹۸_کے آثار، ۱۶ / ۳۲، ۹۷،۹۸; قابل قدر، اس کے شرائط، ۱۶/ ۹۷;_کی اہمیت، ۱۴/ ۲۳نیز ر_ک ایمان، زندگی اور کفار

عناد: ر_ک دشمني

عواطف: ر_ک اسلام، بنی اسرائیل ، تبلیغ، حقوق، رشتہ دار، دین اور فقراء

عہد:_کے آثار، ۱۶/ ۹۲;_کے احکام، ۱۶/ ۹۱، ۹۲;_کی اہمیت، ۱۶/ ۹۲;_سے وفا کرنے والے ، اس کی پاداش، ۱۶/ ۹۵;_سے وفا ، اس کے آثار، ۱۶/ ۹۶; اس کی اہمیت، ۱۶/ ۹۲; ۹۵; اس کا وجوب، ۱۶/ ۹۱نیز ر_ک امتحان ، خدا، ذکر، عہد شکن افراد اور عہد شکن

عہد شکن افراد:_کو انذار، ۱۶/ ۹۲;_کی دنیا طلبي، ۱۶/ ۹۵;_کا اخروی مواخذہ، ۱۶/ ۹۲نیز ر_ک عہد اور عہد شکني

عہد شکني:_کے آثار، ۱۶/ ۹۴;_کی بے منطقي، ۱۶/ ۹۴;_کی حرمت ۱۶/۹۳;_کا اخروی عذاب ۱۶/۹۴;_کے موانع، ۱۶/ ۹۱، ۹۲نیز ر_ک تشبیہات قرآن ، خدا، عہد اور عہد شکن افراد

عہد عتیق: ر_ک تورات

"غ"

غفلت برتنے والے :۱۶/ ۱۰۸_وں کا اخروی زیاں، ۱۶/ ۱۰۹; خدائي پاداش سے ۱۶ / ۹۵

غذا:_کی اہمیت، ۱۶/ ۲نیز ر_ک نعمت اور ضرورتیں

غرور: ر_ک تکبر اور عجب

غریزہ جنسي:_کی تسکین، ۱۵/ ۷۱;اس کا طریقہ، ۱۵/ ۷۱; اس کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۷۱

غضب: ر_ک گذشتہ اقوام، انسان، خداوند، مرتد افراد اور مشرکین

غفران: ر_ک مغفرت

غوطه زني:_کی تشويق، ۱۴/ ۳۲نیزر_ک دري

غذاکی فراہمي:شگوفه سے_ ، ۱۶/ ۶۹;گیلی مٹی سے_ ، ۱۶/ ۶۹; پھلوں سے_۱۶/ ۶۹;_کے منابع ۱۶/ ۶۶،۵ ، ۶۹
نیزر_ک شہرکی مکھي

غلام رکھنے والے افراد:_کا برتاؤ، ان کا طریقه، ۱۶/ ۷۱;_کی فکر ، ۱۶/ ۷۱;_کی ہٹ دھرمي، ۱۶/ ۷۱نیزر_ک غلام

خدا کے برگزیده افراد:۱۴/ ۵، ۱۶/ ۱۲۱، ۲;_کے فضائل ، ۱۴/ ۴;_پر وحي، ۱۶/ ۲

غلام:_کے احکام۱۶/ ۷۵;_کا حج، ۱۶/ ۷۵;_کی اقتصادی محرومیت، ۱۶/ ۷۱نیزر_ک غلام رکھنے والے اور قرآنی مثالیں

غفلت:_کے آثار، ۱۵/ ۷۲، ۱۶/ ۷۳،۱۰۹،۱۰۸;_کی مذمت، ۱۵/ ۷۲;_کے عوامل، ۱۶/ ۱۰۸; آخرت سے_، اس کے آثار، ۱۶/ ۱۰۷; خالق کے بے نظیر ہونے سے_ ، ۱۶/ ۱۷; ناپسندیده_، ۱۵/ ۷۲نیزر_ک انسان، خدا، دنیاطلب افراد، دین ،قوم لوط علیه‌السلام اورکفار

غوطه زني:_کے احکام، ۱۶/ ۲۴

"ف"

فاطمه علیها‌السلام :_کے مقامات، ۱۴/ ۲۴

فحشاء:_ سے اجتناب، ۱۶/ ۹۰; اس کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰;_ سے نفرت، ۱۶/ ۹۰;_کا پیش خیمه، ۱۶/ ۹۰ ;_کے موانع، ۱۵/ ۶۹;_سے نہي، ۱۶/ ۹۰

فراموشي:ر_ک انسان، بڑھاپا اور محمد صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم

فرزند:_کے لي ے دعا، ۱۴/ ۳۵، ۳۷، ۴۱; اس کی قدر و قیمت، ۱۴/ ۳۵; اس کی اہمیت، ۱۴/ ۳۵;_کی سرنوشت، اس کی اہمیت، ۱۴/ ۳۵;_کی توفیق کی درخواست۱۴/ ۴۰;_پر ولایت، ۱۶/ ۵۹

نیز ر_ک ابراہیم علیه‌السلام ، بشارت، جاہلیت ، خدا، اولاد، علائق اور نعمت

فرزنداري: _کی رحمت، ۱۵/ ۵۶; _ سے مایوسي، اس کے عوامل، ۱۵/ ۵۵نیز ر_ک ابراہیم علیه‌السلام ، امیدواري، بڑھا پا اور عقیدہ

ملائکہ: ر_ک ملائکہ

فرصت: _سے استفادہ، ۱۴/ ۴۴; اس کی اہمیت، ۱۴/ ۳

فرعون: _کی استبدادی حکومت، ۱۴/ ۶; _کا ظلم، ۱۴/ ۶; _کا سیاسی نظام، ۱۴/ ۶نیز ر_ک فراعنہ

فراعنہ: ۱۴/ ۶_کی ازیتیں، ۱۴/ ۶; _کا شکنجہ میں جکڑنا، ب۱۴/ ۶; _کے شکنجے، ۱۴/ ۶; بدترین شکنجہ، ۱۴/ ۶; اس سے نجات، ۱۴/ ۶; _کا ظلم، ۱۴/ ۶; _کے قتل، ۱۴/ ۶; _ سے نجات، ۱۴/ ۶/ ۷; _کی خصوصیات ، ۱۴/ ۶نیز ر_ک آل فرعون

فساد: _کے معاشرتی آثار، ۱۵/ ۵۸; _سے اجتناب، اس کے آثار، ۱۰/ ۵۹; _کا عام ہونا، اس کی سزا، ۱۶/ ۸۸; معاشرتي_ ، اس کا سبب، ۱۶/ ۸۸; _کی سزا ، ۱۶/ ۸۸; _کا سرچشمہ، ۱۶/ ۱۰۵نیز ر_ک فساد اور پاکیزہ افراد

فسق: ر_ک متقین

فکری تقویت: _کے عوامل، ۱۵/ ۹۸

فصاحت: ر_ک قرآن

فطرت: _سے اعراض، ۱۶/ ۹۰; _کا متنبہ کرنا ، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰; اس کے عوامل ، ۱۶/ ۵۳; _توحیدی ، ۱۶/ ۵۳

فلاح و بہبود: _کے آثار، ۱۶/ ۱۱۲; _کی بقائ، اس کے عوامل ، ۱۶/ ۱۱۴; _ کا سرچشمہ ، ۱۶/ ۸۰نیز ر_ک آسائش ، اہل بہشت اور سفر

فرمانبرداري: ر_ک خلقت، ابراہیم علیه‌السلام ، اجرام فلکي، اطاعت، انسان، تسلیم، زمین پر رینگنے والے ،ذکر، شہد کی مکھی ، سائے ، کفار، مومنین، ملائکہ اور موجودات

فساد برپا کرنا: _کے موارد، ۱۶/ ۸۸نیز، ر_ک سبیل اللہ ، قوم لوط علیه‌السلام ، کفار اور کفار مکّہ

فقر: _کے آثار، ۱۶/ ۱۱۲; _کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۲، ۱۱۳ نیز ر_ک فقراء اور مکہ

فقراء:_کے حقوق، ۱۴/ ۳۱نیز ر_ک فقر//فلاح:ر_ک کامیابي

"ق"

قانون:_کی رعایت، اس کی اہمیت، ۱۵/ ۳۲نیز ر_ک قانون شکني

قانون شکني:_کے بارے میں سوال، ۱۵/ ۳۲نیز ر_ک حقوق

قانون گذاري:ر_ک حقوق

قبر:ر_ک ملائکہ

قبلہ:_کی تشخیص، اس کا ذریعہ،۱۶/ ۱۶

قتل:ر_ک امتحان اور بنی اسرائیل اور فراعنہ

قدرت طلبي:ر_ک گذشتہ اقوام

قرآن:۱۶/ ۹۸_کی آیات ، ۱۵/ ۱; آیات منسوخ، ۱۶/ ٦۷، ۱۰۲; آیات منسوخ کی حقانیت ۱۶/۱۰۲; آیات ناسخ، ۱۶/ ۱۰۲; اس کی آیات ناسخ کی حقانیت، ۱۶/ ۱۰۲; اس کا نزول ۱۵/ ۱; اس کی خصوصیات، ۱۵/۱;_کی آیت بندي، ۱۵/۱; _کی قدرو قیمت، ۱۵/ ۸۸;_ سے استفادہ ، اس کے شرائط ، ۱۴/ ۵۲ ; اس کے مراتب ، ۱۶/ ۱۰۲;_کا استہزاء کرنے والے ، ۱۵/ ۹۱; اس کا رفع شرّ، ۵/ ۹۵;_کا اعجاز، ۱۶/ ۴۴;_پر افترائ، ۱۶/ ۲٦; اس کے آثار، ۱۶/ ۲۵; اس کا بطلان، ۱۶/ ۲۵; اس کی سزا، ۱۶/ ۱۰۵; اس کا گناہ، ۱۶/ ۲۵; اس کی ناپسندیدگی ، ۱۶/ ۲۵، ۲۸;_کے انذار، ۱۴/ ۵۲، ۱۶/ ۹۰; _کی اہمیت، ۱۴/ ۵۲، ۱۵/۸۷، ۱۶/۲٦، ۸۹;_کی بشارتیں ۱۶/ ۸۹، ۱۰۲; اس سے استفادہ ، ۱۶/ ۱۰۲; اس کی تاثیر کے شرائط، ۱۶/ ۸۹;_کی بے نظیری ، ۱۶/ ۱۰۳;_کی پیشگوئیاں ، ۱۵/ ۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶/ ۱۸;_کی پیوستگي، ۱۵/۹۱;_کی تاریخ، ۱۵/ ۱، ۱۶/ ٦۴;_کی وضاحت ، ۱۶/٦۲،۴۴; اس کی اہمیت ، ۱۶/ ٦۴; اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۴۴;_کی تبعیض اس سے اجتناب، ۱۵/ ۹۱;_کی تبعیض کرنے والے ، ۱۵/۹۰، ۹۱; صدر اسلام میں ان کا وجود، ۱۵/ ۹۰; ان کا عذاب ،۱۵/ ۹۰; ان کا اخروی مواخذہ، ۱۵/ ۹۳،۹۲;_کی تشبیہات، ۱۴/ ۲۴، ۲٦، ۱۶/۹۲;_کی تعلیمات ، ۱۴/ ۱۶،۴۵/ ۸۹; اس کا طریقہ ، ۱۴/ ۱۸، ۲٦،۲۴; ۱۵/۳، ۵۰،۴۵، ۵۱، ۱۶/ ۷۵ ، ۷٦; اس کا اہم ترین حصّہ، ۱۴/۵۲ ، ۱۶/۹۰، _کا ناقابل تفکیک ہونا ، ۱۵/ ۹۱;_کی تکذیب ، اس کے عوامل، ۱۶/ ۵۲، ۱۶،۲۴;_کی تلاوت ، اس کے آداب، ۱۶/ ۹۸; اس میں استعاذہ ،

١٦/ ٩٨; اس کی اہمیت، ١٦/ ٩٨; _کا منزہ ہونا، ١٦/ ١٠٢; _کے خلاف سازش، اس کا افشائ، ١٦/ ١٠٣; _پر افسانہ کی تہمت، ١٦/ ٢٤، ٢٨، ٢٦، ٢٥; _کی عالمگیریت، ١٤/ ١، ٥٢، ١٦/ ٤٤; _کی حقانیت، ١٦/ ١٠٢; اس کی درخواست کے دلائل، ١٦/ ٣٣; _کی حقیقت، ١٦/ ١٠٢; _کا خیر ہونا، ١٦/ ٣٠; _کے دشمن، ١٦/ ٩٨; ان کی سازش، ١٦/ ٢٦; ان کا مکر، ١٦/ ٢٦; _کی دعوتیں، ١٥/ ٧٥; _کی رحمت، ١٦/ ٨٩، ٦٤; _کے رموز، ١٤/ ١، ٥/ ١; _کی قسمیں، ١٥/ ٩٢، ١٦/ ٥٦، ٦٣; _کی عجمیت، اس کا ردّ، ١٦/ ١٠٣; _کی عربیت، ١٦/ ١٠٣; _کی عظمت، ١٤/ ١، ١٥/ ٩، ١، ٨٧; _کی عقلانیت، ١٤/ ٥٢; _کی فضلیت، ١٦/ ٤٤، ٨٩، ١٠٢; _کا فہم، اس کا سہل ہونا، ١٤/ ٥٢، ١٥/ ١; اس کے عوامل، ١٦/ ٤٤; _کے قاری حضرات، ان کے دشمن، ١٦/ ٩٨; _اور اہل کتاب، ١٥/ ٩٠; _اور عقل، ١٤/ ٥٢; _اور لوح محفوظ، ١٥/ ١; _کے قصص، ١٤/ ٤٥; ان کا فلسفہ، ١٥/ ٧٥، ٧٧; _کے کفار، ١٥/ ١٣; ان کا عذاب، ١٤/ ٢; ان کا انجام، ١٤/ ٢; _کا کمال، ٦/ ٨٩; _پر ایمان لانے والے، ان کی ثابت قدمي، ١٤/ ٢٧; ان کے اخروی مقامات، ١٦/ ٣٠; _کا مبین ہونا، ١٦/ ٤٤; _کی مثالیں، ١٤/ ١٨، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٤٥، ١٦، ٧٥، ٧٦; ان کا فلسفہ، ١٦/ ٧٥، ١١٢; ان کا فہم، ١٤/ ٢٣; ان کے فوائد، ١٤/ ٢٥; _کے ساتھ مجادلہ، ١٦/ ١٢٥; _کی حفاظت، ١٥/ ٩; _کے مخاطب، ١٥/ ٩٠، ١٦/ ٤٤; _کی مصونیت، ١٥/ ٩; _پر افتراء باندھنے والے، ١٥/ ٩١، ١٦/ ١٠٥; ان کا گمراہ کرنا، ١٦/ ٢٥; ان کو انذار، ١٦/ ٢٥، ٢٦; ان کی بے توجہی ١٦/ ٢٥; ان کا جھوٹ پن، ١٦/ ١٠٥ ; ان کے برتاؤ کا طریقہ، ١٦/ ٢٧; ان کا ناپسندیدہ عمل، ١٦/ ٢٥; ان کا کفر، ١٦/ ٢٧; ان کی اخروی سزا، ١٦/ ٢٥; ان کی سزا، ١٦/ ٢٥; ان کا گناہ، ١٦/ ٢٥; ان کی ہلاکت، ١٦/ ٢٦; _کی تکذیب کرنے والے، ١٥/ ٩١، ١٦/ ٢٤; ان کو انذار، ١٦/ ٣٤; ان کا جواب، ١٦/ ١٠٢; ان کی جہالت، ١٦/ ١٠١، ان کا انجام، ١٦/ ٢٥; ان کا گناہ، ١٦/ ٢٥; قیامت میں ہونا، ١٦/ ٢٥; _کا سرچشمہ، ٤/ ١; _کی نامگذاری، ١٥/ ١; _کے نام، ١٤/ ١; ١٥/ ١، ٦، ٩، ١٦/ ٤٤، ٩٨; _کی نجات بخشی، ١٤/ ٥٢; _کا نزول، ١٥/ ٩، ١٦/ ٦٤، ١٠٢; اس کا پیش خیمہ، ١٦/ ٣٠; اس کا فلسفہ، ١٤/ ١، ٢، ٥٢، ١٦/ ٤٤، ٦٤، ٨٩; اس کا سرچشمہ، ١٥/ ٩; اس کا نزول تدریجي، ١٦/ ٤٤، ١٠١; اس کے تدریجی نزول کے آثار، ١٦/ ١٠٢، اس کے نزول دفعي، ١٦/ ٤٤; _میں نسخ، ١٦/ ١٠١، ١٠٢; اس کے آثار، ١٦/ ١٠١; اس کی حقیقت، ١٦/ ١٠١; اس کا فلسفہ، ١٦/ ١٠١، ١٠٢; _کا نقش، ١٤/ ١; ٥٢، ١٥/ ١، ٩، ١٦/ ٤٤، ٦٤، ٨٩، ٩٠، ١٠٢; _کا وحی الہی ہونا ١٤/ ١، ٥٢، ١٥/ ٩/ ٥١، ١٦/ ٢٤، ١٠٢، ٦٤، ١٠٣; اس کے دلائل، ١٦/ ١٠٣; اس کا کتمان، ١٦/ ١٠٣; _کا واضح ہونا، ١٤/ ٥٢، ١٥/ ١; _کی خصوصیات، ١٤/ ١، ٥٢، ١٥، ٩، ١٦/ ٨٩، ٤٤; _کا

کارہدایت، ۱۴/ ۱، ۹، ۲۵، ۱۵، ۹، ۱۶، ۴۵، ۶۴، ۸۹، ۹۰، ۱۰۲; _کی ہدایتیں ، ان کی تاثیر کے شرائط، ۱۶/ ۸۹
نیز ر_ک اطاعت، ایمان، قرآنی تشبیہات، تفکر، عقیدہ ،قریش ، کفار ، کفار مکہ ،کفر، گنہگارافراد، قرآنی مثالیں، محمد ﷺ ، مسیحی افراد، مشرکین، نعمت اوریہود//قرباني:غیر خداکے لیے_، ۱۶/ ۱۱۵

قریش:_کی دشمني، ۱۴/ ۲۸;_اور قرآن، ۱۵/ ۹۱;_کے کفار، ان کا استہزائ، ۱۵/ ۹۱; ان کے افترائ، ۱۵/ ۹۱; ان کی تہمتیں، ۱۵/ ۹۱

قدر و قیمت کا اندازہ:_میں خطاء ۱۶/۹۵;_کا معیار،۱۶/ ۱۱۷; اقدار، ۱۴ / ۱۵، ۴۰/۱۶، ۷۲، ۵۳/۹۵، ۷۵، ۳۰، ۲; معنوی _اس کے آثار، ۱۶/۱۱۳، اس کی برتری ، ۱۶/۹۶; اس کی جاودانیت ، ۱۶/۹۶;_کی اہمیت، ۱۶/۹۴;_کی وضاحت، ۱۶/۹۵، ۹۰;_کی تحصیل ، اس کے آثار، ۱۶/۱۲۲، ۱۲۱;_کی تشخیص، اس کا معیار، ۱۶/۴۱;_ سے سوء استفادہ، ۱۶/۹۵، ۹۴; اس کے آثار، ۱۶/ ۹۴;_کی ضد، ۱۶/۱۸;_کا فہم، اس کے عوامل ، ۱۶/۹۵;_کا ملاک ، ۱۴/۳۶، ۱۵/۱۶، ۸۸/۴۸، ۴۱، ۷۶، ۷۰، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۱۲۰، ۱۲۳;_کا سرچشمہ ، ۱۶/۷۵نیز ر_ک میلانات

قید:ر_ک گناہ گار افراد///قدیم شناسي:_کی اہمیت،۱۵/۷۹، ۷۶

قرآنی تشبیہات:طوفان میں خاکستر کے ساتھ تشبیہ ۱۴/۱۸; گردن پر بدھے ہاتھ سے تشبیہ ، ۱۴/۱۸; ورم شدہ رگوں سے تشبیہ ، ۱۶/۹۲;کفار کے نیک عمل کی تشبیہ، ۱۴/۱۸; عہد شکنی کی تشبیہ، ۱۶/۹۲; معقول کی محسوس سے تشبیہ، ۱۴/۱۸، ۲۶، ۲۴
نیز ر_ک قرآن

قائدین:_کی ذلت ،اس کے عوامل ، ۱۵/ ۶۹; بھکانے والے جہنم میں ۱۴/ ۲۹;_کا شرک، اس کا انگیزہ، ۱۴/۳۰; کی ثروتمندي، ۱۴/ ۳۰; ان کی دنیا طلبي، ۱۴/ ۳۰; ان کے گمراہ کرنے کا طریقہ، ۱۴/ ۳۰; وہ اور بت پرستی کا بطلان، ۱۴/ ۳۰; وہ اور توحید، ۱۴/ ۳۰; ان کی ریاست طلبي، ۱۴/ ۳۰ ; ان کا کفران ، ۱۴، ۲۸; ان کا نقش، ۱۴/ ۲۸;فاسد_ان کا جہنم میں ہونا ۱۴/۲۹، ان کی مذمت ۱۴ / ۲۸ ان کی سزا ۱۴/۲۸ ان کا نقش ۱۴/۲۸;_ کا کفر، ان کے گمراہ کرنے کا طریقہ، ۱۴/ ۳۰; ان کے برے انجام سے عبرت، ۴/ ۲۸; ان کا کفران ، ۱۴/۲۸ ; ان کا نقش، ۱۴/ ۲۸، ۲۹; مستکبر_، ان کا اخروی استکبار، ۱۴/ ۲۱; ان پر اعتراض، ۱۴/ ۲۱; ان کے افترائ، ۱۴/ ۲۱; ان کا اقرار، ۱۴/ ۲۱; ان کے صبر کا ثمرآور ہونا، ۱۴/ ۲۱; ان کی پیروی ۱۴/۲۲، ان کا جبرپر

اعتقاد ۱۴/۲۱؛ ان کی اخروی جزع وفزع، ۱۴/ ۲۱؛ ان کے عذاب کی حتمیت ۱۴/ ۲۱؛ وہ قیامت کے دن، ۱۴/ ۲۱، ۲۲؛ ان کی صفات ، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا عجز، ۱۴/ ۲۱؛ ان کی گمراہي، ۱۴/ ۲۱؛ ان کی گمراہی کے عوامل، ۱۴/ ۲۲؛ ان کا مشاجرہ اور شیطان، ۱۴/ ۲۲؛ ان کے وعدے ۱۴/ ۲۱؛ ناسپاس_ جہنم میں ،۱۴/ ۲۹ ؛_ اور آسودہ حال افراد، ۱۵/ ۸۸؛ _کی عزت ، اس کے عوامل، ۱۵/ ۶۹؛_ کی لغزش کے مقامات، ۱۵/ ۸۸نیز ر_ک استمداد، تفکر، تقلید، دینی قائدین ، کفار اور مشرکین مکہ

قسم:_کے آثار، ۱۶/۹۲؛_کے احکام، ۱۵/۷۲ ، ۹۲، ۱۶/۹۱، ۹۲، ۹۴؛_کی اہمیت، ۱۶/ ۹۲؛_کی بے اعتباری ، اس کا سبب، ۱۶/ ۹۴؛_کی تاکید، ۱۶/۹۱؛_کا تنجز، اس کے شرائط، ۱۶/ ۹۱؛_ کا حنث (توڑنا) ۱۶/ ۹۱؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۹۴؛ اس کی حرمت، ۱۶/ ۹۱؛ اس کا زیاں ، ۱۶/ ۹۴؛ اس کا اخروی عذاب، ۱۶/ ۹۴؛ اس کے موانع، ۱۶/ ۹۱؛_ سے سوء استفادہ ۱۶/ ۹۴؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۹۴؛ خدا کی _، ۱۶/۳۸، ۵۶؛ ۶۳؛ ۹۱؛ اس کی حقیقت، ۱۶/ ۹۱؛ یہ صدر اسلام میں ، ۱۶/ ۳۸؛ ربوبیت خدا کی_، ۱۵/ ۹۲؛ غیر خدا کی _، ۱۵/ ۷۲؛ لوط علیہ السلام کی _، ۱۵/ ۷۲؛ محبوب افراد کي_، ۱۵/ ۷۲؛ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی_، ۱۵ ۷۲؛_کا جواز، ۱۵/۹۲، ۱۶ /۹۱؛حرام_، ۱۶/ ۹۲،۹۴؛_سے وفا، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۹۲،۹۴
نیز ر_ک امتحان، حق، خدا، قسم توڑنے والے، ظالم افراد، مشرکین اور معاملہ

قسم توڑنے والے:۱۶/ ۹۴؛_کو انذار، ۱۶/ ۹۲؛_کی دنیا طلبي، ۱۶/ ۹۵؛_کا اخروی مواخذہ، ۱۶/ ۹۲نیز ر_ک قسم

قسم :ر_ک قسم

قصاص:_قدر وقیمت، ۱۶/ ۱۲۶؛_کے شرائط، ۱۶/ ۱۲۶ ؛_ میں عدالت، ۱۶/ ۱۲۶؛_کی مشروعیت، ۱۶/ ۱۲۶

قصہ:_کو نقل کرنے کے آداب، ۱۵/ ۷۵
(خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے)

قضاوت:ر_ک جاہلیت ، خدا او رقیامت

قضاء قدر:۱۵/۶۶، ۱۶/۴۰

قطع رحم:ر_ک صلہ رحم

قلب:_کی اہمیت، ۱۶/ ۷۸؛_کی بیماری ، اس کی نشانیاں ، ۱۶/ ۲۲؛_کا نقش، ۱۵/ ۴۷، ۱۶/، ۲۲، ۱۰۸

نیز ر_ک کفار، گنہگار افراد، نعمت اور نو مولود//قناعت:_کی اہمیت، ۱۶/ ۹۷;_کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۴
قواعد فقهي، ۱۶/ ۱۱۵//قوم ابراہیم علیہ السلام : ۱۵/ ۵۹
قوم ثمود:_کے امن کا احساس، ۱۵/ ۸۲;_سے رو گردانی، ۱۵/ ۸۱;_کے انبیاء، ان کا متعدد ہونا، ۱۵/ ۸۰;_کے مقاصد ، ۱۵/ ۸۲;_کی غلط فکر، ۱۵/ ۸۲;_کی بے منطقی، ۱۴/ ۹;_کے پیغمبر، ۱۴/ ۹;_کی کوشش، اس کا بے نتیجہ ہونا، ۱۵/ ۸۴; _کا حق قبول نہ کرنا، ۱۵/ ۸۱;_کی تعمیر منازل، ۱۵/ ۸۲; ان کی خصوصیات، ۱۵/ ۸۲;_کے پھتریلے مکانات، ۱۵/۸۲; _کے گھر، ۱۵/ ۸۴; ان کی خصوصیات، ۱۶/ ۸۰، ۸۲، ۸۴;_کی سنگ تراشي، ۱۵۶/ ۸۲;_کا سوء ظن، ۱۴/ ۹;_کا شرک، ۱۴/ ۱۰;_کا شک ۱۴/ ۹;_کے صفات، ۱۵/ ۸۱;_کا عذاب، ۱۵/ ۸۳; اس کا حتمی ہونا، ۱۵/ ۸۴; اس کا وقت، ۱۵/ ۸۳;_کی قدرت، ۱۵/ ۸۲;_کا کفر، ۱۴/ ۹، ۱۵/ ۸۰، ۸۱;_کی لجاجت، ۱۵/ ۸۱;_پر آیات خدا کا نزول، ۱۵/ ۸۱;_پر معجزہ کا نزول، ۱۵/ ۸۱ نیز ر_ک بنی اسرائیل، تذکر، سرزمینیں اور لوگ
قوم صالح: ر_ک قوم ثمود
قوم عاد:_کی بے منطقي، ۱۴/ ۹;_کے پیغمبر، ۱۴/ ۹;_کی تاریخ، اس سے عبرت، ۱۴/ ۹;_کا سوء ظن، ۱۴/ ۹;_کا شرک ، ۱۴/ ۱۰;_کا شک، ۱۴/ ۹;_کا کفر; ۱۴/ ۹ نیز ر_ک بنی اسرائیل، تذکر اور لوگ
قوم لوط علیہ السلام : ۱۵/ ۵۹_کے آثار قدیمہ، ۱۵/ ۷۶، ۷۷، ۷۹; صدر اسلام میں ان کا وجود، ۱۵/ ۹۷;_پر اتمام حجت، ۱۵/ ۶۳;_میں ازدواج، ۱۵/ ۷۱;_کا اعتراض، ۱۵/ ۷۰;_کا افساد، ۱۵/ ۵۸; اس کے آثار، ۱۵/ ۵۹;_سے انتقام، ۱۵/ ۷۹; _کا جنسی انحراف، ۱۵/ ۷۳، ۶۷; اس کے آثار، ۱۵/ ۷۹;_کا انذار، ۱۵/ ۶۳;_کی باتیں، ۱۵/ ۶۸;_پر پتھر کی بارش، ۱۵/ ۷۴; ان کی فکر، ۱۵/ ۶۷، ۷۰;_کی تاریخ، ۱۵/ ۵۹، ۶۶، ۶۵، ۶۰، ۶۷، ۷۳، ۷۴; اس میں آیات خدا، ۱۵/ ۷۵; اس سے عبرت، ۱۵/ ۷۷;_کے میلانات، ۱۵/ ۶۷;_کی دعوت، ۱۵/ ۶۹;_کی رسومات، ۱۵/ ۶۸;_کی مذمتیں، ۱۵/ ۷۰;_کی سرگردانی، ۱۵/ ۷۲; اس کے آثار، ۱۵/ ۷۲;_کی سرمستي، ۱۵/ ۷۲; اس کے آثار، ۱۵/ ۷۲، ۷۳;_کا سرور، ۱۵/ ۶۷;_کی بری نیت، ۱۵/ ۷۲، ۷۳;_کا شک، ۱۵/ ۶۳;_کا عذاب، ۱۵/ ۵۷، ۵۸; ۶۳، ۶۰، ۶۵، ۷۳، ۷۴; اس کا ابلاغ، ۱۵/ ۶۳; اس کی تقدیر، ۱۵/ ۶۶; اس کی حتمیت، ۱۵/ ۶۳، ۶۴; اس کی حقانیت، ۱۵/ ۶۴; اس کی شدت، ۱۵/ ۶۶; اس کا مکان، ۱۵/ ۶۰; اس کے اسباب، ۱۵/ ۵۹، ۷۳، ۷۴; اس کی وسعت، ۱۵/ ۶۵; اس کا وقت، ۱۵/ ۶۶; اس کی خصوصیات، ۱۵/ ۵۶، ۶۶;_کی غفلت، ۱۵/ ۶۵; اس کے آثار، ۱۵/ ۷۳;_اور لوط علیہ السلام، ۱۵/ ۷۰;_اور ملائکہ، ۱۵/ ۶۷;

_اور مہمان، ۱۵/ ۷۰، ۶۸؛ اور لوط علیہ السلام کے مہمان ۱۵/ ۶۷، ۶۸؛ _کا اندھاپن، ۱۵/ ۷۲؛ اس کے آثار، ۱۵/ ۷۲؛ _کی
گستاختي، ۱۵/ ۷۰؛ _کا گناہ، ۱۵/ ۵۸؛ اس کے آثار، ۱۵/ ۵۹؛ _کی ہٹ دھرمي، ۱۵/ ۷۱؛ _میں لواط ۱۵/ ٦۷، ۷۲؛ _کا لوط
علیہ السلام، اس کے آثار، ۱۵/ ۷۴، ۷۹؛ _کی نسل، اس کا قطع، ۱۵/ ٦٦؛ _کے نواہي، ۱۵/ ۷۰؛ _کو نہي، ۱۵/ ٦۸، ٦۹؛ _کے
شہر کی سرنگوني، ۱۵/ ۷۰؛ _کی ہدایت، اس کے موانع، ۱۵/ ۷۲؛ _کی ہلاکت، ۱۵/ ۷۴؛ اس کا سبب، ۱۵/ ۷۴؛ اس کے
عوامل، ۱۵/ ۷۹؛ _کی ہم جنس بازی، ۱۵/ ۷۱، ٦۷؛ اس کے آثار، ۱۵/ ۷۴، ۷۹

قوم نوح علیہ السلام: _کی بے منطقی، ۴/ ۹۱؛ _کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۴/ ۹؛ _کی تاریخ، اس سے عبرت، ۱۴/ ۹ _کا سوء
ظن، ۱۴/ ۹؛ _کا شرک، ۱۴/ ۱۰؛ _کا شک، ۱۴/ ۹؛ _کا کفر، ۱۴/ ۹ نیز رـک بنی اسرائیل، تذکر اور لوگ///قوم ہود:
رـک قوم عاد//قیاس: باطل: _۱٦/ ۱۷، ۷۵، ۷٦؛ ممنوع_، ۱٦/ ۷۴؛ خدا کے ساتھ موجودات کا_، ۱٦/ ۷۵، ۷٦

قیامت: _میں آزادی کا بیان، ۱٦/ ۲۷؛ _میں آسمان، ۴، ۴۸؛ _میں مغفرت، ۱۴/ ۴۱؛ _میں اختلافات، ان کی وضاحت،
۱٦/ ۹۲؛ _میں اقرار، ۱۴/ ۲۲؛ _میں امداد، ۱۴/ ۲۲؛ _کی اہمیت، ۱٦/ ۷۷؛ _کے اھوال، ۱۴/ ۴۲، ۴۳، ۵۰؛ _کا برپا ہونا،
۱٦/ ۷۷؛ _میں پاداش، ۱۵/ ۳۵؛ _میں ندامت، ۱۴/ ۲۲؛ _میں جمع ہونا، ۱۴/ ۴۸؛ _میں خوف، ۴/ ۴۲؛ _میں توحید، اس کی
تجلي، ۱۴/ ۴۸؛ _کی حتمیت، ۱۴/ ۲۱، ۱۵/ ۸۵، ۱٦/ ۴۰؛ _میں حساب و کتاب، ۱۴/ ۲۲، ۴۱؛ _میں حشر، ۱۵/ ۳٦؛ _میں
آنکھ کا حیرہ ہونا، ۱۴/ ۴۲، ۴۳؛ _میں جھوٹ بولنا، ۱٦/ ۲۸؛ _میں دفاع اس کا غیر موثر ہونا، ۱٦/ ۱۱۱؛ _کے دلائل، ۱۵/
۸۵؛ _میں ذلت، ۱٦/ ۲۷؛ _کا دن، ۴/ ۵؛ _میں زمین، ۴/ ۴۸؛ _کی سختي، ۱٦/ ۲۷؛ _میں سرزنش، ۱۴/ ۲۲؛ _کا سہل ہونا،
۱٦/ ۷۷؛ اس کے دلائل، ۱٦/ ۷۷؛ _میں حقائق کا ظہور، ۱۴/ ۲۲، ۴۸، ۵۱، ۱۵/ ۹٦، ۱٦/ ۲۷، ۲۸، ۳۹، ۸۴، ۸۹، ۹۲؛
_میں عدالت، ۱٦/ ۱۱۱؛ _کا علم، ۱٦/ ۷۷؛ _میں عمل، اس کی تکذیب، ۱٦/ ۱۲۴؛ _میں خدا کا قاہریت اس کی تجلی
۱۴/ ۴۸؛ _میں قضاوت ۱٦/ ۱۲۴؛ _میں سزا، ۱۵/ ۳۵؛ _میں گواہ افراد، ۱٦/ ۸۴، ۸۹؛ ان کا نقش، ۱٦/ ۸۹؛ _میں گواہي،
۱٦/ ۸۴، ۸۹؛ اس کی قبولیت، ۱٦/ ۸۴؛ اس کی خصوصیات، ۱٦/ ۸۴؛ _میں مواخذہ، ۱٦/ ۲۷؛ اس کی عمومیت، ۱۵/
۹۲؛ اس کا معیار، ۱۵/ ۹۳؛ _کی تکذیب کرنے والے، ان کی بے منطقي، ۱۵/ ۸۵؛ _کے مؤاقف، ۱۴/ ۴۱؛ _کا ناگھانی
ہونا، ۷۷؛ _کے نام ۱۵/ ۸۵، ۳۵؛ _کی نزدیکی ۱٦/ ۷۷؛ کی نشانیاں ۱۴/ ۴۷ ۱/ ٦۱؛ _میں کیفری نظام، ۱۴/ ۵۱، ۱٦/ ۱۱۱؛
_میں نفخ صور، ۱۵/ ۳۸؛ _کا وقت، ۱۵/ ۳۸، ۱٦/ ۷۷؛ اس کی جہالت، ۱٦/ ۲۱؛ اس کا علم، ۱٦/ ۲۱؛ _کی خصوصیات،
۱۴/ ۳۱، ۴۲، ۱۵/ ۳۵، ۹۲، ۱٦/ ۳۵، ۹۲، ۹٦، ۱٦/ ۲۵، ۲۷، ۷۷، ۳۹، ۸۴، ۸۹، ۱۱۱، ۱۲۴

نیز رک ابلیس، اقرار، انسان، اہل جہنم، خداوند عالم، ذکر، رہبر، شیطان، ظالم افراد، عقیدہ، علماء، قرآن، کفار، گنہکار افراد، محمد ﷺ ، مستکبرین، مشرکین، معاد اوریوم الدین

"ک"

کفار:۱۴/ ۲۸، ۱۶/ ۲۷، ۸۳_کی آخرت فروشي، ۱۴/ ۳؛ _کی آرزو، ۱۵/ ۲؛ ان کی اخروی آرزو، ۱۵/ ۲؛ ان کی باطل آرزو، ۱۵/ ۳؛ _کی اخروی آگاہی ،۱۶/ ۳۹؛ _پر عذاب کا احاطہ ، ۱۶/ ۳۴؛ _کا احتضار، ۱۶/ ۲۸؛ _کا دعوی اس کے باطل دلائل، ۱۶/ ۳۹؛ _کی اذیتیں ، ان پر صبر، ۱۴/۱۳؛ _کے استہزاء ، ۱۵/۹۵، ۹۷، ۱۶/ ۳۴؛ اس کا تداوم، ۱۶/ ۳۴؛ _کی روگردانی، ۱۶/ ۸۲،۳۳؛ _کا افساد، ۱۶/ ۸۸؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۸۸؛ _کے دل پر قرآن کا القائ، ۱۵/ ۱۲، ۱۳؛ _کے مادی وسائل ان سے بے اعتنائي ، ۱۵/ ۸۸؛ _کا انحراف، ۱۴/ ۱۵؛ _پر غم و اندوہ، ۱۵/ ۸۸؛ اس سے اجتناب ، ۱۵/ ۸۸؛ _کا انذار، ۱۵/ ۳، ۱۶/ ۳۴؛ _کی اطاعت، ۱۶/ ۲۸؛ _کے مقاصد، ۱۵/ ۳؛ _کا برتاؤ، اس کا طریقہ ،۱۴/ ۱۳، ۱۵/۹۷؛ _کی بے منطقي، ۱۵/ ۸۵؛ _کی فکر، ۱۴/ ۳؛ _کا تجاوز کرنا، اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۲۶؛ _پر ترحم، ۱۵/ ۸۸؛ _کا خوف ، ۱۶/ ۲۸؛ _کی سازش ، اس کا افشائ، ۱۶/ ۱۰۳؛ اس کا غیر موثر ہونا، ۱۵/ ۹؛ _کی دھمکیاں ، ۱۴/ ۱۴؛ _کی تہمتیں ،۱۶/ ۱۰۳؛ _کی جہالت، ۱۶/ ۳۹؛ _کا حبط عمل، ۱۴/ ۱۸، ۱۹؛ _کا اخروی حساب وکتاب، ۱۵/ ۹۳؛ _کا اخروی حشر، ۱۴/ ۲۱؛ _کا حق قبول نہ کرنا، اس پر افسوس ۱۶/۱۲۷؛ _کے دل پر حمد ۱۶/۱۰۸؛ _کا جھوٹ بولنا، ۱۶/ ۲۸، ۳۹؛اس کے دلائل ، ۱۶/ ۳۹؛ _کی دشمني، ۱۴/۱۵،۳/۹۵؛ _کی دنیا طلبي، ۱۴/ ۳، ۱۵/ ۳؛ _کی اخروی ذلت، ۱۶/ ۲۸،۲۷؛ _کی زور گوئ، ۱۴/ ۱۳؛ _کی اخروی زیاں کاری ،۱۶/ ۱۰۹؛ _کی مذمت ، ۱۶/ ۴۷؛ _کے شکنجے، ۱۶/۱۲۸؛ _پر ظلم ، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۲۳؛ _کا ظلم، ۱۴/۱۵، ۲۷، ۱۶/ ۲۸، ۳۳، ۸۵؛ _کا عذاب، ۱۶/ ۸۸؛ اس کی حتمیت، ۱۴/ ۲؛ اس کی شدت، ۱۴/ ۱۷؛ ان کے اخروی عذاب کے اسباب، ۱۶/ ۸۸؛ _کی اخروی عذر خواہي، ۱۶/ ۸۴؛ _کا عفو، ۸۵، ۸۶؛ اس کی اہمیت، ۱۵/۸۵؛ _کا عقیدہ، ۱۴/ ۱۰؛ اس کا باطل عقیدہ، ۱۶/۴۷؛ _کے علائق، ۱۵/ ۲؛ _کا ناپسندیدہ عمل، ۱۶/۲۸، ۳۴؛ _کا عمل صالح، ۱۴/ ۱۸، ۱۹؛ اس کی بے قعتي، ۱۴/ ۱۸؛ _کی غفلت، ۱۶/ ۱۰۸؛ _ اخروی انجام، ۱۴/ ۱۷؛ _کابرا انجام، ۱۴/ ۲، ۱۷، ۱۵/ ۳؛ _کی حتمیت، ۱۴/ ۲؛ _موت کے بعد، ۱۶/ ۲۸؛ _کے پیروکار، ان کا اخروی استمداد، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا استمداد، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا اخروی اقرار، ۱۴/ ۲۱؛ ان کی پیروي، ۱۴/ ۲۲؛ ان کی تقلید، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا اخروی تنبہ۱۴/ ۲۱؛ ان کے عذر کاردّ، ۱۴/ ۲۲؛ ان کا اخروی عذاب، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا عذاب، ۱۴/ ۲۱؛ ان کے عذاب کی حتمیت، ۱۴/ ۲۱؛ ان کی گمراہی کے عوامل، ۱۴/ ۲۲

ان کا برا انجام، ۱۴/ ۲۱؛ ان کے برے انجام کا سبب ۱۴/ ۲۱؛ ان کا قیامت میں ہونا، ۱۴/ ۲۱، ۲۲؛ وہ اور مستکبر رہبر، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا گناہ، ۱۶/ ۲۵؛ ان کی گمراہی کا ذمہ دار، ۱۴ / ۲۱؛ ان کا مستکبر رہبروں سے مشاجرہ، ۱۴/ ۲۱؛ ان کا شیطان کے ساتھ مشاجرہ، ۱۴/ ۲۲؛ _جہنم میں، ۱۴/ ۱۷، ۱۶/ ۲۹؛ _قیامت میں، ۱۴/ ۲۱، ۱۶/ ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۸۴؛ _خدا کی بارگاہ میں، ۱۴/ ۲۱؛ دینا طلب _، ان کی محرومیت، ۱۶/ ۱۰۸؛ صدر اسلام کے _، ان کی دھمکیوں کے آثار، ۱۶/ ۱۰۶؛ ان کی باطل آرزو، ۱۵/ ۳؛ ان کے مادی وسائل، ۱۵/ ۸۸؛ ان کی کوشش، ۱۵/ ۳؛ ان کی ثروت مندي، ۱۵/ ۸۸؛ ان کی دنیا طلبي، ۱۵/۳؛ان کی سرگرمي، ۱۵/ ۳؛ ان کے مادی لذائذ، ۱۵/۳؛ ظالم _، ان کا مہلت طلب کرنا، ۱۶/ ۸۵؛ ان کا عذاب ۱۴/ ۱۷؛ قبل از اسلام کے _، ان کے تقاضے، ۱۶/ ۳۳؛ ہٹ دھرم _، ان کا عذاب، ۱۴/ ۱۰۴؛ ان کی سزا، ۱۶/ ۱۰۴؛ _اور ابلیس، ۱۴/ ۲۲؛ _اور اسلام، ۱۵/ ۱؛ _اورتکذیب عمل، ۱۶/ ۲۸؛ _اور جلب رضایت خدا، ۱۶/ ۸۴؛ _اور حقانیت اسلام، ۱۵/ ۳؛ _اور فصاحت قرآن، ۱۶/ ۱۰۳، _اور قرآن، ۱۵/ ۲؛ _اور آسمانی کتابیں، ۱۶/ ۳۳؛ _اور معاد، ۱۶/ ۳۹؛ _عذاب کے وقت، ۱۵/ ۲، ۱۶/ ۸۵؛ _موت کے وقت، ۱۴/ ۲۷، ۱۵/ ۲؛ _کی اخروی سزا، ۱۶/ ۲۸؛ _کی گمراہي، ۱۴/ ۲، ۳؛ _کی ہٹ دھرمي، ۱۴/ ۱۵، ۱۶/ ۴۷؛ _کے مادی لذائذ، ۱۵/ ۳؛ _کا مواخذہ، ۱۵/ ۹۲؛ ان کا اخروی مواخذہ، ۱۵/ ۹۳؛ _کے ساتھ مقابلہ اس کا طریقہ، ۱۴/ ۱۱؛ _کے ساتھ مجادلہ، ۱۶/ ۱۲۵؛ _کی محرومیت، ۱۶/ ۱۰۴، ۱۰۷؛ ان کی اخروی محرومیت، ۱۴/ ۱۸؛ _کی اخروی محکومیت، ۱۶/ ۸۴؛ _کی موت، ۱۶/ ۲۸؛ _کے مکاریوں کا تداوم، ۱۶/ ۱۲۷؛ _کی مہلت، ان کی اخری مہلت، ۱۶/ ۸۴؛ _کی اخروی پریشاني، ۱۶/ ۲۸؛ _کا جہنم میں داخلہ، ۱۶/ ۲۹؛ _کو عذاب کا وعدہ، ۱۴/ ۱۹؛ _کی خصوصیات، ۱۴/ ۳؛ ۱۶/ ۲۸؛ _کی ہدایت، ۱۵/ ۸۸؛ اس کی اہمیت، ۱۵/ ۸۸؛ _کی ہلاکت، ۱۴/ ۱۳؛ _کا باہمی توافق، ۱۶/ ۳۳نیز ر_ک آیات خدا، انبیاء، تذکر، قرآنی تشبیہات، خداوند عالم، علماء، قرآن، کفار مکہ اور محمد ﷺ

کفار مکہ: _کے ساتھ احتجاج، اس کا ترک، ۱۵/ ۳؛ _کے استہزاء، ۱۵/ ۶، ۱۱، ۱۳؛ _کا افساد ۱۵/ ۱۲؛ _کا انذار، ۱۵/ ۳، ۱۶/ ۳۴؛ _کا برتاؤ، اس کا طریقہ، ۱۵/ ۶؛ _کی بہانہ جوئي، ۱۵/ ۸؛ _کی فکر، ۱۵/ ۶، ۷؛ _کی بے ادبي، ۱۵/ ۶؛ _کی تہمتیں، ۱۵/ ۶،۱۵؛ _کا حسی اعتقاد، ۱۵/ ۷؛ _کا حق قبول نہ کرنا، ۱۵/۳، ۱۴/ ۱۵؛ _کے تقاضے، ۱۵/ ۷، ۸، ۱۶/ ۳۳؛ اس کی اجابت کے آثار، ۱۵/ ۸؛ اس کے ردّ کا فلسفہ، ۱۵/ ۸؛ ان کے صفات، ۱۵/ ۵؛ _کا عذاب، اس کا سبب، ۱۵/ ۸؛ _اور قرآن، ۱۵/ ۱۳،۶؛ _اور محمد ﷺ ۱۵/ ۷، ۶، ۸؛ _اور ملائکہ، ۱۵/ ۷؛ _اور نبوت بشر، ۱۵/ ۶؛ _اوروحی الہي، ۱۵/ ۶؛ _کا کفر، ۱۵/ ۱۳، ۱۴، ۱۵؛ _کی لجاجت، ۱۵/ ۱۳، ۱۴،

۱۵؛_کو مہلت، ۱۵/ ۸؛ اس کا فلسفہ، ۱۵/ ۴؛_کی ہلاکت، اس کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۸

کبر: ر_ک تکبر

کتاب: ۱۴/ ۱، ۱۵/ ۱، ۱۶/ ۶۴

کتب آسمانی: ۱۴/ ۱_کے انذار، ۱۶/ ۲؛_کی تکذیب، ۱۶/ ۳۳؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۳۳؛_کی حقانیت، اس کے دلائل، ۱۶/ ۳۳؛_کے دشمن، ان کا باہمی توافق، ۱۶/ ۳۳؛_کی تکذیب کرنے والے، ان کا ناپسندیدہ عمل، ۱۶/ ۳۴؛ ان کی سزا، ۱۶/ ۳۴؛ ان کے عذاب کا سبب، ۱۶/ ۳۴؛ ان کا نقش، ۱۶/ ۳۳، ۳۴نیز ر_ک تورات اور قرآن

کھیتاں:_اُگانے والا، ۱۶/ ۱۱

کھال: ر_ک، چوپائے، اونٹ، گائے، گوسفند اور نعمت

کام کی مشقت برداشت کرنا: ر_ک معدنیات

کامیابی:_کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۶؛_محروم افراد، ۱۶/ ۱۱۶؛ ۱۱۷؛_کے موانع، ۱۶/ ۱۱۶

کان:_کا نقش، ۱۶/ ۱۰۸

کوشش: ر_ک قوم ثمود، کفار، محمد ﷺ مشرکین اور مشرکین مکّہ

کامیابی:_کی درخواست، ۱۴/ ۱۵؛_کا سبب، ۱۶/ ۴۱؛_کے عوامل، ۱۴/ ۱؛_کا وعدہ، ۱۴/ ۴۷نیز ر_ک ادیان، اسلام، انبیاء اور حق

کشتی رانی:_کی اہمیت، ۱۴/ ۳۲؛_کا تعلم، ۱۴/ ۳۲؛ سمندر میں_، ۱۶/ ۱۴نیز ر_ک نعمت

کشیتاں:_وں سے استفادہ، ۱۴/ ۳۲؛_وں کی تسخیر، ۱۴/ ۳۲؛ اس کا فلسفہ، ۱۴/ ۳۲؛ اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۳۲؛_اس کی حرکت، اس کا شگفتہ ہونا، ۱۶/ ۱۴؛ اسکا سرچشمہ، ۱۴/ ۳۲

کعبہ:_کے کنارے عبادت، اس کی فضلیت، ۱۴/ ۳۷؛_کے کنارے نماز، اس کی فضلیت، ۱۴/ ۳۷

کفالت: ر_ک خد

کفر:_کے آثار، ۱۴/ ۸، ۴۵، ۱۵/ ۲، ۱۶/ ۲۸،۲۹، ۱۰۵، ۱۰۸؛_پر اصرار، ۱۴/ ۹؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۲، ۱۶/ ۱۰۳؛ اس کا انجام ۱۵/ ۳؛_کا لفظی اظہار، ۱۶/ ۱۰۶، ۱۱۰؛_کے اقسام، ۱۴/ ۲۲؛_سے ندامت، ۱۵/ ۲؛_کی تشویق، ۱۶/ ۱۰۶؛

_کا تنوع، ۱۴/ ۱؛ _کی حقیقت، ۱۶/ ۲۸، ۳۳، ۱۰۶؛ _کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۳؛ _کا ظلم، ۱۴/ ۲۷؛ _کی ظلمت، ۱۴/ ۱، اس کا سبب، ۱۴/ ۵؛ _اکراہی، ۱۶/ ۱۱۰؛ اس سے استغفار، ۱۶/ ۱۱۰؛ آخرت کا _، اس کے آثار، ۱۶/ ۶۰؛ اس کی ناپسندید گی، ۱۶/ ۶۰؛ انبیاء کا _، ۱۴/ ۱۳؛ قرآن کے بعض حصہ کا _، ۱۵/ ۹۱؛ خدا کا _، ۱۴/ ۲۳؛ اس کی سزا، ۱۴/ ۴۵؛ ربوبیت خدا کا _، ۱۴/ ۱۸؛ _کے ساتھ مقابلہ، اس طریقہ، ۱۵/ ۳؛ _کے ساتھ موت، ۱۶/ ۲۹؛ _کا معیار ۱۶/ ۱۰۶؛ _کا سرچشمہ ۱۶/ ۱۰۱؛ _کے اسباب ۱۶/ ۳۹؛ _کی ناپسندیدگی، ۱۶/ ۲۸؛ _ سے نجات، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۱۱۰؛ اس کا پیش خیمہ، ۴/ ۱؛ اس کے شرائط، ۱۶/ ۱۱۰؛ _کی نشانیاں، ۱۴/ ۳نیز رـ ک ابلیس، گذشتہ اقوام، بنی اسرائیل، پاکیزہ افراد، دین، رہبر، شیطان، عماریاسر، قرآن قوم ثمود، قوم عاد، قوم نوح، کفار مکہ، میلانات، موت مسلما ن اور مشرکین

کائنات: _اور انسان کے مصالح ۱۴/ ۳۳؛ _ اور انسان کی ضرورتیں ۱۴/ ۳۳؛ اس کا استحکام ۱۶/ ۳؛ اس کی اہمیت ۱۵/ ۸۵؛ کی فرمانبرداری، اس کے اسباب، ۱۶/ ۸۵؛ _کی حقانیت، ۱۵/ ۸۵، ۱۶/ ۳؛ اس کے آثار ۱۵/ ۸۵؛ _کا خالق، ۱۴/ ۱۰، ۱۶/ ۳؛ _کی خلقت، ۱۵/ ۱۶، ۸۵/ ۳؛ اس کی عالمانہ خلقت ۱۵/ ۸۶؛ اس کا سبب، ۱۶/ ۷؛ _کی خوبصورتیاں، اس سے استفادہ ۱۶/ ۶؛ _کا انجام ۱۴/ ۴۸، ۱۵/ ۸۵؛ _کا فلسفہ ۱۵/ ۸۵؛ _کا قانون کے مطابق ہونا ۱۴/ ۳۳، ۳۲، ۱۵/ ۲۱، ۸۵؛ _کا مالک ۱۴/ ۲ ؛ _کا مطالعہ، ۱۶/ ۷۹؛ اس کے آثار ۱۴/ ۱۹، اس کی اہمیت ۱۶/ ۴۸؛ اس کی دعوت ۱۴/ ۱۹، ۱۶/ ۴۸؛ _کے موجودات ۱۴/ ۳۳؛ _کا نظام، ۱۶/ ۷۹ ؛ اس کی تبدیلی، ۱۴/ ۴۸؛ اس کی تبدیلی کا فلسفہ ۱۴/ ۵۱؛ _اور اس کی پاداش ۱۴/ ۵۱؛ _اور سزا، ۱۴/ ۵۱؛ _کا نظم، ۱۴/ ۳۳، ۱۵/ ۱۶، ۱۶/ ۳؛ _کی ضرورت ۱۶/ ۷۵؛ _کا مقصد، ۱۴/ ۱۹، ۳۳، ۱۵/ ۸۵، ۱۶/ ۳؛ اس کے آثار ۱۵/ ۸۵؛ اس کا ادراک ۱۴/ ۱۹؛ _کا باہمی توافق ۱۴/ ۳۳رـ ک تعقل، خدا اور عقیدہ

آل ابراہیم علیہ السلام: ۱۴/ ۳۶

کفران: _نعمت، ۱۴/ ۲۸، ۱۶، ۳۴/ ۵۵، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۱۱۳، ۱۱۴؛ اس کے معاشرتی آثار، ۱۶/ ۱۱۲؛ اس کے آثار، ۱۴/ ۷، ۸، ۲۸، ۳۴، ۱۶/ ۱۱۲؛ اس سے اجتناب کے آثار، ۱۶/ ۱۱۴؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۷۸؛ اس کا زیاں، ۱۴/ ۱۰۸؛ اس کی مذمت، ۱۴/ ۳۴، ۱۶/ ۱۸؛ اس کا انجام، ۱۶/ ۱۱۳؛ اس کی سزا، ۱۶/ ۵۵، ۱۱۲؛ اس کے موارد، ۱۴/ ۸؛ اس کی ناپسندیدگی، ۱۴/ ۳۴؛ اس سے نہي، ۱۴/ ۸؛ _کی ناپسندیدگی، ۱۴/ ۱۸نیز رـ ک انذار، انسان، تفکر، ذکر، قائدین، مربي، مشرکین اور مکہ

اشاریے (۵)

کفر کرنے والے: ۱۴/ ۲۸_کا انجام، اس سے عبرت، ۱۴/ ۲۸; اس کا برا انجام، ۱۴/ ۲۸

کمال:ر_ک خداوند عالم، قرآن او ر محمد ﷺ

کوتاہ نظری:_کے آثار، ۱۶/ ۹۵نیز ر_ک قسم توڑنے والے اور عہد شکن افراد

کینہ:_کا مقام، ۱۵/ ۴۷، _کا رفع، اس کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۴۷نیز ر_ک بہشت، اہل بہشت اور متقین

"گ"

گائے:_کی کھال، اس کے فوائد، ۱۶/ ۸۰;_کا خالق، ۱۶/۵;_کی خلقت اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۵;_کا دودھ اس کا آیات خدا میں سے ہونا، ۱۶/۶۶;اس کے خروج سے عبرت، ۱۶/۶۶; اس کے فوائد، ۱۶/ ۶۶; اس کے خروج کی کیفیت، ۱۶/ ۶۶;_سے عبرت، ۱۶/ ۶۶;_کے فوائد، ۱۶/ ۵;_کا گوشت، اس کا صدر اسلام میں کھایا جانا۱۶/۸;_کے بال، اس کے فوائد، ۱۶/ ۸۰نیز ر_ک نعمت

گردن:ر_ک تشبیہات قرآن

گرسنگی:_کے آثار، ۱۶/ ۱۱۲;_کی بلائ، ۱۶/ ۱۱۲;_کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۲نیز ر_ک مکہ

گھوڑا:_سے استفادہ، ۱۶/۸;_کا خالق، ۱۶/۸;_کی خلقت، اس کا فلسفہ، ۱۶/۸;_کا زینت ہونا، ۱۶/۸;_کی سواری، ۱۶/۸;_کا صدر اسلام میں گوشت، اس کا کھانا، ۱۶/۸

گمراہ کرنے والے:_جہنم میں، ۱۴/۳۰;_کا گناہ، ۱۶/۲۵

گمراہ کرنا:_کی مذّمت، ۱۶/۶۳نیز ر_ک ابلیس اور شیطان

گھر:_میں سکون، ۱۶/ ۸۰;_کا ساز و سامان، ان کی فراہمی، ۱۶/ ۸۰; سبک_، ان کی تعمیر کا ذریعہ، ۱۶/ ۸۰; سنگین_، ۱۵/ ۸۰، ۸۲، _کا نقش، ۱۶/ ۸۰نیز ر_ک گھر کی تعمیر، دین، قوم ثمود اور گھر کی تعمیر

گرمی:_کا ذریعہ، ۱۶/ ۵

گیلی مٹی:ر_ک انسان اور خلقت

گل:ر_ک غذا رسانی

گمراہ افراد:۱۴/ ۳۶،۳، ۴۲_کا بے یارو مددگار ہونا، ۱۶/ ۳۷;_کے بارے میں علم، ۱۶/ ۱۲۵;_کا انجام اس کا بیان، ۱۵/ ۴۵;_جہنم میں، ۱۵/ ۴۴;_کا گناہ، ۱۶/ ۲۵;_کی محرومیت، ۱۶/ ۳۷;_کا جہنم میں داخل ہونا، اس کی کیفیت، ۱۵/ ۴۴; _کی ہدایت، اس کے شرائط، ۱۶/ ۳۷;_کا ناقابل ہدایت ہونا، ۱۶/۳۷;_کی ناامیدی، ۱۵/ ۵۶نیز ر_ک گمراہي

گمراہي:_کے آثار، ۱۵/ ۴۳;_کا ذریعہ، ۱۴/ ۳۰;_کا اضافہ،اس کے عوامل، ۱۴/ ۲۷;_کی حقیقت، ۱۶/ ۹;_کے راستے، انکا تعدّد، ۱۴/۱، ۱۶/۹;_کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۲۵;_کے عوامل، ۱۵/ ۳۹;_کے مراتب، ۱۴/ ۳، ۱۸;_کا سرچشمہ، ۱۴/ ۴، ۱۶/۳۶، ۹۳،۳۷،_کے موارد، ۱۴/۶،۱، ۱۸، ۳۶;_سے نجات، ۱۴/۱،۵;اس کا طریقہ، ۱۴/ ۹;اس کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۱، ۹;_کے شرائط، ۱۴/ ۱;_کی نشانیاں، ۱۵/ ۵۶نیز ر_ک ابراہیم عليه‌السلام ، ابلیس، اقرار، امتیں، انسان، بنی اسرائیل، اہل جہنم، دنیا طلب افراد، دین، رہبر، سبیل اللہ، شیطان، ظالم افراد، کفار، گمراہ افراد، مرتدین، مرد، بتکرین اور مشرکین

گناہ:_کے آثار، ۱۴/ ۴۹، ۱۶/ ۸۵،۴۵،۳۶، ۱۱۹;اس کے معاشرتی آثار، ۱۵/ ۵۸، ۶۶، ۱۶/۱۱۲;_کی مغفرت، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۹;_سے اجتناب، ۱۶/ ۹۰;اس کے آثار، ۱۵/۵۹;_سے ندامت، ۱۶/ ۱۱۹;_کا جبران، ۱۶/ ۱۱۰; اس کے آثار، ۱۶/ ۱۱۰;_کی سنگيني۱۶/ ۲۵;_کا شیوع، اس کے آثار، ۱۵/ ۶۶;_کی دنیاوی سزا، ۱۶/ ۲۵;_کی سزا ۱۶/۴۵، ;جاہلانہ_، ان کی مغفرت، ۱۶/ ۱۱۹;دوسروں کا_، اس کا تحمل، ۱۶/۲۵;گناہان کبیرہ، ۱۴/ ۴۳، ۱۵/۴۷،۵۶، ۷۹، ۹۰، ۱۶/ ۲۵، ۸۵، ۹۵;اس کے آثار، ۱۴/ ۷;اس کی سزا، ۱۶/ ۲۵;ناقابل بخشش_،۱۴/۴۳; ۴۴، ۱۶/ ۸۵;_کے مراتب، ۱۶/ ۳۴،۲۹;_کا سرچشمہ، ۱۶/ ۱۱۹
(خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے۹

گنہگار افراد:۱۵/ ۵۸، ۱۶/ ۶۱

_کی مغفرت، اس کے شرائط، ۱۶/ ۱۱۰;_کی اخروی اسارت، ۱۴/ ۴۹;_کا مذاق اڑانا، اس کا سبب، ۱۵/ ۱۲;_کے استہزائ، ۱۵/ ۱۲;_کے دل پر قرآن کا القائ، ۱۵/۱۲;_سے امیدواري، اس کی اہمیت، ۱۵/۴۹;_کا برتاؤ اس کا طریقہ، ۱۵/ ۱۳;_کا اخروی پیراہن، ۱۴/ ۵۰;_کی تقلید، ۱۶/ ۲۵;_کی جہالت، ۱۶/ ۲۵;_کا حشر، اس کی کیفیت، ۱۴/ ۵۰،۴۹;_پر رحمت، اس کے

شرائط، ۱٦/ ۱۱۰; _کا چہرہ ۱۴/ ۵۰; _کا عذاب، ۱۵/۵۹; ان کا اخروی عذاب، ۱۴/ ۴۹، ۵۰; _کی سزا، ۱۵/ ۱۲; _قیامت میں، ۱۴/ ۵۰،۴۹; _اور آیات خدا، ۱۵/ ۱۲; _کا ناقابل ہدایت ہونا ، ان کی ھٹ دھرمي، ۱۵/ ۱۴; _کا اخروی مواخذہ، ۱۵/ ۹۲; _کا باہمی توافق ۱۵/۱۳نیزر_ک خداوند عالم

گمراہ افراد:ر_ک امتیں ، عمل اور قیامت

گواہي:ر_ک قیامت ، محمد ﷺ اور ملائکہ

گوسفند:_کی پشم ، اس کے فوائد، ۱٦/ ۸۰; _کی کھال ، اس کے فوائد، ۱٦/ ۸۰; _کا خالق، ۱٦/ ۵; _کی خلقت، اس کا فلسفہ، ۱٦/ ۵; _کا دودھ ،اس کا آیات خدا میں سے ہونا، ۱٦/ ٦٦; اس کے خروج سے عبرت ، ۱٦/ ٦٦; اس کے فوائد، ۱٦/ ٦٦; اس کے خروج کی کیفیت ۱٦/٦٦; _ سے عبرت ۱٦/٦٦; _کے فوائد، ۱٦/ ۵; _کے بال ، ان کے فوائد، ۱٦/۸۰; _کا گوشت، صدر اسلام میں اس کا کھایا جانا۱٦/ ۸نیزر_ک نعت

گوشت:ر_ک گھوڑا ، خچر، گدھا، چوپائے ، حیوانات اور گوسفند

گونگھا:ر_ک قرآنی مثالیں

گونگھاپن:ر_ک ظالم افراد

گھونسلہ بنانا:گھروں پر_، ۱٦/ ٦۸; درختوں پر_، ۱٦/ ٦۸; سایبانوں پر_، ۱٦/ ٦۸نیزر_ک شہد کی مکھي

"ل"

لباس:_کی اہمیت، ۱٦/٦، ۸۱; _کی فراہمی ، اس کے منابع ، ۱٦/ ۸۱;مباح _ ۱٦/ ۱۴نیزر_ک نعمت اور ضرورت

لجاجت:_کے آثار، ۱۵/ ۱۵نیزر_ک گذشتہ اقوام ، صاحبان غلام ، توحید، حق ، قوم ثمود، قوم لوط علیہ السلام ، کفار، کفار مکہ، گنہگار افراد، محمد ﷺ اور مشرکین

لذائذ:ر_ک علائق اور کفار

لطف خدا:

_کے شامل حال افراد، ۱۴/۲۳، ۳۱، ۳۴، ۱۵/ ۲۵، ۵۳، ۶۱، ۹۲، ۹۹، ۱۶/ ۳۷، ۸۱، ۹۶، ۱۱۰، ۱۲۸

لحن:_کے شامل حال افراد، ۱۴/ ۲۷، ۱۵/ ۳۵; ان کی دعا کی اجابت، ۱۵/ ۳۷نیز ر_ک ابلیس اور شیطان

لواط:_کے آثار، ۱۵/۶۷، ۷۹نیز ر_ک قوم لوط

لوگ:_وں کا گمراہ کرنا، اس کا انجام، ۱۴/ ۳۰; اس کا گناہ، ۱۶/ ۲۵; _وں کا انذار، ۱۴/ ۴۴، ۱۶/۲; _وں کی خبرداري، اس کی اہمیت، ۱۴/۲۵; _وں کی فکری ترقی، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۴۴; بعثت سے متصل_، ان کی آگاہي، ۱۴/ ۴۵; ان کی تاریخ سے آشنائي، ان کی گمراہي، ۱۴/ ۱; وہ اور قوم ثمود کی تاریخ، ۱۴/ ۹; وہ اور قوم عاد کی تاریخ، ۱۴/۹; وہ اور قوم نوح ؑ کی تاریخ، ۱۴/ ۹; _وں کی ہدایت، ۱۶/ ۱۲۸; اس کی اہمیت، ۱۴/ ۱، ۵; _کی ہوشیاری، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰نیز ر_ک ابراہیم ؑ، انبیاء، تبلیغ، مبلغین، محمد ﷺ اور مکہ

لباس:ر_ک لباس

لوح محفوظ :ر_ک قرآن

لوط ؑ :_کی آبرو، اس کی توہین، ۱۵/۷۰; اس کا سرچشمہ، ۱۵/ ۶۶; _پر اتمام حجت، ۱۵/ ۶۳; _پر اعتراض، ۱۵/ ۷۰; _کے انذار، ۱۵/ ۶۳; اس پر شک، ۱۵/ ۶۳; _کی تجویز، ۱۵/۷۱; _کی تاریخ، ۱۵/ ۵۹; _کے زمانہ میں تمدن، ۱۵/ ۶۷; _کا خاندان، اس کا امن، ۱۵/ ۶۵; اس کی پاکیزگي، ۱۵/ ۵۹; اس کا منزہ ہونا، ۱۵/ ۵۹; وہ اور گناہ، ۱۵/ ۵۹; ان کے فضائل، ۱۵/ ۶۱; ان کی ہجرت کی کیفیت، ۱۵/ ۶۵; ان کی ذمہ داری، ۱۵/ ۶۵; ان کی ہجرت کا راستہ، ۱۵/ ۶۵; ان کی نجات، ۱۵/ ۵۹، ۶۵; ان کی نجات کے عوامل، ۱۵/ ۵۹; ان کو نہي، ۱۵/ ۶۵; ان پر ملائکہ کا داخلہ، ۱۵/ ۶۱; ان کی رات کو ہجرت، ۱۵/ ۶۵; _کا گھر، اس کا نقش، ۱۵/ ۷۰; _کے تقاضے، ۱۵/ ۷۰، ۶۲; _کی لڑکیاں، ان کے ساتھ ازدواج، ۱۵/ ۷۱; _کی ذلت، اس سے نہی، ۱۵/ ۶۹; _کیطرف رجوع، ۱۵/ ۷۰; _کی سخاوت، ۱۵/ ۷۰; _کی مذمت، ۱۵/ ۷۰; _کے زمانہ میں شہر نشیني، ۱۵/ ۶۷; _کا ضعف، ۱۵/ ۷۰; _کا علم، ۱۵/ ۶۸; اس کا دائرہ کار، ۱۵/۶۲، ۶۸; _کے فضائل، ۱۵/ ۷۱; _کا قصہ، ۱۵/ ۶۱، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۷، ۶۵، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱; اس میں آیات خدا، ۱۵/ ۷۵; _کی ملائکہ کے ساتھ گفتگو، ۱۶/ ۶۲; _اور ملائکہ، ۱۵/ ۶۲، ۶۸; _کا عوامی ہونا، ۱۵/ ۷۰; _کی ذمہ داری ۱۵/ ۶۵; _کے مقامات، ۱۵/ ۷۲; _کا معاشرتی مقام، ۱۵/ ۷۰; _کے مہمان، ۱۵/ ۶۱، ۶۹، ۶۲; ان کی

اہانت، ۱۵/ ٦۸؛_کی مہمان نوازي، ۱۵/ ۷۰، ۷۱؛_کی نجات، ۱۵/ ٦۵؛_کی نظارت، ۱۵/ ٦۵؛_کی پریشاني، ۱۵/ ٦۸؛ _کے نواہي، ۱۵/ ٦۸، ٦۹؛_کو نہي، ۱۵/ ۷۰،٦۵؛_پر ملائکہ کا داخلہ، ۱۵/ ٦۲، ٦۳، ٦۴؛ اس کی کیفیت، ۱۵/ ٦۲؛_کی ہجرت ، اس کی کیفیت، ۱۵/ ٦۵؛ اس کا راستہ، ۱۵/ ٦۵؛ ان کی رات کو ہجرت، ۱۵/ ٦۵؛_کا کارہدایت، ۱۵/ ۷۲؛_کی ہمسر اس کا عذاب، ۱۵/ ٦۰؛ اس کے عذاب کی تقدیر، ۱۵/ ٦۰؛ اس کے عذاب کا سرچشمہ، ۱۵/ ٦۰؛ اس کا گناہ، ۱۵/ ٦۰ نیزر_ک قسم، قوم لوط علیہ السلام اور ملائکہ

"م"

ماں :_کے لیے استغفار، ۱۴/ ۴۱نیزر_ک ابراہیم علیہ السلام

مالکیت:نیزر_ک گذشتہ اقوام، انبیاء، خداوند عالم، سرزمین اور موجودات

ماہ (چاند):_سے استفادہ ۱٦/ ۱۲؛_کی تسخیر، ۱۴/ ۳۳، ۱٦/ ۱۲؛_کی گردش، اس کا تدوام، ۱۴/۳۳؛_کا نقش، ۱۴/ ۳۳

مؤمنین:۱۴/ ۳۱، ۱۱_کے لیے استغفار، ۱۴/۴۱؛_کا اطمینان، ۱٦/ ۱۰٦؛_کا امتحان، اس کا پیش خیمہ، ۱٦/ ۱۱۰؛_کی اطاعت، ۱٦/ ۱۰۲؛_کا ایمان، اس کی تثبیت، ۱٦/ ۱۰۲؛ اس کی خصوصیات، ۱۴/ ۲۷؛_کا تعقل، ۱۵/ ۷۷؛_کا تقرب ۱۴/ ۳۱؛_کی تقویت، اس کے عوامل ۱۴/ ۱۱؛_کا منزہ ہونا، ۱٦/ ۱۰٦؛_کیلئے تواضع، ۱۵/ ۸۸؛_کی ثابت قدمی، ۱۴/ ۲۷؛_کے عوامل، ۱۴/ ۲۷؛ اس کا سرچشمہ، ۱۴/ ۲۷؛_کا نیک انجام، ۱۴/ ۲۳؛_کا حق قبول کرنا، ۱٦/ ۱۰۲؛_کی طرف سے دعوت، ۱۴/ ۱۱، ۳۱؛_پر رحمت، ۱٦/ ۴۷، ٦۴؛_کے صفات، ۱۵/ ۷۷؛_کا عقیدہ، اس کی خصوصیات، ۱۴/ ۲۷؛ _کے فضائل، ۱۴/ ۲۷؛_کی ذمہ داري، ۱٦/ ۱؛_کے مصالح، ۱٦/ ۱۲٦؛_کی مصونیت، ۱٦/ ۱۰۰،۹۹؛_کے مقامات، ۱۴/ ۳۱؛_بہشت میں، ۱۴/ ۲۳؛ صالح_، ان کی پاداش، ۱٦/ ۹۷؛ ان کے فضائل، ۱۴/ ۲۳؛ غیر متوکل_ ۱٦/ ۹۹؛_اور لغزش، ۱۴/ ۲۷؛_موت کے وقت، ۱۴/ ۲۷؛_کی مدح، ۱٦/ ۱۱۰؛_کی نشانیاں، ۱۴/ ۳۱؛_کی ہدایت، ۱٦/ ٦۴؛_کی ہوشیاري، ۱۵/ ۷۷نیزر_ک انبیاء خدا اور قرآن

مباحات: ۱٦/ ۱۴_کی تحریم، ۱٦/ ۳۵، ۱۱۴

مقابلہ:ر_ک انبیاء، انحراف جنسي، دنیا طلبي، دین، کفار مکہ، کفر، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسکرات

مبغوضان خدا:۱۶/۲۶

مبلغین:_کے استہزائ، ۱۵/ ۹۷؛_کی امیدواری، ۱۵/ ۹۷؛_کے فضائل، ۱۶/ ۱۲۸؛_کی ذمہ داری، ۱۴/ ۴، ۱۵/ ۸۹، ۱۶/ ۱۲۵، ۱۲۷؛_کا نقش، ۱۶/ ۱۲۵؛_کی لوگوں سے ہم زبانی، ۱۴/ ۴نیز رک شرک

متفکرین:_و طبیعت

متقین:_کی بہشت میں آزادی، ۱۵/ ۴۶؛_کی اخروی آسائش، ۱۶/ ۳۲؛_کا احترام، ۱۶/ ۳۲؛_کا احتضار، ۱۶/ ۳۲؛_کا احسان، ۱۶/ ۳۰؛_کا اخلاص، ۱۵/۴۵؛ بہشت میں_کا امن و امان، ۱۵/ ۴۶؛_کی پاداش، ۱۶/ ۳۲؛ ان کی اخروی پاداش، ۱۶/ ۳۱؛_کا منزہ ہونا، ۱۶/ ۳۰، ۳۱؛_کی حمایت، ۱۶/ ۱۲۸؛_کے تقاضے، ان کی اجابت، ۱۶/ ۳۱؛_کی طرف سے دعوت، ۱۵/ ۴۶، ۴۶، ۱۶/۳۲؛_کی اخروی سعادت، ۱۶/ ۳۱؛_پر سلام، ۱۶/ ۳۲؛_کی اخروی سلامتی، ۱۶/ ۳۲؛_کا عقیدہ، ۱۶/ ۳۰؛ ان کا پسندیدہ عقیدہ، ۱۶/ ۳۰؛_کا پسندیدہ عمل، ۱۶/ ۳۰؛_کا انجام، اس کا بیان، ۱۵/ ۴۵؛_کے فضائل، ۱۵/ ۴۵، ۱۶/ ۳۲، ۱۲۸؛_کی قبض روح، ۱۶/ ۳۲؛_موت کے بعد، ۱۶/ ۳۲؛_بہشت میں، ۱۵/ ۴۸،۴۷،۴۵، ۱۶/۳۱، ۳۲؛ ان کی دوستی، ۱۵/ ۴۷؛ ان کے روابط، ۱۵/ ۴۷؛ ان کی سلامتی، ۱۵/۴۶؛ان پر سلام، ۱۵/ ۴۶؛_اور تکبر، ۱۶/ ۳۰؛_اور جہل، ۱۶/ ۳۲؛_اور دشمنی، ۱۵/ ۴۵؛_کے اخروی مقامات، ۱۶/ ۳۰؛_کی نشانیاں، ۱۶/ ۳۰؛۱۶/ ۳۲؛ اس کی کیفیت، ۱۵/ ۴۶؛_کی خصوصیات،۱۶/ ۳۰ر_ک تذکرا ور ملائکہ

متکبرین:_کا مقام، اس کی قباحت، ۱۶/ ۲۹؛_کا برا انجام، ۱۶/ ۲۹؛_جہنم میں، ۱۶/ ۲۹

متوکلین:_سے مراد، ۱۴/ ۱۲؛_کی مصونیت، ۱۶/ ۹۹، ۱۰۰

مثال:_کے فوائد،۱۴/ ۴۵، ۱۶/ ۷۶

قرآنی مثالیں: غلام کی مثال دینا،۱۶/ ۵۷، شجرہ خبیثہ کی مثال دینا، ۱۴/ ۲۶؛ شجرہ طیبہ کی مثال دینا، ۱۴/ ۲۴، ۲۵؛جڑ وانے درخت کی مثال دینا ۱۴/۲۴؛ گونگے کی مثال دینا، ۱۶/ ۷۶؛ عقیدہ حق کی مثال، ۱۴/ ۲۴؛ کلمہ خبیثہ کی مثال، ۱۴/ ۲۴؛ کلمہ طیبہ کی مثال، ۱۴/ ۲۴، ۲۵؛ موجودات کی مثال، ۱۶/ ۷۵، ۷۶

مجادلہ:_کا طریقہ، ۱۶/ ۱۲۵؛_کی مذمت، ۱۶/ ۴؛ احسن_، ۱۶/ ۱۲۵نیز ر_ک انسان، قرآن،کفار، مشرکین اور باطل معبود

مجازات:اخروی_، اس کی عمومیت، ۱۴/ ۵۱نیزر_ک سز
مجاہدین:_کی امداد، ۱۶/ ۱۱۰;_کوبشارت، ۱۶/ ۱۱۰;_کی دین داری، ۱۶/ ۱۱۰;_کے فضائل ۱۶/ ۱۱۰;_کی مدح، ۱۶/ ۱۱۰
مجرمین:۱۵/ ۱۲
محبت:ر_ک ابراہیم ﷼ اور اہل بہشت
محبوب افراد:ر_ک قسم
محرّمات:۱۶/ ۶۷، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۱۱۵، ۱۱۶_سے اجتناب، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۴;_سے استفادہ، ۱۶/ ۱۱۴; اس کا دائرہ کار، ۱۶/ ۱۱۵;_کی تحلیل، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۵;_کی خباثت، ۱۶/ ۱۱۵;_کا فلسفہ، ۱۶/ ۱۱۸;_کی محدویت، ۱۶/ ۱۱۵نیزر_ک ادیان
محسنین:_کی اخروی پاداش اس کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۳۰;_کی دنیا وی پاداش، ۱۶/ ۳۰; اس کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۳۰;_کی حمایت، ۱۶/ ۱۲۸;_کے فضائل ، ۱۶/ ۱۲۸نیز ر_ک خداوند عالم
محمد ﷺ :_کا ادراک، ۱۴/ ۲۴;_کو اذیت، ۱۵/۸۵، ۸۶، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۷;_کی استقامت، ۱۵/ ۹۴;_کا استہزاء کرنے والے ، ۱۵/ ۹۵; ان کا انذار، ۱۵/ ۹۶; ان کا دفع شر، ۱۵/ ۹۵; ان کا شرک، ۱۵/ ۹۶; ان کا عقیدہ، ۱۵ / ۹۶; ان کی سزا، ۱۵/ ۹۶;_کے استہزائ، ۱۵/ ۶، ۱۱، ۱۳، ۹۵، ۹۷;_کو اطمینان، ۱۵/ ۹;_سے روگرداني، ۱۶/ ۸۲;_کو سورہ حمد کی عطا ، ۱۵/ ۸۷;_کو قرآن کی عطاء ،۱۵/ ۸۷;_پر افتراء ، اس کی سزا، ۱۶/ ۱۰۵;_کو نمونہ بنانا، ۱۴/ ۱۹، ۲۴;_کا اندوہ ۱۵/ ۹۷; اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۲۷;_کے انذار، ۱۴/۴۴، ۱۵/ ۵۰، ۸۹; اس کا واضح ہونا، ۱۵/ ۸۹;_کے مقاصد، ۱۴/ ۵;_کو بشارت،۱۵ / ۹۵، ۹۶;_کی بعثت ، اس کے آثار، ۱۵/ ۱۷;_کی دشمنوں سے بے اعتنائي، ۱۵/ ۹۵;_کی مشرکین سے بے اعتنائی، ۱۵/ ۹۵;_کی پیش قدمي، ۱۴/ ۱۹، ۲۴;_کے خلاف تبلیغ، ۱۵/ ۹۷;_کی تبلیغ، ۱۵/ ۹۴; ۱۶/ ۸۲;_کے تذکرات، ۴/ ۹۱;_کی فکری تقویت، ۱۵/۱۱، _کا تکامل، اس کے آثار، ۱۶/ ۱۲۵; اس کا پیش خیمہ، ۱۵/ ۸۶;_کی تکذیب ، اس کے آثار، ۱۶/ ۱۱۳;_کا سرچشمہ، ۱۶/ ۱۰۱;_کا شرعی وظیفہ،۱۵ /۸۸، ۹۹، ۸۹،۹۴;_کی کوشش ، ۱۵/ ۳;_کا منزہ ہونا، ۱۶/ ۴۴، ۱۰۵;_کی تواضع، ۱۵/ ۸۸;_کو تلقین، ۱۵/ ۸۸، ۹۸، ۹۹;_کے خلاف سازش ، ۱۵/ ۹۷; اس کا افشائ، ۱۶/ ۱۰۳; اس کی مذمت، ۱۶/ ۴۵; اس سے ممانعت، ۱۴/۴۵;_پر تہمت، ان پر افترائ، کی تہمت،۱۶/ ۱۰۵; ان پر تعلم کی تہمت، ۱۶/ ۱۰۳; ان پر جادو گری کی تہمت، ۱۶/ ۱۰۱، ۱۰۵;_کا حامی ، ۱۵/ ۹۵;_کے دشمن، ۱۴/ ۲۸،۱۵/ ۹۵، ۹۷;

ان کی اذیتیں ، ۱۵/ ۹۵؛ ان کے استہزائ، ۱۵/ ۹۵؛ ان کا انذار، ۱۶/ ۴۵، ۴۶، ۴۷؛ ان کا خوف، ۱۶/ ۴۷؛ ان کی سازش
، ۱۶/ ۴۵؛ ان سے برتاؤ کا طریقہ، ۱۵/ ۹۵؛ ان کی مذمت، ۱۶/ ۴۵؛ ان کا عذاب، ۱۶/ ۴۵؛ ان کے عذاب کی حتمیت،
۱۶/ ۴۶؛ ان کا دنیاوی عذاب، ۱۶/ ۴۷؛ ان کا مکر، ۱۶/ ۴۵؛ ان کی ہلاکت، ۱۶/ ۴۶، ۴۷؛ ان کی تدریجی ہلاکت، ۱۶/ ۴۷؛
_کی دعوتیں، ۱۴/ ۴۴، ۱۶/ ۱۲۵، ۱۲۷؛ ان کی آشکار دعوتیں ، ۱۵/ ۹۴، ۹۵؛ ان کی مخفی دعوت، ۱۴/ ۹۴؛ اس کا طریقہ،
۱۶/ ۱۲۷؛ _کو تسلّي، ۱۴/ ۴۲، ۴۷، ۴۶، ۳۶، ۱۵/ ۱۱، ۸۶، ۱۳، ۹۷، ۱۶/ ۸۲، ۳۶، ۱۲۷؛ _کی دلسوزی ، ۱۵/ ۸۸؛ _کی طرف
رجوع، ۱۶/ ۴۴؛ _کی رسالت، ۱۴/ ۳۱، ۴۴، ۱۵/ ۸۹، ۹۴؛ اس کا عالمگیر ہونا، ۱۴/ ۱، ۴۴؛ اس کا دائرہ کار، ۱۵/ ۹۴؛ _
اور خدا کے درمیان اسرار و رموز ۱۵/ ۱؛ _کے بارے میں شبہہ پیدا کرنا ۱۶/ ۴۵؛ اس کی مذمت ۱۶/ ۴۵؛ _کا صبر، ۱۶/
۱۲۷؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۲۷؛ _کی صداقت، اس کے دلائل، ۱۵/ ۷؛ _کی صراحت، ۱۵/ ۸۹، ۹۴؛ _کی عبادات، ۱۵/
۹۹؛ _کی عبودیت، ۱۵/ ۹۹؛ _کی عصمت، ۱۶/ ۸۹؛ _کے عفو، ۱۵/ ۸۵، ۸۶؛ _کے علائق، ۱۵/ ۸۸، ۱۶/ ۳۷، ۱۲۷؛ _کا
علم، ۱۶/ ۶۴؛ ان کا علم لدني، ۱۶/ ۸۹؛ اس کی خصوصیات، ۱۶/ ۴۴؛ _کے فضائل، ۱۴/ ۲۴، ۳۵، ۱۵/ ۹۲، ۹۹، ۱۶/
۴۴، ۸۹، ۱۲۷؛ _کا فہم، ۱۶/ ۴۴؛ _کی کتاب، ۱۴/ ۱، ۱۶/ ۴۴؛ _کی کرامت، ۱۵/ ۸۵؛ _کا کمال، ۱۶/ ۸۹؛ _کی گواہي،
۱۶/ ۸۹؛ _پر لطف، ۱۵/ ۲۵؛ _کے ساتھ مقابلہ، ۱۶/ ۱۰۱؛ _کا مجادلہ، ۱۶/ ۱۲۵؛ _قیامت میں، ۱۶/ ۸۹؛ _اور ابراہیم
عليه السلام ، ۱۶/ ۱۲۳؛ _اور بنی اسرائیل کی تاریخ، ۱۴/ ۶؛ _اور دین ابراہیم عليه السلام ، ۱۶/ ۱۲۳؛ _اور ظالم افراد، ۱۴/ ۴۲؛ _اور
فراموشي، ۱۶/ ۴۴؛ _اور قرآن، ۱۶/ ۴۴؛ _اور قصہ موسي عليه السلام ، ۱۴/ ۶؛ _اور یہود کے محرمات، ۱۶/ ۱۱۸؛ _اور لوگ،
۱۶/ ۱۲۷؛ _اور کفار کی ہدایت، ۱۵/ ۳؛ _کے مخالفین، ۱۵/ ۹۵؛ ان کی اذیتیں ، ۱۵/ ۸۵؛ ان کے استہزائ، ۱۵/ ۹۵؛ ان
کا اقرار، ۱۶/ ۱۰۳؛ ان کی کوشش، ۱۶/ ۱۰۳؛ ان کی تہمتیں، ۱۶/ ۱۰۵؛ ان سے برتاؤ کا طریقہ، ۱۵/ ۹۵؛ ان کو متنبہ کرنا،
۱۴/ ۱۹؛ ان کی ہلاکت، ۱۴/ ۱۹؛ _کا مربي، ۱۵/ ۹۹؛ _کی ذمہ داري، ۱۴/ ۱، ۷، ۶، ۱۵/ ۳، ۲۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۸۸، ۸۵،
۹۴، ۱۶/ ۸۲، ۱۰۲، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷؛ اس کا دائرہ کار، ۱۵/ ۸۹، ۱۶/ ۸۲؛ _کی مشکلات، ۱۵/ ۱۱، ۱۶/ ۱۲۷؛ _کے
مصالح، ۱۵/ ۸۶؛ _کا معجزہ، اس کی خصوصیات، ۱۶/ ۴۴؛ _پر افتراء باندھنے والے ، ان کا جھوٹاپن، ۱۶/ ۱۰۵؛ _کے
مقامات، ۱۴/ ۲۴، ۱۵/ ۷۲، ۱۶/ ۸۹؛ _کی تکذیب کرنے والے ، ان کی جہالت، ۱۶/ ۱۰۱؛ ان کی لجاجت، ۱۶/ ۱۰۱؛
_کی کامیابي، ۱۵/ ۹۶؛ _پر قرآن کا نزول، ۱۶/ ۴۴، ۸۹؛ _کی پریشاني، ۱۵/ ۹۵؛ _کے نواسے، ۱۶/ ۷۲؛ _کو نہی

_پر وحي، ۱۶/ ۹۸؛ ان کی معنوی ضروریات، ۱۵/ ۱۱؛ ان کی روحانی ضروریات، ۱۶/ ۱۲۷؛ _کی ضروریات، ۱۵/ ۸۸،
۱۴/ ۱، ۵، ۱۵/ ۳، ۸۸، _کا کارہدایت، ۱۵/ ۱۷؛ اس کے آثار، _کی ولادت، ۱۴/ ۱، ۶/۱۵، ۷، ۱۶/ ۶۳، ۱۱۸، ۱۲۳؛
قسم، کفار، کفار مکہ اور مشرکین، خداوند عالم، ۱۶/ ۳۷نیز ر_ک انبیاء، _کی ہدایتیں، ان کی تاثیر کے شرائط، ۱۶/ ۳۷، ۱۲۷؛

مخالفین: _کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ، ۱۴/ ۳۶

مخلصین: _کا گمراہ نہ ہونا، ۱۵/ ۴۰، ۴۱، ۴۲؛ _کے فضائل، ۱۵/ ۴۰؛ _کی کمی، ۱۵/ ۴۰؛ _کی مصونیت، ۱۵/ ۴۲، ۴۰

مخلوقات: ر_ک موجودات

مدین: اہل _، ان کا پیغمبر، ۱۵/ ۷۸

مدینہ: صدر اسلام میں _، اس کا معاشرتی مقام، ۱۶/ ۴۱؛ _کی طرف ہجرت، ۱۶/ ۴۱

مذہب: ر_ک دین

مربي: _کی نسبت کفران، ۱۴/ ۱۸نیز ر_ک انبیاء، انسان، محمد ﷺ اور ملائکہ

متنبہ کرنا: _ے کے عوامل، ۱۴/ ۵۲نیز ر_ک کفار اور لوگ

معاشرہ: معاشرتی آفت شناسي، ۱۴/ ۲۸، ۴۵، ۱۵/ ۵۸، ۶۶، ۷۴، ۱۶/ ۸۸، ۱۱۲؛ _کی موت، ۱۵/ ۴؛ _کا استقلال، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۷۶؛ معاشروں کی پستی، اس کے عوامل، ۱۴/ ۲۱، ۱۵، ۶۶؛ معاشروں کا خاتمہ، اس کے عوامل، ۱۴/ ۲۸، ۱۵/ ۶۶؛ اس کا سرچشمہ، ۱۵/ ۶۶؛ _کی اہمیت، ۱۵/ ۱۰، ۱۶/ ۹۰؛ فاسد معاشرے ان کی ہلاکت، ۱۵/ ۶۶، ۷۴؛ _کی حقیقت، ۱۵/ ۴؛ _کی حیات، ۱۵/ ۴؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۲؛ معاشروں کا عذاب، اس کا سرچشمہ، ۱۵/ ۷۴؛ معاشروں کا قانون کے مطابق ہونا، ۱۵/ ۴؛ _کی قدرت، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۷۶؛ معاشروں کے مصالح، ان کی فراہمي، ۱۶/ ۸۸؛ _کا نقش، ۱۴/ ۱۰؛ ان کا وجود، ۱۵/ ۴؛ معاشروں کی ہلاکت، اس کا سبب، ۱۵/ ۵۸، ۷۴؛ ان کا قانونی ہونا، ۱۵/ ۴

مرتدین: _کی مغفرت، اس کے شرائط، ۱۶/ ۱۰۱؛ _کی توبہ، اس کا قبول ہونا، ۱۶/ ۱۱۰؛ _کے دل پر مہر، ۱۶/ ۱۰۸؛ _کی اخروی زیاں کاري، ۱۶/ ۱۰۹؛ _کا عذاب، ۱۶/ ۱۰۶؛ _پر غضب، ۱۶/ ۱۰۶؛ _کا بہرہ پن، ۱۶/ ۱۰۸؛ _کا اندھاپن، ۱۶/ ۱۰۸؛ _کی

محرومیت، ۱۶/ ۱۰۸
مرد:_کی حقیقت ، ۱۶/ ۷۲؛_کی پاکیزہ زندگي، ۱۶/ ۹۷نیز ر_ک انبیاء اور عورت
مردار:_کی حرمت، ۱۶/ ۱۱۵
مردکی حاکمیت:ر_ک جاہلیت
مردہ افراد:_کا اخروی احیائ، ۱۴/۱۹، ۱۵/ ۲۵، ۱۶/ ۴۵؛ اس کی تکذیب، ۱۶/ ۳۸؛ اس سے جہالت،۱۶/ ۳۸؛ اس کا حتمی ہونا، ۱۶/ ۳۸، ۴۰؛اس کا فلسفہ ،۱۶/ ۳۹
موت:_کا تداوم، ۱۵/ ۲۳؛_میں تعجیل، اس کا امکان، ۱۴/ ۱۰؛ اس کی حتمیت، ۱۵/ ۲۳؛_کی حقیقت، ۱۵/ ۲۵، ۱۶/ ۲۸، ۳۲، ۷۰؛_آیات ، خداوندی میں سے ، ۱۵/ ۲۳؛_کا سرچشمہ، ۱۵/ ۴، ۲۳، ۱۴/ ۴۵، ۲۵، ۳۶، ۱۶/ ۷۰؛_کا نقش ، ۱۶/ ۲۸، ۳۰نیز ر_ک ابلیس، انسان، انفاق، پاکیزہ افراد، اہل جہنم، حیات، کفار، کفر، مومنین، متقین، ملائکہ اوریقین
مسؤولیت:_کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۰
(خاص مواردمیں خود موضوع میں تحقیق کی جائے)
مستکبرین:۱۶/ ۲۲
_کی تقلید، اس کے عوامل،۱۴/ ۲۱؛_کی گمراہی ، اس کا مسوول ۱۴/ ۲۱؛_کی محرومیت، ۱۶/ ۲۳؛_قیامت میں ، ۱۴/ ۲۱نیز ر_ک تقلید
مسکرات:_کا مقابلہ ،اس کا طریقہ، ۱۶/ ۶۷؛_کی ناپسندیدگی ،۱۶/ ۶۷
معاشرہ:ر_ک معاشرہ
موت:اٹل_،۱۵/ ۴، ۵، ۸، ۱۶/۶۱؛ اس کا حتمی ہونا ، ۱۶/ ۶۱؛ اس کا سبب ،۱۴/ ۱۰؛ اس سے مراد، ۱۶/ ۶۱؛_کی تاخیر ، اس کا سبب، ۱۴/ ۱۰؛_کی تعیین ، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۱نیز ر_ک امتیں ، انسان اور معاشرہ
مسکن:_کی اہمیت، ۱۶/ ۸۱نیز ر_ک گھر
مسلمان افراد:_کو بشارت، ۱۶/ ۸۹، ۱۰۲؛_کا نیک انجام، ۱۵/ ۲؛_کا سرور، ۱۶/ ۸۹؛ صدر اسلام کے_، ان کا لفظی اظہار کفر، ۱۶/ ۱۰۶؛_کے تقاضے ،۱۶/ ۱؛ ان کا شکنجہ ، ۱۶/ ۱۱۰، ۱۲۷ ؛ ان پر ظلم، ۱۶/ ۴۱؛

ان کی ہجرت، ۱۶/ ۴۱، ۴۱، ۱۱۰؛ ان کی ہجرت کا فلسفہ، ۱۶/ ۴۱؛ مظلوم_، ان کی پاداش، ۱۶/ ۴۱؛_کی اخروی نجات، ۱۵/ ۲؛_کی معنوی ضروریات، ۱۶/ ۴۲؛_کی ہدایت، ۱۶/ ۱۰۲نیز ر_ک کفار

مسیحی افراد:۱۵/ ۹۰_اور قرآن،۱۵/ ۹۱

مشرکین: ۱۴/ ۲۲، ۱۵ ۹۶_کی آگاہي، ۱۶/ ۵۵؛_کا احساس امن، اس کی سرزنش، ۱۶/ ۴۵؛_کا موحدین کے ساتھ اختلاف، ۱۶/ ۳۹؛_کے دعوے، ۱۶/ ۶۲؛ ان کے باطل دعوے، ۱۶/ ۶۲؛ ان کی تکذیب، ۱۶/ ۸۶؛_کی اذیتیں، ۱۵/ ۹۵، ۹۷؛ اور محمد ﷺ صلعم، ۱۵/ ۹۴؛_کے استہزائ، ۱۵/ ۹۵، ۹۷، ۱۶/ ۳۵؛_سے روگرداني، ۱۵/ ۹۴؛_کے افترائ، ۱۶/ ۶۲،۵۷،۵۶، ۶۳، ۷۸؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۶۳؛_کا اخروی اقرار، ۱۶/ ۸۶؛_کی اکثریت، ۱۶/۷۵؛_پر اندوہ، ۱۵/ ۸۸؛ اس سے اجتناب، ۱۵/ ۸۸؛_کا اندوہ، ۱۶/۸۵؛_کا انذار، ۱۶/ ۴۵، ۵۹،۵۵؛_کے مقاصد، ۱۶/۵۵؛_بدعت پیدا کرنا، ۱۶/ ۵۶،۳۵؛_کا برتاؤ، اس کا طریقہ، ۱۵/ ۱۶، ۹۷/ ۳۵، ۲۷؛_کی برتر طلبي، ۱۶/ ۶۲؛_کی بہانہ جوئي، ۱۶/ ۱۰۱؛_کی فکر، ۱۶/ ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۸۷؛_کی بیٹے سے محبت، ۱۶/ ۵۷؛_کی پلیدگی، ۱۶/ ۶۰؛_کی اخروی تحقیر، ۱۶/ ۲۷؛_پر ترحم، ۱۵/ ۸۸؛_کا خوف، ۱۶/ ۵۱؛_کا اخروی تسلیم خم، ۱۶/ ۸۷؛_کا خدا سے تکلم، ۱۶/ ۸۶؛_کی کوشش، ۱۶/ ۳۸؛ ان کی اخروی کوشش، ۱۶/ ۸۶؛_کا توجیہ کرنا، ۱۶/ ۳۵؛_کی سازش، ۱۶/ ۳۸؛ اس کا افشائ، ۱۶/۱۰۳؛_کی دھمکی، ۱۶/ ۵۶؛_کی تہمتیں، ۱۶/ ۱۰۱، ۱۰۳؛ ان کا جواب، ۱۶/ ۱۰۲؛_کا جبر پر اعتقاد، ۱۶/ ۳۵، ۳۹، ۴۳؛_کی جہالت، ۱۶/ ۴۳، ۷۵؛_کی خدا شناسی، ۱۶/ ۵۷؛_کا جھوٹا پن، ۱۶/ ۵۶؛_کی دشمني، ۱۵/ ۹۵، ۱۶/ ۶۲، ۲۷؛_کی دعوت، ۱۶/ ۴۸؛_کی ذلت، ۱۶/ ۴۸؛ ان کی اخروی ذلت، ۱۶/ ۲۷؛ کی روزي، ۱۶/ ۴۸؛_کی مذمت، ۱۶/ ۴۸؛_پر شیطان کا تسلط، ۱۶/ ۱۰۰؛_کی قسم، ۱۶/ ۴۸؛_کا شبہ ڈالنا، اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۴۵؛_کا شرک عبادي، ۱۶/ ۳۵؛_کی اخروی شکایت، ۱۶/ ۸۶؛_کی صورت، ۱۶/ ۵۸؛_کا عذاب، ۱۶/۵۵؛ ان کا دنیاوی عذاب، ۱۶/ ۲۷؛_کا عفو، ۱۵/۸۵؛_کا عقیدہ، ۱۶/ ۲۷، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۵۰، ۵۴، ۵۷؛ ان کی توجیہ، ۱۶/ ۳۵؛ ان کا باطل عقیدہ، ۱۶/ ۳۶، ۴۳؛_کے علائق، ۱۶/ ۵۷؛_کے علماء، ان کی دشمني، ۱۶/ ۱۰۱؛_کا ناپسندیدہ عمل، ۱۶/ ۴۵؛ ان کی توجیہ، ۱۶/ ۳۵؛_کا غضب، اس کے عوامل، ۱۶/ ۵۸؛_کا فرار، ۱۶/ ۱۵۹؛_کا فراموش ہونا، ۱۶/ ۶۳؛_کا کفران، ۱۶/ ۵۵، ۸۳؛_کا کفر، ۱۶/ ۲۷؛_کی سزا، ۱۵/ ۹۶، ۱۶/ ۶۲؛_کے میلانات، ان کا سرچشمہ، ۱۶/ ۵۷؛_کی گمراہي، اس کے عوامل، ۱۶/ ۸۶؛_کی لجاجت، ۱۶/ ۸۳؛_کا مواخذہ، ۱۶/ ۵۶؛ اس کی

حتمیت، ۱۶/ ۵۶؛ ان کا اخروی مجادلہ، ۱۶/ ۸۶؛ _کے ساتھ مجادلہ ۱۶/ ۱۲۵؛ _جہنم میں، ۱۶/ ۶۲؛ _سختی میں، ۱۶/ ۵۴؛ _قیامت میں، ۱۶/ ۲۷، ۸۶، ۸۷؛ ان کا طعن، ۱۵/ ۲؛ صدر اسلام کے _، ان کے استہزاء، ۱۶/ ۱؛ ان کی اکثریت ۱۶/ ۸۳؛ ان کے مادی وسائل، ۱۵/ ۸۸؛ ان کا پیداو ایجاد کرنا، ۱۶/ ۳۵؛ ان کی ثروت مندي، ۱۵/ ۸۸؛ ان کے تقاضے، ۱۶/ ۱؛ ان کی دشمني، ۱۶/ ۱؛ ان کا عقیده، ۱۶/ ۳؛ ان کا کفران، ۱۶/ ۸۳؛ ان کا کفر، ۱۶/ ۸۳؛ ہٹ دہرم_، ۱۶/ ۱۰۱؛ ناشکر _، ان پر غضب، ۱۶/ ۵۵؛ _اور اخرت، ۱۶/ ۶۰؛ _اور بہشت، ۱۶/ ۶۲؛ _اور حسن انجام، ۱۶/ ۶۲؛ _اور بیٹی، ۱۶/ ۵۷، ۵۸، ۵۹؛ _اور دین، ۱۶/ ۳۵؛ _اور فصاحت قرآن، ۱۶/ ۱۰۳؛ _اور محمد ﷺ، ۱۵/ ۹۵؛ _اور معاد، ۱۶/ ۳۰؛ _اور باطل معبود، ۱۶/ ۲۷، ۵۶، ۸۶؛ _سختی دور ہونے کے وقت، ۱۶/ ۵۵،۵۴؛ _کے موحدین کے ساتھ جھگڑائے، ۱۶/ ۲۷؛ _کو مہلت، ۱۶/ ۵۵؛ _کی اخروی ناکامی، ۱۶/ ۸۷؛ _کی دنیاوی نعمتیں، ۱۶/ ۵۵؛ _کی ہدایت، ۱۵/ ۸۸، ۱۶/ ۳۷؛ _کو خبر دار کیا جانا، ۱۴/ ۱۹؛ _کی ہلاکت، ۱۴/ ۱۹؛ _کا بااہمیت توافق، ۱۶/ ۳۵؛ _کی ہوس پرستي، ۱۶/ ۵۷؛ اس کے آثار، ۱۶/ ۵۷نیز رک جاہلیت، مومنین، مشرکین مکہ اور محمد ﷺ صلعم

مشرکین مکہ: _کی اکثریت، ان کی جہالت، ۱۶/ ۳۸؛ _کا انذار، ۱۶/ ۶۳؛ _کے افترائ، ۱۶/ ۶۱؛ _کی بت پرستي، اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۳۵؛ _کی فکر، ۱۶/ ۳۵، ۳۸، ۴۳؛ _کی کوشش، ۱۶/ ۳۵؛ _کی دھمکي، ۱۶/ ۳۶؛ _کا جبر پر اعتقاد، ۱۶/ ۳۵؛ _کی خداشناسی، ۱۶/ ۳۵، ۳۸؛ _کی دشمني، ۱۶/ ۳۵؛ _کی طرف سے دعوت، ۱۶/ ۴۳؛ _کے رہبر، ان کا نقش، ۱۴/ ۲۸: _کا ظلم، ۱۶/ ۴۱؛ اس پر صبر، ۱۶/ ۴۲؛ _کا عقیده، ۱۶/ ۳۵، ۳۸؛ اس کی تقویت، ۱۶/ ۳۵؛ _کا برا انجام، ۱۶/ ۳۶؛ _کے عقائدی نظریات، ۱۶/ ۳۵؛ _اور مشیت خدا، ۱۶/ ۳۵؛ _اور نبوت، ۱۶/ ۳۸؛ _اور بشر کی نبوت، ۱۶/ ۴۳؛ _کو مہلت، ۱۶/ ۶۱نیز رک جاہلیت اور محمد صلعم

مشکلات: نفسیاتي_، اس کے موانع، ۱۶/ ۱۲۸؛ معاشرتي_ ۱۶/ ۱۱۲؛ اس کے رفع کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۶نیز رک خاندان، صبر اور محمد ﷺ صلعم

مضطر: _کے احکام، ۱۶/ ۱۱۵؛ _سے تکلیف کا رفع، ۱۶/ ۱۱۵؛ _کے شرائط، ۱۶/ ۱۱۵

مظلوم: _کا حامي، ۱۴/ ۱۴نیز رک مسلمان افراد

مغفرت: _اخروی، اس کی اہمیت ۱۴/ ۴۱؛ _پر امید رکھنے والے ۱۴/ ۳۶؛ _کا سبب ۱۶/ ۱۱۰؛ _کی شرائط ۱۶/ ۱۱۹؛ _کے شامل حال افراد۱۶/ ۱۱۰؛ _کے موانع

۱۱۹/۱۶، _کے اسباب ۱۴/ ۱۰، ۱۶/۱۱۰؛ _کا وعدہ، ۱۶/۱۱۹

خاص موارد میں خود موضوع کے بارے میں تحقیق کی جائے

معاد: _کی اہمیت، ۱۶/ ۷۷؛ _کی تکذیب، اس کے آثار، ۱۶/ ۳۹؛ اس کا سرچشمہ، ۱۶/ ۳۸؛ _سے جاہل افراد، ۱۶/ ۳۸؛ _کی حتمیت، ۱۶/ ۳۸؛ _کے دلائل، ۱۴/ ۱۹؛ _کے بارے میں شبہہ پیدا کرنا، ۱۶/ ۴۵؛ اس کی مذمت، ۱۶/ ۴۵؛ _کا فلسفہ، ۱۶/ ۳۹؛ جسماني_، ۱۴/ ۴۳، ۵۰، ۱۵/ ۴۷؛ روحاني_، ۱۴/ ۴۳، ۵۰؛ _کی تکذیب کرنے والے، ۱۶/ ۳۸؛ ان کی فکر، ۱۶/ ۳۸؛ ان کے راز، ۱۶/ ۲۳؛ ان کی نیتیں، ۱۶/ ۲۳نیز ر_ک خداوند عالم، کفار اور مشرکین

معدنیات: _کی پیدائش، ۱۵/ ۱۹، ۲۱؛ اس کی جگہ، ۱۵/ ۱۹؛ معدنی مواد، ان کا تناسب، ۱۵/۱۹؛ ان کا وزن، ۱۵/ ۱۹

معاش: _کی فراہمي، اس کا ذریعہ، ۱۵/ ۲۰، ۲۱، ۲۲؛ اس کا سرچشمہ، ۱۵/ ۲۰نیز ر_ک انسان اور زندگي

معاشرت: _کے آداب، ۱۵/ ۵۲، ۶۹، ۶۸، -۱۶/۲۰نیز ر_ک رفتار

معاملہ: _میں قسم: ۱۶/ ۹۲نیز ر_ک آخرت اور خداوند عالم

معاہدہ کرنے والے: _وں کی ذمہ داری ۱۶/ ۹۲

معجزہ: _کی تکذیب، اس کی سزا، ۱۵/ ۸۳؛ _کی حقیقت، ۱۴/ ۵؛ اقتراحی_ ۱۴/ ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۷، ۱۵/ ۳۳؛ اس کے رد کا فلسفہ، ۱۰/ ۸؛ حسي_، اس کی درخواست، ۱۵/ ۷؛ _کا سرچشمہ، ۱۴/ ۱۱، ۵؛ _کا نقش، ۱۴/۵نیز ر_ک آیات خدا، انبیاء، عذاب، قوم ثمود، محمد ﷺ صلعم اور موسي علیہ السلام

معصومین: ۱۶/ ۸۴، ۸۹

معصیت: ر_ک گناہ

معنویات: _کے آثار، ۱۴/ ۱۴؛ _کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۹۵؛ _کی اہمیت، ۱۶/ ۹۵؛ _سے سوء استفادہ، ۱۶/ ۹۵؛ _کا نقش، ۱۴/ ۱۰ مغضوبان خدا: ۱۵/ ۳۵، ۵۵، ۱۰۶

مغفرت: ر_ک مغفرت

مفسدین:۱۵/ ۱۶،۱۲/ ۵۹_کا عذاب، ۱۵/ ۵۹

مقابلہ بالمثل:_کی قدر و قیمت، ۱۶/ ۱۲۶; _کے شرائط، ۱۶/ ۱۲۶;_میں صبر، ۱۶/ ۱۲۶;_میں عدالت، ۱۶/ ۱۲۶، ۱۲۸; _سے عفو، ۱۶/ ۱۲۸;_کی مشروعیت، ۱۶/ ۱۲۶نیزر_ک دشمن افراد

معنوی مقامات:_کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۹۶، ۹۷

مقاومت:ر_ک استقامت

مقسمین:_سے مراد، ۱۵/ ۹۰

مقدرات خدا:ر_ک خد

مقدسات:_سے سوء استفادہ، اس کے آثار، ۱۶/۹۴; دوسروں کے_، ان کا احترام ۱۶/ ۲۰مقربین:۱۴/ ۳۱ _کا گمراہ، نہ ہونا، ۱۵/ ۴۲;_کی مصونیت، ۱۵/ ۴۲:_کی ضروریات، ۱۴/ ۳۱

مکانات:ر_ک اماکن

مکر:_کی مذمت، ۱۶/ ۹۲; قسم کے ساتھ_، ۱۶/ ۹۲

مُکرہ:_کے احکام، ۱۶/۱۰۶

مکہ:_کا احترام، ۱۴/ ۳۵;_کا امن و امان، ۱۴/ ۳۵; اس کی درخواست، ۱۴/ ۳۵; اہل_، ان کے کفران کے آثار، ۱۶/ ۱۱۲; وہ اور اصحاب ایکہ کے آثار قدیمہ، ۱۵/ ۷۹; وہ اور قوم لوط علیہ السلام کے آثار قدیمہ، ۱۵/ ۷۹;_کے لیے نعمت کی درخواست، ۱۴/ ۳۷; ان کا دین، ۱۵/ ۹۶; ان کی اکثریت، ان کا شرک، ۱۵/ ۹۶; ان کا عذاب،۱۶/ ۱۱۳;_کی اہمیت، ۱۴/ ۳۷;_کی تاریخ،۱۴/ ۳۵، ۳۷، ۱۶/ ۴۱، ۱۱۲;_میں توحید، ۱۴/ ۳۷;_کی اقتصادی رونق کے لیئے درخواست، ۱۴/۳۷; _سے لوگوں کے شوق کی درخواست، ۱۴/ ۳۷;_کا شہر، ۱۴/ ۳۵;_کی فضیلت، ۱۴/ ۳۵;_میں فقراس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۲;_میں گرسنگی، اس کے عوامل، ۱۶/۱۱۲;_ابراہیم علیہ السلام ،کے زمانے میں، ۱۴/ ۳۵;_کا معاشرتی مقام، ۱۴/ ۳۷; صدر اسلام میں_کا معاشرتی مقام، ۱۶/ ۴۱;_کی آب وہوا کی کیفیت، ۱۴/ ۳۷;_میں نا امن، اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۲; _سے ہجرت، ۱۶/ ۴۱نیزر_ک ابراہیم علیہ السلام ، اسماعیل علیہ السلام ، انفاق، مکہ کے علماء، مشرکین مکہ، نماز اورہاجر

مشروبات:۱۶/ ٦۷; سالم_، ۱٦/٦٦، ٦۷; بهترین_ ۱٦ / ٦۷نیزر_ک پانی اور جهنم

ملائکہ:_کا استقبال،۱٦/ ۳۲;_کی فرمانبرداری، ۱۵/ ۳۰، ۱٦/۴۹، ۵۰;_کی بشارتیں، ۱۵/ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۱٦/ ۳۲;_سے سوال، ۱۵/ ۵۴;_کی تاثیرپذیری، ۱٦/ ۵۰;_کا شرعی وظیفہ، ۱۵/ ۲۹، ۳۰، ۱٦/۵۰;_کی توحید عبادي، ۱٦/ ۴۹;_کی تلقینات، ۱۵ / ۵۵ ;_کی خلقت، اس کی تاریخ، ۱۵/ ۲۸;_کے تقاضے، ۱۵/ ۵۳، ٦۵;_کی گواہی کی درخواست، ۱۵/۷;_کے نزول کی درخواست، ۱۵/ ۸،۷، ۱٦/ ۳۳;_کی دعوتیں، ۱٦/ ۳۲;_کا مشاہدہ، ۱۵/ ۷، ۵۲، ٦۲;_کی رسالت، ۱۵/ ٦۴; اس کے بارے میں سوال، ۱۵/ ۵۸;_کا سجدہ، ۱٦/ ۴۹;_کا سلام، ۱۵/ ۵۲، ۱٦/ ۳۲;_کا صعود، ۱۵/ ۸;_کا عقیدہ، ۱٦/ ۲۸;_کا علم، ۱٦/ ۲۸;_کے فضائل، ۱٦/ ۴۹;_کا مربي، ۱٦/ ۵۰;_کی ذمہ داری ۱۵/ ٦۳،۵۸،۵۷;_کے مقامات، ان پر عقیدہ، ۱٦/ ۵۰;_کا عذاب، ۱۵/ ۵۷، ٦۱،۵۸، ٦۳، ٦۴، ۵۷;_کی قبر، اس کا سوال ۱۴/۲۷;_کا بشر ہونا ۱۵/۷۵،۵۵،۵۴;_کی موت، ۱٦/ ۲۸، ۳۲; اس کا تعدد، ۱٦/ ۲۸، ۳۲; ابراہیم علیہ السلام، کے_، ۱۵/ ۵۳;_وحی، ۱٦/ ۲، ۱۰۲;_اور عصیان، ۱٦/ ۴۹;_اور لوط علیہ السلام، ۱۵/۵۳;_اور متقین، ۱٦/ ۳۲;_کا نزول ۱۵/ ۸; اس کے شرائط،۱۵/ ۸; اس کا فلسفہ، ۱٦/۲;_کا نقش، ۱۵/ ۵۷، ۵۹، ۱٦، ٦۰/ ۲، ۲۸، ۳۲;_کی خصوصیات، ۱٦/ ۴۹، ۵۰نیزر_ک آدم علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، ابلیس، انسان، خدا کے برگزیدہ افراد، عقیدہ، قوم لوط علیہ السلام، کفار مکہ اور لوط علیہ السلام

منافع:دنیاوي_ا ن کی بے وقعي، ۱٦/ ۱۱۷نیزر_ک انسان اور بد عتمنحرف افراد:۱۴/۱۵_کا دنیاوی زیاں، ۱۴/ ۱۵;_جہنم میں، ۱۴/ ۱٦/ ۱۷;_کی ہلاکت، ۱۴/ ۱٦;

موجودات:_کا سہارا، ۱٦/ ۷٦;_کی فرمانبرداري، ۱٦/ ۴۸;_کی پیدائش، اس کے مراحل، ۱٦/ ۴۰;_کی تسخیر، ۱٦/ ۱۳;_کا تغیّر، ۱۴/ ۱۹;_کے رنگ کا تنوع، ۱٦/ ۱۳; اس کے آثار۱۴/ ۱۳، اس کے فوائد ۱٦/۱۳;_کا حاکم ۱٦/۵۲;_کی حیات اس کے عوامل، ۱٦/ ٦۵;_کا خالق، ۱۴/ ۱۹، ۱٦/ ۸، ۱۷; اس کی بے نظیری، ۱٦/ ۱۷;_کے خزانے،۱۵/ ۲۱; اس کا مقام، ۱۵/ ۲۱;_کا خضوع، ۱٦/ ۴۸;_کی خلقت، ۱٦/ ۷; اس کی تدریجي، خلقت، ۱٦/ ۴۰; اس کا قانونی ہونا، ۱۵/ ۲۱;_کی روزي، ۱۵/ ۲۰;_کا سجدہ، ۱٦/ ۴۸;_کی طول عمر، ۱۵/۳۷;_سے عبرت، ۱٦/ ۱۷;_کا عجز،۱۵/ ۸۴، ۱٦/ ۷۵،۷۴، ۷٦;_کا انجام، ۱۵/ ۲۳;_کے فوائد، ان کا مطالعہ، ۱٦/ ۸۱;_کا خدا کے ساتھ قیاس، ۱٦/ ۷۵، ۷٦;_کا مالک، ۱٦/ ۵۲;_کی مالکیت، اس کا زوال، ۱۵/ ۲۳;_کی محدودیت، ۱۵/ ۲۱;_کی مدح، ۱۴/ ۳۹; باشعور_، ۱۵/ ۲۰;_بے

سایہ، ۱۶/ ۸۱; ان کی خلقت، ۱۶/ ۴۸، ۸۱; _کی فضائ، ۱۵، ۸۵; مادي_، ۱۶/ ۴۸; اس کے مطالعہ کے آثار، ۱۶/ ۴۸; ان کی ضروریات کی فراہمي، ۱۶/ ۷; _کانقص، ۱۶/ ۷۵; _کی نیازمندي، اس کا واضح ہونا، ۱۴/ ۱۰; _کی معنوی ضروریات، ان کی فراہمي، ۱۶/ ۷; _کا وارث، ۱۵/ ۲۳نیزر_ک آسمان، خلقت، بصیرت، ذکر، زمین، قیاس اور قرآنی مثالیں

موحدین:۱۴/ ۴۱، ۱۶،۱۲۰، ۱۶، ۱۲۳_کی استقامت، ۱۶/ ۵۴; _کی دشمن، ۱۶/ ۲۷; _کی معنوی ضروریات، ۱۴/ ۳۵ نیزر_ک مشرکین

مصلحت:اخروي_، اس کا سبب، ۱۶/ ۱۲۳

میلانات:اقدار کی طرف میلان، ۱۶/ ۹۵; زیبائي کی طرف میلان، ۱۵/ ۳۹، ۱۶/ ۶، ۱۴، ۶۳; زیور آلات کی طرف میلان، ۱۶/ ۱۴; سبیل اللہ کی طرف میلان، اس کا پیش خیمہ ،۱۲۵/۱۶; عقیدہ حق کی طرف میلان، ۲۶/۱۴;کفر کی طرف میلان، ۱۶/ ۱۰۶; اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۰۷; اس کے موانع، ۱۶/ ۱۰۷ نیزر_ک انسان اور مشرکین

مادی وسائل:_کے آثار،۱۱۳/۱۶; _سے استفادہ، ۳۱/۱۴، ۴۴، ۱۶/ ۸۱; _کے دلائل، ۱۶/ ۱۱۷; _سے لاپرواہي، ۸۸/۱۵; _کی جذابیت، ۸۸/۱۵; _کا فلسفہ، ۸۱/۱۶; _کا فانی ہونا، ۱۶/ ۱۱۷; _کا مالک، ۸۸/۱۵; _کا سرچشمہ، ۳۱/۱۴; ۸۸/۱۵; _کی ناپیداری ۹۶/۱۶نیزر_ک کفار، آنحضرت ﷺ اور مشرکین

موسي ؑ :_کے اہداف، ۱۴/ ۵; _کے تذکرات، ۱۴/ ۹; _کے تقاضے، ۱۴/ ۶،۷; _کی رسالت، ۱۴/ ۸; ان کی پہلی رسالت، ۱۴/ ۶; اس کا دائرہ کار، ۱۴/ ۷; _کی مذمتیں، ۹/۱۴; _کاقصہ، ۱۴/ ۵;اس سے عبرت، ۱۴/ ۶; _کی ذمہ داري، ۱۴/ ۵; اہم ترین ذمہ داري، ۱۴/ ۹۵; _کا معجزہ، ۱۴/ ۵; اس کا تعدد، ۱۴/ ۵; _کے مقامات، ۱۴/ ۵; _اور بنی اسرائیل، ۱۴/ ۶; _کی نبوت، ۱۴/ ۵; _کا نقش، ۱۴/ ۵; _کے نواہي، ۱۴/ ۸; _کا کا رہدایت ۱۴/ ۵نیزر_ک تذکر، ذکر اور محمد ﷺ صلعم

موعظہ:_سے استفادہ، ۱۶/ ۱۲۵; _کی تاثیر، اس کے موانع، ۱۵/ ۴۲; _میں روش شناسي، ۱۶/ ۱۲۵; _کے شرائط، ۱۶/ ۱۲۵; _کا نقش، ۱۶/ ۹۰نیزر_ک تبلیغ، دعوت اور ضروریات

کا میابي:ر_ک محمد ﷺ

مہاجرین:_کا اخلاص، اس کے آثار، ۱۶/ ۴۱; _کی امداد، ۱۶/ ۱۱۰; _کو بشارت، ۱۶/ ۱۱۰; _کی اخروی پاداش، ۱۶/ ۴۱;ان کی دنیاوی پاداش، ۱۶/ ۴۱;

_کا توکل، ۱۶/ ۴۲؛_کی جہالت، ۱۶/ ۴۱؛_کی دینداري، ۱۶/ ۱۱۰؛_کی اخروی سعادت، اس کے عوامل، ۱۶/ ۴۲؛_کی دنیاوی سعادت، اس کے عوامل، ۱۶/ ۴۲؛_کا صبر، ۱۶/ ۴۲؛_کے فضائل ۱۶/ ۴۲، ۱۱۰؛_کی مدح، ۱۶/ ۱۱۰؛_کے اخروی مقامات، ۱۶/ ۴۱؛ صابر، ۱۶/ ۱۱۰

مہرباني:ر_ک خد

مہمان:_کا احترام، ۱۵/ ۶۸؛ اس کی اہمیت، ۱۵/ ۶۸، ۶۹؛_کی توہین، اس کے آثار، ۱۵/ ۶۹، ۶۸؛اس کی مذمت، ۱۵/ ۶۸،۶۹؛_کا دفاع، ۱۵/ ۷۱؛ اس کی اہمیت، ۱۵/ ۶۸، ۶۹نیزر_ک قوم لوط عليه‌السلام اور مہمان نوازي

مہمان نوازي:_کے آداب، ۱۵/ ۶۸نیزر_ک ابراہیم عليه‌السلام ، لوط عليه‌السلام اور مہمان

میانہ روي:ر_ک اعتدال

میثاق:ر_ک عہد

میزبان:_کی اہانت، ۱۵/ ۶۹،۶۸:_کی ذمہ داري، ۱۵/ ۶۹

"ن"

نا امن:_کی بلائ، ۱۶/ ۱۱۲؛ معاشرتي_، اس کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۱۲؛ اس کے عوامل، ۱۶/ ۱۱۲، ۱۱۳نیزر_ک امن اور مکہ

ناامیدي: ر_ک ناامیدي

نادان افراد: ر_ک جہالت

ناشکري:ر_ک کفران

نجات:غیر خدا کی طرف_ بخشی کی نسبت دینے کی سزا، ۱۶/ ۵۶نیزر_ک ابلیس، امتحان، بنی اسرائیل، جہنم، ظالم افراد، ظلم، ظلمت، عذاب، فراعنہ، قرآن، کفرگراہی، لوط عليه‌السلام ، مسلمان افراد اور نعمت

نبوت:_کے شرائط، ۱۶/ ۳۸، ۴۳؛_کا مقام، ۱۴/ ۱۱؛_کا سرچشمہ، ۱۴/ ۱۱؛ بشرکی_، ۱۴/ ۱۰، ۱۱؛ اس کی تکذیب کرنے والے، ۱۶/ ۳۸نیزر_ک انبیاء، محمد صلعم، موسي عليه‌السلام اور نعمت

نخل:۱۴/ ۲۴_کا اگانے والا، ۱۶/ ۱۱؛_کا اگنا، ۱۶/ ۱۱؛_سے عبرت، ۱۶/ ۶۷؛_کے فوائد، ۱۶/ ۶۷ نیزر_ک خرم

نسخ:ر_ک قرآن

نا اميدي:_کے موانع، ۱۵/ ۵۶؛ رحمت خدا سے _، ۱۵/ ۵۶؛ اس کی مذمت، ۱۵/ ۵۵، ۵۶؛ اس کی ممنوعیت، ۱۵/ ۳۷؛ طبیعی عوامل سے _، ۱۴/ ۳۹؛ لطف خدا سے _ اس کی مذمت، ۱۵/۵۵نیزر_ک ابراہیم علیه السلام ، گذشتہ اقوام، انبیاء، بچہ داری اور گمراہ افراد

نفسیات شناسي:تربیتي_، ۱۵/ ۹۸، ۱۶/ ۳۲نیزر_ک اس کا انگیزہ

نہریں :_وں کی تسخیر، ۱۴/ ۳۲

نفسیاتی حالات:_کے آثار، ۱۶/ ۵۸

نظریہ کائنات :توحیدی_، ۱۵/ ۲۳، ۸۶، ۱۶/ ۱، ۲۲، ۴۷،۵۲،۵۱

نصیحت:ر_ک عبرت

نباتات:_سے استفادہ،۱۶/ ۱۰، ۱۱؛_کا ثمر آور ہونا، اس کے عوامل، ۱۵/ ۲۲؛_کے عناصر کا تناسب، ۱۵/ ۱۹؛_کا رنگ ، اس کے تنوع کے آثار، ۱۶/ ۶۹؛_کا گناہ، ۱۵/ ۱۹، ۱۶،۲۱/ ۱۱؛ اس کا آیات خدا میں سے ہونا، ۱۶/ ۱۱؛ اس کے عوامل، ۱۴/ ۳۲، ۱۶/ ۱۱،۱۰؛ اس کا فلسفہ، ۱۴/ ۱۶،۳۲/۱۱؛_کا قانونی ہونا، ۱۵/ ۱۹؛_کا نقش، ۳۲/۱۴؛_کی زوجیت، ۲۲/۱۵؛_کے فوائد، ۱۶/ ۱۰نیزر_ک نعمت

نسل :_وں کی بقاء ،اس کی اہمیت، ۱۶/ ۶۱؛ اس کا طریقہ، ۱۶/ ۷۲؛_وں کی جایگزینی ، اس کی سہولت ، ۱۴/ ۲۰ نیزر_ک آدم علیه السلام ، ابراہیم علیه السلام ، خدا کی سنتیں، علائق، قوم لوط علیه السلام ، مشرکین اور لعنت

نصیحت :ر_ک موعظہ

نطفہ:ر_ک انسان

نظام جزائي:۱۴/ ۵۱، ۱۶/ ۱۱۱نیزر_ک قیامت

نظام علیت:۱۴/ ۱۰، ۳۲، ۱۶/ ۵۴

نظام کیفري:ر_ک سز

نظام شمسي:_کی حرکت، اس کا مطالعہ، ۱۶/ ۴۸

نعمت:_کا اتمام، ۱۶/ ۸۱؛_کا اضافہ، اس کے عوامل، ۱۴/ ۷، ۱۶/ ۱۲۲؛ اس کا پیش خیمہ، ۱۴/ ۷؛ اس کے اسباب،

۱۴/ ۷؛_ سے استفادہ، ۱۶/ ۷؛ اس سے صحیح استفادہ، ۱۶/ ۱۱۴، اس کی کیفیت، ۱۶/ ۶۹؛ اس کی محدویت، ۱۶/ ۸۰؛
کی بقاء، اس کے عوامل، ۱۶/۱۲۲؛ کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۲۲، ۳۱؛_ کا سلب، اس کے عوامل، ۱۴/۷، ۱۶/۱۲۲؛_ کے
مراتب، ۱۴/ ۷، ۱۱، ۱۵/ ۸۷؛_ کے شامل حال افراد، ۱۴/ ۱۱، ۳۴، ۱۶/ ۱۲۲؛ ان کا انذار، ۱۶/ ۱۲۲؛ ان کا تفاوت،
۱۴/ ۱۱، ان کی تواضع، ۱۴/ ۱۱؛_ کا سرچشمہ، ۱۶/ ۵۳؛_ کے اسباب، ۱۶/۱۲۲؛ اہم ترین_، ۱۶/ ۷۸؛ آرام، سکون کي_،
۱۶/ ۸۰؛ اجتماعی سکون کی نعمت، ۱۶۰/ ۱۱۲؛ آزادي، ۱۶/ ۷۱؛ ائمہ علیہ السلام کي_، ۱۶/ ۱۱۳؛ استقلال کی_۱۶/ ۷۱؛
معاشرتی امن کی، ۱۶/ ۱۱۲؛انبیاء کي_، ۱۶/ ۱۱۳؛ کار انفاق، کی_، ۱۶/ ۷۵؛ عظیم_، ۱۴/۱۱؛ بقاء نسل کي_، ۱۶/۷۲؛
بصارت کي_، ۱۶/ ۷۸؛ حیوانات کی پشم کی_، ۱۶/ ۸۰؛ اونٹ کی کھال کی_، ۱۶/۸۰؛ گائے کی کھال_ ۱۶/ ۸۰؛ گوسفند کی
کھال_، ۱۶/ ۸۰؛ نہروں کی تسخیر کی_، ۱۴/ ۳۲؛ چوپاووں کی_، ۱۶/ ۵؛ رشتہ داروں کي_، ۱۶/ ۷۲؛ راستوں کي_، ۱۶/۱۵؛
اقتصادی ترقی کي_، ۱۶/ ۱۱۲؛ رفع سختی کی_، ۱۶/ ۵۵؛ انسانوں کی زوجیت کي_، ۱۶/ ۷۲؛ سایہ کی_، ۱۶/ ۸۱؛ شکرگزاری
کی_، ۱۴/۷؛ سماعت کی_، ۱۶/ ۷۸؛ پاکیزہ طعام کي_، ۱۶/ ۷۲؛ طیبات کی_، ۶/۱ ۷۲، ۱۱۴؛ فرزند کی_۱۴/ ۳۹، ۱۶/
۷۲؛عالم فرزند کي_، ۱۵/ ۵۳؛ قرآن کي_، ۱۵/ ۷۸؛ قلب کي_، ۱۵/ ۷۸؛ ادارکی قوہ کي_، ۱۶/ ۷۸؛ حیوانات کے بال کی_،
۱۶/ ۸۰؛ کشتی رانی کي_، ۱۶/ ۱۴؛ پہاڑوں کي_، ۱۶/ ۱۵، ۸۱؛ نباتات کي_، ۱۴/ ۳۲؛ لباس کي_، ۱۶/ ۸۱؛ حیوانات کے
بالوں کي_، ۱۶/ ۸۰؛ پھلوں کي_، ۱۴/ ۳۲؛ نبوت کي_، ۱۴/ ۱۱، ۱۶/ ۳۶؛ ظالمین سے نجات کی_، ۱۴/ ۷، ۶، نواسہ کي_،
۱۶/ ۷۲؛نہروں کي_، ۱۶/ ۱۵؛ عظیمیں، ۱۴/ ۷، ۱۵/ ۷۸؛ سمندري یں ۱۶/ ۱۱۴؛ ان سے استفادہ، ۱۶/ ۱۴؛ ہمسر کي_،
۱۶/ ۷۲؛ نقصان کي_، اس کے عوامل، ۱۴/ ۷نیز ر_ک ابراہیم علیہ السلام، انبیاء، انذار، بہشت، ذکر، زندگي، شکر کرنے والے
، کفران، مشرکین اور مکہ
نفخ صور: ر_ک قیامت
نفرین: ر_ک گذشتہ اقوام اور انبیاء
نقض پیمان: ر_ک عہد شکني
نماز:_ کے آثار، ۱۵/ ۹۸؛_ کے ارکان، ۱۵/ ۹۸؛_ کی اہمیت، ۱۴/ ۳۱، ۳۰، ۳۷، ۱۵، ۹۷؛_ برپا کرنا، اس کی قدرو قیمت،
۱۴/ ۳۰؛ اس کی اہمیت، ۱۴/ ۳۱ ۳۷، ۳۰؛اس کی توفیق کی درخواست، ۱۴/ ۳۰؛_ کی تاریخ، ۱۴/ ۳۷؛_ کی تشریع، ۱۴/
۳۱؛

مکه میں اس کی تشریع، ۱۴/ ۳۱؛_یں خضوع، اس کی اہمیت، ۱۵/ ۹۸؛_یں سجده، اس کی اہمیت، ۱۵/۹۸؛ ابرہیم عليه‌السلام کے زمانہ میں_، ۱۴/ ۳۷نیزر_ک ابراہیم عليه‌السلام ، استمداد کعبہ اور ضروریات

نوح عليه‌السلام :_کی دلیلیں ۱۴/۹

نور:_کے موارد، ۱۴/ ۱نیزر_ک سبیل الله

نو مولود:_کا ادارک ، ۱۶/ ۷۸؛_کی بینائي، ۱۶/ ۷۸؛_کا سننا، ۱۵/ ۷۸؛_کا قلب، ۱۶/ ۷۸

نواسہ:_کی امداد، ۱۶/ ۷۲نیزر_ک نعمت

نوید:ر_ک بشارت

نہریں :_وں سے استفاده، ۱۴/ ۳۲، ۱۶/ ۱۵؛_وں کی اہمیت، ۱۴/ ۳۲؛_وں کی تسخیر،۱۴/ ۳۲؛_وں کی خلقت، اس کا فلسفہ، ۱۶/ ۱۵؛_وں کے فوائد، ۱۴/ ۳۲، ۳۳؛_کا نقش، ۱۴/۳۳نیزر_ک بہشت اور نعمت

نہضت اسلامي:۱۵/ ۸۵نیزر_ک انبیاء

نیت :_کے آثار، ۱۶/ ۳۱؛_کا علم ، ۱۴/ ۳۸؛_کی نشانیاں ، ۱۶/ ۱۱۹نیزر_ک خداوند اور قوم لوط عليه‌السلام

"و"

واجبات:۱۵/ ۹۴، ۱۶/ ۹۱_مالي،۳۱،۱۴نیزر_ک تقلید، دین اور عہد

وجدان:_کا نقش، ۱۶/ ۱۷

وحدت:ر_ک اتحاد

وحي:_کی قدر وقیمت، اس کی شناخت کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۳۰؛_کے بارے میں اظہار نظر ، ۱۶/۳۰؛_کی وضاحت، ۱۶/۱۰۲؛_کی تکذیب، ۱۶/ ۳۳؛_کا خیر ہونا، ۱۶/ ۳۰؛_کی دریافت، اس کا سبب، ۱۶/۲؛_کی حفاظت، ۱۵/ ۱۸؛_کا نزول اس کے شرائط، ۱۵/ ۷؛_کا نقش، ۱۴/ ۹، ۱۵/ ۸۹، ۱۶/ ۲، ۷۷،۷۳، ۱۱۸، ۱۲۳؛ بشر کی طرف_، ۱۵/ ۷،

۱۶، ۴۳، ۴۴; اس کے بارے میں سوال، ۱۶/ ۴۳; اس کے شرائط، ۱۵/ ۷نیزر_ک انبیاء، خدا کے برگزیدہ افراد، شیطان، کفار مکہ، محمد ﷺ ، ملائکہ اور ضروریات
ورع: ر_ک تقو
ولایت:_کی اہمیت، ۲۴/۱۴
(خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کی جائے)

"ھ"

ہاجر:_مکہ میں، ان کی سکونت، ۱۴/ ۳۷;
ہبہ:_کی اہمیت، ۱۶/ ۹۰نیزر_ک رشتہ دار
ہجرت:_کے آثار، ۱۶/ ۴۱، ۱۱۰، _کی قدرو قیمت، اس کے شرائط، ۱۶/ ۴۱;_کی اخروی پاداش، اس سے آگاہي، ۱۶/ ۴۱; اس کی اہمیت، ۱۶/ ۴۱;_کی دنیاوی پاداش، ۱۶/ ۴۱;_کی تلقین، ۱۶/ ۱۱۰;_میں صبر، اس کی اہمیت، ۱۶/ ۱۱۰; _کا فلسفہ ۱۴/ ۳۷، ۱۶/ ۱۱۰;_کے فوائد، ۱۶/ ۴۱; اس سے آگاہي، ۱۶/ ۴۱; دارکفر سے_، ۱۶/ ۱۱۰; راہ خدا میں_، ۱۶/ ۴۱; اس کی سختیاں، ۱۶/۴۲نیزر_ک حبشہ، سرزمین، ظالمین، لوط علیہ السلام ،مدینہ، معاشرہ، مکہ اور مسلمان افراد
ہدایت:_کے آثار، ۱۴/ ۱۲، ۱۵/ ۵۶، ۱۶/ ۸۹، ۱۲۶;_کا ذریعہ،۱۴/ ۵، ۱،_کی اہمیت، ۱۴/۲، ۱۵/ ۱۰، ۱۶/ ۹;_میں تشویق، ۱۶/ ۱۰;_کی دعوت، ۱۴/ ۴۴;_کا طریقہ، ۱۴/ ۹، ۱، ۱۰، ۲۵، ۲۶، ۱۵/ ۵۰،۴۸، ۴۵، ۱۶،۵۱/ ۹۰;_کا پیش خیمہ، ۱۴/۱، ۳۵، ۴۵، ۱۶/ ۸۹، ۸۱،۱۲، ۱۱۱، ۱۰۳;_کے شرائط، ۱۴/ ۱، ۱۶، ۲۵/۳۷، ۱۰۲;_کے عوامل، ۱۴/ ۲۵، ۳۷۶، ۱۶/ ۸۹;_سے محروم افراد، ۱۶/ ۱۲۵، ۱۰۳;_کا سرچشمہ، ۱۴/ ۴، ۱۶/ ۹;_عمومي، ۱۶/ ۹;_کے موانع ۱۵/۳;_تشریعی ۱/۱۴
(خاص موارد میں خود موضوع میں تحقیق کے جائے)
ہدایت کرنے والے:_وں کے فضائل، ۱۶/ ۱۲۸
ہدایت قبول نہ کرنے والے: ۱۶/ ۳۷_کے برتاؤ کا طریقہ، ۱۵/ ۱۳;_اور انبیاء، ۱۵/ ۱۳;_کی ہلاکت، ۱۵/ ۱۳;_کا باہمی توافق، ۱۵/ ۱۳نیزر_ک امتیں اور گنہگار افراد
ہدایت قبول نہ کرنا:_کے آثار، ۱۵/ ۱۵

نیز_ر_ک گذشتہ اقوام، حق اور گمراہ افراد
ہلاکت:_کے اسباب، ۱۴/ ۲۸، ۳۵; ناگہاني_، ۱۶/ ۳۶نیز_ر_ک انذار
ہدایت یافتہ:۱۶/ ۱۲۱_کی دعوتیں، ۱۶/ ۷۶; _کا علم، ۱۶/ ۱۲۵; _کے فضائل، ۱۶/ ۳۷; _کا مددگار، ۱۶/ ۳۷
ہاتھ:ر_ک قرآنی تشبیہات
ہم مثل کوپیدا کرنا:_کے موانع، ۱۵/۵۴نیز_ر_ک خد
ہمجنس بازي:_کے آثار، ۱۵/ ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۷۹; اس کے معاشرتی آثار، ۱۵/ ۷۳نیز_ر_ک قوم لوط
ہمسایہ:_کو اذیت ، اس کی مذمت، ۱۴/ ۱۳
ہمسر:_کا خاندانی مقام، ۱۵/ ۶۰نیز_ر_ک نعمت
ہوس پرستي:ر_ک مشرکین
ہود علیہ السلام :_کی دلیلیں، ۱۴/ ۹نیز_ر_قوم عاد
ہوشیار افراد:_اور قوم لوط علیہ السلام کی تاریخ، ۱۵/ ۷۵
ہوشیاري:_کے آثار، ۱۵/ ۷۵، ۱۶/ ۱۷; _کی طرف دعوت ، ۱۴/۲۴، ۱۵/ ۷۵; _کا پیش خیمہ، ۱۶/ ۱۷; _کے عوامل، ۱۶/ ۴۳; _کا شرک کے ساتھ عدم توافق، ۱۶/ ۱۷نیز_ر_ک مومنین اور لوگ

"ي"

یقین:_کی اہمیت، ۱۵/ ۹۹; موت کے بعد کے حقائق پر_۱۵/ ۹۹
یکتا پرستي:ر_ک توحید
یوم الدین:۱۵/۳۵
یہود:۱۵/ ۹۰
_کا اختلاف، ۱۶/ ۱۲۴; اس کے آثار، ۱۶/ ۱۲۴; اس کا تداوم، ۱۶/ ۱۲۴; _کے انحرافات، ۱۶/ ۱۲۴;

_کے شرعی وظائف: ۱۶/ ۱۲۴; _میں چھٹی کا دن، ۱۶/ ۱۱۸; _پر حلال چیزوں کی حرمت، ۱۶/ ۱۱۸،۱۲۴; _کی تاریخ، ۱۶/ ۱۲۴; ان کی سختی، ۱۶/ ۱۱۸; ان کی سختی کا فلسفہ، ۱۶/ ۱۱۸; _میں سنیچر کا دن، ۱۶/ ۱۲۴; اس کی چھٹی کے عوامل، ۱۶/ ۱۲۴; اس دن کی چھٹی کا فلسفہ، ۱۶/ ۱۲۴; _کا ظلم، اس کے آثار، ۱۶/ ۱۱۸; _کی سزا، اس کے عوامل، ۱۱۸; _کی دنیاوی سزا، ۱۶/ ۱۱۸; _کی خصوصیات، ۱۶/ ۱۱۸، ۱۲۴; _اور قرآن، ۱۵/ ۹۱ نیز _ک محمد ﷺ

فہرست

۱۴-سورہ ابراہیم ۴
آیت ۱ .... ۴
آیت ۲ .... ۸
آیت ۳ .... ۱۰
آیت ۴ .... ۱۳
آیت ۵ .... ۱۶
آیت ۵ .... ۲۱
آیت ۷ .... ۲۶
آیت ۸ .... ۳۰
آیت ۹ .... ۳۲
آیت ۱۰ .... ۳۸
آیت ۱۱ .... ۴۳
آیت ۱۲ .... ۴۸
آیت ۱۳ .... ۵۰
آیت ۱۴ .... ۵۳
آیت ۱۵ .... ۵۷
آیت ۱۶ .... ۶۰
آیت ۱۷ .... ۶۱
آیت ۱۸ .... ۶۳

آیت ۱۹ .... ۶۶

آیت ۲۰ .... ۶۹

آیت ۲۱ .... ۷۰

آیت ۲۲ .... ۷۶

آیت ۲۳ .... ۸۲

آیت ۲۴ .... ۸۵

آیت ۲۵ .... ۸۸

آیت ۲۶ .... ۹۱

آیت ۲۷ .... ۹۳

آیت ۲۷ .... ۹۸

آیت ۲۹ .... ۱۰۱

آیت ۳۰ .... ۱۰۲

آیت ۳۱ .... ۱۰۴

آیت ۳۲ .... ۱۰۹

آیت ۳۳ .... ۱۱۲

آیت ۳۴ .... ۱۱۵

آیت ۳۵ .... ۱۱۸

آیت ۳۶ .... ۱۲۳

آیت ۳۷ .... ۱۲۸

آیت ۳۸ .... ۱۳۴

آیت ۳۹ .... ۱۳۵

آیت ۴۰ .... ۱۳۸

آیت ۴۱ .... ۱۴۰

آیت ۴۲ .... ۱۴۲

آیت ۴۳ .... ۱۴۴

آیت ۴۴ .... ۱۴۶

آیت ۴۵ .... ۱۴۹

آیت ۴۶ .... ۱۵۲

آیت ۴۷ .... ۱۵۴

آیت ۴۸ .... ۱۵۶

آیت ۴۹ .... ۱۶۰

آیت ۵۰ .... ۱۶۱

آیت ۵۱ .... ۱۶۳

آیت ۵۲ .... ۱۶۶

۱۵- سوره حجر آیت ۱ .... ۱۶۹

آیت ۲ .... ۱۷۱

آیت ۳ .... ۱۷۳

آیت ۴ .... ۱۷۶

آیت ۵ .... ۱۷۸

آیت ۶ .... ۱۷۹

آیت ۷ .... ۱۸۰
آیت ۸ .... ۱۸۲
آیت ۹ .... ۱۸۴
آیت ۱۰ .... ۱۸۵
آیت ۱۱ .... ۱۸۶
آیت ۱۲ .... ۱۸۸
آیت ۱۳ .... ۱۸۸
آیت ۱۴ .... ۱۹۰
آیت ۲۱ .... ۱۹۳
آیت ۲۲ .... ۱۹۵
آیت ۲۳ .... ۱۹۸
آیت ۲۴ .... ۱۹۹
آیت ۲۵ .... ۲۰۱
آیت ۲۶ .... ۲۰۳
آیت ۲۷ .... ۲۰۴
آیت ۲۸ .... ۲۰۵
آیت ۲۹ .... ۲۰۷
آیت ۳۰ .... ۲۱۱
آیت ۳۱ .... ۲۱۲
آیت ۳۲ .... ۲۱۳

آیت ۳۳ .... ۲۱۴

آیت ۳۴ .... ۲۱۶

آیت ۳۵ .... ۲۱۷

آیت ۳۶ .... ۲۱۹

آیت ۳۷ .... ۲۲۱

آیت ۳۸ .... ۲۲۳

آیت ۳۹ .... ۲۲۵

آیت ۴۰ .... ۲۲۷

آیت ۴۱ .... ۲۲۹

آیت ۴۲ .... ۲۳۰

آیت ۴۳ .... ۲۳۳

آیت ۴۴ .... ۲۳۴

آیت ۴۵ .... ۲۳۷

آیت ۴۶ .... ۲۳۸

آیت ۴۷ .... ۲۴۰

آیت ۴۸ .... ۲۴۲

آیت ۴۹ .... ۲۴۳

آیت ۵۰ .... ۲۴۵

آیت ۵۱ .... ۲۴۷

آیت ۵۲ .... ۲۴۸

آیت ۵۳ .... ۲۵۰
آیت ۵۴ .... ۲۵۲
آیت ۵۵ .... ۲۵۳
آیت ۵۶ .... ۲۵۵
آیت ۵۷ .... ۲۵۷
آیت ۵۸ .... ۲۵۸
آیت ۵۹ .... ۲۵۹
آیت ۶۰ .... ۲۶۱
آیت ۶۱ .... ۲۶۳
آیت ۶۲ .... ۲۶۴
آیت ۶۳ .... ۲۶۵
آیت ۶۴ .... ۲۶۷
آیت ۶۵ .... ۲۶۸
آیت ۶۶ .... ۲۷۱
آیت ۶۷ .... ۲۷۳
آیت ۶۸ .... ۲۷۴
آیت ۶۹ .... ۲۷۶
آیت ۷۰ .... ۲۷۹
آیت ۷۱ .... ۲۸۱
آیت ۷۲ .... ۲۸۳

آیت ۷۳ ..... ۲۸۵

آیت ۷۴ ..... ۲۸۷

آیت ۷۵ ..... ۲۸۹

آیت ۷۶ ..... ۲۹۱

آیت ۷۷ ..... ۲۹۲

آیت ۷۸ ..... ۲۹۴

آیت ۷۹ ..... ۲۹۵

آیت ۸۰ ..... ۲۹۷

آیت ۸۱ ..... ۲۹۸

آیت ۸۲ ..... ۲۹۹

آیت ۸۳ ..... ۳۰۰

آیت ۸۶ ..... ۳۰۲

آیت ۸۵ ..... ۳۰۳

آیت ۸۶ ..... ۳۰۷

آیت ۸۷ ..... ۳۰۹

آیت ۸۸ ..... ۳۱۰

آیت ۸۹ ..... ۳۱۴

آیت ۹۰ ..... ۳۱۵

آیت ۹۱ ..... ۳۱۶

آیت ۹۲ ..... ۳۱۸

آیت ۹۳ .... ۳۲۰
آیت ۹۴ .... ۳۲۱
آیت ۹۵ .... ۳۲۳
آیت ۹۶ .... ۳۲۵
آیت ۹۷ .... ۳۲۶
آیت ۹۸ .... ۳۲۸
آیت ۹۹ .... ۳۳۱
۱۶- سوره نحل........ ۳۳۳
آیت ۱ .... ۳۳۳
آیت ۲ .... ۳۳۵
آیت ۳ .... ۳۳۹
آیت ۴ .... ۳۴۱
آیت ۵ .... ۳۴۳
آیت ۶ .... ۳۴۴
آیت ۷ .... ۳۴۶
آیت ۸ .... ۳۴۸
آیت ۹ .... ۳۵۱
آیت ۱۰ .... ۳۵۳
آیت ۱۱ .... ۳۵۵
آیت ۱۲ .... ۳۵۸

آیت ۱۳ .... ۳۶۰

آیت ۱۴ .... ۳۶۲

آیت ۱۵ .... ۳۶۵

آیت ۱۶ .... ۳۶۷

آیت ۱۷ .... ۳۶۸

آیت ۱۸ .... ۳۷۰

آیت ۱۹ .... ۳۷۲

آیت ۲۰ .... ۳۷۳

آیت ۲۱ .... ۳۷۵

آیت ۲۲ .... ۳۷۶

آیت ۲۳ .... ۳۷۹

آیت ۲۴ .... ۳۸۰

آیت ۲۵ .... ۳۸۲

آیت ۲۶ .... ۳۸۶

آیت ۲۷ .... ۳۸۹

آیت ۲۸ .... ۳۹۳

آیت ۲۹ .... ۳۹۷

آیت ۳۰ .... ۳۹۹

آیت ۳۱ .... ۴۰۳

آیت ۳۲ .... ۴۰۵

آیت ۳۳ .... ۳۰۹

آیت ۳۴ .... ۳۱۲

آیت ۳۵ .... ۳۱۵

آیت ۳۶ .... ۳۱۹

آیت ۳۷ .... ۳۲۳

آیت ۳۸ .... ۳۲۵

آیت ۳۹ .... ۳۲۸

آیت ۳۰ .... ۳۳۰

آیت ۴۱ .... ۳۳۳

آیت ۴۲ .... ۳۳۶

آیت ۴۳ .... ۳۳۸

آیت ۴۴ .... ۳۴۲

آیت ۴۵ .... ۳۴۵

آیت ۴۶ .... ۳۴۹

آیت ۴۷ .... ۳۵۱

آیت ۴۸ .... ۳۵۴

آیت ۴۹ .... ۳۵۷

آیت ۵۰ .... ۳۵۸

آیت ۵۱ .... ۳۶۰

آیت ۵۲ .... ۳۶۲

آیت ۵۳ .... ۴۶۴
آیت ۵۴ .... ۴۶۶
آیت ۵۵ .... ۴۶۸
آیت ۵۶ .... ۴۷۰
آیت ۵۷ .... ۴۷۳
آیت ۵۸ .... ۴۷۵
آیت ۵۹ .... ۴۷۷
آیت ۶۰ .... ۴۷۹
آیت ۶۱ .... ۴۸۲
آیت ۶۲ .... ۴۸۶
آیت ۶۳ .... ۴۸۹
آیت ۶۴ .... ۴۹۲
آیت ۶۵ .... ۴۹۴
آیت ۶۶ .... ۴۹۶
آیت ۶۷ .... ۴۹۸
آیت ۶۸ .... ۵۰۱
آیت ۶۹ .... ۵۰۳
آیت ۷۰ .... ۵۰۷
آیت ۷۱ .... ۵۱۰
آیت ۷۲ .... ۵۱۳

آیت ۷۳ .... ۵۱۷
آیت ۷۴ .... ۵۱۹
آیت ۷۵ .... ۵۲۱
آیت ۷۶ .... ۵۲۶
آیت ۷۷ .... ۵۲۹
آیت ۷۸ .... ۵۳۱
آیت ۷۹ .... ۵۳۴
آیت ۸۰ .... ۵۳۶
آیت ۸۱ .... ۵۳۹
آیت ۸۲ .... ۵۴۳
آیت ۸۳ .... ۵۴۵
آیت ۸۴ .... ۵۴۶
آیت ۸۵ .... ۵۴۹
آیت ۸۶ .... ۵۵۰
آیت ۸۷ .... ۵۵۲
آیت ۸۸ .... ۵۵۳
آیت ۸۹ .... ۵۵۵
آیت ۹۰ .... ۵۶۰
آیت ۹۱ .... ۵۶۵
آیت ۹۲ .... ۵۶۷

آیت ۹۳ .... ۵۷۱
آیت ۹۴ .... ۵۷۳
آیت ۹۵ .... ۵۷۶
آیت ۹۶ .... ۵۷۹
آیت ۹۷ .... ۵۸۲
آیت ۹۸ .... ۵۸۴
آیت ۹۹ .... ۵۸۷
آیت ۱۰۰ .... ۵۹۰
آیت ۱۰۱ .... ۵۹۲
آیت ۱۰۲ .... ۵۹۴
آیت ۱۰۳ .... ۵۹۷
آیت ۱۰۴ .... ۵۹۹
آیت ۱۰۵ .... ۶۰۱
آیت ۱۰۶ .... ۶۰۳
آیت ۱۰۷ .... ۶۰۷
آیت ۱۰۸ .... ۶۰۹
آیت ۱۰۹ .... ۶۱۲
آیت ۱۱۰ .... ۶۱۴
آیت ۱۱۱ .... ۶۱۹
آیت ۱۱۲ .... ۶۲۱

آیت ۱۱۳ .... ٦٢٦
آیت ۱۱۴ .... ٦٢٨
آیت ۱۱۵ .... ٦٣٢
آیت ۱۱٦ .... ٦٣٥
آیت ۱۱۷ .... ٦٣٧
آیت ۱۱۸ .... ٦٣٩
آیت ۱۱۹ .... ٦۴١
آیت ۱۲۰ .... ٦۴۴
آیت ۱۲۱ .... ٦۴٧
آیت ۱۲۲ .... ٦۴٨
آیت ۱۲۳ .... ٦٥٠
آیت ۱۲۴ .... ٦٥٢
آیت ۱۲۵ .... ٦٥۴
آیت ۱۲٦ .... ٦٥٩
آیت ۱۲۷ .... ٦٦١
آیت ۱۲۸ .... ٦٦۴
اشاریوں سے استفادہ کی روش.. ٦٦٧
ملاحظات:.. ٦٦٨
اشاریے (۱).. ٦٦٩
"آ".. ٦٦٩

"ا" ٦۷١
اشاریے (٢) ٦٨٥
"ب" ٦٨٥
"پ" ٦٨٨
"ت" ٦٩٠
تربیت: ٦٩١
"ث" ٦٩۴
"ج" ٦٩٥
"چ" ٦٩۷
"ح" ٦٩۷
"خ" ٦٩٩
اشاریے (٣) ۷٠٦
"د" ۷٠٦
"ذ" ۷٠٩
"ر" ۷١٠
"ز" ۷١٢
"س" ۷١٣
"ش" ۷١۷
"ص" ۷٢٠
اشاریے (۴) ۷٢١

"ض" ۷۲۱

"ط" ۷۲۱

"ظ" ۷۲۲

"ع" ۷۲۳

"غ" ۷۲۸

"ف" ۷۲۹

"ق" ۷۳۱

"ک" ۷۳۷

اشاریے (٥) ۷۴۱

"گ" ۷۴۱

"ل" ۷۴۳

"م" ۷۴۵

اشاریے (٦) ۷۴۶

"ن" ۷۵۷

"و" ۷٦٠

"ھ" ۷٦۱

"ي" ۷٦۲